وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۝

مُصنّف ابن ابی شیبہ (مترجم)

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۳۹ تا حدیث نمبر ۲۳۸۷۹

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ تا حدیث نمبر ۲۳۸۷۹

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مُصنف ابن ابی شیبہ مترجم

(جلد نمبر ۴)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فهرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ كِتَابُ الطِّبّ
تا
حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ كِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ كِتَابُ الدِّيَاتِ
تا
حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرْآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا
تا
حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ كتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد
تا
حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ كِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ كِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ كِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الْجِهَادِ

کِتَابُ الصَّیْدِ

کِتَابُ الْبُیُوْعِ والأقضِیة

كِتَابُ الْجِهَادِ

(١) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

جہاد کی فضیلت اور اس کی ترغیب

(١٩٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةَ فَاسْتَعْمَلَ زَيْدًا ، فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَابْنُ رَوَاحَةَ ، قَالَ : فَتَخَلَّفَ ابْنُ رَوَاحَةَ يُجَمِّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَك ، فَقَالَ : أُجَمِّعُ مَعَكَ ، فَقَالَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(ترمذی ۱۶۳۹۔ احمد ۱/ ۲۵۶)

(۱۹۶۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور ان پر حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا، آپ نے حکم دیا کہ اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو جعفر رضی اللہ عنہ کو امیر بنالیا جائے اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر بنالیا جائے۔ لشکر کی روانگی کے باوجود حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی غرض سے پیچھے رہ گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ آپ پیچھے کیوں رہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی غرض سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام لگانا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(١٩٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (بخاری ۲۷۹۴۔ مسلم ۱۱۴)

(۱۹٦۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(١٩٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىء ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُرَحْبِيلَ بن شَرِيكٌ الْمَعَافِرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ. (مسلم ۱۱۱۵۔ احمد ۵/ ۴۲۲)

(۱۹٦۵۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہو۔

(١٩٦٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :غَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا. (بخاری ۲۷۹۳۔ ۱۵۰۰)

(۱۹٦۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(١٩٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. (بخاری ۲۵۱۸۔ مسلم ۱۳۶)

(۱۹٦۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(١٩٦٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا ، قَالَ : قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ :قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹٦۵۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(١٩٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :مَثَلُ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ مَثَلُ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ حَتَّى يَرْجِعَ الْغَازِي مَتَى مَا رَجَعَ. (احمد ۴/ ۲۷۲۔ بزار ۳۲۲۲)

(۱۹٦۵۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا واپس آنے تک اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔

(١٩٦٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (بخاری ۲۷۹۲۔ مسلم ۱۴۹۹)

(۱۹۶۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح ایک شام کا لگا دینا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(١٩٦٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأُرْعِدَ قَلْبُهُ مِنَ الْخَوْفِ ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ.

(طبرانی ۶۰۸۶۔ ابن المبارک ۳۵)

(۱۹۶۵۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور خوف کی وجہ سے اس کا دل کانپے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے سے کھجوریں گرتی ہیں۔

(١٩٦٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقُلْت : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ ذُرْوَتِهِ ، فَقَالَ : أَمَّا ذُرْوَتُهُ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَعْنِي ذُرْوَةَ الإِسْلاَمِ. (احمد ۵/ ۲۳۷۔ طبرانی ۳۰۵)

(۱۹۶۵۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے کوہان کی چوٹی کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کے کوہان کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(١٩٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِيمَانًا به وَتَصْدِيقًا لِرُسُلِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ ، أَوْ غَنِيمَةٍ. (بخاری ۳۶۔ مسلم ۱۰۷)

(۱۹۶۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ کے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے نکلا وہ یا تو اسے جنت میں داخل کرے گا یا اجر و غنیمت لے کر واپس لائے گا۔

(١٩٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنَا بِعَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُطِيقُونَهُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنَا فَلَعَلَّنَا أَنْ نُطِيقَهُ ، قَالَ : مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ ، لاَ يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ ، وَلاَ صَدَقَةٍ ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ إِلَى أَهْلِهِ.

(بخاری ۲۷۸۷۔ مسلم ۱۱۰)

(۱۹۶۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ایسا عمل بتا دیجئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بتا دیجئے، شاید ہم اس کی طاقت رکھتے ہوں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مجاہد کے واپس آنے تک روزہ رکھے اور اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے راتوں کو قیام کرے وہ اس قیام وصیام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

(۱۹٦٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنْ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَحْمِلُهُمْ ، وَلَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ أُحْيَا ، ثُمَّ أُقْتَلُ ، ثُمَّ أُحْيَا ، ثُمَّ أُقْتَلُ.

(بخاری ۲۹۷۲۔ مسلم ۱۴۹۷)

(۱۹٦٦۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں نکلنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں، لیکن لوگوں کو بھیجنے کے سوا میرے پاس کوئی چارہ کار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے اللہ کے راستے میں شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے۔

(۱۹٦٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لاَ يَخْرُجُ إلاَّ لِجِهَادٍ فِي سَبِيلِي ، وَإِيمَانٍ بِي وَتَصْدِيقٍ بِرُسُلِي ، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَأَنْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ ، أَوْ غَنِيمَةٍ ، قَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلاَفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا ، وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ ، وَلاَ يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتْبَعُونِي ، وَلاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُوا بَعْدِي ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلَ ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ.

(مسلم ۱۴۹٦۔ احمد ۲/ ۲۳۱)

(۱۹٦٦۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اس شخص سے وعدہ کیا ہے جو میرے راستہ میں مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلے کہ میں اسے اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر اجر وغنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! کہ اگر مجھے مسلمانوں پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن چونکہ میرا یہاں رہنا ضروری ہوتا ہے اس لیے میں لوگوں کو روانہ کر دیتا ہوں اور چونکہ ان کا جانا ضروری ہوتا ہے اس لیے وہ میری بات مان لیتے ہیں۔ ان کے دل اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ وہ مجھے پیچھے چھوڑ دیں۔ قسم ہے

اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! میری خواہش یہ ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر جہاد کروں اور پھر مجھے شہید کر دیا جائے۔

(۱۹۶۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ : الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلاَةِ ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ. (احمد ۳/ ۸۵۔ عبد بن حمید ۹۱۱)

(۱۹۶۶۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے ایک وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے۔ دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بنائیں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن سے مقابلے کے لیے صف بنائیں۔

(۱۹۶۶٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ فَذَكَرَ : أَحَدُهُمْ رَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يُفْتَحَ لهم بِصَدْرِهِ. (احمد ۵/ ۱۵۳۔ ابن حبان ۳۳۵۰)

(۱۹۶۶۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے۔ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو کسی لشکر میں ہو، وہ دشمن سے برسر پیکار ہوں اور انہیں شکست ہو جائے لیکن یہ آدمی سینہ تان کر کھڑا ہو جائے اور شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ فتح عطا فرما دیں۔

(۱۹۶۶٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلاَ أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، إِلاَّ الشَّهِيدَ فَيَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ. (بخاری ۲۸۱۷۔ مسلم ۱۰۸)

(۱۹۶۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی انسان مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا کچھ ضرور عطا فرما دیتے ہیں کہ دنیا میں واپس جانا یا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کا حصول اس کے نزدیک کوئی خوشگوار چیز نہیں ہوتی۔ سوائے شہید کے، کیونکہ وہ جب شہادت کا اجر دیکھے گا تو خواہش کرے گا کہ دنیا میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستہ میں شہید کر دیا جائے۔

(۱۹۶۶٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَتَتْهُ امْرَأَةٌ قُتِلَ ابْنُهَا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا غَيْرُهُ وَكَانَ اسْمُهُ حَارِثَةَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ ، وَإِنْ يَكُنْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ فَسَتَعْلَمُ مَا أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الأَعْلَى. (بخاری ۳۹۸۲)

(۱۹۶۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں ایک عورت کا بیٹا شہید ہو گیا جس کا نام حارثہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اس عورت کا

اپنے بیٹے کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ وہ عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔ اگر وہ جنت کے علاوہ کہیں اور ہے تو میں ایسا ماتم کروں گی کہ سب کو پتہ چل جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنتیں تو بہت سی ہیں اور وہ تو جنت الفردوس میں ہے۔

(۱۹٦٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقٍ :نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. (احمد ۱/ ۲٦٦۔ ابن حبان ۴٦۵۸)

(۱۹٦٦۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہداء بارق میں ہیں، بارق جنت کے دروازے پر ایک نہر ہے جو کہ ایک سبز گنبد میں ہے۔ شہداء کو صبح وشام ان کا رزق دیا جاتا ہے۔

(۱۹٦٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَجِفُّ الأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (احمد ۲/ ۴۲۷)

(۱۹٦٦۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سامنے کچھ شہداء کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابھی شہید کا لہو زمین پر خشک نہیں ہوتا کہ جنت میں اس کی دو بیویاں اس طرح سے بے تاب ہو کر اس کا انتظار کرتی ہیں جیسے کسی دودھ پلانے والی ماں کا دودھ پیتا بچہ زمین پر گم ہو جائے اور وہ اس کو تلاش کرے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں (شہید کے استعمال کے لیے) ایسا قیمتی جوڑا ہوتا ہے جو ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے زیادہ قیمتی ہے۔

(۱۹٦٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ. (دارمی ۲۳۹۲۔ ابن حبان ۴٦۳۹)

(۱۹٦٦۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل جہاد کس شخص کا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ جس کا گھوڑا ہلاک ہو جائے اور اس کا اپنا خون بہہ چکا ہو۔

(۱۹٦۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ. (طیالسی ۲۲۷۲)

(۱۹٦۷۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل جہاد کس شخص کا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ جس کا گھوڑا ہلاک ہو جائے اور اس کا اپنا خون بہہ چکا ہو۔

(۱۹۶۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِیِّ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَأْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُونُ خَیْرُ النَّاسِ فِیهِ مَنْزِلَةً مَنْ أَخَذَ بِعَنَانِ فَرَسِهِ فِی سَبِیلِ اللهِ کُلَّمَا سَمِعَ بِهَیْعَةٍ اسْتَوَی عَلَی مَتْنِهِ ، ثُمَّ یَطْلُبُ الْمَوْتَ فِی مَظَانِّهِ ، وَرَجُلٌ فِی شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ ، یُقِیمُ الصَّلاَةَ وَیُؤْتِی الزَّکَاةَ ، وَیَدَعُ النَّاسَ إِلاَّ مِنْ خَیْرٍ. (مسلم ۱۲۷۔ ابن حبان ۴۶۰۰)

(۱۹۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر چل کھڑا ہو، جب بھی وہ کوئی خطرہ محسوس کرے تو لپک کر گھوڑے پر سوار ہو جائے۔ پھر موت کو موت کی جگہوں پر تلاش کرے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں چلا جائے وہاں نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کو خیر کی خاطر چھوڑ دے۔

(۱۹۶۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی النَّبِیتِ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّك عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّی قُتِلَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : عَمِلَ هَذَا یَسِیرًا وَأُجِرَ کَثِیرًا.

(بخاری ۲۸۰۸۔ مسلم ۱۴۴)

(۱۹۶۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھا، اس نے قتال کیا اور شہید ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن اجر بہت سا کمالیا۔

(۱۹۶۷۳) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیِّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی مُوسَی الأَشْعَرِیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِی تُجَاهَ الْعَدُوِّ یَقُولُ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : إِنَّ السُّیُوفَ مَفَاتِیحُ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ : یا أبا موسی آنْتَ سَمِعْت هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَسَلَّ سَیْفَهُ وَکَسَرَ غِمْدَهُ وَالْتَفَتَ إِلَی أَصْحَابِهِ ، وَقَالَ : أَقْرَأُ عَلَیْکُمَ السَّلاَمَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَی الْعَدُوِّ فَقَاتَلَ حَتَّی قُتِلَ. (مسلم ۱۴۶۔ ترمذی ۱۶۵۹)

(۱۹۶۷۳) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد نے دشمن کا آمنا سامنا ہونے پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ یہ حدیث سن کر ایک پراگندہ حالت کے حامل شخص نے کہا کہ اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے سنی ہے۔ اس پر اس آدمی نے اپنی تلوار نکالی اور نیام کو توڑ کر اپنے ساتھیوں کو سلام کیا پھر دشمن کی طرف بڑھا اور ان سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔

(١٩٦٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَامَ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ فِي أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا قَدْ أَصْبَحَتْ عَلَيْكُمْ مِنْ بَيْنِ أَخْضَرَ وَأَحْمَرَ وَأَصْفَرَ ، وَفِي الْبُيُوتِ مَا فِيهَا ، فَإِذَا لَقِيتُمُ الْعَدُوَّ غَدًا فَقُدُمًا قُدُمًا فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا تَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ خُطْوَةٍ ، إلاَّ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعِينِ ، فَإِنْ تَأَخَّرَ اسْتَتَرْنَ مِنْهُ ، وَإِنِ اسْتُشْهِدَ كَانَتْ أَوَّلُ نَضْحَةٍ كَفَّارَةَ خَطَايَاهُ ، وَتَنْزِلُ إِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، تَنْفُضَانِ عَنْهُ التُّرَابَ ، وَتَقُولاَنِ لَهُ : مَرْحَبًا ، قَدْ آنَ لَكَ ، وَيَقُولُ : مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا.

(طبرانی ۶۴۲۔ مسندہ ۵۲۷)

(۱۹۶۷۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں میں کھڑے ہوئے تھے اور ان سے فرمایا کہ تم پر تمہارے گھروں میں سبز، سرخ، اور زرد نعمتیں برس رہی ہیں، کل جب تم دشمن کی طرف بڑھو تو ایک ایک قدم رکھ کر آگے بڑھنا، کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی دشمن کے مقابلہ میں ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو موٹی آنکھوں والی حوریں اس کی طرف بڑھتی ہیں اور جب وہ پیچھے ہٹتا ہے تو حوریں بھی اس سے پردہ کر لیتی ہیں۔ جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کا پہلا قطرہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس کے شہید ہونے کے بعد دو حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس سے مٹی صاف کرتی ہیں اور اسے کہتی ہیں کہ تجھے خوش آمدید! ہم تیرے لیے ہیں، وہ کہتا ہے تمہیں مبارک ہو میں تمہارے لیے ہوں۔

(١٩٦٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُوسَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لاِبْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ : تُسْلِمُ وَتَدَعُ دِينَك وَدِينَ آبَائِكَ؟ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : تُهَاجِرُ ، وَتَدَعُ مَوْلِدَك فَتَكُونُ كَالْفَرَسِ فِي طِوَلِهِ ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ ، فَقَالَ : تُجَاهِدُ ، فَتُقْتَلُ ، فَتُنْزَوَّجُ امْرَأَتُكَ ، وَيُقْسَمُ ميراثك ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ضَمِنَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ إِنْ قُتِلَ ، أَوْ مَاتَ غَرَقًا ، أَوْ حَرْقًا ، أَوْ أَكَلَهُ السَّبُعُ.

(بخاری ۲۳۳۱۔ طبرانی ۶۵۵۸)

(۱۹۶۷۵) حضرت سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان ابن آدم کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ کبھی وہ اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو اسلام قبول کرلے گا اور اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ دے گا تو یہ بڑے گھاٹے کا سودا ہوگا۔ پھر ہجرت کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ہجرت کرے گا تو اپنے جائے پیدائش کو چھوڑ دے گا اور اس گھوڑے کی طرح ہو جائے گا جو بیڑیوں میں بندھا ہو۔ پھر جہاد کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو جہاد کرے گا تو مر جائے گا۔ پھر تیری بیوی کی کہیں شادی ہو جائے گی اور تیری میراث تقسیم ہو جائے گی۔ اس کے

بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان شیطانی وساوس کے باوجود جس شخص نے یہ اعمال جاری رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہے خواہ وہ شہید ہو جائے یا ڈوب کر مر جائے یا جل کر مر جائے یا اسے درندے کھالیں۔

(۱۹۶۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ جَمَعَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَةَ ، ثُمَّ قَالَ :وَأَيْنَ الْمُجَاهِدُونَ ، فَخَرَّ عَنْ دَابَّتِهِ وَمَاتَ ، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، أَوْ لَسَعَتْهُ دَابَّةٌ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ ، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدَ اسْتَوْجَبَ الْمَآبَ. (احمد ۴/ ۳۶۔ حاکم ۸۸)

(۱۹۶۷۶) حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی تین انگلیوں کو جمع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ جہاد کرنے والے کہاں ہیں؟ اور وہ اپنی سواری سے گر کر مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کا اجر ثابت ہو گیا، یا اسے کسی چیز نے ڈس لیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ثابت ہو گیا، یا وہ طبعی موت مر گیا تو اس کا اجر بھی ثابت ہو گیا اور اگر کوئی دشمن کا وار سہہ کر مرا تو اس نے اچھے ٹھکانے کو پالیا۔

(۱۹۶۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ ، فَقَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلاً ؟ قُلْنَا :بَلَى ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يَمُوتَ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ ؟ قَالُوا :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ يَعْتَزِلُ شَرَّ النَّاسِ. (نسائی ۲۳۵۰۔ دارمی ۲۳۹۵)

(۱۹۶۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کے پاس تشریف لائے، سب لوگ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین مرتبہ کس شخص کا ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین درجہ اس شخص کا ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کو پکڑے جا رہا ہو اور وہ شہید کر دیا جائے یا مر جائے۔ میں تمہیں بتاؤں اس کے بعد کس شخص کا مرتبہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے کنارہ کش ہو کر کسی گھاٹی میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہو۔

(۱۹۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ فِيهِ ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ ، جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ ، تَرِدُ أَنْهَارَ الجنة ، وَتَأْكُلُ

ثِمَارِهَا ، وَتَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ ، فَلَمَّا رَأَوْا حُسْنَ مَقِيلِهِمْ ، وَمَطْعَمِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ ، قَالُوا :يَا لَيْتَ قَوْمَنَا يَعْلَمُونَ مَا صَنَعَ اللَّهُ لَنَا ، كَيْ يَرْغَبُوا فِي الْجِهَادِ ، وَلاَ يَنْكُلُوا عَنْهُ ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :فَإِنِّي مُخْبِرٌ عَنْكُمْ وَمُبَلِّغٌ إِخْوَانَكُمْ ، فَفَرِحُوا وَاسْتَبْشَرُوا بِذَلِكَ ، فَذَلِكَ قوله تعالى :﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ إِلَى قوله تعالى وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ؟

(ابو داؤد ۲۵۱۲۔ احمد ۱/ ۲٦۵)

(۱۹٦۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جب تمہارے بھائی شہید ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی روحیں سبز پرندوں میں ڈال دیتا ہے۔ وہ جنت کی نہروں پر جاتے ہیں جنت کا پھل کھاتے ہیں اور جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں جہاں اپنے عمدہ ٹھکانے اور بہترین کھانے پینے کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کاش ہماری قوم ان چیزوں کو جان لے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔ تاکہ وہ بھی جہاد کا شوق رکھیں اور اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے بھائیوں کو ان باتوں سے مطلع کردیتا ہوں۔ اور پھر وہ خوش ہوجاتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے مراقرآن مجید کی یہ آیات ہیں۔ ترجمہ: جولوگ اللہ کی راہ میں مارے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا، وہ مرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کورزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہوکر ان میں شامل نہیں ہوسکے ان کی نسبت خوشیاں منارہے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہوا ہے اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (آل عمران:۱٦۹۔۱۷۱)

(۱۹٦۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أُمَّةٍ رَهْبَانِيَّةٌ وَرَهْبَانِيَّةُ ، هَذِهِ الأُمَّةِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(سعید بن منصور ۲۳۰۹)

(۱۹٦۷۹) حضرت ابوایاس معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ہرامت کی ایک رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(۱۹٦۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِلَيْلَةٍ هِيَ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فِي أَرْضِ خَوْفٍ ، لَعَلَّهُ أَلاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ. (نسائی ۸۸٦۸)

(۱۹٦۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ایسی رات بتاتا ہوں جو شب قدر سے بھی زیادہ افضل ہے؟ اس پہرے دار کی رات ہے جو اللہ کے راستے میں ایسی جگہ پہرہ دے جہاں سے اسے اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ جانے کا خوف ہو۔

(١٩٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، الشَّهِيدُ ، وَرَجُلٌ عفيف مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَأَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ ، وَأَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ أَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ من مال لاَ يُؤَدِّي حَقَّهُ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ. (ترمذی ١٦٤٢۔ احمد ٢/ ٤٧٩)

(١٩٦٨١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے تین شخص داخل ہوں گے۔ ایک شہید، دوسرا پاک دامن اور اہل وعیال کے باوجود سوال سے بچنے والا اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کی بہترین عبادت کی اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کیا۔ اسی طرح تین شخص سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ایک ظالم امیر اور دوسرا وہ مالدار جو مال کا حق ادا نہ کرے اور تیسرا غریب متکبر۔

(١٩٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَيَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيُسْلِمُ ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ.

(مسلم ١٥٠٥۔ احمد ٢/ ٢٤٤)

(١٩٦٨٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں پر ہنستا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے اور وہ دونوں جنت میں جائیں گے۔ وہ اس طرح کہ ایک اللہ کے راستے قتال کرتا ہوا شہید ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اسلام قبول کر کے اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے۔

(١٩٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ غَزَوْا ، وَحَبَسَنِي شَيْءٌ ، فَدُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُلْحِقُنِي بِهِمْ ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ قِيَامَ اللَّيْلِ ؟ قَالَ : أَتَكَلَّفُ ذَلِكَ ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ النَّهَارِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ إِحْيَائَكَ لَيْلك وَصِيَامَكَ نَهَارَكَ كَنَوْمَةِ أَحَدِهِمْ.

(١٩٦٨٣) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ لوگوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور میں کسی مجبوری کی وجہ سے رہ گیا، مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں ان کے برابر ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رات کو قیام کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے کہا: میں ایسا کر لوں گا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم ہر دن کو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ جی ہاں! میں ایسا کر لوں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رات کو قیام کرنا اور دن کو روزہ رکھنا ان کی نیند کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(١٩٦٨٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى

ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَهُوَ مُتَحَنِّطٌ فَقُلْت :أَىْ عَمِّ ، أَلاَ تَرَى مَا لَقِيَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ :الآنَ يَا ابْنَ أَخِي ، الآنَ يَا ابْنَ أَخِي.

(١٩٦٨٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! اب پتہ چلا ہے، اب پتہ چلا ہے۔

(١٩٦٨٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ قَالَ :هُمْ أَوَّلُهُمْ رَوَاحًا إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَأَوَّلُهُمْ خُرُوجًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(١٩٦٨٥) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی سودہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ پھر فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسجد کی طرف سب سے پہلے جاتے ہیں اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے نکلتے ہیں۔

(١٩٦٨٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ فَرْوَةَ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا سَرِيَّةٍ خَرَجَتْ فَرَجَعَتْ وَقَدْ أخفقت فَلَهَا أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ.

(١٩٦٨٦) حضرت فروہ لخمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی جماعت اللہ کے راستے میں جائے اور بغیر مال غنیمت کے واپس آئے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(١٩٦٨٧) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :مَنْ بَاتَ حَارِسًا حَرَسَ لَيْلَةً أَصْبَحَ وَقَدْ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ ، قَالَ الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ مَكْحُولٌ :بَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ.

(١٩٦٨٧) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری، صبح کو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ساری رات پہرہ دے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(١٩٦٨٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَارِسُ نَطْحَةٌ ، أَوْ نَطْحَتَانِ ، ثُمَّ لاَ فَارِسَ بَعْدَهَا أَبَدًا وَالرُّومُ ذَاتُ الْقُرُونِ أَصْحَابُ بَحْرٍ وَصَخْرٍ كُلَّمَا ذَهَبَ قَرْنٌ خَلَفَه قَرْنٌ مَكَانَهُ ، هَيْهَاتَ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ ، هُمْ أَصْحَابُكُمْ مَا كَانَ فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ. (حارث ٧٠٢)

(١٩٦٨٨) حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فارس مسلمانوں سے ایک یا دو مرتبہ جنگ کرے گا پھر اس کے بعد مملکت فارس کا وجود نہ رہے گا۔ روم سینگوں والا ہے وہ سمندر اور چٹانوں کے مالک لوگ ہیں۔ جب ان کا ایک سینگ ختم ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ آخری زمانے میں یہ ختم ہو جائیں گے۔

(١٩٦٨٩) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ حُجْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ: هُمُ الشُّهَدَاءُ ثُنِيَّةُ اللَّهِ حَوْلَ الْعَرْشِ، مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ.

(١٩٦٨٩) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ پھر فرمایا اس آیت میں مستثنیٰ لوگوں سے مراد شہداء ہیں، وہ اللہ کے عرش کے گرد رزق پانے والے لوگ ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے تلواریں گردن میں لٹکا رکھی ہیں۔

(١٩٦٩٠) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا اشْتَدَّ حزن أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ أُصِيبَ مَعَ زَيْدٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيُدْرِكَنَّ الْمَسِيحُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ أَقْوَامًا إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ ، أَوْ خَيْرٌ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا. (حاکم ۴۱)

(١٩٦٩٠) حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دکھ حد سے بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ حضرت مسیح کو اس امت کی کچھ ایسی قومیں پائیں گی جو تمہاری طرح ہیں یا تم سے بہترین (یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی) اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا یا بے یارومددگار نہیں چھوڑے گا جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے آخر میں حضرت مسیح ہیں۔

(١٩٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ بَدْرٍ : ﴿سابقوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ﴾ قَالَ مسعر : إِمَّا الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ ، وَإِمَّا الَّتِي فِي الْحَدِيدِ ؟ فَقَالَ ابن قُسْحُم : إِنْ فَتَحْتُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا لِمَنْ لَقِيَ هَؤُلاَءِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ؟ فَقَالَ : الْجَنَّةُ ، قَالَ : حَسْبِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَفِي يَدِهِ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهَا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ.

(مسلم ۱۴۵- ابن المبارك ۷۷)

(١٩٦٩١) حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں ﴿سابقوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ﴾ "یعنی اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔" (حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ یا تو یہ سورۃ آل عمران کی آیت تھی یا سورۃ الحدید کی)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر ابن قسحم رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا بدلہ ہے جو ان کافروں سے لڑے اور شہید ہو جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا بدلہ جنت ہے۔ ابن قسحم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کے بدلے میں جنت میرے لیے کافی ہے۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں، انہوں نے کھجوریں پھینکیں، آگے بڑھے اور دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(١٩٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ قَالَ رَجُلٌ : يَوْمَ

الْقَادِسِيَّةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُدَيَة سَوْدَاءُ بذية ، فَزَوِّجْنِي الْيَوْمَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ ، قَالَ : فَمَرُّوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُعَانِقٌ رَجُلٍ عَظِيمٍ.

(۱۹۶۹۲) حضرت نعیم بن ابی ہند ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کا نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ میری بیوی ؒ کالی اور پستہ قد ہے، آج جنت کی کسی حور سے میری شادی کرادے۔ پھر وہ آگے بڑھے اور شہید ہوگئے۔ بعد میں جب ساتھیوں کا ان کی نعش سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ ایک بڑے پہلوان سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں۔

(۱۹۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيع ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يَفْحَصُ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ : مَنْ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ؟ قَالَ : أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۱۹۶۹۳) حضرت سعد بن ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں لوگوں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے، وہ تڑپ رہا تھا اور یہ آیت پڑھ رہا تھا: (ترجمہ) ''وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یہ بہترین ساتھی ہیں۔'' ایک آدمی نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اے اللہ کے بندے! اس نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(۱۹۶۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِابْنِهَا وَزَوْجِهَا قَتِيلَيْنِ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْوَحْيَ ، فَإِنْ كَانَ هَذَانِ مُنَافِقَيْنِ لم نَبْكِهِمَا ، وَلَمْ نُنعِمْهُمَا عَيْنًا ، وَإِنْ كَانَا غَيْرَ مُنَافِقَيْنِ ، قُلْنَا فِيهِمَا مَا نَعْلَمُ ، قَالَ : أَجَلْ ، لَمْ يَكُونَا مُنَافِقَيْنِ ، لَقَدْ تُلُقِّيَا بِثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَلَقَدْ تَبَاشَرَتْ بِهِمَا الْمَلاَئِكَةُ ، قَالَ : تَقُولُ الْمَرْأَةُ : الآنَ حَقٌّ أَلاَ أَبْكِيهِمَا قَالَ : أَلاَ إِنَّكِ مَعَهُمَا.

(عبدالرزاق ۲۶۹۲

(۱۹۶۹۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ایک عورت کا بیٹا اور اس کا خاوند فوت ہوگیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کی۔ اگر یہ دونوں منافق تھے تو نہ ہم ان پر روئیں گے اور نہ ان کے بارے میں آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ اگر یہ دونوں منافق نہیں تھے تو ہمیں ان کے بارے میں کچھ بتا دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ دونوں منافق نہیں تھے۔ انہیں جنت کے پھل پیش کیے گئے اور فرشتوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس عورت نے کہا کہ پھر تو ضروری ہے کہ میں نہ روؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اور سنو! تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

(۱۹۶۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مُرَّ رَجُلٌ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ قَدَ انْتَثَرَ قَصَبُهُ ، أَوْ بَطْنُهُ ، فَقَالَ : لِبَعْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : ضُمَّ إِلَيَّ مِنْهُ ، أَدْنُو قَيْدَ رُمْحٍ ، أَوْ رُمْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ

فَمَرَّ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ.

(۱۹۶۹۵) حضرت عون بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں لوگوں کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جس کا پیٹ پھٹا ہوا تھا اس کی آنتیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک آدمی سے کہا کہ میری آنتیں اندر کردو تاکہ میں اللہ کے راستے میں مزید ایک یا دو نیزوں کی مقدار آگے بڑھ سکوں۔ چنانچہ اس نے ایسا کر دیا۔

(۱۹۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلاَءِ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ مُسْلِمُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :الشُّهَدَاءُ فِي قِبَابٍ فِي رِيَاضٍ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ ، يُبْعَثُ لَهُمْ حُوتٌ وَثَوْرٌ يَعْتَرِكَانِ ، يَلْهُونَ بِهِمَا ، إذَا احْتَاجُوا إلَى شَيْءٍ عَقَرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَأَكَلُوا مِنْهُ فَوَجَدُوا طَعْمَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْجَنَّةِ.

(۱۹۶۹۶) حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہداء جنت کے باغیچوں میں گنبدوں میں ہوں گے۔ ان کے سامنے ایک مچھلی اور ایک اونٹ کا تماشا ہوگا جس سے وہ لطف اندوز ہوں گے۔ جب انہیں کسی کھانے کی چیز کی ضرورت ہوگی تو ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے گا۔ وہ اسے کھائیں گے اور جنت میں موجود ہر چیز کا ذائقہ محسوس کریں گے۔

(۱۹۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ :السُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ إلَى الْعَدُوِّ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :اللَّهُمَّ انْصُرْهُ ، وَإِنْ تَأَخَّرَ ، قَالَتْ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، فَأَوَّلُ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ السَّيْفِ يُغْفَرُ لَهُ بِهَا من كُلِّ ذَنْبٍ ، وَيَنْزِلُ عَلَيْهِ حَوْرَاوَانِ تَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ وَتَقُولاَنِ :قَدْ آنَ لَكَ وَيَقُولُ لَهُمَا :وأنتما قَدْ آنَ لَكُمَا.

(۱۹۶۹۷) حضرت یزید بن شجرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تلواریں جنت کی چابیاں ہیں، جب کوئی شخص دشمن کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! اس کی مدد فرما۔ اگر وہ پیچھے ہٹتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اسے معاف فرما۔ تلوار کا وار لگنے سے ہونے والے زخم سے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے جنت سے دو حوریں اترتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم تیرے لیے ہیں۔ وہ ان دونوں سے کہتا ہے کہ میں تمہارے لیے ہوں۔

(۱۹۶۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ :أَيُّ الأَعْمَالِ خَيْرٌ ، أَوْ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :إيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ، قِيلَ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قِيلَ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :حَجٌّ مَبْرُورٌ. (بخاری ۲۶۔ مسلم ۱۳۵)

(۱۹۶۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل بہتر یا افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: مقبول حج۔

(۱۹۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أفضل الشهداء الَّذِينَ يُلْقَوْنَ فِي الصَّفِّ فَلاَ يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا ، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ ، يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ ، إِنَّ رَبَّكَ إِذَا ضَحِكَ إِلَى قَوْمٍ فَلاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ.

(طبرانی ۴۱۴۳۔ حارث ۶۳۳)

(۱۹۶۹۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افضل شہداء وہ ہیں جو کسی صف میں دشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے چہرے نہیں پھیرتے اور شہید ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں عیش کریں گے۔ ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکرائے گا۔ تمہارا رب جس قوم کو دیکھ کر مسکراتا ہے اس سے حساب نہیں لیتا۔

(۱۹۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَشْرِيَ نَفْسَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَامْرَأَتُهُ تُنَاشِدُهُ ، قَالَ : رُدُّوا هَذِهِ عَنِّي ، فَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهَا الَّذِي أريد مَا نَفِسْت عَلَيْهَا ، إِنِّي وَاللَّهِ لَئِنِ اسْتَطَعْت لاَ يَمْضِي يَوْمَ يَزُولُ هَذَا مِنْ مَكَانِهِ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَبَلٍ ، فَإِنْ غَلَبْتُمْ عَلَى جَسَدِي فَخُذُوهُ ، قَالَ قَيْسٌ : فَمَرَرْنَا عَلَيْهِ ، فَرَأَيْناه بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلاً فِي تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ.

(۱۹۷۰۰) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ایک آدمی خود کو موت کے لیے پیش کر رہا تھا اور اس کی بیوی اسے روک رہی تھی۔ اس شخص نے کہا اسے مجھ سے دور کر دو۔ جو مقصد اس وقت میرے پیش نظر ہے اس میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ پھر اس نے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اسے ایک دن میں اس کی جگہ سے ہٹا دیتا۔ اگر تم میرا جسم حاصل کر سکو تو اسے دفنا دینا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے دیکھا کہ وہ جو شخص اس جنگ کے شہداء میں پڑا ہے۔

(۱۹۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا كَهْمَس ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عن ابن الأحمس ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي ذَرٍّ : حدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْك ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَاتِ ، إِنِّي لاَ إِخَالُنِي أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِذْ سَمِعْته مِنْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : ذَكَرْت ثَلاَثَةً يُحِبُّهُمُ اللَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَقُلْته ، أَمَّا الَّذِي يُحِبُّ اللَّهُ ، فَرَجُلٌ لَقِيَ فِئَةً فَانْكَشَفَتْ فِئَتُهُ ، فَقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَرَجُلٌ أَسْرَى مَعَ قَوْمٍ حَتَّى يحبوا أن يمسوا الأَرْضَ ، فَنَزَلُوا ، فَقَامَ يُصَلِّي حَتَّى أَيْقَظَهُمْ بِرَحِيلِهِمْ ، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ جَارُ سُوءٍ فَصَبَرَ عَلَى أَذَاهُ. (احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۹۷۰۱) حضرت ابن احمس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے آپ کا بیان کردہ ایک ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ انہوں نے فرمایا: بیان کرو، میرے خیال میں، میں نے کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بات کو سنا

ہے اور بیان کیا ہے کہ جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں ایک تو وہ آدمی جو کسی جماعت سے قتال کرے، وہ جماعت غالب آنے لگے تو یہ پھر بھی ان سے لڑتا ہوا شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے فتح عطا فرما دیں۔ دوسرا وہ آدمی جو رات کو لوگوں کے ساتھ سفر کرے، جب وہ سب تھک کر لیٹ جائیں تو یہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور پھر لوگوں کو آگے بڑھنے کے لیے جگائے۔ تیسرا وہ آدمی جس کا پڑوسی کوئی برا شخص ہو اور وہ اس کی تکالیف پر صبر کرے۔

(۱۹۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ جَائَهُ رَسُولُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنِ النَّاسِ ، فَقَالَ : أُصِيبَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَآخَرُونَ لاَ أَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ ، فَقَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَوْفٍ : ذَلِكَ وَاللَّهِ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ وَلَكِنَّهُ مِمَّنَ اشْتَرَى الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا.

(۱۹۷۰۲) حضرت مدرک بن عوف احمسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ نعمان بن مقرن رحمۃ اللہ علیہ کا قاصد آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے مجاہدین کی صورت حال پوچھی تو اس نے بتایا کہ فلاں فلاں شخص شہید ہو گئے اور کچھ ایسے لوگ بھی شہید ہوئے جنہیں میں نہیں جانتا۔ اس شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ایک آدمی ایسا بھی تھا جو خود کو موت کے لیے پیش کر رہا تھا۔ اس پر حضرت مدرک بن عوف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم وہ میرے ماموں تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا۔

(۱۹۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا زَحَفَ الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلَى رَأْسِهِ ، فَتَحَاتُّ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ.

(۱۹۷۰۳) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں چلتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں اور پھر اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجوروں کا خوشہ جھڑتا ہے۔

(۱۹۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ حِجَجٍ لِمَنْ قَدْ حَجَّ.

(۱۹۷۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح دس حج کرنے سے افضل ہے۔

(۱۹۷۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : سَفْرَةٌ يَعْنِي غَزْوَةً فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حَجَّةٍ.

(۱۹۷۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں ایک لڑائی پچاس مرتبہ حج کرنے سے افضل ہے۔

(١٩٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لِمِئَةَ دَرَجَةٍ ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ ، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(بخاری ۲۷۹۰۔ نسائی ۳۳۴۰)

(١٩٧٠٦) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ میں سو درجے ہیں۔ دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان خلاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان درجوں کو اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے بنایا ہے۔

(١٩٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ مِنْ بَرَائَةَ : ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾.

(١٩٧٠٧) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ کی پہلی آیت یہ نازل ہوئی: (ترجمہ) ''نکلو! ہلکے ہو یا بوجھل، اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔''

(١٩٧٠٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّنعانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ قَالَ : عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(١٩٧٠٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستہ میں گھوڑوں پر خرچ کرنا ہے۔

(١٩٧٠٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى الدِّمَشْقِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ عَجْلاَنَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ قَالَ : عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَرْبِطه رِيَاءً ، وَلاَ سُمْعَةً كَانَ مِنَ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(١٩٧٠٩) حضرت سہل بن عجلان باہلی ؒ قرآن مجید کی آیت: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستے میں گھوڑوں پر خرچ کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھے اور اس میں کسی قسم کی ریا یا شہرت پسندی کی آمیزش نہ ہو تو یہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو اپنا مال دن رات اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

(١٩٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِ عَبْدٍ أَبَدًا ، وَلَنْ يَلِجَ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَلِجَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ. (ترمذی ۱۶۳۳۔ احمد ۲/ ۵۰۵)

(۱۹۷۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ناک میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے خوف سے رونے والے کا جہنم میں داخل ہونا اسی طرح ناممکن ہے جس طرح تھنوں میں دودھ کا واپس جانا۔

(۱۹۷۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ ، مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلُهُ عَلَى السَّرِيرِ ، وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسٌ مَعَهُمْ ، كَأَنَّهُمَا مُعْرِضَانِ عَنْهُ.

(طبرانی ۱۴۶۸۔ ابن حبان ۷۰۴۷)

(۱۹۷۱۱) حضرت سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ ایک فرشتے کی صورت میں ہیں اور ان کے پیروں پر خون لگا ہوا ہے۔ حضرت زید رضی اللہ ان کے سامنے ایک تخت پر بیٹھے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن ان دونوں حضرات کا رخ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ سے دوسری طرف ہے۔

(۱۹۷۱۲) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيُّ ، أَنَّ وَبَرَةَ أَبَا كُرْزٍ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ ، إِذْ هُوَ بِغُلاَمٍ مِنْ قُرَيْشٍ شَابٌّ مُعْتَزِلٍ عَنِ الطَّرِيقِ يَسِيرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَيْسَ ذَلِكَ فُلاَنٌ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَادْعُوهُ ، قَالَ : مَا لَكَ اعْتَزَلْتَ من الطَّرِيقِ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَرِهْته لِلْغُبَارِ ، قَالَ : فَلاَ تَعْتَزِلْهُ ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَذَرِيرَةُ الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۳۰۵۔ نسائی ۸۸۱۹)

(۱۹۷۱۲) حضرت ربیع بن زید رضی اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے جا رہے تھے کہ قریش کا ایک لڑکا رستے سے ذرا ہٹ کر چل رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر اس کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ فلاں لڑکا نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں وہی ہے۔ آپ نے اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ تم راستے سے ہٹ کر کیوں چل رہے ہو؟ اس نے کہا: کہ میں غبار سے بچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ راستے سے ہٹ کر نہ چلو کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! یہ غبار جنت کی خوشبو ہے۔

(۱۹۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ أَقَامَ عَنِ الْجِهَادِ عَامًا وَاحِدًا ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ فَغَزَا مِنْ عَامِهِ ، وَقَالَ : مَا رَأَيْت فِي هَذِهِ الآيَةِ مِنْ رُخْصَةٍ.

(۱۹۷۱۳) حضرت ابوعوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوایوب رضی اللہ کسی وجہ سے ایک سال جہاد پر نہ جا سکے۔ پھر انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ ''نکلو! ہلکے ہو یا بوجھل۔'' پھر آپ ایک سال تک حج کرتے رہے اور

فرماتے تھے اس آیت کے بعد کسی قسم کی رخصت باقی نہیں رہتی۔

(١٩٧١٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : أَوَّلُ شَيْءٍ نَزَلَ مِنْ بَرَاءَةٍ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ .

(١٩٧١٤) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ کی سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾

(١٩٧١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ : الشَّيْخُ وَالشَّابُّ.

(١٩٧١٥) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ سے مراد ہے جوان اور بوڑھے سب نکلیں۔

(١٩٧١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : شُيُوخًا وَشَبَابًا ، قَالَ قَتَادَةُ : نِشَاطًا وَغَيْرَ نِشَاطٍ.

(١٩٧١٦) حضرت حسن ؓ نے اس کی تشریح جوان اور بوڑھوں سے اور حضرت قتادہ ؓ نے اس کی تشریح ہوشیار اور نادان سے کی ہے۔

(١٩٧١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ : مَشَاغِيلُ وَغَيْرُ مَشَاغِيلَ.

(١٩٧١٧) حضرت حکم ؒ نے آیت قرآنی ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ کی تفسیر مصروف اور فارغ سے کی ہے۔

(١٩٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الشَّيْخُ وَالشَّابُّ.

(١٩٧١٨) حضرت عکرمہ ؒ نے اس کی تفسیر جوان اور بوڑھوں سے کی ہے۔

(١٩٧١٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ : فِينَا الثَّقِيلُ وَذُو الْحَاجَةِ ، والضعفة وَالْمُشْتَغِلُ.

(١٩٧١٩) حضرت مجاہد ؒ ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم میں مریض، ضرورت مند، کمزور اور مصروف لوگ ہیں۔

(١٩٧٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : شُيُوخًا وَشَبَابًا.

(١٩٧٢٠) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جوان اور بوڑھے ہیں۔

(١٩٧٢١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بُوعِدَ مِنَ النَّارِ مِئَةَ خَرِيفٍ. (نسائی ٢٥٦٢)

(١٩٧٢١) حضرت مکحول ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا

وہ جنت سے سو خریف دور کر دیا جاتا ہے۔

(١٩٧٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، إِلاَّ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ سَبْعِينَ خَرِيفًا. (بخاری ٢٨٤٠۔ نسائی ٢٥٦١)

(۱۹۷۲۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے ستر خریف جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔

(١٩٧٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۱۹۷۲۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی یہی منقول ہے۔

(١٩٧٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا. (ابن عدی ٧١٧)

(۱۹۷۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر خریف دور فرما دیتے ہیں۔

(١٩٧٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَهَنَّمَ خَنْدَقٌ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

(۱۹۷۲۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ایک خندق دور فرما دیں گے اور اس خندق کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی خلاء کے برابر ہے۔

(١٩٧٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ ، يُقَالُ لَهُ عَدَنٌ ، فِيهِ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةُ آلاَفِ حِبَرة قَالَ يَعْلَى أَحْسَبُهُ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ.

(۱۹۷۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس میں پانچ ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے پر پانچ ہزار پردے ہیں۔ اس میں صرف نبی، صدیق یا شہید داخل ہوں گے۔

(١٩٧٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ : ﴿أُولَئِكَ هُمَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ﴾ قَالَ : هَذِهِ لِلشُّهَدَاءِ خَاصَّةً.

(۱۹۷۲۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُولَئِكَ هُمَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ

شہداء کے ساتھ خاص ہے۔

(١٩٧٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لِلشُّهَدَاءِ خَاصَّةً.

(١٩٧٢٨) حضرت مکحول ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ شہداء کے ساتھ خاص ہے۔

(١٩٧٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لِلشَّهِيدِ سِتُّ خِصَالٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يُؤَمَّنُ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، وَمِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ ، وَيَشْفَعُ فِي كَذَا وَكَذَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَيُحَلَّى حِلْيَةَ الإِيمَانِ ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُغْفَرُ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ. (بخاری ٦۴٢- احمد ۴/ ٢٠٠)

(١٩٧٢٩) حضرت مکحول ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ شہید کو قیامت کے دن چھ انعام ملیں گے ① وہ اللہ کے عذاب سے مامون رہے گا۔ ② وہ بڑے خوف (فزع اکبر) سے محفوظ رہے گا۔ ③ وہ اپنے گھر والوں میں سے اتنے اتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ ④ اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔ ⑤ وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔ ⑥ اس کے ہر گناہ کو معاف کردیا جائے گا۔

(١٩٧٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ :غَزْوَةٌ لِمَنْ قَدْ حَجَّ، خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حَجَّاتٍ.

(١٩٧٣٠) حضرت علقمہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کر چکا ہو اس کا ایک غزوہ دس حج کرنے سے بہتر ہے۔

(١٩٧٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، عَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ فَقَالَ :أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :أَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ ، تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ ، فِي أَيِّهَا شَائَتْ ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ ، إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّك ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُك ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ :فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمَ اطِّلاَعَةً ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُك وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ :فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذِ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمَ اطِّلاَعَةً ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُك ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لن يُتْرَكُوا ، قَالُوا : نَسْأَلُك أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ إِلاَّ هَذَا تَرَكَهُمْ.

(مسلم ١۵٠٢- ابن ماجه ٢٨٠١)

(١٩٧٣١) حضرت مسروق ولیٹیلۂ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی صورت میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی پھرتی ہیں۔ پھر وہ عرش سے لٹکے ہوئے قنادیل پر بیٹھی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے

جو تم چاہتے ہو وہ مانگو، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم آپ سے اور کیا مانگیں ہم جنت میں سیر کر رہے ہیں اس کے علاوہ ہمیں اور کیا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم مجھ سے جو چاہتے ہو مانگو۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تجھ سے کیا مانگیں، ہم جنت میں سیر و تفریح کر رہے ہیں، اس کے علاوہ ہمیں کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا کہ تم جو چاہتے ہو مجھ سے مانگو۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم آپ سے کیا مانگیں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں ہمیں اور کیا چاہیے، پھر جب وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور کچھ دینا چاہتے ہیں تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم جا کر تیرے راستے میں جہاد کریں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ وہ جنت کی کوئی چیز مانگ ہی نہیں رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کے حال میں چھوڑ دیں گے۔

(۱۹۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ، قَالَ :قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ :حَدِّثْنَا يَا كَعْبُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أبِي النَّحَّام :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا الدَّرَجَةُ ؟ قَالَ :أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِئَة عَامٍ ، يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول :مَنْ شَابَ فِي سَبِيلِ اللهِ شَيْبَةً كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً. (ترمذی ۱۶۳۴۔ احمد ۴/ ۲۳۵)

(۱۹۷۳۲) حضرت شرحبیل بن سمط رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے کعب رضی اللہ عنہ! ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ کوئی حدیث سنائیں اور اللہ سے ڈریں! حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دشمن پر تیر چلاؤ۔ جس کا تیر دشمن کو لگ گیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نحام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ درجہ کتنا ہے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہارے باپ کی زمین جتنا نہیں بلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ہم نے پھر کہا اے کعب رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ کوئی حدیث سنائیں اور اس سے ڈریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے بال اللہ کے راستے میں سفید ہوئے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور جس شخص نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا یہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام آزاد کیا۔

(۱۹۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(بخاری ۹۰۷۔ احمد ۵/ ۲۲۶۔ طبرانی ۲۶۱)

(۱۹۷۳۳) حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں گرد آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیتے ہیں۔

(۱۹۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أُمَتِّعُ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَجَّةٍ فِي إِثْرِ حَجَّةٍ.

(۱۹۷۳۴) حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے راستے میں اپنا کوڑا استعمال کروں یہ مجھے حج کے بعد حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۹۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :إِنِّي أَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۷۳۵) حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔

(۱۹۷۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لأن قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلاَّ الدَّيْنَ ، كَذَا قَالَ لِي جِبْرِيلُ.

(۱۹۷۳۶) حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تم صبر کرتے ہوئے، ثواب کی نیت کرتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے اور پیچھے نہ دیکھتے ہوئے شہید ہوئے، تو قرض کے علاوہ تمہارے سارے اعمال معاف ہو جائیں گے۔ مجھے جبریل نے یونہی بتایا ہے۔

(۱۹۷۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا أَقْبَلْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ فَلاَ يُكَلِّمَنَّهُ ، وَلاَ يُجَالِسَنَّهُ.

(۱۹۷۳۷) حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی پیچھے رہ جانے والوں سے ملے تو نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی ہم نشینی اختیار کرے۔

(۱۹۷۳۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ ، فَإِنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَمَرَ اللَّهُ بِهِ ، وَالْجِهَادُ أَفْضَلُ مِنْهُ.

(۱۹۷۳۸) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ تم پر حج لازم ہے، یہ ایک نیک عمل ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اور جہاد حج سے

افضل ہے۔

(۱۹۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عن عبد الله بن مسلم ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدْنٌ حَوْلَهُ المروج وَالبروج، لَهُ خَمْسَةُ آلَافِ بَابٍ ، لَا يَسْكُنُهُ ، أَوْ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۱۹۷۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔اس کے اردگرد چراگاہیں ہیں۔ اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے سے صرف نبی، صدیق، شہید یا عادل امام ہی داخل ہوسکتا ہے۔

(۱۹۷٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : النُّعَاسُ عَند الْقَتْلِ أَمَنَةٌ مِنَ اللهِ ، وَعِنْدَ الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَتَلَا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِذْ يُغَشَاكُم النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنهُ﴾؟

(۱۹۷۴۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ کے وقت نیند آنا اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی طمانیت ہے اور نماز کے وقت نیند آنا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿إِذْ يُغَشَاكُم النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنهُ﴾

(۱۹۷٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ يَرْفَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَرَفَعَ أَبُو طَلْحَةَ رَأْسَهُ يَقُولُ : نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ يَا رَسُولَ اللهِ. (بخاری ۳۸۱۱۔ مسلم ۱۳۶)

(۱۹۷۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تیر چلا رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک بلند کر رکھا تھا، اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی اپنا سر بلند کر کے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نشانہ بنوں گا۔

(۱۹۷٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری ۳۸۱۱۔ ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۷۴۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ احد کے دن ان لوگوں میں سے تھا جن پر اللہ تعالیٰ نے سکون کی نیند طاری کی۔

(۱۹۷٤٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ. (ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۷۴۳) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

(۱۹۷٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا بُعِثَ أَبُو مُوسَى عَلَى الْبَصْرَةِ كَانَ مِمَّنْ بُعِثَ مَعَهُ الْبَرَاءُ ، وَكَانَ مِنْ وَزرَائِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَهُ : اختر من عملي ، فَقَالَ : الْبَرَاءُ : وَمُعْطِيَّ أَنْتَ مَا سَأَلْتُك ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لَا أَسْأَلُك إِمَارَةَ مِصْرَ ، وَلَا جِبَايَتَهُ ، وَلَكِنْ

أَعْطِنِي قَوْسِي وَرُمْحِي ، وَفَرَسِي وَسَيْفِي ، وَدِرْعِي ، وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَبَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قُتِلَ.

(۱۹۷۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بصرہ بھیجا گیا تو ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ ان کے نائبین اور وزراء میں سے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ آپ اپنے لیے کوئی عہدہ منتخب کر لیجئے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں جو آپ سے طلب کروں گا آپ مجھے دیں گے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں! حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ سے مصر اور اس کی نواحی بستیوں کی امارت نہیں مانگتا، بلکہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے میری کمان، میرا گھوڑا، میرا نیزہ اور میری تلوار دے دیں اور مجھے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے جانے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیا۔ وہ اس لشکر کے سب سے پہلے شہید تھے۔

(۱۹۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :تَمَثَّلَ الْبَرَاءُ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ فَقُلْتُ لَهُ :أَيْ أَخِي تَمَثَّلْتَ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ ، لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمْت بِهِ ؟ قَالَ :لاَ أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي ، لَقَدْ قَتَلْت مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ مِئَةَ رَجُلٍ إِلاَّ رَجُلاً.

(۱۹۷۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ایک شعر گنگنایا۔ میں نے ان سے کہا اے بھائی! آپ شعر گنگنا رہے ہیں، اگر یہ آپ کا آخری کلام ہوا تو کیا بنے گا؟ انہوں نے فرمایا: کہ میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا، میں نے ننانوے مشرکوں اور کافروں کو قتل کیا ہے۔

(۱۹۷٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :غِبْت عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ ؟ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْك مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ، وَأَبْرَأُ إِلَيْك مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ بأخراها دون أحد ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ :أَنَا مَعَك ، قَالَ سَعْدٌ :فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ ، وَوُجِدَ فِيهِ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ ضَرْبَةً بِسَيْفٍ وَطَعْنَةً بِرُمْحٍ وَرَمْيَةً بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ :فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ :﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾؟ (بخاری ۲۸۰۵۔ مسلم ۱۵۱۲)

(۱۹۷۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے چچا کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پہلی لڑائی میں تو شریک نہ ہو سکا، لیکن اگر اللہ نے مجھے دوبارہ کافروں سے لڑنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں! پھر غزوہ اُحد میں جب مسلمان بکھر گئے تو میرے چچا نے کہا کہ اے اللہ! میں مسلمانوں کے قتل پر تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور کافروں کے قتل پر براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انہیں احد کے پاس حضرت

سعد رضی اللہ عنہ ملے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جیسی لڑائی انہوں نے کی میں ایسی لڑائی کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ ان کے جسم میں بیس سے زیادہ تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نشان تھے۔ ہم ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے: (ترجمہ) ''ان میں سے بعض نے تو اپنی منت کو پورا کر دیا اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔'' (الاحزاب: ۲۳)

(۱۹۷۴۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن ثَوْبَانَ ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابو داؤد ۴۰۲۷۔ احمد ۲/ ۵۰)

(۱۹۷۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ یہاں تک کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے۔ میری مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت اور رسوائی ہے۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

(۱۹۷۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ : رَجُلٌ قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ ، وَأَهْلِهِ قَامَ إِلَى صَلاَتِهِ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي ، ورَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى فَفَرَّ أَصْحَابُهُ ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْفِرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ : يَا مَلاَئِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. (ابو داؤد ۲۵۲۸۔ حاکم ۱۱۲)

(۱۹۷۴۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنی محبوب بیوی، بستر اور لحاف کو چھوڑ کر میری چاہت اور میرے انعامات کی خواہش میں نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اس کے ساتھ بھاگ جائے، اسے میدان جنگ سے بھاگنے کا وبال یاد آئے اور وہ واپس جانے کے بجائے دشمن پر لپکے اور شہید ہو جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو، یہ دشمن کی طرف میری چاہت اور میرے انعامات کی خواہش میں واپس گیا اور شہید ہو گیا۔

(۱۹۷۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : اتَّكَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ابْنَةِ مِلْحَانَ ، قَالَ : فَأَغْفَى فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ ، قَالَ : فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ، مِمَّ ضَحِكُكَ ؟ قَالَ : مِنْ أُنَاسٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ هَذَا الْبَحْرَ الأَخْضَرَ ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ ، قَالَ : فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ، قَالَ :

فَنَكَحْت عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتْ مَعَ ابْنِهِ قَرَظَةَ ، فَلَمَّا قَفَلَتْ وَقَصَتْ بِهَا دَابَّتُهَا فَقَتَلَتْهَا فَدُفِنَتْ ثَمَّ.

(بخاری ۲۷۸۸۔ مسلم ۱۶۰)

(۱۹۷۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند طاری ہوگئی، کچھ دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کریں گے، قیامت کے دن وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے بھی ان میں شامل فرمادے۔ اس کے بعد ان کا نکاح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوگیا۔ بعد ازیں وہ اپنے بیٹے حضرت قرظہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار ہوکر سمندری سفر پر روانہ ہوئیں، واپس آتے ہوئے اپنی سواری سے گر کر شہید ہوگئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔

(۱۹۷۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لأَنْ أَغْزُوَ فِي الْبَحْرِ غَزْوَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ قِنْطَارًا مُتَقَبَّلاً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۱۹۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں ایک لڑائی لڑنا میرے نزدیک اللہ کے راستے میں بہت سا مال خرچ کرنے سے بہتر ہے جو قبول ہوجائے۔

(۱۹۷۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْغَزْوَ مَعِي فَلْيَغْزُ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّ غَزْوَ الْبَحْرِ أَفْضَلُ مِنْ غَزْوَتَيْنِ فِي الْبَرِّ وَإِنَّ شَهِيدَ الْبَحْرِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيِ الْبَرِّ ، إِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ أَصْحَابُ الْوُكُوف قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا أَصْحَابُ الْوُكُوفِ ؟ قَالَ :قَوْمٌ تَكْفَؤُهُمْ مَرَاكِبُهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ. (عبدالرزاق ۹۶۳۱)

(۱۹۷۵۱) حضرت علقمہ بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے میرے ساتھ جنگ کا موقع نہ مل سکا اسے چاہیے کہ سمندری جہاد میں حصہ لے، کیونکہ ایک سمندری جنگ خشکی پر لڑی جانے والی دو جنگوں سے افضل ہے۔ سمندر میں شہید ہونے والے کے لیے خشکی کے دو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔ اللہ کے نزدیک افضل شہداء، ''اصحاب الوکوف'' ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ''اصحاب الوکوف'' کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: کہ جن کی سواریاں الٹ جائیں اور اس سے وہ شہید ہوجائیں۔

(۱۹۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ غَازِيًا كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ شَهِيدًا فِي الْبَرِّ.

(۱۹۷۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندری جہاد سے زندہ سلامت واپس آنے والا اس عابد کی طرح ہے جو خشکی

پر لڑتے ہوئے خون میں لوٹ پوٹ ہو کر شہید ہو چکا ہے۔

(۱۹۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ ، مَنْ جَازَ الْبَحْرَ غَازِيًا فَكَأَنَّمَا جَازَ الأَوْدِيَةَ كُلَّهَا.

(۱۹۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر کا ایک غزوہ خشکی کے دس غزوات سے افضل ہے۔ جس نے جنگ فرماتے ہوئے سندر کو عبور کیا گویا اس نے زمین کی تمام وادیوں کو عبور کر لیا۔

(۱۹۷۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : خَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ غَازِيًا فِي الْبَحْرِ وَأَنَا مَعَهُ.

(۱۹۷۵۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سمندری جہاد پر روانہ ہوئے میں ان کے ساتھ تھا۔

(۱۹۷۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلاَّ حَاجٌّ ، أَوْ غَازٍ ، أَوْ مُعْتَمِرٌ.

(۱۹۷۵۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاجی، مجاہد اور عمرے کا ارادہ کرنے والے کے علاوہ کوئی سمندر کا سفر نہ کرے۔

(۱۹۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : عَجِبْت لِرَاكِبِ الْبَحْرِ وَعَجِبْت لِتَاجِرِ هَجَرٍ.

(۱۹۷۵۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے اور تجارت کی خاطر ہجرت کرنے والے پر بہت تعجب ہے۔

(۱۹۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَسْأَلُنِي اللَّهُ عَنْ جَيْشٍ رَكِبُوا الْبَحْرَ أَبَدًا. يعني التغرير.

(۱۹۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے سمندر کا سفر کرنے والے لشکر کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔

(۱۹۷۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بكير ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، أَنَّهُ وَافَى الْمِقْدَادَ جَالِسًا عَلَى تَابُوتٍ مِنْ تَوَابِيتِ الصَّيَارِفَةِ وَقَدْ فَضَلَ عَنْهُ عِظَمًا فَقُلْت لَهُ : لقد أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْك يَا أَبَا الأَسْوَدِ ، قَالَ : أَبَتْ عَلَيْنَا سُورَةُ الْبَحُوثِ يَعْنِي سُورَةَ التَّوْبَةِ : ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۱۹۷۵۸) ابو راشد حبرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مقداد رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جہادی سفر میں ایک تابوت پر سوار تھا۔ ان کا جسم اتنا وزنی اور زیادہ تھا کہ تابوت سے لٹک رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو اسود رحمہ اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ جیسے لوگوں کو معذور قرار دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ سورۃ البراءۃ یعنی سورۃ التوبہ کی آیت ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ نے ہمارے معذور ہونے کا انکار کیا ہے۔

(١٩٧٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مَنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (ابو داؤد ٢٥٦٦۔ حاکم ٢٠٩)

(١٩٧٥٩) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بنو مرہ کے رضائی والد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے شقراء گھوڑے سے اترے، اس کی کونچیں کاٹیں اور لہراتے ہوئے شہید ہوگئے۔

(١٩٧٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا عَامَ الْيَمَامَةِ ، فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَر ، هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ : فاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِ ماء لَعَلِّي أُفْطِرُ ، فَأَتَيْت الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا فَضَرَبْتُهُ بِحجْفَةٍ مَعِي ، ثُمَّ اغْتَرَفْت فِيهِ فَأَتَيْته فَوَجَدْته قَدْ قَضَى.

(١٩٧٦٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں، میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ زخموں سے چور زمین پر پڑے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو انہوں نے پوچھا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ! کیا روزے دار نے افطار کرلیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ پھر مجھے اس ڈھال میں پانی دے دو تا کہ میں افطار کرلوں۔ میں پانی لینے حوض پر گیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خون کو الگ کر کے پانی لیا، جب میں ان کے پاس آیا تو ان کی روح پرواز کرچکی تھی۔

(١٩٧٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ سَمِعْت سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(١٩٧٦١) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں تمام مسلمانوں سے بڑھ کر لڑائی کی۔

(١٩٧٦٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ النَّاسِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدٌ.

(١٩٧٦٢) حضرت معاویہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے تیر چلایا۔

(١٩٧٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ :يُعْطَى الْمُجَاهِدِينَ.

(١٩٧٦٣) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اللہ کے راستے میں کوئی چیز خرچ کرنے کی وصیت کی تو وہ مجاہدین کو دی جائے گی۔

(١٩٧٦٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عن شمر ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :

صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقٌ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

(۱۹۷۶۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق بنا دیتے ہیں جس کا فاصلہ زمین وآسمان کے خلاء کے برابر ہے۔

(١٩٧٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنْ أَسِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ أَضَعَ جَنْبِي لِلَّهِ فِي التُّرَابِ ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا يَلْتَقِطُونَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ كَمَا يُلْتَقَطُ طَيِّبُ التَّمْرِ لأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللَّهِ.

(۱۹۷۶۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلوں، میں اللہ کے راستے میں اپنی پیشانی کو مٹی پر نہ رکھوں اور ان لوگوں کی ہم نشینی اختیار نہ کروں جو اچھے کلام کو اس طرح چنتے ہیں جیسے عمدہ کھجوروں کو چنا جاتا ہے تو میری خواہش ہوگی کہ میرا انتقال ہو جائے۔

(١٩٧٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ : قَدْ مَنَعَنِي كَثِيرًا مِنَ الْقِرَائَةِ ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۷۶۶) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں زیادہ جہاد کرنے کی وجہ سے میں بہت سا قرآن نہیں سیکھ سکا۔

(١٩٧٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : مَا كَانَ فِي الأَرْضِ لَيْلَةٌ ، أُبَشَّرُ فِيهَا بِغُلاَمٍ ، وَيُهْدَى إِلَيَّ عَرُوسٌ أَنَا لَهَا مُحِبٌّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ لَيْلَةٍ شَدِيدَةِ الْجَلِيدِ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أُصَبِّحُ بِهِمُ الْعَدُوَّ ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ.

(۱۹۷۶۷) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر ایسی رات جس میں مجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دی جائے اور میری طرف ایک ایسی دلہن بھیجی جائے جس سے میں محبت رکھتا ہوں، اس رات سے زیادہ پسند نہیں، جو سخت مشقت والی ہو، میں مجاہدین کے ایک لشکر کے ساتھ اسے بسر کروں اور صبح کو انہیں لے کر دشمن پر حملہ کر دوں۔ پس تم پر جہاد لازم ہے۔

(١٩٧٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مِنْ أَيِّ يَوْمٍ أنا أفر ؟ يَوْمٍ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْدِيَ لِي فِيهِ الشَّهَادَةَ ، أَوْ مِنْ يَوْمٍ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْدِيَ لِي فِيهِ كَرَامَةً.

(۱۹۷۶۸) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں کس دن سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ اس دن سے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائیں یا اس دن سے جس میں مجھے کوئی بڑا اعزاز دیا جائے۔

(١٩٧٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عن مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ ، قَالَ : إِنْ

أَدْرَكَتْنِي وَلَيْسَ لِي قُوَّةٌ فَاحْمِلُونِي عَلَى سَرِيرٍ يَعْنِي الْقِتَالَ ، حَتَّى تَضَعُونِي بَيْنَ الصَّفَّيْنِ.

(۱۹۷۶۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لڑائی کا وقت آ جائے اور مجھ میں اٹھنے کی طاقت نہ ہو تو مجھے اٹھا کر صفوں کے درمیان رکھ دینا۔

(۱۹۷۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ خَرِيمِ بْنِ فَاتِكٍ الأَسَدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ. (ترمذی ۱۶۲۵۔ احمد ۴/ ۳۴۵)

(۱۹۷۷۰) حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک درہم خرچ کیا اسے سات سوگنا اجر عطا کر دیا جائے گا۔

(۱۹۷۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْسَرَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ كَعْبًا عَنْ جَنَّةِ الْمَأْوَى ، فَقَالَ : أَمَّا جَنَّةُ الْمَأْوَى فَجَنَّةٌ فِيهَا طَيْرٌ خُضْرٌ تَرْتَقِي فِيهَا أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ.

(۱۹۷۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے جنت الماویٰ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ یہ وہ جنت ہے جس میں سبز پرندے ہیں کہ ان میں شہداء کی روحیں ہوں گی۔

(۱۹۷۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللهِ إِمَّا أَنْ يكفته إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَإِمَّا أَنْ يُرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ حَتَّى يَرْجِعَ.

(ابن ماجه ۲۷۵۴۔ ابو یعلی ۱۳۳۱)

(۱۹۷۷۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت اور رحمت عطا فرمائیں گے یا وہ اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹ آئے گا۔ اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے اور اپنے ان اعمال میں کوئی سستی نہ برتے۔

(۱۹۷۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُنِيبٍ الْجُرَشِيُّ ، أَنَّ رَجُلاً نَزَلَ عَلَى تَمِيمٍ وَسَافَرَ مَعَهُ فَرَآهُ قَصَرَ فِي السَّفَرِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، أَرَاكَ قَدْ قَصَّرْتَ عَمَّا كُنْتَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِكَ ؟ فَقَالَ : أَوْ لاَ يَكْفِينِي ، أَنَّ يكون لِي أَجْرَ صَائِمٍ وَقَائِمٍ.

(۱۹۷۷۳) حضرت ابومنیب جرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا اور ان کے ساتھ اللہ کے راستے میں سفر پر نکلا۔ سفر میں نکل کر اس نے اپنے معمول کی عبادت سے کم عبادت کی۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تم پر

رحم فرمائے! تم نے اپنے معمول سے کم عبادت کیوں کی؟ اس نے کہا: اس لیے کہ اللہ کے راستے میں نکلنے کی وجہ سے مجھے دن کو روزہ رکھنے والوں اور رات کو قیام کرنے والوں کے برابر ثواب مل رہا ہے وہ میرے لیے کافی ہے۔

(١٩٧٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : غَارَتْ خَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينِ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبُو قَتَادَةَ وَقَدْ رَجَّلَ شَعْرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَرَى شَعْرَك حَبَسَك ؟ فَقَالَ : لآتِيَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلَمٍ ، قَالَ : وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُوَفِّرُوا شُعُورَهُمْ.

(١٩٧٧٤) حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین کے گھڑ سواروں نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھگانے کے لیے روانہ ہوئے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر بعد آئے انہوں نے بالوں پر کنگھی کی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ شاید تمہارے بالوں نے تمہیں روکے رکھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس ایک آدمی قیدی بنا کر لاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ بالوں کو درست رکھنا پسند کرتے تھے۔

(١٩٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : لأَنْ يَكُونَ لِي ابْنٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِئَةِ أَلْفٍ.

(١٩٧٧٥) حضرت ابوعبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ایک بیٹا میرے نزدیک ایک لاکھ بیٹوں سے بہتر ہے۔

(١٩٧٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ رَبُّكُمْ : مَنْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِي ابْتِغَاءَ وَجْهِي فَأَنَا لَهُ ضَامِنٌ ، إِنْ أَنَا قَبَضْته فِي وَجْهِهِ أَدْخَلْته الْجَنَّةَ ، وَإِنْ أَنَا أَرْجَعْته أَرْجَعْته بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. (بخاری ٣٦۔ مسلم ١٤٩٥)

(١٩٧٧٦) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں مجھے راضی کرنے کے لیے نکلے میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر میں نے اس کی جان لے لی تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اسے واپس لے آیا تو میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا۔

(١٩٧٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَسُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ الرَّجُلُ فِيهِ بِقِلَّةِ حَاذِهِ كَمَا يُغْبَطُ بِكَثْرَةِ مَالِهِ وَوَلَدِهِ ، فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَمَا خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : فَرَسٌ صَالِحٌ وَسِلاَحٌ صَالِحٌ يَزُولاَنِ مَعَ الْعَبْدِ حَيْثُ زَالَ.

(١٩٧٧٧) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں اہل وعیال کی کمی پر اسی طرح فخر کیا جائے گا جیسے اہل وعیال کی زیادتی پر فخر کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبد الرحمن رحمہ اللہ! اس دن آدمی کا بہترین مال کیا چیز

ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: عمدہ گھوڑا اور عمدہ ہتھیار جو ہر جگہ اس کے ساتھ رہیں۔

(١٩٧٧٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : غَزَا أَبُو أَيُّوبَ أَرْضَ الرُّومِ فَمَرِضَ ، فَقَالَ : إِذْ أَنَا مِتّ ، فَإِنْ صَافَفْتُمُ الْعَدُوَّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ. (نسائی ٤٤٢٠- سعید بن منصور ٢٤٥٠)

(١٩٧٧٨) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں جہاد کے لیے گئے اور وہیں بیمار ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں اور تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو مجھے اپنے پاؤں کے نیچے دفن کر دینا۔

(١٩٧٧٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلاَّمٍ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً رَامِيًا ، فَكَانَ يَمُرُّ بِي عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَيَقُولُ : يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ ، فَقَالَ : يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرُكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاَثَةَ نَفَرِ الْجَنَّةَ : صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِي بِهِ وَمُنْبِلُهُ وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ : تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ فَهِيَ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا ، أَوْ كَفَرَهَا.

(١٩٧٧٩) حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک ماہر تیرانداز تھا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب کبھی میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ اے خالد! چلو آؤ تیراندازی کرتے ہیں۔ ایک دن میں نے کچھ سستی کی تو انہوں نے فرمایا: کہ اے خالد رضی اللہ عنہ! آؤ میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سناتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کے بنانے والے کو اگر اس نے اس کے بنانے میں خیر کا ارادہ کیا۔ اس کے چلانے والے کو اور اس کے سیدھا کرنے والے کو۔ دل لگی کے تین کام ایسے ہیں جن میں ثواب ملتا ہے۔ ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، دوسرا آدمی کا اپنی بیوی سے صحبت کرنا اور تیسرا کمان سے تیر پھینکنا اور اس کو سیدھا کرنا۔ جس شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

(١٩٧٨٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، قَالُوا : لَمَّا صَرَفَ مُعَاوِيَةُ عَيْنَهُ الَّتِي تَمُرُّ عَلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ فأجريت عَلَيْهِمَا يَعْنِي عَلَى قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، وَعَلَى قَبْرِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ، فبرز قَبْرَاهُمَا ، فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِمَا ، فَأَخْرَجْنَاهُمَا يَتَثَنَّيَانِ تَثَنِّيًا كَأَنَّهُمَا مَاتَا بِالأَمْسِ ، عَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ قَدْ غُطِّيَ بِهِمَا عَلَى وُجُوهِهِمَا ، وَعَلَى أَرْجُلِهِمَا شَيْءٌ مِنْ نَبَاتِ الإِذْخِرِ.

(١٩٧٨٠) حضرت اسحاق بنو سلمہ رحمہ اللہ کے کچھ آدمیوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چشمے کا پانی احد کے شہداء کی قبروں کی طرف آ گیا۔ اس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی قبر ظاہر ہو گئی۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ان حضرات کی قبروں کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے۔ جب ہم نے ان حضرات کے مبارک جسموں کو قبروں

سے نکالا تو وہ اس طرح تازہ تھے جیسے کل ہی ان کا انتقال ہوا ہو۔ ان کے چہرے والے حصوں کو چادر سے اور پاؤں کو اذخر نامی گھاس سے ڈھانپا گیا تھا۔

(١٩٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللهِ : أَيْ بُنَيَّ لَوْلاَ نُسَيَّاتٌ أَخْلُفُهُنَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ بَنَاتٍ وَأَخَوَاتٍ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أُقَدِّمَكَ أَمَامِي وَلَكِنْ كُنَّ فِي نَظَّارِي الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَائَتْ بِهِمَا عَمَّتِي قَتِيلَيْنِ يَعْنِي أَبَاهُ وَعَمَّهُ قَدْ عَرَضَتْهُمَا عَلَى بَعِيرٍ .

(بخاری ٤٠٥٢)

(١٩٧٨١) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اے میرے بیٹے! اگر مجھے ان بچیوں کی فکر نہ ہوتی تو میں میدان جنگ میں تمہیں اپنے سے پہلے بھیجتا، لیکن ان کی دیکھ بھال کے لیے تم یہاں مدینہ میں رہ جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میری پھوپھی میرے والد اور میرے چچا کی نعشوں کو ایک اونٹ پر لاد کر لے آئیں۔

(١٩٧٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالُوا : لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ فَنَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ .

(١٩٧٨٢) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت (ترجمہ): ''جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جائیں انہیں مردہ شمار نہ کرو، وہ زندہ ہیں اور انہیں اللہ کے یہاں رزق دیا جاتا ہے۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب غزوہ احد میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے شہادت کے بعد کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو اس خیر کا علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ان تک تمہارا یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ﴾ سے لے کر ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ١٦٩) تک آیت نازل فرمائی۔

(١٩٧٨٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بن جبلة ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذُّلُّ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَنِي وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابن المبارك ١٠٥)

(١٩٧٨٣) حضرت طاوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت سے پہلے مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے، اللہ نے میرے رزق کو میرے نیزے کے نیچے رکھا ہے، میرے مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت اور رسوائی ہے، جس

نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کرلی وہ ان میں سے ہے۔

(۱۹۷۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ سَيِّدِ قَوْمٍ ، فَقَدْ صَدَقْتَ اللَّهَ مَا وَعَدْتَه ، وَاللَّهُ صَادِقُكَ مَا وَعَدَكَ. (ابن سعد ٤٢٩)

(۱۹۷۸۴) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے قوم کے سردار! اللہ تجھے بہترین بدلہ عطا فرمائے، تو نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے سچا کر دکھایا اور اللہ نے تجھ سے جو وعدہ کیا ہے اللہ اسے بھی سچا کر دکھائے گا۔

(۱۹۷۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : جَائَتْ كَتِيبَةٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِنْ كَتَائِبِ الْكُفَّارِ فَلَقِيَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَخَرَقَ الصَّفَّ حَتَّى خَرَجَ ، ثُمَّ كَبَّرَ رَاجِعًا فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا فَإِذَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ﴾.

(۱۹۷۸۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ کفار کا ایک لشکر مشرق کی طرف سے آیا تو انصار کے ایک آدمی نے ان پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو چیرتا ہوا دوسری طرف سے نکل گیا، پھر پیچھے سے ان پر حملہ آور ہوا اور ان کی صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا، جب دور سے دیکھا گیا تو وہ حضرت سعد بن ہشام تھے۔ اس بات کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس کو فروخت کر دیتے ہیں۔ (البقرۃ:۲۰۷)

(۱۹۷۸٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ ، قَالَ شُعْبَةُ : أَحْسَبُهُ كَانَ صَائِمًا ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : قُتِلَ حَمْزَةُ ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، قَدْ أُصِبْنَا مَا أُصِبْنَا ، قَالَ شعبة أَوَ قَالَ : أُعْطِينَا مِنْهَا مَا أُعْطِينَا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : إِنِّي لأَخْشَى أَنْ تَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ شُعْبَةُ : وَأَظُنُّهُ قَامَ ، وَلَمْ يَأْكُلْ.

(۱۹۷۸۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ روزے سے تھے، ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کو کفنانے کے لیے ہمارے پاس کپڑا نہیں تھا، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کو کفنانے کے لیے بھی ہمارے پاس کپڑا نہیں تھا حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ اب دنیا کا بہت سامال ومتاع ہمارے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ہمیں ہمارا اجر دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ اٹھ گئے اور انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔

(١٩٧٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :تَجَهَّزْت غَازِيًا ، فَلَمَّا وَضَعْت رِجْلِي فِي الْغَرْزِ ، قَالَ لِي أَبِي ، يَا بُنَيَّ اجْلِسْ ، قُلْتُ :أَلاَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ أَتَجَهَّزَ وَأُنْفِقَ ؟ قَالَ :أَرَدْت أَنْ يُكْتَبَ لِي أَجْرُ غَازٍ وَأَنَّهَا كُرْبَةٌ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ ، فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا فَسَوْفَ تَرَانِي كَيْفَ أَفْعَلُ ، وَإِنْ لَمْ أُدْرِكْهَا فَعَجِّلْ عليها.

(١٩٧٨٧) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاد کی تیاری کر کے نکلنے لگا تو میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے میرے بیٹے! میں نے کہا آپ مجھے پہلے نہیں روک سکتے تھے جب میں نے تیاری نہیں کی تھی اور اس پر روپے خرچ نہیں کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہارے لیے مجاہد کا اجر لکھ دیا جائے۔ انہوں نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طرف سے ایک مصیبت آنے والی ہے اگر میں نے اسے پالیا تو تم دیکھو گے میں اس میں کیا کرتا ہوں اور اگر میں اسے نہ پا سکا تو تم جھپٹ کر اس کی طرف لپکنا۔

(١٩٧٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :أَرَادَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ الْغَزْوَ فَأَشْرَفَ إِلَيْهِ أَبُوهُ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ صَرِيخَ الشَّامِ إِذَا جاء بَلَغَ كُلَّ مُسْلِمٍ.

(١٩٧٨٨) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا ابھی نہ جاؤ، شام سے ایک جنگ آنے والی ہے جو ہر مسلمان کو اپنی زد میں لے گی۔

(١٩٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، قَالَ :انْدَقَّتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ ، فَمَا صَبَرَتْ فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

(١٩٧٨٩) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ میں جو تلواریں میرے ہاتھ سے ٹوٹیں۔ صرف ایک یمنی مضبوط تلوار باقی رہی جس نے میرا ساتھ دیا۔

(١٩٧٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَنْ يُعْطِيَهُ سَيْفًا ، فَقَالَ :لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُك سَيْفًا تَقُومُ بِهِ فِي الْكَيّولِ ، قَالَ :فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَقُولُ :

إِنِّي امْرُؤٌ بَايَعَنِي خَلِيلِي وَنَحْنُ عِنْدَ أَسْفَلِ النَّخِيلِ.

أَلاَ أَقُومُ الدَّهْرَ فِي الْكَيّولِ أَضْرِبُ بِسَيْفِ اللهِ وَالرَّسُولِ.

(١٩٧٩٠) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے ایک تلوار دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں تلوار دوں لیکن تم پچھلی صف میں کھڑے ہو جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلوار دی وہ مشرکین سے لڑائی کرتا جاتا تھا، ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھتا تھا۔ (ترجمہ) میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے خلیل نے

کھجور کے درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر یہ وعدہ لیا ہے کہ میں پچھلی صف میں نہ کھڑا رہوں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تلوار کو لے کر دشمنوں سے جنگ کروں۔

(۱۹۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَبْقَى مُؤْمِنٌ إِلاَّ لَحِقَ بِالشَّامِ.

(۱۹۷۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر مومن شام چلا جائے گا۔

(۱۹۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فُرِضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُقَاتِلَ الرَّجُلُ مِنهُمَ الْعَشَرَةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، قَوْلُهُ تعلى ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنكُمْ مِئَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا﴾ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ التَّخْفِيفَ فَجَعَلَ عَلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الرَّجُلَيْنِ قوله تعالى : ﴿فَإِنْ يَكُنْ مِنكُمْ مِئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ﴾ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ ذَلِكَ وَنَقَصُوا مِنَ النَّصْرِ بِقَدْرِ ذَلِكَ. (بخاری ۴۶۵۲۔ ابوداؤد ۲۶۳۹)

(۱۹۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے مسلمانوں پر اس بات کو فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک آدمی دس مشرکوں سے قتال کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہیں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر سو ہیں تو وہ ہزار پر غالب آئیں گے۔ یہ بات مسلمانوں پر دشوار گذری تو اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمادی کہ ایک آدمی دو مشرکوں سے قتال کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) اگر تم میں سو صبر کرنے والے ہیں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ بعد میں ان پر اس میں بھی تخفیف کر دی گئی اور مدد میں اسی کے بقدر کمی کر دی گئی۔

(۱۹۷۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ الشَّام ، وَأَحَبُّ الشَّام إِلَيْهِ الْقُدْس ، وَأَحَبُّ الْقُدس إِلَيْهِ جَبَل نابلس ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسَحُونَهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِبَالِ.

(۱۹۷۹۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سب ملکوں سے پسندیدہ ملک شام ہے، شام میں سب سے محبوب جگہ القدس ہے۔ قدس میں سب سے محبوب جگہ جبل نابلس ہے۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ رسیوں کے ذریعے لین دین کریں گے۔

(۱۹۷۹٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلاَحِمِ دِمَشْقُ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ. (حاكم ۴۶۲۔ ابن عساکر ۲۳۲)

(۱۹۷۹۴) حضرت ابوزاھریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کا

ٹھکانہ دمشق، دجال کے مقابلے میں ان کا ٹھکانہ بیت المقدس اور یاجوج ماجوج کے مقابلے میں ان کا ٹھکانہ بیت الطّور ہے۔

(۱۹۷۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ ، قَالَ : طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِمَاذَا ؟ قَالَ : لأَنَّ مَلاَئِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا. (ترمذی ۳۹۵۴۔ ابن حبان ۱۱۴)

(۱۹۷۹۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری، شام کے لیے خوشخبری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شام کے لیے خوشخبری کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ شام پر فرشتوں نے اپنے پر پھیلا رکھے ہیں۔

(۱۹۷۹۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : مَالَ مَكْحُولٌ ، وَابْنُ زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْت مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي جُبَيْرٌ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْت مَعَهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَتُصَالِحُكُمَ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا ثم تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ، ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ مُرْتَفِعٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ : غَلَبَ الصَّلِيبُ ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيُجْمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ. (ابو داؤد ۲۷۶۱۔ ابن حبان ۶۷۰۸)

(۱۹۷۹۶) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت ابن ابی زکریا رحمہ اللہ، حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ کی طرف گئے۔ انہوں نے ہمیں حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک حدیث سنائی کہ حضرت جبیر رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ چلو ایک صحابی حضرت ذو خمر کے پاس جائیں۔ میں جبیر بن قصیر کے ساتھ ان کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت جبیر نے ان سے ''ہدنہ'' کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اہل روم عنقریب تم سے امن والی صلح کریں گے، پھر تم اور وہ دشمنوں کے ساتھ جنگیں کرو گے، ان جنگوں میں تم کامیاب ہو جاؤ گے اور تمہیں مال غنیمت اور سلامتی حاصل ہوگی، پھر تم ٹیلوں والی ایک سرزمین پر ٹھہرو گے تو وہاں ایک عیسائی صلیب کو بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ اس پر مسلمانوں کے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور وہ اس صلیب کو توڑ دے گا۔ اس موقع پر اہل روم صلح ختم کر دیں گے اور لڑائی کے لیے جمع ہوں گے۔

(۱۹۷۹۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَفِّرُوا الأَظْفَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَإِنَّهَا سِلاَحٌ.

(۱۹۷۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ میں ناخن لمبے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔

(۱۹۷۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِذَا عُرِضَ عَلَيْكُمَ الْغَزْوُ فَلاَ تَخْتَارُوا أَرْمِينِيَةَ ، فَإِنَّ بِهَا عَذَابًا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۱۹۷۹۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں جہاد کی پیش کش کی جائے تو ارمینیہ کا انتخاب مت کرنا کیونکہ وہاں اللہ کی طرف سے سخت سردی کا عذاب نازل ہوا ہے۔

(۱۹۷۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : تَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ ، فَقَالَ : لأَشْرَبَنَّهَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً ، وَلأَشْرَبَنَّ عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۱۹۷۹۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم میں جہاد کیا، اس وقت ہمارا امیر ایک قریشی تھا، اس نے شراب پی تو ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد جاری کرو گے حالانکہ تم دشمن کے قریب ہو، اس طرح تو دشمن تم پر چڑھ دوڑے گا؟ اس امیر نے کہا کہ میں ضرور شراب پیوں گا اگرچہ یہ حرام ہے اور میں ضرور شراب پیوں گا خواہ کسی کو برا لگے۔

(۱۹۸۰۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا رَابَطْتُ ثَلاَثًا فَلْيَتَعَبَّدِ الْمُتَعَبِّدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۱۹۸۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہی تین دن جہاد کی تیاری میں گذار لوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ عبادت کرنے والے کتنی عبادت کرتے ہیں۔

(۱۹۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجِيرَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَجَرَى عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۵۲۰۔ احمد ۵/ ۴۴۰)

(۱۹۸۰۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک دن جہاد کی تیاری میں گذارنا ایک مہینے کے روزے اور ایک مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ جس شخص کا انتقال جہاد کی تیاری میں ہوا اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا اور اس کے لیے نیک اعمال کا ثواب قیامت تک جاری رہے گا۔

(۱۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : سَاحِلُ الْبَحْرِ. (ابن ماجہ ۲۷۶۷۔ احمد ۲/ ۴۰۴)

(۱۹۸۰۲) یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

(۱۹۸۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنبَرِ : أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ ، سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا كَتَمْتُكُمُوهُ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ، سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ رِبَاطِ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ ، فَلْيَخْتَرْ كُلُّ امْرِءٍ لِنَفْسِهِ مَا شَاءَ.

(ترمذی ١٦٦٧۔ طیالسی ٨٧)

(۱۹۸۰۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی جو میں نے تم سے اس لیے چھپائی تاکہ تم مجھ سے دور نہ چلے جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں سرحدوں کی ایک دن کی نگرانی دوسری جگہوں پر ایک ہزار دن کی نگرانی سے بہتر ہے، پس ہر شخص اپنے لیے جو چاہے منتخب کرلے۔

(۱۹۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : تَمَامُ الرِّبَاطِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا. (سعيد بن منصور ٢٤١٠)

(۱۹۸۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رباط چالیس دن کا ہوتا ہے۔

(۱۹۸۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذمارِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرِّبَاطِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا. (طبرانی ٧٦٠٦)

(۱۹۸۰۵) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رباط (سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری) چالیس دن کا ہوتا ہے۔

(۱۹۸۰٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ ابْنًا لاِبْنِ عُمَرَ رَابَطَ ثَلاَثِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ : ابْنُ عُمَرَ : أَعْزِمُ عَلَيْك لَتَرْجِعَنَّ فَلَتُرَابِطَنَّ عَشْرًا حَتَّى تُتِمَّ الأَرْبَعِينَ.

(۱۹۸۰٦) حضرت عمر بن عبد اللہ مولیٰ غفرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے تیس دن جہاد کے لیے گذارے۔ جب واپس آئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم واپس جاؤ اور دس دن مزید جہاد کے لیے گذارو تاکہ چالیس دن پورے ہوجائیں۔

(۱۹۸۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ وَجُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يَقُولاَنِ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَفْضَلُ الْجِهَادِ الرِّبَاطُ ، فَقُلْت : وَمَا ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِذَا انْطَاطَ الْغَزْوُ وَكَثُرَتِ الْغَرَائِمُ وَاسْتُحِلَّتِ الْغَنَائِمُ فَأَفْضَلُ الْجِهَادُ يَوْمِئِذٍ الرِّبَاطُ.

(ابن حبان ٤٨٥٦۔ طبرانی ٣٣٤)

(۱۹۸۰۷) حضرت ابو امامہ اور حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں افضل جہاد رباط ہو گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ ایسا کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ غزوے کم ہو جائیں گے، تاوان زیادہ ہو جائیں، مال غنیمت کو حلال سمجھا جانے لگے گا تو اس موقع پر افضل جہاد رباط ہے۔

(۱۹۸۰۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالاَ :مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا مَاتَ شَهِيدًا.

(۱۹۸۰۸) حضرت یزید بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اور صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جہاد کے لیے سفر کرتا ہوا انتقال کر گیا تو اس نے شہادت کا درجہ پالیا۔

(۱۹۸۰۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ : لَقَدِ افْتَتَحَ الْفُتُوحَ أَقْوَامٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمَ الذَّهَبَ ، وَلاَ الْفِضَّةَ ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهَا الْعَلاَبِيَّ وَالآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

(۱۹۸۰۹) حضرت ابو امامہ باہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ قوموں کو بہت سی فتوحات حاصل ہوں گی۔ ان قوموں کی تلواروں کا زیور سونے یا چاندی کا نہیں بلکہ سرخ تانبے، سفید تانبے اور لوہے کا ہوگا۔

(۱۹۸۱۰) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(سعید بن منصور ۲۴۲۵۔ بزار ۷۶۷)

(۱۹۸۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا اللہ کے راستے میں سر درد ہوا اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ سارے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

(۱۹۸۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْن عَمْرو وَسُئِلَ :أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً قُسْطَنْطِينِيَّةُ ، أَوْ رُومِيَّةُ ؟ قَالَ :فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو بِصُنْدُوقٍ لَهُ حِلَقٌ فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا فَجَعَلَ يَقْرَأُهُ ، قَالَ :فَقَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ :أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ يُفْتَحُ أَوَّلاً قُسْطَنْطِينِيَّةُ ، أَوْ رُومِيَّةُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلاً . (احمد ۲/ ۱۷۶۔ حاکم ۴۲۲)

(۱۹۸۱۱) حضرت ابو قبیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا یا رومیہ؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک حلقوں والا صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکال کر پڑھنا شروع کر دی۔ پھر فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھ کر لکھا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا گیا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا یا رومیہ؟ نبی

پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔

(۱۹۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ ، قَالاَ : قَالَ سَلْمَانُ بْنِ رَبِيعَةَ : قَتَلْت بِسَيْفِي هَذَا مِئَة مُسْتَلْئِم كلهم يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ ، مَا قَتَلْتُ مِنهُمْ رَجُلاً صَبْرًا.

(۱۹۸۱۲) حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس تلوار سے سو ایسے آدمیوں کو قتل کیا ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے میں نے ان میں سے کسی صاحب دین آدمی کو قتل نہیں کیا۔

(۱۹۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : لَقَدْ رَأَيْتُنِي خَامِسَ خَمْسَةٍ ، أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَا فِي يَدِي ، وَلاَ رِجْلِي ظُفُرٌ إِلاَّ وَقَدْ نَصَلَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَالَفَ إِلَى ذِكْرِ هَذَا ، اللَّهُ يُجْزِينِي بِذَلِكَ.

(۱۹۸۱۳) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا، میں ان پانچ یا چھ آدمیوں میں سے ایک تھا جن کے ہاتھوں اور پاؤں کا ہر ناخن نکل چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ نہ جانے میں نے کیوں اس بات کو بیان کر دیا میں تو اس کا اجر صرف اللہ سے چاہتا تھا۔

(۱۹۸۱٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ ، لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلاَ أَنَّ لَهُ مِثْلَ نَعِيمِهَا إِلاَّ الشَّهِيدَ ، فَإِنَّهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الثَّوَابِ يَوَدُّ أَنَّهُ رَجَعَ فَقُتِلَ. (سعید بن منصور ۲۵۵۴)

(۱۹۸۱۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوائے شہید کے کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو وہ واپس دنیا کی طرف اور دنیا کی نعمتوں کی طرف جانے کی خواہش کرتا ہے اور وہ یہ خواہش اس لیے کرتا ہے کہ وہ جب شہادت کے اجر کو دیکھتا ہے تو خواہش کرتا ہے کہ واپس دنیا میں جائے اور دوبارہ اللہ کے راستے میں شہید ہو۔

(۱۹۸۱٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبَهُ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ الأَرْضَ مِنْ دَمِهِ ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الإِيمَانِ ، وَيُزَوَّجُ الْحُورَ الْعِينِ ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ أَوْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۸۱۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہید کو چھ طرح کا اجر ملتا ہے ① اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ ② اسے ایمان کا زیور پہنایا جاتا ہے۔ ③ حور عین سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔ ④ اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ⑤ قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔ ⑥ قیامت کے دن کی سختی سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۱۹۸۱٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الْمُبَارَزَةِ فَأَكَبَّ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾.

(١٩٨١٦) حضرت مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے مبارزت کے بارے میں سوال کیا تو تھوڑی دیر انہوں نے سر کو جھکایا پھر اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے رستے میں صف بنا کر اس طرح قتال کرتے ہیں جیسے کہ کوئی مضبوط عمارت ہو۔

(١٩٨١٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ قَالَ :أَنْفِقْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَوْ بِمِشْقَصٍ.

(١٩٨١٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں ک اللہ کے رستے میں خرچ کرو خواہ تیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(١٩٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا لَقِيتَ فَانْهَدْ قَائِمًا فَإِنَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي النَّفَقَةِ.

(١٩٨١٨) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو خوب توانا ہو کر دلیری سے اس پر حملہ کرو کیونکہ یہ آیت تو خرچ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(١٩٨١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَذَلِقَ مِنَ الْعَطَشِ حَتَّى جَعَلَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَتَرَكَهُ أَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ أُبَيّ بْنُ خَلَفٍ يَطْلُبُ بِدَمِ أَخِيهِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَالَ :أَيْنَ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَلْيَبْرُزْ لِي ، فَإِنْ كَانَ نَبِيًّا قَتَلَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعْطُونِي الْحَرْبَةَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَبِكَ حِرَاكٌ ؟ قَالَ :إِنِّي قَدِ اسْتَسْقَيْتُ اللَّهَ دَمَهُ ، فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ ، ثُمَّ مَشَى إِلَيْهِ فَطَعَنَهُ فَصَرَعَهُ عَنْ دَابَّتِهِ وَحَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَاسْتَنْقَذُوهُ فَقَالُوا :مَا نَرَى بِكَ بَأْسًا ، فَقَالَ :إِنَّهُ قَدِ اسْتَسْقَى اللَّهَ دَمِي إِنِّي لأَجِدُ لَهَا مَا لَوْ كَانَ عَلَى مُضَرَ وَرَبِيعَةَ لَوَسِعَتْهُمْ.

(بخاری ٢٩١١۔ مسلم ٤١٦)

(١٩٨١٩) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور آپ کے سامنے والے دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ آپ پیاس کی شدت سے بے چین ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے اور آپ کے بہت سے ساتھی بھی ادھر ادھر منتشر ہو گئے تھے۔ اس جنگ میں ابی بن خلف اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینے کے لیے موجود تھا۔ اس نے للکار کر کہا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، وہ میرے سامنے آئے، اگر وہ واقعی نبی ہے تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نیزہ دو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ تو شدید پیاس اور گرمی کا شکار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا خون پلائے گا۔ آپ نے نیزہ پکڑا، اس کی طرف تشریف لے گئے اور اسے نیزہ مار کر سواری سے نیچے گرا دیا۔ اس کے ساتھی اسے بچا کر لے گئے اور اسے تسلی دی کہ تمہیں زیادہ چوٹ نہیں آئی۔ اس نے کہا کہ انہوں نے اللہ سے میرا خون مانگا ہے، مجھ

اس زخم کی اتنی تکلیف ہو رہی ہے کہ اگر قبیلۂ مضر اور قبیلہ ربیعہ میں تقسیم کر دی جائے تو سب بے چین ہو جائیں۔

(۱۹۸۲۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(احمد ۲/ ۵۳۲)

(۱۹۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا، جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(۱۹۸۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ ؟ قَالَ فَقَالُوا : الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذْنٌ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ وَالْخَارُّ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالطَّعِينُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَجْنُوبُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، يَعْنِي قُرْحَةَ ذَاتِ الْجَنْبِ. (مسلم ۱۶۴۔ احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۹۸۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا: کہ جو اللہ کے راستے میں مارا جائے۔ آپ نے فرمایا: کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں جان دینے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں سواری سے گر کر ہلاک ہونے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں طاعون کا شکار ہونے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے، اور اللہ کے راستے میں پھوڑے کا شکار ہو کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ ؟ قَالُوا : الَّذِي يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ يَعْنِي حَامِلاً شَهِيدٌ. (احمد ۵/ ۳۱۵۔ دارمی ۲۴۱۴)

(۱۹۸۲۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا جو اللہ کے راستے میں قتال کرے اور جان دے دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ :إِنَّا كُنَّا لَنَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ وَالْحَرْقُ وَالْغَرَقُ والمجنوب شَهِيدٌ يَعْنِي قُرْحَةَ ذَاتِ الْجَنْبِ.

(ابن ماجه ۲۸۰۳۔ طبرانی ۱۷۸۰)

(۱۹۸۲۳) حضرت ابوعمیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کے گھر والوں نے عرض کیا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ان کا انتقال اللہ کے راستے میں شہادت سے ہوگا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں جان دینے والا بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنے والی عوت شہید ہے، جل کر، ڈوب کر اور پھوڑے سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ وَالنُّفَسَاءُ.

(۱۹۸۲۴) حضرت صفوان بن امیہ فرماتے ہیں کہ طاعون شہادت ہے، ڈوبنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے اور عورت کا بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنا شہادت ہے۔

(۱۹۸۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ مِمَّنْ يَغْرَقُ فِي الْبُحُورِ وَيَتَرَدَّى مِنَ الْجِبَالِ وَتَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَشُهَدَاءُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو لوگ سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، یا پہاڑوں سے گر جاتے ہیں، یا جانور انہیں کھا جاتے ہیں، یہ سب لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہداء شمار کیے جائیں گے۔

(۱۹۸۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالنُّفَسَاءُ وَالْغَرَقُ ، وَمَا أُصِيبَ بِهِ مُسْلِمٌ ، فَهُوَ لَهُ شَهَادَةٌ.

(۱۹۸۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طاعون، پیٹ کی بیماری، حمل، غرق اور ان کو پہنچنے والی ہر تکلیف شہادت کا سبب ہے۔

(۱۹۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، أَنَّ أَبَا حُصَيْنٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا صَالِحٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي عَمَلاً يَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ :لاَ أَجِدُهُ ، قَالَ :هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ لاَ تَفْتُرَ وَتَصُومَ ، لاَ تُفْطِرَ ؟ قَالَ :لاَ أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَتُكْتَبُ

بِهِ حَسَنَاتُهُ. (بخاری ۲۷۸۵۔ احمد ۲/ ۳۴۴)

(۱۹۸۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو کسی ایسے عمل کو نہیں جانتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد نکل جائے تو مسجد میں جاؤ اور بغیر سستی کے نماز پڑھو اور بغیر افطار کیے مسلسل روزے رکھو؟ اس نے کہا: میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں چکر لگاتا ہے پھر بھی مجاہد کے لیے ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۱۹۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ رَجُلٍ ، أَوْ مَا مِنْ أَحَدٍ يُنْفِقُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ إلاَّ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْعُونَهُ :تَعَالَ يَا فُلاَنُ ، تَعَالَ هَذِهِ خَيْرٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَيْ رَسُولَ اللهِ ، هَذَا الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. (بخاری ۱۸۹۷۔ مسلم ۸۵)

(۱۹۸۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص دو چیزیں اللہ کے راستے میں خرچ کرے گا تو قیامت کے دن بہت سے نگہبان فرشتے اسے بلائیں گے کہ اے فلاں! ادھر آ جا، ادھر خیر ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے لیے تو کوئی ہلاکت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی لوگوں میں سے ہو۔

(۱۹۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ :يَا خَيْرَ النَّاسِ ، قَالَ :لَسْت بِخَيْرِ النَّاسِ ، أَلاَ أُخْبِرُكم بِخَيْرِ النَّاسِ ؟ قَالَ :بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لَهُ صِرْمَةٌ مِنْ إبِلٍ أَوْ غَنَمٍ أَتَى بِهَا مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ فَبَاعَهَا ، ثُمَّ أَنْفَقَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَكَانَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ ، فَذَلِكَ خَيْرُ النَّاسِ.

(۱۹۸۲۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں بہترین شخص کہہ کر مخاطب کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں میں سے بہترین شخص نہیں۔ بلکہ لوگوں میں بہترین گاؤں میں رہنے والا وہ شخص ہے جس کے پاس اونٹوں یا بکریوں کا ریوڑ ہو، وہ اسے لے کر شہر کی طرف آئے اور پھر انہیں بیچ کر ان کی قیمت اللہ کے راستے میں خرچ کرے، اور مسلمانوں اور مسلمانوں کے دشمنوں کے درمیان برسر پیکار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں سب سے بہتر شخص ہے۔

(۱۹۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِيمَانُ فِي جَوْفِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، وَلاَ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ رَجُلٍ. (احمد ۲/ ۳۴۲۔ حاکم ۷۲)

(۱۹۸۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ایمان اور بخل ایک مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے اور اللہ کے رستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک مسلمان میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۹۸۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى مُعَاذٍ ، قَالَ :مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ درجة.

(ترمذی ۱۶۳۸۔ احمد ۴/ ۱۱۳)

(۱۹۸۳۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے بال اللہ کے راستے میں سفید ہوئے یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوں گے اور جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔

(۱۹۸۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا مِنْ حَالٍ أَحْرَى أَنْ يُسْتَجَابَ لِلْعَبْدِ فِيهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَافِرًا وَجْهَهُ سَاجِدًا.

(۱۹۸۳۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے دعا کی قبولیت کا سب سے زیادہ اہم مقام وہ ہوتا ہے جب وہ اللہ کے راستے میں ہو یا جب اس نے اپنے چہرے کو سجدے کی حالت میں مٹی پر رکھا ہوا ہو۔

(۱۹۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشْرَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقتل وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

(۱۹۸۳۳) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت ان کی عمر سولہ برس تھی۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور ساٹھ سال سے کچھ زائد ان کی عمر تھی جب انہیں شہید کیا گیا۔

(۱۹۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى أَبُو عُبَيْدَةَ الشَّامَ حُصر هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَأَصَابَهُمْ جَهْدٌ شَدِيدٌ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :سَلاَمٌ عَلَيك، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ تكُنْ شِدَّةٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا مَخْرَجًا ، وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ :سَلاَمٌ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، قَالَ :﴿اعلموا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ :فَخَرَجَ عُمَرُ بِكِتَابِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، إِنَّمَا كَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعَرِّضُ بِكُمْ وَيَحُثُّكُمْ عَلَى الْجِهَادِ ، قَالَ زَيْدٌ :فَقَالَ أَبِي :فَإِنِّي لَقَائِمٌ فِي السُّوقِ إِذْ أَقْبَلَ قَوْمٌ مُبَيِّضِينَ قَدَ اطَّلَعُوا مِنَ الثَّنِيَّةِ فِيهِمْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ يُبَشِّرُونَ النَّاسَ ، قَالَ: فَخَرَجْت أَشْتَدُّ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَقُلْت :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَبْشِرْ بِنَصْرِ اللهِ وَالْفَتْحِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُ أَكْبَرُ رُبَّ قَائِلٍ لَوْ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ.

(۱۹۸۳۴) حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام آئے تو ان کا اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اس وقت وہ شدید تکلیف کا شکار ہوئے۔ انہوں نے مشکل کی اس گھڑی میں مدد کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب ان الفاظ کے ساتھ دیا: ''امابعد! اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل کے بعد آسانی رکھی ہے، ایک مشکل دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آسکتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی لکھ بھیجی (ترجمہ) اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو۔ (آل عمران: آخری آیت)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں یہ آیت لکھ بھیجی: (ترجمہ) جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل، تماشا، زینت، باہمی تفاخر اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی حرص ہی تو ہے۔ (الحدید: ۲۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا پھر فرمایا کہ اے مدینہ کے لوگو! ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تمہیں جہاد کی دعوت دے رہے ہیں۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بازار میں کھڑا تھا کہ سفید لباس والے کچھ لوگ گھاٹی سے نیچے اترے ہوئے نظر آئے، ان میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ لوگوں کو فتح کی خوشخبری دے رہے تھے۔ میں خوشی سے سرشار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! فتح کی خوشخبری ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا کہ کاش خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فتح کی خوشخبری دینے والا بھی آجائے۔

(۱۹۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ رِزْقَ هَذِهِ الأُمَّةِ فِي سَنَابِكِ خَيْلِهَا وَأَزِجَّةِ رِمَاحِهَا مَا لَمْ يَزْرَعُوا فَإِذَا زَرَعُوا صَارُوا مِنَ النَّاسِ.

(۱۹۸۳۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کا رزق گھوڑے کے کھروں اور نیزوں کے نیچے رکھ دیا ہے جب تک یہ زراعت نہیں کرتے۔ جب یہ زراعت کریں گے تو عام لوگوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۱۹۸۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَمُؤْمِنٌ اعْتَزَلَ فِي شِعْبٍ مِنَ الْجِبَالِ ، أَوْ قَالَ شِعْبَةٍ :كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ.

(بخاری ۲۷۸٦۔ مسلم ۱۲۲)

(۱۹۸۳٦) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل مومن کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو، اور وہ مومن جو لوگوں سے کنارہ کش ہو کے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں جا کر بیٹھ گیا ہو۔

(۱۹۸۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ السَّكُونِي ، قَالَ :

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَعْدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ :فِي آخِرِ حَدِيثِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِكُمُ الْيُسْرَ ، وَلَمْ يُرِدْ بِكُمُ الْعُسْرَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ لَغَزْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَجَّتَيْنِ ، وَلَحَجَّةٌ أَحُجُّهَا إلَى بَيْتِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عُمْرَتَيْنِ وَلَعُمْرَةٌ أَعْتَمِرُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ آتيهنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(١٩٨٣٧) حضرت ابوکبشہ براء بن قیس سکونی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا وہ اپنے ساتھیوں سے بیان فرمارہے تھے۔ اپنے بیان کے آخر میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تم سے آسانی کا ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے مشکل کا ارادہ نہیں فرماتا۔ خدا کی قسم! خدا کی قسم! اللہ کے راستے میں ایک غزوہ دو حج کرنے سے زیادہ افضل ہے، ایک حج میرے نزدیک دو مرتبہ عمرے کرنے سے بہتر ہے اور ایک عمرہ میرے نزدیک تین مرتبہ بیت المقدس جانے سے بہتر ہے۔

(١٩٨٣٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ يَزِيدَ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى أَصْحَابِ الْبَحْرِ مِرَارًا حِينَ يَسْتَوِي فِي مَرْكَبِهِ وَيُخَلِّي أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَحِينَ يَأْخُذُهُ الْمَيْدُ فِي مَرْكَبِهِ وَحِينَ يُوَجَّهُ الْبَرُّ فَيُشْرِفُ إِلَيْهِ. (ابن خزيمة ٣٤٣)

(١٩٨٣٨) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمندر والوں پر کئی مرتبہ مسکراتا ہے، ایک جب وہ اپنے اہل وعیال اور مال کو چھوڑ کر اپنی کشتی پر بیٹھتا ہے، دوسرا جب اس کی کشتی سمندر میں ہچکولے کھاتی ہے اور تیسرا جب اسے خشکی نظر آتی ہے اور وہ اس کی طرف جھانکتا ہے۔

(١٩٨٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ الْعُطَارِدِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ فِي الصَّفِّ فِي الْقِتَالِ لَمْ يَلْتَفِتْ.

(١٩٨٣٩) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ قتال جب کسی صف میں کھڑے ہوتے تھے تو دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

(١٩٨٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ قَالَ :أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ بِيضٍ فَقَاقِيعَ فِي الْجَنَّةِ.

(١٩٨٤٠) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں پانی کے بلبلوں کی طرح جنت میں سفید پرندوں میں ہوتی ہیں۔

(١٩٨٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَتِيكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مَا يُحِبُّ مِنَ الْخُيَلاَءِ فَالرَّجُلُ يَخْتَالُ بِسَيْفِهِ عِنْدَ

الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ ، وَلَا يُحِبُّ الْمَرَحَ. (ابو داؤد ٢٦٥٢۔ احمد ٥/ ٤٤٥)

(۱۹۸۴۱) حضرت ابن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو موقع پر فخر کو پسند کیا جا سکتا ہے ایک اس آدمی کا فخر جو قتال کے وقت تلوار اٹھا کر اکڑ کر چلے اور دوسرا اللہ کے راستے میں صدقہ پر فخر، البتہ تکبر اور غرور کو پسند نہیں کیا جا سکتا۔

(١٩٨٤٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنِ السِّمْطِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي جُنْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَهُمْ حَصْرٌ وَضُرٌّ ، فَقَالَ سَلْمَانُ لأَمِيرِ الْجُنْدِ : أَلَا أُخْبِرُك بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَوْنًا لَكَ عَلَى هَذَا الْجُنْدِ ؟ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ رَابَطَ يَوْمًا ، أَوْ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ عَدْلَ صِيَامِ شَهْرٍ وَصَلَاتِهِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ ، وَلَا يَنْصَرِفُ إِلَّا لِحَاجَةٍ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ أُجْرِيَ لَهُ أَجْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. (مسنده ٤٥٥)

(۱۹۸۴۲) حضرت سمط بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ایک لشکر میں تھے، مسلمانوں کو حصار اور تکلیف کا سامنا ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر سے کہا میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان سناتا ہوں جو اس لشکر کے معاملے میں آپ کے لیے مدد کا سبب ہوگا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں جہاد کی غرض سے گذاری یہ اس کے لیے اس مہینہ کے برابر ہیں جس میں وہ مسلسل روزے رکھے اور مسلسل نماز پڑھے، جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا اسے اس وقت تک اس شہادت کا اجر ملتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اہل جنت اور اہل جہنم کو ان کا بدلہ دینے سے فارغ نہ ہو جائیں۔

(١٩٨٤٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي قوله تعالى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ :النَّفَقَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۸۴۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔

(١٩٨٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ الأَنْصَارِيُّ فِي قَوْلِهِ :﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ :مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا.

(۱۹۸۴۴) ایوب بن خالد انصاری رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کے راستے میں استعمال کرنے کے لیے گھوڑا پالا وہ قرض حسن دینے والا ہے۔

(١٩٨٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَأْتِ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا فُتِحَ لَهُ ، فَقَالَ مُوسَى :سَمِعْت أَشْيَاخَنَا

يَقُولُونَ :زوجين دينار ودرهم ، أَوْ دِرْهَمٌ وَدِينَارٌ.

(۱۹۸۴۵) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کے راستے میں زوجین کو خرچ کیا وہ جنت کے جس دروازے سے بھی جائے گا وہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا۔ راوی موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیوخ سے سنا ہے کہ زوجین سے مراد دیناراوردرہم ہیں۔

(١٩٨٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ أَخِي ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ وَمُدْرِكٍ ، قَالاَ :لاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي صَدْرِ مُؤْمِنٍ.

(۱۹۸۴۶) حضرت ابوشیبہ مہری اور حضرت مدرک فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک مومن کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(١٩٨٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ فِي الْعَرْشِ فَيَطَّلِعُ إِلَيْهِمْ رَبُّك فَيَقُولُ : سَلُونِي ثَلاَثًا يَقُولُهَا فَيَقُولُونَ :رَبَّنَا نَسْأَلُك أَنْ تَرُدَّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلُ فِي سَبِيلِكَ قَتْلَةً أُخْرَى.

(۱۹۸۴۷) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی شکل میں جہنم کی سیر کرتی ہیں۔ وہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ فرماتا ہے کہ تم مجھ سے جو چاہتے ہو مانگو۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک مرتبہ اور لڑائی کریں۔

(١٩٨٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَضْحَكُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ ؟ قَالَ :غَمْسُهُ يَدَهُ فِي الْعَدُوِّ حَاسِرًا ، قَالَ :فَأَلْقَى دِرْعًا كَانَتْ عَلَيْهِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (بيهقى ٩٩)

(۱۹۸۴۸) حضرت عاصم بن قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن عفراء نے سوال کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات پر مسکراتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مجاہد بغیر مسلح حالت میں دشمن پر چڑھائی کرتا ہے۔ اس پر حضرت معاذ نے اپنی زرہ پھینک دی اور دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(١٩٨٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ مِخْمَرٍ الرَّحَبِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يَسِيرُ بِالْجَيْشِ وَهُوَ يَقُولُ :أَلاَ رُبَّ مُبَيِّضٍ لِثِيَابِهِ مُدَنِّسٍ لدينه.

(۱۹۸۴۹) نمران بن مخمر رحبی کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ایک لشکر کے ساتھ جارہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ فرما رہے تھے۔ بہت سے کپڑوں کو صاف رکھنے والے ایسے ہیں جو دین کو میلا کر رہے ہیں۔

(١٩٨٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَسَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ.

(۱۹۸۵۰) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں اپنے زائد مال میں سے ایک روپیہ خرچ کیا اسے سات سوگنا اجر دیا جائے گا۔

(۱۹۸۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ عُمَرُ :حَجَّةٌ هَاهُنَا ، ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى مَكَّةَ ، ثُمَّ أَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى.

(۱۹۸۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہاں حج کروں گا پھر اللہ کے راستے میں نکل جاؤں گا۔

(۱۹۸۵۲) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَتْ :حَدَّثَنِي عَمِّي ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ فِي الْجَنَّةِ ؟ قَالَ :النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْمَوْؤُودَةُ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۲۵۱۳۔ احمد ۵۸)

(۱۹۸۵۲) حضرت خنساء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا (اسلم بن سلیم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں کون جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی جنت میں جائیں گے، شہید جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی ہوئی لڑکی جنت میں جائے گی۔

(۱۹۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى ، قَالَ :سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَقُولُ :جُرِحَ طَلْحَةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُرْحًا. (سعید بن منصور ۲۸۴۹)

(۱۹۸۵۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔

(۱۹۸۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ، وَتَنْجِيزًا لِمَوْعُودِ اللهِ فَهُوَ مِثْلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ. (احمد ۲/ ۴۶۵۔ ابن حبان ۴۶۲۱)

(۱۹۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کو چاہتے ہوئے اللہ کے وعدے کے حصول کے لئے اللہ کے راستے میں نکلے، وہ اس روزہ دار، شب زندہ دار کی طرح ہے جو مجاہد کے نکلنے سے واپس آنے تک روزے میں مصروف رہے۔

(۱۹۸۵۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ جَرِيحٌ يجرح فِي سبيل اللهِ إِلاَّ

جَاءَ جُرْحُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمِي ، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ، قَدِّمُوا أَكْثَرَ الْقَوْمِ قُرْآنًا فَاجْعَلُوهُ فِي اللَّحْدِ. (بیهقی ۱۱)

(۱۹۸۵۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم لگا، وہ جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ خون کا رنگ تو سرخ ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسے آگے کرو اور اسے لحد میں اتارو۔

(۱۹۸۵۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ صَدَاقَةٌ مَعْرُوفَةٌ فَطَلَبْت إِلَيْهِ أَنْ يَنْسَخَ لِي رِسَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى إِلَى عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : فَنَسَخَهَا لِي ، فَكَانَ فِيهَا ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَسْأَلُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا ، أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ وَكَانَ يَنْتَظِرُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ نهد إِلَى عَدُوِّهِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. (بخاری ۲۹۶۶۔ مسلم ۲۰)

(۱۹۸۵۶) مدینہ منورہ کے ایک شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے اور عبید اللہ بن زیاد رضی اللہ عنہ کے ایک کاتب کے درمیان گہری دوستی تھی۔ میں نے اس سے کہا مجھے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے عبید اللہ بن زیاد کی طرف لکھے گئے ایک خط کا نسخہ بنا دے۔ اس نے مجھے اس کا نسخہ بنا کر دیا تو اس میں تھا: حضرت عبد اللہ ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کی دعا نہ مانگو، جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔ یاد رکھو جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ زوال کے وقت تک انتظار فرماتے جب سورج زائل ہو جاتا تو دشمن پر حملہ کرتے اور فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ! تو کتاب کو نازل کرنے والا ہے۔ تو بادلوں کو برسانے والا ہے، تو لشکروں کو شکست دینے والا ہے، انہیں شکست دے دے اور ہماری مدد فرما۔

(۱۹۸۵۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا هَزِيمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : فَضْلُ الْغَازِي فِي الْبَحْرِ عَلَى الْغَازِي فِي الْبَرِّ كَفَضْلِ الْغَازِي فِي الْبَرِّ عَلَى الجالس فِي بَيْتِهِ.

(۱۹۸۵۷) حضرت یحییٰ بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سمندر میں جہاد کرنے والے کی خشکی میں جہاد کرنے والے پر اتنی فضیلت ہے جتنی خشکی میں جہاد کرنے والے کی گھر میں بیٹھنے والے پر ہے۔

(۱۹۸۵۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ عَامَ تَبُوكَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى نَخْلَةٍ ، فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ ؟ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلاً يَحْمِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلَى

ظَهْرِ فَرَسِهِ ، أَوْ ظَهْرِ بَعِيرِهِ ، أَوْ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلاً فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ لاَ يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ. (احمد ۳/ ۳۷۔ حاکم ٦۷)

(۱۹۸۵۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین اور بدترین آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے یا اونٹ پر سوار ہو یا پیدل ہو اور اسے موت آجائے۔ بدترین آدمی وہ، جو فاجر اور بے حیا آدمی ہے جو اللہ کی کتاب پڑھتا تو ہے لیکن اس کے مضامین پر کان نہیں دھرتا۔

(۱۹۸۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو طَلْحَةَ :(انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً) قَالَ :كُهُولاً وَشَبَابًا ، قَالَ :مَا أَرَى اللَّهَ عَذَرَ أَحَدًا ، فَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَجَاهَدَ.

(۱۹۸۵۹) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں جوانوں اور بوڑھوں ہر دو کو حکم ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے خیال میں اس آیت نے کسی کے لیے کسی عذر کو نہیں چھوڑا، پھر وہ شام چلے گئے اور جہاد کیا۔

(۱۹۸٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(احمد ۱/ ۴۰۔ حاکم ۱۷۵)

(۱۹۸٦۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں قتل کر دیا گیا یا مر گیا تو وہ جنت میں جائے گا۔

(۱۹۸٦۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الدُّعَاءَ كَانَ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ نُزُولِ الْقَطْرِ ، وَإِقَامَةِ الصَّلاَةِ ، وَالْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ.

(۱۹۸٦۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین مواقع ہیں جب دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ① بارش کے وقت ② نماز کی اقامت کے وقت ③ جنگ میں صفوں میں کھڑا ہونے کے وقت۔

(۱۹۸٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ :وَاللَّهِ لَمَشْهَدٌ يَشْهَدُهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْبَرَّ فِيهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

(ابن ابی عاصم ۱۴۳۵)

(۱۹۸۶۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اللہ کے راستے میں جہاد کی غرض سے ایک ایسا دن گذارنا جس میں چہرہ غبار آلود ہو جائے یہ عمر نوح ملنے پر ساری عمر عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(١٩٨٦٣) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي النَّارِ. (مسلم ۱۵۰۵- ابوداؤد ۲۴۸۷)

(۱۹۸۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں کافر اور اس کا مسلمان قاتل جمع نہیں ہو سکتے۔

(١٩٨٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ : سَأَلَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : أَيُّ دَابَّةٍ عَلَيْك مَكْتُوبَةٌ ؟ قَالَ : فَقُلْت : فَرَسٌ ، قَالَ : تِلْكَ الْغَايَةُ الْقُصْوَى مِنَ الأَجْرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَحَبِّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ؟ قَالَ : عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مُعْتَقِلٌ رُمْحَهُ عَلَى فَرَسِهِ يَمِيلُ بِهِ النُّعَاسُ يَمِيناً وَشِمَالاً فِي سَبِيلِ اللهِ يَسْتَغْفِرُ الرَّحْمَن وَيَلْعَنُ الشَّيْطَانَ ، قَالَ : وَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلاَئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي ، قَالَ : فَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَرَأَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۱۹۸۶۴) حضرت واصل بن سائب رقاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن رباح رحمہ اللہ نے مجھ سے سوال کیا کہ کون سی سواری ایسی ہے جس کو رکھنا فرض ہے؟ میں نے عرض کیا: گھوڑا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو انتہائی اجر کی چیز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں اللہ کے نزدیک انبیاء، صدیقین اور شہداء کے بعد سب سے زیادہ اجر کس کا ہے؟ وہ مومن بندہ جو اللہ کے راستے میں گھوڑے پر سوار اپنے نیزے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہے اور نیند کی وجہ سے کبھی دائیں ڈولتا ہے کبھی بائیں۔ وہ رحمن سے مغفرت طلب کرتا ہے اور شیطان پر لعنت کرتا ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھو، فرشتے بھی اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات پر خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں۔ (التوبہ:۱۱۱)

(١٩٨٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ ، فَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ ، فَقَالَ : أَرَأَيْت إِنْ أَنَا

أَخَذْت سَيْفِي فَجَاهَدْت بِهِ أُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَقُتِلْت وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ ، أَيْنَ أَنَا ؟ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ حُذَيْفَةُ عِنْدَ ذَلِكَ اسْتَفْهَمَ الرَّجُلُ وَأَفْهِمْهُ فَلَيَدْخُلَنَّ النَّارَ كَذَا وَكَذَا يَصْنَعُ ، مَا قَالَ هَذَا ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ :إنْ أَخَذْت سَيْفَك فَجَاهَدْت بِهِ فَأَصَبْت الْحَقَّ فَقُتِلْتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَأَنْتَ فِي الْجَنَّةِ ، وَمَنْ أَخْطَأَ الْحَقَّ فَقُتِلَ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمْ يُوَفِّقْهُ اللَّهُ ، وَلَمْ يُسَدِّدْهُ دَخَلَ النَّارَ ، قَالَ الْقَوْمُ :صَدَقْت. (عبدالرزاق ۹۵۶۵)

(۱۹۸٦۵) حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ! اگر میں اپنی تلوار پکڑ کر اللہ کی رضا کے جذبے پر قائم رہتے ہوئے جہاد کروں اور اسی جذبہ پر قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: جنت میں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا کہ اس شخص کی بات کو سمجھو اور اسے ٹھیک بات سمجھاؤ، کیونکہ بات کو غلط سمجھنے کی وجہ سے یہ جہنم میں بھی جا سکتا ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے حق کو درست طریقے سے سمجھا پھر اپنی تلوار لے کر اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تو جنت میں جاؤ گے لیکن اگر کوئی شخص حق کو سمجھنے میں غلطی کرے اور اس کو راہ حق کی ہدایت نہ ملے، اس پر وہ قتل ہو جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

(١٩٨٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الْجُلُوسِ ، وَالْجُلُوسُ خَيْرٌ مِنَ الْقِتَالِ عَلَى الضَّلاَلِ وَمَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فَلْيَتَعَدَّهُ إلَى مَا لاَ يَرِيبُهُ.

(۱۹۸٦٦) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں قتال کرنا گھر بیٹھنے سے بہتر ہے اور گھر بیٹھنا گمراہی کے راستے میں قتال کرنے سے بہتر ہے۔ جس آدمی کو کسی چیز میں شک ہو تو وہ شک سے بالاتر ہو کر معاملہ کو اختیار کرے۔

(١٩٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُدْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِيء بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ ، أَوَ قَالَ :بِالْكَتِفِ ، فَقَالَ : اُكْتُبْ ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ فَقَالَ :ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مكانه :﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

(بخاری ۲۸۳۱۔ مسلم ۱۵۰۸)

(۱۹۸٦۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾، ﴿وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ زید رضی اللہ عنہ کو بلاؤ اور اسے کہو کہ تختی اور دوات بھی لے آئے۔'' پھر فرمایا لکھو ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ یہ آیت سن کر ایک نابینا صحابی حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یارسول اللہ! میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا، آپ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ کو نازل فرمایا۔

(۱۹۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ الشُّهَدَاءَ ذُكِرُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ : مَا تَرَوْنَ الشُّهَدَاءَ ؟ قَالَ الْقَوْمُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هُمْ مِمَّنْ يُقْتَلُ فِي هَذِهِ الْمَغَازِي ، قَالَ : فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ شُهَدَائَكُمْ إِذًا لَكَثِيرٌ ، إِنِّي أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ : إِنَّ الشُّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِي النَّاسِ يَضَعُهَا اللَّهُ حَيْثُ يَشَاءُ فَالشُّجَاعُ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَاءِ مَنْ لاَ يُبَالِي أَنْ لاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ ، وَالْجَبَانُ فَارٌّ عَنْ خَلِيلَتِهِ ، وَلَكِنَّ الشَّهِيدَ مَنِ احْتَسَبَ بِنَفْسِهِ ، وَالْمُهَاجِرَ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ وَالْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

(۱۹۸۶۸) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ شہداء کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ تم شہداء کن لوگوں کو سمجھتے ہو؟ حاضرین نے کہا اے امیر المؤمنین! جو جنگوں میں مارے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید اور بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ میں تمہیں شہداء کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بہادری اور بزدلی یہ لوگوں میں موجود خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے رکھتا ہے۔ بہادر آدمی اس بات کی پرواہ کیے بغیر قتال کرتا ہے کہ اس کے پیچھے والوں کا کیا ہوگا۔ بزدل اپنی موت سے بھاگتا ہے، شہید اپنی جان کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ مہاجر وہ ہے جو اللہ کے منع کردہ امور کو چھوڑ دے اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۱۹۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي سَبِيلِ اللهِ الزُّبَيْرُ ، نُفِحَ نَفْحَةٌ ، أُخِذَ رَسُولُ اللهِ ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَرَسُولُ اللهِ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، قَالَ فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ ؟ قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ ؟ قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ. (عبدالرزاق ۲۰۴۲۹۔ احمد فی فضائل الصحابة ۱۲۶۶)

(۱۹۸۶۹) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلا تلوار چلانے والے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں، ایک مرتبہ یہ افواہ پھیلی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے گرفتار کر لیا ہے، اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تلوار پکڑ کر لوگوں میں سے گذرتے ہوئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، ملاقات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پوچھا کہ اے زبیر! کیا ہوا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے پکڑ لیا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا دی اور ان کی تلوار کے لیے بھی دعا فرمائی۔

(۱۹۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَابِرٍ الرُّعَيْنِيَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ جَيْشًا فَمَشَى مَعَهُمْ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِي سَبِيلِهِ ، قَالَ : فَقَالَ

رَجُلٌ :إِنَّمَا شَيَّعْنَاهُمْ ، فَقَالَ :إِنَّمَا جَهَّزْنَاهُمْ وَشَيَّعْنَاهُمْ وَدَعَوْنَا لَهُمْ.

(۱۹۸۷۰) حضرت جابر رعینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک لشکر کو رخصت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلے تو فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہمارے قدم اس کے راستے میں گرد آلود ہوگئے ، ایک آدمی نے کہا کہ ہم تو محض ان کے پیچھے چلے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے انہیں تیار کیا، ہم ان کے پیچھے چلے اور ہم نے ان کے لیے دعا کی ہے۔

۱۹۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ يَحْسَبُ الشَّكُّ مِنْهُ، قَالَ :بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ جَيْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يُشَيِّعُهُمْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَقَالُوا :يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَوْ رَكِبْتَ ، قَالَ :إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۸۷۱) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ فرمایا اور آپ پیدل ان کے ساتھ چلے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ سوار ہو جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنے قدم چلانا چاہتا ہوں۔

۱۹۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَمَّا أَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَاللَّهِ لاَ أَتْرُكُ مَقَامًا قُمْته لِيُصَدَّ بِهِ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ قُمْت مِثْلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلاَ أَتْرُكُ نَفَقَةً أَنْفَقْتهَا أُصُدُّ بِهَا عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ أَنْفَقْتُ مِثْلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ نَزَلَ فَتَرَجَّلَ فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِيدًا فَقُتِلَ ، فَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ مِنْ بَيْنِ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ وَضَرْبَةٍ. (طبرانی ۱۰۲۲۔ حاکم ۲۴۲)

(۱۹۸۷۲) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اللہ کے راستے سے روکنے میں جتنی طاقت خرچ کی ہے میں اللہ کے راستے کی طرف لانے میں اس سے دوہری طاقت خرچ کروں گا اور میں نے اللہ کے راستے سے روکنے میں جتنا مال خرچ کیا ہے میں اللہ کے راستے میں اس سے دوگنا مال خرچ کروں گا۔ جنگ یرموک میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اترے اور پیدل لڑتے ہوئے زبردست لڑائی کی اور شہید ہوگئے۔ ان کے جسم پر نیزوں، تیروں اور تلواروں کے ستر سے زیادہ زخم تھے۔

۱۹۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بِشْرٍ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبِي جَلِيسًا لأَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَكَانَ الرَّجُلُ مُتَوَحِّدًا ، قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ ، إِنَّمَا هُوَ يُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفَ ، فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَهْلِيلٌ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، فَمَرَّ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا ، وَلاَ تَضُرُّك ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لاَ يَقْبِضُهَا ، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :كَلِمَةً تَنْفَعُنَا

وَلَا تَضُرُّكَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُـ
وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ.

(ابو داؤد ۴۰۸٦۔ احمد ۴/ ۱۷۹)

(۱۹۸۷۳) حضرت قیس بن بشر تغلبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ دمشق میں ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ نام کے ایک گوشہ نشین انصاری صحابی بھی موجود تھے۔ وہ لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے۔ وہ نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح وتہلیل کرتے اپنے گھر چلے جاتے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گذرے، ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ انہوں نے سلام کیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیجئے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو اس کے بتانے سے کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کو مسلسل بلا روک کے جاری رکھنے والا۔ پھر وہ ایک دن ہمارے پاس سے گذرے اور سلام کیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی ایسی بات بتا دیجئے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو اس سے کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے بھائیوں سے ملاقات کرنی ہو تو اپنی سواریاں اور اپنا لباس درست کر لیا کرو تا کہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے برے نہ لگو۔ اللہ تعالیٰ برے کام کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(۱۹۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ :اغدوا بِنَا حَتَّى نَجْتَعِلَ
قَالَ :فَغَدَوْت إِلَيْهِ ، فَقَالَ لِي :إِنِّي قَرَأْت الْبَارِحَةَ سُورَةَ بَرَائَةَ فَوَجَدْتهَا تَحُثُّ عَلَى الْجِهَادِ ، قَالَ :فَخَرَجَ.

(۱۹۸۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہمارے پاس آؤ تا کہ ہم مال غنیمت کے حصے بنائیں۔ میں صبح ان کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رات کو سورۃ التوبہ کی تلاوت کی یہ سورت جہاد کی ترغیب دے رہی ہے۔ یہ فرما کر وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے۔

(۱۹۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ابن عُمَرَ فِي الْجَعَالَةِ :لاَ أَبِيعُ نَصِيبِي مِ
الْجِهَادِ ، وَلاَ أَغْزُو عَلَى أَجْرٍ.

(۱۹۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جہاد میں حاصل ہونے والا حصہ فروخت نہیں کرتا اور میں مال کے لیے جہا نہیں کرتا۔

(۱۹۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ الشَّقِيقِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ
عَنِ الْجَعَائِلِ ، فقَالَ :إِنْ أَخَذْتهَا فَأَنْفِقْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَتَرْكُهَا أَفْضَلُ وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :لَمْ أَكُ
لأَرْتَشِيَ إِلاَّ مَا رَشَانِي اللَّهُ.

(۱۹۸۷٦) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کیا

نہوں نے فرمایا کہ اگر تمہیں مل جائے تو اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور نہ لو تو بہتر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو فرمایا کہ میں تو بغیر محنت کے وہی چیز لیتا ہوں جو اللہ مجھے دیتا ہے۔

(۱۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَعْجَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَعَائِلِ ، قَالَ : إِنْ جَعَلْتَهَا فِي سِلاَحٍ ، أَوْ كُرَاعٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ : وَإِنْ جَعَلْتَهَا فِي عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ.

(۱۹۸۷۷) حضرت عبید اللہ بن اعجم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس مال کو کسی ہتھیار یا گھوڑے پر خرچ کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کسی غلام یا باندی میں خرچ کر دو تو مناسب بات نہیں۔

(۱۹۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : إِنَّا قَدْ وَضَعْنَا عَنْكَ الْبَعْثَ وَعَنْ وَلَدِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ جَرِيرٌ : إِنِّي بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ ننشط نَخْرُجُ فِيهِ ، وَإِلاَّ قَوَّيْنَا مَنْ يَخْرُجُ. (بخاری ۵۷۔ مسلم ۹۷)

(۱۹۸۷۸) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں کو ایک مرتبہ زبردستی جہاد کے لیے بھیجا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ہم نے آپ کو اور آپ کے بیٹے کو زبردستی نہیں بھیج رہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر امیر کی اطاعت و فرمانبرداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی بیعت کی ہے۔ اگر ہمیں بھیجا جائے گا تو ہم جائیں گے وگرنہ جانے والوں کو قوت فراہم نہیں کریں گے۔

(۱۹۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ الأَسْوَدُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْعَلُ لَهُ ويجعل هُوَ أَقَلَّ مِمَّا جُعِلَ لَهُ وَيُسْتَفْضَلُ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، وَسُئِلَ شُرَيْحٌ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۱۹۸۷۹) حضرت اسود رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی مجاہد کو مال غنیمت میں غیر مجاہد سے زیادہ حصہ ملے لیکن وہ اس زیادہ حصے کو کم سمجھے اور زیادہ کا مطالبہ کرے تو یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جو تمہیں شک میں نہ ڈالے اسے اپنا لو۔

(۱۹۸۸۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْجُعْلِ فِي القبيلة بَأْسًا.

(۱۹۸۸۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ مال غنیمت میں سے کوئی زیادہ حصہ کسی خاص قبیلے کو دینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۹۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ حُدَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِينَ يَغْزُونَ مِنْ أُمَّتِي وَيَأْخُذُونَ الْجُعْلَ يَتَقَوَّوْنَ بِهِ عَلَى عَدُوِّهِمْ كَمَثَلِ أُمِّ مُوسَى تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَتَأْخُذُ أَجْرَهَا. (ابوداؤد ۳۳۲۔ بیہقی ۲۷)

(۱۹۸۸۱) حضرت جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ میری امت کے وہ لوگ جو جہاد کرتے ہیں اور جہاد کر کے مال غنیمت میں دوسرے مجاہدین سے زیادہ حصہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف اسے بطور طاقت کے استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور (فرعون سے) اس کا عوض لیتی تھیں۔

(۱۹۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قُلْتُ : الرَّجُلُ يُرِيدُ الْغَزْوَ فَيُعَانُ ؟ قَالَ : مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُمَتِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۱۹۸۸۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص جہاد کرنا چاہے تو کیا اس کی مدد کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان ہمیشہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

(۱۹۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نسير ، أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ يَأْخُذُ الْجَعَالَةَ فَيَجْعَلُهَا فِي الْمَسَاكِينِ.

(۱۹۸۸۳) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ مال غنیمت میں سے مجاہد کو ملنے والا زیادہ حصہ لیتے تھے اور اسے مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

(۱۹۸۸٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ أُعْطِيَ يَوْمَ غَزَا شيئا فَقَبِلَهُ.

(۱۹۸۸۴) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کو جہاد کے ایک دن کے عوض کوئی چیز پیش کی گئی جو انہوں نے قبول فرمالی۔

(۱۹۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ وَالأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْجَعَائِلَ وَذَلِكَ فِي الْبَعْثِ.

(۱۹۸۸۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ، حضرت اسود رحمہ اللہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ نے مال غنیمت میں سے مجاہد کو ملنے والے زائد حصہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۹۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْجَعَائِلَ.

(۱۹۸۸۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے جعائل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۹۸۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، وَابْنُ قُسَيْطٍ وَعَمْرُو بْنُ عَلْقَمَةَ يَأْخُذُونَ الْجَعَائِلَ وَيَخْرُجُونَ.

(۱۹۸۸۷) حضرت نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ، ابن لقیط رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن علقمہ رحمہ اللہ مالِ غنیمت کے زائد حصے کو لیتے تھے اور جہاد کے لیے نکلتے تھے۔

(۱۹۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يُؤَالِفُ الرَّجُلَ ، ثُمَّ يَغْزُو عَنْهُ.

(۱۹۸۸۸) حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ کسی آدمی سے دوستی لگاتے تھے اور پھر اس کے حصے کا جہاد کرتے تھے۔

(۱۹۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ ، يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ. (بخاری ۹۶۹۔ ابو داؤد ۲۴۳۰)

(۱۹۸۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمل صالح کے لیے اللہ تعالیٰ کو ذوالحجہ کے دس دن سے زیادہ محبوب دن اور کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا یہ دن اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں۔ البتہ اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں اپنی جان اور اپنا مال لے کر جائے اور کچھ بھی واپس نہ لائے۔

(۱۹۸۹۰) حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيَّ مِنْ وَرَاءِ نَهْرِ بَلْخَ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ عَيْشَ إِلاَّ لَمَعَانُ الْخَيْلِ.

(۱۹۸۹۰) حضرت بریدہ اسلمی رحمہ اللہ نے دریائے بلخ کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا کہ زندگی تو بس گھوڑوں کی چمک کے ساتھ ہے۔

(۱۹۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِئَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ.

(مسلم ۱۵۰۶۔ احمد ۱۲۱)

(۱۹۸۹۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ایک لگام والی اونٹنی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یہ اونٹنی میں اللہ کے راستے میں وقف کرتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی، وہ سب کی سب بالگام اونٹنیاں ہوں گی۔

(۱۹۸۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فَمَا أَرَى أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ يَمِيدُ تَحْتَ حجفته مِنَ النُّعَاسِ. (بخاری ۴۰۶۸۔ ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۸۹۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد میں اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ہر شخص نیند کا شکار ہے۔

(۱۹۸۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ ، عن ثابت ، عن انس ، وعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

(۱۹۸۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَقِيت أَبَا ذَرٍّ فَقُلْت :حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ مِنْ مَالِهِ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ إلاَّ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ :دِينَارَيْنِ وَدِرْهَمَيْنِ وَعَبْدَيْنِ ، وَاثْنَتَيْنِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

(ابن حبان ۴٦۴۳۔ احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۹۸۹۴) حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی مسلمان اللہ کے راستے میں اپنے مال کے دو حصے خرچ کرتا ہے تو جنت کے فرشتے اسے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ زوجین کا معنی بیان فرماتے کہ اس سے مراد یا تو دو دینار یا دو درہم یا دو غلام یا کوئی سی دو چیزیں ہیں۔

(۱۹۸۹٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ندب النَّاسَ ، فَإِذَا كَمُلَ لَهُ مِنَ الْعِدَّةِ مَا يُرِيدُ ، جَهَّزَهُمْ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ ، وَلَمْ تَكُنِ الأَعْطِيَةُ فُرِضَتْ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ.

(۱۹۸۹۵) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کوئی لشکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تو لوگوں کو اس کے لیے جمع فرماتے، جب مطلوبہ مقدار پوری ہو جاتی تو اپنے پاس موجود چیزوں سے انہیں سامان جہاد فراہم کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ''اعطیہ'' فرض نہ تھا۔

(۱۹۸۹٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلَ الْكَلاَمِ قَلِيلَ الْحَدِيثِ ، فَلَمَّا أُمِرَ بِالْقِتَالِ شَمَّرَ ، فَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَأْسًا.

(۱۹۸۹٦) حضرت سعد بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموش رہتے اور بہت کم بات فرماتے تھے۔ جب قتال کا حکم ہوتا تو اس کے لیے مستعد ہو جاتے اور سب لوگوں سے زیادہ بہادری کا مظاہرہ فرماتے۔

(۱۹۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْزُوا تَصِحُّوا وَتَغْنَمُوا.

(۱۹۸۹۷) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہاد کرو تندرست رہو گے اور مال

غنیمت حاصل کرو گے۔

(۱۹۸۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاَثَةً الْجَنَّةَ : صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ ، وَقَالَ : ارْمُوا وَارْكَبُوا ، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ، وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ. (ترمذی ۱۶۳۷۔ احمد ۴/ ۱۴۸)

(۱۹۸۹۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، اس کے بنانے والے کو جو اس کی بناوٹ میں خیر کی نیت رکھے، اس کے چلانے والے کو اور اس کے سیدھا کرنے والے کو۔ تیر چلاؤ اور جانور کی سواری کرو۔ میرے نزدیک تمہارا تیر اندازی کرنا سواری کرنے سے بہتر ہے۔ ہر کھیل مسلمان کے لیے مناسب ہے، البتہ کمان سے تیر چلانا، گھوڑے کو سدھانا اور بیوی سے دل لگی کرنا حق کے کھیل ہیں۔

(۱۹۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَيْرٍ الرُّعَيْنِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ التجيبي ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَصَبْنَا بَرْدَ لَيْلَةٍ ، فَلَقَدْ رَأَيْت الرَّجُلَ يَحْفِرُ الْحُفْرَةَ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فِيهَا ، وَيَضَعُ تُرْسَهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : أَنَا ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ فَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ ؟ فَقُلْت : أَنَا ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْت : أَبُو رَيْحَانَةَ ، فَدَعَا لِي بِدُونِ دُعَاءٍ لِلأَنْصَارِيِّ ، ثُمَّ قَالَ : حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَعْيُنٍ : عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ ، أَوْ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

وَسَكَتَ مُحَمَّدُ بْنُ سُمَيْرٍ ، عَنِ الثَّالِثَةِ ، لَمْ يَذْكُرْهَا. (بخاری ۲۷۴۸۔ احمد ۴/ ۱۳۴)

(۱۹۸۹۹) حضرت ابو ریحانہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد پر نکلے۔ ایک رات بہت شدید سردی تھی سردی کی وجہ سے لوگوں کا یہ حال تھا کہ گڑھا کھود کر اس میں داخل ہوتے اور اس پر اپنی زین ڈال دیتے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک انصاری آدمی نے کہا کہ میں پہرہ دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ اس پر اس نے اپنا نسب نامہ بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خیر کی دعا دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ میں نے کہا میں پہرہ دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ابو ریحانہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ان انصاری صحابی کے علاوہ کوئی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ تین آنکھیں ایسی ہیں جن پر جہنم کی آگ حرام ہے، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں بیدار رہی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے خوف سے آنسو بہایا۔ راوی محمد بن سمیر نے تیسری آنکھ کا ذکر نہیں

کیا۔ (شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری آنکھ وہ ہے جو غیر محرم کو دیکھنے سے جھک گئی)۔

(۱۹۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شَبْلٍ ، عن طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إِذَا قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، وَإِذَا قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ نَزَلَ الْمَدَائِنَ غَازِيًا.

(۱۹۹۰۰) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب جہاد سے واپس آتے تو قادسیہ ٹھہرتے اور جب حج سے واپس ہوتے تو جہاد کے لیے مدائن میں قیام فرماتے۔

(۱۹۹۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِهِ ، يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ جُرِحَ. (بخاری ۲۳۷۔ مسلم ۱۴۹۶)

(۱۹۹۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم لگا (اللہ ہر اس شخص کو جانتا ہے جسے اللہ کے راستے میں زخم لگا) قیامت کے دن اس کا زخم اسی حالت میں ہوگا جس دن سے زخم لگا۔

(۱۹۹۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ ، أَوْ يَرْجِعَ ، وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللهِ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۰۔ ابن حبان ۴۶۲۸)

(۱۹۹۰۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس شخص نے مجاہد کے سر پر سایہ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سایہ نصیب فرمائیں گے جس شخص نے مجاہد کو جہاد کی تیاری کرائی اس کے لیے مجاہد کی شہادت یا واپس آنے تک اس کے برابر اجر ہے، جس شخص نے کوئی ایسی مسجد بنائی جس میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۱۹۹۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ سَهْلاً حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتِبًا فِي رَقَبَتِهِ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ. (احمد ۳/ ۴۸۷۔ حاکم ۸۹)

(۱۹۹۰۳) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں مجاہد کی مدد کی، یا مشکل کے وقت میں کسی مقروض کی مدد کی یا مکاتب غلام کی اس کی آزادی کے لیے مدد کی تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(١٩٩٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا ، أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا ، أَوْ حَاجًّا ، أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. (ترمذی ٨٠٧۔ احمد ٤/ ١١٤)

(١٩٩٠٤) حضرت خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی مجاہد کو تیار کرایا یا کسی حاجی کا انتظام کیا یا ان کے جانے کے بعد ان کے گھر والوں کا خیال رکھا تو اس کے لیے ان کے اجر کے برابر اجر ہوگا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

(١٩٩٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي : الشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ وَفَقِيرٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ.

(ترمذی ١٦٥٢۔ احمد ٢/ ٤٢٥)

(١٩٩٠٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان تین لوگوں کے بارے میں بتایا گیا جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شہید، دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا کی خدمت کے باوجود اپنی رب کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرے اور تیسرا وہ نادار جو اہل وعیال والا ہو لیکن کسی سے سوال نہ کرے۔

(٢) مَا قَالُوا فِي الْغَزْوِ أَوَاجِبٌ هُوَ ؟

کیا جہاد کرنا واجب ہے

(١٩٩٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ مَعْمَرٌ : كَانَ مَكْحُولٌ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ يَحْلِفُ عَشَرَةَ أَيْمَانٍ : إِنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنْ شِئْتُمْ زِدْتُكُمْ.

(١٩٩٠٦) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکحول نے قبلہ کی طرف رخ کر کے دس مرتبہ قسم کھائی، پھر فرمایا کہ جہاد تم پر واجب ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں اس سے زیادہ بھی قسم کھا سکتا ہوں۔

(١٩٩٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ لِي دَاوُد : قُلْت لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ ، قَالَ : فَسَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت لَوْ أَنْكَرَ مَا قُلْتُ لَبَيَّنَ لِي ، فَقُلْت لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : تَجَهَّزْت ؟ لاَ يَنْهَزُنِي إِلاَّ ذَلِكَ حَتَّى رَابَطْت ، قَالَ : قَدْ أَجْزَأَتْ عَنْكَ.

(١٩٩٠٧) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جہاد تمام لوگوں پر واجب ہے۔ یہ سن کر وہ خاموش رہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر انہیں میری بات سے اختلاف ہوگا تو وہ اسے ضرور ظاہر کریں گے۔ میں

نے پھر حضرت سعید بن میّب رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے جہاد کے لیے تیاری کر لی ہے اور میں جہاد کے لیے روانہ ہونے لگا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری ذمہ داریاں انجام دوں گا۔

(۱۹۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْغَزْوُ وَاجِبٌ ؟ فَقَالَ :هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :مَا عَلِمْنَا.

(۱۹۹۰۸) حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا جہاد واجب ہے۔ انہوں نے اور حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے۔

(۱۹۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عُرَى الإِيمَانِ أَرْبَعَةٌ : الصَّلاَةُ وَالزَّكَاةُ وَالْجِهَادُ وَالأَمَانَةُ.

(۱۹۹۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔ ① نماز ② زکوٰۃ ③ جہاد ④ امانت۔

(۱۹۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ :الإِسْلاَمُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ :الصَّلاَةُ سَهْمٌ ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ ، وَالْجِهَادُ سَهْمٌ ، وَالْحَجُّ سَهْمٌ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ. (بزار ۲۹۲۸۔ دار قطنی ۶۲۸)

(۱۹۹۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں، نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، حج ایک حصہ ہے، رمضان کا روزہ ایک حصہ ہے، اچھے کام کا حکم دینا ایک حصہ ہے، برے کام سے روکنا ایک حصہ ہے۔ وہ شخص نامراد ہے جس کے پاس کوئی نہیں حصہ ہے۔

(۱۹۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ جُبْنًا فَلاَ يَغْزُوَنَّ.

(۱۹۹۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو بزدلی لاحق ہو تو وہ ہرگز جہاد نہ کرے۔

(۱۹۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، مَالَكَ تَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ وَقَدْ تَرَكْتَ الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ :وَيْلَكَ إِنَّ الإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ :تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَحُجُّ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَرَدَّهَا عَلَيَّ . فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَحُجُّ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ الْجِهَادُ حَسَنٌ. (بخاری ۸۔ مسلم ۳۲)

(۱۹۹۱۲) حضرت یزید بن بشر سکسکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس ایک عراقی شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے عبد اللہ بن عمر! کیا بات ہے آپ حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن آپ نے

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ناس ہو! ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ باتیں مجھے دوبارہ بتائیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے! تو اللہ کی عبادت کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، حج کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہم سے یونہی فرمایا ہے، ان کے بعد پھر جہاد اچھا عمل ہے۔

(١٩٩١٣) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْزُو بِنَفْسِهِ وَيَحْمِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَيَرَى أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

(۱۹۹۱۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور انہیں سواری پر سوار کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ نماز کے بعد افضل عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(١٩٩١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أُمَيَّةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: كَانَ مَكْحُولٌ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَخْتَارَانِ السَّاقَةَ لاَ يُفَارِقَانِهَا.

(۱۹۹۱۴) حضرت امیہ شامی فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول اور حضرت رجاء بن حیوہ لشکر کے پچھلے حصے میں رہتے تھے اور اس سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

(١٩٩١٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْغَالِبُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَقْتُولِ.

(۱۹۹۱۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں غالب رہنے والا شہید سے افضل ہے۔

كَمَل كِتَابُ الْجِهَادِ والحمد لله حق حمده.

كِتَابُ الصَّيْدِ

شکار کے اسلامی آداب واحکام

(۱) مَا قَالُوا فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ ؟

کیا کتے کا شکار کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، قَالَ:

(۱۹۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ بَيَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ، وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلْنَ ، فَإِنْ أَكَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخْرَى فَلَا تَأْكُلْ. (بخاری ۵۴۸۳۔ ابو داؤد ۲۸۴۲)

(۱۹۹۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بھیجو اور انہیں بھیجتے وقت اللہ کا نام لو تو اس کے لائے شکار کو کھالو خواہ کتے اس شکار کو مار ڈالیں، اگر وہ اس میں سے کھالیں تو پھر تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جس شکار میں سے اس نے خود کھایا ہے اسے اپنے لیے دبوچا ہوگا۔ اگر تمہارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو پھر بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ فَأَكَلَ مِنْهُ ، وَلَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَوَجَدْته قَدْ مَاتَ فَكُلْ.

(۱۹۹۱۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑ واور وہ اس میں سے کھالے اور تمہیں اس کو ذبح کرنے کا موقع نہ ملے تو اس میں سے مت کھاؤ اور اگر وہ اس میں سے نہ کھائے لیکن تم اس شکار کو مردہ حالت میں پاؤ تو بھی اس کو کھالو۔

(۱۹۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَخَذَ الصَّيْدَ فَأَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ هُوَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْك ، وَإِنْ قَتَلَ.

(۱۹۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ اس میں سے کھالے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار کو اپنے لیے دبوچا ہے اور اگر وہ اس میں سے نہ کھائے تو تم کھالو کیونکہ اس نے یہ شکار تمہارے لیے کیا ہے خواہ وہ شکار مر جائے پھر بھی کھالو۔

(۱۹۹۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۱۹۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ واور وہ اس میں سے کچھ کھالے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے روکا ہے۔

(۱۹۹۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ مِنْ صَيْدِهِ فَاضْرِبْهُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ.

(۱۹۹۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا اپنے شکار کو کھائے تو اسے مارو کیونکہ وہ سدھایا ہوا کتا نہیں ہے۔

(۱۹۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلَيْسَ بِمُعَلَّمٍ.

(۱۹۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا اپنے شکار کو کھائے تو سدھایا ہوا نہیں ہے۔

(۱۹۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا شکار سے کھالے تو اس کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ ، فَقَالَ : وَذِّمه وَأَرْسِلْهُ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْك ، مَا لَمْ يَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۳) حضرت ابومنہال طائی کے چچا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتے کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کتے کے گلے میں سے سدھائے ہوئے کتے کی نشانی والا پٹہ ڈالو، اس کو شکار پر چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھو، پھر جو بھی شکار وہ کرے اسے کھالو، البتہ اس نے بھی کھالیا تو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کتا شکار میں سے کھالے تو اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ ، قَالَ : إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۵) حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھائے تو اس نے یہ شکار اپنے لیے کیا ہے تمہارے لیے نہیں کیا، اس لیے اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : هُوَ مَيْتَةٌ.

(۱۹۹۲٦) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شکار سے کتا کھالے وہ مردار ہے۔

(۱۹۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : إِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۷) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَإِنْ قَتَلَ ، قَالَ سُفْيَانُ : وَأَشُكُّ فِي الْبَازِي.

(۱۹۹۲۸) حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ڈالے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے باز کے بارے میں شک ہے۔

(۱۹۹۲۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ ؟ قَالَ : لَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۹) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کتا اپنے شکار میں سے کھالے تو کیا اس کو کھایا جا سکتا ہے؟ فرمایا اس صورت میں شکار کو نہ کھاؤ۔

(۱۹۹۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۳۰) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۳۱) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اس کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مَا لَمْ يَأْكُلْ.

(۱۹۹۳۲) حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم کتے کو روانہ کرتے وقت اللہ کا نام لو تو اس کے شکار کو کھالو بشرطیکہ وہ خود اس میں سے نہ کھائے۔

(۱۹۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي بُرْدَةَ ، قَالَا : صَيْدُ الْكَلْبِ ، إِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۳۳) حضرت شعبی اور حضرت ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر اپنے شکار میں سے کھائے تو تم اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي الْكَلْبِ إِذَا كَانَ مُعَلَّمًا فَأَصَابَ صَيْدًا : فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ ، وَإِنْ قَتَلَ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ.

(۱۹۹۳۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سدھایا ہوا کتا اگر شکار پر چھوڑو اور وہ اس شکار میں سے کھالے تو تم اسے مت کھاؤ اور اگر وہ اسے مار ڈالے لیکن نہ کھائے تو اسے کھالو۔

(۱۹۹۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَتَعَلَّمْ مَا عَلَّمْته.

(۱۹۹۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس شکار میں سے کھالے تو یہ شکار اس نے اپنے لیے روکا ہے تم اس میں سے مت کھاؤ، کیونکہ جو تم نے اسے سکھایا ہے وہ اس نے نہیں سیکھا۔

(۱۹۹۳٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عن أبى رافع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرْسَلَ الرَّجُلُ صَائِدَهُ ، وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ ، فَلْيَأْكُلْ مَا لَمْ يَأْكُلْ. (رويانى ٦٩٨)

(۱۹۹۳٦) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنے شکاری جانور کو چھوڑے اور وہ اس پر اللہ کا نام بھی لے تو اگر اس شکاری جانور نے شکار کو نہ کھایا ہو تب اس میں سے کھالے۔

(۱۹۹۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَائِذِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك ، وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فامسك عليك فَكُلْ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلَ ؟ قَالَ : وَإِنْ قَتَلَ.

(بخارى ۵۴۷۸۔ مسلم ۱۵۳۲)

(۱۹۹۳۷) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکاری لوگ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اللہ کا نام لو، اگر وہ شکار کو روک لے تو تم اسے کھالو، میں نے کہا خواہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ اسے مار ڈالے۔

(۲) من رَخَّصَ فِي أَكْلِهِ وَأَكَلَهُ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ اگر شکاری کتا شکار میں سے کھالے تو پھر بھی اسے کھا سکتے ہیں

(۱۹۹۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ.

(۱۹۹۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھا بھی لے تو پھر بھی اسے کھالو۔

(١٩٩٣٩) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَعْدٍ وَسَلْمَانَ ؛ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا إذَا أَكَلَ مِنْ صَيْدِهِ ، أَنْ يَأْكُلَ مِنْ صَيْدِهِ.

(۱۹۹۳۹) حضرت ابو جعفر، حضرت سعد اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز قرار دیتے تھے کہ اگر شکاری کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو پھر بھی اس میں سے کھایا جا سکتا ہے۔

(١٩٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قُلْتُ إِنَّ لَنَا كِلاَبًا ضَوَارِيَ نُرْسِلُهَا عَلَى الصَّيْدِ فَتَأْكُلُ وَتَقْطَعُ ، فَقَالَ : وَإِنْ لَمْ يَبْقَ إِلاَّ بِضْعَةٌ.

(۱۹۹۴۰) حمید بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہمارے شکاری کتے ہیں، ہم انہیں شکار پر چھوڑتے ہیں، وہ اس میں سے کچھ کھا لیتے ہیں تو کیا ہمارے لیے اس کو کھانا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اس میں سے کھالو خواہ وہ صرف ایک ٹکڑا ہی باقی چھوڑیں۔

(١٩٩٤١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الْكَلْبِ يُرْسَلُ عَلَى الصَّيْدِ ، فَقَالَ : كُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ ، فَقُلْت : عَنْ مَنْ ؟ قَالَ : عَنْ سَلْمَانَ.

(۱۹۹۴۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کتے کو شکار پر چھوڑا جائے اور وہ اس میں سے کھا لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اس کے دو ثلث حصے کو بھی کھا جائے پھر بھی تم اس میں سے کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ بات آپ کس کے حوالے سے کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔

(١٩٩٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ.

(۱۹۹۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس میں سے کچھ کھا لے تو تم اس میں سے کھا سکتے ہو خواہ وہ اس کے دو تہائی حصے کو کھا لے۔

(١٩٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : إِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ فَكُلِ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ.

(۱۹۹۴۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کے دو تہائی حصے کو کھا لے تو تم بقیہ ایک تہائی کو کھا سکتے ہو۔

(١٩٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ إِنْ أَكَلَ مِنْ طَرِيدَتِهِ.

(۱۹۹۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کے اکثر حصے کو کھا لے پھر بھی تم اسے کھا سکتے ہو۔

(١٩٩٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ لَهُ :إذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَكُلْ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ إلاَّ بِضْعَةً.

(١٩٩٤٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم بھی اس میں سے کھا سکتے ہو خواہ اس میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی باقی رہے۔

(٣) الْكَلْبُ يُرْسَلُ عَلَى صَيْدِهِ فَيَعْتَقِبُهُ غَيْرُهُ

اگر کوئی آدمی اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے اور کوئی دوسرا کتا بھی اس کے پیچھے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٩٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا ؟ قَالَ :يَحِلُّ لَكُمْ (مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ) قَالَ :قُلْتُ :وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ:وَإِنْ قَتَلَ، قَالَ :وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ أُخْرَى فَلاَ تَأْكُلْ حَتَّى تَعْلَمَ ، أَنَّ كَلْبَكَ هُوَ الَّذِي أَخَذَهُ.

(ابو داؤد ٢٨٣٥۔ ترمذی ١٤٧٠)

(١٩٩٤٦) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکاری لوگ ہیں، ہمارے لیے کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شکاری جانوروں کو تم اللہ کے دیئے ہوئے علم میں سے سکھاؤ تو وہ جس جانور کو تمہارے لیے شکار کریں اس کو کھالو، بشرطیکہ تم نے اسے روانہ کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا ہو، میں نے عرض کیا خواہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں خواہ وہ اسے مار ڈالے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو تم اس شکار کو اس وقت تک استعمال نہیں کر سکتے جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ تمہارے کتے نے اسے شکار کیا ہے۔

(١٩٩٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ صَيْدِ الْكِلاَبِ ، فَقَالَ :أَلَيْسَتْ مُقَلَّدَةً ؟ قَالَ :قُلْتُ :بلى ، انْطَلَقْت أَقُودُهَا ؟ قَالَ :أَكُلَّهَا تَقُودُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :مِنْهَا مَا أَقُودُ ، وَمِنْهَا مَا يَتْبَعُنِي ، قَالَ :إذَا رَأَيْت الصَّيْدَ ، وَخَلَعْت كَلْبَك ، وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عليه فَكُلْ مَا اصَّادَ ، وَأَمَّا الْكَلْبُ التَّابِعُ ، فَإِنْ أَخَذَهُ فَلاَ تلبس بِهِ ، إلاَّ أَنْ تجده حَيًّا فَتَذْبَحَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَفْتَرِسَهُ كَلْبٌ لَمْ تُرْسِلْهُ فَذَلِكَ حَرَامٌ.

(١٩٩٤٧) حضرت جمیل بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کتوں کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا انہیں شکار کے لیے سدھایا گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور میں ان کے پیچھے چلتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ سب کتے

تمہارے آگے چلتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں کچھ میرے پیچھے بھی آتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ جب تم کوئی شکار دیکھو اور اپنے کتے کو اس پر چھوڑ و اور اللہ کا نام لو تو جو شکار وہ کرے وہ کھالو۔ البتہ اگر تمہارے پیچھے آنے والا کتا بھی شکار کرے تو اسے ان کے ساتھ نہ ملاؤ اگر وہ شکار تمہیں زندہ مل جائے تو اسے ذبح کر لو، اگر تم نے کتے کو نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اسے خود شکار کیا اور مارڈالا تو یہ حرام ہے۔

(۱۹۹٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الرَّجُلِ يُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ فَيَقْتُلُهُ فَيَجِدُ مَعَهُ كِلاَبًا غَيْرَ مُعَلَّمَةٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ، أَنَّ كَلْبَهُ الْمُعَلَّمَ قَتَلَه فَلْيَأْكُلْ ، وَإِنْ شَكَّ فَلاَ يَدْرِي لَعَلَّ غَيْرَ الْكَلْبِ شَرِكَهُ فَلاَ يَأْكُلْ.

(۱۹۹۴۸) اسامہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالے۔ لیکن یہ آدمی اپنے کتے کے ساتھ کچھ سدھائے کتے دیکھے تو کیا حکم ہے؟ حضرت قاسم نے فرمایا کہ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ سدھائے ہوئے کتے نے اسے قتل کیا ہے تو اسے کھالے اور اگر اسے شک ہو کہ کسی دوسرے کتے نے اس کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے تو اسے نہ کھائے۔

(۱۹۹٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَدَّ الْكَلْبُ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ عَلَى الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ صَيْدًا فَقَدْ أَفْسَدَ.

(۱۹۹۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بلا سدھایا کتا سدھائے کتے کے ساتھ مل کر شکار کرے تو اس نے شکار کو خراب کر دیا۔

(٤) إذَا أَرْسَلَهُ وَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهَ

اگر کوئی شکاری کتے کو روانہ کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۹٥۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ عَلَى كَلْبِهِ فَيَقْتُلُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹۵۰) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کتے کو روانہ کرتے وقت اس پر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور کتے نے شکار کو مار ڈالا تو کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالے۔

(۱۹۹٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عن ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹۵۱) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کتے کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو اس میں کوئی

حرج نہیں۔

(۱۹۹۵۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ ، وَلَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ فِيهِ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۱۹۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا نام ہے۔

(۱۹۹۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلَ كَلْبَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ فَلْيَأْكُلْ.

(۱۹۹۵۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کتے کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو پھر بھی شکار کو کھالے۔

(۱۹۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَصَقْرَهُ فَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ فَيَقْتُلُهُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹۵۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کتے یا شکرے کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور اس نے شکار کو مار ڈالا تو وہ اس شکار کو کھا سکتا ہے۔

(٥) إذَا نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ ثُمَّ سَمَّى قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَ

اگر کوئی آدمی شکاری جانور کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا لیکن شکار کے مرنے سے پہلے اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ بِالسَّهْمِ ، وَلَمْ تُسَمِّ فَذَكَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَ الصَّيْدَ ، ثُمَّ سَمَّيْتَ ، ثُمَّ قَتَلَهُ فَكُلْ ، وَالْكَلْبُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۹۹۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کی طرف تیر پھینکو اور اس پر بسم اللہ نہ پڑھو اور شکار کے قتل ہونے سے پہلے تمہیں بسم اللہ یاد آجائے اور تم پڑھ لو پھر شکار ہلاک ہو تو اسے کھالو۔ کتے کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹۹۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا انْفَلَتَ الْكَلْبُ وَصَاحِبُهُ لاَ يَشْعُرُ ، فَقَالَ بَعْدَ مَا يَطْلُبُ الْكَلْبُ الصَّيْدَ : بِسْمِ اللهِ ، فَأَصَادَ الْكَلْبُ فَلْيَأْكُلْ.

(۱۹۹۵٦) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مالک کے علم کے بغیر کتا شکار کے پیچھے لگ جائے کتے کے شکار کو تلاش کرنے کے بعد اگر شکاری بسم اللہ پڑھ لے اور پھر کتا شکار کرے تو وہ اسے کھا سکتا ہے۔

(۱۹۹۵۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ ، أَوْ سَهْمَكَ ، فَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ ، أَيْ حِينَ تُرْسِلُهُ ، ثُمَّ سَمَّيْتَ قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَهُ ، فَلاَ تَأْكُلْ حَتَّى تُسَمِّيَ حِينَ تُرْسِلُهُ.

(۱۹۹۵۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے یا تیر کو شکار کی طرف روانہ کرو اور اس وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ۔ پھر بعد میں وہ تیر یا کتا شکار تک پہنچے تو تم اس شکار کو نہیں کھا سکتے۔ اس لیے کہ یہ بات ضروری ہے کہ تم اسے روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔

(۱۹۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى وَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۹۹۵۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تیر پھینکتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ابن حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قُلْتُ : رَمَيْت بِحَجَرِي وَنَسِيت أَنْ أُسَمِّيَ ، قَالَ : فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ.

(۱۹۹۵۹) حضرت ابن حرملہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا کہ میں اپنے پتھر کو شکار کی طرف پھینکتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جاؤں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر اسے کھالو۔

(٦) الرَّجُلُ يُرْسِلُ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ فَيَأْخُذُ غَيْرَهُ

اگر کوئی آدمی اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے لیکن وہ کوئی دوسرا جانور شکار کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۹٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ فَيَأْخُذُ غَيْرَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹٦۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے اور وہ کوئی دوسرا جانور شکار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيُصِيبُ غَيْرَهُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹٦۱) حضرت حجاج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی شکار کی طرف تیر پھینکے اور وہ کسی اور جانور کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالے۔

(۱۹۹٦۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا وَسَمَّى عَلَيْهِ فَأَصَابَ غَيْرَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۹۹٦۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے بسم اللہ پڑھ کر کسی جانور پر تیر پھینکا اور وہ کسی دوسرے جانور کو لگ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۹۹۶۳) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٩٩٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ يَرْمِي الصَّيْدَ ، وَلاَ يَتَعَمَّدُ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمَا قَالَ : يَأْكُلُ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ.

(۱۹۹۶۴) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے شکار کی طرف تیر پھینکا اس نے کسی خاص جانور کے نشانہ نہ باندھا اور وہ کسی ایک کو لگ گیا تو وہ اس کو کھا سکتا ہے، بشرطیکہ اس نے اسے روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہو۔

(٧) فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمُشْرِكِ

مشرک کے کتے کے شکار کا حکم

(١٩٩٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي كَلْبِ الْمُشْرِكِ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ كَشَفْرَتِهِ ، قَالَ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : إِذَا كُنْتَ أَنْتَ تَصِيدُ بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۹۹۶۵) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے مشرک کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر تم خود اس کے کتے سے شکار کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٩٩٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ وَالْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۱۹۹۶۶) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے مجوسی، یہودی اور عیسائی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(١٩٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَصِيدُ بِكَلْبِ الْمَجُوسِيِّ ، وَلاَ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ.

(۱۹۹۶۷) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان مجوسی کے کتے سے نہ تو شکار کر سکتا ہے اور نہ اس کا شکار کھا سکتا ہے۔

(١٩٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَسْتَعِينَ الْمُسْلِمُ بِكَلْبِ الْمَجُوسِيِّ فَيَصِيدُ بِهِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْتَعِينَ بِكَلْبِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَيَصِيدَ بِهِ.

(۱۹۹۶۸) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مسلمان شکار کرنے میں کسی مجوسی کتے سے مدد لے، البتہ ان کے نزدیک یہودی اور عیسائی کے کتے سے مدد لے کر شکار کر سکتا ہے۔

(١٩٩٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ.

(۱۹۹۶۹) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٩٩٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَلْبُهُ كَسِكِّينِهِ.

(۱۹۹۷۰) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا کتا اس کی چھری کی طرح ہے۔

(١٩٩٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْيَهُودِيِّ

وَالنَّصْرَانِیِّ وَذَبَائِحِهِمْ ، وَلاَ خَیْرَ فِی صَیْدِ الْمَجُوسِ وَذَبَائِحِهِمْ.

(۱۹۹۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کا شکار اور ذبیحہ حلال ہے۔ البتہ مجوسی کے شکار اور ذبیحہ میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۹۹۷۲) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ خَیْرَ فِی صَیْدِ الْمَجُوسِیِّ ولا بَازِهِ ، وَلاَ فِی کَلْبِهِ.

(۱۹۹۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار، اس کے باز اور اس کے کتے میں خیر نہیں۔

(۱۹۹۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا کَرِهَا صَیْدَ کَلْبِ الْمَجُوسِیِّ.

(۱۹۹۷۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے مجوسی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ کان یَکْرَه أَنْ یَسْتَعِیرَ الرَّجُلُ کَلْبَ الْمَجُوسِیِّ ، أَوِ النَّصْرَانِیِّ ، أَوِ الْیَهُودِیِّ فَیَصِیدَ بِهِ وَیَقُولُ : مَا عَلَّمْتُمْ أَنْتُمْ.

(۱۹۹۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ مسلمان کسی مجوسی، عیسائی اور یہودی سے اس کا کتا مانگ کر اس سے شکار کرے۔ وہ اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت (وما علّمتم) پڑھتے کہ اس میں مسلمانوں کو خطاب ہے۔

(۱۹۹۷٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ کَرِهَ صَیْدَ کَلْبِ الْمَجُوسِیِّ.

(۱۹۹۷۵) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے مجوسی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ کَرِهَ صَیْدَ الْمَجُوسِیِّ.

(۱۹۹۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے مجوسی کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷۷) سَمِعْت وَکِیعًا یَقُولُ : سَمِعْت سُفْیَانَ یَکْرَهُ صَیْدَ کَلْبِ الْمَجُوسِیِّ حَتَّی یَأْخُذَ مِنْ تَعْلِیمِ الْمُسْلِمِ.

(۱۹۹۷۷) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کا کتا جب تک مسلمان سے تعلیم نہ لے تو اس کا شکار مکروہ ہے۔

(۸) فی صید طیر المجوسی

مجوسی کے شکاری پرندے کے شکار کا بیان

(۱۹۹۷۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْمَجُوسِیُّ یُرْسِلُ إلی بَازِه ؟ قَالَ : نَعَمْ

(۱۹۹۷۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

(۱۹۹۷۹) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی طَیْرِ الْمَجُوسِیِّ ، قَالَ : لاَ یُؤْکَلُ.

(۱۹۹۷۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے پرندے کا شکار نہ کھایا جائے گا۔

(۱۹۹۸۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هِشَامٍ وَوَکِیعٌ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِیسَی بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، أَنَّہُ کَرِہَ صَیْدَ صَقْرِہِ وَبَازِہِ.

(۱۹۹۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجوسی کے شکرے اور باز کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۸۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ خَیْرَ فِی صَقْرِہِ ، وَلاَ فِی بَازِہِ.

(۱۹۹۸۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکرے اور باز کا شکار مکروہ ہے۔

(۱۹۹۸۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، أَنَّہُ کَرِہَ صَیْدَ صَقْرِہِ وَبَازِہِ.

(۱۹۹۸۲) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکرے اور باز کا شکار مکروہ ہے۔

(۹) الرَّجُلُ یَأْخُذُ الصَّیْدَ وَبِہِ رَمَقٌ ، مَا قَالُوا فِی ذَلِکَ وَمَا جَائَ فِیہِ ؟

اگر کوئی آدمی شکار کو پکڑے اور اس میں زندگی کی رمق موجود ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۸۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إذَا أَخَذْتَ الصَّیْدَ وَبِہِ رَمَقٌ فَمَاتَ فِی یَدِکَ فَلاَ تَأْکُلْہُ.

(۱۹۹۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم شکار کو پکڑو اور اس میں زندگی کی رمق موجود ہو اور وہ تمہارے ہاتھ میں مر جائے تو اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّہُ رَمَی دُبسیًّا بِحَجَرٍ فَأَخَذَ عَبْدُ اللہِ یُعَالِجُہُ بِقَدُومٍ مَعَہُ لِیَذْبَحَہُ فَمَاتَ فِی یَدِہِ قَبْلَ أَنْ یَذْبَحَہُ فَأَلْقَاہُ.

(۱۹۹۸۴) حضرت عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ایک کبوتر کو پتھر مارا اور اسے گرا دیا، انہوں نے اسے پکڑ کر اپنے پاس موجود ایک تیشہ اس کی گردن پر پھیرا تا کہ اسے ذبح کر دیں لیکن وہ ان کے ذبح کرنے سے پہلے مر گئی تو انہوں نے اسے پھینک دیا۔

(۱۹۹۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، قَالَ : إذَا کُنْتَ فِی تَخْلِیصِ الصَّیْدِ فَسَبَقَکَ بِنَفْسِہِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَأْکُلَہُ ، وَإِنْ تَرَبَّصْتَ بِہِ فَمَاتَ فَلاَ تَأْکُلْہُ.

(۱۹۹۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم شکار تک پہنچنے کی کوشش کرو اور وہ تمہارے پہنچنے سے پہلے مر جائے تو اس کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم اسے پکڑ لو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع بھی ملے لیکن تم اس کو ذبح نہ کرو تو اب اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۸۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَکَمَ عَنِ الرَّجُلِ یُدْرِکُ الصَّیْدَ وَبِہِ رَمَقٌ فَیَدَعُ الْکَلْبَ حَتَّی یَقْتُلَہُ ، قَالَ : لاَ یَأْکُلُ.

(۱۹۹۸۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی شکار کو پہنچے اور اس میں زندگی کی

رمق موجود ہو لیکن اس کا کتا اسے مار ڈالے تو اس شکار کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے مت کھائے۔

(۱۹۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ ، فَأَدْرَكَ الصَّيْدَ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَمَاتَ فِي يَدَيْهِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ الْكَلْبُ مُكَلَّبًا فَلْيَأْكُلْ.

(۱۹۹۸۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا، جب آدمی شکار تک پہنچا تو اس میں زندگی کی رمق باقی تھی لیکن وہ اس کے ہاتھ میں مر گیا اب اگر اس کا کتا سدھایا ہوا تھا تو وہ آدمی اسے کھا سکتا ہے۔

(۱۰) الرَّجُلُ يُرْسِلُ الْكَلْبَ وَيُسَمِّي وَلَمْ يَرَ صَيْدًا

اگر کوئی شکار کو دیکھے بغیر کتے کو روانہ کر دے اور بسم اللہ بھی پڑھ لے

(۱۹۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَحَدُهُمْ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَيُسَمِّي ، وَلاَ يَرَى صَيْدًا فَإِذَا صَادَ أَكَلَهُ.

(۱۹۹۸۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی شکار کو دیکھے بغیر اپنے کتے کو روانہ کر دے اور کتا شکار کر لے تو اس شکار کو کھالے۔

(۱۹۹۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْكِلاَبِ تَنْفَلِتُ مِنْ مَرَابِطِهَا فَتَقْتُلُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹۸۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ان کتوں کے قتل کے بارے میں سوال کیا جو اپنے باندھے جانے کی جگہ سے بھاگ جائیں اور شکار کر لیں تو اس کا شکار کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۱۱) مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إذا أَرْسَلَ كَلْبَهُ ؟

کتوں کو شکار پر چھوڑتے وقت کیا کہا جائے؟

(۱۹۹۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَعْرُوف ، قَالَ : خَرَجْنَا بِكِلاَبٍ فَلَقِينَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : إذَا أَرْسَلْتُمُوهُ فَسَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهَا وَقُولُوا : اللَّهُمَّ اهْدِ صُدُورَهَا.

(۱۹۹۹۰) حضرت معروف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے کتوں کو لے کر نکلے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتوں کو روانہ کرو تو بسم اللہ پڑھو اور یہ کہو: (ترجمہ) اے اللہ ان کے دلوں کو درست راستہ دکھا۔

(۱۹۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ إذَا أَرْسَلَ كِلاَبَهُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ صُدُورَهَا.

(۱۹۹۹۱) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب اپنے کتوں کو شکار کے لیے روانہ کرتے تو یہ دعا وہ کرتے

تھے(ترجمہ) اے اللہ! ان کے دلوں کو سیدھا راستہ دکھا۔

(۱۲) الْكَلْبُ يَشْرَبُ مِنْ دَمِ الصَّيْدِ

اگر کتا شکار کا خون پی لے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٩٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إِنْ شَرِبَ مِنْ دَمِهِ فَلَا تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ مَا عَلَّمْته.

(۱۹۹۹۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کا خون پی لے تو اس کا شکار مت کھاؤ کیونکہ جو تم نے اسے سکھایا ہے وہ اس نے نہیں سیکھا۔

(١٩٩٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، وَإِنْ شَرِبَ فَكُلْ.

(۱۹۹۹۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو اسے مت کھاؤ لیکن اگر وہ خون پیئے تو کھا سکتے ہو۔

(١٩٩٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ ، وَإِنْ شَرِبَ فَلَا تَأْكُلْ.

(۱۹۹۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو تم اسے نہ کھاؤ اور اگر وہ اس کا خون پیے تو اسے کھالو۔

(١٩٩٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَكُلْ وَإِنْ شَرِبَ فَكُلْ.

(۱۹۹۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو اسے پھر بھی کھالو اور اگر وہ اس کا خون پی لے تو پھر بھی کھالو۔

(۱۳) فِي صَيْدِ الْبَازِي ، مَنْ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

جن حضرات کے نزدیک باز کا شکار بھی جائز ہے

(١٩٩٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الطَّيْرِ وَالْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ وَغَيْرِهَا ، وَمَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ فَهُوَ لَكَ ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْهُ.

(۱۹۹۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پرندوں، بازوں یا شکروں کے ذریعے کئے گئے شکار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھالو اور اگر ذبح نہ کر سکو تو پھر نہ کھاؤ۔

(١٩٩٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْكَلْبُ وَالْبَازِي شَيْءٌ وَاحِدٌ ، كُلٌّ صُيُودٌ.

(۱۹۹۹۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا ہو یا باز سب کا ایک حکم ہے یہ سب شکاری ہیں۔

(١٩٩٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّف ، قَالَ : قَالَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ :هَذَا مَا قَدْ أُثْبِتُّ لَكَ ، إِنَّ الصُّقُورَ وَالْبَازِيَ مِنَ الْجَوَارِحِ.

(۱۹۹۹۸) حضرت خثیمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شکرا اور باز سب شکاری ہیں۔

(١٩٩٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِصَيْدِ الْبَازِي وَالصَّقْرِ.

(۱۹۹۹۹) حضرت حسن رحمہ اللہ باز اور شکرے کے شکار میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٠٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّقْرِ وَالْبَازِي هما بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ.

(۲۰۰۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ باز اور شکرا کتے کی طرح ہیں۔

(٢٠٠٠١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ قَالَ :مِنَ الطَّيْرِ وَالْكِلاَبِ.

(۲۰۰۰۱) حضرت مجاہد نے آیت قرآنی ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ کی تفسیر میں پرندوں اور کتوں کا ذکر کیا ہے۔

(١٤) الْبَازِي يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ

اگر باز اپنے شکار میں سے کھالے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٠٠٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَيْدِ الْبَازِي ، فَقَالَ :مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ. (ابو داؤد ۲۸۴۵۔ احمد ۴/ ۲۵۷)

(۲۰۰۰۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کہ باز تمہارے لیے جو شکار کرے اسے کھالو۔

(٢٠٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :إِذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۰۳) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ باز اگر شکار میں سے کھائے تو تم مت کھاؤ۔

(٢٠٠٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَازِي ، وَإِنْ أَكَلَ.

(۲۰۰۰۴) حضرت جابر اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھاؤ خواہ اس نے خود اس میں سے کھایا ہو۔

(٢٠٠٠٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الصَّقْرِ وَالْكَلْبِ :إِنْ أَصَابَ مِنْهُ ، أَوْ أَكَلَ مِنْهُ فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ.

(۲۰۰۰۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر باز اپنے شکار میں سے کھائے پھر بھی تم اس کو کھالو۔

(٢٠٠٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْكَلْبِ إِذَا كَانَ مُعَلَّمًا فَأَصَابَ صَيْدًا ، أَوِ

الْبَازِی فَأَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۰٦) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ سدھایا ہوا کتا یا باز شکار میں سے کچھ کھالے تو تم نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إذَا نَتَفَ الطَّيْرَ ، أَوْ أَكَلَ فَكُلْ ، فَإِنَّمَا تَعْلِيمُهُ أَنْ يَرْجِعَ إلَيْك.

(۲۰۰۰۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر شکاری پرندہ شکار کو نوچے یا کھائے تو تم بھی اس میں سے کھالو کیونکہ اس کی تعلیم بس اتنی ہے کہ وہ تمہارے پاس واپس آئے۔

(۲۰۰۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ :إذَا أَرْسَلْت صَقْرَك ، أَوْ بَازِيك ، ثُمَّ دَعَوْته فَأَتَاك فَذَاكَ عِلْمُهُ ، فَإِذا أَرْسَلْت عَلَى صَيْدٍ فَأَكَلَ فَكُلْ.

(۲۰۰۰۸) حضرت عامر اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے شکرے یا باز کو شکار پر چھوڑو، پھر تم اسے بلاؤ اور وہ تمہارے پاس آ جائے تو اس کی تعلیم یہی ہے، ایسے پرندے کو جب تم شکار پر چھوڑو اور وہ اس میں سے کھالے تو تم بھی اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۰۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إذَا أَرْسَلْت كَلْبَك أو بَازِيك فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَهُ.

(۲۰۰۰۹) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے یا باز کو شکار پر چھوڑو تو اس کا شکار کھاؤ خواہ اس کا دو تہائی کھالیا ہو۔

(۲۰۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّي ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إذَا أَكَلَ الْبَازُ ، أَوِ الصَّقْرُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۱۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر باز یا شکرا شکار میں سے کھائے تو اسے نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ فِي الْبَازِي وَالصَّقْرِ :يَأْكُلُ ، قَالَ عَطَاءٌ :إذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَقَالَ :الْحَسَنُ :كُلْ.

(۲۰۰۱۱) حضرت حسن اور حضرت عطاء سے باز اور شکرا کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر وہ شکار میں سے کھالیں تو کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں مت کھاؤ۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ کھالو۔

(۲۰۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِصَيْدِ الْفَهْدِ بَأْسًا.

(۲۰۰۱۲) حضرت طاوس چیتے کے شکار کو جائز سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيح ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْفَهْد مِنَ الْجَوَارِح.

(۲۰۰۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چیتا شکاری جانور ہے۔

(۲۰۰۱٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْفَهْدِ.

(۲۰۰۱٤) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ چیتے کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۰۱۵) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْفَهْدِ.

(۲۰۰۱۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ چیتے کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۰۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْفَهْدُ وَالشَّاهِينُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ.

(۲۰۰۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چیتا اور شاہین کتے کی طرح ہیں۔

(۲۰۰۱۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ صَيْدَ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِصَيْدِ الْبَازِي إِذَا أَكَلَ لأَنَّ الْكَلْبَ وَالْفَهْدَ يُضَرَّيَانِ وَالْبَازِ لاَ يُضَرَّى.

(۲۰۰۱۷) حضرت ابراہیم اس شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے جس میں سے کتا یا چیتا کھالے، لیکن اگر باز کھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کیونکہ کتا اور چیتا شکار کھانے کے شوقین ہیں جبکہ باز ایسا نہیں۔

(۱۵) فِي صيدِ المجوسِيِّ السّمك

مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کا حکم

(۲۰۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ السَّمَكِ.

(۲۰۰۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلِ السَّمَكَ ، لاَ يَضُرُّكَ مَنْ صَادَهُ.

(۲۰۰۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کھالو اور اس کی پرواہ نہ کرو کہ اسے کس نے شکار کیا ہے۔

(۲۰۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ الْحِيتَانَ.

(۲۰۰۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار میں سے سوائے مچھلی کے اور کچھ نہ کھایا جائے گا۔

(۲۰۰۲۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كُلْ صَيْدَ الْبَحْرِ مَا صَادَهُ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ.

(۲۰۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سمندر کی چیزوں میں یہودی، عیسائی اور مجوسی کا شکار کھالو۔

(۲۰۰۲۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ السَّمَكَ.

(۲۰۰۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۰۲۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كُلْ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُودِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مجوسی، عیسائی اور یہودی کی شکار کردہ مچھلی کھالو۔

(٢٠٠٢٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٢٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الْمَجُوسِيِّ يَصِيدُ السَّمَكَ ، قَالَ : صَيْدُهُ ذَكِيٌّ.

(۲۰۰۲۵) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا شکار ذبح کرنے کی طرح ہے۔

(٢٠٠٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ يَعْنِي لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۶) حضرت حماد مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کو جائز قرار دیتے تھے۔

(٢٠٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ السَّمَكَ وَالْجَرَادَ.

(۲۰۰۲۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار میں سے مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ۔

(٢٠٠٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۸) حضرت عطاء اور حضرت نخعی مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُؤْكَلُ صَيْدُهُمْ فِي الْبَحْرِ ، وَلاَ يُؤْكَلُ صَيْدُهُمْ فِي الْبَرِّ.

(۲۰۰۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجوسی کا سمندر کا شکار کھایا جائے گا خشکی کا شکار نہ کھایا جائے گا۔

(١٦) مَنْ كره صيد المجوسيِّ

جن حضرات نے مجوسی کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے

(٢٠٠٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٠٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۰۳۱) مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے

اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ سَمَّى ، أَوْ لَمْ يُسَمِّ.

(۲۰۰۳۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجوسی کا شکار نہ کھاؤ خواہ وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

(١٧) الرّجل يرمِي الصّيد ويغِيب عنه ثمّ يجِد سهمه فِيهِ

اگر کوئی شکار کی طرف تیر مارے لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے، بعد میں اسے اپنا تیر جانور کو لگا ہوا ملے کیا حکم ہے؟

(٢٠٠٣٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ ، فَقَالَ : إِنِّي رَمَيْتُ أَرْنَبًا فَأَعْجَزَنِي طَلَبُهَا حَتَّى أَدْرَكَنِي اللَّيْلُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَوَجَدْتُهَا وَفِيهَا سَهْمِي ، فَقَالَ : أَصْمَيْتَ ، أَوْ أَنْمَيْتَ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ أَنْمَيْتُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّيْلَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَظِيمٌ ، لاَ يَقْدُرُ قدره إِلاَّ الَّذِي خَلَقَهُ لَعَلَّهُ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهَا شَيْءٌ انْبِذْهَا. (ابوداؤد ۳۸۳)

(۲۰۰۳۳) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا اس نے کہا کہ میں نے ایک خرگوش کو تیر مارا، میں اسے تلاش نہ کر سکا یہاں تک کہ رات ہوگئی، صبح وہ خرگوش مجھے مل گیا اور اس میں میرا تیر تھا، اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے اسی وقت مار دیا تھا یا وہ بعد میں کسی اور عارض سے مرا تھا؟ اس نے کہا نہیں، وہ بعد میں مرا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ رات اللہ کی ایک عظیم مخلوق ہے، اس کی حقیقت سوائے اس کے خالق کے کوئی نہیں جان سکتا، شاید اس خرگوش کو کسی اور چیز نے مارا ہو اس لیے اسے پھینک دو۔

(٢٠٠٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (بیهقی ۲۴۱)

(۲۰۰۳۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٠٣٥) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَة ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ : إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي ، ثُمَّ أَجِدُ سَهْمِي فِيهِ مِنَ الْغَدِ أَعْرِفُهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ آكُلُهُ.

(۲۰۰۳۵) زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں ایک جانور کو تیر ماروں اور وہ مجھ سے غائب ہو جائے، اگلے دن وہ مجھے ملے اور اس میں میرا تیر ہو تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت ابو

الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ ایسا ہوتو میں کھالوں گا۔

(٢٠٠٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ عَبْدٌ أَسْوَدُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأُصْمِي وَأُنْمِي ، فَقَالَ :مَا أَصْمَيْتَ فَكُلْ وَمَا أَنْمَيْت فَلاَ تَأْكُلْ.

(٢٠٠٣٦) ایک حبشی غلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر میں کسی جانور پر تیر چلاؤں اور میں اسے اپنے تیر سے ہلاک کردوں یا تیر لگنے کے بعد وہ کسی اور وجہ سے ہلاک ہوتو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمہارا تیر لگنے سے ہلاک ہوتو کھالو اور اگر بعد میں ہلاک ہوتو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ.

(٢٠٠٣٧) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٠٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا رَمَى ، ثُمَّ وَجَدَ سَهْمَهُ مِنَ الْغَدِ فَلْيَأْكُلْ.

(٢٠٠٣٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی شکار کو تیر مارے اور اگلے دن اپنا تیر اس میں لگا دیکھے تو اسے نہ کھائے۔

(٢٠٠٣٩) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ، قَالَ :فَإِنْ وَجَدْته لَمْ يَقَعْ فِي مَاءٍ ، وَلَمْ يَقَعْ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ.

(٢٠٠٣٩) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور وہ غائب ہوجائے تو اب اگر وہ اسے پانی میں، یا پہاڑ سے گرا ہوا یا کسی درندے کا روندا ہوا نہ پائے تو کھالے۔

(٢٠٠٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا وَجَدْت سَهْمَك فِيهِ مِنَ الْغَدِ فَعَرَفْته فَلاَ بَأْسَ.

(٢٠٠٤٠) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر تم اگلے دن شکار میں اپنا تیر لگا پاؤ تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠٤١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا غَابَ عَنْك لَيْلَةً ، وَإِنْ وَجَدْت سَهْمَك فِيهِ مِنَ الْغَدِ فَعَرَفْته ، فَلاَ تَأْكُلْ.

(٢٠٠٤١) حضرت مکحول فرمایا کرتے تھے کہ شکار اگر رات کو تم سے غائب ہوجائے اور اگلے دن تم اپنا تیر اس میں لگا دیکھو اور اسے پہچان لو تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا رَمَيْت الصَّيْدَ فَغَابَ عَنْك لَيْلَةً فَمَاتَ فَوَجَدْت سَهْمَك فِيهِ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ تم سے غائب ہو کر مر جائے تو تم اس میں اپنا تیر بھی دیکھو تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٣) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِى عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :إِنِّى أَرْمِى الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّى ، ثُمَّ أَجِدُهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ :سَعِيدٌ :إِنْ وَجَدْته وَلَيْسَ فِيهِ إِلاَّ سَهْمُك فَكُلْ ، وَإِنْ لاَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۴۳) حضرت حبیب بن ابی عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ میں اگر شکار کو تیر ماروں اور وہ مجھ سے غائب ہو جائے اور پھر بعد میں مل جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اس میں صرف تمہارے تیر کا نشان ہو تو کھالو اور اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحَدُنَا يَرْمِى الصَّيْدَ فَيَقْتَفِى أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنْ شَاءَ ، أَوَ قَالَ : يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ. (بخاری ۵۴۸۴۔ مسلم ۱۵۳۱)

(۲۰۰۴۴) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شکار پر تیر چلاتا ہے اور دو تین دن تک اسے تلاش کرتا ہے، وہ شکار اسے مردہ حالت میں ملتا ہے اور تیر اس میں پیوست ہوتا ہے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو اسے کھا سکتا ہے۔

(٢٠٠٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ أَرْمِيه فَأَطْلُبُ الأَثَرَ بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ قَالَ : إِذَا وَجَدْت سَهْمَك فِيهِ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ. (ترمذی ۱۴۶۸۔ احمد ۴/ ۳۷۷)

(۲۰۰۴۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر میں شکار پر تیر چلاؤں اور وہ اگلے دن ملے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ اگر تمہارا تیر اس میں پیوست ہو اور اس کو کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

(١٨) إذا رمى صيدًا فوقع فِى الماءِ

اگر شکار کو تیر لگے اور وہ پانی میں گر جائے

(٢٠٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا رَمَيْت طَيْرًا فَوَقَعَ فِى الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنِّى أَخَافُ ، أَنَّ الْمَاءَ قَتَلَهُ ، وَإِنْ رَمَيْت صَيْدًا وَهُوَ عَلَى جَبَلٍ فَتَرَدَّى فَلاَ تَأْكُلْهُ فَإِنِّى أَخَافُ ، أَنَّ التَّرَدِّى الذى أَهْلَكَهُ.

(۲۰۰۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اسے پانی نے نہ مار ڈالا ہو اور اگر تم شکار کو تیر مارو اور وہ پہاڑ سے گر جائے تو اسے مت کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں گرنے کی وجہ سے اس کی موت واقع نہ ہوئی ہو۔

(٢٠٠٤٧) حَدَّثَنَا عبده بن سليمان ، عن عاصم ، عن الحسن :مثله.

(۲۰۰۴۷) حضرت حسن سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٠٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنْ وَجَدْته لَمْ يَقَعْ فِي المَاءِ ، وَلَمْ يَقَعْ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ.

(۲۰۰۴۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور وہ اس سے غائب ہو جائے اگر وہ اسے پانی میں گرا ہوا، یا پہاڑ سے گرا ہوا یا درندے سے محفوظ حالت میں پائے تو کھالے۔

(٢٠٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي دَجَاجَةٍ ذُبِحَتْ فَوَقَعَتْ فِي مَاءٍ فَكَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۰۰۴۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر مرغی کو ذبح کیا جائے اور وہ پانی میں گر جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔

(٢٠٠٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْته فَوَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ ، وَإِذَا رَمَيْته فَتَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم جانور کو پکڑو اور وہ پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ اور اگر تم اسے تیر مارو اور وہ پہاڑ سے گر جائے تو بھی اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب شکار پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَإِنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۵۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب شکار پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ اور جب پہاڑ سے گر جائے تو بھی اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِنْ وَجَدْته لَمْ يَتَرَدَّ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَاءً فَلْتَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ وہ پہاڑ سے نہ گرا ہو اور وہ پانی میں نہ ڈوبا ہو تو اسے کھا

سکتے ہو۔

(٢٠٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا عَلَى شَاهِقٍ فَتَرَدَّى حَتَّى وَقَ عَلَى الأَرْضِ وَهُوَ مَيِّتٌ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَاتَ مِنْ رَمْيَتِهِ أُكِلَ ، وَإِنْ كان شَكَّ أَنَّهُ مَاتَ مِنَ التَّرَدِّي لَمْ يَأْكُلْ.

(٢٠٠٥٤) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شکاری نے بلندی پر بیٹھے شکار کو تیر مارا اور وہ نیچے آ گا تو اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس کے تیر لگنے سے مرا ہے تو کھالے اور اگر اس کو شک ہو کہ وہ نیچے گرنے سے مرا ہے تو اسے نہ کھائے۔

(١٩) فِي الرَّجلِ يضرِب الصّيد فيبِين مِنه العضو

اگر کوئی بھی آدمی شکار کو تیر مارے اور اس کا عضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٠٥٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ فَقَطَعَهَا ، فَقَالَ : دَعُوا مَا سَقَطَ وَذَكُّوا مَا بَقِيَ فَكُلُوهُ.

(٢٠٠٥٥) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شکار حمار وحشی کے پاؤں پر وار کر کے اس کا پاؤں کاٹ دے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حصہ کٹ گیا ہے اسے پھینک دو اور باقی جانور کو ذبح کر کے کھالو۔

(٢٠٠٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَ ضَرَبَ الصَّيْدَ فَبَانَ عُضْوٌ لَمْ يُؤْكَلْ مَا أَبَانَ وَأُكِلَ مَا بَقِيَ.

(٢٠٠٥٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شکار پر وار کرے اور اس کا کوئی عضو کٹ جائے تو کٹے ہوئے عضو کو نہ کھائے باقی کو کھالے۔

(٢٠٠٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ الصَّيْ فَبَانَ عُضْوٌ مِنهُ تَرَكَ مَا سَقَطَ وَأَكَلَ مَا بَقِيَ.

(٢٠٠٥٧) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار پر وار کرے اور اس کا کوئی عضو الگ ہو جائے تو وہ گرے ہوئے عضو کو چھو دے اور باقی ماندہ کو کھالے۔

(٢٠٠٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ يَدَعُ مَا أَبَانَ وَيَأْكُلُ مَا بَقِيَ ، فَإِنْ جَزَلَهُ جَزْلاً فَلْيَأْكُلْهُ.

(٢٠٠٥٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے عضو کو چھوڑ دے اور باقی کو کھالے اگر اسے بری طرح پھاڑ کے رکھ دے تو پھر بھی کھالو۔

(۲۰۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۲۰۰۵۹) حضرت عطاء سے بھی یہی منقول ہے۔

(۲۰۰۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا أَبَانَ مِنْهُ عُضْوًا تَرَكَ مَا أَبَانَ وَذَكَّى مَا بَقِيَ ، وَإِنْ جَزَلَهُ بِاثْنَيْنِ أَكَلَهُ.

(۲۰۰۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر شکار سے کوئی عضو الگ ہو جائے تو اسے چھوڑ دے اور باقی کو ذبح کر کے کھالے، اگر وار نے اسے دو ٹکڑے کر دیا ہو تو پھر بھی کھالے۔

(۲۰۰۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ صَيْدًا فَأَبَانَ مِنْهُ يَدًا ، أَوْ رِجْلاً وَهُوَ حَيٌّ ، ثُمَّ مَاتَ، قَالَ :يَأْكُلُهُ، وَلاَ يَأْكُلُ مَا بَانَ مِنْهُ إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَهُ فَيَقْطَعَهُ فَيَمُوتَ مِنْ سَاعَته فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَأْكُلْهُ كُلَّهُ.

(۲۰۰۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی شکار کو تیر مارا اور اس کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دیا جبکہ جانور زندہ تھا، پھر وہ مر گیا تو اسے کھالے اور اس کے کٹے ہوئے حصے کو نہ کھائے۔ البتہ اگر اس نے اتنا شدید وار کیا کہ اس عضو کے کٹتے ہی مر گیا تو اس صورت میں سارا ہی کھالے۔

(۲۰۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الصَّيْدَ بِالشَّيْءِ فَيَبِينُ مِنْهُ الشَّيْءُ وَيَتَحَامَلُ مَا كَانَ فِيهِ الرَّأْسُ ، قَالَ :لاَ يَأْكُلُ مَا بَانَ مِنْهُ ، وَإِنْ وَقَعَا جَمِيعًا أَكَلَهُ.

(۲۰۰۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شکاری شکار کو کوئی چیز مارے جس سے اس کا عضو ہی الگ ہو جائے تو یہ اس سر والے حصے کو اٹھائے اور باقی حصے کو نہ کھائے، اگر اس کا جسم دو ٹکڑے ہو گیا تو پھر اسے کھالے۔

(۲۰۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :إِذَا ضَرَبَ الصَّيْدَ فَسَقَطَ عَنْهُ عُضْوٌ فَلاَ يَأْكُله يَعْنِي الْعُضْوَ.

(۲۰۰۶۳) حضرت حسن اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر شکار پر وار کیا اور اس کا کوئی عضو کاٹ دیا تو اس عضو کو نہ کھائے۔

(۳۰) المناجل تنصب فتقطع

اگر درانتیاں شکار کے لیے لگائی جائیں اور ان کی زد میں کوئی شکار آجائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۰۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بن عبد الرحمن ، عن مَسْرُوق سُئِلَ عَنْ صَيْدِ الْمَنَاجِلِ ، قَالَ : إِنَّهَا تَقْطَعُ مِنَ الظِّبَاءِ وَالْحُمُرِ فَيَبِينُ مِنْهُ الشَّيْءُ وَهُوَ حَيٌّ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا أَبَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَيٌّ فَدَعْهُ وَكُلْ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۰۰۶۴) حضرت مسروق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ درانتیوں کے ذریعے شکار کا کیا حکم ہے یہ خفیہ جگہوں میں لگائی جاتی ہیں اور بعض اوقات ہرنوں اور حمار وحشی کے عضو کو کاٹ دیتی ہیں جبکہ جانور زندہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کٹے ہوئے عضو کو چھوڑ دو اور باقی حصے کو کھالو۔

(۲۰۰۶۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنَاجِلِ الَّتِي تُوضَعُ فَتَمُرُّ بِهَا فَتَقْطَعُ مِنْهَا ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۶۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر درانتیاں لگائی جائیں اور ان سے جانور کا کوئی عضو کٹ جائے تو اسے کھانا جائز نہیں۔

(۲۰۰۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا وَقَعَ الصَّيْدُ فِي الْحِبَالَةِ ، فَكَانَ فِيهَا حَدِيدَةٌ فَأَصَابَ الصَّيْدُ الْحَدِيدَةَ فَكُلْ ، وَإِنْ لَمْ تُصِبه الْحَدِيدَةَ ، فَإِنْ لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر جانور کسی جال میں گرا اور اس میں لوہے کے آلات لگے اور وہ لوہا اس کو چھو گیا تو کھالو اور اگر لوہا اس کو نہیں چھا اور تمہیں وہ جانور ذبح کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تو اسے مت کھاؤ۔

(۲۰۰۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْمَنَاجِلِ ، وَقَالَ سَالِمٌ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۰۶۷) حضرت عامر نے درانتیوں سے شکار کو مکروہ قرار دیا اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱) فِي المِعراضِ

معراض ❶ کے ذریعہ شکار کا بیان

(۲۰۰۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ :مَا أَصَبْت بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْت بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.

(بخاری ۵۴۷۵۔ مسلم ۱۵۲۹)

(۲۰۰۶۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر جانور کو اس کی نوک لگے تو کھالو اور اگر اس کا عرض لگے تو یہ مردار ہے۔

(۲۰۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّا قَوْمٌ نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا ؟ قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَبْت بِالْمِعْرَاضِ إلاَّ مَا ذَكَّيْت. (احمد ۲۵۷۔ طبرانی ۱۶۲)

❶ معراض اس تیر کو کہتے ہیں جس کے پر نہ ہوں، یہ ہدف کو عرض کے اعتبار سے لگتا ہے نوک کی جانب سے نہیں لگتا۔

(۲۰۰۶۹) حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم معراض سے شکار کریں تو کیا وہ ہمارے لیے حلال ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ معراض سے شکار کیا گیا صرف وہ جانور تمہارے لیے حلال ہے جسے تم ذبح کرو۔

(۲۰۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاض.

(۲۰۰۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ معراض سے کیا گیا شکار کھا لیتے تھے۔

(۲۰۰۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَان : مَا خَزَقَ الْمِعْرَاضُ فَكُلْ.

(۲۰۰۷۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اگر معراض شکار کے اندر گھس جائے تو اسے کھالو۔

(۲۰۰۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخْزِقَ.

(۲۰۰۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معراض کا شکار اس وقت تک حلال نہیں اس کے جسم کو کاٹ نہ ڈالے۔

(۲۰۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

(۲۰۰۷۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۰۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَافِيرَ صَادَهُنَّ بِمِعْرَاضٍ فَمِنْهَا مَا جَعَلَهُ فِي مِخْلاَتِهِ وَمِنْهَا مَا جَعَلَهُ فِي خَيْطٍ ، فَقَالَ : هَذَا مَا صِدْتُ بِمِعْرَاضٍ ، مِنْهَا مَا أَدْرَكْتُ ذَكَاتَهُ ، وَمِنْهَا مَا لَمْ أُدْرِكْ ذَكَاتَهُ ، فَقَالَ : مَا أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۷۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی صحابی رسول حضرت فضالہ بن عبید کے پاس کچھ پرندے لے کر آیا جنہیں اس نے معراض سے شکار کیا تھا۔ ان میں سے بعض اس نے تھیلے میں رکھے تھے اور کچھ دھاگے سے باندھ رکھے تھے۔ اس نے کہا کہ ان میں سے کچھ کو میں نے ذبح کیا ہے اور کچھ ذبح کرنے سے پہلے مر گئے۔ حضرت فضالہ نے فرمایا کہ جنہیں تم نے ذبح کیا ہے انہیں کھالو اور جنہیں تم نے ذبح نہیں کیا انہیں مت کھاؤ۔

(۲۰۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَأَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيَّ كَانَا يَأْكُلاَنِ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ.

(۲۰۰۷۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت ابو مسلم خولانی معراض سے کیے گئے شکار کو کھا لیتے تھے۔

(۲۰۰۷۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَجُلاً

رَمَى أَرْنَبًا بِعَصًا فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا ، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَأَكَلَهَا.

(۲۰۰۷٦) عبید بن سعد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے لاٹھی سے خرگوش اس طرح شکار کیا کہ اس کے پاؤں بھی توڑ دیئے پھر اسے ذبح کیا تو اسے کھا سکتا ہے۔

(۲۰۰۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْف ، فَقَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ مِنْ نُبَالِ الْمُسْلِمِينَ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ شَيْئًا قَدْ خُزِقَ.

(۲۰۰۷۷) حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے معراض کے ذریعے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کے تیروں میں سے نہ تھا، اس کا شکار نہ کھاؤ البتہ اگر وہ جانور کی کھال کو چیر دے تو کاٹ سکتے ہیں۔

(۲۰۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : إِذَا كُنت أَصَبْت بِحَدِّهِ فَخَزَقَ كَمَا يَخْزِقُ السَّهْمُ فَكُلْ ؟ فَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ إِلاَّ أَنْ تُذَكِّيَهُ.

(۲۰۰۷۸) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے معراض کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تیر کی طرح اس کا نوکیلا حصہ شکار کو لگے تو اسے کھالو اور اگر یہ عرض کے اعتبار سے لگے اور ذبح نہ کر سکو تو نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا أُصِيبَ بِالْمِعْرَاضِ.

(۲۰۰۷۹) حضرت سعید معراض کے ذریعے کیے شکار میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخْزِقَ.

(۲۰۰۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تم معراض کا شکار اس وقت تک نہیں کھا سکتے جب تک وہ اس کی کھال کو کاٹ نہ دے۔

(۲۰۰۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخْزِقَ.

(۲۰۰۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معراض اگر جانور کی کھال کو نہ کاٹے تو اس کا شکار مت کھاؤ۔

(۲۰۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ مَا خَزَقَ.

(۲۰۰۸۲) حضرت ابراہیم جانور کی کھال نہ کٹنے کی صورت میں معراض کے شکار کو ممنوع قرار دیتے تھے۔

(۲۰۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْمِعْرَاضَ إِلاَّ مَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۸۳) حضرت قاسم اور حضرت سالم معراض کے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے، البتہ اگر ذبح کا موقع مل جائے تو پھر کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۸٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: أَمَّا الْمِعْرَاضُ فَقَدْ كَانَ نَاسٌ يَكْرَهُونَهُ

قَالَ :هُوَ مَوْقُوذَةٌ وَلَكِنْ إِذَا خَزَقَ.

(۲۰۰۸۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اسلاف معراض سے کئے گئے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ معراض اگر جانور کی کھال کو نہ کاٹے تو یہ جانور مردار ہے۔

(٢٠٠٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ مَا أَصَابَتِ الْبُنْدُقَةُ وَالْحَجَرُ وَالْمِعْرَاضُ.

(۲۰۰۸۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مٹی کی گولی، پتھر اور معراض سے کیا گیا شکار نہ کھاتے تھے۔

(٢٢) فِي البندقةِ والحجرِ يرمى بِهِ فيقتل ، ما قالوا فِي ذلِكَ ؟

اگر مٹی کی گولی یا پتھر کو شکار پر پھینکا جائے اور شکار مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٢٠٠٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :إِذَا رَمَيْت بِالْحَجَرِ ، أَوِ الْبُنْدُقَةِ وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ فَكُلْ ، وَإِنْ قَتَلَ.

(۲۰۰۸۶) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ کا نام لے کر مٹی کی گولی یا پتھر شکار کی طرف پھینکو تو اس شکار کو کھاؤ خواہ وہ اس کو مار ڈالے۔

(٢٠٠٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ مَا أَصَابَتِ الْبُنْدُقَةُ وَالْحَجَرُ.

(۲۰۰۸۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مٹی کی گولی اور پتھر سے شکار کردہ جانور نہیں کھاتے تھے۔

(٢٠٠٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُنْدُقَةَ إِلاَّ مَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۸۸) حضرت قاسم اور حضرت سالم مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو مکروہ قرار دیتے تھے البتہ جسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَالْبُنْدُقَةِ ، فَقَالَ : ذَلِكَ مَا يُفْتِي بِهِ أَهْلُ الشَّامِ ، وَإِذَا هُوَ لاَ يَرَاهُ.

(۲۰۰۸۹) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے معراض اور مٹی کی گولی سے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام اس کے بارے میں کیا فتویٰ دیں حالانکہ انہوں نے اسے دیکھا ہی نہیں۔

(٢٠٠٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَبْت بِالْبُنْدُقَةِ ، إِلاَّ أَنْ تُذَكِّيَ.

(۲۰۰۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو بغیر ذبح کئے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٩١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ليث ، عن مجاهد ، قَالَ :ما أصبت بالبندقة أو بالحجر فلا تأكل إلا أن تذكى.

(۲۰۰۹۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو بغیر ذبح کیے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَا رَدَّ عَلَيْك حَجَرُك فَكُلْ ، وَكَانَ عِكْرِمَةُ يَكْرَهُهُ وَيَقُولُ :هُوَ مَوْقُوذَةٌ.

(۲۰۰۹۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پتھر سے جو شکار کرو اسے کھالو، حضرت عکرمہ اسے مکروہ قرار دیتے اور مردہ کہا کرتے تھے۔

(٢٠٠٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَك ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابن أبي نجيح ، عن مجاهد :أنه كرهه.

(۲۰۰۹۳) حضرت مجاہد نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٠٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : كُلُ وَحْشِيَّةٍ أَصَبْتهَا بِعَصًا ، أَوْ بِحَجَرٍ ، أَوْ بِبُنْدُقَةٍ وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فكلها.

(۲۰۰۹۴) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہر وہ جنگلی جانور جسے تم لاٹھی، پتھر یا پانی کی گولی سے شکار کرو اور اس پر اللہ کا نام لو تو اسے کھالو۔

(٢٠٠٩٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَتَلَ الْحَجَرُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب پتھر جانور کو مار ڈالے تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْبُنْدُقَةِ إلاَّ مَا ذَكَّيْت.

(۲۰۰۹۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے کیا گیا شکار اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک تم اسے ذبح نہ کرو۔

(٢٠٠٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا رَمَى الرَّجُلُ الصَّيْدَ بِالْحَجَرِ ، وبالجُلاَهِقة فَلاَ تَأْكُلْهُ إلاَّ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی شکار کو پتھر یا مٹی کی گولی مارے تو اسے اس وقت تک نہیں کھا سکتا جب تک اسے ذبح کرنے کا موقع نہ پالے۔

(٢٣) فِي صيدِ الجرادِ والحوتِ ، وما ذكاته ؟

ٹڈی اور مچھلی کا شکار اور ان کی حلت کی صورت

(٢٠٠٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جابر ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْجَرَادُ وَالنُّونُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ فَكُلُوهُ.

(۲۰۰۹۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹڈی اور مچھلی ہر حال میں حلال ہیں اس لیے انہیں کھالو۔

(٢٠٠٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الْحِيتَانُ ذَكِيٌّ كُلُّهَا وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

(۲۰۰۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلیاں ساری کی ساری پاک ہیں اور ٹڈی ساری کی ساری حلال ہے۔

(٢٠١٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْجَرَادُ وَالْحِيتَانُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ ، إلاَّ مَا مَاتَ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّهُ مَيْتَةٌ.

(۲۰۱۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی اور ٹڈی ساری کی ساری حلال ہیں البتہ اگر وہ سمندر میں مر جائے تو مردار ہے۔

(٢٠١٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَكَاةُ الْحُوتِ فَكُّ لَحْيَيْهِ.

(۲۰۱۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اس کے جبڑوں کو کھولنا ہے۔

(٢٠١٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :ذَكَاةُ الْحُوتِ أَخْذُهُ.

(۲۰۱۰۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اسے پکڑنا ہے۔

(٢٠١٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: ذَكَاةُ الْحُوتِ أَخْذُهُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ.

(۲۰۱۰۳) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اسے پکڑنا ہے اور ٹڈی ساری حلال ہے۔

(٢٤) فِي الطَّافِي

وہ مچھلی جو سمندر میں مر جائے اور خراب ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟

(٢٠١٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا مَاتَ فِيهِ فَطَفَا فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۱۰۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جو مچھلی سمندر میں مر جائے اور خراب ہو جائے اسے مت کھاؤ۔

(٢٠١٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا كَرِهَا الطَّافِيَ مِنَ السَّمَكِ.

(۲۰۱۰۵) حضرت قتادہ اور حضرت سعید بن مسیّب نے سمندر میں مر کر خراب ہونے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَكْرَهُ مِنَ السَّمَكِ شَيْئًا إلاَّ الطَّافِيَ مِنْهُ.

(۲۰۱۰۶) حضرت خالد بن محمد صرف اس مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے جو سمندر میں مر کر خراب ہو جائے۔

(۲۰۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عمرو ، عن أبى الشعثاء قَالَ :يكره الطافى منه ، وكل ما جزره.

(۲۰۱۰۷) حضرت ابوالشعثاء سمندر میں مر کر ہلاک ہونے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو تازہ مری ہو اسے کھالو۔

(۲۰۱۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّي آتِي الْبَحْرَ فَأَجِدُهُ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا كَثِيرًا ، فَقَالَ :كُلْ مَا لَمْ تَرَ سَمَكًا طَافِيًا.

(۲۰۱۰۸) حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں سمندر کے کنارے پر بہت سی مچھلیوں کو گرا ہوا دیکھتا ہوں، ان کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مچھلی خراب نہ ہوا سے کھالو۔

(۲۰۱۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا مَاتَ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّهُ مَيْتَةٌ.

(۲۰۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جانور سمندر میں مر جائے وہ مردار ہے۔

(۲۰۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مِنَ السَّمَكِ مَا يَمُوتُ فِي الْمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ حَظِيرَةً فَمَا دَخَلَ فِيهَا فَمَاتَ فَلَمْ يَرَ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۱۱۰) حضرت ابراہیم نے سمندر میں مرنے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی مچھلی آدمی کے جال میں پھنس کر مرے تو وہ جائز ہے۔

(۲۰۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْحُوتِ يُوجَدُ فِي الْبَحْرِ مَيِّتًا فَنَهَى عَنْهُ.

(۲۰۱۱۱) حضرت طاوس نے اس مچھلی کے کھانے سے منع کیا جو مردار حالت میں سمندر میں پائی جائے۔

(۲۰۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ الطَّافِيَ مِنْهُ.

(۲۰۱۱۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سمندر میں مر کر خراب ہونے والی مچھلی کھانا مکروہ ہے۔

(۲۰۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الطَّافِيَ.

(۲۰۱۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سمندر میں مر کر خراب ہونے والی مچھلی کھانا مکروہ ہے۔

(۲۵) مَنْ رخّص فِي الطّافِي مِن السّمكِ

جن حضرات نے سمندر میں مر کر خراب ہو جانے والی مچھلی کو کھانے کی اجازت دی ہے

(۲۰۱۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ وَجَدَ سَمَكَةً طَافِيَةً فَأَكَلَهَا.

(۲۰۱۱۴) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب نے سمندر میں ایک مچھلی دیکھی جو مر کر خراب ہو چکی تھی انہوں نے

اسے کھالیا۔

(٢٠١١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَاءِ حَلَالٌ.

(۲۰۱۱۵) حضرت ابن عباس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول قسم کھا کر نقل کیا کہ پانی کی سطح پر تیرتی مچھلی حلال ہے۔

(٢٠١١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالسَّمَكِ الطَّافِي بَأْسًا.

(۲۰۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مر کر سمندر کے اوپر تیرتی مچھلی کو حلال قرار دیتے تھے۔

(٣٦) مَا قَذَفَ بِهِ فِي الْبَحْرِ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ

اگر سمندر مچھلی کو باہر پھینک دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٢٠١١٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْت بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ فَنَهَانَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، ثُمَّ قَالَ :نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ تبارك وتعالى كُلُوا فَأَكَلْنَا ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَيَّ.

(بخاری ۴۳۶۲۔ مسلم ۱۷)

(۲۰۱۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں روانہ کیا اس سفر میں ہمارا توشۂ سفر ختم ہوگیا۔ اس اثناء میں ہم نے ایک (بہت بڑی) مچھلی دیکھی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھانے کا ارادہ کیا تو پہلے تو حضرت ابوعبیدہ نے ہمیں منع کر دیا پھر فرمایا کہ ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم اللہ کے راستے میں ہیں۔ اس مچھلی کو کھالو۔ چنانچہ ہم نے اسے کھالیا۔ پھر جب ہم واپس آئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس مچھلی کا کچھ حصہ تمہارے پاس ہو تو مجھے بھی دو۔

(٢٠١١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي السَّمَكِ يَجْزُرُ عَنْهُ الْمَاءُ ، قَالَ :كُلْ.

(۲۰۱۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(٢٠١١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عمرو ، عن أبي الشعثاء قَالَ :كل ما جزر عنه.

(۲۰۱۱۹) حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(٢٠١٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا جَزَرَ عَنْهُ صَفِيرُ الْبَحْرِ فَكُلْ.

(۲۰۱۲۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(۲۰۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ :مَا قَذَفَ الْبَحْرُ فَهُوَ حَلاَلٌ.

(۲۰۱۲۱) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے وہ حلال ہے۔

(۲۰۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عن الأعرج عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِمَا قَذَفَ الْبَحْرُ.

(۲۰۱۲۲) حضرت زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ :إذَا نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ ، ثُمَّ مَاتَ فَلاَ يَرَيَانِ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۱۲۳) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے پھر وہ مرجائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ قَالَ :مَا لَفَظَ الْبَحْرُ ، وَإِنْ كَانَ مَيْتًا.

(۲۰۱۲۴) حضرت ابوایوب قرآن مجید کی آیت ﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ جانور ہیں جنھیں سمندر باہر پھینک دے خواہ وہ مردہ ہی کیوں نہ ہوں۔

(۳۷) قوله تعالى (مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ)

(۲۰۱۲٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ عَلَى ظَهْرِهِ مَيْتًا.

(۲۰۱۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر مردہ حالت میں باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَا لَفَظَ عَلَى ظَهْرِهِ مَيْتًا فَهُوَ طَعَامُهُ.

(۲۰۱۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی میں و طعامہ سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :مَا لَفَظَ الْبَحْرُ فَهُوَ طَعَامُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيْتًا.

(۲۰۱۲۷) حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی میں (و طعامه) سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے خواہ وہ مردار ہی کیوں نہ ہو۔

(٢٠١٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :مَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ إِلاَّ أَنَّ طَعَامَهُ مَالِحُه.

(۲۰۱۲۸) حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ آیت میں (و طعامه) سے مراد نمکین مچھلی ہے۔

(٢٠١٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :طَعَامُهُ مَا قَذَفَ.

(۲۰۱۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت میں و طعامه سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(٢٠١٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا قَذَفَ.

(۲۰۱۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آیت میں و طعامه سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(٢٠١٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ صَيْدِ الْبَحْرِ وَطَعَامِهِ ، قَالَ :طَعَامُهُ مَا لَفَظَ وَهُوَ حَيٌّ.

(۲۰۱۳۱) حضرت سعید بن مسیّب سے سمندر کے شکار اور اس کے طعام کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد وہ زندہ جاندار ہیں جنہیں سمندر باہر پھینک دے۔

(٢٨) الحيتان يقتل بعضها بعضًا

اس مچھلی کا حکم جسے دوسری مچھلی مار ڈالے

(٢٠١٣٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعْدٍ الْجَارِي ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَمْرٍو ، عَنِ الْحِيتَانِ تَمُوتُ صَرْدًا ، أَوْ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، قَالاَ :حَلاَلٌ.

(۲۰۱۳۲) حضرت سعد جاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے ان مچھلیوں کے بارے میں سوال کیا جو سردی سے مر جائیں یا دوسری مچھلیوں نے انہیں مار ڈالا ہو۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ حلال ہیں۔

(٢٠١٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْحُوتَ الَّتِي قَتَلَتْهَا الْحُوتُ.

(۲۰۱۳۳) حضرت طاؤس اس مچھلی کو مکروہ قرار دیتے ہیں تھے جسے دوسری مچھلی نے مار دیا ہو۔

(٢٠١٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعْدٍ الْجَارِي ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۰۱۳۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسی مچھلی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠١٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ

رَجُلٍ رَمَى بِشِصِّهِ فَأَخَذَ سَمَكَةً ، فَجَائَتْ سَمَكَةٌ أُخْرَى فَضَرَبَتْهَا ، فَذَهَبَتْ بِنِصْفِهَا ، قَالَ : يَأْكُلُ مَا بَقِيَ.

(۲۰۱۳۵) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹا پانی میں ڈالے۔ اس میں ایک مچھلی پھنس جائے لیکن دوسری مچھلی آ کر اس پر حملہ کرے اور اس کا آدھا حصہ لے جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ باقی حصے کو کھا سکتا ہے۔

(۳۹) باب الرّجلِ يطعن الصّيد طعنا

اگر کوئی آدمی شکار کو نیزہ مار کر شکار کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۳۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِبُرْدٍ : الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الرَّحْلِ فَيَطْعَنِ الْحِمَارَ وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ ، أَوْ يَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَذَكَرَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ حِينَ يَضْرِبُ ، أَوْ يَطْعَنُ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۰۱۳۶) حضرت معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت برد سے ذکر کیا اگر ایک آدمی سوار ہوا اور کسی حمار کو نیزہ مار دے اور اللہ کا نام بھی لے یا تلوار مارے تو کیا حکم ہے؟ حضرت برد نے حضرت مکحول کا قول سنایا کہ اگر تلوار یا نیزہ مارتے ہوئے اس نے اللہ کا نام لیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَعَنَ صَيْدًا بِرُمْحِهِ وَسَمَّى ، قَالَ : يَأْكُلُهُ.

(۲۰۱۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے شکار کو نیزہ مارتے ہوئے بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالے۔

(۲۰۱۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ مَا يَطْعَن بِهِ فِي الْحَلْقِ ، ثُمَّ يَقْطَعُ العروق ، قَالَ : ذَلِكَ لَيْسَ بِذَبْحٍ وَلَكِنَّهُ الْقَتْلُ.

(۲۰۱۳۸) حضرت یحیٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ نیزہ مارنے سے جانور اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا جب تک اس کے حلق میں نیزہ مار کر اس کی رگیں نہ کاٹے۔ کیونکہ یہ ذبح نہیں بلکہ قتل ہے۔

(۲۰۱۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : كَانَ الظَّبْيُ يَمُرُّ بِهِمْ فَيَضْرِبُونَهُ بِأَسْيَافِهِمْ فَيَقْطَعُ هَذَا الْيَدَ وَهَذَا الرِّجْلَ فَسَمِعْتُ مُصْعَبًا بن الزبير يَخْطُبُ وَيَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.

(۲۰۱۳۹) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی ہرن لوگوں کے پاس سے گزرتی تو وہ اپنی تلواروں سے اس پر اس طرح وار کرتے کہ اس کا بازو وہاں جا گرتا اور پاؤں ادھر جا پڑتا جب حضرت مصعب بن زبیر کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

(۳۰) فِي صيدِ الكلبِ البهيمِ

کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کا حکم

(۲۰۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

(۲۰۱۴۰) حضرت حسن نے کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۱۴۱) حضرت ابراہیم نے کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ وَيَقُولُ : أُمِرَ بِقَتْلِهِ فَكَيْفَ يُؤْكَلُ صَيْدُهُ.

(۲۰۱۴۲) حضرت قتادہ کالے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے تو قتل کا حکم دیا گیا ہے اس کے شکار کو کیسے کھایا جاسکتا ہے۔

(۲۰۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

(۲۰۱۴۳) حضرت عروہ نے کالے کتے کے ذریعے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۱) ما قالوا فِي الإِنسيّةِ توحّش الإِبلِ والبقرِ

اگر پالتو جانور جیسے اونٹ گائے وغیرہ وحشی ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِمَّا فِي يَدِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جانور تمہارے قابو میں نہ آئیں وہ شکار کی طرح ہیں۔

(۲۰۱۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : إِذَا نَدَّ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ كَمَا تَصْنَعُونَ بِالْوَحْشِ.

(۲۰۱۴۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ یا گائے وغیرہ تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو جنگلی جانوروں کے ساتھ کرتے ہو۔

(۲۰۱۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي بَقَرَةٍ شَرَدَتْ ، قَالَ : هِيَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۶) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر کوئی گائے وحشی ہو جائے تو وہ شکار کی طرح ہے۔

(۲۰۱۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ بَعِيرًا نَدَّ فَطَعَنَهُ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَسُئِلَ عَلِيٌّ عَنْهُ ، فَقَالَ : كُلْهُ

وَاهْدِلِی عَجُزه.

(۲۰۱۴۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ وحشی ہوگیا تو ایک آدمی نے اسے نیزہ مار دیا۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو اور (پھر از راہِ مزاح فرمایا کہ) اس کے پچھلے حصہ کا گوشت مجھے بھی ہدیہ کرو۔

(۲۰۱۴۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا تَوَحَّشَ الْبَعِيرُ أو الْبَقَرَةُ صُنِعَ بِهِمَا مَا يُصْنَعُ بِالْوَحْشِيَّةِ.

(۲۰۱۴۸) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ یا گائے وحشی ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو وحشی جانور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(۲۰۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :هُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۹) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسا جانور شکار کی طرح ہے۔

(۲۰۱۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، أَنَّ حِمَارًا وَحْشِيًّا اسْتَعْصَى عَلَى أَهْلِهِ فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :تِلْكَ أَسْرَعُ الذَّكَاةِ.

(۲۰۱۵۰) حضرت زیاد بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ ایک حمار وحشی اپنے عیال کے قابو سے باہر ہوگیا، انہوں نے اس کی گردن پر تلوار ماردی۔ پھر اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جلدی ذبح ہونے والا ہے۔

(۲۰۱۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :كَانَ حِمَارٌ وَحْشٍ فِي دَارِ عَبْدِ اللهِ فَضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :صَيْدٌ فَكُلُوهُ.

(۲۰۱۵۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک حمار وحشی ہوگیا۔ ایک آدمی نے اس کی گردن پر بسم اللہ پڑھ کر تلوار ماری تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شکار ہے اسے کھالو۔

(۲۰۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۲۰۱۵۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّ حِمَارًا لأَهْلِ عَبْدِ اللهِ ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ فَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ :كُلُوهُ ، إِنَّمَا هُوَ صَيْدٌ.

(۲۰۱۵۳) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے گھر میں ایک حمار کو وحشی ہونے پر ایک آدمی نے اس کی گردن میں تلوار ماری۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو یہ شکار ہے۔

۲۰۱۵۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ ثَوْرًا حَرِبَ فِي بَعْضِ دُورِ الْمَدِينَةِ ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ بِالسَّيْفِ ، وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَسُئِلَ عَنْهُ ، فَقَالَ :ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ ، وَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ.

(۲۰۱۵۴) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ مدینہ کے ایک گھر میں ایک بیل وحشی ہوگیا ایک آدمی نے بسم اللہ پڑھ کر اس کو تلوار ماری۔ اس بارے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ حلال اور پاکیزہ ہے اور اسے کھالو۔

۲۰۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدَّ بَعِيرٌ فَضَرَبَهُ رَجُلٌ بِالسَّيْفِ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذِهِ الْبَهَائِمَ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غلبكم مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

(بخاری ۲۴۸۸۔ مسلم ۲۰)

(۲۰۱۵۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ سرکش ہوگیا۔ ایک آدمی نے اسے تلوار ماردی۔ اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پالتو جانور وحشی جانوروں کی طرح بعض اوقات سرکش اور بے قابو ہوجاتے ہیں جو جانور تمہارے بس سے باہر ہوجائیں ان کے ساتھ یونہی کرو۔

(۳۲) السّمك يحظّر له الحظِيرة

جال میں پھنس کر مرنے والی مچھلی کا حکم

۲۰۱۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِمَا مَاتَ مِنَ السَّمَكِ فِي الْحَظِيرَةِ.

(۲۰۱۵۶) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن اس مچھلی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو جال میں مرجائے۔

۲۰۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مِنَ السَّمَكِ مَا يَمُوتُ فِي الْمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ حَظِيرَةً فَمَا دَخَلَ فِيهَا فَمَاتَ لَمْ يَرَ بأكله بَأْسًا.

(۲۰۱۵۷) حضرت ابراہیم پانی میں مرنے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے، البتہ وہ مچھلی جو آدمی کے جال میں پھنس کر مرے اسے جائز قرار دیتے تھے۔

۲۰۱۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِذَا حَظَّرْت فِي الْمَاءِ حَظِيرَةً فَمَا مَاتَ فِيهَا فَكُلْ.

(۲۰۱۵۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو مچھلی تمہارے جال میں پھنس کر مرے اسے کھالو۔

(۳۳) مَنْ قَالَ إذا أنهر الدّم فكل ما خلا سِنًّا ، أَوْ عظمًا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ناخن اور ہڈی کے علاوہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے

(۲۰۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرِنْ ، أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ ، أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. (بخاری ۵۵۴۳۔ ابو داؤد ۲۸۱۴)

(۲۰۱۵۹) حضرت عبایہ بن رفاعہ کے دادا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کل دشمن سے ہمارا سامنا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی چھری وغیرہ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے ذبح کرو اور جلدی سے اس کی جان نکالو۔ ہر وہ چیز جو خون بہائے اور خون بہاتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو البتہ دانت اور ناخن کا استعمال نہ کرو۔ میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔

(۲۰۱۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا أُتِيَ بِعَصَافِيرَ فَدَعَا بِلِيطَةٍ فَذَبَحَهُنَّ بِهَا.

(۲۰۱۶۰) حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ پرندے لائے گئے انہوں نے بانس کے چھلکے سے انہیں ذبح کیا۔

(۲۰۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَلْقَمَةُ عَنِ اللِّيطَةِ يُذْبَحُ بِهَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : لاَ بَأس بها وقال : كُلْ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

(۲۰۱۶۱) حضرت مسیب بن رافع سے نوکیلے پتھر اور بانس کے چھلکے سے ذبح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ہڈی اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کیا ہوا جانور کھالو۔

(۲۰۱۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِذَبْحِ اللِّيطَةِ، أَوْ قَالَ : الْقَصَبَةِ.

(۲۰۱۶۲) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بانس کی چھال یا بانس کے ساتھ ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الشَّعْثَاءِ مَا يُذَكَّى بِهِ فَقَالَ : مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ ، وَمَا أَفْرَى مَا حَزَّ.

(۲۰۱۶۳) حضرت ابو شعثاء کے سامنے جانور کو ذبح کرنے کے آلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ چیز

ں کاٹ دے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

(۲۰۱٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ وَأَهْرَاقَ الدَّمَ فكل مَا خَلاَ النَّابَ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ.

(۲۰۱٦٤) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دانت، ناخن اور ہڈی کے علاوہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اسے ذبح کردہ وہ جانور کھالو۔

(۲۰۱٦٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُون ، قَالَ : كُلُّ مَا أَفْرَى اللَّحْمَ وَقَطَعَ الأَوْدَاجَ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَيَقُولُونَ :إِنَّهُمَا مُدَى الْحَبَشَةِ.

(۲۰۱٦٥) حضرت جعفر بن میمون فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اور رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کردہ جانور حلال ہے۔ تہ اسلاف دانت اور ناخن سے ذبح کرنے کو مکروہ سمجھتے اور انہیں حبشہ والوں کی چھری قرار دیتے تھے۔

(۲۰۱٦٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ ذَكَاةَ إِلاَّ بِالأَسَلِ والظُّرَر ، وَمَا قَطَعَ الأَوْدَاجَ وَفَرَى اللَّحْمَ فَكُلْ مَا خَلاَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

(۲۰۱٦٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ذبح کسی دھاری دار تیز لوہے، یا دھاری دار تیز پتھر سے کرنا جائز ہے۔ ہر وہ چیز جو رگیں ٹ دے یا خون بہائے تو ناخن اور دانت کے علاوہ ہر اس چیز سے ذبح کردہ جانور کھالو۔

(۲۰۱٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :أَصْعَدْنَا فِي الْحَاجِّ فَأَصَابَ صَاحِبٌ لَنَا أَرْنَبًا فَلَمْ يَجِدْ مَا يُذَكِّيهَا بِهِ فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهِ فَمَلُّوهَا فَأَكَلُوهَا ، وَأَبَيْتُ أَنْ آكُلَ ، قَالَ :فَلَقِيت ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :أَحْسَنْت حِينَ لَمْ تَأْكُلْ ، قَتَلَهَا خَنْقًا.

(۲۰۱٦٧) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ ہم کانٹوں والی ایک سرزمین میں لمبا سفر کر رہے تھے کہ ہمارے ایک ساتھی نے ایک گوش پکڑا، اسے ذبح کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو اس نے اسے اپنے ناخن سے ذبح کر دیا، پھر گرم ریت میں بھون کر اسے کھا ۔ میں نے وہ خرگوش کھانے سے انکار کیا، پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہ کھا کر ت اچھا کیا کیونکہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا۔

(۲۰۱٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُذْبَحُ بِسِنٍّ ، وَلاَ عَظْمٍ ، وَلاَ ظُفُرٍ ، وَلاَ قَرْنٍ.

(۲۰۱٦٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دانت، ہڈی، ناخن اور سینگ سے ذبح نہ کیا جائے۔

(۲۰۱٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ وشقة العصا ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ وَرَخَّصَ فِيهِ.

(ابوداؤد ۲۸۱۷۔ ابن ماجہ ۳۱۷۷)

(۲۰۱٦٩) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوکیلے پتھر یا لاٹھی کی دھار سے ذبح کیے جانے

والے جانور کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کی رخصت دے دی۔

(٢٠١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الذَّبِيحَةِ اللِّيطَةِ ، فَقَالَ : كُلْ مَا فَرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ سِنًّا ، أَوْ ظُفُرًا.

(مسلم ٢٢۔ نسائی ۴۴۹۲)

(٢٠١٧٠) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بانس کی دھار سے ذبح شدہ جانور کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ دانت اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس کا ذبح جائز ہے۔

(٢٠١٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَبِيحَةِ الْقَصَبَةِ ، إِذَا لَمْ يَجِدْ سِكِّينًا ، فَقَالَ : إِذَا فرت فَقَطَعَتِ الأَوْدَاجَ كَقَطْعِ السِّكِّينِ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ وَإِذَا ثُلغت ثلغًا فَلاَ تَأْكُلْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْوَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِكِّينًا ، فَقَالَ : إِذَا بَرَتْ فَقَطَعَتِ الأَوْدَاجَ فَكُلْ ، وَإِذَا ثُلِغت ثلغًا فَلاَ تَأْكُلْ.

(٢٠١٧١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو چھری نہ ملے اور وہ بانس کی دھار سے ذبح کر دے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ چھری کی طرح رگیں کاٹ دے اور اس پر ذبح کرنے والے نے اللہ کا نام لیا ہو تو کھا لو اور اگر اس سے رگیں نہ کٹیں اور جانور مر جائے تو مت کھاؤ۔ میں نے ان سے چھری نہ ملنے کی صورت میں نوکیلے پتھر سے ذبح شدہ جانور کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ رگوں کو کاٹ دے تو کھا لو اور اگر رگوں کو نہ کاٹ سکے اور جانور مر جائے تو مت کھاؤ۔

(٢٠١٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبَيْنِ قَدْ ذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا. (ابن ماجه ٣١٧۵)

(٢٠١٧٢) حضرت محمد بن صیفی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں دو خرگوش لے کر حاضر ہوا جنہیں میں نے نوکیلے پتھر سے ذبح کیا تھا آپ نے مجھے وہ خرگوش کھانے کا حکم دیا۔

(٢٠١٧٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ٣۔ دارمی ٢٠١۴)

(٢٠١٧٣) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠١٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : اذْبَحْ بِحَجَرِكَ وحديدتك وعودك وَعَظْمَك.

(٢٠١٧٤) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ جانور کو اپنے پتھر، اپنے لوہے، اپنی لکڑی اور اپنی ہڈی سے ذبح کر سکتے ہیں۔

(۲۰۱۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : كُلْ مَا يُجْرَحُ ، وَلاَ تَأْكُلْ مَا يُفْدَغُ ، وَكُلُّ شَيْءٍ يَفْرِي الأَوْدَاجَ فَكُلْ وَلَوْ بِلِيطَةٍ ، أَوْ بشظية حَجَرٍ.

(۲۰۱۷۵) حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ جو چیز زخم لگائے اس سے ذبح کیا ہوا کھالو اور جو چیز ہلکا سا پھاڑے اس کا ذبح کیا ہوا نہ کھاؤ۔ ہر وہ چیز جو لوگوں کو کاٹے اس سے ذبح کیا ہوا کھالو خواہ ہو بانس کی دھار ہو یا پتھر کی نوک۔

(۲۰۱۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اذْبَحْ بِالْحَجَرِ وَاللِّيطَةِ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الشَّفْرَةِ مَا لَمْ يَجْرَحْ ، أَوْ يَفْدَغْ.

(۲۰۱۷۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ پتھر، بانس کی دھار اور ہر تیز دھار آلے سے ایسا ذبح کرو کہ کٹ جائے۔

(۲۰۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الأَسْوَدِ ، فَقَالَ لَهُ : أَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الأَسْوَدُ : لاَ فَلَمَّا قَفَى الأَعْرَابِيُّ قُلْتُ : أَلَيْسَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَذْبَحَ بِالْمَرْوَةِ ؟ قَالَ : إِنَّمَا هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَفصد بَعِيرَهُ فَإِذَا مَاتَ ، قَالَ : ذَكَّيْته.

(۲۰۱۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضرت اسود کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں نوکیلے پتھر سے ذبح کر سکتا ہوں؟ حضرت اسود نے فرمایا نہیں۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا کہ کیا نوکیلے پتھر سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے اونٹ کو داغنا چاہتا تھا جب وہ مر جاتا تو یہ کہتا کہ میں نے اسے ذبح کیا ہے۔

(۲۰۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا ذَبَحْت بِالْعُودِ وَالْمَرْوَةِ فَقَطَعْتَ الأَوْدَاجَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۰۱۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم لکڑی یا نوکیلے پتھر سے ذبح کرو اور رگیں کاٹ دو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَتْ حَدِيدَةً لاَ تَرِدُ الأَوْدَاجَ فَكُلْ.

(۲۰۱۷۹) حضرت سلمہ بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے سوال کیا کہ کیا نوکیلے پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ تیز دھار ہو اور رگوں کو کاٹ دے تو کھالو۔

(۲۰۱۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : كُلْ ذَبِيحَةَ الْمَرْوَةِ.

(۲۰۱۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نوکیلے پتھر کا ذبیحہ کھالو۔

(۲۰۱۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السدى ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا لَمْ تَجِدْ إِلاَّ الْمَرْوَةَ فَاذْبَحْ بِهَا.

(۲۰۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں نوکیلے پتھر کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسی سے ذبح کر لو۔

(۲۰۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلْ مَا ذُبِحَ بِالشَّفْرَةِ وَالْمَرْوَةِ وَالْقَصَبَةِ وَالْعُودِ ومَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ ، وَأَنْهَرَ الدَّمَ ، وَكَانَ يُكْرَهُ السِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالظُّفُرُ.

(۲۰۱۸۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیز دھار آلے، نوکیلے پتھر، بانس کی دھار، لکڑی اور ہر اس چیز سے ذبح کردہ جانور کو کھالو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہائے۔ البتہ دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

(۲۰۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ غُلاَمًا مِنْ بَنِي حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً له فَأَتَاهَا الْمَوْتُ وَلَيْسَ مَعَهُ مَا يُذْكِيهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتَدًا فَنَحَرَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

(۲۰۱۸۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ بنو حارثہ کا ایک غلام اپنی حاملہ اونٹنی کو احد پہاڑ کے پاس چرا رہا تھا، وہ اونٹنی اچانک مرنے لگی، اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے وہ اسے ذبح کرتا، اس نے باندھنے کی کھونٹی اٹھائی اور اسے نحر کردیا، پھر اس بارے میں حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

(۲۰۱۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ : كُنْت فِي غَنَمٍ فَعَلاَ الذِّئْبُ فبقر النَّعْجَةُ مِنْ غَنَمِي فَنَثَرَ قَصْبَهَا فِي الأَرْضِ ، فَأَخَذْت ظِرَارًا مِنَ الأَظرةِ فَضَرَبْت بَعْضَهُ بِبَعْضٍ حَتَّى صَارَ لِي مِنْهُ كَهَيْئَةِ السِّكِّينَ فَذَبَحْتُ بِهِ الشَّاةَ وَأَهْرَقْتُ بِهِ الدَّمَ وَقَطَعْت الْعُرُوقَ ، فَقَالَ :انْظُرْ مَا مَسَّ الأَرْضَ مِنْهَا فَاقْطَعْهُ ، فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَكُلْ سَائِرَهَا.

(۲۰۱۸۴) حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے بکریوں کے ریوڑ کو چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بھیڑ پر حملہ کردیا۔ اس نے بھیڑ کو بالکل نڈھال کردیا نا اور اس کی انتڑی باہر نکال دی۔ میں نے ایک پتھر کو توڑ کر چھری کی طرح بنایا اور اس سے بکری کو ذبح کردیا۔ اس کا خون بھی بہا اور اس کی رگیں بھی کٹ گئیں۔ اب فرمائیں کہ اس بکری کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حصہ زمین پر گر گیا تھا اسے پھینک دو اور باقی کو کھالو۔

(۲۰۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ :لِيُذَكِّيَنَّ لَكُمُ الأَسَلُ:الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ.

(۲۰۱۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ نیزے یا تیر سے ذبح کرو۔

(۲۰۱۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جُوَيْرِيَةً لَهُمْ سَوْدَاءَ ذَبَحَتْ شَاةً بِمَرْوَةَ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. (بخاری ۲۳۰۴۔ مسندہ ۵۰۰)

(۲۰۱۸٦) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک سیاہ فام باندی نے نوکیلے پتھر سے ایک بکری ذبح کی، اس بارے میں نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

(۲۰۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كُلْ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ سِنٌّ ، أَوْ ظُفُرٌ.

(۲۰۱۸۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دانت اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس کو کھالو۔

(۲۰۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْعُودِ ، فَقَالَ : كُلْ مَا لَمْ يُفْدَغْ.

(۲۰۱۸۸) حضرت محمد سے لکڑی کے ذریعے ذبح کردہ جانور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اسے کھالو۔

(۲۰۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ.

(۲۰۱۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذبح حلق اور شہ رگ کاٹنا ہے۔

(۲۰۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَنْحَرُوهُ فَسَأَلُوا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : لاَ مَنْحَرَ إِلاَّ مَنْحَرُ إبْرَاهِيمَ عليه السلام.

(۲۰۱۹۰) حضرت داود بن ابی عاصم فرماتے ہیں کہ پانی کے گھاٹ پر ایک اونٹ سرکش ہوگیا۔ لوگوں نے حضرت سعید بن میتب سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منحر کے سوا کوئی منحر نہیں ہے۔

(۲۰۱۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ نَحْرَ إِلاَّ فِي الْمَنْحَرِ وَالْمَذْبَحِ.

(۲۰۱۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ منحر اور مذبح کے علاوہ کہیں نحر نہیں ہے۔

(۲۰۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرُورِ ، عَنِ ابن الْفَرَافِصَةِ : أن الفَرَافِصَة كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَأَمَرَ مُنَادِيَهُ ، إِنَّ النَّحْرَ فِي اللَّبَّةِ ، وَالْحَلْقِ لِمَنْ قدر وَأَقِرُّوا الأَنْفُسَ حَتَّى تَزْهَقَ. (عبدالرزاق ۸۶۱۴)

(۲۰۱۹۲) حضرت ابن فرافصہ کہتے ہیں کہ حضرت فرافصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ نحر شہ رگ اور حلق میں اس کے لیے ہے جو اس کی طاقت رکھے۔ جانور کے جسم کو روح نکلنے تک چھوڑے رکھو۔

(۲۰۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً مِنْ قَفَاهَا فَكَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۰۱۹۳) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بکری کو گدی کی جانب سے ذبح کیا تو حضرت عطاء نے اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(۳٤) مَنْ قَالَ تكون الذّكاة فِي غيرِ الحلقِ واللّبّةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ذبح حلق اور شہ رگ کے علاوہ ہے

(٢٠١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي عين فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ :اطْعَنُوهُ وَكُلُوهُ. (طبرانی ۴۳۸۰)

(۲۰۱۹۴) بنو حارثہ کے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک چشمہ میں ایک اونٹ پھنس گیا، لوگوں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نیزہ مار کر کھالو۔

(٢٠١٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَصَارَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :قَطِّعُوهُ أَعْضَاءً وَكُلُوهُ.

(۲۰۱۹۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کنویں میں اس طرح گرا کہ اس کا نچلا حصہ اوپر ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے اعضا کو کاٹو اور اسے کھالو۔

(٢٠١٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْبَعِيرِ يَتَرَدَّى فِي الْبِئْرِ ، فَقَالَ :يُطْعَنُ حَيْثُ قُدِرَ ، وَيُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.

(۲۰۱۹۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ کنویں میں گر جائے تو جیسے ممکن ہو بسم اللہ پڑھ کر اسے نیزہ مار دیا جائے۔

(٢٠١٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ ؟ فَقَالَ :لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لأَجْزَأَكَ. (ترمذی ۱۴۸۱۔ ابن ماجہ ۳۱۸۴)

(۲۰۱۹۷) حضرت ابو العشراء کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح کے لیے حلق اور شہ رگ کاٹنا ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس کی ران میں نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔

(٢٠١٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبَايَةَ ، قَالَ :تَرَدَّى بَعِيرٌ فِي رَكِيَّةٍ ، وَابْنُ عُمَرَ حَاضِرٌ فَنَزَلَ رَجُلٌ لِيَنْحَرَهُ ، فَقَالَ : لاَ أَقْدِرُ أَنْ أَنْحَرَهُ ، فقال ابْنُ عُمَرَ ، اذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَأَجْهِزْ عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ فَفَعَلَ ، فَأُخْرِجَ مُقَطَّعًا فَأَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عُشْرًا بِدِرْهَمَيْنِ ، أَوْ بِأَرْبَعَةٍ.

(۲۰۱۹۸) حضرت عبایہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک اونٹ سرکش ہوگیا۔ ایک آدمی نے اسے نحر کرنا چاہا، لیکن اس کے لیے ایسا ممکن نہ ہوا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر اس کے پہلو میں نیزہ مار دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکالا گیا جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو یا چار درہم میں خرید لیا۔

(٢٠١٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قِرْمَلَ تَرَدَّى فِي

بِئْرٍ ، فَقَالَ :قَطِّعُوهُ وَكُلُوهُ.

(۲۰۱۹۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بہت بڑا اونٹ کنویں میں گر کر پھنس جائے تو اس کے ٹکڑے کاٹ کر کھالو۔

(۲۰۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَرْعَى مَنَائِحَ لأَهْلِي بِظَهْرِ الْكُوفَةِ يَعْنِي الْعِشَارَ ، قَالَ :فَتَرَدَّى مِنْهَا بَعِيرٌ فَخَشِيت أَنْ يَسْبِقَنِي بِذَكَاةٍ فَأَخَذْت حَدِيدَةً فَوَجَأْت بِهَا فِي جَنْبِهِ ، أَوْ سَنَامِهِ ، ثُمَّ قَطَّعْته أَعْضَاءً وَفَرَّقْته عَلَى سَائِرِ أَهْلِي ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَهْلِي فَأَبَوْا أَنْ يَأْكُلُوا حَيْثُ أَخْبَرْتهمْ خَبَرَهُ فَأَتَيْت عَلِيًّا فَقُمْت عَلَى بَابِ قَصْرِهِ فَقُلْت :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَاهُ لَبَّيْكَاهُ ، فَأَخْبَرْته خَبَرَهُ ، فَقَالَ :كُلْ وَأَطْعِمْنِي عَجُزَهُ.

(۲۰۲۰۰) حضرت ابوراشد سلمانی فرماتے ہیں کہ میں اپنی حاملہ اونٹنیوں کو کوفہ کے پاس چرا رہا تھا کہ ایک اونٹ پانی میں بری طرح پھنس گیا۔ مجھے ڈر تھا کہ ذبح کرنے سے پہلے اس کی جان نکل جائے گی، چنانچہ میں نے ایک لوہا پکڑا اور اس کی کمر یا اس کے کوہان میں مار دیا۔ پھر میں نے اس کے ٹکڑے کر دیئے اور اپنے گھر والوں کو دے دیئے۔ لیکن انہوں نے ساری تفصیل سن کر اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے محل کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر میں نے آواز لگائی: اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ میں نے انہیں پوری بات سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالو اور اس کے پچھلے حصے کا گوشت مجھے دے دو۔

(۲۰۲۰۱) حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ وَمَسْرُوقٌ يَقُولاَنِ: أَيُّمَا بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَلَمْ يَجِدُوا مَنْحَرَهُ فَلْيَجَؤُوه بِالسِّكِّينِ فَهُوَ ذَكَاتُهُ.

(۲۰۲۰۱) حضرت شریح اور حضرت مسروق فرمایا کرتے تھے کہ اگر اونٹ کنویں میں گر جائے اور اس کو نحر کرنا ممکن نہ ہو تو اس کو چھری ماردیں، یہی اس کو ذبح کرنا ہے۔

(۳۵) فِي الذَّكَاةِ إذَا تحرّك مِنها شَيْءٌ فكل

ذبح شدہ جانور اگر حرکت کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سعيد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :رَجَعْت إلَى أَهْلِي وَقَدْ كَانَ لَهُمْ شَاةٌ فَإِذَا هِيَ مَيْتَةٌ فَذَبَحْتهَا فَتَحَرَّكَتْ فَأَتَيْت أَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا ، قَالَ :ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثابت فَذَكَرْت لَهُ أَمْرَهَا ، فَقَالَ : إنَّ الْمَيِّتَ يَتَحَرَّكُ.

(۲۰۲۰۲) ابومرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر آیا تو ان کے پاس ایک بکری تھی جو مری ہوئی محسوس ہو

رہی تھی میں نے اسے ذبح کیا، تو اس نے حرکت کی، میں نے یہ ساری بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے مجھے وہ بکری کھانے کا حکم دیا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مردہ جانور بھی حرکت کرتا ہے۔

(٢٠٢٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي الذَّبِيحَةِ ، قَالَ : إِذَا مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا ، أَوْ طَرَفَتْ ، أَوْ تَحَرَّكَتْ فَقَدْ حَلَّتْ.

(٢٠٢٠٣) حضرت عبید بن عمیر ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ اپنی دم ہلائے یا آنکھ حرکت کرے تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(٢٠٢٠٤) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا ذُكِّيَتْ فَحَرَّكَتْ ذَنَبًا ، أَوْ طَرَفًا ، أَوْ رِجْلاً فَهِيَ ذَكِيَّةٌ.

(٢٠٢٠٥) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے ذبح کے بعد دم، آنکھ یا پاؤں ہلایا ہو تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الذَّبِيحَةِ: إِذَا ذُكِّيَتْ فَحَرَّكَتْ طَرَفًا ، أَوْ رِجْلاً فَهِيَ ذَكِيٌّ.

(٢٠٢٠٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے اپنی آنکھ یا پاؤں ہلایا تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرَ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ بَطَّةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَأَخْرَجُوهَا وَبِهَا رَمَقٌ ، فَقَالَ : اذْبَحُوهَا وَكُلُوهَا.

(٢٠٢٠٧) حضرت صباح بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر بن عبدہ سے سوال کیا کہ ایک بطخ کنویں میں گر گئی تھی، لوگوں نے اسے نکالا تو اس میں زندگی کی رمق موجود تھی، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے ذبح کر کے کھالو۔

(٢٠٢٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا طَرَفَتْ بِعَيْنِهَا ، أَوْ مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا ، أَوْ رَكَضَتْ بِرِجْلِهَا فَكُلْ.

(٢٠٢٠٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے اپنی آنکھ، یا دم یا پاؤں ہلایا تو اسے کھالو۔

(٢٠٢٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : مَا أَدْرَكْت مِنْ ذَلِكَ يَطْرِفُ بِعَيْنِهِ ، أَوْ يُحَرِّكُ ذَنَبَهُ فَذُبِحَ فَهُوَ حَلاَلٌ ، وَمَا ذُبِحَ فَلَمْ تَطْرِفْ لَهُ عَيْنٌ ، وَلَمْ يَتَحَرَّكْ لَهُ ذَنَبٌ فَهُوَ حَرَامٌ مَيْتَةٌ.

(٢٠٢٠٩) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ کسی جانور کو اگر تم اس حال میں ذبح کرو اور اس نے اپنی آنکھ یا دم ہلائی تھی تو وہ حلال ہے۔ اگر اس کو ذبح کیا گیا لیکن اس نے نہ اپنی آنکھ ہلائی نہ دم تو وہ مردار ہے اور حرام ہے۔

(٢٠٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَرَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى

نَعَامَةٍ مُلْقَاةٍ عَلَى الْكُنَاسَةِ تَحَرَّكُ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَقَالُوا : نَخَافُ أَنْ تَكُونَ مَوْقُوذَةً ؟ فَقَالَ : كِذْتُمْ تَدَعُونَهَا لِلشَّيْطَانِ ، إِنَّمَا الْوَقِيذُ مَا مَاتَ فِي وَقِيذِهِ.

(۲۰۲۱۰) حضرت نعمان بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ایک شتر مرغ کے پاس سے گذرے جسے کوڑے میں پھینکا گیا اور وہ حرکت کر رہا تھا۔ حضرت سعید بن جبیر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے مردار سمجھ کر ڈال دیا۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ اسے شیطان کے لیے کیوں چھوڑتے ہو۔ مردار تو وہ ہوتا ہے جو ساکن ہو جائے۔

(۲۰۲۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مجلز ، قَالَ : كَانُوا يرجون فِي الْمُنْخَنِقَةِ وَالْمَوْقُوذَةِ وَالْمُتَرَدِّيَةِ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ ، ثُمَّ حَرَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ إلا ما ذُكِّيَ.

(۲۰۲۱۱) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اسلاف قرآن مجید کی آیت (الا ما ذکیتم) کو گلا گھونٹے ہوئے، مردار اور گر کر ہلاک ہونے والے جانور سے استثناء مانتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ذبح کردہ کے علاوہ ہر ایک چیز کو حرام قرار دے دیا۔

(٣٦) فِي المجثّمةِ الّتِي نُهِي عنها

مجثمہ کی ممانعت کا بیان

(۲۰۲۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْمُجَثَّمَةَ. (ترمذی ۱۷۹۵۔ احمد ۲/ ۳۶۶)

(۲۰۲۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن مجثمہ کو حرام قرار دیا۔

(۲۰۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ.

(۲۰۲۱۳) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ.

(۲۰۲۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مجثمہ سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۰۲۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَثَّمَةَ وَالْخِلْسَةَ وَالنُّهْبَةَ.

(ترمذی ۱۴۷۸۔ احمد ۳/ ۳۲۳)

(۲۰۲۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کو حرام قرار دیا ① وہ جانور جنہیں باندھ کر شکار کیا گیا ہو۔ ② وہ جانور جنہیں کسی درندے سے چھڑایا جائے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائیں۔ ③ وہ جانور جنھیں کسی سے چھینا گیا ہو۔

☆ مجثمہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے باندھ کر تیر مارا جائے۔

(۲۰۲۱٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْمُجَثَّمَةِ. (بخاری ۵٦۲۹۔ ترمذی ۱۸۲۵)

(۲۰۲۱٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا۔

(۳۷) ما قالوا فِي الطَّيرِ والشَّاةِ ترمى حتّى يموت

اگر مرغی یا بکری وغیرہ کو تیر مارا جائے اور وہ مر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْت لَوْ رَمَيْت دِيكًا ، أَوْ كَبْشًا بِالنَّبْلِ كُنْت تَأْكُلُهُ ؟ قَالَ :لاَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۲۰۲۱۷) حضرت ابو جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر میں کسی مرغ یا بھیڑ کو تیر ماروں تو کیا آپ اسے کھائیں گے؟ انہوں نے فرمایا نہیں وہ تو مردار ہے۔

(۲۰۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.

(۲۰۲۱۸) حضرت طاوس اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۲۰۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ .

(بخاری ۵۵۱۵۔ مسلم ۱۵۴۹)

(۲۰۲۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو مرغی کو باندھ کر نشانہ بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو جانوروں پر نشانے بازی کریں۔

(۲۰۲۲۰) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ. (ابن ماجه ۳۱۸۵)

(۲۰۲۲۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر نشانہ بازی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:مَرَّ عَلَى أُنَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ وَضَعُوا حَمَامَةً يَرْمُونَهَا، فَقَالَ:نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخَذَ الرُّوحُ غَرَضًا.

(مسلم ۱۵۴۹۔ ترمذی ۱۴۷۵)

(۲۰۲۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جنہوں نے ایک کبوتری رکھی ہوئی تھی اور اسے تیر مار رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح کو نشانہ بازی کے لیے ہدف بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٢٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ دَارَ الإِمَارَةِ وَقَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ.

(بخاری ۵۵۱۳۔ مسلم ۱۵۴۹)

(۲۰۲۲۲) حضرت ہشام بن زید بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دارالامارۃ میں داخل ہوا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا تھا اور اسے نشانہ بنا رہے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر انہیں نشانہ بنا کر مار دیا جائے۔

(٢٠٢٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْبَهَائِمِ صَبْرًا. (مسلم ۱۵۵۰۔ ابن ماجہ ۳۱۸۸)

(۲۰۲۲۳) حضرت ابوزبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانور کو باندھ کر نشانہ بنا کر قتل کیا جائے۔

(٢٠٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَبْرِ الْبَهِيمَةِ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي صَبَّرْتُ دَجَاجَةً ، وَلاَ أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا. (طبرانی ۴۰۰۴۔ احمد ۵/ ۴۲۲)

(۲۰۲۲۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں ایک مرغی کو بھی اس طرح باندھ کر ہلاک کروں اور مجھے اس کے بدلے فلاں فلاں چیز مل جائے۔

(٣٨) ما ينهى عن أكلِهِ مِن الطّيرِ والسِّباعِ ؟

کون سے پرندوں اور جانوروں کا کھانا منع ہے؟

(٢٠٢٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عن أبي إدريس عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (بخاری ۵۷۸۰۔ مسلم ۱۵۳۳)

(۲۰۲۲۵) حضرت ابوثعلبہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے ہر جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(٢٠٢٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

(۲۰۲۲۶) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کچلی والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(٢٠٢٢٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (ابوداؤد ۳۷۹۹۔ ترمذی ۱۴۷۹)

(۲۰۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غزوہ خیبر میں کچلی والے ہر جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہر کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم خیبر میں ہر کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم خیبر میں کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، وَكُلَّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ.

(۲۰۲۳۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف پنجے سے شکار کرنے والے پرندے اور کچلی والے جانور کو ناجائز قرار دیتے تھے۔

(۲۰۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ مِنَ الطَّيْرِ مَا أَكَلَ الْجِيَفَ.

(۲۰۲۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مردار کھانے والے پرندے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لَقَطَ مِنَ الطَّيْرِ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ ، وَكُلُّ شَيْءٍ نَهَشَ بِمِنْقَارِهِ ، أَوْ أَخَذَ بِمِخْلَبِهِ ، فَكَانَ يَكْرَهُ لَحْمَهُ ، وَكَانَ يَكْرَهُ لَحْمَ الصُّرَدِ.

(۲۰۲۳۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چگ کر کھانے والا پرندہ بالکل حلال ہے۔ چونچ اور پنجوں سے شکار کرنے والا مکروہ ہے۔ وہ لٹورے کے گوشت کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۲۰۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّيْرِ إِلاَّ مَا لَقَطَ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ ذَلِكَ مُجَاهِدًا.

(۲۰۲۳۴) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے کہا کہ یہودی صرف وہ پرندے کھاتے ہیں جو چگتے ہیں۔

حضرت مجاہد نے اس بات کو پسند فرمایا۔

(٢٠٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا سُئِلَتْ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، قَالَتْ : ﴿لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ ، ثُمَّ تَقُولُ : إِنَّ الْبُرْمَةَ لَيَكُونُ فِيهَا الصُّفْرَةُ.

(۲۰۲۳۵) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب کچلی والے جانوروں اور نوکیلے پنجے والے پرندوں کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ یہ آیت پڑھتیں ﴿لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾

(٢٠٢٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ سِبَاعِ الطَّيْرِ وَسِبَاعِ الْوَحْشِ.

(۲۰۲۳٦) حضرت ابو جعفر نے خونخوار شکاری اور درندوں کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٣٩) ما قالوا فِي لحمِ الغرابِ ؟

کوے کے گوشت کا بیان

(٢٠٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا ؟. (ابن ماجه ٣٢٤٨ـ بيهقى ٣١٧)

(۲۰۲۳۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوے کا گوشت کھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فاسق قرار دیا ہے۔

(٢٠٢٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ لَحْمِ الْغُرَابِ وَالْحُدَيَّا ، فَقَالَ : دَجَاجَةٌ سَمِينَةٌ.

(۲۰۲۳۸) حضرت عکرمہ سے کوے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ موٹی مرغی ہے۔

(٢٠٢٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَحْمِ الْغُرَابِ وَالْحُدَيَّةِ ، فَقَالَ : أَحَلَّ اللَّهُ حَلَالاً وَحَرَّمَ حَرَامًا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ فَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ عَنْهُ.

(۲۰۲۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوے اور چیل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کو حرام قرار دے دیا اور حلال چیزوں کو حلال قرار دے دیا۔ کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی ہے جن کے بارے میں خاموشی ہے ان کے بارے میں معافی ہے۔

(٢٠٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالطَّيْرِ كُلِّهِ بَأْسًا إِلَّا أَنْ تَقْذَرَ مِنْهُ شَيْئًا.

(۲۰۲۴۱) حضرت حجاج تمام پرندوں کو جائز قرار دیتے تھے سوائے ان کے جو گندگی کھائیں۔

(۲۰۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ سَمِعَ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۲۰۲۴۲) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَا لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْكَ فِي القرآن فَهُوَ لَكَ حَلَالٌ.

(۲۰۲۴۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کی حرمت قرآن میں نہیں آئی وہ حلال ہیں۔

(٤٠) ما قالوا فِي أكل اليربوعِ ؟

یربوع (چوہے کی مانند ایک جانور) کے کھانے کا بیان

(۲۰۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْيَرْبُوعِ.

(۲۰۲۴۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِالْيَرْبُوعِ.

(۲۰۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲٤۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الذِّئْبِ لَا يُؤْكَلُ وَالْيَرْبُوعُ يُؤْكَلُ.

(۲۰۲۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بھیڑیے کو نہیں کھایا جائے گا، یربوع کو کھایا جائے گا۔

(۲۰۲٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۸) حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْوَسِيمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْيَرْبُوعِ ، قَالَ : فَأْرُ الْبَرِّيَّةِ.

(۲۰۲۴۹) حضرت ابو وسیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن حسین بن علی سے یربوع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۲٥۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ أَكْلِ الْيَرْبُوعِ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۲۵۰) حضرت حکم اور حضرت حماد نے یربوع کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(٤١) مَا قَالُوا فِي قَتْلِ الأَوْزَاغِ ؟

چھپکلیوں کو مارنے کا بیان

(٢٠٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ. (بخاری ٣٣٠٧۔ مسلم ١٤٢)

(٢٠٢٥١) حضرت ام شریک فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

(٢٠٢٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ ، يَعْنِي الْوَزَغَ.

(٢٠٢٥٢) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا۔

(٢٠٢٥٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّي عُقْبَةَ بْنِ فَاكِهٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ نِصْفَ النَّهَارِ فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ فَخَرَجَ مُتَّزِرًا ، بِيَدِهِ عَصَى فَقُلْت : أَيْنَ كُنْت فِي هَذِهِ السَّاعَةِ ؟ فَقَالَ : كُنْت أَتْبَعُ هَذِهِ الدَّابَّةَ ، يَكْتُبُ اللَّهُ بِقَتْلِهَا الْحَسَنَةَ وَيَمْحُو بِهِ السَّيِّئَةَ فَاقْتُلْهَا ، وَهِيَ الْوَزَغُ. (ابن ماجه ١٣١٦۔ احمد ٤/ ٧٨)

(٢٠٢٥٣) حضرت عقبہ بن فاکہ کہتے ہیں کہ میں نصف نہار کے وقت حضرت زید بن ثابت کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو وہ ازار پہنے ہوئے ہاتھ میں لاٹھی پکڑے باہر تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ اس وقت آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس جانور کو تلاش کر رہا ہوں جس کو مارنے پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اس کو مارو اور وہ جانور چھپکلی ہے۔

(٢٠٢٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْتُلُ الأَوْزَاغَ.

(٢٠٢٥٤) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارا کرتی تھیں۔

(٢٠٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْعَلُهُ.

(٢٠٢٥٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارا کرتی تھیں۔

(٢٠٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كَانَتْ لَهُ بِهَا صَدَقَةٌ.

(٢٠٢٥٦) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جس نے ایک چھپکلی کو مارا اسے ایک صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

(٢٠٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كُفِّرَ عَنْهُ سَبْعُ خَطِيئَاتٍ.

(۲۰۲۵۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس نے ایک چھپکلی کو مارا اس کے سات گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(٢٠٢٥٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةٍ لِفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا ، فَقَالَتْ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا ؟ قَالَتْ : نَقْتُلُ بِهَا هَذِهِ الأَوْزَاغَ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللهِ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ دَابَّةٌ فِي الأَرْضِ إِلاَّ أَطْفَأَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ. (ابن ماجه ٣٢٣١۔ احمد ٦/ ١٠٩)

(۲۰۲۵۸) حضرت فاکہ بن مغیرہ کی مولاۃ حضرت سائبہ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ان کے پاس حاضر ہوئی تو وہاں ایک نیزہ پڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! آپ اس نیزے کا کیا کریں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس سے چھپکلیوں کو قتل کریں گے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین پر موجود ہر جانور آگ کو بجھا رہا تھا جبکہ چھپکلی آپ پر پھونکیں مار کر اسے اور زیادہ بھڑکا رہی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

(٢٠٢٥٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ ؛ قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَأْمُرُ بِقَتْلِ الْوَزَغِ.

(۲۰۲۵۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیتی تھیں۔

(٢٠٢٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْوَزَغَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

(۲۰۲۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھپکلی کو حل اور حرم دونوں جگہ مار ڈالو۔

(٢٠٢٦١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي الْعُمَيس ، عن أبيه ، قَالَ : كانت لعائشة قناة تقتل بها الوزغ.

(۲۰۲۶۱) حضرت ابو عمیس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا جس سے وہ چھپکلیوں کو مارتی تھیں۔

(٢٠٢٦٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْوَزَغِ.

(۲۰۲۶۲) حضرت مجاہد چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(٤٢) ما قالوا فِي قتلِ الحيّاتِ والرّخصةِ فِيهِ

سانپوں کو مارنے کا بیان

(٢٠٢٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا﴾ قَالَ : فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً

إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْتُلُوهَا ، فَابْتَدَرْنَا لَهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا بِنَفْسِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا.

(بخاری ۱۸۳۰۔ مسلم ۱۳۷)

(۲۰۲۶۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھ ایک غار میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ اس آیت کے نازل ہوتے ہی ہم نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے حاصل کرلیا۔ اتنے میں ایک سانپ غار میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ ہم سانپ کو مارنے کے لیے بڑھے ہی تھے کہ وہ بھاگ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اسے تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچالیا۔

(۲۰۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۲۰۲۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سانپوں کو ہر حال میں مار ڈالو۔

(۲۰۲٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ.

(۲۰۲۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ شیش ناگ کو مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۲۰۲٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ عُمَرُ : أَصْلِحُوا مَثَاوِيكُمْ وَأَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ ، فَإِنَّهُ لاَ يَظْهَرُ لَكُمْ مِنْهُنَّ مُسْلِمٌ.

(۲۰۲۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں کو صاف رکھو، حشرات کو ان میں پیدا نہ ہونے دو، انہیں ڈراؤ قبل اس کے کہ وہ تمہیں ڈرائیں کیونکہ مسلمان (جن) تمہارے سامنے ان کی شکل میں ظاہر نہ ہوگا۔

(۲۰۲٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(۲۰۲۶۷) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو قتل کیا گویا اس نے کافر کو قتل کیا۔

(۲۰۲٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا ، إِلاَّ الَّذِي كَأَنَّهُ مُلْمُولٌ ، فَإِنَّهُ جِنُّهَا.

(۲۰۲۶۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سانپوں کو قتل کرو صرف اس سانپ کو قتل نہ کرو جو سرمہ دانی کی سلائی کی طرح ہے کیونکہ یہ جن ہے۔

(۲۰۲٦٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الجان ، وَيَأْمُرُ بِقَتْلِهَا وَيَقُولُ : الْجَانُّ مِسخُ الْجِنِّ كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۲۰۲۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اژدھا کو مارتے تھے اور اسے مارنے کا حکم دیتے اور فرماتے تھے کہ اژدھا جنوں کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس طرح بندر بنی اسرائیل کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔

(۲۰۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، ثُمَّ أُمِرَ بِنَبْذِهِنَّ.

(۲۰۲۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار کر پھینکنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ يَأْمُرَانِ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ إِلاَّ الْجَانَّ الَّذِي كَأَنَّهُ قَصَبَةُ فِضَّةٍ.

(۲۰۲۷۱) حضرت حسن اور حضرت محمد چاندی کی مانند اژدھے کے علاوہ سب سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فضيل ، عن مغيرة ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْمُرُونَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ إِلاَّ الْجَانَّ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ.

(۲۰۲۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف سب سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے سوائے اس اژدھے کے جو چاندی کے مانند ہو۔

(۲۰۲۷۳) حَدَّثَنَا خلف ابْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ ؟ فَقَالَ : وَدِدْت أَنِّي وَجَدْت مَنْ يَتَّبِعُهُنَّ فَيَقْتُلُهُنَّ ، وَنُعْطِيه عَنْ ذَلِكَ أَجْرًا.

(۲۰۲۷۳) حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے سانپوں کو مارنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو انہیں تلاش کر کے مارے اور ہم اسے اس کا عوض دیں۔

(۲۰۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : مَا يَضُرُّ أَحَدَكُمْ قَتَلَ حَيَّةً ، أَوْ قَتَلَ كَافِرًا إِلاَّ الَّذِي كَأَنَّهُ مَيْلٌ ، فَإِنَّهُ جِنُّهَا.

(۲۰۲۷۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ سانپ اور کافر کو مارنا ایک جیسا ہے البتہ وہ سانپ جو سرمہ دانی کی سلائی کی طرح ہو اسے مارنا درست نہیں وہ جن ہے۔

(۲۰۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَام ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطفيتين ، فَإِنَّهُ يَلْتمس الْبَصَرَ ، وَيُصِيبُ الْحَمْلَ يَعْنِي حَيَّةً خَبِيثَةً. (بخاری ۳۳۰۸۔ مسلم ۱۲۷)

(۲۰۲۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیش ناگ کو مارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ آنکھ کو تلاش کرتا ہے اور حمل کو نشانہ بناتا ہے۔

(۲۰۲۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى : قَالَ أَبُو لَيْلَى : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَيَّاتِ فِي الْبُيُوتِ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَأَيْتُمُوهُنَّ فِي

مَسَاكِنِكُمْ ، فَقُولُوا لَهُنَّ : نَنْشُدُكُمْ بِالْعَهْدِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ ، نَنْشُدُكُمْ بِالْعَهْدِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد ، أَنْ لاَ تُؤْذُونَا ، فَإِنْ رَأَيْتُم مِنْهُنَّ شَيْئًا فَاقْتُلُوهُنَّ. (ترمذی ۱۴۸۵۔ ابوداؤد ۵۲۱۸)

(۲۰۲۷٦) حضرت ابولیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضور ﷺ سے گھروں میں سانپوں کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم انہیں اپنے گھروں میں دیکھو تو ان سے کہو کہ ہم تمہیں حضرت نوح سے کیا ہوا تمہارا وعدہ یاد دلاتے ہیں، ہم تمہیں حضرت سلیمان بن داود سے کیا ہوا تمہارا وعدہ یاد دلاتے ہیں کہ تم ہمیں تکلیف نہ دو۔ پھر بھی اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے مار ڈالو۔

(۲۰۲۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَعْيَنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(احمد ۳۹۴۔ بزار ۱۸۴۷)

(۲۰۲۷۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے کافر کو مارا۔

(۲۰۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(۲۰۲۷۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے کافر کو مارا۔

(۲۰۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَقَدْ قَتَلَ عَدُوًّا كَافِرًا.

(۲۰۲۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے دشمن کافر کو مارا۔

(٤٣) مَا قَالُوا فِي قَتْلِ الْكِلاَبِ

کتوں کو مارنے کا بیان

(۲۰۲۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ. (ابن ماجہ ۳۲۵۱۔ احمد ٦/ ۱۴۳)

(۲۰۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں جس کتے کو دیکھوں اسے مار دوں۔

(۲۰۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بن حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ ، فَلَمْ أَدَعْ كَلْبًا إِلاَّ قَتَلْته.

(طحاوی ۵۳۔ احمد ٦/ ۳۹۱)

(۲۰۲۸۱) حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں جس کتے کو دیکھوں اسے مار دوں۔

(۲۰۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، حَتَّى قَتَلْنَا كَلْبَ امْرَأَةٍ جَائَتْ بِهِ مِنَ الْبَادِيَةِ. (بخاری ۳۳۲۳۔ مسلم ۱۲۰۰)

(۲۰۲۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، ہم نے کتے مارنے شروع کیے، یہاں تک ایک عورت جو گاؤں سے کتا لائی تھی، ہم نے اس کے کتے کو بھی مار دیا۔

(۲۰۲۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، ثُمَّ قَالَ :مَا لَهُمْ وَلِلْكِلاَبِ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

(مسلم ۹۳۔ ابوداؤد ۷۵)

(۲۰۲۸۳) حضرت عبد اللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ کتے لوگوں کے کس کام کے؟ پھر آپ نے شکار کے کتے رکھنے کی اجازت دے دی۔

(۲۰۲۸٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعليه الْكَآبَةَ فَقُلْتُ :مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي فلم يأتيني مُنْذُ ثَلاَثٍ ، قَالَ :فأجاز كَلْبٌ ، قَالَ أُسَامَةُ :فَوَضَعْت يَدِي عَلَى رَأْسِي وَصِحْت ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا لَكَ يَا أُسَامَةَ ؟ فَقُلْت :أجاز كَلْبٌ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ فَقُتِلَ. (مسلم ۸۲۔ طبرانی ۳۸۷)

(۲۰۲۸۴) حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! خیریت تو ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ تین دن سے میرے پاس نہیں آئے۔ اتنے میں ایک کتا وہاں سے گذرا۔ میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور میں چلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے اسامہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ ایک کتا گذرا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا اور اسے مار دیا گیا۔

(۲۰۲۸٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُثْمَانَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

(۲۰۲۸۵) حضرت عثمان نے کتوں کو مارنے اور کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔

(۲۰۲۸٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ كَانَتْ تَدْخُلُ بِالْكَلْبِ فَيُقْتَلُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ ، قَالَ :لَوْلاَ أَنَّ الْكِلاَبَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُقْطَتَانِ ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

(مسلم ۴۷۔ ابوداؤد ۲۸۴۰)

(۲۰۲۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس حکم اس پابندی سے عمل کیا کہ اگر کوئی عورت شہر میں کتا لے کر آتی تو اس کے نکلنے سے پہلے کتے کو مار دیا جاتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتے اللہ کی پیدا کی ہوئی جماعت نہ ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا، لہٰذا تم صرف اس تیز کالے کتے کو قتل کرو جس کی آنکھوں کے درمیان دو نقطے ہوں کیونکہ یہ کتا شیطان ہے۔

(٢٠٢٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ. (مسلم ۴۴۔ احمد ۲/ ۱۱۳)

(۲۰۲۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

(٤٤) فِي وَسْمِ الدَّابَّةِ وَمَا ذَكَرُوا فِيهِ

جانور کے چہرے پر گدائی کرنے اور نشان لگانے کی ممانعت

(٢٠٢٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حِمَارٍ يُوسَمُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَ عَنْ هَذَا ؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. (مسلم ۱۰۶۔ ابوداؤد ۲۵۵۷)

(۲۰۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حمار کے پاس سے گذرے، اس کے چہرے پر نشان لگا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(٢٠٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْرَبَ وَجْهُ الدَّابَّةِ.

(۲۰۲۸۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أنه كره أن تُعْلَمَ الصورة.

(۲۰۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نشان لگانا مکروہ ہے۔

(٢٠٢٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ الصُّورَةُ. (بخاری ۵۵۴۱۔ احمد ۲/ ۱۱۸)

(۲۰۲۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٢٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ مَوْسُومٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ فِيهِ قَوْلاً شَدِيدًا.

(۲۰۲۹۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے حمار پر سوار دیکھا، جس کی آنکھوں کے درمیان نشان

لگا ہوا تھا، آپ نے اس عمل کو ناپسند قرار دیا اور اس بارے میں سخت بات فرمائی۔

(۲۰۲۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. (مسلم ۱۰۶)

(۲۰۲۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يُلْطَمُ الْوَجْهُ ، وَلاَ يُوسَمُ.

(۲۰۲۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نہ تو مارا جائے گا اور نہ ہی نشان لگایا جائے گا۔

(۲۰۲۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ وَسْمِهَا فِي وَجْهِهَا.

(۲۰۲۹۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نشان لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۰۲۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُكْرَهُ أَنْ تُوسَمَ الْعَجْمَاءُ عَلَى خَدِّهَا ، أَوْ تُلْطَمَ ، أَوْ تُجَرَّ بِرِجْلِهَا إِلَى مَذْبَحِهَا.

(۲۰۲۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانور کے چہرے پر نشان لگانا، یا چہرے پر مارنا یا اسے پاؤں سے گھسیٹ کر ذبح خانے کی طرف لے جانا مکروہ ہے۔

(۲۰۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ حُرْمَةٌ ، وَحُرْمَةُ الْبَهَائِمِ وُجُوهُهَا.

(۲۰۲۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک کی ایک لائق احترام چیز ہوتی ہے، جانوروں کی لائق احترام چیز ان کا چہرہ ہے۔

(۳۵) من رخّص فِي السِّمةِ

جن حضرات نے جانور پر نشان لگانے کی اجازت دی ہے

(۲۰۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ : هَبْهُ لِي ، أَوْ قَالَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلاً ، قَالَ : هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَسَمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهِ. (احمد ۴/ ۱۷۳۔ طبرانی ۶۹۴)

(۲۰۲۹۸) حضرت یعلی بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنا اونٹ مجھے ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ آپ کا ہوا، آپ نے اس اونٹ پر صدقے کا نشان لگا کر اسے روانہ کرا دیا۔

(۲۰۲۹۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ فِي السِّمَةِ فِي مُؤَخَّرِ الأُذُنِ.

(۲۰۲۹۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ کان کے پیچھے نشان لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، قَالَ: لَا بأس بالسمة في الأذن.

(۲۰۳۰۰) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ کان پر نشان لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِأَبِي وَهُوَ يَسِمُ وَسْمَ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ، فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ: لَا تُلْحِمْ لَا تُلْحِمْ.

(۲۰۳۰۱) حضرت محمد ابن زیاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس سے گذرے وہ جانور پر حضرت قدامہ بن مظعون کا نشان لگا رہے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنی زور سے نشان نہ لگا کہ گوشت تک پہنچ جائے۔ اتنی زور سے نشان نہ لگاؤ کہ گوشت تک پہنچ جائے۔

(۲۰۳۰۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمِرْبَدِ يَسِمُ غَنَمًا لَهُ، أَحْسَبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

(بخاری ۵۵۴۲۔ مسلم ۱۰۹)

(۲۰۳۰۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام مربد میں اپنی بکریوں پر نشان لگا رہے تھے۔

(۲۰۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، عَنْ وَسْمِ الْغَنَمِ فِي آذَانِهَا، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۰۳) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے بکریوں کے کانوں پر نشان لگانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے جائز قرار دیا۔

(۴۶) فِي اتِّخَاذِ الكلب وما ينقص مِن أجرِهِ

کتا پالنے کی مذمت اور اس کی وجہ سے ثواب کا نقصان

(۲۰۳۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. (بخاری ۵۴۸۰۔ مسلم ۵۲)

(۲۰۳۰۴) حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنو معاویہ کی طرف گیا۔ وہاں کچھ کتے ہم پر بھونکے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شکار یا مریض کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا

پالاتواس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا ، إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. (مسلم ۵۱- احمد ۸)

(۲۰۳۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شکار یا پہرے داری کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ، قَالَ : وَقَالَ سَالِمٌ : وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ. (بخاری ۵۴۸۱- مسلم ۵۴)

(۲۰۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شکار یا پہرے داری کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہ نے ''کلب حرث'' کے الفاظ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٠٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ زَادَ فِيهِ : أَوْ كَلْبَ مَخَافَةٍ.

(۲۰۳۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ''کلب مخافۃ'' کا اضافہ ہے۔

(٢٠٣٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ قَنَصٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. (ابو يعلى ۵۰۲۵)

(۲۰۳۰۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار، جانوروں کی نگرانی یا پہرے داری کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا اس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عمر بن الوليد الشَّنِّي ، عن عكرمة قَالَ : إلا كلب زرع ، أو كلب قنص ، أو كلب ماشية ، أو كلب مخافة.

(۲۰۳۰۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا اس کے گھر والوں کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣١٠) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن برد ، عن مكحول ، قَالَ : من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية ؛ نقص من أجر أهل بيته كل يوم قيراط.

(۲۰۳۱۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا اس کے گھر والوں کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣١١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ الزَّرْعِ ، وَلاَ صَيْدٍ ، وَلاَ مَاشِيَةٍ فإنه ينقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (بخاری ۲۳۲۲۔ مسلم ۵۸)

(۲۰۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے زراعت، شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا، اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣١٢) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعا ، وَلاَ ضَرْعا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (بخاری ۳۳۲۵۔ مسلم ۶۱)

(۲۰۳۱۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیتی باڑی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتا پالا تو اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٢٠٣١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (مسلم ۵۰۔ ترمذی ۱۴۸۷)

(۲۰۳۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ کی بنیاد پر ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٤٧) الرّخصة فِي اتِّخاذِ الكلبِ

کتا پالنے کی رخصت

(٢٠٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رُخِّصَ فِي الْكِلاَبِ فِي بَيْتِ الْمُعْوِرِ.

(۲۰۳۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے گھر میں کتا پالنے کی اجازت ہے جس میں فساد کا اندیشہ ہو۔

(٢٠٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْفُضَيل ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يَأْتِينَا وَمَعَهُ كَلْبٌ لَهُ ،فقلنا له ، فَقَالَ : إِنَّهُ يَحْرُسُنَا.

(۲۰۳۱۵) حضرت ابو فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ان کے ساتھ ایک کتا تھا، ہم نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ہماری پہرے داری کرتا ہے۔

(٢٠٣١٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَّخِذُ كَلْبًا يَحْرُسُ دَارِهِ ، فَقَالَ : لاَ خَيْرَ فِيهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ كَلْبَ صَيْدٍ.

(٢٠٣١٦) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کتا گھر کی رکھوالی کے لیے رکھا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر نہیں البتہ اگر شکار کے لیے ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

(٤٨) الملائِکة لاَ تدخل بیتاً فِیهِ کلبٌ

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو

(٢٠٣١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَلاَ كَلْبٌ. (بخاری ٣٣٢٢۔ مسلم ١٦٦٥)

(٢٠٣١٧) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

(٢٠٣١٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ. (احمد ٥/ ٣٥٣)

(٢٠٣١٨) حضرت ابن بریدہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔

(٢٠٣١٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ٥٩٥٨۔ مسلم ٨٥)

(٢٠٣١٩) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

(٢٠٣٢٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ.

(ابو داؤد ٢٢٩۔ احمد ١/ ٨٣)

(٢٠٣٢٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(٤٩) فِي رمي حمامِ الأمصارِ

شہری کبوتروں کے مارنے کا بیان

(٢٠٣٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَرْمِي طَيْرَ جاره ، وَإِذَا رَمَاهُ فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ.

(۲۰۳۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پڑوسی کے پرندے کو تیر مارنا مکروہ ہے، ایسی صورت میں مارنے والے پر پرندے کی قیمت لازم ہوگی۔

(٢٠٣٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ نَافِعًا عَنْ صَيْدِ حَمَامِ الْمَدِينَةِ فَكَرِهَهَا.

(۲۰۳۲۲) حضرت نافع سے شہری کبوتر کو شکار کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٣٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ حَمَامِ المدينة وَالأَمْصَارِ.

(۲۰۳۲۳) حضرت حسن نے شہری کبوتروں کا شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَالَ الرَّجُلُ يَعْنِي : يَأْذَنَ هَذَا لِهَذَا فِي حَمَامِهِ وَهَذَا لِهَذَا فِي حَمَامِهِ.

(۲۰۳۲۴) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو اور دوسرا آدمی پہلے آدمی کو اپنے کبوتر کا شکار کرنے کی اجازت دے دے۔

(٢٠٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ حَمَامِ الأَمْصَارِ.

(۲۰۳۲۵) حضرت نافع نے شہری کبوتروں کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٣٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ صَيْدًا بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : يُحْكَمُ عَلَيْهِ.

(۲۰۳۲۶) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص شہر میں کسی جانور کا شکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے سزا دی جائے گی۔

کِتَابُ الْبُیُوعِ وَالأَقْضِیَة

(١) فی الشریکین مَنْ قَالَ الرِّبح علی ما اصطلحا علیہ، والوضِیعة علی رأسِ المالِ

ان حضرات کے اقوال کا تذکرہ جو فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز میں دو شریک ہوں تو نفع ان کی طے کردہ مقدار کے بقدر تقسیم ہوگا اور نقصان راس المال میں سے پورا کیا جائے گا

حدثنا أبو عبد الرحمن قال حدثنا أبو بكر ، عبد الله بن محمد بن أبی شيبة ، قَالَ :

(٢٠٣٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَصْحَابِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الشَّرِيكَيْنِ ، قَالاَ : الشِّرْكَةُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(٢٠٣٢٧) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کسی چیز کے دو شریکوں کو نفع ان کی طے کردہ مقدار کے بقدر ملے گا اور نقصان راس المال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(٢٠٣٢٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ وَأَشْرَكَ فِيهِ أَحَدًا فَالرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(٢٠٣٢٨) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز خریدی پھر اس میں کسی دوسرے کو شریک بنایا تو نفع طے کردہ مقدار کے برابر ہوگا اور نقصان مال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(٢٠٣٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عن عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الشَّرِيكَيْنِ يُخْرِجُ هَذَا مِئَةً وَهَذَا مِئَتَيْنِ ، قَالاَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ

وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۲۹) حضرت جابر بن زید اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دو شریک ایسے ہوں جن میں سے ایک نے سو اور دوسرے نے دو سو لگائے ہوں تو نفع طے کردہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ

(۲۰۳۳۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۰۳۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ مقدار کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٢) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۰۳۳۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٣٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۰۳۳۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ مقدار کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا وَقَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا ، فَجَاءَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفَيْنِ ، وَجَاءَ الآخَرُ بِأَلْفٍ فَاشْتَرَكَا وَاشْتَرَطَا ، أَنَّ الْوَضِيعَةَ بَيْنَهُمَا وَالرِّبْحَ نِصْفَيْنِ ، فَقَالَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۳۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت قتادہ سے سوال کیا کہ اگر دو آدمیوں نے باہم شراکت پر کام کیا، ایک دو ہزار اور دوسرا ایک ہزار لایا۔ انہوں نے یہ شرط لگائی کہ نقصان دونوں کے درمیان ہوگا اور نفع بھی دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نفع طے کردہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(٢٠٣٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا وَلاَّهُ الرَّجُلُ بِصَفْقَةٍ بِنَسِيئَةٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ فِيهَا رَجُلٌ آخَرَ فَالضَّمَانُ عَلَى صَاحِبِ الصَّفْقَةِ وَلَيْسَ عَلَى شَرِيكِهِ شَيْءٌ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْدٌ ، فَإِنْ كَانَ نَقْدٌ فَالْوَضِيعَةُ عَلَى صَاحِبِ النَّقْدِ ، وَالرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ.

(۲۰۳۳۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے ادھار پر کوئی معاملہ کیا، پھر اس میں کسی دوسرے آدمی کو شریک کر لیا تو

ضمان معاملہ کرنے والے پر ہوگا اگر دوسرے کی طرف سے کوئی نقدی نہ ہوتو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر نقدی ہوتو نقصان نقدی والے کو ہوگا اور نفع طے شدہ حصہ کے بقدر تقسیم ہوگا۔

(٢٠٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَبِ ، أَوِ الشَّرِيكَيْنِ ، قَالَ سُفْيَانُ : لاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ ، الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ مضاربت اور شراکت کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ حصے کے بقدر اور نقصان اصل مال میں سے ہوگا۔

(٢٠٣٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس ، وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ شَرِيكَيْنِ اشْتَرَكَا أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ رَأْسَ مَالٍ وَأَسْنَى فِي الْوَضِيعَةِ فَقَالَ : طَاوُوس : لاَ يُغْرَمُ وَلَهُ رَأْسُ مَالِهِ.

(۲۰۳۳۷) حضرت طاوس سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں نے اس طرح شراکت داری کی کہ ایک کا مال دوسرے سے زیادہ تھا اور اس کو نقصان میں بھی زیادہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس پر تاوان نہیں ہوگا اس پر صرف راس المال ہی لازم ہوگا۔

(٢) فِي الرَّجلِ يشترِي الشّيء ولا ينظر إليهِ مَنْ قَالَ هو بِالخِيارِ إذا رآه إن شاء أخذ وإِن شاء ترك

اگر کسی آدمی نے کوئی چیز دیکھے بغیر خریدی تو جن حضرات کے نزدیک اسے رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہوگا

(٢٠٣٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيمَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ كَائِنًا مَا كَانَ قَالَ : هُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

(۲۰۳۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز دیکھے بغیر خرید لی تو اسے دیکھنے کے بعد اختیار ہے خواہ رکھے یا چھوڑ دے۔

(٢٠٣٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۳۹) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٣٤٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ : وَهُوَ بِالْخِيَارِ ، وَإِنْ وَجَدَهُ كَمَا شُرِطَ لَهُ.

(۲۰۳۴۰) حضرت ابراہیم سے مذکورہ مضمون میں یہ اضافہ منقول ہے کہ دیکھنے کے بعد اگر طے شدہ شرط کے مطابق ہو پھر بھی اختیار ہے۔

(۲۰۳۴۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ : إِذَا كَانَ كَمَا وَصَفَ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۰۳۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز دیکھے بغیر خرید لی تو دیکھنے کے بعد اس کے بارے میں اختیار ہے۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر وہ بیان کردہ وصف کے مطابق تھی تو اب واپس نہیں کر سکتا۔

(۲۰۳۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا وَجَدَهُ كَمَا وُصِفَ لَهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَلاَ خِيَارَ لَهُ.

(۲۰۳۴۲) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر وہ چیز طے شدہ وصف کے مطابق نکلی تو واپس نہیں کر سکتا۔

(۲۰۳۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَحْمُولٍ ، مَوْلَى آلِ عُمَارَةَ ، قَالَ : بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ بُرْدَيْنِ وَشَرَطْتُ عَلَيْهِ : إِنْ نَشَرَ أَحَدَهُمَا فَقَدْ وَجَبَ ، فَنَشَرَ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَرْضَهُ ، فَجَاءَ يَرُدُّهُمَا فَأَبَيْتُ عَلَيْهِ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : لك الرِّضَى ، وَلَيْسَ لَهُ ، إِنَّمَا الْبَيْعُ ، عَنْ تَرَاضٍ.

(۲۰۳۴۳) حضرت محمول مولی آل عمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دو چادریں فروخت کیں اور شرط لگائی کہ اگر تم نے ایک چادر کو کھولا تو دونوں کی بیع لازم ہوگی۔ اس نے ایک چادر کو کھولا، پھر وہ اس بیع سے راضی نہ ہوا اور مجھے واپس کرنے کے لیے آ گیا۔ میں نے واپس کرنے سے انکار کیا اور یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کہ تیری رضا ہے اس کی نہیں ہے جبکہ بیع تو باہمی رضامندی کا نام ہے۔

(۲۰۳۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ ، لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ غَائِبًا عَنْهُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. (دار قطنی ۸۔ بیہقی ۲۶۸)

(۲۰۳۴۴) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی چیز کو اس طرح خریدے کہ اس کو دیکھا نہ ہو اور وہ چیز اس سے غائب ہو تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۲۰۳۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْعِدْلَ مِنَ الْبُرِّ فَنَظَرَ بَعْضُ التُّجَّارِ إِلَى بَعْضِهِ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَرَ عُوَارًا فِيمَا يَنْظُرِ إِلَيْهِ.

(۲۰۳۴۵) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے گندم کی ایک مخصوص مقدار خریدی اور پھر تاجروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اس کے باوجود وہ بیع قائم رہے گی۔ ہاں البتہ اگر ظاہر میں کوئی عیب نظر آئے تو ختم کر سکتا ہے۔

(۲۰۳۴۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ رَأَى عَبْدًا أَمْسِ فَاشْتَرَاهُ الْيَوْمَ ، قَالاَ : لاَ حَتَّى يَرَاهُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ.

(۲۰۳۴۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا اگر کوئی کسی سے ایک غلام گذشتہ کل خرید چکا

ہو اور اسے دیکھے بغیر آج فروخت کرنا چاہے تو کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن اسے خریدا ہے اسی دن دیکھے بغیر فروخت نہیں کرسکتا۔

(۳) فِی مشارکۃِ الیھودِیِّ والنّصرانِیِّ

یہودی یا عیسائی کو شریک بنانے کا بیان

(۲۰۳٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ أَبِی حَمْزَة ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : إنَّ أبی رَجُل جَلاَّبًا يَجْلُبُ الْغَنَمَ ، وَإِنَّهُ لَيُشَارِكُ الْيَهُودِیَّ ، وَالنَّصْرَانِیَّ ، قَالَ : لاَ يُشَارِكُ يَهُودِيًّا ، وَلاَ نَصْرَانِيًّا ، وَلاَ مَجُوسِيًّا ، قَالَ : قُلْتُ : لِمَ ؟ قَالَ : لأَنَّهُمْ يُرْبُونَ وَالرِّبَا لاَ يَحِلُّ.

(۲۰۳۴۷) ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے والد بکریوں کے تاجر ہیں وہ بعض اوقات کسی یہودی یا عیسائی کو اپنا شریک بناتے ہیں، کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کسی یہودی، عیسائی یا مجوسی کو شریک نہ بناؤ۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سود کا لین دین کرتے ہیں حالانکہ سود حرام ہے۔

(۲۰۳٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تُشَارِكَ الْيَهُودِیَّ ، وَالنَّصْرَانِیَّ ، وَلاَ يَمُرُّوا عَلَيْكَ فِی صَلاَتِكَ ، فَإِنْ فَعَلُوا فَهُمْ مِثْلُ الْكَلْبِ.

(۲۰۳۴۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کسی یہودی یا عیسائی سے مشارکت نہ کرو، انہیں نماز میں اپنے آگے سے نہ گزرنے دو، اگر وہ گذر جائیں تو یہ کتے کی طرح ہیں (یعنی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

(۲۰۳٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِشَرِكَةِ الْيَهُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ إذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ الَّذِی يلی الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ.

(۲۰۳۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خرید و فروخت مسلمان خود کرتا ہو تو یہودی یا عیسائی کو شریک بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳٥۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِی مُحَمَّدٍ النَّاجِی ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ تُعْطِ الذِّمِّیَّ مَالاً مُضَارَبَةً ، وَخُذْ مِنْهُ مَالاً مُضَارَبَةً ، فَإِذَا مَرَرْتَ بِأَصْحَابِ صَدَقَةٍ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُ مَالُ ذِمِّیٍّ.

(۲۰۳۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کسی ذمی کو مضاربت کے لیے مال نہ دو البتہ بطور مضاربت کے اس سے مال لے سکتے ہو۔ جب تم اس مال کے ساتھ زکوۃ وصول کرنے والوں کے پاس سے گذرو تو انہیں بتادو کہ یہ ذمی کا مال ہے۔

(۲۰۳٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ ، وَطَاوُوسٌ ، وَمُجَاهِدٌ يَكْرَهُونَ شَرِكَةَ الْيَهُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ إلا إذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ يلی الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ.

(۲۰۳۵۱) حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد یہودی یا عیسائی سے مشارکت کو مکروہ قرار دیتے تھے الا یہ کہ خرید و فروخت مسلمان کرے۔

(٢٠٣٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تَصْلُحُ مُشَارَكَةُ الْمُشْرِكِ فِي حَرْثٍ ، وَلاَ بَيْعٍ يَغِيبُ عَلَيْهِ ، لأَنَّ الْمُشْرِكَ يَسْتَحِلُّ فِي دِينِهِ الرِّبَا ، وَثَمَنَ الْخِنْزِيرِ.

(۲۰۳۵۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مشرک سے مشارکت کھیتی باڑی اور ایسے امور میں درست نہیں جن میں وہ غائب ہو کیونکہ مشرک کے دین میں سود اور خنزیر کی قیمت حلال ہے۔

(٢٠٣٥٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشَرِكَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا كُنْتُ تَعْمَلُ بِالْمَالِ.

(۲۰۳۵۳) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اگر مال خود خرچ کرو تو یہودی یا عیسائی سے مشارکت کر سکتے ہو۔

(٢٠٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خُذْ مِنْهُمْ مَالاً مُضَارَبَةً ، وَلاَ تَدْفَعْهُ إِلَيْهِمْ.

(۲۰۳۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ذمیوں سے مضاربت کا مال لے سکتے ہو پر انہیں دے نہیں سکتے۔

(٤) فِي رجلٍ أسلف فِي طعامٍ وأخذ بعض طعامٍ ، وبعض رأسِ المالِ مَنْ قَالَ لاَ بأس؟

ایک آدمی نے کسی سے غلے پر بیع سلم کی اور کچھ غلہ لے لیا اور کچھ راس المال واپس لے لیا۔ جن حضرات کے نزدیک یہ درست ہے

(٢٠٣٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلاً أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي طَعَامٍ ، فَأَخَذْتُ مِنْهُ نِصْفَ سَلَفِي طَعَامًا ، فَبِعْتُهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ أَتَانِي فَقَالَ : خُذْ بَقِيَّةَ رَأْسِ مَالِكَ : خَمْسَ مِئَةٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ ، وَلَهُ أَجْرَانِ.

(۲۰۳۵۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک ہزار درہم پر ایک آدمی سے غلے کی وصولی کے لیے بیع سلم کی۔ میں نے اس سے غلہ کا آدھا حصہ لیا اور اسے ایک ہزار درہم کا بیچ دیا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور راس المال کا آدھا یعنی پانچ سو درہم مجھے واپس کر دیئے، یہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ معروف ہے اور اسے دو بدلے ملیں گے۔

(٢٠٣٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ.

(۲۰۳۵۶) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہے۔

(٢٠٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مُطَرِّفٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضَ رَأْسِ مَالِهِ.

(۲۰۳۵۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کچھ راس المال واپس لے لے اور کچھ بیع سلم کا سامان لے لے۔

(٢٠٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۵۸) حضرت ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦١) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِ أَسْلَفَ مِئَةَ دِينَارٍ فِي أَلْفِ فَرْقٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ خَمْسَ مِئَةِ فَرْقٍ ، وَيَكْتُبَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۰۳۶۱) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے سو دینار کے بدلے ایک ہزار فرق پر بیع سلم کی تو اس بات میں کوئی حر نہیں کہ پانچ سو فرق لے لے اور پانچ سو دینار واپس لے لے۔ (فرق ایک پیمانے کا نام ہے)

(٢٠٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۶۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِ

(۲۰۳۶۳) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أبجر ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ دَرَاهِمَ فَأَخَذَ بَعْضَهُ حِنْطَةً وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ.

(۲۰۳۶۴) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دراہم کے عوض کنیر پر بیع سلم کی اور پھر کچھ گندم لے لی باقی دراہم واپس لے لیے تو یہ معروف ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥) من كره أن يأخذ بعض سَلَمِه وبعضًا طعامًا

جن حضرات کے نزدیک بیع سلم میں کچھ سامان اور باقی مال لینا مکروہ ہے

(٢٠٣٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يُسْلَفُ فِي الطَّعَامِ ، فَقَالَ : لِلَّذِي كَانَ يُسْلِفُ لَهُ : لاَ تَأْخُذْ بَعْضَ رأس مَالِنَا وَبَعْضَ طَعَامِنَا ، وَلَكِنْ خُذْ رَأْسَ مَا

كُلَّهُ ، أَوِ الطَّعَامَ وَافِيًا.

(۲۰۳۶۵) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو غلے میں بیع سلم کیا کرتے تھے لیکن وہ اس آدمی سے کہتے کہ کچھ غلہ اور کچھ مال نہ لینا۔ یا تو سارا مال لے لو یا سارا غلہ لے لو۔

(۲۰۳۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُسْلِمُ السَّلَمَ فَيَأْخُذُ بَعْضَ سَلَمِهِ دَرَاهِمَ وَبَعْضَ سَلَمِهِ طَعَامًا ، فَقَالَ : لاَ تَأْخُذْ إلاَّ رَأْسَ مَالِكَ ، أَوْ طَعَامًا كُلَّهُ.

(۲۰۳۶۶) شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سوال کیا کہ اگر بیع سلم میں کوئی کچھ مال اور کچھ سلم کا سامان لے لے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یا تو سارا سامان لے لو یا سارا غلہ لے لو۔

(۲۰۳۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۶۷) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۳۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ : هَذَا فَاسِدٌ ، لاَ تَأْخُذْ إلاَّ رَأْسَ مَالِكَ ، أَوْ طَعَامًا كُلَّهُ.

(۲۰۳۶۸) حضرت ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فاسد ہے، یا تو سارا مال لے لو یا سارا سامان لے لو۔

(۲۰۳۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ مِئَةَ دِرْهَمٍ فِي طَعَامٍ فَأَخَذَ نِصْفَ سَلَمِهِ طَعَامًا وَعَسُرَ عَلَيْهِ النِّصْفُ فَقَالَ : لاَ خُذْ سَلَمَك ، رَأْسَ مَالِكَ جَمِيعًا.

(۲۰۳۶۹) حضرت عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی سے سو درہم کے عوض غلے پر بیع سلم کی اور آدھا غلہ لے لیا اور آدھا مال تو یہ درست نہیں، وہ راس المال پورا لے لے۔

(۲۰۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيَأْخُذُ نِصْفَ سَلَمِهِ وَبَعْضا دِرْهَمٍ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۳۷۰) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۲۰۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(۲۰۳۷۱) حضرت طاوس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۲۰۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ عَمَّنْ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا حِنْطَةً.

(٢٠٣٧٢) حضرت ابوسلمہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :خُذْ رَأْسَ سَلَمِكَ ، أَ رَأْسَ مَالِكَ.

(٢٠٣٧٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یا تو سامان لے لو یا مال واپس لے لو۔

(٢٠٣٧٤) أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ :كَرِهَهُ ، وَأَنَّ عَطَاءً يَرَ بِهِ بَأْسًا

(٢٠٣٧٤) حضرت مجاہد اسے مکروہ اور حضرت عطاء اسے مباح سمجھتے تھے۔

(٢٠٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(٢٠٣٧٥) حضرت جابر بن زید نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(٢٠٣٧٦) حضرت شریح نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٧٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(٢٠٣٧٧) حضرت سعید بن جبیر نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(٢٠٣٧٨) حضرت سالم اور حضرت قاسم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْ طَعَامًا.

(٢٠٣٧٩) حضرت ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢٠٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَسُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُصْطَلِقِ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ معقل أَنَّهُمْ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ بَعْضَ سَلَ وَبَعْضَ رَأْسِ مَالِهِ.

(٢٠٣٨٠) بہت سے علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۶) فِی الرَّهنِ فِی السَّلمِ

بیع سلم میں گروی رکھوانے کا بیان

(۲۰۳۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ فُضَيْلٍ : إلَى أَجَلٍ. (بخاری ۲۲۰۰۔ مسلم ۱۲۲۶)

(۲۰۳۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ عرصہ کی بیع پر غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھوائی۔ (ابن فضیل کی روایت میں الی اجل کے الفاظ نہیں)

(۲۰۳۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۰۳۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَش، عَنْ إبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ بَأْسًا ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ :إنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ :ذَلِكَ الرِّبْحُ الْمَضْمُونُ، قَالَ ابراهيم :قَدْ يَأْخُذُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ السِّعْرُ.

(۲۰۳۸۵) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ سلم میں گروی رکھوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت سعید بن جبیر فرماتے تھے کہ یہ ملا ہوا نفع ہے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ بعض اوقات رہن رکھنے کے بعد بھاؤ بڑھ بھی تو جاتا ہے۔

(۲۰۳۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَالَ :وَدِدْت أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَعْطَيْتُ شَيْئًا إلاَّ بِرَهْنٍ.

(۲۰۳۸۶) شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں گروی کے بغیر کوئی چیز نہ دوں۔

(۲۰۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ بَأْسًا.

(۲۰۳۸۷) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عطاء سلم میں گروی رکھوانے کو ٹھیک سمجھتے تھے۔

(٢٠٣٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِطَعَامٍ. (ابن ماجه ٢٤٣٨)

(۲۰۳۸۸) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس غلے کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔

(٢٠٣٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّ دِرْعَهُ لَمَرْهُونَةٌ بِثَلاَثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَخَذَهَا رِزْقًا لِعِيَالِهِ. (احمد ٢٣٦ـ دارمی ٢٥٨٢)

(۲۰۳۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں گروی رکھوائی ہوئی تھی یہ جو آپ نے اپنے ایک سال کی خوراک کے لیے حاصل کیے تھے۔

(٢٠٣٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَرَأَ (فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۰) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سلم میں رہن کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی (فرهان مقبوضة) گویا ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔

(٢٠٣٩١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ معقل عَنِ السَّلَمِ آخُذُ فِيهِ الرَّهْنَ ، أَوِ الْقَبِيلَ ؟ فَقَالَ :اسْتَوْثِقْ مِنَ الَّذِي لَكَ خير.

(۲۰۳۹۱) حضرت زبرقان سراج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل سے سوال کیا کہ بیع سلم میں رہن اور کفیل رکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو تمہارے لیے محفوظ ہو وہ معاہدہ کرو۔

(٢٠٣٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:إِنِّي لأَعْجَبُ مِمَّنْ يَكْرَهُ الرَّهْنَ، وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو سلم میں گروی یا کفیل کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(٢٠٣٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَأْخُذَ ثِقَةً بِمَالِكَ ، فَقَالَ لَهُ :رَجُلٌ :إِنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ الْقَبِيلَ ، وَلاَ يَرَوْنَ بِالْكَفِيلِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مال کی حفاظت کا معاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے ایک آدمی نے کہا کہ ایک قوم کے لوگ سلم میں مطلق کفیل کو ناپسند سمجھتے ہیں اور نفوس کے کفیل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(٢٠٣٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد اس کو ٹھیک سمجھتے تھے۔

(٢٠٣٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٣٩٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۹۶) حضرت ابو جعفر، سالم اور قاسم فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٩٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ أَوَّلُه حَلاَلاً ، فَالرَّهْنُ مِمَّا أُمِرَ بِهِ.

(۲۰۳۹۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر بنیاد حلال ہو تو رہن مامور بہ چیزوں میں سے ہے۔

(٢٠٣٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَالَ : اسْتَوْثِقْ مِنْ مَالِكَ.

(۲۰۳۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیع سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے مال کی حفاظت کا معاہدہ کرو۔

(٢٠٣٩٩) حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ ، قَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيهِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّهُ رِبًا مَضْمُونٌ. (عبدالرزاق ۱۴۰۹۲)

(۲۰۳۹۹) حضرت عامر سے سلم میں رہن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس میں وہ بات کہوں گا جو سعید بن جبیر نے کی کہ یہ ملایا ہوا سود ہے۔

(٢٠٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں رہن اور کفیل میں کوئی حرج نہیں۔

(٧) من كره الرّهن فِي السّلمِ

جن حضرات کے نزدیک سلم میں گروی رکھوانا مکروہ ہے

(٢٠٤٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم میں گروی اور کفیل کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٢٠٤٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ السَّلَمَ وَيَأْخُذُ الرَّهْنَ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : ذَلِكَ الشَّفُّ الْمَضْمُونُ يَعْنِي الرِّبْحَ.

(۲۰۴۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔

(۲۰٤۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ وَسَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۳) حضرت ابن عباس سلم میں گروی کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰٤۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كُلُّ بَيْعِ نَسَاءٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ الْقَبِيلُ وَالرَّهْنُ فِيهِ.

(۲۰۴۰۴) حضرت طاوس ادھار والی بیع میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰٤۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : آخُذُ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ رِبْحٌ مَضْمُونٌ ، قَالَ : قُلْتُ : آخُذُ الْكَفِيلَ ؟ قَالَ : ذَلِكَ رِبْحٌ مَضْمُونٌ.

(۲۰۴۰۵) حضرت بکیر بن عتیق کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ کیا سلم میں گروی رکھوا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔ میں نے کہا کہ کیا میں کفیل بنا سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔

(۲۰٤۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ.

(۲۰۴۰٦) حضرت شریح سلم میں رہن کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۰٤۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۷) حضرت سعید بن جبیر سلم میں رہن اور کفیل کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۸) مَنْ قَالَ ليس بين العبدِ وبين سيِّدِهِ رِبًا

جن حضرات کے نزدیک آقا اور اس کے غلام کے درمیان سود نہیں ہوتا

(۲۰٤۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا ، وكان يبيع ثمرته من غلمانه قبل أن تطعم.

(۲۰۴۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے وہ اپنے غلاموں کے پھل پکنے سے پہلے خرید لیتے تھے۔

(۲۰٤۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ بن غياث ، الشيباني ، عن الشعبي ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا ؛ يُعْطِيهِ دِرْهَمًا وَيَأْخُذُ مِنْهُ دِرْهَمَيْنِ.

(۲۰۴۰۹) شعبی فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ وہ غلام کو ایک درہم دے کر اس سے دو درہم بھی لے سکتا ہے۔

(۲۰٤۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ أبي الْعَوَّامِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۰) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

(٢٠٤١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۱) حضرت جابر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

(٢٠٤١٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَبْدٌ يُؤَدِّي خَمْسَةَ دَرَاهِم كُلَّ شَهْرٍ فَقَالَ :أَعْطِنِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأُعْطِيكَ كُلَّ شَهْرٍ تِسْعَةَ دَرَاهِمَ ، قَالَ :فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۴۱۲) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک آقا اپنے غلام کو ہر مہینے پانچ درہم دیتا ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ تو مجھے ہر مہینے دو سو درہم دے اور میں تجھے ہر مہینے نو درہم دوں گا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٤١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ الدَّرَاهِمَ عَلَى أَنْ يَزِيدَهُ فِي الْغَلَّةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :يُعْطِيهِ بدنة ، أَوْ دَابَّةً ، أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْمَنَائِحِ وَيَزِيدُ عَلَيْهِ مَا شَاءَ.

(۲۰۴۱۳) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی اپنے غلام کو اس بنا پر درہم دے کہ وہ غلے میں اضافہ کرے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس کو جانور یا سواری دے یا کوئی چیز دے میرا پھر جتنا چاہے اضافہ کرے۔

(٢٠٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۴) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا میں سود نہیں ہوتا۔

(٢٠٤١٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا میں سود نہیں ہوتا۔

(٩) فِي شِرَاءِ البقولِ والرِّطابِ

سبزیوں اور بانس نما چیزوں کی فروخت کا بیان

(٢٠٤١٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الرِّطَابِ جَزَّةً بَعْدَ جَزَّةٍ.

(۲۰۴۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٤١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الرِّطَابِ الْجَزَّةَ بَعْدَ الْجَزَّةِ، وَالْقِطْعَةَ بَعْدَ الْقِطْعَةِ.

(۲۰۴۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٤١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِى بُرْدَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ بَيْعِ الرَّطْبَةِ جَزَّتَيْنِ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ جَزَّةً.

(۲۰۴۱۸) حضرت برید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے ایک ہی ٹکڑے میں بیچنا چاہیے۔

(٢٠٤١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِى نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْقَضْبِ وَالْحِنَّاءِ ، وَكَرِهَ بَيْعَ الْخِيَارِ ، وَالْخِرْبِزِ ، إِلاَّ جَنِيَةً.

(۲۰۴۱۹) حضرت مجاہد بانس اور مہندی کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے اور خربوزے وغیرہ کی بیع کو جنیہ کے علاوہ مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٤٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، عَنْ بَيْعِ الْقَصِيلِ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ تَسَنْبَلُ ، فَكَرِهَهُ.

(۲۰۴۲۰) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے ایسی فصل کے بارے میں سوال کیا جو سبز ہونے کی حالت میں کاٹی جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر اس کے خوشے آگئے ہوں تو انہوں نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(٢٠٤٢١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ تُسْلِمُوا فِى فِرَاخٍ حَتَّى تَبْلُغَ.

(۲۰۴۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیج سے نکلے ہوئے پودے میں بیع سلم نہ کرو جب تک وہ بڑا نہ ہو جائے۔

(٢٠٤٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يُشْتَرَى السُّنْبُلُ حَتَّى يَبْيَضَّ.

(۲۰۴۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خوشوں والے پودے کو سفید ہونے سے پہلے نہیں بیچ سکتے۔

(٢٠٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ وَالْقَاسِمِ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الرِّطَابِ إِلاَّ جَزَّةً.

(۲۰۴۲۳) حضرت ابن اشوع اور حضرت قاسم نے بانسوں وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٤٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ السَّلَمُ فِى الْعِنَبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ وَالتُّفَّاحِ وَالْكُمَّثْرَى وَالْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالسُّنْبُلِ وَالرَّطْبِ وَأَشْبَاهِهِ.

(۲۰۴۲۴) حضرت ابراہیم انگوروں، خشک کھجوروں، تر کھجوروں، سیب، امرود، خربوزے، تربوز، خوشوں اور بانسوں وغیرہ میں بیع سلم کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(١٠) الرّجل يدفع إلى الخيّاطِ الثّوب فيقطعه

ایک آدمی درزی کو کپڑے دے اور درزی انہیں کاٹ دے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٤٢٥) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَة ، عَنْ حَمَّاد ، عَنْ إِبْرَاهِيم ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يتقبل الْخَيَّاطُ الثياب بِأَجْرٍ

مَعْلُومٍ ، يُقَبِّلُهَا بِدُونِ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ يَعْرِفَهَا بِشَيْءٍ ، أَوْ يَقْطَعَ ، أَوْ يُعْطِيَهُ سُلُوكًا وَإِبَرًا ، وَيَخِيطَ فِيهَا شَيْئًا ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْهَا بِهَذَا ، أَوْ بِشَيْءٍ مِنْهُ ، فَلاَ يَأْخُذَنَّ فَضْلاً.

(۲۰۴۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ درزی کپڑے معلوم اجرت کے بدلے قبول کرے۔ وہ اجرت معلوم کیے بغیر اس صورت میں قبول کرسکتا ہے اگر کسی طرح دس کی علامت لگالی ہو یا اسے کاٹ دیا ہو یا اسے اس کا کچھ حصہ سوئی سے سی دیا ہو، اگر کوئی علامت نہ لگائی تو زائد کو وصول نہیں کرسکتا۔

(٢٠٤٢٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الثَّوْبَ وَيُعْطِيَهُ بِأَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ بِالثُّلُثَيْنِ ، وَالنِّصْفُ إِذَا قَطَعَ ، أَوْ عَمِلَ فِيهِ.

(۲۰۴۲۶) حضرت حماد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ درزی کپڑا لے اور دیتے ہوئے دو ثلث اور یا نصف کم کردے اگر اس نے اس کو کاٹا ہو یا اس میں کچھ کام کیا ہو۔

(٢٠٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ وَأَبَا الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ : إِنِّي رَجُلٌ خَيَّاطٌ أَقْطَعُ الثَّوْبَ وَأُؤَاجِرُهُ بِأَقَلَّ مِمَّا آخُذُهُ بِهِ؟ قَالاَ : تَعْمَلُ فِيهِ شَيْئًا؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، أَقْطَعُهُ وَأَضُمُّهُ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۰۴۲۷) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت ابو العالیہ سے سوال کیا کہ میں درزی ہوں اور کپڑے سیتا ہوں میں جتنا اس میں سے لیتا ہوں اس سے کم اجرت طے کرتا ہوں، ایسا کرنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا تم اس میں کوئی کام کرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں میں کاٹ کر اسے سیتا ہوں، انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ فَيُؤَاجِرُهُ بِأَقَلَّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا عَمِلَ فِيهِ وَقَطَعَهُ ، قَالَ : يَسْتَأْذِنُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۲۰۴۲۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کپڑا دے اور اس کی اجرت کپڑے کی قیمت سے کم ہو تو اگر اس نے اس میں کام کیا اور کپڑا کاٹا تو اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اجازت لینا بہتر ہے۔

(٢٠٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ فِي الْخَيَّاطِ يَدْفَعُ الثَّوْبَ بِالنِّصْفِ ، أَوِ الثُّلُثِ ، أَوِ الرُّبُعِ ، قَالَ : إِذَا أَعَانَهُ بِشَيْءٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۴۲۹) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص درزی کو کپڑے کا نصف، ثلث یا ربع دے اور کسی چیز سے اس کی مدد کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۱) الرّجل يشهد الطّعام يكال بين يديه

اگر کسی آدمی کے سامنے غلے کو تولا جائے تو کیا خریدتے وقت دوبارہ تلوانا ہوگا؟

(٢٠٤٣٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَيَانٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي

الطَّعَامَ قَدْ شَهِدَ كَيْلَهُ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ.

(۲۰۴۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے غلے کا وزن ہوتے دیکھا ہو تو کیا خریدنے سے پہلے دوبارہ اس کو ماپنا ضروری ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ خریدنے سے پہلے دوبارہ اس کا ماپنا ضروری ہے۔

(۲۰۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَكُونُ شَاهِدَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُكَالُ أَشْتَرِيهِ آخُذُهُ بِكَيْلِهِ ؟ فَقَالَ : مَعَ كُلِّ صَفْقَةٍ كَيْلَةٌ.

(۲۰۴۳۱) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا میں ایک غلے کے ماپے جانے کے وقت موجود تھا، کیا میں اسے ماپے بغیر خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر سودے کے لیے الگ طور پر ماپنا ضروری ہے۔

(۲۰۴۳۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى آلِ سَعْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : رَجُلٌ ابْتَاعَ طَعَامًا فَاكْتَالَهُ ، أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَشْتَرِيَهُ بِكَيْلِ الرَّجُلِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، حَتَّى يُكَالَ بَيْنَ يَدَيْكَ.

(۲۰۴۳۲) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی غلے کو ماپ کر خریدے تو کیا دوسرے آدمی کے لیے اس کے ماپنے پر اکتفاء کرتے ہوئے خریدنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے سامنے ماپ کرانا ضروری ہے۔

(۲۰۴۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : الرَّجُلُ يَشْتَرِي الماشية وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَزْنِهَا أَشْتَرِيهَا بِوَزْنِهَا ؟ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ذَلِكَ الرِّبَا ، خَالَطَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ.

(۲۰۴۳۳) حضرت میمون قناد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ ایک آدمی ایک جانور بیچتا ہے میں اس کو وزن کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو کیا اسی وزن سے خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ یہ وہ سود ہے جو کیل اور وزن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

(۲۰۴۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ بِجلاَلٍ فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَكَالَ مِنْهُ جُلَّةً ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِكَيْلِهَا فَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۰۴۳۴) حضرت خالد بن عبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کچھ برتن بیچنے کے لیے پیش کیے۔ ایک آدمی نے انہیں خرید لیا۔ پھر اسے اسی کیل کے ساتھ بیچنے کا ارادہ کیا تو حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۴۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، وَسَأَلَه رَجُل ، عَنْ رجل اشْتَرَى طَعَامًا ، وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى كَيْلِهِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَكِيلَهُ.

(۲۰۴۳۵) حضرت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی چیز کو کیل ہوتے دیکھا اور اگر اسے خریدنا چاہے تو دوبارہ کیل کرنا ہوگا۔

(۲۰۴۳۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ

اشْتَرَى أَحَدُهُمَا طَعَامًا وَالآخَرُ مَعَهُ فَقَالَ :قَدْ شَهِدْتَ الْبَيْعَ وَالْقَبْضَ ، فَقَالَ :خُذْ مِنِّى رِبْحًا وَأَعْطِنِيهِ ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى يَجْرِىَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَيَكُونُ لَكَ زِيَادَتُهُ وَعَلَيْهِ نُقْصَانُهُ.

(۲۰۴۳۶) حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کھانا خریدا، دوسرا اس کے ساتھ تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے بیع اور قبضے کو دیکھا ہے پھر وہ نفع کے ساتھ اس چیز کو خریدنا چاہتا ہے تو کیا اسی کیل میں خریدے۔ انہوں نے فرمایا کہ دوسری مرتبہ بیچنے سے پہلے دوبارہ ماپنا ضروری ہے تاکہ اضافے اور کمی کا علم ہو جائے۔

(۱۳) فِي الرَّجلِ يشترِي الثّوب بِدِينارٍ إلا دِرهم

ایک درہم کم ایک دینار میں کپڑا خریدنے کا حکم

(۲۰٤۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمٌ بِنَسِيئَةٍ.

(۲۰۴۳۷) حضرت ایوب اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ایک درہم کم ایک دینار میں ادھار کے ساتھ کپڑا خریدے۔

(۲۰٤۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۳۸) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ایک درہم کم ایک دینار میں ادھار کے ساتھ کپڑا خریدے۔

(۲۰٤۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُشْتَرَى الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک درہم کم ایک دینار کے بدلے کپڑا بیچنا مکروہ ہے۔

(۲۰٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنَ أَبِى سَعِيدٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ أَبِى غَلِيظٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۴۰) حضرت صخر بن أبی غلیظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن کو دیکھا کہ وہ ایک درہم کم ایک دینار کے بدلے کپڑا خرید رہے تھے۔

(۲۰٤٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ :أَبِيعُك بِدِينَارٍ وَتَزِيدُنِى دِرْهَمَيْنِ.

(۲۰۴۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص کہے کہ میں نے تمہیں یہ چیز ایک دینار کے بدلے فروخت کی اور تم میرے لیے دو درہم اضافہ کردو۔

(۲۰٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :أَبِيعُك هَذَا الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۴۲) حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا ایک درہم کم ایک دینار میں دیتا ہوں۔

(١٣) فِي الرَّجلِ يملِكُ المحرم مِنه يعتِق أم لاَ ؟

اگر کوئی شخص محرم رشتہ دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو گا یا نہیں؟

(٢٠٤٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ أخاه فهو حر.

(٢٠٤٤٣) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مغيرة ، عن حماد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّهُ ، أَوْ عَمَّتَهُ ، أَوْ خَالَهُ أَوْ خَالَتَهُ ؛ فَهُوَ عَتِيقٌ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَبَوَيْهِ.

(٢٠٤٤٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔ یہ اس کے لیے والدین کی طرح ہیں۔

(٢٠٤٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :مَنْ مَلَكَ عَمَّهُ ، أَوْ عَمَّتَهُ أَوْ خَالَهُ ، أَوْ خَالَتَهُ وَمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ ، فَهُوَ عَتِيقٌ.

(٢٠٤٤٥) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائیں گے یہ اس کے لیے والدین کی طرح ہیں۔

(٢٠٤٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رحم مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(٢٠٤٤٦) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہوا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (ترمذی ١٣٦٥۔ ابو داؤد ٣٩٣٥)

(٢٠٤٤٧) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٤٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ، فَهُوَ حُرٌّ.

(٢٠٤٤٨) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، عنِ الزُّبَيْرِ ، يَوْمَ الطَّائِفِ مَلَكَ خَالاَتٍ لَهُ فَأُعْتِقْنَ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُنَّ.

(٢٠٤٤٩) حضرت زبیر طائف کی لڑائی میں اپنی کچھ خالاؤں کے مالک ہوئے تو وہ آزاد ہو گئیں۔

(٢٠٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُ

إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ :إِنَّ عَمِّى زَوَّجَنِى وَلِيدَتَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِى ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(٢٠٤٥٠) حضرت مستورد بن احنف فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی باندی کی بیٹی سے میری شادی کرادی، اس کے ذریعے وہ میرے بچوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔

(٢٠٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالْحَسَنِ، قَالاَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ، فَهُوَ حُرٌّ.

(٢٠٤٥١) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو قریبی رشتہ دار کا مالک ہوا وہ رشتہ دار آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَعْتِقُ كُلُّ رَحِمٍ إِذَا مَلَكَهُ ذُو رَحِمٍ.

(٢٠٤٥٢) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی رشتہ دار کا مالک ہوا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَبِنْتَ الْعَمِّ وَكُلَّ ذِي مَحْرَمٍ عَتَقَ.

(٢٠٤٥٣) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی پھوپھی، خالہ یا چچا کی بیٹی یا کسی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(٢٠٤٥٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَمْلِكُ وَلَدٌ وَالِدَهُ ، وَلاَ وَالِدٌ وَلَدَهُ ، قَالَ :وَالْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

(٢٠٤٥٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اولاد ماں باپ کی اور ماں باپ اولاد کے مالک نہیں بن سکتے۔ پھوپھی اور خالہ کا بھی یہی رتبہ ہے۔

(٢٠٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ ، فَهُوَ عِتْقٌ ، أَوْ هُوَ عَتِيقٌ.

(٢٠٤٥٥) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ ابن أبى نجيح ، عن عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ أو الخالة ؛ فبتلك المنزلة.

(٢٠٤٥٦) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص پھوپھی یا خالہ کا مالک بنے تو وہ ماں کے رتبہ میں ہیں۔

(٢٠٤٥٧) حَدَّثَنَا عبد الأعلى، عن يعلى، عن يونس، عن الحسن قَالَ :من ملك ذا رحم؛ فقد عتق، أو هو عتيق.

(٢٠٤٥٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی رشتہ دار کا مالک بنے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٠٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ ابن أبى نجيح ، عن عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ عَتَقَا.

(٢٠٤٥٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص پھوپھی یا خالہ کا مالک بنے وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(٢٠٤٥٩) أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ ، عن شعبة عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْتِقُ الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ إِذَا مَلَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

(٢٠٤٥٩) حضرت شریح اولاد کو ماں باپ اور ماں باپ کو اولاد کے مملوک بننے کی صورت میں آزاد کر دیتے تھے۔

(٢٠٤٦٠) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ مَنْ مَلَكَ مِنْ مَحْرَمِهِ شَيْئًا فَهُوَ حُرٌّ ، بِمِلْكِهِ عَتِيقٌ ، قَالَ : وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْقَرَابَةِ رَحِمٌ أَمَرَ اللَّهُ بِصِلَتِهَا وَنَهَى عَنْ عُقُوقِهَا ، وَلاَ أَعْلَمُ مِنَ الْعُقُوقِ شَيْئًا أَشَدَّ مِنْ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ قَرِيبَهُ مَمْلُوكًا.

(٢٠٤٦٠) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سنت یہ جاری رہی کہ جو شخص اپنے محرم کا مالک بنا اس کا محرم آزاد ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور قطع رحمی سے منع کیا ہے۔ اس سے بڑی قطع رحمی کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی کسی رشتہ دار کو مملوک بنا لے۔

(٢٠٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا مَلَكَ الأَخَ فَلاَ يَعْتِقُ عَلَيْهِ.

(٢٠٤٦١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کا مالک بنے تو وہ آزاد نہیں ہوگا۔

(١٤) فِي الرَّجلِ يموت وعِنده الودِيعة والدّين

اگر کسی شخص کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کے پاس امانت بھی ہو اور اس پر قرض بھی ہو تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالْوَدِيعَةِ.

(٢٠٤٦٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امانت کی ادائیگی سے ابتداء کی جائے گی۔

(٢٠٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالأَمَانَةِ.

(٢٠٤٦٣) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امانت کی ادائیگی سے ابتداء کی جائے گی۔

(٢٠٤٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الودِيعة والْمُضَارَبَةُ وَالدَّيْنُ كُلُّ ذَلِكَ بِالْحِصَصِ.

(٢٠٤٦٤) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ امانت، مضاربت اور قرض کی ادائیگی حصوں کے اعتبار سے ہوگی۔

(٢٠٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَطَاوُسٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالُوا : يَأْخُذُونَ بِالْحِصَص.

(٢٠٤٦٥) حضرت ابراہیم، حضرت طاوس اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔

(٢٠٤٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُضَارَبَةُ وَالدَّيْنُ سَوَاءٌ إِذَا لَمْ يُعَرَّفْ شَيْئًا بِعَيْنِهِ.

(٢٠٤٦٦) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز کا بعینہ علم نہ ہو تو مضاربت اور قرض برابر ہیں۔

٢٠٤٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالُوا : إِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَعِنْدَهُ مُضَارَبَةٌ ، أَوْ وديعة فَهُمْ فِيهِ عَلَى الْحِصَصِ.

(٢٠٤٦٧) حضرت شعبی، حضرت ابو جعفر، حضرت عطاء اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس آدمی کا انتقال ہوا اور اس پر قرض تھا اور اس کے پاس مضاربت یا امانت تھی تو حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔

٢٠٤٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ فِي الدَّيْنِ الْوَدِيعَةِ : بِالْحِصَصِ ، قَالَ عَامِرٌ : إِذَا لَمْ تُوجَدْ بِعَيْنِهَا.

(٢٠٤٦٨) حضرت مسروق اور حضرت شریح قرض اور ودیعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حصوں کے اعتبار سے ہوں گے، اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب بعینہ علم نہ ہو۔

٢٠٤٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُحَاصُّ الْغُرَمَاءُ.

(٢٠٤٦٩) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ قرض خواہوں کو حصوں کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔

٢٠٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَدِيعَةُ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ.

(٢٠٤٧٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امانت قرض کی طرح ہے۔

(١٥) فی الرّجل یموت أو یفلِس وعِنده سِلعةٌ بعینِها

اگر کوئی آدمی مرجائے یا مفلس ہوجائے اور اس کے پاس سامان ہو تو کیا حکم ہے؟

٢٠٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عن النضر بن أنس عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ قَائِمَةً بِعَيْنِهَا ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ. (مسلم ١١٩٤۔ احمد ٣٤٧)

(٢٠٤٧١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اس کا سامان بعینہ موجود ہو تو وہ قرض خواہوں سے زیادہ مستحق ہے۔

٢٠٤٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غُرَمَائِهِ.

(بخاری ٢٤٠٢۔ ابو داؤد ٣٥١٣)

(٢٠٤٧٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا مال کسی ایسے آدمی کے پاس

بعینہ موجود ہو جو مفلس ہو چکا ہے تو وہ غرماء سے زیادہ مستحق ہے۔

(٢٠٤٧٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اقْتَضَى مِنْ مَالِهِ شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٢٠٤٧٣) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط پڑھا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کا سامان بعینہ موجود ہو تو وہ باقی غرماء سے زیادہ مستحق ہوگا۔ البتہ اگر اس نے اس کے مال میں کچھ کما لیا تو وہ قرض خواہوں کے حصے میں آئے گا۔ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(٢٠٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُفْلِسِ يَجِدُ عِنْدَهُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَخَذَ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَإِلا فَهُوَ لَهُ.

(٢٠٤٧٤) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کسی مفلس ہو جانے والے شخص کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو وہ اسی کا ہے البتہ اگر اس کی ثمن حاصل ہوئی ہو تو وہ قرض خواہوں کے حصے میں آئے گی۔

(٢٠٤٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بھی قرض خواہوں کا حصہ ہے۔

(٢٠٤٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ بھی غرماء کا حصہ ہے۔

(٢٠٤٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : دَفَعْتُ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً ، فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حُلْوَانَ مَاتَ ، فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُ كِيسِي بِعَيْنِهِ ، فَقَالَ عَامِرٌ : لَيْسَ لَكَ دُونَ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٧) حضرت شعبی کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے سوال کیا کہ میں نے ایک آدمی کو مضاربت کے لیے کچھ مال دیا تھا، سفر تجارت کے لیے نکلا اور حلوان میں اس کا انتقال ہو گیا۔ میں پیچھے گیا اور میں نے دیکھا کہ میری دی ہوئی تھیلی بعینہ موجود ہے حضرت عامر نے فرمایا کہ قرض خواہوں کو چھوڑ کر تو نہیں لے سکتا۔

(٢٠٤٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِمَّنْ سِوَاهُ.

(٢٠٤٧٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا مال کسی مفلس ہو جانے والے کے پاس بعینہ موجود ہو تو وہ اسی کا ہے۔

(٢٠٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَفْلَسَ الرجل

وَسِلْعَتُهُ قَائِمَةٌ بِعَيْنِهَا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٩) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا مال مفلس ہو جانے والے شخص کے پاس بعینہ موجود ہو تو وہ اس کا ہے۔

(٢٠٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٨٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کا ہے۔

(٢٠٤٨١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٨١) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کا ہے۔

(٢٠٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:هُوَ أُسْوَةٌ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ حَبَسَهَا لَهُ سُلْطَانٌ.

(٢٠٤٨٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر سلطان نہ روکے تو پھر غرماء کا ہے۔

(١٦) الرّجل يسكِن الرّجل السّكنى

ایک آدمی دوسرے کو کسی مکان میں ٹھہرا لے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٤٨٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ أَسْكَنَتْ أَسْمَاءَ بِنْتَ زَيْدٍ حُجْرَةً لَهَا حَيَاتَهَا ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ قَبَضَ ابْنُ عُمَرَ الْحُجْرَةَ.

(٢٠٤٨٣) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے اسماء بنت یزید کو ان کی پوری زندگی کے لیے اپنے کمرے میں ٹھہرایا۔ جب حضرت حفصہ کا انتقال ہو گیا تو وہ کمرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حاصل کر لیا۔

(٢٠٤٨٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّ السُّكْنَى عَارِيَّةٌ فَإِذَا قَالَ :هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ ، فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ مَا بَقِيَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ فَإِذَا انْقَرَضُوا جَمِيعًا رَجَعَتْ إِلَى وَرَثَتِهِ.

(٢٠٤٨٤) حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط میں لکھا کہ رہائش عاریہ کی چیز ہے۔ اگر رہائش دینے والا کہے کہ یہ اس کے لیے اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ہے تو یہ اس کے لیے اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ہوگی۔ جب تک ان میں سے ایک عورت بھی باقی رہے۔ اگر ایک عورت بھی باقی نہ رہے تو ورثاء کی طرف لوٹ جائے گی۔

(٢٠٤٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْكِنُ الرَّجُلَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ ، ثُمَّ يَمُوتُ ، قَالَ :لاَ تَسْتَطِيعُ وَرَثَتُهُ أَنْ يُخْرِجُوهُ ، وَلاَ عَقِبَهُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ.

(٢٠٤٨٥) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی آدمی کو اور اس کے بعد والوں کو اپنے کسی مکان میں ٹھہرایا پھر وہ مر گیا تو ورثاء اسے اور اس کے بعد والوں کو نکال نہیں سکتے جب تک ان میں سے ایک فرد بھی باقی ہو۔

(٢٠٤٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ السَّائِبِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَسْكَنَتْ قَالَتْ :

أَسْكَنْتُكَ مَا بَدَا لِي.

(۲۰۴۸۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کسی کو اپنے کسی مکان میں ٹھہراتیں تو فرماتیں کہ میں تمہیں اس وقت تک کے لیے ٹھہراتی ہوں جب تک مناسب سمجھوں۔

(۲۰۴۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :السُّكْنَى على مَا اشْتَرَطَ صَاحِبُهَا.

(۲۰۴۸۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ کسی کو رہائش دینے کا معاملہ صاحب مکان کی صوابدید پر ہے۔

(۲۰۴۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ شُرَيْحٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۰۴۸۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۴۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :السُّكْنَى عَارِيَّةٌ.

(۲۰۴۸۹) حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رہائش عاریہ کی چیز ہے۔

(۲۰۴۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ ، عَنْ رَجُلٍ أَسْكَنَ رَجُلاً دَارِهِ فَمَاتَ الْمُسْكِنُ وَالمسكَنُ، قَالَ:تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَةِ الْمُسْكِنِ، قَالَ: قُلْتُ :يَا أَبَا عِمْرَانَ، أليس كَانَ يُقَالُ:مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ، فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ :إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْعُمْرَى ، فَأَمَّا السُّكْنَى وَالْغَلَّةُ وَالْعَارِيَّةُ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَتِهَا.

(۲۰۴۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کسی کو اپنے گھر میں ٹھہرائے، پھر ٹھہرانے والا اور ٹھہرا ہوا انتقال کر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مکان ورثاء کے پاس آجائے گا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعمران! کیا یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ جو شخص کسی کو تاحیات کسی چیز کا مالک بنائے تو وہ اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آباد کی جانے والی زمینوں میں ہوتا ہے۔ رہائش، غلہ اور عاریہ ورثاء کی طرف لوٹتے ہیں۔

(۲۰۴۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا وَهَبَ الرَّجُلُ شَيْئًا فَقَالَ :هُوَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَإِذَا ، قَالَ :هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ ، فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيْهِ.

(۲۰۴۹۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی کو کوئی چیز سپرد کرتے ہوئے کہا کہ یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے ہے، تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہوگی اور اگر یہ کہا کہ یہ تیری زندگی میں تیرے لیے ہے تو یہ ہدیہ کرنے والے کے ورثاء کی طرف لوٹے گی۔

(۲۰۴۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :السُّكْنَى عَارِيَّةٌ.

(۲۰۴۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رہائش عاریہ ہے۔

(۲۰۴۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :اخْتَصَمَ إِخْوَةٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ أَحَدُهُمْ :زَوِّجْنِي

وَأَسْكَنَنِي وأثابني ، فَقَالَ :أَزَوَّجَهُ وَأَسْكَنَهُ ؟ فَقَالُوا :زَوَّجَهُ وَأَسْكَنَهُ فَقَالَ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ عَلَى أَنَّهُ آثَرَكَ بِهَا عَلَى نَفْسِهِ فِي حَيَاتِهِ.

(۲۰۴۹۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کی عدالت میں کچھ بھائیوں کا جھگڑا ہوا۔ایک کہتا تھا کہ اس نے میرے شادی کرائی، مجھے رہائش دی اور مجھے ٹھکانہ دیا، حضرت شریح نے سوال کیا کہ کیا اس نے اس کی شادی کرائی اور رہائش دی۔لوگوں نے تصدیق کی تو قاضی شریح نے فرمایا کہ دو عادل گواہ یہ گواہی دیں کہ اس نے تجھے اپنے زندگی میں خود پر ترجیح دی۔

(۱۸) مَنْ قَالَ لاَ تجوز الصّدقة حتّى تقبض

جن حضرات کے نزدیک قبضے سے پہلے صدقہ وزکوۃ معتبر نہیں

(۲۰٤۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ:تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِمِئَةِ دِينَارٍ عَلَى ابْنِهِ وَهُمَا شَرِيكَانِ وَالْمَالُ فِي يَدَيِ ابْنِهِ ، قَالَ: لاَ يَجُوزُ حَتَّى يَحُوزَهَا ، قَضَى أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ: أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَحُزْ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۲۰۴۹۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو ایک سو دینار صدقہ میں دیے۔وہ دونوں شریک تھے اور مال بیٹے کے سامنے تھا۔تو یہ صدقہ اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ قبضہ نہ کر لے۔حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے کہ اگر اس نے قبضہ نہ کیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۰٤۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُونَ أَوْلاَدَهُمْ نِحَلاً ، فَإِذَا مَاتَ أَحَدُهُمْ ، قَالَ :مَالِي وَفِي يَدِي ، وَإِذَا مَاتَ هُوَ ، قَالَ :قَدْ كُنْتُ نَحَلْتُهُ وَلَدِي ، لاَ نُحْلَةَ إلاَّ نِحْلَةٌ يَحُوزُهَا الْوَلَدُ أو الْوَالِدِ.

(۲۰۴۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ اپنی خوشی سے اولاد کو مال دیتے ہیں لیکن جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ میرا مال ہے اور میرے قبضے میں ہے۔کہ جب وہ مر جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو خوشی سے دیا تھا۔خوشی سے دیا ہوا مال وہی ہوتا ہے جس پر اولاد یا باپ قبضہ کر لیں۔

(۲۰٤۹٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :شُكِيَ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ ، أَنَّ الْوَلَدَ إِذَا كَانَ صَغِيرًا لاَ يَحُوزُ ، فَرَأَى ، أَنَّ أَبَاهُ إِذَا وَهَبَ لَهُ وَأَشْهَدَ حَازَ.

(۲۰۴۹۶) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان سے شکایت کی گئی کہ چھوٹا بچہ مال پر قبضہ نہیں کر سکتا تو ان کی رائے یہ تھی کہ باپ جب ہبہ کر دے اور گواہی دے تو وہ قبضہ کر لے۔

(۲۰٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ

حَتَّى تُقْبَضَ إلاَّ لِصَبِيٍّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ ، فَإِنَّ قَبْضَهُمَا لَهُ قَبْضٌ.

(۲۰۴۹۷) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا سوائے اس بچے کے جو ماں باپ کے ساتھ ہو، ماں باپ کا قبضہ اس کا قبضہ ہے۔

(٢٠٤٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۴۹۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بغیر قبضے کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(٢٠٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۴۹۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٥٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۵۰۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(٢٠٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ مُعَاذٌ وَشُرَيْحٌ يَقُولاَنِ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ إلاَّ لِصَبِيٍّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ.

(۲۰۵۰۱) حضرت معاذ اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا سوائے اس بچے کے جو ماں باپ کے ساتھ ہو۔

(٢٠٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :نَحَلَنِي أَبِي نِصْفَ دَارِهِ ، فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ :إِنْ سَرَّكَ أَنْ تجوزَ ذَلِكَ فَاقْبِضْهُ ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الأَنْحَالِ:مَا قُبِضَ مِنْهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَمَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُ ، فَهُوَ مِيرَاثٌ.

(۲۰۵۰۲) حضرت نضر بن انس فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اپنا گھر اپنی خوشی سے دے دیا۔ ابو بردہ نے مجھ سے فرمایا کہ صدقہ کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ تم اس پر قبضہ کرلو۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے کہ خوشی سے دیئے گئے ہدیہ میں قبضہ ہو تو وہ جاری ہوتا ہے ورنہ وہ میراث میں جاتا ہے۔

(٢٠٥٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا فَقَالاَ :لاَ تَجُوزُ حَتَّى يُقْبَضَ.

(۲۰۵۰۳) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(٢٠٥٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا عُلِمَتِ الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ ، فَإِذَا قَالَ :دَارِي الَّتِي فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، أَوْ غُلاَمِي ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَضْ.

(۲۰۵۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو تو وہ نافذ ہوتا ہے خواہ اس پر قبضہ نہ ہو، اگر وصول کرنے والے نے کہا کہ فلاں جگہ میرا گھر ہے یا فلاں میرا غلام ہے تو یہ اس کا ہوگیا خواہ قبضہ نہ کرے۔

(٢٠٥٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :إِذَا عُلِمَت الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ،

وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ.

(٢٠٥٠٥) حضرت علی اور حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو تو یہ جائز ہے خواہ قبضہ نہ ہو۔

(٢٠٥٠٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جِدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا ، فَلَمَّا حَضَرَ ، قَالَ لَهَا : وَدِدْتُ أَنَّك كُنْتِ حُزْتِيهِ ، أَوْ جَدَدْتِيهِ ، وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ الْوَارِثِ.

(٢٠٥٠٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بیس وسق کی مقدار ایک ہدیہ دیا۔ جب ان کا وصال ہونے لگا تو انہوں نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ تم اس پر قبضہ کر لیتیں کیونکہ اب وہ ورثاء کا مال بن گیا۔

(٢٠٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : الصَّدَقَةُ إِذَا عُلِمَتْ قُبِضَتْ ، أَوْ لَمْ تُقْبَضْ.

(٢٠٥٠٧) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو جائے تو ملکیت ثابت ہو جاتی ہے خواہ قبضہ ہو یا نہ ہو۔

(٢٠٥٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(٢٠٥٠٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبضہ تک صدقہ ثابت نہیں ہوتا۔

(٢٠٥٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هِيَ جَائِزَةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ.

(٢٠٥٠٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبضہ کے بغیر بھی صدقہ ہو جاتا ہے۔

(٢٠٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(٢٠٥١٠) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبضے کے بغیر صدقہ نہیں ہوتا۔

(١٨) فِي الْكِتَابَةِ عَلَى الْوُصَفَاءِ

خدمت کے غلام کے عوض مکاتب بنانے کا بیان

(٢٠٥١١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكِتَابَةِ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(٢٠٥١١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خدمت کے غلام کے عوض مکاتبت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٥١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ حَفْصَةَ كَاتَبَتْ غُلاَمًا لَهَا عَلَى وُصَفَاءَ.

(٢٠٥١٢) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کو خدمت کے عوض مکاتب بنایا۔

(٢٠٥١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي خَتَنَةٌ لِي يُقَالُ لَهَا سَارَةُ مَوْلاَةٌ لأَبِي بَرْزَةَ أَنْ أَبَا بَرْزَةَ كَاتَبَ بَعْضَ مَمَالِيكِهِ عَلَى رَقِيقٍ.

(۲۰۵۱۳) حضرت ابو برزہ نے اپنے ایک غلام کو خدمت کے غلام کے عوض مکاتب بنایا۔

(۲۰۵۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتَبَ عَبْدٌ عَلَى الْوُصَفَاءِ. زَادَ فِيهِ جَرِيرٌ : والْوَصَائِفَ.

(۲۰۵۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أن يكاتب عبد عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا أَنْ يُكَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۶) حضرت حسن وابن سیرین دونوں حضرات خدمت کے غلاموں کے عوض غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۵۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدمت کے غلاموں کے عوض غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى غُلاَمَيْنِ يَصْنَعَانِ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ : إِنْ لَمْ يَجِئْك بِغُلاَمَيْنِ يَصْنَعَانِ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ فَرُدَّهُ إِلَى الرِّقِّ.

(۲۰۵۱۹) حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو دو غلاموں کی خدمت پر مکاتب مقرر کیا وہ دونوں اسی کا پیشہ کرتے تھے۔ وہ دونوں ایک اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ تیرے پاس ایسے غلام نہ لائے جو اس کا پیشہ جانتے ہوں تو اسے دوبارہ غلام بنالے۔

(۲۰۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ عَلَى رَقِيقٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

(۲۰۵۲۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک مقرر مدت تک غلام کے عوض اپنے غلام کو مکاتب بناناہے۔

(۲۰۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكِتَابَةِ عَلَى الْوُصَفَاءِ ، يَدًا بِيَدٍ وَيَكْرَهُ ذَلِكَ نَسِيئَةً ، وَذَلِكَ رَأْيُ قَتَادَةَ.

(۲۰۵۲۱) حضرت عمر بن عبد العزیز بغیر ادھار کے برابر برابر خدمت والے غلاموں کے عوض مکاتبت کو درست خیال کرتے تھے۔

حضرت قتادہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(٢٠٥٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : هَذِهِ مُكَاتَبَةُ سِيرِينَ عِنْدَنَا هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ غُلاَمَهُ ، كَاتَبَهُ عَلَى كَذَا وَكَذَا من أَلْفٍ ، وَعَلَى غُلاَمَيْنِ له يَعْمَلاَنِ مِثْلَ عَمَلِهِ.

(۲۰۵۲۲) حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بن انس فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے نزدیک سیرین کی مکاتبت ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ایک مکاتبت فرمائی۔ انہوں نے اپنے غلام کو ایک خاص مقدارِ مال اور دو ایسے غلاموں کے عوض مکاتبت بنایا جو اس کا کام کرتے تھے۔

(١٩) من كره العِينة

جن حضرات کے نزدیک بیع عینہ ناجائز ہے یعنی ایسی بیع جس میں ایک آدمی دوسرے کو معلوم مدت کے ادھار اور معلوم ثمن کے عوض ایک چیز بیچے پھر بیچنے والا خود نقد قیمت جو پہلے سے کم ہو ادا کر کے وہ چیز اس سے خرید لے

(٢٠٥٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُهِي ، عَنِ الْعِينَةِ.

(بخاری ٢١٢٦۔ مسلم ١١٦٠)

(۲۰۵۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع عینہ سے منع کیا گیا ہے۔

(٢٠٥٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْعِينَةُ حَرَامٌ.

(۲۰۵۲۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ عینہ حرام ہے۔

(٢٠٥٢٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى التورق يَعْنِي الْعِينَةَ.

(۲۰۵۲۵) حضرت ایاس بن معاویہ بیع تورق کے قائل تھے۔ (تورق ایسی بیع ہے جس میں ایک ادھار پر کوئی چیز خریدے پھر کوئی تیسرا آدمی اس چیز کو کم قیمت پر نقد خریدے)۔

(٢٠٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعِينَةَ.

(۲۰۵۲۶) حضرت ابن سیرین عینہ کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(٢٠٥٢٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ مُحَمَّدٍ الْعِينَةَ فَقَالَ : نُبِّئْتُ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ : دَرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَبَيْنَهُمَا حَرِيرَةٌ.

(۲۰۵۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت محمد کے پاس عینہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک درہم کے بدلے ایک درہم ہے۔

(۲۰۵۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ وَيَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا :جَائَنَا ، وَقَالَ الآخَرُ :جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :إِنَّهُ مَنْ قِبَلَكَ عَنِ الْعِينَةِ ، فَإِنَّهَا أُخْتُ الرِّبَا.

(۲۰۵۲۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک خط میں لکھا کہ بیع عینہ سے منع کرو یہ سود کی بہن ہے۔

(۲۰۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعِينَةَ وَمَا أَدْخَلَ النَّاسُ فِيهِ بينهما.

(۲۰۵۲۹) حضرت حسن اور ابن سیرین نے عینہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْرُوقًا كَرِهَ الْعِينَةَ وَالْحَرِيرَ.

(۲۰۵۳۰) حضرت مسروق نے عینہ اور ریشم کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۰) الرّجل يكري الدّابّة فيجاوز بها

ایک آدمی کرائے پر کوئی سواری لے پھر طے شدہ مقام سے آگے لے جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۵۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا وَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ اكْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ دَابَّةً إِلَى مَكَان مَعْلُومٍ فَجَاوَزَ ، فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ.

(۲۰۵۳۱) حضرت ابو عطاء فرماتے ہیں کہ میں قاضی شریح کے پاس حاضر تھا، ان کے پاس دو آدمی مقدمہ کے کر آئے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے ایک سواری پر ایک خاص مقام تک کے لیے لی تھی، وہ اس سے آگے لے گیا، حضرت شریح نے سواری کے مالک کو ضمان دلوایا۔

(۲۰۵۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَجُلٍ تكَارَى دَابَّةً فَجَاوَزَ بِهَا ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ ، وَلاَ كِرَاءَ عَلَيْهِ فِيمَا خَالَفَ.

(۲۰۵۳۲) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کوئی سواری کرائے پر لے اور مقررہ مقام سے آگے لے جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ضامن ہوگا اور مخالفتِ معاملہ کی صورت میں اس پر کرایہ نہیں۔

(۲۰۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا سَلِمَت الدَّابَّةُ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْكِرَائَانِ.

(۲۰۵۳۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر سواری محفوظ رہے تو اس پر دو کرائے جمع ہو جائیں گے۔

(۲۰۵۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُرَيْحٍ

أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً إِلَى البردمة ، فَجَاوَزَ عَلَيْهَا الْوَقْتَ فَعَطِبَتْ فَمَاتَتْ ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ الأَجْرَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي سَمَّى ، وَضَمَّنَهُ الدَّابَّةَ حِينَ خَالَفَ.

(۲۰۵۳۴) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بردمہ نامی مقام تک کے لیے ایک جانور کرائے پر لیا لیکن وہ اسے مقررشدہ جگہ سے آگے لے گیا وہاں وہ جانور حادثے کا شکار ہو کر مر گیا۔ اس مقدمہ کا قاضی شریح نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مقررشدہ جگہ کا تو کرایہ دلوایا اور آگے بڑھنے پر جانور کا ضمان دلوایا۔

(٢٠٥٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَكَارَى الرَّجُلُ الدَّابَّةَ إِلَى الْمَكَانِ كَانَ لَهُ كِرَاؤُهَا ، فَإِنْ جَاوَزَ عَلَيْهَا فَنَفَقَتْ كَانَ لَهُ كِرَاؤُهَا الأَوَّلُ ، وَعَلَيْهِ أَنْ يَضْمَنَهَا.

(۲۰۵۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی سواری کو ایک خاص علاقے تک کے لیے کرائے پر لیا تو اگر اس مقام سے تجاوز کیا اور اس کو نقصان پہنچا تو اس پر پہلا کرایہ ہوگا اور ضمان بھی ہوگا۔

(٢٠٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَابَّةً فَجَاوَزَ الْوَقْتَ ، قَالَ : يُجْمَعُ عَلَيْهِ الْكِرَاءُ وَالضَّمَانُ.

(۲۰۵۳۶) قاضی شریح فرماتے ہیں کہ اگر کرائے کے جانور مقرر مقام سے آگے لے جایا گیا تو کرایہ اور ضمان دونوں لازم ہوں گے۔

(٣١) فِي الرَّجلِ يشترِي المتاع فيهلِكَ فِي يدِ البائِعِ قبل أن يقبِضه المبتاع

اگر گاہک کوئی چیز خرید لے اور وہ قبضے سے پہلے بائع کے پاس ہی ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٥٣٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا هَلَكَ فِي يَدَيِ الْبَائِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ قَالَ لَهُ : خُذْ مَتَاعَك ، فَلَمْ يَأْخُذْهُ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَإِنْ كَانَ ، قَالَ : لاَ أَدْفَعُهُ لَكَ حَتَّى تَأْتِيَ بالثمنِ ، فَهُوَ مَالُ الْبَائِعِ.

(۲۰۵۳۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور وہ قبضے سے پہلے بائع کے پاس ہی ہلاک ہو گئی۔ اس صورت میں اگر بائع نے کہا تھا کہ اپنا سامان لے تو یہ نقصان گاہک کا ہوگا اور اگر بائع نے کہا تھا کہ میں تمہیں یہ اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم مجھے اس کی قیمت نہ لا دو تو یہ نقصان بائع کا ہوگا۔

(٢٠٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عن دَاوُد ، قَالَ : قُلْتُ لِعَامِرٍ : رَجُلٌ اشْتَرَى بَزًّا إِلَى أَجَلٍ فَحَبَسَهُ وَعَكَمَهُ وَوَضَعَهُ فِي مَنْزِلِ الْبَائِعِ وَلَمْ يَحْتَبِسْهُ رَهْنًا بِالْمَالِ ، فَاحْتَرَقَ الْمَالُ ، قَالَ : مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۰۵۳۸) حضرت داود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور اسے تیار کر

کے بائع کے مکان میں ہی چھوڑ دیا اور اسے مال کا رہن تصور نہ کیا تو کیا حکم ہے اگر وہ مال جل جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بائع کا نقصان ہوا۔

(۲۰۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ فَقَالَ :الْمُشْتَرِى :انقُلْ إِلَيَّ ، وَقَالَ الْبَائِعُ :لاَ حَتَّى تَأْتِيَنِى بِالثمنِ فَهَذَا بِمَنْزِلَةِ الرَّهْنِ ، إِنْ هَلَكَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ ، وَإِنْ قَالَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِى :انقُلْهُ ، فَقَالَ :دَعْهُ حَتَّى آتِيَكَ بِالثمن ، فَهَذَا بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ ، إِنْ هَلَكَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى ، وَيَبِيعُ هَذَا ، وَلاَ يَبِيعُ ذَاكَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَذَكَرْته لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ :صَدَقَ أَظُنُّ.

(۲۰۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز خریدی اور مشتری نے کہا کہ اسے میرے حوالے کر دو، بائع نے کہا کہ جب تک تم ثمن نہ لے آؤ میں تمہیں نہیں دوں گا۔ یہ معاملہ رہن کے درجہ میں ہوگا۔ اگر وہ ہلاک ہوا تو بائع کے مال میں سے ہوگا۔ اور اگر بائع نے مشتری سے کہا کہ اسے اپنے قبضے میں لے لو اور مشتری نے کہا کہ میں جب تک قیمت نہ لے آؤں اس وقت تک قبضہ نہ کروں گا تو یہ ودیعت کے حکم میں ہوگا۔ اگر ہلاک ہوا تو مشتری کے مال سے ہلاک ہوگا۔ ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت محمد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہوں نے سچ کہا۔

(۲۰۵۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِى هِنْدٍ ، أَنَّ رَجُلاً ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا إِلَى أَجَلٍ وَحَبَسَهُ ، فَبَيَّتَهُمْ حَرِيقٌ مِنَ اللَّيْلِ فَاحْتَرَقَ بَعْضُهُ ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الَّذِى هُوَ فِى يَدَيْهِ.

(۲۰۵۴۰) حضرت داود بن ابی ہند کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے مقررہ مدت تک ادائیگی کی شرط پر کچھ مال خریدا اسے بائع کے پاس چھوڑ دیا۔ رات کو گھر میں آگ لگ گئی اور کچھ سامان جل گیا۔ اس بارے میں میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جس کے قبضے میں تھا اسی کا نقصان ہوا۔

(۲۲) فِي الْمُكَاتَبِ يشترِط عليهِ مولاه ألا يخرج ولا يتزوّج

اس مکاتب کا بیان جس کا مولی یہ شرط لگا دے کہ وہ نہ تو اس شہر سے نکلے گا نہ شادی کرے گا

(۲۰۵۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا اشْتَرَطَ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَلاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ :فَشَرْطُهُ بَاطِلٌ ، يَسِيرُ حَيْثُ يَشَاءُ وَيَتَزَوَّجُ.

(۲۰۵۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مکاتب پر یہ شرط لگا لی کہ وہ نہ تو اس شہر سے نکلے گا اور نہ ہی شادی کرے گا تو یہ شرط باطل ہے۔ وہ جہاں چاہے جا سکتا ہے اور شادی بھی کر سکتا ہے۔

(۲۰۵۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنَّكُمْ تَشْتَرِطُونَ عَلَى الْمُكَاتَبِ شُرُوطًا لاَ تَحِلُّ تَشْتَرِطُونَ عَلَيْهِ أَلاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ :يَخْرُجُ وَيَتَزَوَّجُ.

(۲۰۵۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم مکاتب پر ایسی شرطیں لگاتے ہو جو تمہارے لیے درست نہیں، تم شرط لگاتے ہو کہ وہ شہر سے باہر نہ جائے اور شادی نہ کرے۔ وہ شہر سے باہر جا سکتا ہے اور شادی بھی کر سکتا ہے۔

(٢٠٥٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۵۴۳) ایک اور سند سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٥٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لأَهْلِ المكاتبِ مَا اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ وَلَهُمْ مَا أَخَذُوا مِنْهُ.

(۲۰۵۴۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ کاتب غلام کے مالکوں کو وہ ملے گا جس کی انہوں نے شرط لگائی اور جو انہوں نے لیا وہ ان کا ہو گیا۔

(٢٠٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَخْرُجُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۵۴۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو جا سکتا ہے۔

(٢٠٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَطَ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنْ لاَّ يَخْرُجَ ، قَالَ : يَخْرُجُ ، قَالَ وَكِيعٌ ، وقَالَ سُفْيَانُ : لاَ يَخْرُجُ إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۲۰۵۴۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے شرط لگائی کہ مکاتب شہر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ تو یہ شرط درست نہیں وہ نکل سکتا ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ وہ مولی کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا۔

(٢٠٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمِّي، أَنَّ جَدَّهَا كَانَ مُكَاتَبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الأَسْلَمِيِّ ، فَأَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَنَعَهُ فَأَتَى عُثْمَانَ فَقَالَ : لَيْسَ لَكَ أَنْ تَمْنَعَهُ ، فَخَلَّى عَنْهُ.

(۲۰۵۴۷) حضرت محمد بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ ان کے دادا عبد اللہ بن قیس اسلمی کے مکاتب تھے۔ انہوں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن قیس نے منع کر دیا۔ میرے دادا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اسے منع نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہیں جانے دیا گیا۔

(٢٠٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنْ لاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ : يَتَزَوَّجُ وَيَخْرُجُ.

(۲۰۵۴۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مکاتب پر شرط لگائی کہ وہ شہر سے باہر نہیں جا سکتا اور شادی نہیں کر سکتا تو یہ شرط قابل قبول نہیں۔

(٢٠٥٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْتَرِطُوا عَلَى الْمُكَاتَبِ مَا يُضِرُّ بِهِ : أَنْ لاَّ يَخْرُجَ مِنَ الْمِصْرِ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ.

(٢٠٥٤٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مکاتب پر ایسی شرطوں کے لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے جس سے اس کا نقصان ہو کہ وہ شہر سے باہر نہیں جا سکتا اور شادی نہیں کر سکتا۔

(٢٣) فِی السّیفِ المحلّی والمِنطقةِ المحلاة والمصحفِ

زیور چڑھی تلوار، زیور چڑھے سامان اور مصحف وغیرہ کی بیع کا بیان

(٢٠٥٥٠) حَدَّثَنَا شَرِیكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ قَیْنًا وَكَانَ رُبَّمَا اشْتَرَى السَّیْفَ الْمُحَلَّى بِالْوَرِقِ وَرُبَّمَا ذُكِرَ الْمُصْحَفَ.

(٢٠٥٥٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت خباب لوہار تھے وہ بعض اوقات چاندی چڑھی تلواریں خریدتے تھے۔ اور کبھی مصحف کا ذکر بھی کیا۔

(٢٠٥٥١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ السَّیْفَ الْمُحَلَّى بِالدراهم.

(٢٠٥٥١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دراہم کے بدلے زیور سے آراستہ تلوار خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ السَّیْفَ الْمُفَضَّضَ بالتأخیر.

(٢٠٥٥٢) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چاندی چڑھی تلوار تاخیری ادائیگی کے ساتھ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(٢٠٥٥٣) حضرت ابن سیرین نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٥٤) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ فَارِسَ أَنْ لاَ تَبِیعُوا السُّیُوفَ فِیهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ بِالدَّرَاهِمِ.

(٢٠٥٥٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ارض فارس میں تھے۔ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ جس تلوار کا حلقہ چاندی کا ہو اسے دراہم کے بدلے مت بیچو۔

(٢٠٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِی عِمْرَانَ یُحَدِّثُ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ ، قَالَ : أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِیهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِیرَ ، أَوْ بِسَبْعَةٍ فَأَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : لاَ حَتَّى تُمَیِّزَ مَا بَیْنَهُمَا ، فَقَالَ : إنَّمَا أَرَدْت الْحِجَارَةَ ، قَالَ : لاَ حَتَّى تُمَیِّزَ مَا بَیْنَهُمَا قَالَ : فَرَدَّهُ حَتَّى مَیَّزَ مَا بَیْنَهُمَا.

(مسلم ١٢١٣۔ ابوداؤد ٣٣٤٣)

(٢٠٥٥٥) حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں پتھروں کے ساتھ سونا

لگا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار کا خریدا۔ جب وہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اپس آیا اور ساری بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اسے خریدنا اس وقت تک درست نہیں جب تک فرق نہ کرلو۔ اس نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ فرمایا کہ یہ بیع اس وقت تک درست نہیں جب تک دونوں کے درمیان فرق نہ کرلو۔ پھر اس آدمی نے دوبارہ واپس کیا اور تمیز کرنے کے بعد خریدا۔

(٢٠٥٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ شُرَيْحٌ ، عَنْ قَوْسِ ذَهَبٍ فِيهِ فُصُوصٌ ، قَالَ : تُنْزَعُ الْفُصُوصُ ، ثُمَّ يُبْتَاعُ الذَّهَبُ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۵۵۶) حضرت شریح سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک سونے کی کمان بیچی جائے جس میں نگینے لگے ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نگینے اتار کر سونے کو وزن کے برابر بیچا جائے گا۔

(٢٠٥٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُبَاعُ الْمِنْطَقَةُ الْمُحَلاَّةُ وَالسَّيْفُ الْمُحَلَّى بِنَسِيئَةٍ.

(۲۰۵۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سونا چڑھی کسی چیز یا تلوار کو ادھار کے ساتھ نہیں بیچ سکتے۔

(٢٠٥٥٨) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِشِرَاءِ السَّيْفِ الْمُفَضَّضِ ، وَالْخِوَانِ الْمُفَضَّضِ ، وَالْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۵۸) حضرت ابن سیرین اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ چاندی چڑھی تلوار، چاندی چڑھی طشتری اور چاندی چڑھے پیالے کو دراہم کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُشْتَرَى السَّيْفُ الْمُحَلَّى بِفِضَّةٍ وَيَقُولُ : اشْتَرِهِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۵۵۹) حضرت زہری زیور چڑھی تلوار کی بیع کو چاندی کے بدلے مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ سونے کو برابر سرابر خریدو۔

(٢٠٥٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى ، عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَقَالَ مَكْحُولٌ : الْجَارِيَةُ تُبَاعُ وَعَلَيْهَا حُلِيٌّ.

(۲۰۵۶۰) حضرت سعید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن موسیٰ سے زیور چڑھی تلوار کی بیع کو چاندی کے بدلے کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت مکحول نے فرمایا کہ باندی کو بھی تو زیور کے ساتھ ہی فروخت کیا جاتا ہے۔

(٢٠٥٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى يُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : إِذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ أَكْثَرَ مِنَ الْحِلْيَةِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۵۶۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے زیور چڑھی تلوار کی بیع چاندی کے بدلے کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت حکم نے فرمایا کہ اگر دراہم زیور سے زیادہ ہوں تو کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۵۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : سئل عَلِيًّا عَن جَامَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ ، مَخْلُوطات بِفِضَّةٍ أَتُبَاعُ بِالْفِضَّةِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هَكَذَا بِرَأْسِهِ ، أَيْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۵۶۲) حضرت مغیرہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایسی چیز جس میں سونا اور چاندی ہو کیا اسے صرف چاندی کے بدلے فروخت کیا جاسکتا ہے انہوں نے سر کے اشارے سے اس کی اجازت دی۔

(۲۰۵۶۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۲۰۵۶۳) حضرت عمر نے زیور چڑھی تلوار کی بیع کو صرف عرض (نقدین کے علاوہ ہر چیز) کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔

(۲۰۵٦٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا كَانَ الثمنُ أَكْثَرَ مِنَ الْحِلْيَةِ ، وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ الثمنُ أَقَلَّ مِنَ الْحِلْيَةِ.

(۲۰۵۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ثمن زیور سے زیادہ ہوتو کوئی حرج نہیں اور اگر کم ہوتو مکروہ ہے۔

(۲۰۵٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرِهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِاشْتِرَاءِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى وَالْخَاتَمِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۶۵) حضرت حسن زیور چڑھی تلوار اور انگوٹھی کی بیع دراہم کے بدلے کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۵٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كُنَّا نَبِيعُ السَّيْفَ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ وَنَشْتَرِيهِ.

(۲۰۵۶۶) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہم زیور چڑھی تلوار کو چاندی کے بدلے خریدا اور بیچا کرتے تھے۔

(۲۰۵٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیور چڑھی تلوار کو دراہم کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤) فِي بيعِ من يزيد

نیلامی کی بیع کا بیان

(۲۰۵٦٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ كَذَلِكَ كَانَتْ تُبَاعُ الأَخْمَاسُ.

(۲۰۵٦۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نیلامی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اخماس کو اس طرح بیچا جاتا تھا۔

(۲۰۵٦۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ الشُّرَكَاءَ بَيْنَهُمْ.

(۲۰۵٦۹) حضرت مکحول نے نیلامی کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ شرکاء آپس میں کر سکتے ہیں۔

(۲۰۵۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعَثَ عميرة بْنَ يزيد الْفِلَسْطِينِيَّ يَبِيعُ السَّبْيَ فِيمَنْ يَزِيدُ ، فَلَمَّا فَرَغَ جَائَهُ فَقَالَ لَهُ :عُمَرُ : كَيْفَ كَانَ الْبَيْعُ الْيَوْمَ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ كَاسِدًا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْلاَ أَنِّي كُنْتُ أَزِيدَ عَلَيْهِمْ فَأُنْفِقُهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : كُنْتَ تَزِيدُهُ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ تُرِيدُ أَنْ تَشْتَرِيَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ عُمَرُ هَذَا النَّجْشُ لاَ يَحِلُّ ، ابْعَثْ يَا عميرة مُنَادِيًا يُنَادِي أَلاَ إِنَّ الْبَيْعَ مَرْدُودٌ إِنَّ النَّجْشَ لاَ يَحِلُّ.

(۲۰۵۷۰) حضرت عمرو بن مہاجر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عمیرو بن یزید فلسطینی کو بھیجا تا کہ وہ قیدیوں کو نیلام کر دیں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس آئے تو حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ آج کی بیع کیسی رہی؟ انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر میں خود بیچ میں جا کر بھاؤ نہ بڑھاتا تو آج مندا ہو جاتا۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ کیا تم محض بھاؤ بڑھانے کے لیے خریدنے کے ارادے کے بغیر بولی لگاتے رہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو حضرت عمر ؒ نے فرمایا کہ یہ نجش ہے یہ حلال نہیں، اے عمیرہ! اعلان کر دو کہ بیع مردود ہے اور نجش حلال نہیں ہے۔

(۲۰۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَاعَ إِبِلاً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۱) حضرت ہشام خزاعی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ نے زکوۃ کے اونٹوں کو نیلام کر کے فروخت کیا۔

(۲۰۵۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فِيمَنْ يَزِيدُ.

(نسائی ٦٠٩٩۔ ترمذی ۴۷۹)

(۲۰۵۷۲) حضرت انس بن مالک ؓ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ نیلامی کے ذریعے فروخت فرمایا۔

(۲۰۵۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، إِنْ تَزِيدَ فِي السَّوْمِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ.

(۲۰۵۷۳) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو بولی لگا کر قیمت بڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۷۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ بَيْعَ الْمَوَارِيثِ وَالْغَنَائِمِ.

(۲۰۵۷۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین نے مواریث اور غنیمتوں کے علاوہ بولی کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءٌ ، قَالَا :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۵) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بولی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ بَاعَ الْمَغَانِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۶) حضرت ابو جعفر خطمی فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے غنائم کو بولی کی بیع کے ساتھ بیچا۔

(٢٥) من كره شِراء المصاحِفِ

جن حضرات کے نزدیک مصاحف کی خرید وفروخت مکروہ ہے

(٢٠٥٧٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : خطر عَلَيَّ رَجُلاً مِنَ الْبُصْرَةِ وَمَعَهُ مَصَاحِفُ يَبِيعُهَا فَأَتَيْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الأَجْدَعِ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ وَشُرَيْحًا فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا :مَا نُحِبُّ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللهِ ثَمَنًا.

(۲۰۵۷۷) حضرت مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ میرے سامنے سے ایک بصری شخص گذرا جو مصاحف بیچ رہا تھا میں مسروق بن اکوع، حضرت عبداللہ بن یزید انصاری اور حضرت شریح کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہ پسند نہیں کہ ہم اللہ کی کتاب کے بدلے قیمت وصول کریں۔

(٢٠٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ وَابْتِيَاعَهَا.

(۲۰۵۷۸) حضرت عبیدہ نے مصاحف کی خرید وفروخت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٧٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ الأَيْدِيَ تُقَطَّعُ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مصاحف بیچنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

(٢٠٥٨٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَلَحْسُ الدُّبُرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى عَرْضِهَا أَجْرًا.

(۲۰۵۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شہد کی مکھیوں کا مجھے ڈسنا مجھے مصاحف بیچنے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابراہیم مصاحف کی اجرت کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ :هِيَ لِمَنْ يَقْرَأُ مِنْ

أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَكَرِهَ الْكِتَابَ فِيهَا بِالأُجْرَةِ.

(۲۰۵۸۱) حضرت ابراہیم نے مصاحف کی بیع کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ وہ مصاحف گھر والوں میں سے جو چاہے پڑھ لے اور اجرت کے بدلے انہیں لکھنا مکروہ ہے۔

(٢٠٥٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : بِئْسَ التِّجَارَةُ بَيْعُ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۲) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ بدترین تجارت مصاحف کو بیچنا ہے۔

(٢٠٥٨٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ شِرَاءَ الْمَصَاحِفِ وَبَيْعَهَا.

(۲۰۵۸۳) حضرت عبداللہ سے مصاحف کے خریدنے اور بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي رَأَيْتُ الأَيْدِيَ تُقْطَعُ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مصاحف بیچنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

(٢٠٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۵) حضرت علقمہ نے مصاحف کے بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَهَا وَشِرَائَهَا.

(۲۰۵۸۶) حضرت ابن سیرین مصاحف کے بیچنے اور خریدنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : سَأَلْتُ شُرَيْحًا وَمَسْرُوقًا، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ ، عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ فَقَالُوا : لاَ تَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ ثَمَنًا.

(۲۰۵۸۷) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح، حضرت مسروق اور حضرت عبداللہ بن یزید سے مصاحف کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کی قیمت نہ لو۔

(٢٠٥٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : أَبِيعُ مُصْحَفًا ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۰۵۸۸) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے پوچھا کہ کیا میں مصحف بیچ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

(٣٦) مَنْ رَخَّصَ فِي اشْتِرَائِهَا

جن حضرات نے مصحف خریدنے کی اجازت دی ہے

(٢٠٥٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۸۹) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مصحف کو خرید لو لیکن اسے فروخت نہ کرو۔

(٢٠٥٩٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي اشْتِرَاءِ الْمَصَاحِفِ وَكَرِهَ بَيْعَهَا.

(۲۰۵۹۰) حضرت ابن عباس نے مصحف کے خریدنے کو جائز اور بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۵۹۱) حضرت سعید بن جبیر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٥٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مصاحف کو خرید لو لیکن مت بیچو۔

(٢٠٥٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشِرَائِهَا.

(۲۰۵۹۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِشِرَاءِ الْمَصَاحِفِ ، وَأَنْ يُعْطِيَ عَلَى كِتَابِهَا أَجْرًا.

(۲۰۵۹۴) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ مصحف کے خریدنے میں اور اس کے لکھنے پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٩٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :اشْتَرِ ، وَلاَ تَبِعْ.

(۲۰۵۹۵) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مصاحف کو خرید لو لیکن بیچو نہیں۔

(٢٠٥٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :أَمَرَنِي الشَّعْبِيُّ أَنْ أَبِيعَ.

(۲۰۵۹۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے مجھے خریدنے کا حکم دیا ہے۔

(٢٠٥٩٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ، فَقَالَ :اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلمہ سے مصاحف کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں خرید لو لیکن بیچو نہیں۔

(٣٧) مَنْ رَخَّصَ بيع المصاحِفِ

جن حضرات نے مصاحف کو بیچنے کی اجازت دی ہے

(٢٠٥٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالشَّعْبِيِّ، أَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۹۸) حضرت ابو عالیہ اور حضرت شعبی نے مصاحف کے بیچنے کو درست قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّهُمَا لَيْسُوا يَبِيعُونَ كِتَابَ اللهِ ، إِنَّمَا يَبِيعُونَ الْوَرِقَ وَعَمَلَ أَيْدِيهِمْ.

(۲۰۵۹۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی کتاب نہیں بیچتے دراصل کاغذ اور اپنا کام بیچتے ہیں۔

(۲۰۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا بَأْسًا.

(۲۰۶۰۰) حضرت حسن مصاحف کی خرید وفروخت کو درست سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۶۰۱) حضرت حسن اور حضرت شعبی کے نزدیک مصاحف کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا بَأْسًا.

(۲۰۶۰۲) حضرت حسن کے نزدیک مصاحف کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۸) فِي أَخذِ الأجرِ على كِتابِها

مصاحف کی کتابت پر اجرت لینا

(۲۰۶۰۳) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : هَاهُنَا قَوْمٌ يَكْتُبُونَ الْمَصَاحِفَ بِالأَجْرِ فَقَالَ : أَمَّا أَنْتَ فَلاَ تَفْعَلْهُ.

(۲۰۶۰۳) حضرت ایوب بن عائذ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبہ سے سوال کیا کہ کچھ لوگ مصاحف کی کتابت پر اجرت لیتے ہیں، یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا مت کرنا۔

(۲۰۶۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يُشَارِطَ عَلَى كِتَابَتِهَا.

(۲۰۶۰۴) حضرت محمد نے مصحف کی کتابت کا مالی معاہدہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔

(۲۰۶۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ كَتَبَ لَهُ نَصْرَانِيٌّ مُصْحَفًا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِتِسْعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۰۶۰۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے ایک بیٹے حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن نے حیرہ کے ایک عیسائی سے نوے درہم کے بدلے مصحف لکھوایا تھا۔

(۲۰۶۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كِتَابَ الْمَصَاحِفِ بِالأَجْرِ وَتَأَوَّلَ هَذِهِ

الآيَةَ ﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ﴾.

(۲۰۶۰۶) حضرت ابراہیم نے مصحف کی کتابت پر اجرت لینے کو مکروہ قرار دیا اور دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی: ﴿فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ﴾۔

(۲۰۶۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ مُصْحَفًا فَاسْتَعَانَ أَصْحَابَهُ وَكَتَبُوهُ.

(۲۰۶۰۷) حضرت علقمہ نے ایک مصحف لکھنے کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھیوں سے مدد لی اور انہوں نے لکھا۔

(۲۰۶۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطِي عَلَى كِتَابِهِ ، يَعْنِي أَجْرًا.

(۲۰۶۰۸) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ مصحف کی کتابت پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعْطِيَ عَلَى كِتَابِهَا أَجْرًا.

(۲۰۶۰۹) حضرت ابراہیم کے نزدیک مصحف کی کتابت پر اجرت لینا مکروہ ہے۔

(۲۹) الرّجل يريد أن يشتري الجارية فيمسّها

اگر کوئی شخص باندی خریدنا چاہے تو کیا اسے چھو سکتا ہے؟

(۲۰۶۱۰) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مَنْصُور ، عَنْ مُجَاهد ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَمْشِي فِي السُّوقِ فَإِذَا نَحْنُ بِنَاسٍ مِنَ النَّخَّاسِينَ قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى جَارِيَةٍ يُقَلِّبُونَهَا ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَنَحَّوْا وَقَالُوا : ابْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ ، فَدَنَا مِنْهَا ابْنُ عُمَرَ فَلَمَسَ شَيْئًا مِنْ جَسَدِهَا ، وَقَالَ : أَيْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ الْجَارِيَةِ ، فَإِنَّمَا هِيَ سِلْعَةٌ.

(۲۰۶۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غلام فروشوں کے ایک بازار سے گزرا۔ وہاں کچھ لوگ ایک باندی کے پاس کھڑے اس کا بوسہ لے رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ ابن عمر آ گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس باندی کے پاس گئے اور اسے چھوا پھر فرمایا کہ اس باندی کے مالک کہاں ہیں یہ تو ایک سامان ہے۔

(۲۰۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ الْجَارِيَةَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَلْيَتَيْهَا ، أَوْ بَيْنَ فَخِذِهَا وَرُبَّمَا كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهَا.

(۲۰۶۱۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے جسم کے مختلف حصوں پر رکھتے اور بعض اوقات اس کی پنڈلی سے کپڑا اٹھاتے۔

(۲۰۶۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ

قَالَ :مَا أُبَالِي مَسِسْتهَا ، أَوْ مَسِسْت هَذَا الْحَائِطَ.

(۲۰۶۱۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے اسے چھونا اور اس دیوار کو چھونا ایک جیسا ہے۔

(٢٠٦١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَاوَمَ بِجَارِيَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ثَدْيَيْهَا وَصَدْرِهَا.

(۲۰۶۱۳) حضرت ابو جعفر نے ایک باندی کا معاملہ کیا پھر اس کے سینے اور پستان کو ہاتھ لگایا۔

(٢٠٦١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً وَسُئِلَ عَنِ الْجَوَارِي اللاَّتِي تُبَعْنَ بِمَكَّةَ ، فَكَرِهَ النَّظَرَ إلَيْهِنَّ إلاَّ لِمَنْ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ.

(۲۰۶۱۴) حضرت عطاء سے مکہ میں فروخت کی جانے والی باندیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں دیکھنا صرف ان کے لیے جائز ہے جو خریدنا چاہتے ہوں۔

(٢٠٦١٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إذَا بُعِثَ إلَيْهِ بِالْجَارِيَةِ يَنْظُرُ إلَيْهَا كَشَفَ بَيْنَ سَاقَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا.

(۲۰۶۱۵) حضرت محمد کو جب کوئی باندی دیکھنے کے لیے بھیجی جاتی تھی تو وہ صرف اس کی پنڈلیاں اور بازو دیکھتے تھے۔

(٢٠٦١٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ صَدِيقًا لَهُ أَسْوَدَ كَتَبَ إلَيْهِ أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَارِيَةً ، فَفَعَلَ ، فَعَابَ شَيْئًا مِنْ سَاقِ الْجَارِيَةِ ، قَالَ :فَبَلَغَ ذَلِكَ الأَسْوَدَ مِنْ قَوْلِهِ ، فَقَالَ :مَا أُحِبُّ أَنِّي نَظَرْت إلَى سَاقَيْهَا ؛ وَلاَ أَنِّي كَذَا وَكَذَا.

(۲۰۶۱۶) حضرت ابراہیم کا ایک سیاہ فام دوست تھا۔ انہوں نے اسے لکھا کہ ان کے لیے ایک باندی خریدے اس نے باندی خریدی لیکن اس کی پنڈلی انہیں پسند نہ آئی۔ یہ بات اس دوست کو معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ اس کی پنڈلی دیکھنا مجھے پسند نہ ہوا۔

(٢٠٦١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَكِيمٍ الأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً فَنَظَرَ إلَى مَا دُونَ الْحَاوِيَةِ وَإِلَى مَا فَوْقَ الرُّكْبَةِ إلاَّ عَاقَبْته.

(۲۰۶۱۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے باندی خریدتے ہوئے اسے سینے سے نیچے یا گھٹنوں سے اوپر سے دیکھا ہے تو میں اسے سزا دوں گا۔

(٣٠) فِي الشِّرَاءِ إلَى العطاءِ والحصادِ من كرهه

جن حضرات کے نزدیک کھیتی کے کٹنے اور سالانہ وظیفہ ملنے کی مالیت کی بدلے بیع کرنا مکروہ ہے

(٢٠٦١٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ إلَى الْعَطَاءِ وَالْحَصَادِ وَلَكِنْ يُسَمِّي شَهْرًا.

(۲۰٦۱۸) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ سالانہ وظیفہ یا فصل کی کٹائی کے بدلے بیع کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مہینہ مقرر کرنا ضروری ہے۔

(٢٠٦١٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَو عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا تُسْلِمْ إلَى عَصِيرٍ ، وَلَا إلَى عَطَاءٍ ، وَلَا إلَى الأَنْدَرِ يَعْنِي الْبَيْدَرَ.

(۲۰٦۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عصیر تک کے لیے، سالانہ وظیفے تک کے لیے اور کھجور کی اترائی تک کے لیے بیع نہ کرو۔

(٢٠٦٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۰٦۲۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٦٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَا تَبِعْ إلَى الْحَصَادِ ، وَلَا إلَى الْجِدَادِ ، وَلَا إلَى الدِّرَاسِ ، وَلَكِنْ سَمِّ شَهْرًا.

(۲۰٦۲۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کھیتی کے کٹنے کے لیے، کھجوروں کے اترنے تک کے لیے اور سالانہ وظیفے تک لیے بیع نہ کرو بلکہ مہینہ مقرر کرو۔

(٢٠٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْبَيْعِ إلَى الْعَطَاءِ فَقَالَ : ما أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۰٦۲۲) حضرت محمد سے سالانہ وظیفے تک کے لیے بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا چیز ہے۔

(٢٠٦٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : كَرِهَهُ.

(۲۰٦۲۳) حضرت عطاء نے سالانہ وظیفے تک کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٦٢٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْبَيْعَ إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰٦۲۴) حضرت حکم نے سالانہ وظیفے تک کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ضابىء بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، عَنِ السَّلَفِ إلَى إدْرَاكِ الثَّمَرَةِ فَقَالَ : لَا إلاَّ إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰٦۲۵) حضرت ضابی بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے پھلوں کے پک جانے تک کے لیے بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔ معلوم مدت تک کے لیے بیع کرو۔

(٢٠٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَشْتَرِي إلَى الْحَصَادِ وَإِلَى الدِّرَاسِ

؟ قَالَ :اشْتَرِ كَيْلاً مَعْلُومًا إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰۶۲۶) حضرت بکیر بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ کیا میں کھیتی کے کٹنے یا پھلوں کے اترنے تک کے لیے بیع کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں معلوم پیمانے اور معلوم مدت تک کے لیے بیع کرو۔

(۳۱) من رخّص فِي الشّراءِ إلى العطاءِ

جن حضرات کے نزدیک سالانہ وظیفے تک کے لیے بیع جائز ہے

(۲۰۶۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كُنَّ يَشْتَرِينَ إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ امہات المؤمنین سالانہ وظیفے کے بدلے میں بیع کیا کرتی تھیں۔

(۲۰۶۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْتَرِي إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سالانہ وظیفے کے بدلے خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

(۲۰۶۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنْ دِهْقَانًا بَعَثَ إلَى عَلِيٍّ بِثَوْبِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ بِذَهَبٍ ، وَقَالَ حَفْصٌ :مَرْسُومٍ بِذَهَبٍ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۹) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ ایک دہقان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونے کی کڑھائی والا ریشم کا کپڑا بھیجا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث سے چار ہزار درہم کے بدلے خرید لیا جن کی ادائیگی سالانہ وظیفہ میں سے ہونا طے پائی۔

(۲۰۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ نُوحِ بْنِ أَبِي بِلاَلٍ ، قَالَ :اشْتَرَى مِنِّي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إلَى عَطَائِهِ طَعَامًا.

(۲۰۶۳۰) حضرت نوح بن بلال کہتے ہیں کہ علی بن قیس نے مجھ سے سالانہ وظیفے کے بدلے خریدا۔

(۲۰۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْبَيْعِ إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۳۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفے تک کے ادھار کے بدلے چیز خریدنا درست ہے۔

(۳۲) فِي السّويقِ بِالحِنطةِ وأشباهِهِ من أجازه

جو کے بدلے گندم اور اس طرح کی دوسری بیعات کا بیان

(۲۰۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ رزيق ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْبُرِّ بِالدَّقِيقِ ، قَالَ :هُوَ رِبًا.

(۲۰۶۳۲) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ گندم کو آٹے کے بدلے لینا سود ہے۔

(٢٠٦٣٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ السَّوِيقَ بِالْحِنْطَةِ وَأَشْبَاهِهَا.

(۲۰۶۳۳) حضرت ابراہیم ستو کی بیع گندم وغیرہ کے بدلے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٦٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِنْطَةِ بِالدَّقِيقِ ، وَالْحِنْطَةِ بِالسَّوِيقِ ، وَالدَّقِيقِ بِالْحِنْطَةِ ، وَالْخُبْزِ بِالْحِنْطَةِ ، وَالْفَلْسِ بِالْفَلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۶۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ گندم کی بیع آٹے کے بدلے، گندم کی بیع ستو کے بدلے، آٹے کی بیع گندم کے بدلے، روٹی کی بیع گندم کے بدلے اور ایک سکے کی بیع دو سکوں کے ذریعے کرنے میں اگر دست بدست ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْخُبْزِ بِالْبُرِّ ، قَالَ : الْخُبْزُ مِنَ الْبُرِّ.

(۲۰۶۳۵) حضرت ابن عون رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے گندم کے بدلے روٹی کی بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ روٹی گندم سے ہی بنتی ہے۔

(٢٠٦٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ حِنْطَةٍ بِدَقِيقٍ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۶۳۶) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے گندم کے بارے میں آٹے کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ایسے ناپسند قرار دیا۔

(٢٠٦٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْحِنْطَةَ بِالسَّوِيقِ.

(۲۰۶۳۷) حضرت حکم گندم کے بدلے ستو کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٦٣٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ السَّوِيقِ بِالْحِنْطَةِ ، قَالَ : قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ رِبًا فَرِيبَةٌ.

(۲۰۶۳۸) حضرت عامر سے گندم کے بدلے ستو کی بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس میں سود نہ ہو تو سود کا ہی شائبہ تو ہے۔

(٢٠٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ قَفِيزِ حِنْطَةٍ بِقَفِيزَيْ دَقِيقٍ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۶۳۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دو قفیز آٹے کے بدلے ایک قفیز گندم کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٦٤٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(٢٠٦٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(۲۰٦٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(۳۳) فِي الخلاصِ فِي البيعِ

بیع میں خلاص کا بیان

(۲۰٦٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لَيْسَ الْخَلاَصُ بِشَيْءٍ ، مَنْ بَاعَ بَيْعًا فاسْتُحِقَّ فهو لِصَاحِبِهِ ، وَعَلَى الْبَائِعِ الثمنُ الَّذِي أَخَذَهُ بِهِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۰۶۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خلاص کوئی چیز نہیں، جس نے کوئی چیز بیچی اور پھر اس میں کوئی شریک نکل آیا تو بائع سے صرف وہ ثمن لی جائے گی جو اسنے وصول کی تھی، زیادتی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(۲۰٦٤٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لاَ يَشْتَرِطُ الْخَلاَصَ إِلاَّ أَحْمَقُ ، سَلِّمْ كَمَا بِعْتَ ، أَوِ ارْدُدْه كَمَا أَخَذْتَ.

(۲۰۶۴۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ خلاص کی شرط تو کوئی احمق ہی لگائے گا، یا تو مبیع کو اسی طرح واپس کردو جس طرح بھی تھی یا رکھ لو۔

(۲۰٦٤٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْخَلاَصَ شَيْئًا.

(۲۰۶۴۵) حضرت عطاء کے نزدیک بھی خلاص کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

(۲۰٦٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُحْسِنُ فِي الْخَلاَصِ.

(۲۰۶۴۶) حضرت عثمان بتی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلاص کے لیے خیر کیا کرتے تھے۔

(۲۰٦٤۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَجُلاً تَرَكَ امْرَأَتَهُ وَابْنًا لَهُ وَجَارِيَتَهُ ، فَبَاعَتِ امْرَأَتُهُ وَابْنُهُ الْجَارِيَةَ ، فَوَطِئَهَا الَّذِي ابْتَاعَهَا فَوَلَدَتْ ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبُ الْجَارِيَةِ فَتَعَلَّقَ بِهَا، فَخَاصَمَهُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ :عَلِيٌّ :بَاعَتِ امْرَأَتُكَ وَابْنُكَ وَقَدْ وَلَدَتْ مِنَ الرَّجُلِ ، سَلِّمِ الْبَيْعَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ:أَنْشُدُكَ اللهَ لَمَا قَضَيْتَ بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ :خُذْ جَارِيَتَكَ وَوَلَدَهَا ، وَقَالَ لِلآخَرِ :خُذِ الْمَرْأَةَ وَالإِبْنَ بِالْخَلاَصِ ، فَلَمَّا أَخَذَ سَلَّمَ الآخَرُ الْبَيْعَ.

☆ حدیث نمبر ۲۰۶۴۷ سے خلاص کا معنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچ دے اور خریدنے والا اس کو استعمال کرنے لگے۔ پھر اس چیز میں کوئی حقدار نکل آئے تو بائع سے اس چیز کی اصل قیمت بھی لی جائے گی اور جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے اضافی تاوان بھی وصول کیا جائے گا۔

(۲۰۶۴۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کے لیے ایک باندی چھوڑی، اس کی بیوی اور بیٹے نے اس باندی کو فروخت کر دیا، خریدار نے اس باندی کے ساتھ جماع کیا اور اس کی اولاد بھی ہوئی، اس کے بعد باندی کا مالک آ گیا اور اس نے باندی کو حاصل کرنا چاہا، یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تیری باندی کو تیری بیوی اور تیرے بیٹے نے فروخت کر دیا ہے، اور خریدار کا اس سے بچہ بھی ہو گیا ہے تم بیع کو باقی رکھو، اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا کہ اپنی باندی اور اس کے بچے کو لے جاؤ، پھر آپ نے دوسرے آدمی سے فرمایا کہ عورت اور اس کے بیٹے سے خلاص لے لو، جب ان سے خلاص لے لیا گیا تو دوسرے آدمی نے بیع کو سپرد کر دیا۔

(۲۰۶٤۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ تَقْضِي فِيمَنْ بَاعَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ لِصَاحِبِهِ إِذَا طَلَبَهُ هُوَ ، وَيُؤْخَذُ هَذَا بِالشَّرْوَى.

(۲۰۶۴۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ جو شخص کسی چیز کو فروخت کرے تو اس پر خلاص لازم نہیں، وہ اس کے صاحب کے لیے ہو گا جب وہ طلب کرے اور اسے مثل ہی لیا جائے گا۔

(۲۰۶٤۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّ امْرَأَةً بَاعَتْ دَارًا لِزَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ الْبَيْعَ فَخَاصَمَهُ فِيهَا إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَجَعَلَ الْمُشْتَرِي يَقُولُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، أَنْفَقْت فِيهَا أَلْفَيْ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ : الْفَاكَ عَلَيَّ الْفَاكَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَقَضَى لِلرَّجُلِ بِدَارِهِ وَأَمَرَ امْرَأَتَهُ إِلَى السِّجْنِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ جَوَّزَ الْبَيْعَ.

(۲۰۶۴۹) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کا گھر بیچ دیا، جب وہ واپس آیا تو اس نے بیع کو جاری رکھنے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ حضرت ایاس بن معاویہ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو مشتری نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ آپ کی اصلاح فرمائے کہ میں نے تو اس پر دو ہزار درہم خرچ کر دیئے ہیں، اس نے کہا کہ تیرے دو ہزار مجھ پر لازم ہیں، تیرے دو ہزار مجھ پر لازم ہیں، حضرت ایاس نے مکان کا فیصلہ اس آدمی کے حق میں کر دیا اور عورت کو جیل میں ڈالنے کا حکم دیا جب انہوں نے اس چیز کو دیکھا تو بیع کو جائز قرار دے دیا۔

(۲۰۶٥۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْخَلاَصَ شَرْطًا قَوِيًّا وَكَانَ يُشَدِّدُ فِيهِ.

(۲۰۶۵۰) حضرت محمد خلاص کو ایک قوی شرط خیال کرتے تھے اور اس میں سختی برتتے تھے۔

(۲۰۶٥۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْخَلاَصَ شَيْئًا.

(۲۰۶۵۱) حضرت حسن کے نزدیک خلاص کی کوئی شرعی حیثیت نہ تھی۔

(٣٤) مَنْ كَانَ يجيز شهادة العبيدِ

جو حضرات غلام کی گواہی کو بہتر مانتے تھے

(٢٠٦٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنْ شَهَادَةِ الْعَبِيدِ فَقَالَ : جَائِزَةٌ.

(٢٠٦٥٢) حضرت مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے غلام کی گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ درست ہے۔

(٢٠٦٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ الْعَبْدِ.

(٢٠٦٥٣) حضرت شریح نے سے غلام کی گواہی کو درست قرار دیا۔

(٢٠٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ [illegible] صور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كانوا يجيزونها في الشيء الطفيف.

(٢٠٦٥٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معمولی چیزوں میں غلام کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

(٢٠٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ عَبْدٌ عَلَى دَارٍ فَأَجَازَ شَهَادَتَهُ ، فَقِيلَ له : إِنَّهُ عَبْدٌ ، فَقَالَ : كُلُّنَا عَبِيدٌ وَأُمُّنَا حَوَّاءُ.

(٢٠٦٥٥) حضرت عمار دہنی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت شریح کی عدالت میں ایک غلام نے کسی گھر کے بارے میں گواہی دی تو انہوں نے اس کی گواہی درست قرار دی، کسی نے کہا کہ یہ تو غلام ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم سب غلام ہیں اور ہم سب کی ماں حوا ہیں۔

(٢٠٦٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : لاَ نُجِيزُ شَهَادَةَ الْعَبِيدِ فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ ، كُنَّا نُجِيزُهَا ، قَالَ : فَكَانَ شُرَيْحٌ بَعْدُ يُجِيزُهَا إِلاَّ لِسَيِّدِهِ.

(٢٠٦٥٦) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شریح نے کہا کہ ہم تو غلام کی گواہی کو درست نہیں سمجھتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تو غلام کی گواہی کو درست سمجھتے تھے، اس کے بعد سے حضرت شریح غلام کی گواہی اس کے آقا کے علاوہ ہر ایک کے حق میں مانتے تھے۔

(٣٥) مَنْ قَالَ لاَ تجوز شهادة العبدِ

جن حضرات کے نزدیک غلام کی گواہی معتبر نہیں

(٢٠٦٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(٢٠٦٥٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٠٦٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(٢٠٦٥٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٠٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(٢٠٦٥٩) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٠٦٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ ، و
كَانَ فِي شَيْءٍ طَفِيفٍ.

(٢٠٦٦٠) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں، خواہ کسی معمولی چیز میں ہو۔

(٢٠٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ
رِجَالِكُمْ ﴾ قَالَ : مِنَ الأَحْرَارِ.

(٢٠٦٦١) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے م
آزاد مرد ہیں۔

(٢٠٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(٢٠٦٦٢) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٠٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ رَدَّ شَهَادَةَ عَبْدٍ.

(٢٠٦٦٣) حضرت شعبی نے غلام کی گواہی کو رد کر دیا تھا۔

(٢٠٦٦٤) سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهُوَ قَوْلُ وَكِيعٍ.

(٢٠٦٦٤) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَهْلُ مَكَّةَ لاَ يُجِزو
عَلَى دِرْهَمٍ.

(٢٠٦٦٥) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرات اہل مکہ ایک درہم پر بھی غلام کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے۔

(٣٦) فِي الرَّاهِنِ وَالمرتهِنِ يختلِفانِ

اگر راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٦٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَقَالَ :
عَشَرَةٌ ، وَقَالَ هَذَا : عِشْرُونَ ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ.

(۲۰٦٦٦) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے، ایک دس کہے اور دوسرا بیس تو راہن کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰٦٦٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْقَوْلُ قَوْلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الرَّهْنُ.

(۲۰٦٦٨) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس کے قبضے میں رہن ہو اس کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٦٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ:إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ إلا أن تقوم عليه البينة ، وكل مَنْ كَانَ في يده شيء ؛ فالقول فيه قوله.

(۲۰٦٦٩) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا، البتہ اگر اس کے خلاف دلیل قائم ہو جائے تو پھر اس کا قول معتبر نہیں ہوگا، اور ہر وہ شخص جس کے قبضہ میں چیز ہو اس کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٧٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أبي عوانة ، عن قتادة ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِيمَتِهِ ، فَإِذَا زَادَتْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ.

(۲۰٦٧٠) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو پھر مرتہن کا قول معتبر ہوگا، اگر قیمت والی چیز میں اضافے کا اختلاف ہو تو راہن کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ إلاَّ أَنْ يُقِيمَ الْمُرْتَهِنُ الْبَيِّنَةَ.

(۲۰٦٧١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو راہن کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر مرتہن دلیل قائم کر دے تو اس کی بات مانی جائے گی۔

(٢٠٦٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فِي قِيمَةِ الرَّهْنِ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الَّذِي يَدَّعِي الرَّهْنَ.

(۲۰٦٧٢) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر رہن کی حیثیت میں راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو رہن کا دعویٰ کرنے والے پر گواہی لازم ہوگی۔

(٢٠٦٧٣) حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰٦٧٣) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنْ رَجُلٍ فِي يَدِهِ رَهْنٌ

فَقَالَ : هُوَ بِعَشْرَةٍ ، وَقَالَ صَاحِبُهُ : هُوَ بِدِرْهَمٍ ، فَقَالَ : الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى الْفَضْلَ كَمَا أَنَّهُ لَوْ قَالَ : هُوَ
رَهْنٌ ، وَقَالَ صَاحِبُهُ : هُوَ وَدِيعَةٌ ، كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ صَاحِبِ الْمَتَاعِ.

(۲۰۶۷۴) حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ جس شخص کے قبضے میں رہن ہے وہ کہتا ہے کہ یہ دس درہم کا ہے اور اس کا مالک کہتا ہے کہ یہ ایک درہم کا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ زیادتی کا دعویٰ کرنے والے پر گواہی لازم ہے جیسا کہ اگر ایک رہن کا دعویٰ کرنے اور دوسرا امانت کا اور مالک کا قول معتبر ہوگا۔

(٢٠٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰۶۷۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(٣٧) من رخّص فِي أكلِ الثمرةِ إذا مرّ بها
باغ کے پاس سے گذرنے والا اس کا پھل کھا سکتا ہے

(٢٠٦٧٦) حَدَّثَنَا شريك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَمَرَ عَلِيًّا أَنْ
يَثْلِمَ الْحِيطَانَ.

(۲۰۶۷۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی باغ کے پاس سے گذرتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی دیواروں کے کنارے توڑنے کا حکم دیتے تاکہ پھل کھانے والا اندر جا سکے۔

(٢٠٦٧٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ عَمِّ أَبِيهَا
رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ وَأَنَا غُلاَمٌ أَرْمِي نَخْلَ الأَنْصَارِ ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
إِنَّ هَاهُنَا غُلاَمًا يَرْمِي نَخْلَنَا ، فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا غُلاَمُ ، لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ
قُلْتُ : آكُلُ ، قَالَ : فَلاَ تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ.

(ترمذی ۱۲۸۸۔ ابو داؤد ۲۱۵

(۲۰۶۷۷) حضرت رافع بن عمرو غفاری کہتے ہیں کہ میں چھوٹا لڑکا تھا اور انصار کے درختوں پر پھل اتارنے کے لیے پتھر مارتا تھا۔ حضور ﷺ سے ذکر کیا گیا کہ ایک لڑکا ہمارے درختوں پر پتھر مارتا ہے، پھر مجھے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے لڑکے! تم درختوں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں کھجوریں کھانا چاہتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ درختوں پر پتھر نہ مارو، جو نیچے گریں وہ کھالو، پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

(٢٠٦٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :
سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الثِّمَارِ مَا كَانَتْ فِي أَكْمَامِهَا فَقَالَ : مَ

أَكَلَ بِفِيهِ وَلَمْ يَتَّخِذْ خُبْنَة فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (ترمذی ۱۲۸۹۔ احمد ۲۰۷)

(۲۰۶۷۸) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ خوشوں پر لگے ہوئے پھلوں کو کھانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص وہیں کھالے اور تھیلے میں نہ بھرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا وَهُوَ بِالْبَحْرَيْنِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي أُغَيْلِمَةٍ نَلْقُطُ الْبَلَحَ ، فَفَجِئَنَا عُمَرُ ، فسعى الْغِلْمَانُ ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ مِمَّا أَلْقَتِ الرِّيحُ ، فَقَالَ :أَرِنِيهِ ، فَلَمَّا أَرَيْتُهُ ، قَالَ :انْطَلِقْ ، قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ترى هَؤُلاَءِ الْغِلْمَانَ السَّاعَةَ ، فَإِنَّك إِذَا انْصَرَفْتَ عَنِّي انتزَعُوا مَا مَعِي ، قَالَ :فَمَشَى مَعِي حَتَّى بَلَغْتُ مَأْمَنِي.

(۲۰۶۷۹) حضرت سنان بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لڑکوں کے ساتھ کچی کھجوریں توڑ رہا تھا کہ اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں شریف لے آئے، لڑکے بھاگ گئے اور میں وہاں کھڑا ہوگیا، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں ان کھجوروں کو اٹھا رہا تھا جو ہوا سے گرگئی ہیں، آپ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ میں نے دکھایا تو آپ نے مجھے جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا کہ جو لڑکے آپ نے ابھی دیکھے تھے وہ مجھ سے یہ کھجوریں چھین لیں گے، اس لیے آپ میرے ساتھ چلیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر تک میرے ساتھ تشریف لے گئے۔

(۲۰۶۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ الَّذِي يَسْقُطُ مِنَ النَّخْلِ لَيْسَ لَكَ ؟ قَالَ :فقَالَ إِبْرَاهِيمُ :إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۶۸۰) حضرت علاء بن مسیّب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے درختوں سے گری ہوئی کھجوروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مہاجرین ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا مَرَرْتَ بِبُسْتَانٍ فَكُلْ ، وَلاَ تَتَّخِذْ خُبْنَةً.

(۲۰۶۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی باغ کے پاس سے گزرو تم باغ کا پھل کھا سکتے ہو لیکن ساتھ اٹھا کر لے جا نہیں سکتے۔

(۲۰۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :كُنَّا نَغْزُو فَنُصِيبُ مِنَ الثِّمَارِ ، وَلاَ نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۰۶۸۲) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی غزوہ میں جاتے اور ہمیں پھل ملتے تو ہم ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ:سَأَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ، قُلْتُ:إِنِّي ربما خَرَجْتُ إِلَى الأُبُلَّةِ ، فَنَمُرُّ بِالنَّخْلِ فَنَأْكُلُ مِنْهُ وبالشجر ، فكِلاَهُمَا رَخَّصَ لِي فِيهِ وَقَالاَ :مَا لَمْ تَحْمِلْ ، أَوْ تُفْسِدْ.

(۲۰۶۸۳) حضرت سفیان بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ ہم بعض اوقات کھجور کے درختوں کے پاس سے گزرے تو ان میں کھانا کیسا ہے؟ ان دونوں حضرات نے اس کی رخصت دی اور فرمایا کہ اگر ساتھ لے کر نہ جاؤ اور خراب نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٦٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِذَا مَرَرْتَ بِبُسْتَانٍ فَنَادِ صَاحِبَهُ ، فَإِنْ أَجَابَكَ فَاسْتَطْعِمْهُ ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْكَ فَكُلْ ، وَلاَ تُفْسِدْ.

(۲۰۶۸۴) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ جب کسی باغ کے پاس سے گذرو تو اس کے مالک کو آواز دو، اگر وہ جواب دے تو اس سے مانگ کر کھاؤ اور اگر جواب نہ آئے تو کھاؤ لیکن خراب نہ کرو۔

(٢٠٦٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : سَافَرْتُ فِي جَيْشٍ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ ، وَأَبِي برزة ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنَ الثِّمَارِ.

(۲۰۶۸۵) حضرت ابو زینب فرماتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ہم پھلوں کو کھایا کرتے تھے۔

(٢٠٦٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أُسَافِرُ مَعَهُ ، فَكَانَ يَأْكُلُ مِنَ الثِّمَارِ.

(۲۰۶۸۶) حضرت ذر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ سفر کیا کرتا تھا وہ پھلوں کو کھالیا کرتے تھے۔

(٢٠٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَرَّ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ ، وَلاَ يَحْمِلْ. (احمد ۲۲۴)

(۲۰۶۸۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھجور کے باغ کے پاس سے گذرے تو اس کو کھا سکتا ہے لیکن ساتھ لے جا نہیں سکتا۔

(٢٠٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثِمَارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۰۶۸۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ذمیوں کا پھل کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٠٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبراهيم ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَنِ ابْنِ السَّبِيلِ يَمُرُّ بِالثَّمَرَةِ فَقَالَ : يَأْكُلُ ، وَلاَ يُفْسِدُ.

(۲۰۶۸۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے سوال کیا اگر مسافر پھلوں کے باغ کے پاس سے گذرے تو کیا اس میں سے کھا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کھا سکتا ہے لیکن خراب نہ کرے۔

(٢٠٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ فَذَكَرَ ، مِثْلَهُ.

۲۰۶۹) حضرت محمد سے بھی یونہی منقول ہے۔

۲.٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُونَ ، فَنَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرَةِ وَنَأْخُذُ الْعِلْجَ فيدلنا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ.

۲۰٦) حضرت جندب بجلی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جہاد کرتے تھے، جو وہ کرتے تھے وہ ہم ں کیا کرتے تھے، ہم پھل کھاتے تھے اور راستہ کے لیے غلام کرایہ پر لیتے تھے جو ہمیں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پہنچاتا ۔ ہم ان کے ساتھ ان کے گھروں میں شریک نہیں ہوتے۔

۲.٦۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ الْمُسَافِرِ يَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ ، فَقَالَ : إِذَا ظَلَمُوهُمَ الأُمَرَاءُ فَأَحَبُّ إِلَيَّ أن لاَ يَأْكُلَ ، وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ فَقَالَ : كُلْ.

۲۰۶۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کیا مسافر باغ کے پھل کھا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ امراء ں پر ظلم کریں تو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ نہ کھائے اور میں نے حضرت حکم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کھا لے۔

۲.٦۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي غُبَرَ ، قَالَ : أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَأَخَذْت سُنْبُلاً فَفَرَكْتُهُ ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ كِسَائِي ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا ، أَوْ سَاغِبًا ، وَلاَ عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلاً ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ. (ابو داؤد ۲۶۱۳۔ ابن ماجہ ۲۲۹۸)

۲۰۶۹) بنو غبر کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط سالی کے دنوں میں میں ایک باغ میں داخل ہوا اور میں نے ایک توڑ لیا، اتنے میں باغ کا مالک آ گیا اور اس نے مجھے مارا اور میری چادر چھین لی، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ئے، آپ نے فرمایا کہ جب وہ بھوکا تھا تو تو نے اس کو کیوں نہ کھلایا اور جب وہ نہیں جانتا تھا تو تو نے اس کو کیوں نہیں بتایا، پھر آپ پڑا مجھے واپس دلوا دیا۔

(۳۸) من كره أن يأكل مِنها إلا بإذنِ أهلِها

جن حضرات کے نزدیک مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتا

۲.٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى سَعْدٍ ، قَالَ : نَزَلْنَا إِلَى جَانِبِ حَائِطِ دِهْقَانٍ فَقَالَ : لِي سَعْدٌ : إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلاَ تُصِيبَنَّ مِنْهُ شَيْئًا ، وَأَعْطَانِي دِرْهَمًا ، وَقَالَ : اشْتَرِ بِبَعْضِهِ تَمْرًا ، أَوْ غِذَاءً وَبِبَعْضِهِ عَلَفًا.

(۲۰۶۹۴) حضرت ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے ایک باغ کی دیوار کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو حضرت سعد نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم حقیقی مسلمان بن جاؤ تو اس میں سے کچھ نہ لینا، پھر انہوں نے مجھے ایک درہم دیا اور فرمایا کہ اس کے کچھ حصے سے پھل اور کھانا اور دوسرے سے چارہ خرید لو۔

(۲۰۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا مَرَرْتَ بِنَخْلٍ ، أَوْ نَحْوِهِ وَقَدْ أُحِيطَ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَلاَ تَدْخُلْهُ إِلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ ، وَإِذَا مَرَرْتَ بِهِ فِي فَضَاءِ الأَرْضِ فَكُلْ ، وَلاَ تَحْمِلْ.

(۲۰۶۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کھجوروں وغیرہ کے پاس سے گزرو جس کے اردگرد باڑ ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس میں داخل مت ہو، اور جب کھلے باغ کے پاس سے گزرو تو اس میں سے کھالو اور ساتھ مت لے جاؤ۔

(۲۰۶۹٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ : تلقيت عَائِشَةَ وَهِيَ مقبلة من مكة أَنَا وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا، وَقَدْ كُنَّا وقعنا فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَبَلَغَهَا ذَلِكَ فَأَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ أُخْتِهَا تَلُومُهُ وَتعذله ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِي مَوْعِظَةً بَلِيغَةً.

(۲۰۶۹٦) حضرت یزید بن عاصم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملے، جب وہ مکہ سے واپس آ رہی تھیں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ ہم نے ایک باغ کی دیوار کے ساتھ پڑاؤ ڈالا اور اس باغ کے پھل کھائے، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے بھانجے کو ڈانٹا اور پھر مجھے بھی خوب نصیحت فرمائی۔

(۲۰۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنَ الثَّمَرَةِ إِلاَّ بِالثَّمَنِ.

(۲۰۶۹۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تم پھل قیمت دے کر ہی کھا سکتے ہو۔

(۲۰۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنَ الثَّمَرَةِ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا.

(۲۰۶۹۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ پھل مالک کی اجازت سے کھاؤ۔

(۲۰۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَحْتَمِي الثَّمَرَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا حَائِطٌ وَلاَ يَأْكُلُ مِنَ الْحَائِطِ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِ.

(۲۰۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر پھلوں کے گرد باڑ نہ ہو تو انہیں ممنوع نہیں سمجھا جائے گا اور اگر باڑ ہو تو مالک کی اجازت سے ہی کھایا جا سکتا ہے۔

(۲۰۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَ

يَسْقُطُ مِنَ الشَّجَرِ فَقَالَ :دَعْهُ لِلسِّبَاعِ وَلِلطَّيْرِ.

(۲۰۷۰۰) حضرت عبد الرحمٰن بن حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے گر جانے والے پھلوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دو۔

(۲۰۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللُّقَاطَ.

(۲۰۷۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گرے پڑے پھلوں کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(۳۹) من رخّص فِي جوائِزِ الْأمراءِ والعمالِ

امراء اور گورنروں کے تحائف قبول کرنے کا بیان

(۲۰۷۰۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَقْبَلاَنِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ.

(۲۰۷۰۲) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آنے والے پھلوں کو قبول کر لیتے تھے۔

(۲۰۷۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ تَأْتِيهِمَا هَدَايَا الْمُخْتَارِ فَيَقْبَلاَنِهَا.

(۲۰۷۰۳) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس مختار ثقفی کے ہدایا آتے تھے اور انہیں قبول کر لیتے تھے۔

(۲۰۷۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِصْمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَتْهَا.

(۲۰۷۰٤) حضرت عبد الرحمٰن بن عصمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا کہ ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاصد ہدیہ لے کر آیا، انہوں نے اس ہدیہ کو قبول فرمالیا۔

(۲۰۷۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ بَعَثَ إِلَيْهَا مُعَاوِيَةُ قِلاَدَةً قُوِّمَتْ بِمِئَةِ أَلْفٍ فَقَبِلَتْهَا ، وَقَسَّمَتْهَا بَيْنَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۰۷۰۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک ایسا ہار بھیجا جس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کو قبول فرمالیا اور اسے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں تقسیم کر دیا۔

(۲۰۷۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ مَعِي بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ بِخَمْسِمِئَةٍ إِلَى

خَمْسَةِ أُنَاسٍ : إِلَى أَبِي جُحَيْفَةَ وَإِلَى أَبِي رَزِينٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَمُرَّةَ ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَرَدَّهَا أَبُو رَزِينٍ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ وَعَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ وَقَبِلَهَا الآخَرَانِ.

(۲۰۷۰٦) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ بشر بن مروان نے مجھے پانچ سو درہم دیئے کہ میں انہیں حضرت ابو جحیفہ حضرت ابورزین، حضرت عمرو بن میمون، حضرت مرہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن میں تقسیم کردوں، حضرت ابورزین، حضرت ابو جحیفہ اور حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہم نے یہ پیسے واپس کردیئے اور باقی حضرات نے قبول فرمالیے۔

(٢٠٧٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

(۲۰۷۰۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٧٠٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ : آتِي الْعَامِلَ فَيُعْطِينِي وَيُجِيزُنِي ؟ فَقَالَ : خُذْهَا لاَ أَبَا لَكَ وَانْطَلِقْ.

(۲۰۷۰۸) حضرت حسن سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں عامل کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے کیا میں اسے قبول کر لوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو روپے لو اور چلے جاؤ۔

(٢٠٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، نَعُودُهُ وَ... مَرِيضٌ ، فَحَمَلَنَا عَلَى فَرَسَيْنِ ، وَرَأَيْتُ أَسْمَاءَ مَوْشُومَةَ الْيَدَيْنِ ، تَذُبُّ عَنْهُ.

(۲۰۷۰۹) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہو... انہوں نے ہمیں واپسی پر دو گھوڑوں پر سوار کیا، میں حضرت اسماء کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پر وسمہ لگا ہوا تھا اور وہ اسے ہٹا رہی تھیں۔

(٢٠٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ وَتَمِيمَ بْنَ سَلَمَةَ خَرَجَا إِلَى عَامِلٍ فَفَضَّلَ تَمِيمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَائِزَةِ ، فَغَضِبَ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۰۷۱۰) حضرت ابراہیم اور حضرت تمیم بن سلمہ ایک عامل کے پاس گئے، اس عامل نے حضرت تمیم کو حضرت ابراہیم سے زیادہ دیئے جس پر حضرت ابراہیم کو غصہ آیا۔

(٢٠٧١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ أَسِيدٍ بَعَثَ إِلَى مَسْرُوقٍ بِثَلاَثِينَ أَلْفًا ، فَرَدَّهَا فَقَالَ لَهُ : لَوْ أَخَذْتَهَا فَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَوَصَلْتَ بِهَا ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا.

(۲۰۷۱۱) خالد بن سیف نے مسروق کی طرف تیس ہزار درہم بھیجے، انہوں نے وہ واپس کردیئے ان سے کسی نے کہا کہ آپ یہ قبول کر کے انہیں صدقہ کردیں، لیکن پھر بھی انہوں نے وہ درہم لینے سے انکار کردیا۔

(٢٠٧١٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ بَأْسًا.

(۲۰۷۱۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ گورنروں کے تحفے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عَامِلٍ فَأَجَازَهُ وَحَمَلَهُ عَلَى دَابَّةٍ فَقَبِلَهَا.

(۲۰۷۱۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک عامل کے پاس گئے، اس عامل نے انہیں انعام دیئے اور ایک سواری پر سوار کیا، حضرت ابراہیم نے سب کچھ قبول کرلیا۔

(۲۰۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِخْوَلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ.

(۲۰۷۱۴) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدیے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ.

(۲۰۷۱۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدایا قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ أَجَازَ الْحَسَنَ وَبَكْرًا فَقَبِلاَ ، وَأَجَازَ مُحَمَّدًا فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ.

(۲۰۷۱۶) حضرت حمید فرماتے ہیں ل کہ ابن ہبیر ہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت بکر کو تحائف بھجوائے۔ ان دونوں حضرات نے قبول کرلیے لیکن جب حضرت محمد کو بھجوائے تو انہوں نے قبول نہیں کیے۔

(۲۰۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ إِلَى ذَرٍّ بِجَائِزَةٍ فَقَالَ لِلرَّسُولِ : أَكُلُّ مُسْلِمٍ بُعِثَ بِهَذَا ؟ فَقَالَ : لاَ ، قَالَ : رُدَّهُ ، وَقَالَ : ﴿كَلاَّ إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾.

(۲۰۷۱۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ذر کو ایک تحفہ بھجوایا، انہوں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا اس نے ہر مسلمان کو یہ ہدیہ بھیجا ہے، اس آدمی نے نفی میں جواب دیا اور حضرت ذر نے اسے قبول کرنے سے انکار کردیا اور یہ آیت پڑھی: ﴿كَلاَّ إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾

(۲۰۷۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، أَنَّ عَبْدَالْعَزِيزِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَبَعَثَ إِلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَيَّاش ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ.

(۲۰۷۱۸) حضرت ابن میناء فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مروان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہدیہ بھیجا تو انہوں نے قبول کرلیا اور حضرت عبداللہ بن عیاش کی طرف بھی ہدیہ بھیجا انہوں نے قبول نہیں فرمایا۔

(۲۰۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ بَأْسَ بِجَائِزَةِ الْعُمَّالِ ، إِنَّ لَهُ مَعُونَةً وَرِزْقًا ، وَإِنَّمَا أَعْطَاكَ مِنْ طَيِّبِ مَالِهِ.

(۲۰۷۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدیہ میں کوئی حرج نہیں، اس کی تجارت اور کام ہے وہ تمہیں اپنے پاکیزہ مال میں سے دیتا ہے۔

(۲۰۷۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَوْ أَتَيْتُ عَامِلاً فَأَجَازَنِي لَقَبِلْتُ مِنْهُ ، إِنَّمَا

هُوَ بِمَنْزِلَةِ بَيْتِ الْمَالِ يَدْخُلُهُ الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ ، وَقَالَ :إذَا أَتَاك الْبَرِيدُ فِي أَمْرِ مَعْصِيَةٍ فَلَا خَيْرَ فِي جَائِزَتِهِ وَإِذَا أَتَاك بِأَمْرٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَلَا بَأْسَ بِجَائِزَتِهِ.

(۲۰۷۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں اگر کسی عامل کے پاس جاؤں اور وہ مجھے کچھ تحائف دے تو میں اسے قبول کرلوں گا، وہ بیت المال کے درجے میں ہے جس میں اچھا برا ہر طرح کا مال آتا ہے، جب قاصد تمہارے پاس کسی معصیت والے کام کے لیے تحفہ لے کر آئے تو اس تحفے میں کوئی خیر نہیں لیکن اگر کسی جائز کام کے لیے تحفہ لائے تو اس تحفے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ حِذْيَم ، أَنَّ عُمَرَ أَجَازَهُ بِأَلْفِ دِينَارٍ.

(۲۰۷۲۱) حضرت عامر بن حذیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار دینار کا ہدیہ دیا۔

(۲۰۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :خَرَجْنَا ثَلاَثِينَ رَاكِبًا عَلَيْنَا الأَسْوَدُ ، أَمَّرَهُ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَأَجَازَهُ بِخَمْسِينَ دِينَارًا فَقَبِلَهَا.

(۲۰۷۲۲) حضرت اشعث بن ابی الشعثاء فرماتے ہیں کہ ہم تیس آدمیوں کی جماعت ایک سفر پر نکلی، ہمارے امیر حضرت اسود تھے جنہیں بشر بن مروان نے امیر بنایا تھا، بشر نے انہیں پچاس دینار دیئے جو انہوں نے قبول کر لیے۔

(۴۰) من رخّص فِي بيعِ الأخِ مِن الرّضاعةِ

جن حضرات کے نزدیک رضاعی بھائی (جو کہ غلام ہو) کو بیچنا درست ہے

(۲۰۷۲۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَقَتَادَةَ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۴) حضرت محمد بن سیرین اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۲۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يَبِيعُ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهُ، لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۰۷۲۶) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ بَيْعِ الأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے رضاعی بھائی کی بیع کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۴۱) من كره أن يبيع أخاه مِن الرّضاعةِ

جن حضرات کے نزدیک رضاعی بھائی کو بیچنا مکروہ ہے

(۲۰۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۸) حضرت جابر بن زید رضاعی بھائی کے بیچنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(۲۰۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي أخته وَجَدَّتِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَكَرِهَ بَيْعَهُمَا.

(۲۰۷۲۹) حضرت حسن نے رضاعی بہن اور رضاعی دادی بیچنے کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْهُ فَكَرِهَهُ ، فَذَكَرْته لِقَتَادَةَ فَقَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُهُ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ يَقُولُ : يَبِيعُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۷۳۰) حضرت حسن سے رضاعی بھائی کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت قتادہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت جابر بن زید کی رائے بھی یہی تھی اور حضرت ابراہیم نخعی فرماتے تھے کہ اگر چاہے تو بیچ سکتا ہے۔

(۲۰۷۳۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنا مکروہ ہے۔

(۲۰۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ جَارِيَتِي أَرْضَعَتِ ابْنِي أَمَا أَبِيعُهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوَدِدْتُ أَنَّهُ أَخْرَجَهَا إِلَى السُّوقِ فَقَالَ : مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي أُمَّ وَلَدِي كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۷۳۲) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ سے سوال کیا کہ میری باندی نے میرے بیٹے کو دودھ پلایا ہے، کیا میں اس باندی کو بیچ سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب ہوگی کہ تم اسے بازار لے جاؤ اور آواز لگاؤ کہ مجھ سے میرے بچے کی ماں کون خریدے گا؟

(٤٢) فِی الإِشہادِ علی الشِّراءِ والبیع

خرید وفروخت پر گواہ بنانے کا بیان

(٢٠٧٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، عَنْ قوله تعالی : ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ فَقَالَ : أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ نَسَخَ مَا كَانَ قَبْلَهُ.

(٢٠٧٣٣) حضرت سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس آیت کو نہیں دیکھتے: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ گویا حضرت حسن گواہ بنانے کے لزوم والی آیت کو منسوخ خیال کرتے تھے۔

(٢٠٧٣٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ حَتْمٌ عَلَيْهِ أَنْ يُشْهِدَ ، لاَ بُدَّ مِنْهُ ؟ قَالَ : لاَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾.

(٢٠٧٣٤) حضرت اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ جب کوئی آدمی کوئی چیز خریدے تو کیا اس پر گواہ بنانا لازمی اور ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیا تم قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں دیکھتے: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ اگر تم ایک دوسرے سے مامون ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ قَالَ : نَسَخَتْهَا ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾.

(٢٠٧٣٥) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ کو ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٢٠٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ وَأَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَيْفٌ فَقَالَ : مَنْ يَبِيعُنِي عِنَبًا طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ ، فَاشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ

(٢٠٧٣٦) حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن محمد کو دیکھا کہ ایک دن وہ بازار گئے۔ ان کے پاس ایک درہم تھا، انہوں نے فرمایا کہ اس ایک کھوٹے درہم کے بدلے مجھے عمدہ انگور کون بیچے گا۔ انہوں نے انگور خریدے اور کسی کو گواہ نہیں بنایا۔

(٢٠٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ قَرَأَ : (فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا) قَالَ : نَسَخَتْ هَذِهِ الشُّهُودَ.

(٢٠٧٣٧) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ نے گواہ بنانے کو منسوخ کر دیا ہے۔

(٢٠٧٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْبُيُوعُ ثَلاَثَةٌ :بَيْعُ شُهُودٍ وَكِتَابٍ وَبَيْعُ بِرِهَانٍ مَقْبُوضَةٍ ، وَبَيْعٌ بِالأَمَانَةِ ، ثم قَرَأَ آيَةَ الدَّيْنِ.

(۲۰۷۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیعات تین قسم کی ہیں ایک وہ بیع جو گواہوں اور تحریر کے ساتھ ہو، ایک وہ بیع جو رہن مقبوضہ کے ساتھ ہو اور ایک وہ بیع جو امانت کے ساتھ ہو پھر انہوں نے آیت دین کی تلاوت کی۔

(٢٠٧٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ :رَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ ، وَقَالَ اللَّهُ :﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُفَارِقْهَا وَلَمْ يُطَلِّقْهَا ، وَرَجُلٌ اشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ.

(۲۰۷۳۹) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں کی جائے گی، ایک وہ جو کسی بے وقوف کو اپنا مال دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیوقوفوں کو اپنا مال نہ دو، دوسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی بداخلاق بیوی ہو وہ نہ اسے طلاق دے اور نہ اس سے جدا ہو اور تیسرا وہ آدمی جو کوئی چیز خریدے تو گواہ نہ بنائے۔

(٢٠٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ :رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ وَعَلَى مَمْلُوكِهِ ، وَرَجُلٌ يَبِيعُ وَيَشْتَرِي ، وَلاَ يُشْهِدُ.

(۲۰۷۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں، جن کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جو اپنی بیوی کے لیے بددعا کرے دوسرا وہ جو اپنے غلام کے لے بددعا کرے اور تیسرا وہ آدمی جو خرید وفروخت کرتے ہوئے گواہ نہ بنائے۔

(٢٠٧٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُشْهِدُ إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى.

(۲۰۷۴۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کرتے ہوئے آدمی گواہ بنائے گا۔

(٢٠٧٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُشْهِدُ إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى.

(۲۰۷۴۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کرتے ہوئے آدمی گواہ بنائے گا۔

(٤٣) فِيما يستحلف بِهِ أهل الكِتابِ

اہل کتاب سے کس کی قسم لی جائے گی؟

(٢٠٧٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي الْهَيَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ ، قَالَ :اسْتَعْمَلَنِي عَلِيٌّ عَلَى السَّوَادِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَحْلِفَ أَهْلَ الْكِتَابِ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۳) حضرت ابوالہیاج فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک علاقے کا گورنر بنایا اور مجھے حکم دیا کہ میں اہل کتاب سے اللہ کی قسم لوں۔

(٢٠٧٤٤) حَدَّثَنَا أبو معاوية ، عن حجاج ، عن مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ الْمُشْرِكَ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۴) حضرت ابوعبیدہ نے مشرک سے اللہ کی قسم لی۔

(٢٠٧٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۵) حضرت مسروق نے مشرکین سے اللہ کی قسم لی۔

(٢٠٧٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَحْلَفُ الْمُشْرِكُ إِلاَّ بِاللَّهِ وَلَكِنْ يُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ.

(۲۰۷۴۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرک سے بھی اللہ کی قسم لی جائے گی لیکن اس سے اس کے دین میں سختی برتی جائے گی۔

(٢٠٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ سُورٍ أَدْخَلَهُ الْكَنِيسَةَ وَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَى رَأْسِهِ وَاسْتَحْلَفَه بِاللهِ.

(۲۰۷۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کعب بن سور نے ایک غیر مسلم کو کنیسہ میں داخل کیا، اس کے سر پر تورات رکھی اور اس سے اللہ کی قسم لی۔

(٢٠٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ حَيْثُ يَكْرَهُونَ.

(۲۰۷۴۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت شریح مشرکین سے اللہ کی قسم لیا کرتے تھے جبکہ وہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٠٧٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْغُصْنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَأَرَادَ أَنْ يُحَلِّفَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ : أَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : قَدْ تَرَكْتُمُ اللَّهَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ، اذْهَبُوا بِهِ إِلَى الْبِيعَةِ فَاسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُسْتَحْلَفُ بِهِ أَهْلُ دِينِهِمْ.

(۲۰۷۴۹) حضرت ابوالغصن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شعبی کے سامنے ایک نصرانی اللہ کی قسم کھانے لگا تو حضرت شعبی فرمایا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے اور دیکھتے بھی ہو پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے گرجا کی طرف لے جاؤ اور اس سے قسم لو جو اس کے دین کے لوگ کھاتے ہیں۔

(٢٠٧٥٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَيُسْتَحْلَفُ بِالتَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ ؟ قَالَ : اسْتَحْلِفُوهُ بِاللَّهِ ، فَإِنَّ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۲۰۷۵۰) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا یہودی اور نصرانی سے تورات اور انجیل کی قسم لی جائے گی، انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کی قسم کھائیں گے کیونکہ تورات اور انجیل اللہ کی کتابیں ہیں۔

(۲۰۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَلِّفُ الْمُشْرِكِينَ بِدِينِهِمْ.

(۲۰۷۵۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مشرکین اپنے دین کی قسم کھایا کرتے تھے۔

(٤٤) فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

(۲۰۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَطَاوُوسًا عَنْ بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَكَرِهَاهَا ، وَقَالَ سَالِمٌ : هَلْ بَيْعُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِلاَّ كَأَكْلِ لَحْمِهَا.

(۲۰۷۵۲) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت طاوس سے مردار کی کھالوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، حضرت سالم نے فرمایا کہ مردار کی کھالوں کی بیع ان کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔

(۲۰۷۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالأُضْحِيَّةِ.

(۲۰۷۵۳) حضرت عکرمہ نے قربانی اور مردار کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ. (ابو داؤد ۳۴۸۲۔ ابن حبان ۴۹۳۸)

(۲۰۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام فرماتے ہیں تو اس کی قیمت کو بھی اس پر حرام کر دیتے ہیں۔

(۲۰۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ جُلُودِ جَوَامِيسَ مَيِّتَةٍ فَكَرِهَ بَيْعَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۵) حضرت شعبی نے مردہ بھینسوں کی کھالوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے دباغت سے پہلے اس بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَبِيعُوهَا فَيَأْكُلُوا أَثْمَانَهَا ، يَعْنِي جُلُودَ الْمَيْتَةِ.

(۲۰۷۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مردہ کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن ان کی قیمت کو استعمال میں لے آتے تھے۔

(۲۰۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَهَا وَلُبْسَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۷) حضرت ابراہیم نے مردہ کی کھال کی فروخت اور اس کے پہننے کو بغیر دباغت کے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ جُلُودِ الْمَيْتَةِ حَتَّى تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۸) حضرت حسن نے دباغت سے پہلے مردار کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْمَيْتَةِ.

(بخاری ۲۲۳۶۔ مسلم ۱۲۰۷)

(۲۰۷۵۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فتح مکہ والے سال میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مردار کی بیع کو حرام کر دیا ہے۔

(٤٥) فِي احتِكارِ الطّعامِ

غلے کو ذخیرہ کرنے کا بیان

(۲۰۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْتَكَرَ الطَّعَامُ. (حاکم ۱۱/ ۲۔ طبرانی ۷۷۷۶)

(۲۰۷۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے کا ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۰۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْحُكْرَةِ.

(۲۰۷۶۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا۔

(۲۰۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحْتَكِرُ إِلاَّ خَاطِئٌ.

(مسلم ۱۲۲۷۔ ابوداؤد ۳۴۴۰)

(۲۰۷۶۲) حضرت معمر بن نضلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کوئی گناہ گار ہی کر سکتا ہے۔

(۲۰۷۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْحُكْرَةُ خَطِيئَةٌ.

(۲۰۷۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی گناہ ہے۔

(۲۰۷۶٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِرَأْسِ مَالِهِ وَالرِّبْحِ لَمْ يُكَفِّرْ عَنْهُ.

(۲۰۷۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کھانا ذخیرہ کیا پھر اصل مال اور نفع کو صدقہ کر دیا تو اس سے کفارہ نہیں

جائے۔

(۲۰۷۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: أُخْبِرَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ احْتَكَرَ طَعَامًا بِمِئَةِ أَلْفٍ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْرَقَ.

(۲۰۷۶۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ ایک آدمی نے ایک لاکھ کا غلہ ذخیرہ کر رکھا ہے انہوں نے اسے جلانے کا حکم دے دیا۔

(۲۰۷۶۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ حبيش: قَدْ أَحْرَقَ علىَّ عَلِيٌّ بَيَادِرَ بِالسَّوَادِ كُنْت احْتَكَرْتُهَا لَوْ تَرَكَهَا لَرَبِحْتُهَا مِثْلَ عَطَاءِ الْكُوفَةِ.

(۲۰۷۶۶) حبیش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے اس غلے کو جلانے کا حکم دیا جو میں نے ذخیرہ کیا تھا، اگر وہ اسے چھوڑ دیتے تو میں اس میں سے پورے کوفہ کے غلے کے برابر نفع حاصل کر لیتا۔

(۲۰۷۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بابه، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لاَ يَحْتَكِرُ إلاَّ خَاطِيءٌ، أَوْ بَاغٍ.

(۲۰۷۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کوئی گناہ گار یا سرکش ہی کر سکتا ہے۔

(۲۰۷۶۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيب، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْحُكْرَةِ بِالْبَلَدِ. (حارث ۴۲۷)

(۲۰۷۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۷۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أبو بشر، عن أَبى الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ وَبَرِءَ اللَّهُ مِنْهُ، وأَيُّمَا أَهْلِ عَرْصَةٍ ظَلَّ فِيهِمُ امْرُؤٌ جَائِعٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللهِ.

(احمد ۳۳۔ ابو یعلی ۵۷۲۰)

(۲۰۷۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چالیس دن تک کھانا ذخیرہ کیا تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے، وہ صاحب حیثیت لوگ جن میں کوئی بھوکا زندگی گزار رہا ہو اللہ پر ان کی ذمہ داری نہیں ہے۔

(٤٦) فِي الرَّجلِ يدفع إلى الرَّجلِ الثَّوب فيقول بعه بكذا فما ازددت فلك

اگر ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہا کہ اسے اتنے کا بیچ دے جو زیادہ ہو وہ تیرا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بقى ابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

(٢.٧٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا
يُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثَّوْبَ فَيَقُولَ :بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ.

(۲۰۷۷۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ میری طرف سے اتنے
اسے بیچ دو اور جو زیادہ کماؤ وہ تمہارے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢.٧٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا.

(۲۰۷۷۱) حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢.٧٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُطَرِّفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْ
الثَّوْبَ فَيَقُولَ :بِعْ هَذَا الثَّوْبَ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ.

(۲۰۷۷۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اس کپڑے کو اتنے روپے کا میر
طرف سے بیچ دو اور جو زیادہ ہو وہ تمہارا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢.٧٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۰۷۷۳) حضرت عامر اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢.٧٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَتَاعًا فَقَالَ
اسْتَفْضَلْتَ ، فَهُوَ لَكَ ، أَوْ فَبَيْنِي وَبَيْنَكَ ، فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۷۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو کچھ سامان دے اور اس سے کہے
جو تم زیادہ کھالو وہ تمہارا ہے یا ہم دونوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

(٢.٧٧٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْ
الرَّجُلَ الثَّوْبَ فَيَقُولُ :بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا زَادَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۷۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو ایک کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اسے اتنے اتنے میں بیچ دو او
اس سے زیادہ بیچو تو وہ ہم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢.٧٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَاه.

(۲۰۷۷۶) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس معاملہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢.٧٧٧) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ :وَكَانَ طَاوُ
يَكْرَهُهُ إِلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰۷۷۷) حضرت عطاء اس معاملے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب تک اجر معلوم نہ ہو

وہ ہے۔

(٢٠٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ فَيَقُولُ :بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا، فَمَا اسْتَفْضَلْتَ ، فلَكَ، قَالَ :إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ كَانَ بِنَسِيئَةٍ فَلاَ خَيْرَ فِيهِ.

(٢٠٧٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اسے اتنے اتنے کا بیچ دو جو زیادہ ہو وہ را ہے اگر یہ نقد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار کے ساتھ ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں۔

(٤٧) فِي النّفقةِ تضمّ إلى رأسِ المالِ

خرچ کو رأس المال کے ساتھ ملایا جائے گا

(٢٠٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أنه كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ الْعَشَرَةَ اثْنَيْ عَشَرَ مَا لَمْ يَأْخُذْ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٧) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کو درست قرار دیتے تھے کہ آدمی دس کی چیز کو بارہ میں بیچے جب تک کہ خرچ پر نفع لے۔

(٢٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا بَاعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ مُرَابَحَةً أَنْ يَأْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٨) حضرت سعید بن مسیب نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی بیع مرابحہ کرتے ہوئے خرچ پر بھی نفع لے۔

(٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(٢٠٧) حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٨) حضرت محمد خرچ پر نفع لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْسِبَ النَّفَقَةَ عَلَى الْمَتَاعِ.

(٢٠٧٨) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خرچ کو سامان میں شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :إِنَّا نَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، ثُمَّ نَزِيدُ عَلَيْهِ الْقَصَارَةَ وَالْكِرَاءَ ، ثُمَّ نَبِيعُهُ به مرابحة ، قَالَ :لاَ بَأْسَ به.

(٢٠٧٨) حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ہم لوگ سامان خریدتے ہیں اور پھر اس پر بار برداری اور کرایہ وغیرہ ڈال کر اسے نفع کے ساتھ بیچتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۷۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبز فَيَتَكَارَى لَهُ ، أَيَأْخُذُ رِبْحًا ؟ قَالَ : إِذَا بَيَّنَ.

(۲۰۷۸۵) حضرت طاوس سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی گندم خریدتا ہے اور پھر اس کا کرایہ بھی ادا کرتا ہے، کیا اس پر نفع لے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کو بیان کردے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۸٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مُرَابَحَةً يَأْخُذُ رِبْحًا لِلْكِرَ قَالَ: يَأْخُذُ رِبْحَ مَا نقد فِي الأَرْضِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ، وَمَا نقد فِي الْبَلَدِ الَّذِي بَاعَ فِيهِ فَلاَ يَأْخُذُ رِبْحه.

(۲۰۷۸٦) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کسی چیز کو نفع کے ساتھ بیچتا ہے اور کرائے پر بھی منافع لیتا ہے تو کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے اس زمین پر خرچ کیا ہے جس سے وہ نکلا ہے اس کا نفع تو لے گا اور جو کچھ اس نے اس شہر خرچ کیا جہاں بیچا ہے اس کا نفع نہیں لے گا۔

(٤٨) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرَّجلِ الشَّيء فيستغلِيه فيردّه ويردّ معه دَرَاهِم

اگر آدمی کسی چیز کو خرید کر واپس کرے اور ساتھ اضافی دراہم دے تو یہ کیسا ہے؟

(۲۰۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ذَلِكَ الْبَاطِلُ.

(۲۰۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے۔

(۲۰۷۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْخُذْ سِلْعَتَكَ وَتَأْخُذَ مَعَهَا فَضْلاً.

(۲۰۷۸۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اپنے سامان کے ساتھ اضافی معاوضہ واپس نہ لو۔

(۲۰۷۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَجُلٍ بَاعَ شَاةً مِنْ رَجُلٍ ، ثُمَّ بَدَا لَهُ مِنْ قَبْلِ يَأْخُذَهَا فَقَالَ : أَقِلْنِي ، فَأَبَى ، وَقَالَ : أَعْطِنِي دِرْهَمًا وَأُقِيلُكَ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۷۸۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ اگر ایک آدمی دوسرے ایک بکری خریدے اور بکری پر قبضہ سے پہلے اس کی رائے بدل جائے اور وہ اس بیع کو ختم کرنا چاہے، بائع بیع کو ختم کرنے سے ا کرے اور کہے کہ تم مجھے ایک درہم دو پھر میں اقالہ کروں گا، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بَاعَ دَابَّةً ، فَأَرَادَ صَاحِبُهَا أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دراهم فَقَالَ عَلْقَمَةُ : هَذِهِ دَابَّتُنَا فَمَا حَقُّنَا فِي دَرَاهِمِكَ ؟.

(۲۰۷۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک آدمی کو ایک سواری بیچی، خریدار نے ارادہ کیا کہ وہ یہ سواری واپس دے اور ساتھ کچھ دراہم بھی دے، حضرت علقمہ نے اس سے فرمایا کہ یہ سواری تو ہماری ہے اور تیرے دراہم پر ہمارا کیا حق ہے۔

(٢٠٧٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دِرْهَمًا.

(۲۰۷۹۱) حضرت اسود نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ سامان واپس کرے اور اس کے ساتھ درہم بھی دے۔

(٢٠٧٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي معبد ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ابْتَاعَ دارا أو عقارا، فَأَرَادَ أَنْ يُقِيلَهُ فَأَبَى فَتَرَكَ لَهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَأَقَالَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۰۷۹۲) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے دکان یا زمین کو خریدا، پھر وہ اقالہ کرنا چاہتا ہے لیکن بائع راضی نہیں ہوتا، پھر وہ بائع کے لیے دس یا بیس دراہم چھوڑ دیتا ہے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دِرْهَمًا.

(۲۰۷۹۳) حضرت شعبی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ چیز واپس کرے اور ساتھ درہم بھی دے۔

(٢٠٧٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بَعِيرًا فَنَدِمَ الْمُبْتَاعُ ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ وَيَرُدَّ مَعَهُ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ سَعِيدٌ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إنَّمَا الرِّبَا فِيمَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ.

(۲۰۷۹۴) حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اونٹ خریدا پھر اسے اس معاملے پر افسوس ہوا، وہ اونٹ واپس کرتا ہے ساتھ آٹھ دراہم بھی دیتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ حضرت سعید نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، سود ان چیزوں میں ہوتا ہے جن کا کیل یا وزن کیا جاتا ہے یا جب کھائی اور پی جاتی ہیں۔

(٢٠٧٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ فَقَامَا عِنْدَ شُرَيْحٍ ، ثُمَّ تَحَاوَرَا ، فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا : اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ قَبِلْتُ جَمَلِي وَثَلاَثِينَ دِرْهَمًا ، فَسَكَتَ شُرَيْحٌ ، قَالَ : فَأُرَاهُ لَوْ كَرِهَهُ لأَنكَرَهُ.

(۲۰۷۹۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت شریح کے پاس آئے اور گفتگو شروع کی، ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ گواہی دیں کہ میں نے اپنا اونٹ اور تیس درہم قبول کر لیے، حضرت شریح خاموش رہے، میرے خیال میں اگر وہ اس معاملے کو ناپسند کرتے تو انکار فرما دیتے۔

(٢٠٧٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بِذَلِكَ بَأْسًا إذَا استغلى الرَّجُلُ الْبَيْعَ.

(۲۰۷۹۶) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، جبکہ آدمی بیع کے بھاؤ بڑھائے۔

(٢٠٧٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَعِيرًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ وَيَرُدَّ مَعَهُ دراهم فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک اونٹ خریدے اور پھر اسے کچھ دراہم کے ساتھ واپس کردے۔

(۲۰۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ ، ثُمَّ يَسْتَغْلِيهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دراهم.

(۲۰۷۹۸) حضرت حسن اور حضرت ابراہم فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی چیز کو دراہم کے ساتھ واپس کرے۔

(۲۰۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَغَيَّرَتْ عَنْ حَالِهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۷۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اس کی حالت بدل گئی تو ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(٤٩) فِي العبدِ بِالعبدينِ والبعِيرِ بِالبعِيرينِ

ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ

(۲۰۸۰۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ : الْعَبْدُ خَيْرٌ مِنَ الْعَبْدَيْنِ ، وَالْبَعِيرُ خَيْرٌ مِنَ الْبَعِيرَيْنِ ، وَالثَّوْبُ خَيْرٌ مِنَ الثَّوْبَيْنِ ، لاَ بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ ، إِلاَّ مَا كِيلَ وَوُزِنَ.

(۲۰۸۰۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام دو غلاموں سے بہتر ہے، ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہے، ایک کپڑا دو کپڑوں سے بہتر ہے، فوری ادائیگی کے ساتھ ہونے میں کوئی حرج نہیں، سود ادھار میں ہوتا ہے، کیلی اور وزنی چیزوں کے علاوہ میں۔

(۲۰۸۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى نَاقَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ بِالرَّبَذَةِ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ فَانْظُرْ ، فَإِنْ رَضِيتَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

(۲۰۸۰۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں چار اونٹوں کے بدلے چار اونٹنیاں خریدیں، پھر آپ نے اپنے بائع سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور دیکھو اگر تم راضی ہو جاؤ تو بیع لازم ہوگئی۔

(۲۰۸۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَبِيعُ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ إِلَى أَجَلٍ ؟ قَالَ : لاَ وَلاَ بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۰۲) حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی ابن حنفیہ سے کہا کہ کیا میں ایک اونٹ کو دو اونٹنیوں کے بدلے میں ایک مخصوص مدت تک کے لیے بیچ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر فوری ادائیگی ہو تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۸۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَوَانُ وَاحِدٌ بِاثْنَيْنِ لاَ يَصْلُحُ ، يَعْنِي نَسِيئَةً. (ترمذی ۱۲۳۸۔ ابن ماجہ ۲۲۷۱)

(۲۰۸۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک حیوان کو دو کے بدلے بیچنا اکٹھا (ادھار کے ساتھ) درست نہیں۔

(۲۰۸۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَيَوَانِ وَاحِدٌ بِاثْنَيْنِ ، يَعْنِي نَسِيئَةً.

(۲۰۸۰۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو دو کے بدلے (ادھار کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، قَالَ :بَاعَ عَلِيٌّ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ :سَلِّمْ لِي بَعِيرِي حَتَّى آتِيَكَ بِبَعِيرَيْكَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ تُفَارِقُ يَدَيَّ خِطَامَهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِبَعِيرَيَّ.

(۲۰۸۰۵) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے فروخت کیا۔ خریدنے والے نے کہا کہ آپ میرا اونٹ میرے حوالے کر دیں اور میں آپ کو آپ کے دو اونٹ لا دیتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ہاتھ اس کی لگام کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک تم میرے پاس میرے اونٹ نہیں لے آتے۔

(۲۰۸۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ.

(۲۰۸۰۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۰۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ.

(۲۰۸۰۷) حضرت سعید بن میسّب فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا تَرَيَانِ فِي طَيْلَسَانٍ بِطَيْلَسَانَيْنِ وَفِي مُسْتُقَةٍ بِمُسْتُقَتَيْنِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَرِهَهُ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۰۸۰۸) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک چادر کے بدلے دو چادریں اور ایک وسق کی چیز کے بدلے دو وسق والی چیز دینے کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابراہیم نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۸۰۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْقُبْطِيَّةِ بِالْقُبْطِيَّتَيْنِ.

(۲۰۸۰۹) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ایک قبطی کپڑے کے بدلے دو قبطی کپڑے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحُلَّةِ بِالْحُلَّتَيْنِ.

(۲۰۸۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جوڑے کے بدلے دو جوڑے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۱) حَدَّثَنَا علي بن مُسْهِرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ ما لاَ يُكَالُ ، وَلاَ يُوزَنُ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطَى وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةٍ ، أَوْ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا کیل اور وزن نہیں ہوتا اسے ایک کے بدلے دو یا تین، یا کم یا زیادہ فوری ادائیگی کے ساتھ لینے دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَيَوَانُ وَاحِدٌ بِوَاحِدٍ لاَ بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ ، وَلاَ خَيْرَ فِيهِ نَسَاءً.

(۲۰۸۱۲) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور کے بدلے ایک جانور فوری ادائیگی کے ساتھ لین دین کرنے میں کچھ حرج نہیں اور ادھار کے ساتھ کرنے میں کوئی خیر نہیں۔

(۲۰۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ ؟ فَقَالَ : يَدًا بِيَدٍ ؟ فَقُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَكَرِهَهُ.

(۲۰۸۱۳) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے دینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فوری ادائیگی کے ساتھ ہوگا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۸۱٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً.

(۲۰۸۱۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے ادھار کے ساتھ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فَقَالَ : مَا هَذِهِ النَّاقَةُ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنْ حَوَاشِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَنَعَمْ إِذَنْ.

(۲۰۸۱۵) حضرت صنابح احمسی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک خوبصورت اونٹنی دیکھی اور فرمایا کہ یہ اونٹنی کیسے حاصل کی؟ اونٹنی کے مالک نے عرض کیا کہ میں نے دو اونٹوں کے بدلے حاصل کی ہے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۸۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. (احمد ۱۲۔ دارمی ۲۵۶۴)

(۲۰۸۱۶) حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جانور کے بدلے جانور ادھار کے ساتھ دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانَيْنِ ، وَلاَ الشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إلاَّ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جانور دو جانوروں کے بدلے اور ایک بکری دو بکریوں کے بدلے صرف نقد ادائیگی کے ساتھ ہی دینا درست ہے۔

(٢٠٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ إلَى الْحَيَا ، يَعْنِي الْخِصْبَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۰۸۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بکری کے بدلے دو بکریاں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفَرَسِ بِالْفَرَسَيْنِ وَالدَّابَّةِ بِالدَّابَّتَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھوڑے کے بدلے دو گھوڑے اور ایک سواری کے بدلے دو سواریاں فوری ادائیگی کے ساتھ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ سَأَلْتُ أَيُّوبَ عَنِ الثَّوْبِ بِالثَّوْبَيْنِ نَسِيئَةً ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُهُ.

(۲۰۸۲۰) حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا ایک کپڑے کے بدلے دو کپڑے ادھار کے ساتھ دینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٨٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ. (مسلم ۱۰۴۵۔ ابوداؤد ۲۹۹۰)

(۲۰۸۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چار غلاموں کے بدلے خریدا۔

(٢٠٨٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَنْ يَبِيعُنِي بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ ، مَنْ يَبِيعُنِي نَاقَةً بِنَاقَتَيْنِ.

(۲۰۸۲۲) حضرت ابو وازع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو آواز لگاتے سنا کہ مجھے کون ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ بیچے گا؟ مجھے کون دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹنی بیچے گا؟

(٢٠٨٢٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ وَالْجَوْزَةِ بِالْجَوْزَتَيْنِ.

(۲۰۸۲۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک انڈے کے بدلے دو انڈے ایک اخروٹ کے بدلے دو اخروٹ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٨٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَيْضَةِ

بِالْبُيَيْضَتَيْنِ وَالْجَوْزَةَ بِالْجَوْزَتَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۲۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک انڈے کے بدلے دو انڈے ایک اخروٹ کے بدلے دو اخروٹ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۲۵) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زُفَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنْ شِرَاءِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ فَنَهَانِي ، وَقَالَ : لاَ ، إِلاَّ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۲۵) حضرت زفر بن یزید کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مدت تک کے لئے ایک بکری کے بدلے دو بکریاں خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ درست نہیں، البتہ اگر نقد ادائیگی کے ساتھ ہو تو درست ہے۔

(۵۰) الرّجل يشتري مِن الرّجلِ المبيع فيقول إن كان بنسيئةٍ فبكذا وإن كان نقدًا فبكذا

ایک آدمی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خریدے اور کہے: اگر ادھار کے ساتھ ہو تو اتنے کی اور اگر نقد ہو تو اتنے کی، اس صورت کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۸۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ لِلسِّلْعَةِ : هِيَ بِنَقْدٍ بِكَذَا ، وَبِنَسِيئَةٍ بِكَذَا ، وَلَكِنْ لاَ يَفْتَرِقَا إِلاَّ عَنْ رِضًا.

(۲۰۸۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر بیچنے والا سامان کے بارے میں یوں کہے کہ یہ نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں، البتہ جدائی کے وقت رضا مندی کا ہونا ضروری ہے۔

(۲۰۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَوْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ رِبًا ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ : إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ فَبِكَذَا ، وَإِنْ كَانَ بِنَسِيئَةٍ فَبِكَذَا.

(۲۰۸۲۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک معاملے میں دو معاملے سود ہیں، البتہ اگر آدمی یوں کہے کہ نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی تو یہ درست ہے۔

(۲۰۸۲۸) وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِهِ.

(۲۰۸۲۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۸۲۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَةِ يَقُولُ : هِيَ بِنَقْدٍ بِكَذَا ، وَبِنَسِيئَةٍ بِكَذَا.

(۲۰۸۲۹) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی سامان کے بارے میں یوں کہے کہ نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا۔

(٢٠٨٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنِ الْبَيْعَتَيْنِ تحويهما الصَّفْقَةُ.

(۲۰۸۳۰) حضرت سعید بن مسیّب نے ایسی دو بیعات کرنے سے منع کیا ہے جو ایک معاملے پر مشتمل ہوں۔

(٢٠٨٣١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا أَخَذَهُ عَلَى أَحَدِ النَّوْعَيْنِ.

(۲۰۸۳۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اگر دو قسموں میں سے ایک کو لے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِي ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ : هَذَا الثَّوْبُ بِالنَّقْدِ بِكَذَا ، وَبِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا ، وَيَذْهَبُ بِهِ عَلَى أَحَدِهِمَا.

(۲۰۸۳۲) حضرت طاوس اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ آدمی یوں کہے کہ یہ کپڑا نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا ہے اور ان دونوں میں سے ایک معاملے کو قائم رکھے۔

(٢٠٨٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَيْعًا ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ عِنْدِي هَذَا ، أَشْتَرِيهِ بِالنَّسِيئَةِ ، قَالَ : إِذَا تتاركا الْبَيْعَ اشْتَرَاهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۸۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور پھر کہے کہ میرے پاس اس کی قیمت نقد نہیں، میں اس کو ادھار پر خریدتا ہوں پھر اگر وہ دونوں پہلی بیع کو ختم کردیں تو وہ چاہے تو ادھار کے ساتھ خرید سکتا ہے۔

(٢٠٨٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا ، أَوِ الرِّبَا. (ترمذی ۱۲۳۱۔ ابوداؤد ۳۴۵۵)

(۲۰۸۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک بیع میں دو بیعات کیں اس کے لئے ان دونوں میں سے کم مالیت والی ہے وگرنہ وہ سود ہوگا۔

(٢٠٨٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّ جَدَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً نَهَاهُمْ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ.

(۲۰۸۳۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب تجارتی قافلہ بھیجتے تو انہیں ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٠٨٣٦) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فَيَقُولُ : إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ فَبِكَذَا ، وَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ فَبِكَذَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا انْصَرَفَ عَلَى أَحَدِهِمَا قَالَ : شُعْبَةُ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لِمُغِيرَةَ فَقَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا إِذَا تَفَرَّقَ عَلَى أَحَدِهِمَا.

(۲۰۸۳۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص چیز خریدتے ہوئے کہے کہ

نقدا اتنے کی اور ادھار اتنے کی تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، جب اس نے جدائی سے پہلے ایک معاملے کو اختیار کرلیا، حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت مغیرہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب وہ دونوں میں سے ایک بات پر راضی ہوکر جدا ہوں تو حضرت ابراہیم بھی اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۵۱) فِی بیعِ الولاءِ وہبتِہِ

ولاء کی بیع اور اس کو ہبہ کرنے کا بیان

(۲۰۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ، وَعَنْ هِبَتِهِ. (بخاری ۲۵۳۵۔ مسلم ۱۱۴۵)

(۲۰۸۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۳۸) حدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۰۸۳۹) حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّمَا الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، أَفَيَبِيعُ الرَّجُلُ نَسَبَهُ.

(۲۰۸۳۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، کیا آدمی اپنے نسب کو بیچ سکتا ہے؟

(۲۰۸۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ ، لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ ، أَقِرُّوهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ.

(۲۰۸۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء حلف کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے، اسے وہیں رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر کردیا ہے۔

(۲۰۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَر ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالرَّحِمِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء رحم کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۰۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۰۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَن لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: لاَ يُبَاعُ الْوَلاَءُ، وَلاَ يُوهَبُ، وَلاَ يُتَصَدَّقُ بِهِ.

(۲۰۸۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے صدقہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الْوَلاَءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۵) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی ایک قسم ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْوَلاَءِ إِذَا كَانَ مِنْ مُكَاتبه وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ عِتْقًا.

(۲۰۸۴۶) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ جب ولاء مکاتبت کی وجہ سے ہو تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر عتق کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے۔

(٢٠٨٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عبد الأعلى ، عن سويد بن غفلة قَالَ : الْوَلاَءُ كالنسب لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۸) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٥٢) من رخّص فِي هِبةِ الولاءِ

جن حضرات کے نزدیک ولاء کو ہبہ کرنے کی اجازت ہے

(٢٠٨٤٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ وَلاَءَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ لاِبْنِ عَبَّاسٍ.

(۲۰۸۴۹) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سلیمان بن یسار کی ولاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہبہ کردی تھی۔

(٢٠٨٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً فَانْطَلَقَ الْمُعْتَقُ فَوَالَى غَيْرَهُ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَهَبَهُ الْمُعْتِقُ.

(۲۰۸۵۰) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی کو آزاد کرے تو وہ کسی اور سے ولاء کا تعلق قائم کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا، البتہ اگر آزاد کرنے والا اس ولاء کو ہبہ کردے تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَاضِرِ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلاَءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ وَأَعْتَقَهُ فَأَعْتَقَ نَفْسَهُ ، قَالَ : فَوَهَبَ نَفْسَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : وَمَاتَتْ وَخَاصَمَ الْمُوَالِي إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَدَعَا عُثْمَانُ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَا قَالَ : فَأَتَاهُ بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ ، فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.

(۲۰۸۵۱) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اسی کو ہبہ کردی اور اسے آزاد کردیا تو غلام نے خود کو آزاد کردیا اور خود کو عبد الرحمن بن عمرو بن حزم کے لئے ہبہ کردیا، پھر اس عورت کا انتقال ہوگیا، اس کے موالی اس مقدمہ کو لے کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی بات پر گواہی طلب کی وہ گواہی لے آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم جاؤ اور جس سے چاہو رشتہ ولاء قائم کرلو، پھر اس نے عبد الرحمن بن عمرو بن حزم سے رشتہ ولاء قائم کرلیا۔

(۲۰۸۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ وَلاَءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ.

(۲۰۸۵۲) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ولاء سائبہ (ایسی ولاء جس میں آقا اپنے غلام سے کہے جا تجھ پر کسی کی ولاء نہیں) اور اس کے ہبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ وَلاَءَ مَوَالِيهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ : أَمَّا أَنَا فَأَرَاهُ لِزَوْجِهَا مَا عَاشَ ، فَإِذَا مَاتَ رَدَدْتُهُ إِلَى وَرَثَةِ الْمَرْأَةِ.

(۲۰۸۵۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلاموں کی ولاء اپنے خاوند کے لئے ہبہ کردی، حضرت ہشام بن ہبیرہ کہتے ہیں کہ میں اس ولاء کو اس وقت تک اس کے خاوند کے لئے درست سمجھتا ہوں جب تک وہ زندہ رہے، جب وہ مرجائے تو یہ ولاء عورت کے ورثہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۵۳) فِي السَّلَفِ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَيس فِي أَيدِي النَّاسِ

اس چیز کے اندر بیع سلف کا بیان جو لوگوں کے پاس نہ ہو

(۲۰۸۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُكْرَهُ السَّلَفُ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَصْلٌ.

(۲۰۸۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس چیز میں بیع سلف کو مکروہ قرار دیتے تھے جس کی اصل لوگوں کے پاس موجود نہ ہو۔

(۲۰۸۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ مِنَ الرَّجُلِ شَيْئًا إِلَى أَجَلٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ ، لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا ، قَالَ يَحْيَى : وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُهُ.

(۲۰۸۵۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جاتا کہ ایک آدمی کسی آدمی سے ایک مدت تک کسی چیز کا معاملہ کرتا ہے حالانکہ لوگوں کے پاس اس کی اصل موجود نہیں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ وہ فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب اس کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّلَفَ إِلاَّ فِي شَيْءٍ عِنْدَهُ أَصْلُهُ ، قَالَ أَيُّوبُ :وَنُبِّئْتُ عَنْ طَاوُوس مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۰۸۵۶) حضرت عکرمہ صرف اس چیز میں بیع سلف کو جائز قرار دیتے تھے جس کی اصل موجود نہ ہو ورنہ مکروہ سمجھتے تھے، حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت طاوس کے حوالے سے بھی یہی بتایا گیا ہے۔

(۲۰۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَفِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ، كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ ، أَوْ لَمْ يَكُنْ ، قَالَ :وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ السَّلَفَ إِلاَّ فِي شَيْءٍ عِنْدَ صَاحِبِهِ أَصْلُهُ.

(۲۰۸۵۷) حضرت حسن معلوم مدت میں بیع سلف کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے خواہ اس کی اصل اس کے پاس ہو یا نہ ہو، حضرت محمد صرف اس چیز میں بیع سلف کو درست سمجھتے تھے جس کی اصل بائع کے پاس موجود ہو۔

(۲۰۸۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يُسْلَمُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ ومنه شَيْءٌ فِي أيدي الناس.

(۲۰۸۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیع سلم صرف اس چیز میں کی جاسکتی ہے جس کی نظیر لوگوں کے پاس موجود ہو۔

(٥٤) فِي الأَجِيرِ يضمّن أم لاَ ؟

اجیر (کرائے پر کام کرنے والا) نقصان کی صورت میں ضامن ہوگا یا نہیں ہوگا؟

(۲۰۸۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ :أن عليًا وشريحًا كانَا يُضَمِّنان الأجير.

(۲۰۸۵۹) حضرت علی اور حضرت شریح اجیر کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸۶۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبِيدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا ضَمَّنَ نَجَّارًا.

(۲۰۸۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھئی کو ضامن قرار دیا۔

(۲۰۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ أَخَذَ أَجْرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۰۸۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مزدوری لی وہ ضامن ہے۔

(۲۰۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۸۶۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٨٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : الأَجِيرُ مَضْمُونٌ لَهُ أَجْرُهُ ضَامِنٌ لِمَا اسْتُودِعَ.

(۲۰۸۶۳) حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اجیر کو اس کی اجرت کی ضمانت دی جائے گی اور وہ اپنے پاس موجود چیز کا بھی ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخَذَ الأَجِيرُ الْمُشْتَرَكُ شَيْئًا ضَمِنَ.

(۲۰۸۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اجیر مشترک نے کوئی چیز لی تو وہ ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ اسْتَأْجَرَ لَهُ مَنْ يَحْمِلُهُ ، قَالَ الْحَكَمُ : يَضْمَنُ.

(۲۰۸۶۵) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب اس نے کوئی چیز خریدی تو وہ اس سے اجر لے گا جس نے کام کرایا ہے اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۰۸۶۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٨٦٧) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الأَجِيرَ إِلاَّ مِنْ تَضْيِيعٍ.

(۲۰۸۶۷) حضرت محمد صرف نقصان کی صورت میں اجیر کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(٢٠٨٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ أَجِيرٍ أَخَذَ أَجْرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ إِلاَّ مِنْ عَدُوٍّ مُكَابِرٍ ، أَوْ أَجِيرٍ يَدُهُ مَعَ يَدِكَ.

(۲۰۸۶۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہر وہ اجیر جو اجرت لے وہ ضامن ہے، البتہ دشمن اور وہ اجیر ضامن نہیں جس کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ ہے۔

(٢٠٨٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَجِيرِ الْمُشَاهَرَةِ ضَمَانٌ.

(۲۰۸۶۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مشاہرہ والے اجیر پر ضمان لازم نہیں۔

(٢٠٨٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الْمَلاَّحَ غَرَقًا ، وَلاَ حَرَقًا.

(۲۰۸۷۰) حضرت شریح ملاح کو کشتی کے ڈوب جانے یا جل جانے کی صورت میں ضامن قرار نہیں دیتے تھے۔

(٢٠٨٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ ، أَنَّ عَلِيًّا رضى الله عنه كَانَ

يُضَمِّنُ الأَجِيرَ الْمُشْتَرَكَ.

۲۰۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ اجیر مشترک کو ضامن قرار دیتے تھے۔

٢٠٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّار ، قَالَ : اسْتَأْجَرْتُ حَمَّالاً يَحْمِلُ لِي شَيْئًا فَكَسَرَهُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا اسْتَأْجَرَكَ لِتُبَلِّغَهُ وَلَمْ يَسْتَأْجِرْكَ لِتَكْسِرَهُ.

۲۰۸۷) حضرت ابوہیثم عطار کہتے ہیں کہ میں نے ایک مزدور کو کرائے پر لیا کہ وہ میرا بوجھ اٹھائے ،اس نے میرا سامان توڑ دیا، اس کا مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں گیا تو انہوں نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا کہ انہوں نے تمہیں اس لئے ت پر لیا تھا تا کہ تم سامان پہنچاؤ اس لئے نہیں لیا تھا کہ تم اسے توڑ دو۔

٢٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر ، حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَنْسِيّ ، أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ رَجُلاً يَعْمَلُ عَلَى بَعِيرٍ فَضَرَبَهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا اسْتَأْجَرَكَ لِتُصْلِحَ وَلَمْ يَسْتَأْجِرْكَ لِتُفْسِدَ.

۲۰۸۷) حضرت زہیر عنسی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اونٹ پر کام کرنے کے لئے کرائے پر لیا، اس نے اونٹ کو مارا کہ اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ آدمی اس کا مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں گیا تو حضرت شریح نے اسے ضامن قرار دیا رمایا کہ تمہیں کام سنوارنے کے لئے اس نے مزدوری پر رکھا تھا کام بگاڑنے کے لئے نہیں رکھا تھا!

(٥٥) فِي الرّجلِ يساوِم الرّجل بِالشّيءِ فلا يكون عِنده

ایسی چیز کا معاملہ کرنا جو آدمی کے پاس موجود نہ ہو

٢٠٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ يَأْتِينِي يَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي ما أَبِيعهُ مِنْهُ ، أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ؟ قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، لاَ تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. (ترمذی ۱۲۳۳۔ ابوداؤد ۳۴۹۷)

۲۰۸۷) حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور سے اس چیز کی بیع کا سوال کرتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں ہے، کیا میں اس سے معاملہ کر کے وہ چیز بازار سے لے کر اسے بیچ ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس چیز کو نہ بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔

٢٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمَسْرُوقٍ :يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي السَّمْنَ وَلَيْسَ عِنْدِي أَشْتَرِيهِ ، ثُمَّ أَدْعُوهُ لَهُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِ اشْتَرِهِ فَضَعْهُ عِنْدَكَ ، فَإِذَا جَاءَكَ فَبِعْهُ مِنْهُ.

۲۰۸۷) حضرت ابورزین کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ مجھے گھی اور تیل چاہئے، یہ چیزیں

میرے پاس نہیں ہوتیں، کیا میں اس سے معاملہ کر کے منگوا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، ان چیزوں کو خرید کر اپنے پاس رکھو، پھ
جب وہ آئے تو اسے بیچ دو۔

(٢٠٨٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ إِیَاسٍ ، أَنَّ عَامِرًا وَإِبْرَاھِیمَ اجْتَمَعَا فَسَأَلَہُ
عَنْ رَجُلٍ یَطْلُبُ مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ، وَلَیْسَ عِنْدَہُ فَیَشْتَرِیہِ ، ثُمَّ یَدْعُوہُ إِلَیْہِ ، فَقَالَ إِبْرَاھِیمُ : یُکْرَہُ ذَلِکَ
وَقَالَ عَامِرٌ : لاَ بَأْسَ إِنْ شَاءَ أَنْ یَتْرُکَہُ تَرَکَہُ۔

(٢٠٨٧٦) حضرت عبد الملک بن ایاس فرماتے ہیں کہ حضرت عامر اور حضرت ابراہیم ایک جگہ جمع ہوئے، ان دونوں سے سوال
گیا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے سامان کا مطالبہ کرے، وہ سامان اس کے پاس نہ ہو تو کیا وہ اس سے معاملہ کر کے ان چیزو
منگوا سکتا ہے؟ حضرت ابراہیم نے اس معاملہ کو مکروہ قرار دیا، جبکہ حضرت عامر نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ بعد میں
معاملہ چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔

(٢٠٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ ؛ فِی رَجُلٍ یُرِیدُ مِنَ الرَّجُلِ الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدَہُ ، فَ
تَوَاطَآ عَلَی الثمنِ اشْتَرَاہُ ؟ قَالَ : لاَ یَشْتَرِہِ إلاَّ عَلَی غیِ مُوَاطَأَۃٍ مِنْ صَاحِبِہِ۔

(٢٠٨٧٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی سے کوئی ایسی چیز خریدنا چاہے جو اس کے پاس معلوم نہ ہو، وہ دونو
ثمن پر اتفاق کرلیں تو کیا وہ اس کو خرید کر دے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ دوسرے سے معاہدہ مکمل کرنے سے پہلے اسے خرید۔

(٢٠٨٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ بَیْعَ المراوضۃ :
تُوَاصِفَ الرَّجُلَ بِالسِّلْعَۃِ لَیْسَتْ عِنْدَکَ ، وَکَرِہَ : الرجل أن یری للرجل الثَّوْبَ لَیْسَ لہ فَیَقُولَ مِنْ حَاجَتِ
ھَذَا ؟ یَشْتَرِیہِ لِیَبِیعَہُ مِنْہُ۔

(٢٠٨٧٨) حضرت سعید بن مسیب بیع مراوضہ کو مکروہ قرار دیتے تھے، جس کی صورت یہ ہوتی کہ آدمی ایسی چیز کا معاملہ کرے جو ا
کے پاس موجود نہ ہو، انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کپڑا دیکھے اور اس سے پوچھے ک
تمہیں اس کی ضرورت ہے؟ پھر اس سے اس لئے خریدے تاکہ اسے بیچ دے۔

(٢٠٨٧٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الْحَکَمِ بْنِ أَبِی الْفَضْلِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : یَأْتِینِی الرَّجُلُ فَیُسَاوِمُنِی بِالْحَرِ
لَیْسَ عِنْدِی ، قَالَ : فَآتِی السُّوق ، ثُمَّ أَبِیعُہُ ، قَالَ : ھَذِہِ الْمُوَاصَفَۃُ فَکَرِھَہُ۔

(٢٠٨٧٩) حضرت حکم بن ابی فضل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ
ایسے ریشم کا معاملہ کرتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں، پھر میں بازار سے خرید کر اسے فروخت کرتا ہوں کیا یہ درست ہے؟ انہوں
فرمایا کہ یہ مواصفہ ہے اور انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٨٨٠) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِیکٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَۃَ ، قَالَ : اشْتَرَی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ طَعَامًا ، بَعْ

عِنْدَهُ وَبَعْضُهُ لَيْسَ عِنْدَهُ ، فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَر ، فَقَالاَ :مَا كَانَ عِنْدَهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَمَا كَانَ لَيْسَ عِنْدَهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۰۸۸۰) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے غلہ خریدا، کچھ بائع کے پاس تھا اور کچھ نہیں تھا، اس نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو اس کے پاس تھا اس میں بیع جائز ہے اور جو اس کے پاس نہیں تھا اس کی بیع جائز نہیں ہے۔

(٥٦) فِي بيعِ الغررِ والعبدِ الآبِقِ

غیر موجود چیزوں اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع کا بیان

(۲۰۸۸۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ ، وَعَمَّا فِي ضُرُوعِهَا إلاَّ بِكَيْلٍ ، وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ ، وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ ، وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ ، وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ.

(۲۰۸۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کے پیٹ میں موجود بچوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب تک وہ پیدا نہ ہو جائیں، اسی طرح تھنوں میں موجود دودھ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب تک اسے نکال کر ماپ نہ لیا جائے، بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے، اور مال غنیمت کی بیع سے جب تک انہیں تقسیم نہ کر دیا جائے، زکوٰۃ میں آنے والی چیزوں کو خریدنے سے جب تک ان پر قبضہ نہ کر لیا جائے اور سمندر میں غوطہ لگانے والے سے یہ معاملہ کرنے سے بھی منع کیا کہ وہ سمندر میں غوطہ لگائے گا اور جو کچھ ملے گا وہ مشتری کو دے دے گا۔

(۲۰۸۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ تَبَايَعُوا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِ الْغَنَمِ ، وَلاَ اللَّبَنَ فِي الضُّرُوعِ.

(۲۰۸۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اون جب تک جانور کے جسم پر ہو اور دودھ جب تک تھنوں میں ہو بیچنا جائز نہیں۔

(۲۰۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :لاَ تَشْتَرِي الْغَرَرَ مِنَ الدَّابَّةِ الضَّالَّةِ ، وَلاَ الْعَبْدِ الآبِقِ ، فَإِنَّك لاَ تَدْرِي لَعَلَّكَ لاَ تَجِدُهُمَا أَبَدًا ، وَيُؤْكَلُ رَأْسُ مَالِكَ بَاطِلاً.

(۲۰۸۸۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ گم شدہ سواری اور بھاگے ہوئے غلام کو جب تک مل نہ جائے مت بیچو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ وہ نہ ملیں اور تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

(٢٠٨٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. (مسلم ۱۱۵۳۔ ابوداؤد ۳۳۶۹)

(۲۰۸۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سنان بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَ
عَبْدًا آبِقًا فَرَدَّ الْبَيْعَ.

(۲۰۸۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے سے بھاگا ہوا غلام خریدا تو حضرت سنان بن سلمہ نے اس بیع کو
کرادیا۔

(٢٠٨٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :نَهَى رَسُ
اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. (احمد ۱۴۴۔ ابن حبان ۴۹۷۲)

(۲۰۸۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَ
عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

(۲۰۸۸۷) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨٨٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ بَيْعَ الْغَرَرِ.

(۲۰۸۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف غیر موجود چیز کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٨٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :لاَ يَجُوزُ بَيْعُهُ حَتَّى يَعْلَمَ ا
مَا يَعْلَمُ الْمُشْتَرِي.

(۲۰۸۸۹) حضرت ابن سیرین اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غیر موجود چیز کی بیع اس وقت تک درست نہیں جب تک مبیع
بارے میں بائع اور مشتری کا علم برابر نہ ہو جائے۔

(٢٠٨٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ شُرَيْحًا فَقَالَ :إِنَّ لِي عَبْدًا آبِقًا وَإِنَّ رَ
يُسَاوِمُنِي بِهِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَإِنَّكَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ، فَإِنْ شِئْتَ أَجَزْتَ الْبَيْعَ ، وَإِنْ شِئْ
تُجِزْهُ.

(۲۰۸۹۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ میرا ایک غلام بھاگ گ
اور ایک آدمی مجھ سے اس کا بھاؤ کر رہا ہے کیا میں اسے بیچ دوں، انہوں نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے، لیکن جب تم اسے د
تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو بیع کو درست قرار دو اور چاہو تو اسے درست قرار نہ دو۔

(۲۰۸۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَعْلَمَهُ مِنْهُ مَا كَانَ يَعْلَمُ مِنْهُ جَازَ بَيْعُهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ.

(۲۰۸۹۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب اس چیز کے بارے میں وہ ایسی سب باتیں جان لے جو تم جانتے ہو تو بیع درست ہے اور اسے اختیار نہ ہوگا۔

(۲۰۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا آبِقًا وَجَدَهُ ، أَوْ لَمْ يَجِدْهُ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : هُوَ غَرَرٌ.

(۲۰۸۹۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی بھاگا ہوا غلام خرید لیا کہ اسے ملے یا نہ ملے، یہ بیع کرنا مکروہ ہے اور یہ غرر ہے۔

(۲۰۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِبَيْعِ الْغَرَرِ بَأْسًا.

(۲۰۸۹۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے غیر موجود چیز کی بیع میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا۔

(۲۰۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى بَعِيرًا وَهُوَ شَارِدٌ.

(۲۰۸۹۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بھاگا ہوا اونٹ خریدا تھا۔

(۲۰۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو سعد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ الْغَائِبَةَ إِذَا كَانَ قَدْ رَآهَا وَيَقُولُ : إِنْ كَانَتْ صَحِيحَةً فَهِيَ لِي.

(۲۰۸۹۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی غائب سواری کو خریدا اور اسے پہلے دیکھ رکھا تھا اور اس بات پر خریدا کہ اگر وہ ٹھیک ہوئی تو میری ہے تو اس بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا : لَيْتَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبين عُثْمَانَ بَيْعًا ، حَتَّى نَنْظُرَ أَيُّهُمَا أَعْظَمُ جَدًّا فِي التِّجَارَةِ ، فَاشْتَرَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ عُثْمَانَ أَفْرَاسًا بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَتِ الصَّفْقَةُ أَدْرَكَتْهَا وَهِيَ حَيَّةٌ مَجْمُوعَةٌ إِلَى الرَّاعِي لَيْسَتْ بِضَالَّةٍ ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ، ثُمَّ جَاوَزَ شَيْئًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَا صَنَعْتُ ؟ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : أَزِيدُك سِتَّةَ آلاَفٍ عَلَى إِنْ أَدْرَكَهَا الرَّسُولُ وَهِيَ حَيَّةٌ فَعَلَيَّ ، فَأَدْرَكَهَا الرَّسُولُ وَقَدْ نَفَقَتْ ، فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنَ الضَّمَانِ بِالشَّرْطِ الآخِرِ.

(۲۰۸۹۶) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ کاش ہم حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے درمیان ہونے والی بیع کو دیکھ لیں تا کہ ہم جان لیں کہ تجارت میں ان دونوں میں سے کون زیادہ محنت کرنے والا ہے، پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار درہم کے بدلے کچھ گھوڑے خریدے اور شرط لگائی کہ جب معاملہ پورا ہو تو سب گھوڑے زندہ ہوں، چرواہے کے پاس جمع ہوں اور گم نہ ہوں، پس جب بیع کا معاملہ طے ہو گیا اور

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ تھوڑا آگے بڑھے تو دل میں خود سے کہا کہ تم نے کیا کیا؟ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئے اور ا
سے کہا کہ میں تمہارے لئے چھ ہزار زیادہ کردوں گا اگر قاصد ان کو زندہ ہونے کی حالت میں پہنچادے، پس جب قاصد ان کو
کر آیا تو ان میں کچھ مر گئے تھے، اس طرح حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ دوسری شرط کے ساتھ ضمان سے نکل گئے۔

(۲۰۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْغَرَرِ
كَانَ عِلْمُهُمَا فِيهِ سَوَاءً.

(۲۰۸۹۷) حضرت شریح غیر موجود چیز کی بیع کو درست سمجھتے تھے اگر دونوں کا علم برابر ہو۔

(۲۰۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَ
(عبدالرزاق ۶۰۷

(۲۰۸۹۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۹۹) حَدَّثَنَا علي بن هاشم ، عن إسماعيل ، عن الحسن وقتادة ، عن الحسن أن النبي صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ نهى عن بيع الغرر.

(۲۰۸۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۵۷) فِي الرّجلِ له أن يطأ مدبّرته

کیا آقا اپنی مدبرہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟

(۲۰۹۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً : أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطَأُ مُدَبَّرَتَهُ ؟ فَقَالَ : ن
وَابْنُ عَبَّاسٍ.

(۲۰۹۰۰) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مدبرہ باندی سے
کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کرتے تھے۔

(۲۰۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عن سعيد ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَبَّرَ الر
مَمْلُوكَتَهُ فَلَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی جب اپنی باندی کو مدبرہ بنادے تو اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۲۰۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی مدبرہ باندی سے وطی کرسکتا ہے۔

(۲۰۹۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ.

(۲۰۹۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۰٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ :لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ تُوطَأَ الْمُعْتَقَةُ عَنْ دُبُرٍ.

(۲۰۹۰۴) حضرت عطاء اور حضرت طاوس مدبرہ باندی سے وطی کرنے کو درست سمجھتے تھے۔

(۲۰۹۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ، عَنْ دُبُرٍ، ثُمَّ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۵) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین مدبرہ باندی سے وطی کرنے کو درست سمجھتے تھے۔

(۲۰۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَمْتِعَ الرَّجُلُ مِنْ مُدَبَّرَتِهِ.

(۲۰۹۰٦) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۲۰۹۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ أَمَتَهُ وَقَدْ أَعْتَقَهَا عَنْ دُبُرٍ.

(۲۰۹۰۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنا مکروہ ہے۔

(۲۰۹۰۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَيَطَأُ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ ؟ فَقَالَ :هِيَ عِنْدِي، الآنَ.

(۲۰۹۰۹) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی مدبرہ باندی سے وطی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس وقت میرے پاس ہے۔

(٥٨) فِي المرأةِ يكون لها على زوجِها مهرٌ فيموت وعليهِ دينٌ

اگر ایک عورت کا مہر اس کے خاوند پر لازم ہو اور وہ مرجائے، جبکہ اس پر کچھ قرضہ بھی ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۹۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ صَدَاقُ امْرَأَتِهِ ، فَهِيَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ ، فَإِنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ زَيْتٌ ، أَوْ قَمْحٌ ، أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ ، فَهُوَ لِلْوَرَثَةِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سَمَّاهُ لِلَّتِي دَخَلَ بِهَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

(۲۰۹۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس پر اس کی بیوی کا مہر لازم ہو تو وہ عورت بھی قرض

خواہ ہوں میں سے ایک ہوگی، اگر اس آدمی کے گھر میں تیل یا گندم وغیرہ ہوں تو وہ ورثہ کے لئے ہوں گے اور اگر کوئی چیز اس نے حالتِ صحت میں اپنی منکوحہ بیوی کے لئے مقرر کردی ہو تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ وَعَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى الْوُلَاةِ فِي الدَّيْنِ وَمُهُورِ النِّسَاءِ أَنَّهُنَّ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۲۰۹۱۱) حضرت عمر بن عبد العزیز نے قرض اور بیویوں کے مہر کے بارے میں گورنروں کو خط میں لکھا کہ بیویوں کا مہر بھی قرض کی طرح دیا جائے گا۔

(۵۹) فِي النَّفَرِ يكاتِبون جمِيعًا فيموت بعضهم

اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مرجائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي النَّفَرِ يُكَاتِبُونَ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَسْعَى الْبَاقُونَ فِيمَا كَاتَبُوا عَلَيْهِ جَمِيعًا.

(۲۰۹۱۲) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مرجائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی غلام مل کر بدلِ کتابت کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۲۰۹۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرًا : مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ كَاتَبَ مَمَالِيكَهُ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَرْفَعُ عَنْهُمْ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۳) حضرت حفص بن غیاث سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے سوال کیا کہ حضرت حسن کی کیا رائے تھی کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مرجائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان سے ان کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(۲۰۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَيْنِ لَهُ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قَالَ : يَرْفَعُ عَنْهُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے دو غلاموں کو مکاتب بنایا اور پھر ان میں سے ایک مرگیا تو اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(۲۰۹۱۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَرْفَعُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۵) حضرت حکم سے سوال کیا گیا کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مرجائیں تو کیا حکم

ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(٦٠) فِي الرّجلِ يشترِي الجارِية فتلِد مِنه ثمّ يقِيم الرّجل البيّنة أنّها له

ایک آدمی کوئی باندی خریدے اور اس باندی سے اس کی اولاد بھی ہو اور پھر کوئی آدمی اس بات پر گواہی قائم کردے کہ یہ باندی اس کی ہے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أَقَامَ الرَّجُلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا لَهُ ، قَالَ : تُرَدُّ عَلَيْهِ وَيُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَدُهَا فَيَغْرَمُ الَّذِي بَاعَهَا بِمَا عَزَّ وَهَانَ.

(٢٠٩١٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کوئی باندی خریدے اور اس باندی سے اس کی اولاد بھی ہو اور پھر کوئی آدمی اس بات پر گواہی قائم کردے کہ یہ باندی اس کی ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ باندی اس کو واپس کی جائے گی، باندی کے بچے کی قیمت لگائی جائے گی اور باندی کو بیچنے والے سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

(٢٠٩١٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ أَمَتَهُ عِنْدَ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا وَقَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ ، قَالَ : يَأْخُذُها وَيَأْخُذُ قِيمَةَ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِمْ وَيُهْضَمُ عَنْهُم مِنَ الْقِيمَةِ شَيْءٌ.

(٢٠٩١٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی باندی کو کسی آدمی کے پاس دیکھا کہ اس آدمی نے اس کی باندی کو خریدا اور اس سے اس آدمی کی اولاد ہوئی تو وہ باندی کو لے لے گا اور اولاد کے باپ سے اولاد کی قیمت لے گا۔

(٢٠٩١٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ : مَكَانَ كُلِّ وَصِيفٍ وَصِيفٌ فَرِيضَةٌ قَدْ حَلبًا وصرًّا.

(٢٠٩١٨) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ ہر خادم کے بدلے ایک خادم ہے۔

(٢٠٩١٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الحسن قَالَ : مَكَانَ كل وصيف وصيفٌ.

(٢٠٩١٩) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہر خادم کے بدلے ایک خادم ہے۔

(٢٠٩٢٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عن مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَتَى يُقَوَّمُ الْوَلَدُ ؟ قَالَ : يَوْمَ وُلِدُوا.

(٢٠٩٢٠) حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ لڑکے کی قیمت کب سے لگائی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن وہ پیدا ہوا۔

(٦١) فِي العارِيّةِ مَنْ كَانَ لاَ يضمّنها ومن كان يفعل

عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان

(٢٠٩٢١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَتَبَ إلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ

ضَمَّنِ الْعَارِيَةَ إِنْ شَاءَ صَاحِبُهَا.

(٢٠٩٢١) حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان دلواؤ اگر چیز کا مالک چاہے۔

(٢٠٩٢٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةٍ اسْتَعَارَتْ حَلْيًا لِعُرْسٍ فَهَلَكَ الْحَلْيُ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لاَ ضَمَانَ عَلَيْهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ بَغته غَائِلَةً.

(٢٠٩٢٢) حضرت سوادہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام خط لکھا کہ ایک عورت نے شادی کے لئے کسی سے زیور مانگا، پھر وہ زیور ضائع ہوگیا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر عورت نے اس میں کوئی خیانت نہیں کی تو ضمان نہیں ہے۔

(٢٠٩٢٣) حدثنا عبد الوهاب الثقفي ، عن داود ، عن عمر بن عبد العزيز ، أنه كان يضمن العارية.

(٢٠٩٢٣) حضرت عمر بن عبدالعزیز عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(٢٠٩٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ فِي الْعَارِيَةِ :هُوَ مُؤْتَمَنٌ.

(٢٠٩٢٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ امانت ہے۔

(٢٠٩٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ :اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ خَوَاتِيمَ فَأَرَادَتْ أَنْ تَوَضَّأَ فَوَضَعَتْهَا فِي حِجْرِهَا فَضَاعَتْ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :إِنَّمَا اسْتَعَارَتْ لِتَرُدَّهَا فَخَالَفَتْ ، فَضَمَّنَهَا شُرَيْحٌ.

(٢٠٩٢٥) حضرت شباک فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے کسی سے انگوٹھیاں استعمال کے لئے حاصل کیں، ایک دن وہ وضو کرنے لگی تو اس نے انگوٹھیاں اپنی گود میں رکھ دیں، انگوٹھیاں کہیں گر گئیں، یہ مقدمہ قاضی شریح کی عدالت میں پیش ہوا، ان سے کہا گیا کہ یہ انگوٹھیاں اس نے عاریہ کے طور پر لی تھیں تاکہ واپس کرے، اب اس نے معاہدے کی مخالفت کی ہے، حضرت شریح نے اس کا ضمان مقرر کیا۔

(٢٠٩٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرِي وَالْمُسْتَعِيرِ ضَمَانٌ إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَا.

(٢٠٩٢٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کرایہ پر چیز لینے والے اور مانگ کر لینے والے پر ضمان نہیں ہے، لیکن اگر معاملے کی مخالفت کریں تو پھر ہے۔

(٢٠٩٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُضَمِّنَانِ الْمُسْتَعِيرَ.

(٢٠٩٢٧) حضرت حکم اور حضرت حماد عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر نہیں کرتے تھے۔

(٢٠٩٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا خَالَفَ صَاحِبَ الْعَارِيَةِ ضَمِنَ.

(۲۰۹۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب صاحبِ عاریہ نے معاہدے کی مخالفت کی تو ضامن ہوگا۔

(۲۰۹۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْعَارِيَّةُ مَضْمُونَةٌ.

(۲۰۹۲۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان ہوتا ہے۔

(۲۰۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَمحمد بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ ، وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ :إذَا تبعها صَاحِبُهَا.

(۲۰۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے اور ابن جریج کے مطابق جب مالک تقاضا کرے۔

(۲۰۹۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْعَارِيَّةُ لَيْسَتْ بَبَيْعٍ ، وَلاَ مَضْمُونَةٌ ، إنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ إلاَّ أَنْ يُخَالِفَ فَيُضَمَّنُ.

(۲۰۹۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عاریہ نہ تو بیع ہے نہ اس کا ضمان ہوتا ہے، یہ ایک نیکی ہے البتہ اگر استعمال کرنے والا معاہدہ کی مخالفت کرے تو ضمان ہوگا۔

(۲۰۹۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا فَرَكَضَهُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لأَنَّ الرَّجُلَ يَرْكُضُ فَرَسَهُ.

(۲۰۹۳۲) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے گھوڑا عاریہ پر لیا، اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی تو گھوڑا مر گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ضمان نہیں ہوگا، کیونکہ آدمی گھوڑے کو ایڑ لگایا کرتا ہے۔

(۲۰۹۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ.

(۲۰۹۳۳) حضرت مسروق عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(۲۰۹۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن مبارك عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا ضَمِنَ.

(۲۰۹۳۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے جانور مانگ کر کرایہ پر دے دیا تو ضامن ہوگا۔

(۲۰۹۳٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ ، أَنَّ صَفْوَانَ هَرَبَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأَمَّنَهُ وَأَسْلَمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ حُنَيْنًا فَقَالَ :يَا صَفْوَانُ ، هَلْ لَكَ مِنْ سِلاَحٍ ؟ قَالَ :عَارِيَّةً أَمْ غَصْبًا؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ عَارِيَّةً ، فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلاَثِينَ إلَى الأَرْبَعِينَ دِرْعًا ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ، فَلَمَّا هَزَمَ الْمُشركين جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ ، فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :يَا صَفْوَانُ ، إِنَّا فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ ؟ فَقَالَ :لاَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ. (ابوداؤد ۳۵۵۸۔ احمد ۳/ ۴۰۱)

(۲۰۹۳۵) حضرت عبداللہ بن صفوان کی اولاد کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف آدمی بھیجا، انہیں امان دیا اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا، رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف جارہے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے صفوان تمہارے پاس ہتھیار ہیں؟ انہوں نے کہا کہ عاریہ کے طور پر چاہئے یا غصب کے طور پر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ عاریہ کے طور پر، پس حضرت صفوان نے تمیں زرہیں بطور عاریہ کے پیش کردیں، رسول اللہ ﷺ نے حنین کی لڑائی لڑی، جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو حضرت صفوان کی زرہیں جمع کی گئیں، چند زرہیں کم تھی، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے صفوان! ہم نے تمہاری کچھ زرہیں کھودی ہیں، کیا ہم آپ کے لئے ان کی متبادل زرہوں کا انتظام کردیں؟ حضرت صفوان نے فرمایا کہ نہیں اے اللہ کے رسول! جو چیز میرے دل میں آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔

(۲۰۹۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا ضَمَّنَ شُرَيْحٌ عَارِيَّةً إِلاَّ امْرَأَةً اسْتَعَارَتْ خَاتَمًا فَوَضَعَتْهُ فِي مَغْسَلِهَا فَحَلَّتْ فَضَمَّنَهَا.

(۲۰۹۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان کبھی مقرر نہیں کیا، سوائے اس کے کہ ایک عورت نے ایک انگوٹھی عاریہ پر لی، اسے غسل خانے میں رکھا تو وہ انگوٹھی کھوگئی، حضرت شریح نے اس کا ضمان لازم کیا۔

(۲۰۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ.

(۲۰۹۳۷) حضرت شریح عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(۲۰۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ وَالْوَدِيعَةَ حَتَّى أَمَرَهُ زِيَادٌ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا زَالَ يُضَمِّنُهَا حَتَّى مَاتَ.

(۲۰۹۳۸) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت شریح عاریہ اور امانت کا ضمان لازم نہیں کرتے تھے، پھر انہیں زیاد نے ایسا کرنے کا حکم دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ پھر وہ کیا کرتے تھے؟ حضرت شعبی نے فرمایا کہ پھر وہ موت تک ضمان لازم ہونے کا فیصلہ کرتے رہے۔

(۲۰۹۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ رَجُلاً اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا فَعَطِبَ الْبَعِيرُ فَسَأَلَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۰۹۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سائب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے سے اونٹ عاریہ پر لیا، وہ اونٹ ہلاک ہوگیا تو مروان نے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، انہوں نے اس پر ضمان کو لازم قرار دیا۔

(۲۰۹٤۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ : الْعَارِیَّةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالدَّیْنُ مُؤَدًّی ، وَالزَّعِیمُ غَارِمٌ یَعْنِی الْکَفِیلَ. (ترمذی ۱۲۶۵۔ ابوداؤد ۳۵۶۰)

(۲۰۹۴۰) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشادفرمایا کہ عاریہ اس کے مالک کی طرف بغیر ضمان کے لوٹایا جائے گا، قرضہ اس کے مالک کی طرف بغیر ضمان کے لوٹایا جائے گا اور کفیل ضامن ہوگا۔

(۲۰۹٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :عَلَی الْیَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّی تُؤَدِّیَهُ. (ابوداؤد ۳۵۵۶۔ احمد ۸)

(۲۰۹۴۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ہاتھ نے جولیا وہ اس پر لازم ہے جب تک واپس نہ کردے۔

(٦٢) فِی المکاتبِ عبدٌ ما بقِیَ علیهِ شَیْءٌ

جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے

(۲۰۹٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، وَعَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ زَیْدٍ، قَالَ :قَالَ :الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۴) حضرت زید فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خالد الأحمر ، عن ابن أبی عروبة ، عن قتادة ، عن معبد الجهنی ، عن عمر ، قَالَ : الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ التیمی ، عن رجل ، قَالَ :قَالَ عمر :الْمُکَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : سُلَيْمَانُ ؟ فَقُلْتُ : سُلَيْمَانُ ، فَقَالَتْ : أَدَّيْتَ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ التى قَاطَعْت أهلك عَلَيْهَا ، قُلْتُ : نَعَمْ ، إِلاَّ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَتْ : ادْخُلْ فَإِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

(۲۰۹۴۷) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اجازت چاہی، آپ نے سوال کیا سلیمان ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں سلیمان ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ تمہارے مالکوں کا جو بدل کتابت تم پر باقی تھا کیا تم نے ادا کر دیا؟ میں نے کہا جی ہاں، تھوڑا سا باقی ہے، انہوں نے فرمایا کہ پھر تم آ جاؤ کیونکہ جب تک تم پر تھوڑا سا بھی بدل کتابت باقی ہے تم غلام ہی ہو۔

(۲۰۹٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتْ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ لاَ يَحْتَجِبْنَ مِنَ الْمُكَاتَبِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ مِثْقَالٌ ، أَوْ دِينَارٌ.

(۲۰۹۴۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن مکاتب سے پردہ نہیں کرتی تھیں جب تک اس پر بدل کتابت کا ایک مثقال یا ایک دینار بھی باقی ہوتا۔

(۲۰۹٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِمُكَاتَبٍ لَهَا يُكْنَى أَبَا مَرْيَمَ : ادْخُلْ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ عَلَيْك إِلاَّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۰۹۴۹) حضرت میمون کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو مریم کی کنیت رکھنے والے ایک مکاتب سے کہا کہ تم اندر آ جاؤ خواہ تم پر بدلِ کتابت کے چار درہم ہی باقی رہتے ہوں۔

(۲۰۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

(۲۰۹۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مکاتب اور مملوک کی حد ایک ہے۔

(۲۰۹٥۱) حَدَّثَنَا عبدة بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مکاتب اور مملوک کی حد ایک ہے، جب تک اس پر ایک درہم بھی بدل کتابت کا باقی رہتا ہو۔

(۲۰۹٥۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ معمر ، عن الزهرى ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٥۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۳) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : الْمُكَاتَب عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَم.

(٢٠٩٥٤) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٥٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَنَافِعٍ قَالُوا : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(٢٠٩٥٥) حضرت عطاء، حضرت عبداللہ بن عبید اور حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٦٣) مَنْ قَالَ إذا أدّى مكاتبته فلا ردّ عليهِ فِي الرِّقِّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دیا تو وہ غلامی میں واپس نہیں جا سکتا

(٢٠٩٥٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ مِنْ رَقَبَتِهِ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ.

(٢٠٩٥٦) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دیا تو وہ غلامی میں واپس نہیں جا سکتا۔

(٢٠٩٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ ثُلُثَ مُكَاتَبَتِهِ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(٢٠٩٥٧) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے اپنے بدل کتابت کا ایک ثلث ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

(٢٠٩٥٨) حَدَّثَنَا عبدة بن سليمان ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، قَالَ : إذا أدى المكاتب شطر مكاتبته فهو غريم يتبع.

(٢٠٩٥٨) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا نصف ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

(٢٠٩٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْضِي إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ نِصْفَ مُكَاتَبَتِهِ ، فَهُوَ دَيْنٌ يُتْبَعُ بِهِ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ بِهِ.

(٢٠٩٥٩) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مروان یہ فیصلہ دیا کرتا تھا کہ جب مکاتب اپنا نصف بدلِ کتابت ادا کر دے تو باقی قرض ہے، میں نے اس بات کا عبدالملک بن مروان سے تذکرہ کیا تو اس نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔

(٢٠٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ

عُمَرُ :إِنَّكُمْ تُكَاتِبُونَ مُكَاتَبِينَ ، فَإِذَا أَدَّى النِّصْفَ فَلاَ رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ.

(۲۰۹۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مکاتب غلاموں کو مکاتب بناتے ہو جب وہ نصف بدل کتابت ادا کردے تو غلا میں واپس نہیں جاسکتا۔

(۲۰۹٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَجْرِي فِيهِ الْعَتَاقَةُ فِي أَوَّلِ نَجْمٍ.

(۲۰۹۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی قسط کی ادائیگی سے ہی اس میں آزادی آجائے گی۔

(۲۰۹٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي مُكَاتَبٍ عَجَزَ وَقَدْ أَدَّى بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ وَ شَرَطُوا عَلَيْهِ ، فَهُوَ رَدٌّ ؟ قَالَ :إِذَا أَدَّى النِّصْفَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مکاتب کچھ بدلِ کتابت دینے کے بعد عاجز آگیا اور اس کے مالکوں نے اس پر شرط لگائی تو وہ باطل ہوگی، جب اس نے آدھا بدلِ کتابت ادا کردیا تو وہ مقروض ہوگا۔

(۲۰۹٦۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عن محمد بن زياد ، قَالَ :إِذَا أَدَّى النِّصْفَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۳) حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں کہ جب اس نے آدھا بدلِ کتابت ادا کردیا تو وہ مقروض ہوگا۔

(۲۰۹٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، أَوِ الرُّبُعَ ، أَوِ النِّصْ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَرِقُّوهُ.

(۲۰۹۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک تہائی یا ربع یا نصف ادا کردیا تو اب وہ اسے غلام نہیں بنا سکتے۔

(۲۰۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ نَبْهَانَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ لإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ. (ترمذی ۱۲۶۱۔ ابوداؤد ۳۹۲۴)

(۲۰۹۶۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا کوئی مکاتب غا ہو اور اس کے پاس بدلِ کتابت کی ادائیگی کے قابل مال ہو تو اس سے پردہ کرو۔

(۲۰۹٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، الرُّبُعَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ثلث یا ربع ادا کردیا تو وہ مقروض ہے۔

(۲۰۹٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَعْتِقُ مِنَ الْمُكَا بِقَدْرِ مَا أَدَّى.

(۲۰۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس قدر بدل کتابت وہ ادا کرتا جائے گا اسی قدر آزاد ہوتا جائے گا۔

(٦٤) مَنْ قَالَ القرض حالٌّ وإن كان إلى أجلٍ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی واجب ہوتی ہے خواہ تھوڑی مدت بعد ہی کیوں نہ ہو

(٢٠٩٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَأَصْحَابِهِ ، وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :وَالْقَرْضُ حَالٌّ ، وَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ.

(۲۰۹٦۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی واجب ہوتی ہے خواہ تھوڑی مدت بعد ہی کیوں نہ ہو۔

(٦٥) فِي الرّجلِ يعتِق أمته ويستثنِي ما فِي بطنِها

اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آزاد کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کردے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٩٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ حُبْلَى ، أَوْ أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ :ثُنْيَاهُ فِيمَا قَدِ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۲۰۹٦۹) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آزاد کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کردے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر حمل کی خلقت ظاہر ہوچکی ہو تو استثناء درست ہے اور اگر اس کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی تو استثناء درست نہیں۔

(٢٠٩٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ثُنْيَاهُ فِي الْبَيْعِ ، وَلاَ يُجِيزُ فِي الْعِتْقِ.

(۲۰۹۷۰) حضرت حسن بیع میں استثناء کو درست قرار دیتے تھے لیکن آزادی میں نہیں۔

(٢٠٩٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ: ثُنْيَاهُ.

(۲۰۹۷۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی کو فروخت کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کردے تو درست ہے۔

(٢٠٩٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هُمَا حُرَّانِ.

(۲۰۹۷۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ دونوں آزاد ہوں گے۔

(٢٠٩٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا :إِذَا أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا فَلَهُ ثُنْيَاهُ.

(۲۰۹۷۳) حضرت عطاء، حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کردیا تو استثناء درست ہے۔

(٢.٩٧٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا فَقَالاَ : ذَلِكَ لَهُ.

(۲۰۹۷۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آز کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(٢.٩٧٥) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضَّاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الأَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ : لَهُ ثُنْيَاهُ.

(۲۰۹۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی کو فروخت کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو درست ہے۔

(٦٢) فِي الرَّجلِ يدَّعِي الشَّيءَ فيقِيم عليهِ البيِّنة فيستحلف أنَّه لم يبع

اگر ایک آدمی کسی چیز کا دعویٰ کرے، پھر اس کے خلاف گواہی قائم ہو جائے تو اس سے قسم لی جائے گی کہ اس نے اسے نہیں بیچا

(٢.٩٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي الدَّابَّةَ فِي يَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ : ضَلَّتْ مِنِّي قَالَ : لاَ أَقُولُ لِلشُّهُودِ : إِنَّهُ لَمْ يَبِعْ وَلَمْ يَهَبْ ، وَلَكِنْ إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهَا دَابَّتُهُ ، ضَلَّتْ مِنْهُ ، أُحَلِّ بِاللَّهِ : مَا بَاعَ ، وَلاَ وَهَبَ.

(۲۰۹۷۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس موجود سواری کے بارے میں یہ دعویٰ کرے کہ یہ میر سواری ہے جو کہ مجھ سے کھو گئی تھی تو میں گواہوں سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ گواہی دیں کہ نہ اس نے بیچی ہے اور نہ ہبہ کی ہے، جب گواہ اس بات پر گواہی دے دیں گے کہ یہ اس کی سواری ہے جو گم گئی تھی تو میں مدعی سے قسم لوں گا کہ اس نے نہ اسے بیچا اور نہ ہبہ کیا ہے۔

(٢.٩٧٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَت الشُّهُودُ أَنَّهَا دَابَّتُهُ أُحَ بِاللَّهِ : مَا أَهْلَكْتُ ، وَلاَ أَمَرْتُ مُهْلِكًا.

(۲۰۹۷۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب گواہ گواہی دے دیں گے کہ یہ اس کی ہے تو میں اس سے قسم لوں گا کہ وہ قسم کھائے نہ میں نے اسے ہلاک کیا ہے اور نہ میں نے ہلاک کرنے والے کو حکم دیا ہے۔

(٢.٩٧٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَ أَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلا لَهُ فَخَاصَمَ فِيهِ إِلَى قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ فَصَارَتْ عَلَى حُذَيْفَةَ يَمِينٌ فِ الْقَضَاءِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ : مَا بَاعَ ، وَلاَ وَهَبَ.

(۲۰۹۷۸) حضرت حسان بن ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک اونٹ کو پہچان لیا اور مسلمانوں کے قاضی

اس مقدمہ دائر کیا، فیصلے میں حضرت حذیفہ پر قسم لازم ہوئی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ انہوں نے
سے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے۔

(٦٧) فِي الحِنطةِ بِالشَّعِيرِ اثنينِ بِواحِدٍ

کیا گندم کے بدلے دگنی جو لی جاسکتی ہے؟

۲۰۹۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَجَّاجُ يُعْطِي النَّاسَ الرِّزْقَ فَيَقُولُ أَصْحَابُ دار الرِّزْقِ : مَنْ شَاءَ أَخَذَ أَرْبَعَةَ أَجْرِبَةٍ شَعِيرٍ بِجَرِيبَيْنِ حِنطَةٍ الَّذِي لَهُ ، فَسَأَلْنا إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ فَقَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۷۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حجاج لوگوں میں غلہ تقسیم کرنے کو کہتا تھا کہ جو چار جرب جو کے بدلے دو جرب گندم لینا ہے تو اسے دے دو، میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلاَ بَأْسَ بِالْفَضْلِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۹۸۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب دونوعوں میں اختلاف ہو جائے تو ایک ہی وقت میں زیادتی کے ساتھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِيمَا يُكَالُ يَدًا بِيَدٍ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ.

(۲۰۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب دو چیزوں کا رنگ مختلف ہو تو ایک ہی وقت میں ایک کے بدلے دو کالین دین کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ بِعْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۲۰۹۸۱) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ جب انواع مختلف ہو جائیں تو جیسے چاہو بیچ سکتے ہو۔

۲۰۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ يَدًا بِيَدٍ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ مِنَ الآخَرِ.

(۲۰۹۸۲) حضرت زہری اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ گندم کو فی الفور ادائیگی کے ساتھ جو کے بدلے بیچا جائے کہ دونوں چیزوں میں سے ایک کم ہو اور ایک زیادہ۔

۲۰۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ

الصَّنْعَانِیِّ ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَیْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِیرِ وَالشَّعِیرُ أَكْثَرُ مِنْهُ یَدًا بِیَدٍ ، وَ
یَصْلُحُ نَسِیئَةً.

(۲۰۹۸۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فوری ادائیگی کے ساتھ گندم کو جو کے بدلے دینا جبکہ جو زیادہ ہو درست ہے، البتہ ادھار کے ساتھ درست نہیں ہے۔

(۲۰۹۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَیْنٍ ، عَنْ أُنَیْسِ بْنِ خَالِدٍ التَّمِیمِیِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الشَّعِیرِ بِالْحِنْطَةِ اثْنَیْنِ
بِوَاحِدٍ یَدًا بِیَدٍ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۸۵) حضرت انیس بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے گندم کے بدلے جو کی بیع کے بارے میں سوال کیا کہ ایک کے بدلے دو دیئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ فوری ادائیگی کے ساتھ ہوں، انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ : الْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیرُ بِالشَّعِیرِ یَدًا بِیَدٍ كَیْلاً بِكَیْلٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ لاَ باس فَمَنْ زَادَ أو اسْتَزَادَ
فَقَدْ أَرْبَى إلاَّ مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ. (مسلم ۸۴۔ احمد ۲/ ۲٦۲)

(۲۰۹۸٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گندم کو گندم کے بدلے دینا، جو کو جو کے بدلے فوری ادائیگی کے ساتھ، ایک جیسے ماپ کے ساتھ اور ایک جیسے وزن کے ساتھ دینے میں کوئی حرج نہیں، اگر کسی نے زیادہ کی تو اس نے سود دیا، البتہ جن چیزوں کے رنگ مختلف ہو جائیں تو ان کی کمی زیادتی میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ ، عَنْ عُبَادَةَ
بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ
وَالشَّعِیرُ بِالشَّعِیرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الأَصْنَافُ فَبِیعُوا كَیْفَ شِئْتُمْ ، إِذَا كَانَ یَدًا بِیَدٍ.
(مسلم ۸۱۔ ابو داؤد ۳۳۴۳)

(۲۰۹۸۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے برابر سرابر اور فوری ادائیگی کے ساتھ دینا ہوگا، جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو جیسے چاہو بیچ سکتے ہو، جبکہ ان کا فوری ادا ہونا ضروری ہے۔

(٦٨) من كره ذلك

جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے

(۲۰۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ أَبِی كَثِیرٍ ، أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ غُلاَمًا لَهُ

أَوْ عَبْدًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تمر يَشْتَرِي لَهُ بِهِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، وَزَجَرَهُ إِنْ زَادُوهُ أَنْ يَزْدَادَ.

(۲۰۹۸/) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو کھجوروں کا ایک صاع دے کر بھیجا کہ اس کے بدلے ایک صاع جو لے آئے، آپ نے اسے سختی سے منع کیا کہ ایک صاع سے زیادہ بالکل نہ لینا۔

(۲۰۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ قَفِيزًا مِنْ بُرٍّ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

(۲۰۹۸) حضرت ابوعبدالرحمٰن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایک قفیز گندم کے بدلے دو قفیز جو حاصل کیا جائے۔

(۲۰۹۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاه غلامه فَأَخْبَرَ بِأَنَّ دَابَّتَهُ قَدْ فَنِيَ شَعِيرُهَا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ من حِنْطَةِ أَهْلِهِ فَيَشْتَرِيَ لَهُ شَعِيرًا، وَلَا يَأْخُذُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، قَالَ نَافِعٌ :وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ بِمِثْلِهَا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۲۰۹۹) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث کے پاس ان کا غلام آیا اور اس نے بتایا کہ ان کی سواری کے جو ختم ہوگئے ہیں، آپ نے اسے حکم دیا کہ گندم لے کر جائے اور اس کے بدلے جو خرید لے، اور اس سے فرمایا کہ برابر سرابر لے زیادہ نہ لے، حضرت سلیمان بن یسار نے اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نقل کیا ہے۔

(٦٩) فِي الرَّجلِ يخلِط الشَّعِير بِالحِنطةِ ثمّ يبِيعه

گندم اور جو کو ملا کر بیچنے کا بیان

(۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا مَلْغُوثًا فِيهِ شَعِيرٌ ، فَقَالَ :اعْزِلْ هَذَا مِنْ هَذَا ، وَهَذَا مِنْ هَذَا ، ثُمَّ بِعْ هَذَا كَيْفَ شِئْتَ، وَبِعْ ذَا كَيْفَ شِئْتَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي دِينِنَا غِشٌّ. (ابوداؤد ۱۷۴)

(۲۰۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک آدمی کو دیکھا جو، جو ملی ہوئی گندم بیچ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کو اس سے الگ کردو اور اس کو اس سے الگ کردو، پھر اسے جس طرح چاہو بیچو اور اسے جس طرح چاہو بیچو، بے شک ہمارے دین میں ملاوٹ نہیں ہے۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَمَانَ أَبِي حُذَيْفَةَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْلِطُ الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی گندم میں جو کو ملا کر بیچتا ہے یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَمَانِ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ عَنْهُ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۹۹۳) حضرت شعبی سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الطَّعَامَ الْجَيِّدَ وَالرَّدِ فَيَخْلِطُهُمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ يَبِيعُهُمَا ، فَإِنْ كَانَ الَّذِي بَيْنَهُمَا قَرِيبًا فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۹۹۴) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اعلیٰ اور گھٹیا غلے کو ایک دوسرے میں ملا کر فروخت کرے، البتہ دونوں کا معیار ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۹۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ سُئِلَ عَنِ الْبُرِّ يُخْلَطُ بِالشَّ وَالْبُرِّ يُخْلَطُ بِأَرْدَأَ مِنْهُ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۹۹۵) حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص گندم کو جو کے ساتھ یا گندم کو اس سے گھٹیا درجے کی گندم کے ساتھ ملا کر بی تو کیسا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۷۰) فِي وَلَدِ أُمِّ الوَلَدِ مَنْ قَالَ هو بِمَنزِلَتِها

ام ولد باندی کی اولاد کا حکم ان کی ماں کا ہوگا

(۲۰۹۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِهِ عَبْدَهُ فَتَلِدُ أَوْلاَدًا ، قَالَ : هُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا ، فَإِذَا مَاتَ سَيِّدُهُمْ عَتَقُوا.

(۲۰۹۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام سے کرادے، پھر اس سے اس کی اولاد پید تو وہ بچے اپنی ماں کے حکم میں ہوں گے، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک وہ غلام رہیں گے، ج ان کا آقا مر جائے تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۰۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي وَلَدِ أُمِّ الْوَلَدِ : يَعْتِقُونَ بِعِتْ وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۰۹۹۷) حضرت شعبی ام ولد کی اولاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس غلامی تک وہ غلام رہیں گے۔

(۲۰۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَتْ أُمُّ الْوَلَدِ فَوَلَدَتْ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۰۹۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب ام ولد کی شادی کرائی گئی اور اس نے بچوں کو جنم دیا تو اس کے بچوں کا حکم ان کی والا ہوگا۔

(۲۰۹۹۹) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : وَلَدُھَا بِمَنْزِلَتِھَا.

(۲۰۹۹۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچوں کو حکم ان کی ماں والا ہوگا۔

(۲۱۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَھْدِیٍّ ، عَنِ الْعُمَرِیِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِھَا.

(۲۱۰۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچوں کا حکم ان کی ماں والا ہوگا۔

(۲۱۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَھْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ ، عَنْ حَوْطٍ ، أَنَّ رَجُلاً غَصَبَ رَجُلاً أُمَّ وَلَدٍ لَہُ فَوَلَدَتْ لَہُ أَوْلاَدًا فَقَالَ شُرَیْحٌ : أَوْلاَدُھَا بِمَنْزِلَتِھَا ، یَسْتَخْدِمُھُمْ ، وَلاَ یَبِیعُھُمْ.

(۲۱۰۰۱) حضرت حوط فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی ام ولد کو غصب کیا اور اس سے اس کی اولاد ہوئی، حضرت شریح نے اس مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے سنایا کہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہے، اصل مالک ان سے خدمت لے سکتا ہے لیکن انہیں بیچ نہیں سکتا۔

(۲۱۰۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِھَا ، یَعْتِقُونَ بِعِتْقِھَا وَیُرَقُّونَ بِرِقِّھَا.

(۲۱۰۰۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچے ان کی ماں کے حکم میں ہیں، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک وہ غلام رہیں گے۔

(۲۱۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِھَا ، یَعْتِقُونَ بِعِتْقِھَا ، یَبِیعُھُمْ صَاحِبُھُمْ إِنْ شَائَ.

(۲۱۰۰۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچے ان کی ماں کے حکم میں ہیں، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور ان کا مالک اگر چاہے تو انہیں بیچ سکتا ہے۔

(۲۱۰۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ رِیَاحِ بْنِ عَبِیْدَۃَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ أَنَّہُ أَرَقَّ وَلَدَ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۱۰۰۴) حضرت عمر بن عبد العزیز نے ام ولد کی اولاد کو غلام بنایا۔

(۷۱) فِی وَلَدِ الْمُدَبَّرَۃِ ، مَنْ قَالَ ھم بِمَنْزِلَتِھَا

مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے

(۲۱۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَۃِ بِمَنْزِلَتِھَا.

(۲۱۰۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عن ابْنُ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ عُبَیْدِ اللہِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُعْتَقَۃِ ،

عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا يُرَقُّونَ بِرِقِّهَا وَيَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا.

(۲۱۰۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ مِنْهَا.

(۲۱۰۰۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :وَلَدُ الْمُعْتَقَةِ ، عَنْ دُبُرٍ بِمَنْزِلَتِهَا ، هُمْ وَأُمُّهُمْ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۱۰۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔ وہ اور ان کی ماں ایک ثلث میں سے ہوں گے۔

(۲۱۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ جَعَلَهُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۰۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن داود عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :وَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۱۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ وَلَدَتْ مِنْ يَوْمِ دُبِّرَتْ فَإِنَّهُمْ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۱۰۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس دن سے وہ مدبرہ بنائی گئی ہے اس کے بعد سے پیدا ہونے والے بچوں کا حکم وہی ہوگا جو ان کی ماں کا ہے، وہ اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک غلام رہیں گے۔

(۲۱۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قِيلَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ الْقَاسِمُ :هَذَا رَأْيِي ، وَمَا أَرَى رَأْيَهُ فِي هَذَا إِلاَّ مُعْتَدِلاً.

(۲۱۰۱۲) حضرت قاسم بن محمد سے کہا گیا کہ اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی رائے یہ ہے، انہوں نے فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اور میں اس معاملے میں ان کی رائے کو معتدل سمجھتا ہوں۔

(۲۱۰۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۱۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۱۰۱۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۱۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَشُرَيْحٍ وَمَسْرُوقٍ بِمِثْلِهِ.

(۲۱۰۱۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۱۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ امْرَأَةٌ فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا ، إِذَا أُعْتِقَتْ عَتَقُوا.

(۲۱۰۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۱۸) حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا ، عَنْ دُبُرٍ فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْلاَدًا : هُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ إِذَا أُعْتِقَتْ عَتَقُوا.

(۲۱۰۱۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی مدبرہ باندی کو آزاد کیا، اس کے بعد اس کی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی، اس کی آزادی پر آزاد ہو جائے گی۔

(۲۱۰۲۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا أَرَى أَوْلاَدَ الْمُدَبَّرَةِ إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۲۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مدبرہ باندی کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہے۔

(۲۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يَبِيعُهُمْ صَاحِبُهُمْ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کا مالک اسے چاہے تو بیچ سکتا ہے۔

(۲۱۰۲۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ عبيد.

(۲۱۰۲۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد غلام ہوگی۔

(۷۲) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرَّجلِ الشّيء فيدفع إليهِ بعض الشّيءِ فلا يقبِضه المشترِي حتّى يذهب عِند الْبَائِعِ

اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خریدے، بائع کچھ چیز اس کے حوالے کر دے لیکن مشتری اس پر قبضہ نہ کرے پھر وہ چیز بائع کے پاس ضائع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً بِسِتِّينَ دِينَارًا ، فَنَقَدَ ثَلاَثِينَ ، وَارْتَهَنَهَا الْبَائِعُ بِالْبَقِيَّةِ ، فَمَكَثَ أَيَّامًا ، ثُمَّ أَتَى الْمُشْتَرِي بِثَمَنِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ ، فَقَالَ :مَا أَخَذَ الْبَائِعُ فَلَهُ ، وَأَمَّا الْبَقِيَّةُ فَلِلْمُشْتَرِي.

(۲۱۰۲۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ساٹھ دینار کے بدلے ایک باندی خریدی، تیس دینار نقد دیئے اور باقی کے بدلے بائع کے پاس اسے رہن رکھوا دیا، کچھ دن بعد مشتری باقی پیسے لے کر آیا تو دیکھا کہ وہ باندی مر چکی ہے، اس صورت میں حضرت عمرو بن شریح نے فیصلہ فرمایا کہ جن پر بائع نے قبضہ کیا ہے وہ بائع کے ہیں اور جو باقی ہیں وہ مشتری کے ہیں۔

(۲۱۰۲٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، أَنَّ شُرَيْحًا ، قَالَ فِيهَا :لاَ يَرُدُّ الْبَائِعُ مَا أَخَذَ مِنْ ثَمَنِهَا وَيَدْفِنُ جِيفَتَهُ.

(۲۱۰۲۴) حضرت شریح اس صورت میں فرماتے ہیں کہ بائع نے جو قیمت لی ہے وہ اس سے واپس نہیں لی جائے گی اور اس کی نعش کو دفن کیا جائے گا۔

(۲۱۰۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ قَوْلَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْهِ.

(۲۱۰۲۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۱۰۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً فَنَقَدَ بَعْضَ ثَمَنِهَا ، وَأَمْسَكَهَا الْبَائِعُ بِالْبَقِيَّةِ فَمَاتَتْ ، قَالَ :يَرُدُّ عَلَى الْمُشْتَرِي مَا أَخَذَ ، وَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۱۰۲۶) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے ایک باندی خریدی، قیمت کا کچھ حصہ تو نقد ادا کر دیا اور باقی مال کے بدلے وہ بائع کے پاس رکھوا دی، پھر اس باندی کا انتقال ہو گیا تو اس بارے میں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مشتری سے لی گئی رقم اس کو واپس کی جائے گی اور نقصان بائع کے مال میں سے ہوگا۔

(۲۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِنْ كَانَ نَقَدَ بَعْضَ الثمنِ وَارْتَهَنَ الْمَتَاعَ

بِالْبَقِيَّةِ فَهَلَكَ الْمَتَاعُ ، فَهُوَ بِمَا ارْتَهَنَهُ وَلَهُ مَا كَانَ قَدْ أَخَذَ ، فَإِنْ كَانَ بَيْعًا مِمَّا يُكَالُ وَيُوزَنُ فنقصانه عَلَى الْبَائِعِ حَتَّى يُوَفِّيَهُ الْمُشْتَرِيَ.

(۲۱۰۲۷) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر قیمت کا کچھ حصہ نقد دے دیا تھا اور باقی حصہ کے بدلے سامان رہن کے طور پر رکھوا دیا، پھر سامان ہلاک ہوگیا تو وہ اس چیز کے بدلے ہوگا جو مزید دینی تھی اور بائع جو وصول کر چکا ہے وہ اسی کا ہوگا، اگر کوئی چیز ایسی تھی جسے تولا یا ماپا جاتا ہے تو اس کا نقصان بائع کے ذمہ ہوگا یہاں تک کہ مشتری اسے پورا کرلے۔

(۷۳) فِي شهادةِ القاذِفِين مَنْ قَالَ هِي جائِزةٌ إذا تاب

تہمت لگانے والوں کی گواہی کا بیان، جن حضرات کے نزدیک اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی

(۲۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا :الْقَاذِفُ إِذَا تَابَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۰۲۸) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۲۹) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن يونس ، عن عكرمة ، قَالَ :إذا تاب ، ولم يُعلم منه إلا خير ، جازت شهادته.

(۲۱۰۲۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر اس سے خیر کا ہی صدور ہوتا ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔

(۲۱۰۳۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَظُنُّهُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَبِي بَكْرَةَ :إِنْ تابَ أَقْبَلْ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۰۳۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی قبول کرلو۔

(۲۱۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:تَجُوزُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۳) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :تَجُوزُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱.۳۵) حَدَّثَنَا محمد بن يزيد ، عن العوام ، عن حبيب بن أبي ثابت ، قَالَ :تجوز إذا تاب.

(۲۱۰۳۵) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱.۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :تَجُوزُ، وَقَالَ :يَقْبَلُ اللَّهُ توبته، وَلاَ أُجِيزُ أَنَا شَهَادَتَهُ.

(۲۱۰۳۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے، اور فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرلیں اور میں اس کی گواہی قبول نہ کروں۔

(۷٤) مَنْ قَالَ لاَ تجوز شهادته إذا تاب

جن حضرات کے نزدیک تہمت لگانے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

(۲۱.۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا أُقِيمَ عَلَى الرَّجُلِ الْحَدُّ فِي الْقَذْفِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ شَهَادَةٌ أَبَدًا ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۳۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۲۱.۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۳۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۲۱.۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ يَتَذَاكَرَانِ ذَلِكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :لاَ تَجُوزُ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لِمَ ؟ فَقَالَ :إِبْرَاهِيمُ :إِنَّك لاَ تَدْرِي تَابَ ، أَوْ لَمْ يَتُبْ.

(۲۱۰۳۹) حضرت ابو ہیثم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی تہمت لگانے والے کی گواہی کے بارے میں بات کررہے تھے، حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، حضرت شعبی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ آپ نہیں جانتے کہ اس نے توبہ کی ہے یا نہیں کی۔

(۲۱.٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْقَاذِفِ :تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَلاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۰۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ

اوراس کا معاملہ ہے۔

(۲۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالاَ : لاَ شَهَادَةَ لَهُ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۴۱) حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۲۱۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إلاَّ مَحْدُودًا فِي فِرْيَةٍ.

(۲۱۰۴۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام مسلمان عدول ہیں (یعنی ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قبول کی جائے گی) سوائے ان کے جن پر کسی جرم میں حد جاری ہوئی ہو۔

(۲۱۰۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۷۵) ما تعرف بِهِ توبته

توبہ کا اندازہ کن علامات سے ہوگا؟

(۲۱۰۴٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : تَوْبَتُهُ أَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ.

(۲۱۰۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنی تکذیب کرے۔

(۲۱۰٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تَوْبَتُهُ أَنْ يَقُومَ مِثْلَ مَقَامِهِ فَيُكَذِّبَ نَفْسَهُ.

(۲۱۰۴۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنی تکذیب کرے۔

(٧٦) فِي بيعِ المدبّرِ

مدبر غلام کی بیع کا بیان

(۲۱۰٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالاَ : الْمُدَبَّرُ لاَ يُبَاعُ.

(۲۱۰۴۶) حضرت زید بن ثابت اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچا نہیں جا سکتا۔

(۲۱۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْمُدَبَّرَةُ لاَ يَبِيعُهَا سَيِّدُهَا ، وَلاَ يُزَوِّجُهَا ، وَلاَ يَهَبُهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۴۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کو نہ تو اس کا آقا بیچ سکتا ہے، نہ اس کی شادی کرا سکتا ہے اور نہ اسے ہبہ کر سکتا ہے، اس کا بچہ اسی کے حکم میں ہوگا۔

(۲۱۰۴۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا : أَيَحِلُّ لِي أَنْ أَبِيعَهَا ؟ قَالَ : لاَ قُلْتُ : أُمْهِرُهَا ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۰۴۸) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سوال کیا کہ کیا میرے لئے اسے بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے سوال کیا کہ کیا میں اس کی شادی کرا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۱۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ بِمَنْزِلَةِ الْمَمْلُوكِ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ ، فَإِذَا مَاتَ مَوْلاَهُ عَتَقَ.

(۲۱۰۴۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبر غلام عام غلام کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ اسے بیچا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے، جب اس کا آقا مر جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۱۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُعْتَقِ عَنْ دُبُرٍ إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ صَاحِبَهُ فَقْرٌ شَدِيدٌ.

(۲۱۰۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا درست نہیں، البتہ اگر اس کے مالک کو شدید فقر لاحق ہو جائے تو پھر اسے بیچا جا سکتا ہے۔

(۲۱۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أيوب ، عن محمد ؛ أنه كره بيع المعتق عن دبر إلا من نفسه.

(۲۱۰۵۱) حضرت محمد نے مدبر غلام کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ اگر وہ خود راضی ہو تو درست ہے۔

(۲۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عبد السلام بن حرب ، عن أيوب ، وهشام عن محمد ، قَالَ : لاَ يباع المدبر إلا من نفسه.

(۲۱۰۵۲) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو نہیں بیچا جا سکتا البتہ اگر وہ خود راضی ہو تو بیچ سکتے ہیں۔

(۲۱۰۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَبِيعُهَا إِلاَّ أَنْ يَحْتَاجَ إِلَى ثَمَنِهَا.

(۲۱۰۵۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس کو بیچ نہیں سکتا البتہ اگر اس کی قیمت کی احتیاج ہو تو بیچ سکتا ہے۔

(۲۱۰۵۴) حَدَّثَنَا شريك ، عن سلمة بن كهيل ، عن عطاء ، وأبو الزبير عن جابر ؛ أن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باع مدبرًا. (بخاری ۲۱۴۱۔ نسائی ۶۲۵۰)

(۲۱۰۵۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت فرمایا تھا۔

(۲۱۰۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً دَبَّرَ غُلاَمًا فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ النَّحَّامِ ، غُلاَمًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. (بخاری ۲۲۳۱۔ مسلم ۱۲۸۹)

(۲۱۰۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ابن نحام سے خرید لیا۔ وہ ایک قبطی غلام تھا جس کا انتقال حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے ابتدائی دنوں میں ہوا۔

(۲۱۰۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ.

(۲۱۰۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مدبر کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۷۷) فِي الرَّجلِ يكون له على الرَّجلِ الدّين فيهدِي له ، أيحسِبه مِن دينِهِ ؟

ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر قرض ہو، اگر مقروض قرض خواہ کو کوئی ہدیہ دے تو کیا اسے قرض میں شمار کیا جائے گا؟

(۲۱۰۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُهْدِي لَهُ غَرِيمُهُ فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُهْدِي لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُهْدِي لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ يَصْلُحُ.

(۲۱۰۵۷) حضرت یحییٰ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی مقروض اپنے قرض خواہ کو کوئی چیز ہدیہ میں دے تو کیا وہ اس کے لئے درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر پہلے بھی دیا کرتا تھا تو کوئی حرج نہیں اور اگر پہلے نہیں دیا کرتا تھا تو پھر درست نہیں۔

(۲۱۰۵۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا أَقْرَضْتَ قَرْضًا فَلاَ تُهْدِيَنَّ هَدِيَّةً كُرَاعًا ، وَلاَ رُكُوبَ دَابَّةٍ.

(۲۱۰۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو کوئی قرض دو تو اس سے ہرگز ہدیہ قبول نہ کرو، حتی کہ بکری کے پائے بھی قبول نہ کرو اور قرض خواہ کی سواری پر سوار بھی مت ہو۔

(۲۱۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : قَالَ أُبَيٌّ : إِذْ أَقْرَضْتَ قَرْضًا ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْقَرْضِ يَحْمِلُهُ وَمَعَهُ هَدِيَّةٌ ، فَخُذْ مِنْهُ قَرْضَهُ ، وَرُدَّ عَلَيْهِ هَدِيَّتَهُ.

(۲۱۰۵۹) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو قرض دو اور صاحب قرض تمہارے پاس کوئی ہدیہ لے کر آئے تو اس میں سے اپنے قرضے کے برابر لے لو اور باقی اسے واپس کر دو۔

(۲۱۰۶۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ

فَأَهْدَى إِلَيْهِ لِيُؤَخِّرَ عَنْهُ فَلْيَحْسِبْهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۰) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا کسی پر قرضہ ہواور اس کی طرف کوئی چیز بطور ہدیہ کے پیش کی جائے کہ وہ قرض کی وصولی میں کچھ تاخیر کردے تو اس کو قرض میں سے شمار کرے۔

(٢١٠٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَدْ جَرَى بَيْنَهُمَا قَبْلَ الدَّيْنِ يَدْعُوهُ وَيَدْعُوهُ الآخَرُ وَيُكَافِيهِ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ ، وَلاَ يَحْسِبُهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ان کے درمیان قرض سے پہلے دعوتوں اور ہدایا کا سلسلہ تھا تو کچھ حرج نہیں اور اسے قرض میں سے شمار نہ کرے۔

(٢١٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَا يَتَهَادَيَانِ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۱۰۶۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر قرض سے پہلے بھی ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرتے تھے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢١٠٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ أُبَيًّا كَانَ لَهُ عَلَى عُمَرَ دَيْنٌ فَأَهْدَى إِلَيْهِ هَدِيَّةً فَرَدَّهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا الرِّبَا عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يُرْبِيَ ، وَيُنْسِيءَ.

(۲۱۰۶۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لازم تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف کچھ ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کردیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود تو اس صورت میں ہوتا ہے جب وہ مال کو بڑھا کر واپس کرنا چاہے یا ادائیگی میں تاخیر کرانا چاہے۔

(٢١٠٦٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الْقَرْضَ وَيُهْدِي إِلَيْهِ ، قَالَ : ذَلِكَ الرِّبَا الْعَجْلاَنُ

(۲۱۰۶۴) حضرت زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو قرض دے تو پھر اس سے ہدیہ قبول کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔

(٢١٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، قَالَ : يُقَاصُّهُ.

(۲۱۰۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے اس کا بدلے لے گا۔

(٢١٠٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِ الرَّجُلِ وَلَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِلاَّ أَنْ يَحْسِبَهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۶) حضرت حکم اس بات کو بھی مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کسی ایسے آدمی کے گھر سے کھائیں جس پر ان کا قرضہ ہو، البتہ اگر قرض میں سے شمار کرے تو کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٠٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْن حَيٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ لَكَ

عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَلاَ تُضَيِّفْهُ.

(۲۱۰۶۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے تمہارا قرضہ دینا ہو تو اس کی مہمان نوازی قبول نہ کرو۔

(۲۱۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ذُكِرَ لابْنِ مَسْعُودٍ أن رَجُلاً أَقْرَضَ رَجُلاً دراهم وَاشْتَرَطَ ظَهْرَ فَرَسِهِ ، قَالَ :مَا أَصَابَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۶۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ایک درہم کا قرض دیا اور اس پر شرط عائد کی کہ اس کے گھوڑے پر سواری کرے گا، یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑے پر جتنی سواری کرے گا وہ سب سود ہے۔

(۲۱۰۶۹) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :إذَا كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ دراهم أَسْتَعِيرُ مِنْهُ دَابَّةً ، أَوْ أَطْلُبُ مِنْهُ مَعْرُوفًا ، قَالَ :لاَ بَأْس.

(۲۱۰۶۹) حضرت عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ اگر میں نے کسی آدمی کو کچھ دراہم دے رکھے ہوں تو کیا میں اس سے سواری مانگ سکتا ہوں یا کوئی اور خیر طلب کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :قَضَاء وَحَمْد.

(۲۱۰۷۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ یہ فیصلہ ہے اور قابل تعریف فیصلہ ہے۔

(۷۸) فِي الشِّرَاءِ مِنَ المضطرِّ

مجبور شخص سے کوئی چیز خریدنے کا بیان

(۲۱۰۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ تَبْتَع مِنْ مُضْطَرٍّ شيئًا.

(۲۱۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجبور شخص سے کوئی چیز مت خریدو۔

(۲۱۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُجِيزُ بَيْعَ الضُّغْطَةِ.

(۲۱۰۷۲) حضرت شریح مجبوری کی بیع کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۲۱۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي معقل ، قَالَ :بَيْعُ الْمُضْطَرِّ رِبًا.

(۲۱۰۷۳) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ مجبوری کی بیع سود ہے۔

(۲۱۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :الرَّجُلُ يَعَذَّبُ ، أَشْتَرِي مِنْهُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۱۰۷۴) حضرت ابو ہیثم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک آدمی تکلیف میں مبتلا ہے کیا میں اس سے خرید

سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۱۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَا تَشْتَرِ مِنْ مُضْطَرٍّ شَيْئًا.

(۲۱۰۷۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مجبور شخص سے کوئی چیز نہ خریدو۔

(۲۱۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ.

(۲۱۰۷۶) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ مجبور کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

(۷۹) من كره كلّ قرضٍ جرّ منفعةً

ہر وہ قرض جو کسی نفع کا سبب بنے، نا جائز ہے

(۲۱۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اسلاف فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(۲۱۰۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، سود ہے۔

(۲۱۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۷۹) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(۲۱۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْرَضَ رَجُلٌ رَجُلاً خَمْسَمِئَةِ دِرْ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ ظَهْرَ فَرَسِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا أَصَابَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۸۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو پانچ سو درہم قرض دیا اور اس کے گھوڑے پر سواری کرنے شرط لگائی، جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جتنی سواری کی وہ سب سود ہے

(۲۱۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(۸۰) فِي شِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمرِ

کچی کھجور کو پکی کھجور کے بدلے خریدنا

(۲۱۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَقَالَ الرُّطَبُ مُنْتَفِخٌ ، وَالتَّمْرُ يَابِسٌ.

(۲۱۰۸۱) حضرت سعید بن مسیّب نے کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور کے لینے کو مکروہ قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ کچی کھجور پھولی تی ہے اور پکی خشک ہوتی ہے۔

(۲۱۰۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كان يكره أن يُشْتَرَى الرطب بالتمر اليابس.

(۲۱۰۸۳) حضرت ابراہیم کچی کھجور کے بدلے پکی خشک کھجور کے خریدنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(۲۱۰۸۴) حَدَّثَنَا ابن فضيل ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُشْتَرَى الرُّطَبَ بِالْيَابِسِ.

(۲۱۰۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور نہیں خریدی جاسکتی۔

(۲۱۰۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلاً ، وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلاً.

(مسلم ۱۱۷۱۔ ابو داؤد ۳۳۵۴)

(۲۱۰۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی کھجوروں کی بیع پکی کھجور کے بدلے انگور کی بیع کشمش کے بدلے اور کھیتی کی بیع گندم کے بدلے ماپ کر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ : هُوَ أَقَلُّهُمَا فِي الْمِكْيَالِ ، أَوْ فِي الْقَفِيزِ.

(۲۱۰۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور کی بیع کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں کہ وہ وزن میں ایک رے سے مختلف ہیں۔

(۲۱۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالذُّرَةِ فَكَرِهَهُ ، وقَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ : أَيَنْقُصُ إذَا جَفَّ ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ ، فَكَرِهَهُ. (ترمذی ۱۲۲۵۔ ابن ماجہ ۲۲۶۴)

(۲۱۰۸۷) حضرت زید بن ابی عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد سے سوال کیا کہ بغیر چھلکے والے سفید جو کو مکئی کے بدلے لیا سکتا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا تازہ کھجور کو پکی کھجور کے بدلے بیچا سکتا ہے؟ آپ نے سوال کیا کہ کیا تازہ کھجور خشک ہوجانے کے بعد کم ہوجائے گی؟ لوگوں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے اس رست قرار نہ دیا۔

(۲۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّمْرَ الرُّطَب بالْيَابِسِ مِثْلاً بِمِثْلٍ.

(۲۱۰۸۸) حضرت حکم نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے برابر سرابر دینے کو مکروہ قرار دیا۔

(۸۱) فِي الرّجلِ يعتِق بعض مملوكِهِ

کیا آدمی اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کر سکتا ہے؟

(۲۱۰۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنِ الْحَارِثِ عن إبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ أَ... شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ لَهُ ، وَكَانَ لَهُ كُلُّهُ ، أَوْ بَعْضُهُ ، فَهُوَ عَتِيقٌ كُلُّهُ.

(۲۱۰۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کیا، اس کا کچھ حصہ تھا یا سارا تھا، وہ غ... سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا۔

(۲۱۰۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ ، قَالَ لِجَارِيَتِهِ :فَرْجُكِ حُر... قَالَ :هِيَ حُرَّةٌ ، وَإِذَا عَتَقَ مِنهَا شَيْءٌ فَهِيَ حُرَّةٌ.

(۲۱۰۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی باندی سے کہا کہ تیری شرمگاہ آزاد ہے، تو وہ آزاد ہو جا... گی، اسی طرح اگر اس کے جسم کے کسی ایک حصے کو آزاد کیا تو وہ ساری کی ساری آزاد ہو جائے گی۔

(۲۱۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُمَرَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ :... أَعْتَقْتُ ثُلُثَ عَبْدِي ، فَقَالَ عُمَرُ :هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ ، لَيْسَ لِلهِ شَرِيكٌ.

(۲۱۰۹۱) حضرت خالد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفہ میں تھے، اس آدمی نے... کہ میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ سارے کا سارا آزاد ہو گیا، اللہ کا ک... شریک نہیں ہے۔

(۲۱۰۹۲) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن جابر ، عن عامر ، قَالَ :إذا أعتق بعضه ، فهو حر كله.

(۲۱۰۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو وہ سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا۔

(۲۱۰۹۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ ، قَالَ :يَسْعَى لَهُ... الثُّلُثَيْنِ ، وَلاَ يَضْمَنُ لِبَقِيَّتِهِ.

(۲۱۰۹۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کیا تو وہ دو ثلث کی آزادی کی کوشش کر... ایک ثلث کا ضامن نہ ہوگا۔

(۲۱۰۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ ثُلُثَ غُلاَمٍ لَهُ ، فَر... إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :هُوَ حُرٌّ ، لَيْسَ لله شَرِيكٌ. (ابوداؤد ۳۹۲۹۔ احمد ۵/ ۷۵)

(۲۱۰۹۴) حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیا، یہ معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے...

ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سارے کا سارا آزاد ہے، اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(٢١.٩٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ لِغُلاَمِهِ : نِصْفُكَ حُرٌّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ : الضَّمَانُ حَقٌّ ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَكَانَ مِنْ رَأْيِ الْحَكَمِ أَنْ يُعْتِقَهُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ حَمَّادًا فَقَالَ : يَعْتِقُ نِصْفَهُ وَيَسْعَى فِي النِّصْفِ الْبَاقِي.

(٢١٠٩٥) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ تیرا آدھا حصہ آزاد ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ ضمان حق ہے وہ آزاد ہو جائے گا۔ حضرت حکم کی رائے یہ تھی کہ اسے آزاد کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے نصف کو آزاد کر دے اور باقی کے لیے وہ کوشش کرے گا۔

(٢١.٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : يُعْتِقُ الرَّجُلُ مَا شَاءَ مِنْ غُلاَمِهِ.

(٢١٠٩٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کے جتنے حصے کو چاہے آزاد کر سکتا ہے۔

(٢١.٩٧) حَدَّثَنَا عبدة بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَ من عَبْدِهِ قَلِيلاً ، أَوْ كَثِيرًا ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَإِذَا طَلَّقَ مِنِ امْرَأَتِهِ إِصْبَعًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهِيَ طَالِقٌ.

(٢١٠٩٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنے غلام کو تھوڑا یا زیادہ آزاد کیا تو وہ سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا، اور جب اس نے اپنی بیوی کو ایک انگلی یا اس سے زیادہ طلاق دی تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(٨٢) ما تجوز فِيهِ شهادة النِّساءِ

عورتوں کی گواہی کس چیز میں قابل قبول ہے؟

(٢١.٩٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ تَجُوزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِيمَا لاَ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ غَيْرُهُنَّ مِنْ وِلاَدَاتِ النِّسَاءِ وَعُيُوبِهِنَّ ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا فِي الإِسْتِهْلاَلِ ، وَامْرَأَتَانِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ. (عبدالرزاق ١٥٤٢٧)

(٢١٠٩٨) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جن چیزوں پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ان میں عورتوں کی گواہی درست ہے، جیسے عورتوں کے یہاں بچے کی پیدائش اور عورتوں کے عیوب وغیرہ، نومولود بچے کے سانس لینے کے بارے میں صرف دائی اور اس کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی درست ہوگی۔

(٢١.٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيمَا لاَ تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَاتُ الرِّجَالِ : أَرْبَع نسوة ، وَقَالَ الْحَكَمُ : امْرَأَتَانِ تُجْزِيَانِ.

(۲۱۰۹۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں مردوں کی گواہی درست نہیں ان میں دوعورتوں کی گواہی کافی ہے۔

(۲۱۱۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلَى الاسْتِهْلاَلِ.

(۲۱۱۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نومولود بچے کے سانس لینے کے بارے میں عورتوں کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مِنَ الشَّهَادَاتِ شَهَادَات لاَ يَجُوزُ فِيهَا إِلاَّ شَهَادَاتُ النِّسَاءِ.

(۲۱۱۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بعض گواہیاں ایسی ہیں جن میں صرف عورتوں کی گواہی جاری ہوسکتی ہے۔

(۲۱۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالُوا : تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا لاَ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ.

(۲۱۱۰۲) حضرت ابراہیم، حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جن باتوں پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ان میں صرف ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہے۔

(۲۱۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ أَقَلُّ مِنْ شَهَادَةِ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فِيمَا لاَ تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَةُ الرِّجَالِ.

(۲۱۱۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں مردوں کی گواہی درست نہیں ان میں چار عورتوں سے کم کی گواہی درست نہیں۔

(۲۱۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ قَابِلَةٍ.

(۲۱۱۰۴) حضرت شریح نے دائی کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(۲۱۱۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ قَابِلَةٍ.

(۲۱۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دائی کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(۲۱۱۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَأَبِی حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ قَابِلَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا : وَإِنْ كَانَتْ يَهُودِيَّةً.

(۲۱۱۰۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دائی کی گواہی کافی ہے اور ان میں سے ایک فرماتے ہیں کہ خواہ وہ یہودیہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مِنَ الشَّهَادَةِ شَهَادَةٌ لاَ تَجُوزُ فِيهَا إِلاَّ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ.

(۲۱۱۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بعض گواہیاں ایسی ہیں جن میں صرف عورت کی گواہی جائز ہوسکتی ہے۔

(۸۳۰) فِی الشَّاهِدِينِ يختلِفانِ

اگر دو گواہوں کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۱۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِی الشَّاهِدِينِ يَخْتَلِفَانِ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا عَلَى عِشْرِينَ

وَالآخَرُ عَلَى عَشْرَةٍ ، قَالَ :يُؤْخَذُ بِالْعَشَرَةِ.

(۲۱۱۰۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر دو گواہوں کا اختلاف ہو جائے ،ایک دس کی گواہی دے اور دوسرا بیس کی تو دس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(٢١١٠٩) حَدَّثَنَا شريك ، عن جابر ، عن عامر ، وعن مغيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :مثله.

(۲۱۱۰۹) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢١١١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ :شَهِدَ شَاهِدَانِ عِنْدَ شُرَيْحٍ أَحَدُهُمَا بِأَكْثَرَ وَالآخَرُ بِأَقَلَّ ، فَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الأَقَلِّ.

(۲۱۱۱۰) حضرت عمر بن عبد اللہ بن واثلہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کے پاس دو گواہوں نے گواہی دی، ایک نے زیادہ کی اور دوسرے نے کم کی گواہی دی، حضرت شریح نے کم والی گواہی کو قبول کیا۔

(٢١١١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَلِيحٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ شَاهِدَانِ أَحَدُهُمَا عَلَى أَلْفٍ وَالآخَرُ عَلَى خَمْسِ مِئَةٍ ، فَأَجَازَ شُرَيْحٌ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الخَمْسِ مِئَةٍ.

(۲۱۱۱۱) حضرت عمر بن عبد اللہ بن واثلہ فرماتے ہیں کہ دو گواہوں نے حضرت شریح کے پاس گواہی دی، ایک نے ہزار پر اور دوسرے نے پانچ سو پر، حضرت شریح نے پانچ سو پر دی گئی گواہی کو قبول فرمایا۔

(٢١١١٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَهُ أَوْكَسُهُمَا.

(۲۱۱۱۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کم عدد پر دی گئی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

(٨٤) فِي الحوالةِ ، أله أن يرجع فِيها ؟

کیا حوالہ میں رجوع کی جا سکتی ہے؟

(٢١١١٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ حَوَالَةٍ تَرْجِعُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : أَبِيعُكَ مَا عَلَى فُلاَنٍ وفلان بِكَذَا وَكَذَا ، فَإِذَا بَاعَهُ فَلاَ يَرْجِعُ.

(۲۱۱۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر حوالہ میں رجوع کی جا سکتی ہے، البتہ اگر ایک آدمی دوسرے سے یہ کہے کہ میں تجھ سے اس چیز پر بیع کرتا ہوں جو فلاں اور فلاں کے پاس ہے اور اتنے اور اتنے میں بیع کرتا ہوں، اگر وہ بیع کرلے تو رجوع نہیں کر سکتا۔

(٢١١١٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ ابن أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :لاَ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ إِلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفْلِسَ ، أَوْ يَمُوتَ ، وَلاَ يَدَعُ وفاء ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُوسِرُ مَرَّةً وَيُعْسِرُ مَرَّةً.

(۲۱۱۱۴) حضرت حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں کہ حوالہ میں صاحب حوالہ کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا یہاں تک کہ وہ نادار ہو جائے یا مرجائے اور معاہدہ پورا کرنے کے لئے کوئی سبب نہ چھوڑے، اس لئے کہ آدمی کبھی مالدار اور کبھی نادار ہو جاتا ہے۔

(۲۱۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ فِي الْحَوَالَةِ :يَرْجِعُ ، لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى.

(۲۱۱۱۵) حضرت عثمان رضی اللہ حوالہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حوالہ میں رجوع کیا جاسکتا ہے، مسلمان کے مال کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔

(۲۱۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا احْتَالَ عَلَى مَلِيءٍ ، ثُمَّ أَفْلَسَ بَعْدُ ، فَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ.

(۲۱۱۱٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص نے مالداری کی حالت میں حوالہ کیا اور بعد میں غریب ہوگیا تو وہ مال اس کے لئے جائز ہے۔

(۲۱۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَطَّابٍ الْعُصْفُرِيِّ ، قَالَ :أَحَالَنِي رَجُلٌ عَلَى يَهُودِيٍّ فَلَوَّانِي ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ. ارْجِعْ إِلَى الأَوَّلِ.

(۲۱۱۱۷) حضرت خطاب عصفری کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے کسی یہودی کے پاس رکھوائے موجود مال کا حوالہ کیا اور اس یہودی نے مجھے مال دینے سے انکار کیا اور ٹال مٹول سے کام لیا تو میں نے اس بارے میں حضرت شعبی سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ پہلے سے رجوع کرو۔

(۲۱۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ فَيَتْوَى ، قَالَ :يَرْجِعُ عَلَى الأَوَّلِ.

(۲۱۱۱۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کے پاس مال رکھوائے تو دوسرا اس مال کو ہلاک کردے تو پہلے سے رجوع کیا جائے گا۔

(۲۱۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۱۱۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۱۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :أَشْتَرِي مِنْكَ مَا عَلَى فُلاَنٍ ، وَقَالَ :هُوَ غَرَرٌ.

(۲۱۱۲۰) حضرت شعبی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی یہ کہے کہ میں یہ چیز تجھ سے اس چیز کے عوض خریدتا ہوں جو فلاں کے پاس ہے، حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یہ غرر (غیر موجود چیز میں کیا جانے والا معاملہ) ہے۔

(۲۱۱۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بن معاذ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الْحَوَالَةَ بَرَاءةً إِلاَّ أَنْ يُبْرِءَهُ ، فَإِذَا أَبْرَأَهُ ، فَقَدْ بَرِءَ.

(۲۱۱۲۱) حضرت حسن حوالہ کو براءت نہیں سمجھتے تھے، ہاں البتہ جب صاحب حق واقعی بری کر دے تو بری ہو جائے گا۔

(۸۵) فِي الْمرأةِ تعطِي زوجها

اگر عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز دے تو واپس لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۲۱۱۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنَّ النِّسَاءَ يُعْطِينَ أَزْوَاجَهُنَّ رَغْبَةً وَرَهْبَةً ، فَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْطَتْ زَوْجَهَا شَيْئًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَعْتَصِرَهُ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۱۱۲۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے حکام کے نام ایک خط میں لکھا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو اپنی مرضی سے کوئی چیز دینا چاہیں تو دے سکتی ہیں، اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز دینے کے بعد واپس لینا چاہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔

(۲۱۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَا تَرْجِعُ الْمَرْأَةُ فِي هِبَتِهَا ، وَلَا يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِي هِبَتِهِ.

(۲۱۱۲۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتی اور آدمی بھی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲٤) حَدَّثَنَا وكيع، عن سفيان ، عن منصور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، في الرجل والمرأة ليس لواحد منهما أن يرجع فيما وهب لصاحبه.

(۲۱۱۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کوئی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ.

(۲۱۱۲۵) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کوئی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا إِلَى شُرَيْحٍ فِي شَيْءٍ أَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا) فَقَالَ شُرَيْحٌ :لَوْ طَابَتْ بِهِ نَفْسُهَا لَمْ تُخَاصِمْك.

(۲۱۱۲٦) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند کا جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آئی، اس نے اپنے خاوند کو کوئی چیز دی تھی اب واپس لینا چاہتی تھی، آدمی نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر عورتیں تمہیں اپنے دل کی خوشی سے کوئی چیز دے دیں تو اسے سہولت سے کھالو۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ اگر وہ خوشی سے دیتی تو تجھ سے جھگڑا نہ کرتی۔

(۲۱۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهَا تَرَكَتْهُ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ ، وَلاَ هَوَانٍ.

(۲۱۱۲۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں دو عادل آدمی گواہی دیں کہ عورت نے مرد پر اپنے حق کو بغیر کسی زبردستی اور مجبوری کے چھوڑا ہے۔

(۲۱۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ طَاوُوس ، قَالَ :إِذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا ، ثُمَّ رَجَعَتْ فِيهِ يُرَدُّ إِلَيْهَا.

(۲۱۱۲۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر عورت خاوند کو کوئی چیز ہبہ کر کے اس میں رجوع کرنا چاہے تو وہ چیز اسے واپس کی جائے گی۔

(۲۱۱۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَهِيَ طَيِّبَةُ النَّفْسِ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَقَالَ مَنْصُورٌ :لاَ يُعْجِبُنِي.

(۲۱۱۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو دل کی خوشی سے کوئی چیز دی تو یہ درست ہے، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے تو اچھی نہیں لگتی۔

(۲۱۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَجُوزُ لَهَا مَا أَعْطَاهَا زَوْجُهَا ، وَلاَ يَجُوزُ لَهُ مَا أَعْطَتْهُ.

(۲۱۱۳۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ خاوند جو چیز بیوی کو دے وہ اس کے لئے جائز ہے اور بیوی جو چیز خاوند کو دے وہ اس کے لئے درست نہیں۔

(٨٦) فِي الرَّجُلِ يرهن عِنْد الرَّجُلِ الأرض.

کیا آدمی دوسرے کے پاس زمین رہن رکھوا سکتا ہے؟

(۲۱۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا ارْتَهَنَ الرَّجُلُ الأَرْضَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا شَيْئًا ، فَإِنْ عَمِلَ فيها شيئا حُسِبَ لِصَاحِبِ الأَرْضِ مِنْ رَهْنِهِ مثل أَجْرَ مِثْلِهَا.

(۲۱۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے دوسرے کے پاس کوئی چیز بطور رہن کے رکھوائی تو وہ اس میں کام کاج نہیں کر سکتا، اگر وہ اس میں کوئی کام کرتا ہے تو زمین والے کو اس زمین کا پورا پورا کرایہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲۱۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ رَهَنَ امْرَأَتَهُ أَرْضًا بِصَدَاقِهَا فَأَكَلَتْ مِنَ الْغَلَّةِ ، قَالَ :لاَ تُحْسَبُ عَلَيْهَا.

(۲۱۱۳۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے مہر کے بدلے اپنی بیوی کے پاس اپنی زمین بطور رہن کے رکھوائی اور عورت نے اس کا غلہ کھایا تو یہ اس کے مہر میں سے شمار نہیں کیا جائے گا۔

(٢١١٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ مَمْلُوكَةً لَهَا ابْنٌ فَأَرْضَعَتْ لَهُ ، قَالَ : يُحْسَبُ لَهُ أَجْرُ مِثْلِهَا بِمَا أَرْضَعَتْ.

(۲۱۱۳۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی رہن رکھوائی، اس کا ایک بیٹا تھا جسے اس نے دودھ پلایا، تو اس کے دودھ پلانے کا اجر شمار کیا جائے گا۔

(٢١١٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا انْتَفَعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ قَاصَّهُ بِقَدْرِ ذَلِكَ.

(۲۱۱۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے رہن شدہ چیز سے استفادہ کیا تو اس کا حساب لگایا جائے گا۔

(٢١١٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا ، أَوْ غُلَامًا فَاسْتَغَلَّهُ ، قَالَ : الْغَلَّةُ مِنَ الرَّهْنِ.

(۲۱۱۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کے پاس گھر رہن کے طور پر رکھوایا یا غلام رکھوایا اور اس نے اسے استعمال کیا تو وہ فائدہ رہن میں سے شمار ہوگا۔

(٨٧) فِي الرَّجلِ يقِرّ لِوارِثٍ أو غيرِ وارِثٍ بِدينٍ

اگر کوئی شخص وارث یا غیر وارث کے لئے قرض کا اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟

(٢١١٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ جَازَ.

(۲۱۱۳۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو جائز ہے۔

(٢١١٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْهُ فَقَالَ : أُحَمِّلُهَا إِيَّاهُ ، وَلاَ أَتَحَمَّلُهَا عَنْهُ.

(۲۱۱۳۷) حضرت حسن سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اسے اس پر لازم کرتا ہوں اس سے دور نہیں کرتا۔

(٢١١٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : إِذَا أَقَرَّ فِي مَرَضٍ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ لَمْ يَجُزْ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ ، وَإِذَا أَقَرَّ لِغَيْرِ وَارِثٍ جَازَ.

(۲۱۱۳۸) حضرت حکم، حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر مرض الوفات میں کوئی شخص کسی وارث کے لئے قرض کا اقرار کرے تو گواہی کے بغیر جائز نہیں اور اگر غیر وارث کے لئے کیا تو جائز ہے۔

(۲۱۱۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(۲۱۱۳۹) حضرت ابن اذینہ فرماتے ہیں کہ وارث کے لئے قرضہ کا اقرار جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ الْمَرِيضِ.

(۲۱۱۴۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مریض کا اقرار جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ ، قَالَ :جَائِزٌ.

(۲۱۱۴۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وارث کے لئے قرض کا اقرار جائز ہے۔

(۲۱۱٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ اعْتِرَافَ الرَّجُلِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالدَّيْنِ لِغَيْرِ وَارِثٍ ، وَلاَ يُجِيزُهُ لِوَارِثٍ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۱۱۴۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ موت کے وقت غیر وارث کے لئے قرض کا اقرار جائز ہے لیکن وارث کے لئے بغیر گواہی کے جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِدَيْنٍ فِي مَرَضِهِ فَأَرَى أَنْ يَجُوزَ عَلَيْهِ لأَنَّهُ لَوْ أَقَرَّ بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ جَازَ وَأَصْدَقُ مَا يَكُونُ عِنْدَ مَوْتِهِ.

(۲۱۱۴۳) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض میں قرض کا اقرار کرے تو جائز ہے، کیونکہ اگر حالتِ صحت میں کرتا تو بھی جائز ہوتا اور جب حالتِ مرض میں کر رہا ہے تو بطریقِ اولیٰ جائز ہونا چاہیے۔

(۸۸) فِي الرّجلِ يبيع مِن الرّجلِ الطّعام إلى أجلٍ

نقد ادائیگی کے بعد ایک مقررہ مدت پر غلے کی بیع کرنا

(۲۱۱٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا بِعْتَ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ الأَجَلُ فَلاَ تَأْخُذْ طَعَامًا ، قَالَ :وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو الشَّعْثَاءِ :إِذَا حَلَّ دِينَارُكَ فَخُذْ بِهِ مَا شِئْتَ.

(۲۱۱۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی ایک مقررہ مدت تک غلے کی بیع کرے تو وہ مدت پوری ہو جانے کے بعد خود بخود غلے کو اٹھا نہیں سکتا، حضرت جابر بن زید ابوشعثاء فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے دینار خرچ کر دو تو جو چاہو لے سکتے ہو۔

(۲۱۱٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ تَمْرًا آخُذُ مِنْ ثَمَنِ تَمْرِي تَمْرًا ؟ قَالَ :لاَ تَأْخُذَنَّ طَعَامًا مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ.

(۲۱۱۴۵) حضرت محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میب سے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو کھجوریں بیچیں، کیا میں کھجوروں کی قیمت سے کھجوریں خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، ایسا غلہ نہ لو جسے کیل یا وزن کیا جاتا ہے۔

(٢١١٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا بِعْت طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ مَالُكَ فَخُذْ بِهِ مِنَ الْعُرُوضِ مَا شِئْتَ ، لاَ تَأْخُذْ طَعَامًا إلا طعامك بِعَيْنِهِ.

(۲۱۱۴۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تم نے غلے کو ایک مدت تک کے لئے فروخت کیا، اور تم نے اپنا مال ادا کر دیا تو تم اپنے سامان میں سے جو چاہو لے لو، البتہ اگر غلہ لو تو صرف اپنا غلہ ہی لو۔

(٢١١٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ غَنَمًا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَلُ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ غَنَمًا وَيُقَاصَّهُ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۱۴۷) حضرت ابو سلمہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی دوسرے آدمی کو ایک مدت تک کے لیے ایک ریوڑ فروخت کرے، جب وہ مدت آئے تو وہ ریوڑ کو واپس لے کر بیع کو ختم کرنے کا ارادہ کرے۔

(٢١١٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا الْكُرَّ بِأَرْبَعِينَ نَسأً ، ثُمَّ يَشْتَرِيَ مِنْهُ طَعَامًا ، مِثْلَهُ بِدُونِ الأَرْبَعِينَ.

(۲۱۱۴۸) حضرت حارث اور حضرت حماد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی غلے کا ایک کرّ چالیس میں ادھار پر خریدے اور پھر چالیس کے بغیر اس جیسا غلہ خرید لے۔

(٢١١٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا بِعْتَ بَيْعًا مِمَّا يُكَالُ وَيُوزَنُ إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ أَجَلُكَ فَلاَ تَأْخُذْهما وَخذْ مَا خَالَفَهُمَا.

(۲۱۱۴۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کوئی کیلی یا موزونی چیز جب ایک مدت تک کے لئے بیچو اور جب وہ مدت آ جائے تو ان دونوں کو نہ لو بلکہ ایسی چیز لو جو ان کے مخالف ہو۔

(٢١١٥٠) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ : مَنْ بَاعَ طَعَامًا بِذَهَبٍ إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ الأَجَلُ ، فَلاَ يَأْخُذْ بِهِ تَمْرًا.

(۲۱۱۵۰) حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک مقررہ مدت تک کے لئے سونے کے بدلے غلہ خریدے تو مدت کے آنے پر کھجوریں نہ لے۔

(٢١١٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَأْخُذْ كَيْلاً.

(۲۱۱۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کیل کر کے نہ لو۔

(٢١١٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً بُرًّا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا

حَلَّ الأَجَلُ أَيَأْخُذُ بُرًّا مَكَانَ دَرَاهِمِهِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۱۵۲) حضرت ابراہیم بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو گندم ایک مدت تک کے لئے بیچی، جب مدت آئی تو کیا وہ دراہم کی جگہ گندم لے سکتا ہے، انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۱۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سفيان عن جابر عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ بُرًّا مَكَانَهُ.

(۲۱۱۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دراہم کی جگہ گندم لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ فَلاَ يَجِدُ عِنْدَهُ دَرَاهِمَ ، قَالَ : خُذْ مَا شِئْتَ.

(۲۱۱۵۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ایک مدت تک کے لئے گندم بیچی، جب وہ مدت آئی تو اس کے پاس دراہم نہیں تھے تو وہ جو چاہے لے لے۔

(۲۱۱۵٥) حَدَّثَنَا و كيع ، عن سفيان ، عن حماد ، قَالَ : خذ ما شئت.

(۲۱۱۵۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جو چاہو لے لو۔

(۲۱۱٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذَلِكَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ.

(۲۱۱۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یہ غلہ غلے کے بدلے ہوگا۔

(۲۱۱٥۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ الأَجَلُ ، أَيَأْخُذُ مَتَاعًا ؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي غَرِيمَهُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ ، فَقِيلَ لَهُ : أَيَبِيعُ طَعَامًا وَيَأْخُذُ طَعَامًا ؟ قَالَ : فَإِنِّي لاَ أَقُولُ فِيهِ شَيْئًا.

(۲۱۱۵۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص سامان کو ایک مدت تک کے لئے بیچے اور جب وہ مدت آجائے تو کیا وہ سامان لے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے مقروض کے پاس جاتا ہے اور اس سے یہ لے لیتا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ کیا وہ غلہ بیچ رہا ہے اور غلہ ہی لے رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

(۲۱۱٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي دَيْنِ الْمُتَوَفَّى مِنْ طَعَامٍ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ الطَّعَامَ.

(۲۱۱۵۸) حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو فوت ہو جائے اور اس نے کسی کا غلہ دینا ہو تو غلہ نہیں لیا جائے گا۔

(۸۹) فِي الرجل اشترى دارًا فبناها

ایک آدمی گھر خریدے اوراس کی تعمیر کرے، پھر شفیع یا مستحق نکل آئیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۱۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّارَ فَيَبْنِيهَا ، ثُمَّ يَجِيءُ الشَّفِيعُ ، قَالَ : يَأْخُذُها بِبُنْيَانِهَا ، أَوْ بقيمتها ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يَقْلَعُ بِنَائَهَا وَيَأْخُذُهَا.

(۲۱۱۵۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی گھر خریدنے کے بعد اس کی تعمیر کرے پھر شفعہ کرنے والا آجائے تو وہ یا تو اس کی عمارت کے ساتھ لے گا یا اس کی قیمت ادا کرے گا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس کی عمارت کو گرا کر وہ لے سکتا ہے۔

(۲۱۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى دَارًا فَبَنَاهَا ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّهَا ، فَكَتَبَ أَنْ تُقَوَّمَ الْعَرْصَةُ وَيُقَوَّمَ الْبِنَاءُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْبِنَاءَ بِقِيمَتِهِ ، وَإِنْ أَبَى سَلَّمَ الْعَرْصَةَ بِقِيمَتِهَا.

(۲۱۱۶۰) حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے گھر خرید کر اسے تعمیر کیا، پھر ایک آدمی اس میں مستحق نکل آیا تو زمین اور عمارت کی قیمت لگوائی جائے گی، اگر وہ چاہے تو عمارت کی قیمت ادا کر کے لے لے، اور اگر انکار کرے تو زمین کو اس کی قیمت کے ساتھ گاہک کے حوالے کر دے۔

(۲۱۱۶۱) قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : يَقْلَعُ بِنَائَهُ.

(۲۱۱۶۱) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اس کی عمارت گرائی جائے گی۔

(۹۰) فِي الرّجلِ يتزوّج المرأة على الدّارِ

مکان کو مہر بنا کر شادی کرنے کا حکم

(۲۱۱۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابن عِكْرِمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى دَارٍ ، فَطَلَبَ شَفِيعُ الدَّارِ الدَّارَ ، قَالَ : يَأْخُذُهَا بِصَدَاقِ مِثْلِ الْمَرْأَةِ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ : لَسْتُ أَرَى ذَلِكَ وَلَكِنْ يَأْخُذُهَا الشَّفِيعُ بِالْقِيمَةِ.

(۲۱۱۶۲) حضرت حارث عکلی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے ایک مکان کے عوض شادی کرے پھر مکان کا شفیع مکان کو طلب کرے تو عورت کو اس کا مہر مثلی ملے گا، ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ نہیں البتہ شفیع اس کی قیمت لے سکتا ہے۔

(۲۱۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي صَدَاقٍ شُفْعَةٌ.

(۲۱۱۶۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مہر میں شفعہ نہیں ہو سکتا۔

(۲۱۱۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدِّثْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي صَدَاقٍ شُفْعَةٌ.

(۲۱۱۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مہر میں شفعہ نہیں ہوسکتا۔

(٢١١٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى الدَّارِ ، قَالَ :يَأْخُذُهَا الشَّفِيعُ بِقِيمَةِ الدَّارِ.

(۲۱۱۶۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی مکان کے عوض عورت سے نکاح کیا تو شفیع مکان کی قیمت لے سکتا ہے۔

(٩١) فِي الرَّجلِ يكون له على الرَّجلِ الدَّين فلا يدرِي أين هو ؟

اگر ایک آدمی نے کسی کا قرضہ دینا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو کیا حکم ہے؟

(٢١١٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذا كَانَ عَلَيْكَ دَيْنٌ لِرَجُلٍ فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ وَأَيْنَ وَارِثُهُ ؟ فَتَصَدَّقْ بِهِ عَنْهُ ، فَإِنْ جَاءَ فَخَيِّرْهُ.

(۲۱۱۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تم پر کسی آدمی کا قرضہ ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے یا اس کے ورثاء کہاں ہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردو، اس کے بعد اگر وہ آجائے تو اسے اختیار دے دو۔

(٢١١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لاَ يَعْرِفُ صَاحِبَ الدَّيْنِ ، فَأَمَرَ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ بِذَلِكَ الدَّيْنِ.

(۲۱۱۶۷) حضرت عبداللہ بن حنش فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہلاک ہوگیا اور اس پر قرضہ تھا، قرضہ دینے والا کو علم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ قرضے کے برابر رقم اس کی طرف سے صدقہ کردے۔

(٢١١٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَلَمْ يَدْرِ أين وَارِثُهُ فَلْيَجْعَلْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَلَمْ يَدْرِ أين وَارِثُهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ عَنْهُ.

(۲۱۱۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کوئی مرجائے اور اس پر قرضہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس کے ورثہ کہاں ہیں تو وہ قرضہ اللہ کے راستے میں خرچ کردیا جائے اور اگر وہ مسلمان ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس کے ورثاء کہاں ہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردیا جائے۔

(٢١١٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بن شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ جَارِيَةً بِسَبْعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَغَابَ صَاحِبُهَا فَعَرَّفَهَا سَنَةً ، أَوْ قَالَ :حَوْلاً ، ثُمَّ خَرَجَ إلَى الْمَسْجِدِ ، وَجَعَلَ يَتَصَدَّقُ وَيَقُولُ :اللَّهُمَّ فَلَهُ فَإِنْ أَتى فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِاللُّقَطَةِ ، أَوْ بِالضَّالَّةِ.

(۲۱۱۶۹) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سات سو درہم میں ایک باندی خریدی، ابھی رقم کی ادائیگی نہیں

ہوئی تھی کہ باندی کا مالک غائب ہوگیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک سال تک اس کا اعلان کراتے رہے، پھر وہ مسجد گئے اور اس کی قیمت صدقہ کرنا شروع کی، ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ! یہ اس کی طرف سے ہے، اگر وہ آگیا تو میری طرف اور مجھ پر لازم ہوگا، پھر فرمایا کہ ہر گری پڑی یا گمشدہ چیز کے ساتھ یونہی کیا کرو۔

(۹۲) فِي الرَّجلِ يشترِي الجارِيةَ مِن الخُمُسِ

خمس سے باندی خریدنے کا بیان

(۲۱۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْت جَارِيَةً مِنْ خُمُسٍ قُسِمَ ، فَوَجَدْتُ مَعَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا ، فَأَتَيْتُ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمَن بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقَالَ : هِيَ لَكَ.

(۲۱۱۷۰) حضرت محمد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے خمس میں سے ایک باندی خریدی، میں نے اس باندی کے پاس پندرہ دینار پائے، میں وہ لے کر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہارے ہیں۔

(۲۱۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى سَبِيَّةً مِنَ الْمَغْنَمِ فَوَجَدَ مَعَهَا فِضَّةً ، قَالَ : يَرُدُّهَا.

(۲۱۱۷۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مال غنیمت میں سے کوئی باندی خریدے اور پھر اس کے پاس اسے چاندی ملے تو اسے واپس کر دے۔

(۲۱۱۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى أَمَةً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الْفَيْءِ ، فَأَتَتْهُ بِحَلْيٍ كَانَ مَعَهَا ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۱۱۷۲) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگ قادسیہ میں مال غنیمت میں حاصل ہونے والی ایک باندی خریدی، اس باندی پر کچھ زیور تھا، وہ آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ زیور کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں جمع کرا دو۔

(۹۳) فِي الرَّجلِ تكون عليهِ رقبة

اگر کوئی شخص آزاد کرنے کی نیت سے غلام خریدے تو کیا طریقہ ہے؟

(۲۱۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ جَسْرِ عَنَزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ : الرَّجُلُ مِنَّا يُرِيدُ أَنْ يُعْتِقَ الْمُعْتَقَ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَيْت مُعْتَقًا تُرِيدُ أَنْ تُعْتِقَهُ فَلاَ تَشْتَرِطْ لأَهْلِهِ الْعِتْقَ ، فَإِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ ، وَلَكِنِ اشْتَرِهِ سَاكِتًا ، فَإِنْ شِئْتَ أَمْسَكْتَ ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْتَقْتَ.

(۲۱۱۷۳) حضرت ابوعبداللہ جسری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معقل بن یسار سے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی غلام کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہتا ہے تو وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی غلام کو آزاد کرنے کی نیت سے خریدو تو اس کے مالک سے آزادی کا تذکرہ کر کے نہ خریدو، بلکہ خاموشی سے خریدو پھر اگر چاہو تو روک لو اور اگر چاہو تو اسے آزاد کردو۔

(۲۱۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :حدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيُّوبَ فَقَالَ :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَامَّةٍ.

(۲۱۱۷۴) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مذکورہ حدیث کا ذکر حضرت ایوب سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ معاملہ مکمل نہیں ہے۔

(۲۱۱۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ فَاشْتَرَاهَا وَاشْتُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهَا ، قَالَ :فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :لَيْسَتْ بِتَامَّةٍ.

(۲۱۱۷۵) حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک آدمی پر غلام کا آزاد کرنا لازم تھا، اس نے غلام خریدا اور خریدتے ہوئے اس پر آزاد کرنے کی شرط لگائی گئی تو یہ مکروہ ہے اور یہ معاملہ مکمل نہیں ہے۔

(۲۱۱۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِذَا اشْتَرَاهَا وَاشْتَرَطَ عِتْقَهَا :كَانَا لاَ يَرَيَانِهَا سَلِيمَةً.

(۲۱۱۷۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کسی غلام کو خریدا اور اس کو آزاد کرنا بیع کی شرط میں شامل تھا تو یہ معاملہ سلیمہ نہیں ہے۔

(۲۱۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ الرَّقَبَةُ الْوَاجِبَةُ فَيَشْتَرِيهَا :فَلاَ يَشْتَرِطُ أَنَّهُ يَشْتَرِيهَا لِلْعِتْقِ.

(۲۱۱۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی پر غلام کا آزاد کرنا واجب تھا، پھر اس نے غلام خریدا تو خریدتے ہوئے آزاد کرنے کی شرط نہیں لگائے گا۔

(۲۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَائِدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَشْتَرِطُ مَوْلاَهَا عِتْقَهَا ، قَالَ :الأَجْرُ لِمَوْلاَهَا الَّذِي اشْتَرَطَ.

(۲۱۱۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص باندی خریدے اور اس کے آقا کے ساتھ اس کو آزاد کرنے کی شرط طے کرے تو اس کی آزادی کا ثواب اس کے آقا کو ملے گا۔

(٩٤) فِي القومِ يشترِكون فِي العِدلِ

اگر کچھ لوگ اونٹ پر لدے کسی سامان تجارت میں شریک ہوں تو اس کی فروخت کا طریقہ

(۲۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْقَوْمِ يَشْتَرِكُونَ فِي الْعِدْلِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ

بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَبْلَ أَنْ يَقْتَسِمُوا.

(۲۱۱۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ اونٹ پر لدے کسی سامان تجارت میں شریک ہوں تو اس کی فروخت ان میں سے ایک آدمی تقسیم سے پہلے کر سکتا ہے۔

(۲۱۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ مَتَاعٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَبِيعُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقَاسِمَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۱۸۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر ایک سامان میں دو آدمی شریک ہوں تو کیا ان میں سے ایک آدمی اپنی حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۱۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ.

(۲۱۱۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں شریک اپنا اپنا سامان نکال لیں۔

(۲۱۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ.

(۲۱۱۸۲) حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی سامان کو تقسیم سے پہلے فروخت کردے۔

(۲۱۱۸۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ مَا يَقْدِرُ عَلَى قِسْمَتِهِ حَتَّى يَقْسِمَ ، فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ لاَ يَقْدِرُ عَلَى قِسْمَتِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۱۸۳) حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایسی چیز کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے جس میں تقسیم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہو، اور جس میں تقسیم کا اندازہ نہ لگایا جاسکتا ہو اسے تقسیم سے پہلے فروخت کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۱۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الشَّرِيكُ مِنْ شَرِيكِهِ مَا لَمْ يُقَاسِمْهُ خَلاَ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۱۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تقسیم سے پہلے سامان میں ایک شریک اپنا حصہ فروخت کردے، البتہ کیلی اور موزونی چیزوں میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۹۵) فِي شِرَاءِ أَرْضِ الخراجِ

خراجی زمین کو خریدنے کا بیان

(۲۱۱۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى أَرْضَ خَرَاجٍ.

(۲۱۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خراجی زمین کو خریدا۔

(٢١١٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِمِثْلِهِ.

(٢١١٨٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خراجی زمین کو خریدا۔

(٢١١٨٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِ مِنْ أَرْضِ السَّوَ
شَيْئًا إلاَّ مِنْ أَهْلِ بَانِقْيَاء وَأَهْلِ الْحِيرَةِ وَأَهْلِ أُلَّيْسٍ.

(٢١١٨٧) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ مضافاتی علاقوں میں اہل بانقیاء، اہل حیرہ اور اہل الیس کے علاوہ کوئی جگہ نہ خریدو۔

(٢١١٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُشْتَرَى مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ أَرْض
الْجِزْيَةِ.

(٢١١٨٨) حضرت حسن اور حضرت محمد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ سلطان سے جزیہ والی زمین خریدی جائے۔

(٢١١٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : لَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَشْتَرُوا مِنْ عَقَارِ أَهْ
الذِّمَّةِ ، وَلاَ مِنْ بِلاَدِهِمْ شَيْئًا.

(٢١١٨٩) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حکم نامے میں تحریر فرمایا کہ ذمیوں کی زمین اوران کے علاقوں سے
کچھ نہ خریدو۔

(٢١١٩٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نُعَيْمُ بْنُ سَلاَمَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِ
دَفَعَ إلَى رَجُلٍ أَرْضًا يُؤَدِّي عَنْهَا الْجِزْيَةَ.

(٢١١٩٠) حضرت نعیم بن سلامہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو زمین دی جس کا جزیہ دیا جاتا تھا۔

(٢١١٩١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حبابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجَاء ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتْ لَ
أَرْضٌ يُؤَدُّونَ عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(٢١١٩١) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کی کچھ زمین تھی جس کا وہ خراج ادا کرتے تھے۔

(٢١١٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ، عَنْ شِرَاءِ أَرْ
الْخَرَاجِ بِمَائِهَا ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَجْعَلُوا فِي أَعْنَاقِكُمْ صَغَارًا بَعْدَ
أَنْقَذَكُمَ اللَّهُ مِنْهُ.

(٢١١٩٢) حضرت ابان بن صمعہ کہتے ہیں کہ میں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے سوال کیا کہ کیا خراجی زمین کو اس کے چشموں کے سا
خریدا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ تم اپنی گردنوں میں ذلت کا طوق ڈالو جبکہ اللہ تمہیں اس
نجات دے چکا ہے۔

(٢١١٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَه عَنْ شِ

أَرْضِ الْخَرَاجِ ، أَوْ شَيْءٍ هَذَا مَعْنَاهُ ، فَقَالَ : تُخْرِجُ الصَّغَارَ مِنْ عُنُقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي عُنُقِكَ.

(۲۱۱۹۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خراجی زمین کو خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ذلت کو اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈالنا چاہتا ہے؟

(۲۱۱۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَكْرَهُ شِرَاءَ أَرْضِ الْجِزْيَةِ.

(۲۱۱۹۴) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جزیہ والی زمین کے خریدنے کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۱۱۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ : عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعُقَيْلِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرُوا مِنْ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ شَيْئًا فَإِنَّهُمْ أَهْلُ خَرَاجٍ ، يَبِيعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلاَ مِنْ أَرْضِهِمْ. (عبدالرزاق ۱۹۳۹۰)

(۲۱۱۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کے غلاموں کو نہ خریدو، کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ایک دوسرے کو بیچتے ہیں اور ان کی زمینیں بھی نہ خریدو۔

(۲۱۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُشْتَرَى مِنْ أَرْض الخراج شَيْء وَيَقُولُ : عَلَيْهَا خَرَاجُ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۱۱۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ خراجی زمینوں کے خریدنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان زمینوں پر مسلمانوں کا خراج لازم ہے۔

(۲۱۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ شِرَاءَ أَرْضِ السَّوَادِ.

(۲۱۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذمیوں سے کسی چیز کے خریدنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الْخَرَاجِ فَقَالَ : لاَ تَبِعْهَا ، وَلاَ تَشْتَرِهَا.

(۲۱۱۹۸) حضرت عبدالرحمٰن بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے خراجی زمینوں کو خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں نہ بیچو اور نہ ہی خریدو۔

(۲۱۱۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ أَرْضِ الْجِزْيَةِ.

(۲۱۱۹۹) حضرت مجاہد نے جزیہ والی زمین کے خریدنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٦) الرّجل يشتري الشّيء فيجد بِهِ العيب

ایک آدمی کوئی چیز خریدے اور پھر اس میں عیب نظر آئے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۲۰۰) حَدَّثَنَا أبو بكر بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَسْتَحْلِفُ عَلَى الدَّاءِ الَّذِي لاَ

يُرَى عَلَى عِلْمِهِ ، وَعَلَى الظَّاهِرِ البتة.

(۲۱۲۰۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اس بیماری پر قسم دلوایا کرتے تھے جو نظر نہیں آسکتی، اس کے علم پر اور ظاہر پر۔

(۲۱۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِي عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ عُثْمَانُ فَقَالَ : بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ : أَتَحْلِفُ لَهُ : لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ عَيْبٌ تَعْلَمُهُ.

(۲۱۲۰۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کا ایک غلام فروخت کیا، پھر مشتری کو اس میں عیب نظر آ تو وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے براءت کے ساتھ بیچا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی قسم کھاتے ہو کہ تم نے اسے بیچا تھا تو اس وقت تمہیں اس میں کسی عیب کا علم نہیں تھا۔

(۲۱۲۰۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، أَوِ السِّلْعَةَ فَيَجِدُ بِهِ الْعَيْبَ ، قَالَ : يَلْتَمِسُ الْمُبْتَاعُ الْبَيِّنَةَ ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، فَإِنْ وَجَدَ وَإِلاَّ اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ عَلَى عِلْمِهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ.

(۲۱۲۰۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدے اور پھر اس میں عیب پائے تو خریدار کو اس بات پر گواہی کی ضرورت ہوگی کہ یہ عیب بائع کے پاس ہی تھا، اگر گواہی مل جائے تو ٹھیک ورنہ بائع سے قسم لی جائے گی کہ اسے اس عیب کا علم نہ تھا حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ علم کی قسم لی جائے گی۔

(۲۱۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَبِهَا بَرَصٌ وَلَيْسَ لَهُ شُهُودٌ قَالَ : يَحْلِفُ الْبَائِعُ بِاللَّهِ : مَا بَاعَهَا وَبِهَا بَرَصٌ.

(۲۱۲۰۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے باندی خریدی اور پھر دیکھا کہ اس میں چیچک کی بیماری تھی اور خریدار کے پاس گواہ بھی نہیں تھے تو بائع سے قسم لی جائے گی کہ جب اس نے بیچا تو چیچک نہیں تھی۔

(۲۱۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَا يَدْفَعُ عَنْ حَقٍّ يَعْلَمُهُ لَهُ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ فِي الْيَمِينِ الْمُرْسَلَةِ : إِنَّمَا إِثْمُهُ وَبِرُّهُ عَلَى مَا تَعَمَّدَ.

(۲۱۲۰۴) حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن اس بات پر قسم لیا کرتے تھے کہ بائع نے جب اس چیز کو حوالے کیا تو اس کے عیب کا اسے علم نہیں تھا، حضرت شعبی یمین مرسلہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا گناہ اس پر ہے جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔

(۲۱۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدِينِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً بَا

رَجُلاً سِلْعَةً ، فَادَّعَى الْمُشْتَرِى عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِى :احْلِفْ بِاللَّهِ :مَا بِعْتَنِى عيبًا، فَقَالَ :الْبَائِعُ :أَحْلِفُ بِاللَّهِ :لَقَدْ بِعْتُكَ وَمَا أَعْلَمُ بِهَا عَيْبًا ، قَالَ :فَقَالَ :عُثْمَانُ :أَنْصَفَكَ الرَّجُلُ.

(۲۱۲۰۵) حضرت عطاء مدینی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کچھ سامان بیچا، پھر مشتری نے عیب کا دعویٰ کر دیا، اور وہ یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، مشتری نے کہا کہ اللہ کی قسم کھاؤ کہ جب تم نے مجھے بیچا تھا تو اس میں کوئی عیب نہیں تھا، بائع نے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ جب میں نے تمہیں یہ چیز بیچی تھی تو مجھے اس میں کسی عیب کا علم نہیں تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی نے تم سے انصاف کیا۔

(۲۱۲۰۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ أَرْضٍ بَيْضَاءَ اشْتَرَيْتُهَا مِمَّنْ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا لأَبْنِىَ فِيهَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ ، قَالَ :فَقُلْت :يُؤَدَّى عَنْهَا الْخَرَاجَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : أُقِرُّ بِالصَّغَارِ ، قَالَ :إِنَّمَا ذَلِكَ فِى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۱۲۰۶) حضرت زبیر بن جنادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سوال کیا کہ کیا میں خراج والی بنجر زمین کو کھیتی باڑی کے لئے خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا کہ کیا اس کا خراج ادا کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا کہ میں چھوٹوں کے لئے اقرار کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ یہ بات مردوں کے سروں میں ہوتی ہے۔

(٩٧) فِى بيعِ المحفّلاتِ

بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھر کر انہیں فروخت کرنا درست نہیں

(۲۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ لِى عَبْدُ اللهِ :إِيَّاكُمْ وَبَيْعَ الْمُحَفَّلاَتِ فَإِنَّهَا خِلاَبَةٌ ، وَلاَ تَحِلُّ الْخِلاَبَةُ لِمُسْلِمٍ.

(۲۱۲۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھر کر انہیں فروخت کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ دھوکہ ہے اور دھوکہ کسی مسلمان کے لئے درست نہیں۔

(۲۱۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِى حَازِمٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :التَّصْرِيَةُ خِلاَبَةٌ.

(۲۱۲۰۸) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ بکریوں کے تھنوں کو بھر کر انہیں فروخت کرنا دھوکا ہے۔

(۲۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَفِّلُوا. (ترمذی ۱۲۶۸۔ احمد ۱/ ۲۵۶)

(۲۱۲۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر کے باہر سے آنے والے تجارتی قافلے کو شہر کے باہر جا کر نہ ملو اور جانوروں کے تھنوں کو دودھ سے بھر کر فروخت نہ کرو۔

(٢١٢١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ اللِّقْحَةَ ، أَوِ الشَّاةَ فَلاَ يُحَفِّلْهَا.

(احمد ۲/ ۴۸۱۔ ابن ماجه ۲۲۴۱

(۲۱۲۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اونٹنی یا بکری کو بیچو تو اس کے تھنوں میں دودھ روک کر مت بیچو۔

(٢١٢١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ، قَالَ :بَيْعُ الْمُحَفَّلاَتِ خِلاَبَةٌ ، وَلاَ تَحِلُّ الْخِلاَبَةُ لِمُسْلِمٍ.

(۲۱۲۱۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صادق ومصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جانوروں کے تھنوں میں دودھ روک کر اسے فروخت کرنا دھوکا ہے اور دھوکہ دینا مسلمان کے لئے حلال نہیں۔

(۹۸) فِي شِرَاءِ الغلامِ وبيعِهِ

بچے کی خرید وفروخت کا حکم

(٢١٢١٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ عِتْقُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ بَيْعُهُ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ.

(۲۱۲۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا اور غلام کو آزاد کرنا درست نہیں۔

(٢١٢١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ شِرَاءُ الْغُلاَمِ ، وَلاَ بَيْعُهُ إِلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهِ.

(۲۱۲۱۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ بچہ ولی کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

(٢١٢١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :يَجُوزُ بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ ؟ قَالَ :إِذَا جَازَ بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ جَازَتْ عَتَاقَتُهُ.

(۲۱۲۱۴) حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا کہ کیا بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس کے خرید وفروخت کرنے کو درست سمجھتے ہو تو اس کے آزاد کرنے کو بھی درست سمجھو۔

(٢١٢١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ.

(۲۱۲۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا درست نہیں۔

(۹۹) فِي الرّجلينِ يختصِمانِ فيدّعِي أحدهما على الآخرِ الشّيء على من تكون اليمِين؟

اگر دو آدمیوں کا جھگڑا ہو، ایک دوسرے پر کسی چیز کے حق کا دعویٰ کرے تو قسم کس پر ہوگی؟

(۲۱۲۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى حَتَّى بَلَغَ الثَّنِيَّةَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ، وَلَا ظَنِينٍ، وَإِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(ابو داؤد ۳۹۶۔ عبدالرزاق ۱۵۳۶۵)

(۲۱۲۱۶) حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا اور اس نے اعلان کیا کہ فریق مخالف اور گمان رکھنے والے کی گواہ درست نہیں، قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(۲۱۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى، أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ.

(۲۱۲۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط میں لکھا کہ قسم انکار کرنے والے پر ہے۔

(۲۱۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ، أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۱۲۱۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ سنت یہ رہی ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(۲۱۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ أَبِي الأَشْرَسِ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا بَاعَنِي جَارِيَةً مُلْتَوِيَةَ الْعُنُقِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ أَنَّهُ بَاعَكَ دَاءً، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ: مَا بَاعَكَ دَاءً.

(۲۱۲۱۹) حضرت شریح کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایک باندی بیچی ہے جس کی گردن میں مرض ہے، حضرت شریح نے اس سے فرمایا کہ تم پر گواہی لازم ہے کہ اس نے تمہاری باندی بیماری کی حالت میں بیچی تھی، بصورتِ دیگر وہ قسم کھائے گا کہ اس نے بیماری کے ساتھ تمہیں باندی نہیں بیچی۔

(۲۱۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، وابن شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: احْلِفْ أَنَّكَ لَمْ تَبِعْهُ دَاءً.

(۲۱۲۲۰) حضرت شعبی نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ تم نے اسے بیماری کے ساتھ اپنی باندی نہیں بیچی۔

(۲۱۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ. (بخاری ۲۵۱۴۔ مسلم ۱۳۳۶)

(۲۱۲۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ پر قسم کو لازم قرار دیا۔

(۲۱۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمَطْلُوبِ. (بیهقی ۱۰۔ دار قطنی ۲۱۹)

(۲۱۲۲۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلوب پر قسم کولازم قرار دیا۔

(۲۱۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، قَالَ الأَشْعَثُ : فِيَّ وَاللَّهِ نَزَلَتْ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي ، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ فَقُلْتُ : لاَ ، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ : احْلِفْ ، فَقُلْتُ : إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾. (بخاری ۲۴۱۶۔ مسلم ۲۲۱)

(۲۱۲۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے یمین پر قسم کھائی اور کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لئے اس میں جھوٹ بولا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا، میں یہ مقدمہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے میں نے کہا نہیں، آپ نے یہودی سے کہا کہ قسم کھاؤ، میں نے کہا کہ اس طرح تو یہ میرا مال لے جائے گا! اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

(۱۰۰) فِي أَجرِ المعلِّمِ

معلّم کے اجرت لینے کا بیان

(۲۱۲۲٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَنِ الْمُعَلِّمِ يُعَلِّمُ وَيَأْخُذُ أَجْرًا ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۲۲۴) حضرت خالد الحذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا معلم تعلیم دے کر اُس پر اجرت لے سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ اجرت لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّمَ الْمُعَلِّمُ ، وَلاَ يُشَارِطَ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَهُ.

(۲۱۲۲۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ معلم تعلیم دے اور (اجرت) کی شرط نہ لگائے اگر اُس کو کچھ دے دیا جائے تو اُس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۲٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ ،

وَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ.

(۲۱۲۲۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معلم شرط نہ لگائے اور اگر اُس کو کچھ دیا جائے تو اُس کو قبول کر لینا چاہئے۔

(٢١٢٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الْمُعَلِّمُ مَا أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ شَرْطِهِ.

(۲۱۲۲۷) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ معلم کے اجرت لینے پر کوئی حرج نہیں سمجھتے اگر اُس نے اس کی شرط نہ لگائی ہو۔

(٢١٢٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ ثَلاَثَةُ مُعَلِّمِينَ يُعَلِّمُونَ الصِّبْيَانَ ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَرْزُقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ كُلَّ شَهْرٍ.

(۲۱۲۲۸) حضرت وضین بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں تین معلمین بچوں کو تعلیم دینے پر مأمور تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک معلم کو ماہانہ پندرہ (درہم یا دینار) وظیفہ دیا کرتے تھے۔

(٢١٢٢٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُشَارِطَ الْمُعَلِّمُ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ.

(۲۱۲۲۹) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ معلم تعلیم قرآن پر اجرت لینے کی شرط لگائے۔

(٢١٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يُشَارِطَ.

(۲۱۲۳۰) حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ معلم کے لئے اجرت کی شرط لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢١٢٣١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْكِتَابَةِ أَجْرًا ، وَكَرِهَ الشَّرْطَ.

(۲۱۲۳۱) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معلم اگر کتابت پر کچھ اجرت لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٢٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعَلِّمَ بِشَرْطٍ.

(۲۱۲۳۲) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ معلم کے اجرت کی شرط لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٢٣٣) حَدَّثَنَا يزيد بن هارون، قَالَ :أَخْبَرَنَا شعبة، عن الحكم، قَالَ :ماعلمت أن أحدا كرهه. يعني :أجر المعلم.

(۲۱۲۳۳) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ کسی نے بھی معلم کے اجر لینے کو ناپسند کیا ہو۔

(٢١٢٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ :إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَأْجُرَهُ اللَّهُ، يُؤَدِّبُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمْ.

(۲۱۲۳۴) حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید قوی ہے کہ اللہ پاک اُس کو ضرور اجر عطاء فرمائے گا، وہ بچوں کو تعلیم اور ادب سکھائے۔

(٢١٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَائِذٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُعَلِّمُ لاَ يُشَارِطُ ، فَإِنْ أُهْدِيَ لَهُ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ.

(۲۱۲۳۵) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معلم شرط تو نہ لگائے، ہاں اگر اُس کو کچھ ہدیہ دیا جائے تو اس کو قبول کر لینا چاہیئے۔

(۲۱۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ مُعَلِّمٌ عِنْدَهُ مِنْ أَبْنَاءِ أُولَئِكَ الضِّخَامِ ، قَالَ : فَكَانُوا يَعْرِفُونَ حَقَّهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ.

(۲۱۲۳٦) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک معلم تھے اُس کے پاس اُس بڑے آدمی (سخی) کے بچے بھی پڑھتے تھے۔ وہ نیروز اور مہرجان میں اُس معلم کے حق کو سمجھتے تھے۔

(۱۰۱) من كره أجر المعلّم

جو حضرات معلّم کے اجرت لینے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ ، فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ : لَيْسَتْ بِمَالٍ ، وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، لآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلأَسْأَلَنَّهُ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ ، وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا.

(ابو داؤد ۳۴۰۹۔ احمد ۵/ ۳۱۵)

(۲۱۲۳۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدرسہ صفہ کے کچھ طلبہ کو میں نے کتابت اور قرآن پاک کی تعلیم دی، ان میں سے ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دی، پس میں نے یہ کہتے ہوئے قبول کر لیا کہ یہ مال نہیں ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے وقت دشمن پر تیر برساؤں گا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق پوچھوں گا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دی ہے، کیونکہ میں نے اُس کو کتابت اور قرآن کریم کی تعلیم دی تھی اور مال نہیں ہے اس کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہتا ہے کہ کل قیامت کے دن یہ آگ کا طوق بنا کر تیرے گلے میں ڈالا جائے تو اُس کو قبول کر لے۔

(۲۱۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : يُكْرَهُ أَرْشُ الْمُعَلِّمِ ، فَإِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ وَيَرَوْنَهُ شَدِيدًا

(۲۱۲۳۸) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معلم کے اجرت لینے کو ناپسند کیا گیا ہے، بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو ناپسند کرتے تھے اور اِس کو سخت (گناہ، وبال) سمجھتے تھے۔

۲۱۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ أَبُو سَعْدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُعَلِّمُ رَجُلاً مَكْفُوفًا ، فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ غَدَّاهُ ، قَالَ : فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنْ شَيْئًا يُتْحِفُكَ بِهِ فَلاَ خَيْرَ فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ طَعَامِهِ وَطَعَامِ أَهْلِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(ابن ماجه ۲۱۵۸۔ بیهقی ۱۲۶)

(۲۱۲۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو تعلیم دی، اُس کے بعد جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہ سا پیدا ہوا، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چیز تجھے تحفہ (اجرت) میں دیتا ہے تو تیرے لیے اس میں کوئی خیر نہیں ہے، اور اگر اپنے اور اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے ہے تو پھر اُس کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْخُذُوا عَلَى الْغِلْمَانِ فِي الْكُتَّابِ أَجْرًا.

(۲۱۲۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بچوں کو کتابت سکھا کر اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۰۲) من كره إذا أسلم السّلم أن يصرفه فِي غيرِهِ

جوحضرات اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ بیع سلم میں جب ثمن سپرد کردیا جائے تو اُس کو کسی اور کام میں خرچ کردے

(۲۱۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمْتَ فِي طَعَامٍ فَلاَ تَأْخُذَنَّ مَكَانَهُ طَعَامًا غَيْرَهُ ، وَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مَكَانَهُ عَلَفًا فَخُذْ إِنْ شِئْتَ.

(۲۱۲۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کھانے کی چیز میں بیع سلم کرلے تو ہرگز اس کی جگہ دوسرا کھانا نہ لے۔ اگر تو اس کی جگہ چارہ لینا چاہے تو چارہ لے لے۔

(۲۱۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَمْ يَجِدْهُ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : خُذْ عَرَضًا ، خُذْ غَنَمًا.

(۲۱۲۴۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی چیز میں بیع سلم کی پھر اس چیز نہ کو نہ پایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سامان لے لے، بکریاں لے لے۔

(۲۱۲٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمْتَ سَلَمًا فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِرَأْسِ مَالِكَ عَرَضًا.

(۲۱۲۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو بیع سلم میں ثمن ادا کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تو اپنے رأس المال

سے سامان خرید لے۔

(۲۱۲٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إذَا أَسْلَمْتَ فِي شَيْءٍ فَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ ، وَلاَ تَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ.

(۲۱۲۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی چیز سلم کرے تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لے اُس کو آگے فروخت نہ کر، اور نہ ہی اُس کو کسی اور چیز میں خرچ کر۔

(۲۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ ، وَلاَ تَصْرِفْهُ إلَى غَيْرِهِ وَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۲۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اُس کو کسی غیر چیز میں خرچ نہ کرے اور جب تک قبضہ نہ کر لے فروخت نہ کر۔

(۲۱۲٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا أَسْلَمْت فِي شَيْءٍ فَلاَ تَأْخُذْ إلاَّ مَا أَسْلَمْتَ فِيهِ ، وَلاَ تُسْلِمَنَّ فِي شَيْءٍ ، ثُمَّ تُحَوِّلُهُ إلَى شَيْءٍ آخَرَ.

(۲۱۲۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو صرف وہی چیز لے جس میں تو نے بیع سلم کی ہے، اور کسی ایسی چیز میں بیع سلم نہ کر کہ جس کو تو بعد میں دوسری چیز سے تبدیل کرے۔

(۲۱۲٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ ، فَمِنْ أَسْلَمَ فِي حِنْطَةٍ فَلاَ يَأْخُذْ شَعِيرًا ، وَمَنْ أَسْلَمَ فِي شَعِيرٍ فَلاَ يَأْخُذْ حِنْطَةٍ كَيْلٌ مَعْلُومٌ إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۲۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے بیع سلم کی۔ لہٰذا اب جو کوئی بھی گندم میں بیع سلم کرے گا وہ جو نہیں لے سکتا اور جو کوئی جو میں بیع سلم کرے گا وہ گندم نہیں لے سکتا جس کا وزن اور مدت معلوم ہونی چاہیے۔

(۲۱۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ تَصْرِفْ سَلَمَكَ فِي شَيْءٍ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۲۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبضہ کرنے سے قبل اپنے سلم میں تصرف نہ کرنا۔

(۱۰۳) فِي الْبَيِّعَيْنِ يَخْتَلِفَانِ

اگر خرید وفروخت کرنے والوں کا اختلاف ہو جائے

(۲۱۲٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ.

(ترمذی ۱۲۷۰۔ ابو داؤد ۳۵۰۵

(۲۱۲۴۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات معتبر ہے اور مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو بیع کرے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

(۲۱۲۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، وَالْمَبِيعِ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ ، أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ ، وَإِنْ كَانَ الْمَبِيعِ قَدِ اسْتُهْلِكَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِي ، وَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْبَائِعِ.

(۲۱۲۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور اُن دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں، اور مبیع بھی اپنی حالت پر قائم ہو تو بائع کا قول معتبر ہوگا، اور بیع ختم کر دی جائے گی، اور اگر مبیع ہلاک ہو جائے تو مشتری کی بات مانیں گے اور بائع کے ذمہ گواہ قائم کرنا ہوگا۔

(۲۱۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَيِّعَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيعِ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ يَسْأَلُهُمَا الْبَيِّنَةَ ، فَإِنْ أَقَامَ أَحَدُهُمَا الْبَيِّنَةَ أُعْطِيَ بِبَيِّنَتِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اسْتَحْلَفَهُمَا ، فَإِنْ جَانَا بِهَا جَمِيعًا رَدَّ الْبَيْعَ ، وَإِنْ لَمْ يَحْلِفَا رَدَّ الْبَيْعَ ، وَإِنْ حَلَفَ أَحَدُهُمَا وَنَكَلَ الآخَرُ أَعْطَى الَّذِي حَلَفَ . وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهِ ، أَوْ قَالَ : قَدِ اسْتُهْلِكَ يُكَلَّفُ الْبَائِعُ الْبَيِّنَةَ ، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُشْتَرِي.

(۲۱۲۵۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور مبیع بھی بعینہ موجود ہو تو دونوں سے گواہ طلب کریں گے، اگر ان میں سے کسی ایک نے گواہ پیش کر دیئے تو اُس کے گواہوں کی وجہ سے اُس کو دے دیا جائے گا، اور اگر اُن دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو دونوں سے قسم اٹھوائی جائے گی، اور اگر دونوں قسم اٹھالیں تو بیع ختم کر دی جائے گی، اور اگر دونوں قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو بھی بیع ختم کر دیں گے، اور اگر ایک قسم اُٹھالے جبکہ دوسرا انکار کر دے تو جس نے قسم اُٹھائی ہے اُس کو دے دیا جائے گا، اور اگر مبیع بعینہ موجود نہ ہو یا وہ ہلاک ہو گیا ہو تو بائع کو گواہ کا مکلّف بنائیں گے اور مشتری پر قسم اُٹھانے کو لازم کریں گے۔

(۲۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَجُلاَنِ يَخْتَلِفَانِ فِي بَيْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : يُرَدُّ الْبَيْعُ إِذَا لَمْ يَسْتَقِيمَا وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ.

(۲۱۲۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اگر بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف ہو جائے، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ سیدھے نہ ہوں اور اُن کے پاس گواہ موجود نہ ہو تو بیع کو ختم کر دیا جائے گا۔

(۱۰٤) فِي النّحلِ عِند الجلوةِ

منہ دکھائی کے وقت بیوی کو کوئی تحفہ پیش کرنا

(۲۱۲۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّحْلِ عِنْدَ الْجَلْوَةِ ، فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۱۲۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے منہ دکھائی کے وقت کچھ دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۲۱۲۵٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّان ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يُنْحَلَ الشَّيْءَ الْمَرْأَةَ لاَ يَفِي بِهِ.

(۲۱۲۵۴) حضرت محمد رحمہ اللہ عورت کو منہ دکھائی کے وقت کچھ دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۲۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا الْخَلِيلِ أَوْصَى أَنْ يُدْفَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ نُحْل كَانَ نَحَلَهَا إِيَّاهُ تَحَرُّجًا مِنْهُ.

(۲۱۲۵۵) حضرت ابو الخلیل نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی کو تحفہ دیا جائے۔ انہوں نے وہ تحفہ اس کو حرج سمجھتے ہوئے (تنگ آ کر) دیا تھا۔

(۲۱۲٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى صَدَاقٍ ، أَوْ عِدَةٍ ، فَهُوَ لَهَا إِذَا كَانَ قَبْلَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ ، فَإِنْ حَبَا أَهْلَهَا حِبَاءً بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ ، فَهُوَ لَهُمْ ، وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ بِهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ وَأُخْتُهُ. (ابو داؤد ۲۱۳ـ احمد ۱۳۲)

(۲۱۲۵۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ مہر یا کسی وعدہ پر نکاح کرے تو اگر وہ وعدہ اور حق مہر نکاح سے قبل طے ہو گیا تھا تو وہ عورت کا حق ہے۔ اور اگر نکاح کے بعد مرد عورت کے گھر کے افراد کو کوئی چیز عطیہ کرتا ہے تو وہ ان کے لیے ہے اور آدمی کا جس چیز سے بھی اکرام کیا جائے اس کا سب سے زیادہ حق دار اس کی بیٹی اور بہن ہے۔

(۲۱۲٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بِهَا ، وَأَنَّ إِيَاسًا كَانَ يَقْضِي بِهَا.

(۲۱۲۵۷) حضرت عبید اللہ بن معمر رحمہ اللہ اس کا حکم دیا کرتے تھے اور ایاس رحمہ اللہ اس کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔

(۲۱۲٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ شُرَيْحًا، وَابْنَ أُذَيْنَةَ كَانَا لاَ يُجِيزَانِ الْجَلْوَةَ.

(۲۱۲۵۸) حضرت شریح رحمہ اللہ اور حضرت ابن اذینہ رحمہ اللہ منہ دکھائی کی رقم کو ناجائز سمجھتے تھے۔

(۲۱۲٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، قَالَ : سَأَلْتُ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطِيَّةِ الْجَلْوَةِ ، قَالَ : تِلْكَ سُمْعَةٌ ، لاَ تَجُوزُ.

(۲۱۲۵۹) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے منہ دکھائی کی رقم کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سنی سنائی بات ہے اور جائز نہیں ہے۔

(۲۱۲٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تُجلى عَلَيه امْرَأَتِهِ فَيَقُولُونَ : لاَ نُرِيك

حَتّٰی تَنْحَلَهَا شَيْئًا ، قَالَ :هِيَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ ، يُؤْخَذُ بِهَا.

(۲۱۲۶۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کہ جس کے لیے بیوی کو تیار کیا جائے اور لوگ اس شخص سے کہیں کہ ہم تجھ کو بیوی اس وقت تک نہیں دکھائیں گے جب تک کہ تو کوئی چیز عطیہ نہ کر دے۔ حسن اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ عطیہ اس پر واجب ہے جو اس سے لیا جائے گا۔

(۱۰۵) فِي الرَّجلِ يكلِّم الرَّجل فِي الشّيء فيهدى له

کوئی شخص کسی کی سفارش کرے تو اُس کو ہدیہ دینا

(۲۱۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا هَدِيَّةٌ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا :الَّذِي شَفَعْتَ لَهُ ، فَقَالَ :أَخْرِجُوهَا ، أَتَعَجَّلُ أَجْرَ شَفَاعَتِي فِي الدُّنْيَا؟.

(۲۱۲۶۱) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں پر ہدیہ موجود تھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی سفارش کی تھی اُس کی طرف سے ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا اِس کو گھر سے باہر نکال دو، کیا میری سفارش کا اجر مجھے دنیا میں جلدی دینا چاہتے ہیں؟

(۲۱۲۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ، عَنِ السُّحْتِ فَقَالَ :الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَتقضى له فَيُهْدَى إِلَيْهِ فَيَقْبَلُهَا.

(۲۱۲۶۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ سے رشوت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی ضرورت طلب کرے اور اُس کے لئے فیصلہ کروادے اور وہ اُس کو کوئی ہدیہ دے تو اُس کو چاہیے کہ ہدیہ قبول کرے۔

(۲۱۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :أَتَانِي دِهْقَانٌ عَظِيمُ الْخَرَاجِ فَقَالَ : تقبّلني مِنَ الْعَامِلِ لاَ أَتَقَبَّلُهُ لِأُعْطى عَنْهُ شَيْئًا إِلاَّ لِيُؤْمِنَهُ عَامِلُهُ وَيَضْطَرِبَ فِي حَوَائِجِهِ ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلاَّ قَلِيلاً حَتّٰى أَتَانِي بِصَحِيفَتِي ، فَقُال :جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ، وَحَمَلَنِي عَلَى دَابَّةٍ وَأعطاني دَرَاهم ، وَكَسَانِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إن لَوْ لَمْ تَتَقَبَّلْهُ كَانَ يُعْطِيكَ ؟ قُلْتُ :لاَ قَالَ :لاَ يَصلح لَكَ.

(۲۱۲۶۳) حضرت کلیب بن وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا جس کا بہت سارا اخراج بنتا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ عامل سے میری سفارش کر دیجیے۔ میں اس کی سفارش اس لیے نہیں کرتا کہ مجھ کو اس سے کچھ ہدیہ وغیرہ مل جائے۔ صرف اس لیے تاکہ عامل کو اس دیہاتی پر اعتماد ہو جائے اور عامل اس کی ضروریات کو پورا کر دیا کرے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہی گذری تھی کہ وہ میرے پاس میرا صحیفہ لے کر آیا اور کہا جزاک اللہ خیرا اور مجھے

سواری پر بٹھایا اور مجھے اور درہم دیئے اور کپڑے پہنائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے اگر تو اُس کی سفار
نہ کرتا تو وہ تجھے یہ عطاء کرتا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تیرے لئے ٹھیک اور درست نہیں ہے۔

(٢١٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَتَى دِهْقَانٌ مِنْ دَهَاقِينِ سَوَادِ الْكُوفَةِ عَبْدَ اللهِ جَعْفَرٍ يَسْتَعِينُ بِهِ فِي شَيْءٍ عَلَى عَلِيٍّ، قَالَ: فَكَلَّمَ لَهُ عَلِيًّا، فَقَضَى لَهُ حَاجَتَهُ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ الدِّهْقَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا وَبِشَيْءٍ مَعَهَا لاَ أَدْرِي مَا هُوَ؟ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قِ لَهُ: بَعَثَ بِهَا الدِّهْقَانُ الَّذِي كَلَّمْتَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: رُدُّوهَا عَلَيْهِ، فَإِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لاَ نَبِ الْمَعْرُوفَ.

(۲۱۲۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوفہ کے گاؤں کے چودھریوں میں سے ایک چودھری حضرت عبد اللہ بن جعفر رض کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ حضرت عبد اللہ بن جعفر سے علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد مانگ (کوئی سفارش) مانگ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُس کی سفارش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کی ضرورت پوری فرمادی، چودھری نے آپ کو چالیس ہزار در ہدیہ میں بھیجے اور اُس کے ساتھ کچھ اور چیزیں، مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھا، جب وہ سب کچھ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے سا رکھے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جس چودھری کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سفارش فرما تھی اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بھیجا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس اُس کو بھیج دو، ہم اہل بیت نیکی فروخت نہیں کیا کرتے۔

(١٠٦) فِي الرّجلِ يكتب الكِتاب على النّفر

اس شخص کے بارے میں جو ایک جماعت کے ساتھ لکھت پڑت کرے (یعنی کسی معاملہ، تجارت وغیرہ میں ایک سے زیادہ آدمیوں سے تحریری معاہدہ کرے)

(٢١٢٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: شَهِدْ وَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي اكْتَتَبْتُ عَلَى هَذَا وَعَلَى رَجُلَيْنِ مَعَهُ: أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِحَقِّي، فَقَالَ الرَّجُلُ: صَاحِبَيَّ فِي السُّوقِ، قَالَ: خُذْ أَيَّهُمْ شِئْتَ.

(۲۱۲۶۵) حضرت طارق بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا میں نے اس آدمی اور نیز اس علاوہ دو آدمی اور تھے جن کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا تھا۔ کیا میں ان میں سے جس سے چاہوں اپنا ح وصول کر سکتا ہوں؟ اُس آدمی نے کہا کہ میرے دونوں ساتھی بازار میں ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جس مرضی سے تو چاہے اپنا ح وصول کر لے۔

(٢١٢٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَكْتَتَبْتَ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي بَيْعٍ، أَنَّ حَيَّكُ

عَلَى مَيِّتِكُمَا وَمَلِيِّكُمَا عَلَى مُعْدِمِكُمَا قَالَ :يَجُوزُ ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۱۲۶٦) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ، تجارت میں دو آدمیوں پر نام درج ...وایا ہے۔

(۲۱۲٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّفَرِ يُكْتَبُ عَلَيْهِمُ الصَّكُّ : أَيُّهُمْ شَاءَ أَخَذَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ ؟ قَالَ :هُوَ عَلَى شَرْطِهِ ، أَيُّهُمْ شَاءَ أَخَذَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِحِصَّتِهِ وَهُوَ أَعْدَلُ.

(۲۱۲٦٧) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ آدمیوں کے متعلق اقرار نامہ لکھا گیا ہے، ان میں سے کس سے اپنا مکمل ...ق وصول کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ وہ تو شرط پر ہے (جو طے ہوا تھا) جس سے چاہے اپنا پورا حق وصول کر لے۔ اور حضرت ...اہیم رحمہ اللہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان میں سے ہر شخص سے اُس کے حصہ کے بقدر وصول کیا جائے، اور فرماتے تھے کہ یہ ...یقہ انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

(۲۱۲٦...) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى الْقَوْمِ ، يَقُولُ :أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِجَمِيعِ حَقِّي ، قَالَ :هَذَا بِمَنْزِلَةِ الْكَفِيلِ.

(۲۱۲٦٨) حضرت حکم رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کا ایک قوم پر حق ہو، فرماتے ہیں کہ جس سے چاہوں پورا حق ...صول کر سکتا ہوں وہ سب بمنزلہ کفیل کے ہیں۔

(۲۱۲٦...) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : كَتَبْتُ ذِكْرَ حَقٍّ عَلَى عِدَّةٍ :أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِحَقِّي ، فَقَدَّمْتُهُمْ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :خُذْ أَيَّهُمْ شِئْتَ.

(۲۱۲٦...) حضرت ابو جہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر اپنا حق لکھا تھا کہ ان میں سے کس سے اپنا مکمل حق وصول کر سکتا ہوں، پس ...اُن کو حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے چاہو وصول کر لو۔

(۱۰۷) فِي العبدِ المأذونِ له فِي التِّجارةِ

جس غلام کو آقا نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو اُس کا بیان

(۲۱۲۷...) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ الْمَأْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ :إِذَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ ، قَالَ :يَسْعَى لَهُمُ الْعَبْدُ فِي دَيْنِهِمْ ، لَمْ يَزِدْهُ الْعِتْقُ إِلاَّ صَلاَحًا.

(۲۱۲۷٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ عبد مأذون کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے ذمہ قرض ہو اور اُس کا آقا اُس کو آزاد کر دے، تو ...م قرض خواہوں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرے گا، آزادی نے اُس کی صلاحیت کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا۔

(٢١٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فَيَدَّانُ ، ثُمَّ يُعْتِقُهُ مَوْلاَهُ ، قَالَ : يَضْمَنُ مَوْلاَهُ الْقِيمَةَ ، وقَالَ سُفْيَانُ : يَتْبَعُ غُرَمَائُهُ بِمَا بَقِيَ مِنَ الدَّيْنِ.

(۲۱۲۷۱) ایسا غلام کہ جس کو آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو پھر وہ مقروض ہو جائے اور اس کا آقا بھی اُس کو آزاد کر دے۔ اُس غلام کے بارے میں حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا آقا اس غلام کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ اور حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ اُس کے قرض خواہ جو قرض باقی بچا ہے اُس میں اُس کے پیچھے لگے رہیں گے جب تک وہ ادا نہ کر دے۔

(٢١٢٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْلِسُ فَيُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ ، أَنَّ عِتْقَهُ جَائِزٌ ، وَيَضْمَنُ السَّيِّدُ ثَمَنَهُ.

(۲۱۲۷۲) حضرت امام زہری ؒ اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو مفلس ہو جائے اور اُس کا آقا اُس کو آزاد کر دے، فرماتے ہیں کہ اُس کا آزاد کرنا جائز ہے اور آقا اُس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

(٢١٢٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِنْ أَعْتَقَهُ سَيِّدُهُ فَالدَّيْنُ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۱۲۷۳) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آقا اُس کو آزاد کر دے تو قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار اُس کا آقا ہے۔

(٢١٢٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَسْعَى لِلْغُرَمَاءِ ، لَمْ يَزِدْهُ الْعِتْقُ إِلاَّ صَلاَحًا.

(۲۱۲۷۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کی قرض کی ادائیگی کے لئے کوشش کرے گا، اور آزادی نے اُس کی صلاحیت کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا۔

(١٠٨) فِي الْعَبْدِ يدّان بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

غلام آقا کی اجازت کے بغیر تجارت کرے اور مقروض ہو جائے

(٢١٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا ادَّانَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهُ يُبَاعُ بِذَلِكَ الدَّيْنِ.

(۲۱۲۷۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر تجارت کرے اور مقروض ہو جائے، پھر اُس کو آزاد کر دیا جائے، بے شک اُس کو اُس قرض میں فروخت کیا جائے گا۔

(٢١٢٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي الْعَبْدِ يَبِيعُ وَيَشْتَرِي بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى سَيِّدِهِ شَيْءٌ ، هُوَ فِي ذِمَّةِ الْعَبْدِ إِذَا أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ.

(۲۱۲۷٦) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرے تو اُس کے آقا پر کوئی چیز لازم نہ آئے گی، سب کچھ غلام کے ذمہ ہے، جب اُس کو آزاد کر دیا جائے تو اُسی پر سب کچھ لازم ہوگا۔

(۲۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدٍ اشْتَرَى بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَأَعْتَقَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَأَمْوَالُهُمْ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ إِذَا أُعْتِقَ.

(۲۱۲۷۷) حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرے، اور اُس کو آزاد کر دیا جائے، فرمایا آقا پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا، قرض خواہوں کا قرض غلام کی گردن پر ہوگا جب وہ آزاد کر دیا جائے۔

(۱۰۹) فی الرّجلِ یشتری الأمة فیطأها ثمّ یجد بها عیبًا

کوئی شخص باندی خریدنے کے بعد اُس کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ اس میں موجود عیب پر مطلع ہو جائے

(۲۱۲۷۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ نِصْفَ الْعُشْرِ ، وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ.

(۲۱۲۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ باندی پہلے ہی ثیبہ ہو تو بیسواں حصہ واپس لے اور اگر وہ باکرہ تھی تو دسواں حصہ واپس وصول کرے گا۔

(۲۱۲۷۹) حَدَّثَنَا شريك ، عن الأعمش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عن شريح : بمثله.

(۲۱۲۷۹) حضرت شریح رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَرُدُّهَا ، وَلَكِنَّهَا تُكْسَرُ فَتَرُدُّ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۱۲۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ باندی واپس نہیں کرے گا لیکن عیب کی قیمت اُس کو واپس لٹائی جائے گی۔

(۲۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ ، ثُمَّ ظَهَرَ بِهَا دَاءٌ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، قَالَ : كَانَ يُوجِبُهَا عَلَيْهِ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ شَيْئًا.

(۲۱۲۸۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی خریدے پھر اس میں کوئی بیماری (عیب) ظاہر ہو جائے جو بائع کے پاس سے چلا آ رہا ہو تو وہ اُس کے ذمہ لازم ہے، بائع اُس پر کوئی چیز واپس نہیں لٹائے گا۔

(۲۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَمْضَاهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا.

(۲۱۲۸۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس پر بیع کو نافذ کر دیا جائے گا، اور اُس کو کوئی چیز بھی واپس نہیں لٹائی جائے گی۔

(۲۱۲۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَبِهَا دَاءٌ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ بِقَدْرِ ذَلِكَ ، وَيُجَوَّزَ عَلَيْهِ.

(۲۱۲۸۳) حضرت محمد رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی خریدے جس میں بیماری ہو، اور وہ عیب پر مطلع ہونے سے قبل ہی اُس سے صحبت کر لے تو فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ اُس کی قیمت کچھ کم کر دی جائے اور یہ بیع اس کے لیے جائز ہوگی۔

(۲۱۲۸٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا كَانَ يُوَقِّتُ فِيهَا شَيْئًا يَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا يَرَى مِنْ هَيْئَتِها.

(۲۱۲۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کے بارے میں خیار وقت نہیں دیا جائے گا بلکہ خریدنے والا ظاہری حالت کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا۔

(۲۱۲۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ ، وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ نِصْفَ الْعُشْرِ.

(۲۱۲۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ باکرہ تھی تو دسواں حصہ ثمن کا واپس کیا جائے گا اور اگر ثیبہ تھی تو دسویں حصے کا نصف واپس کیا جائے گا۔

(۲۱۲۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يَرُدُّ مَعَهَا عَشْرَةَ دَنَانِيرَ.

(۲۱۲۸۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی سمیت دس دینار بھی واپس کرے گا۔

(۱۱۰) فِي بيعِ الحاضِرِ لِبادٍ

قحط کے زمانے میں شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنا

(۲۱۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (بخاری ۲۱۴۰۔ مسلم ۱۸)

(۲۱۲۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری کی بیع دیہاتی کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲۱۲۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. (مسلم ۱۱۵۸۔ ترمذی ۱۲۲۳)

(۲۱۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے، لوگوں کو چھوڑو، اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے ذریعہ بعضوں کو رزق دیتا ہے۔

(۲۱۲۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ الْخَيَّاطُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ. (بخاری ۲۱۵۹۔ احمد ۲/ ۴۲)

(۲۱۲۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کے لئے شہری آدمی کی بیع کو منع فرمایا ہے۔

(۲۱۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الأَعْرَابِيِّ لِلأَعْرَابِيِّ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : فَيَشْتَرِي مِنْهُ لِلْمُهَاجِرِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۲۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ دیہاتی شخص سے دیہاتی خریدے، آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ مہاجر اس سے خرید کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(۲۱۲۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : نُهِيَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَسَمِعَ ابن عُمَرَ يَقُولُ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۲۱۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور حضرت ابن عمر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

(۲۱۲۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (احمد ۴۲۰)

(۲۱۲۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

(۲۱۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ الْيَوْمَ ، إنَّمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصِيبَ النَّاسُ غِرَّةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ عَطَاءٌ : لاَ يَصْلُحُ الْيَوْمَ.

(۲۱۲۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آج کل ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے منع کیا تا کہ جب دیہاتی لوگ مدینہ میں آئیں تو لوگ ان کے بھولے پن کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں آج کل بھی یہ ٹھیک اور درست نہیں ہے۔

(۲۱۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۲۱۲۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

(۲۱۲۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَكْرَهُونَ بَيْعَ حَاضِرٍ لِبَادٍ ، وقَالَ الشَّعْبِيُّ : وَإِنِّي لأَفْعَلُهُ.

(۲۱۲۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مہاجرین ناپسند فرماتے تھے کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں ایسا کرتا ہوں۔

(۲۱۲۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : دُلُّوهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ وَأَخْبِرُوهُمْ بِالسِّعْرِ.

(۲۱۲۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ راستے کی طرف اُن کی راہنمائی کر دو اور اُن کو نرخ کی خبر دے دو۔

(۲۱۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ إيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، قَالَ: قُرِىءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۲۱۲۹۷) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا مکتوب پڑھا گیا، جس میں تحریر تھا کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

(۲۱۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : قَوْمٌ مِنَ الأَعْرَابِ يَقْدَمُونَ عَلَيْنَا فَأَشْتَرِي لَهُمْ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۱۲۹۸) حضرت ابن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ کچھ دیہاتی ہمارے پاس آتے ہیں ہم اُن سے خریدتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُصِيبُوا مِنَ الأَعْرَابِ رُخْصَةً.

(۲۱۲۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ دیہاتیوں سے اُن کو رخصت اور نرمی پہنچے۔

(۲۱۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ. (بخاری ۲۱۶۱۔ مسلم ۲۱)

(۲۱۳۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے، اگرچہ وہ اُس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۱۱) ما جاءَ فِي ثَمَنِ الكلبِ

کتے کے ثمن کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۲۱۳۰۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ.

(۲۱۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کتے کو فروخت کر کے اُس کی قیمت حرام ہے۔

(۲۱۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۰۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کی کمائی اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٢١٣٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَكَسْبِ الْحَجَّامِ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ. (احمد ۲/ ۵۰۰۔ دارقطنی ۷۲)

(۲۱۳۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کی کمائی سے، اونٹوں کے جفتی کروانے سے، حجامت کا پیشہ اختیار کرنے سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٣٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ، ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ. (ترمذی ۱۲۷۹۔ ابو داؤد ۳۴۷۳)

(۲۱۳۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے کتّے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(٢١٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ الْكَلْبِ إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ. (ترمذی ۱۲۸۱۔ نسائی ۴۲۶۴)

(۲۱۳۰۵) حضرت ابو المہزم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شکاری کتے کے علاوہ تمام کتوں کے ثمن کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ ، وَكَسْبِ الْحَجَّامِ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(بخاری ۲۰۸۶۔ ابو داؤد ۳۴۷۷)

(۲۱۳۰۶) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے مہر کی کمائی، حجام کی کمائی اور کتے کی قیمت کو وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَمَهْرُ الْبُغِيِّ ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ. (ابو داؤد ۳۴۷۶۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۱۳۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت، زانیہ کے مہر کی کمائی اور شراب کی قیمت حرام ہیں۔

(٢١٣٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَخْبَثُ الْكَسْبِ كَسْبُ الزَّمَّارَةِ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۰۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں خبیث ترین ذریعہ معاش بانسری بجانا کا کمانا اور کتے کی قیمت (کاروبار) ہے۔

(٢١٣٠٩) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : مَا أُبَالِي ثَمَنَ كَلْبٍ أَكَلْتُ ، أَوْ ثَمَنَ خِنْزِيرٍ.

(۲۱۳۰۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کتے کی قیمت اور خنزیر کی قیمت کھانے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

(۲۱۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَكْرَهَانِ ثَمَنَ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۱۰) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ کتے کی قیمت کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بنِ قَارِظ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.

(۲۱۳۱۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجام کی کمائی اور زانیہ کے مہر کی کمائی اور کتے کی قیمت حرام ہیں۔

(۱۱۲) مَنْ رَخَّصَ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

جن حضرات نے شکاری کتے کی قیمت (ثمن) وصول کرنے کی اجازت دی ہے

(۲۱۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

(۲۱۳۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شکاری کتے کے ثمن میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ السَّلُوقِيِّ.

(۲۱۳۱۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یمنی کتے کی قیمت وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ قَتَلْتَ كَلْبًا لَيْسَ بِعَقُورٍ فَاغْرَمْ لأَهْلِهِ ثَمَنَهُ.

(۲۱۳۱۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تو ہڑکائے کتے کے علاوہ کسی دوسرے کتے کو مار دے تو اُس کے مالک کو اُس کی قیمت کا جرمانہ ادا کر۔

(۲۱۳۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ :كَانَ النَّاسُ يَقْضُونَ فِي الْكَلْبِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۱۳۱۵) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ (فقہاء کرام رحمہم اللہ) (کتے کو مارنے کی صورت میں) چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(۲۱۳۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جُشْتَاس ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :فِي كَلْبِ الصَّيْدِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا ، وَفِي كَلْبِ الْمَاشِيَةِ شَاةٌ مِنَ الْغَنَمِ ، وَفِي كَلْبِ الْحَرْثِ فَرَقٌ مِنْ طَعَامٍ ، وَفِي

كَلْبِ الدَّارِ فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ ، حَقٌّ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ ، وَحَقٌّ عَلَى صَاحِبِ الْكَلْبِ أَنْ يَقْبَلَهُ.

(۲۱۳۱۶) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شکاری کتے کو مارنے کی صورت میں چالیس درہم لازم ہے، اور مویشیوں کے کتے میں ایک بکری، کھیتی باڑی والے کتے میں کھانا تقسیم کرنا ہے اور گھریلو کتے میں مٹی تقسیم کرنا ہے، جس نے مارا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ دے اور کتے کے مالک پر لازم ہے کہ وہ وصول کرے۔

(۲۱۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

(۲۱۳۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کتے کی قیمت وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۳) فِي الحبسِ فِي الدَّينِ

قرض کی ادائیگی تک قید کرنا

(۲۱۳۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ ثَلاَثُ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنَّهُمْ وَعَدُونِي أَنْ يُحْسِنُوا إِلَيَّ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ : وَأَمَرَ بِحَبْسِهِ ، وَمَا طَلَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَحْبِسَهُ حَتَّى صَالَحَنِي عَلَى مِئَةٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا.

(۲۱۳۱۸) حضرت طلق بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمہ میرے تین سو درہم تھے، میں نے اُس کے ساتھ حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے مخاصمہ کیا، اُس شخص نے عرض کیا کہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے: إن اللّٰه يأمركم أن تؤدّوا الأمانات إلى أهلها. اور اُس کو قید میں رکھنے کا حکم فرمایا، اور جب تک اُس نے میرے ساتھ ڈیڑھ سو درہم پر صلح نہ کر لی میں اُس کی قید کا مطالبہ کرتا رہا۔

(۲۱۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ.

(۲۱۳۱۹) حضرت شریح رحمہ اللہ قرض کے معاملہ میں قید فرمادیا کرتے تھے۔

(۲۱۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الشَّعْبِيِّ يُقَالُ لَهَا أُمُّ جَعْفَرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَنَا لَمْ أَحْبِسْ فِي الدَّيْنِ فَأَنَا أَتْوَيْتُ حَقَّهُ.

(۲۱۳۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں قرض میں قید نہیں کرتا تو میں اپنے حق کو ہلاک کر بیٹھتا ہوں۔

(۲۱۳۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي غَرِيمٍ لَهُ فَقَالَ : احْبِسْهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : هَلْ تَعْلَمُ لَهُ عَيْنَ مَالٍ فَتَأْخُذَهُ بِهِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَعْلَمُ لَهُ عَقَارًا كَثِيرَةً ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَمَا تُرِيدُ ؟ قَالَ : احْبِسْهُ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَدَعُهُ يَطْلُبُ لَكَ وَلِنَفْسِهِ وَلِعِيَالِهِ.

(۲۱۳۲۱) حضرت ابومِجْزم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے مقروض کو لے کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اِس کو قید کروائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اِس کے پاس مال موجود ہے جو میں اِس سے لے کر تجھے دوں؟ اُس نے عرض کیا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اِس کی ملکیت میں بڑی زمین ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ پھر تو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ اِس کو قید کریں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اِس کو چھوڑتا ہوں تا کہ یہ تیرے لئے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لئے روزی کمائے۔

(۲۱۳۲۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَضَى بِمِثْلِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

(۲۱۳۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح فیصلہ فرمایا۔

(۲۱۳۲۳) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا حسن بن عَلِيٍّ ، عن جابر :أن عليًا حبس في الدَّين.

(۲۱۳۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرض میں قید فرمایا۔

(۲۱۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ:شَهِدْتُ شُرَيْحًا حَبَسَ رُسْتُمَ الشَّدِيد فِي دَيْنٍ. قَالَ وَكِيعٌ :مَا أَدْرَكْنَا أَحَدًا مِنْ قُضَاتِنَا ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَغَيْرَهُ إلاَّ وَهُوَ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ.

(۲۱۳۲۴) عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں شریح کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے رستم کو قرض کے بدلہ میں قید کیا۔

(۱۱٤) فِي الرَّجلِ يجعل الشّيء حبسًا فِي سبيلِ اللهِ

آدمی کا کوئی چیز راہِ خدا میں وقف کرنا

(۲۱۳۲٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لاَ حُبُس عَنْ فَرَائِضِ اللهِ إلاَّ مَا كَانَ مِنْ سِلاَحٍ أَوْ كُرَاعٍ. (بيهقى ١٦٣)

(۲۱۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرائض میں کوئی چیز وقف نہیں ہوتی سوائے اسلحہ اور گھوڑے کے۔

(۲۱۳۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ حبسَ إلاَّ فِي كُرَاعٍ ، أَوْ سِلاَحٍ.

(۲۱۳۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گھوڑے اور اسلحہ کے علاوہ کوئی بھی چیز راہِ خدا میں وقف نہیں۔

(۲۱۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعِ الْحُبُسِ.

(۲۱۳۲۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے وقف شدہ چیز کی بیع ثابت ہے۔

(۲۱۳۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَحْبِسُونَ الْفَرَسَ وَالسِّلاَحَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۲۱۳۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھوڑے اور اسلحہ راہِ خدا میں وقف کیا کرتے تھے۔

(۱۱۵) مَنْ كَانَ يرى أن يوقِف الدّار والمسكن

گھر اور رہنے کی جگہ کا وقف کرنا

(۲۱۳۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ الزُّبَيْرَ وَقَفَ دَارًا لَهُ عَلَى الْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ.

(۲۱۳۲۹) حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیٹیوں میں سے جو مطلقہ تھی اُن کے لئے اپنا گھر وقف کیا ہوا تھا۔

(۲۱۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا وَعُمَرَ أَوْقَفَا أَرْضًا لَهُمَا بَتًّا بَتْلاً.

(۲۱۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مطلقہ عورتوں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

(۲۱۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : رِبَاعِي الَّتِي بِمَكَّةَ يَسْكُنُهَا بَنِيَّ وَيُسْكِنُونَهَا مَنْ أَحَبُّوا.

(۲۱۳۳۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مکان جو مکہ مکرمہ میں ہے، اس میں میرے بیٹے اور جو رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے۔

(۲۱۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: الْحبسُ بِمَنْزِلَةِ الْعِتقِ، هُوَ لِلَّهِ فِي الدَّارِ وَالْعَقَارِ.

(۲۱۳۳۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی چیز کا وقف کرنا آزاد کرنے کی طرح ہے، گھر اور زمین وغیرہ وقف کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔

(۲۱۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَصَبْت أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ عِنْدِي ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ حَبَسْت أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ، قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُورَثُ.

(بخاری ۲۷۳۷۔ مسلم ۱۲۵۵)

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین (مال غنیمت میں) ملی، وہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے، اور مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ مال کبھی نہیں ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو اصل زمین کو روک کر رکھ لے اور اس کے ذریعہ صدقہ خیرات کرتا رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذریعہ صدقہ خیرات کیا۔ اصل زمین کو نہیں بیچا جائے گا اور نہ ہی ھبہ کیا جائے گا۔ نہ ہی وہ کسی کو وراثت میں دی جائے گی۔

(۲۱۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَحَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي لِلَّهِ ، وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُخْفِيَهُ مَا أَظْهَرته ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِكَ. (بخاری ۱۴۶۱۔ ابو داؤد ۱۶۸۶)

(۲۱۳۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنا باغ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، اگر میں اُس کو پوشیدہ رکھنے کی طاقت رکھتا تو اس کو کبھی ظاہر نہ کرتا، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اِس کو اپنے اہل وعیال میں جو فقراء ہیں اُن کے لئے وقف کر دو۔

(۲۱۳۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَلَمْ تَرَ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَرِي أَخْبَرَنِي ، أَنَّ فِي صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنها أَهْلُها بِالْمَعْرُوفِ غَيْرِ الْمُنْكَرِ.

(۲۱۳۳۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ حضرت حجر المدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں سے اُن کے اہل وعیال اچھے طریقہ سے کھایا کرتے تھے۔

(۱۱٦) فِي بيعِ الماءِ وشِرائِهِ

پانی کی خرید وفروخت کرنا

(۲۱۳۳٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الأَرْضُ وَلاَ يَكُونُ لَهُ مَاءٌ يَشْتَرِي ماء لأَرْضِهِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۱۳۳۶) حضرت مسلم بن ابو الذیال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کی زمین ہے لیکن اُس کے پاس پانی نہیں ہے کیا وہ اپنی زمین کو سیراب کرنے کے لئے پانی خرید سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيمَا قُرِىء عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :بَيْعُ الْمَاءِ فِي الْقِرَبِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ يَسْتَقِيهِ هُوَ يَحْمِلُهُ ، لَيْسَ كَفَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَذْهَبُ فِي الأَرْضِ.

(۲۱۳۳۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مشک میں بھرے ہوئے پانی کو بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ وہ اس کو دریا سے نکال کر اس کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ لہٰذا یہ اس پانی کی طرح نہیں ہے جو زمین میں بہہ رہا ہے۔

(۲۱۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. (ابن ماجه ۲۴۷۷۔ ابن حبان ۴۹۵۳)

(۲۱۳۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلاَءِ مَنَعَهُ اللَّهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (عبدالرزاق ۱۴۴۹۲)

(۲۱۳۳۹) حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص زائد پانی کو روکے تا کہ وہ گھاس وغیرہ پر نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اُس سے زائد انعام واکرام کو روک لیں گے۔

(۲۱۳٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مَنَعَنِي جَارٌ لِي فَضْلَ مَاءٍ ، فَسَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :لاَ يَحِلُّ بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ.

(۲۱۳۴۰) حضرت عمران بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے زائد پانی روک لیا، میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زائد پانی کی بیع جائز نہیں ہے۔

(۲۱۳٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يُعْجِبُهُ ثَمَنُ الْمَاءِ. قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي السِّقَايَةَ عَلَى الْجَمَلِ وَالظَّهْرِ يَبِيعه.

(۲۱۳۴۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ پانی کو فروخت کر کے اُس کے ثمن کو پسند فرماتے تھے۔ مسروق رحمہ اللہ کو یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی تھی، وکیع کہتے ہیں یعنی یہ بات کہ اونٹ اور کمر پر لادتے ہوئے پانی کو بیچا جائے۔

(۲۱۳٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بن زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :يُكْرَهُ بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ.

(۲۱۳۴۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ بچے ہوئے کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ غُلاَمًا لَهُمْ بَاعَ فَضْلَ مَاءٍ لَهُمْ مِنْ عَيْنٍ لَهُمْ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :لاَ تَبِيعُوهُ فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ بَيْعُهُ.

(۲۱۳۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اُن کا ایک غلام تھا جوان کے چشمہ کا زائد پانی بیس ہزار میں فروخت کرتا، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس کو فروخت نہ کرو، بے شک اس کی بیع جائز نہیں۔

(۲۱۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِيَّ ، وَرَأَى أُنَاسًا يَبِيعُونَ الْمَاءَ فَقَالَ :لاَ تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُبَاعَ.

(ابو داؤد ۳۴۷۲۔ ترمذی ۱۲۷۱)

(۲۱۳۴۴) حضرت ایاس بن عبد المزنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پانی کی بیع کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس کو نہ بیچو، بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۳۴۵) حَدَّثَنَا وکیع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلأُ. (بخاری ۲۳۵۳۔ مسلم ۳۶)

(۲۱۳۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو روکنے سے منع فرمایا کہ گھاس وسبزہ وغیرہ رک سکے۔

(۲۱۳۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ (يَعْنِي : كَاذِبًا) وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا ، فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ.

(مسلم ۱۷۲۔ ابو داؤد ۳۴۶۸)

(۲۱۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین بدنصیب ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا، اول وہ شخص جس کے پاس زائد پانی موجود ہو لیکن وہ مسافر کو نہ دے، دوسرا وہ شخص جو اپنے سامان کو فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے، تیسرا وہ شخص جو امام کے ہاتھ پر بیعت کرے، پس اگر وہ اُس کو کچھ عطاء کرے تو بیعت کو پورا کرے اور اگر کچھ عطاء نہ کرے تو اُس کو پورا نہ کرے۔

(۲۱۳۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ يَعْنِي : فَضْلَ الْمَاءِ.

(احمد ۶/ ۱۳۹۔ حاکم ۶۱)

(۲۱۳۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو روکنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۷) فِي شَهَادَةِ الأَعمى

نابینا شخص کی گواہی کا بیان

(۲۱۳۴۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَعْمَى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا قَدْ رَآهُ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ بَصَرُهُ.

(۲۱۳۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نابینا کی گواہی دینا جائز نہیں ہاں مگر وہ اُس چیز کی گواہی دے جس کو بینائی کے جانے سے قبل وہ دیکھ چکا ہو تو پھر جائز ہے۔

(٢١٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ شَهِدَ عِنْدَ عَلِيٍّ وَهُوَ أَعْمَى فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۳۴۹) حضرت ابوبصیر ؒ جو نابینا تھے انہوں نے حضرت علیؓ کے سامنے گواہی دی تو حضرت علیؓ نے اُن کی گواہی رد فرما دی۔

(٢١٣٥٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: شَهَادَةُ الأَعْمَى جَائِزَةٌ.

(۲۱۳۵۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نابینا کی گواہی جائز ہے۔

(٢١٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَعْمَى مَعَ الرَّجُلِ الْعَدْلِ إِذَا عَرَفَ الصَّوْتَ.

(۲۱۳۵۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نابینا شخص اگر آوازوں کو پہچانتا ہو تو پھر اُس کی گواہی ایک عادل کے ساتھ مل کر ٹھیک ہے۔

(٢١٣٥٢) حَدَّثَنَا ابن مهدى، عن شعبة، قَالَ: سألت الحكم عن شهادة الأعمى؟ فقال: رب شيء تجوز فيه.

(۲۱۳۵۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے نابینا کی گواہی سے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کچھ چیزیں ایسی ہیں جن میں جائز ہے۔

(٢١٣٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَعْمَى.

(۲۱۳۵۳) حضرت امام زہری ؒ نابینا کی گواہی کو جائز اور درست سمجھتے تھے۔

(٢١٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَإِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ الأَعْمَى.

(۲۱۳۵۴) حضرت شعبی ؒ نابینا کی گواہی کو درست سمجھتے تھے۔

(٢١٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن عامر، قَالَ: تجوز شَهَادَةُ الأَعْمَى إِذَا كَانَ عَدْلاً.

(۲۱۳۵۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر نابینا شخص عادل ہو تو پھر اُس کی گواہی قبول ہے۔

(٢١٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، أَنَّ قَتَادَةَ شَهِدَ عِنْدَ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ أَعْمَى فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۳۵۶) حضرت قتادہ جو نابینا تھا اس نے حضرت ایاس بن معاویہؓ کے سامنے گواہی دی تو آپؓ نے اُس کی گواہی کو رد فرما دیا۔

(٢١٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن شَهَادَةِ الأَعْمَى فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ ظَنَنَّا أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۳۵۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے نابینا شخص کی گواہی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے مجھ سے ایک حدیث بیان فرمائی، میرا خیال ہے کہ آپ اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الأَعْ
تَجُوزُ شَهَادَتُهُ وَيَؤُمُّ الْقَوْمَ ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَؤُمَّ الْقَوْمَ وَيَشْهَدَ ؟.

(۲۱۳۵۸) حضرت حکم بن عتیبہ القاسم بن محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نابینا کو گواہی اور امامت جائز ہے؟ تو انہوں نے جوا
دیا کہ نابینا کی گواہی اور امامت سے کون سی چیز مانع ہے؟

(۱۱۸) فِي شِرَاءِ الْمِئَةِ فِي الْعَطَاءِ

عطاء (سالانہ وظیفے یا راشن) کو فروخت کرنے کا بیان

(۲۱۳۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى
أَنْ يَشْتَرِيَ الْمِئَةَ فِي الْعَطَاءِ بِالْعَرَضِ ، قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ يُشْتَرَى بِعَرَضٍ ، وَلاَ بِغَيْرِهِ.

(۲۱۳۵۹) حضرت شریح اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ عطاء کو سامان کے بدلے فروخت کیا جائے۔ حضرت شعبی مطلقاً
نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمِئَةِ
الْعَطَاءِ إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۲۱۳۶۰) حضرت ابن عباس کے نزدیک سامان کے علاوہ عطاء کی بیع مکروہ ہے۔

(۲۱۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ شِرَاءِ الزِّيَادَةِ فِي الْعَطَا
قَالَ : لاَ آمُرُ بِهَا ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهَا ، وَأَنْهَى عَنْهَا نَفْسِي وَوَلَدِي ، وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، قُلْ
مَنْ؟ قَالَ : أُمَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۱۳۶۱) شعبی سے عطا میں زیادتی کے ساتھ بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہ اس کا حکم دیتا ہوں نہ
سے منع کرتا ہوں میں خود کو اور اپنی اولاد کو اس سے روکتا ہوں۔ اسے مسلمانوں کے امراء نے کیا ہے اور مجھ سے بہتر تھے۔

(۲۱۳۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنْتُ أَشْتَرِي الزِّيَادَةَ فِي الْعَ
بِخُرَاسَانَ بِالْحَرِيرِ وَالدَّرَاهِمِ ، فَحَجَجْتُ فَسَأَلْتُ سَالِمًا فَقَالَ : أَكْرَهُهُ بِالدَّرَاهِمِ ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْ
بِالْعُرُوضِ ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ فَقَالَ مِثْلَهُ ، وَسَأَلْتُ عَطَاءً فَقَالَ مِثْلَهُ ، وَسَأَلْتُ الْحَسَ
وَابْنَ سِيرِينَ فَقَالاَ : نَكْرَهُهَا بِالدَّرَاهِمِ ، وَلاَ نَرَى بِهَا بَأْسًا بِالْعُرُوضِ.

(۲۱۳۶۲) بکر بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں خراسان میں ریشم اور دراہم کے بدلے عطاء کی زیادتی کو بیچا کرتا تھا۔ ایک سال
نے حج کیا اور اس بارے میں حضرت سالم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں اگر سامان کے ساتھ ہوں۔ ال

ہم کے ساتھ میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ حضرت محمد بن کعب اور حضرت عطاء نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے حضرت حسن اور حضرت ن سیرین سے بھی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے درہم کے ساتھ مکروہ سمجھتے ہیں البتہ سامان کے ساتھ کچھ حرج نہیں۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُد ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا ، عَنْ بَيْعِ الْعَطَاءِ فَقَالاَ : بِعْهُ بِعَرَضٍ.

۲۱۳۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سامان کے ساتھ بیچ سکتے ہو۔

(۱۱۹) فی المضارِب إذا خالف فربح

مضارب رب المال کی مخالفت کرے اور نفع کما لے

۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ ، قَالاَ : يَتَنَزَّهَانِ عَنِ الرِّبْحِ يَتَصَدَّقَانِ بِهِ.

۲۱۳۶) حضرت ابو معشر اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اُس مضارب کے متعلق فرماتے ہیں جو مخالفت کرے کہ وہ دونوں نفع سے دور ہیں گے اور اُس کو صدقہ کریں گے۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَتَصَدَّقَانِ بِالرِّبْحِ.

۲۱۳۶) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفع کو صدقہ کر دیں گے۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: إِذَا خَالَفَ فَهُوَ ضَامِنٌ، وَالرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ.

۲۱۳۶) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر مضارب مخالفت کرے تو وہ ضامن ہوگا اور نفع رب المال کو ملے گا۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ.

۲۱۳۶) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ نفع اُس پر ہوگا جو انہوں نے اُس پر شرط لگائی تھی۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بنِ مُعَاوية ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ ، وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا.

۲۱۳۶) حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب ضامن ہوگا، اور نفع اُن کے درمیان تقسیم ہوگا۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ ضَمِنَ مَالاً ، فَلَهُ رِبْحُهُ.

۲۱۳۶) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو پیسوں کا ضامن ہے نفع اُس کو ملے گا۔

۲۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ، قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَتَصَدَّقَانِ بِالْفَضْلِ.

۲۱۳۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ صدقہ کریں گے۔

۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ مَعَهُ بِبِضَاعَةٍ ، فَلَمَّا كَانَ

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ رَأَى شَيْئًا يُبَاعُ ، فَأَشْهَدَ أَنَّهُ ضَامِنٌ لِلْبِضَاعَةِ ، ثُمَّ اشْتَرَى بِهَا ذَلِكَ الشَّيْءَ ، فَلَمَّا قَ
الْمَدِينَةَ بَاعَ الَّذِي اشْتَرَى فَرَبِحَ ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ :الرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ.

(۲۱۳۷۱) حضرت ریاح بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے ساتھ سامان تجارت بھیجا جب وہ راستہ میں تھا تو اُس نے دیکھا کہ کچھ فروخت ہو رہا ہے پھر اُس کو یاد آیا کہ وہ سامان کا ضامن ہے، اُس نے اُس سامان سے وہ چیز خرید لی، جب مدینہ تو اُس خریدی ہوئی چیز کو فروخت کر کے نفع کھایا، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب المال کا ہے۔

(۱۲۰) فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

حجام کی کمائی کا بیان

(۲۱۳۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ :لِمَ كُرِهَ كَسْبُ الْحَجَّامِ ، قَالَ :لاَ يُكْرَهُ.

(۲۱۳۷۲) حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حجام کی کمائی کو کیوں ناپسند کیا گیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ناپسند نہیں کیا گیا۔

(۲۱۳۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لَوْلا أَنَّ الْحَجَّامَ يَمَصُّ الدَّمَ لَمْ أَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۳۷۳) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اگر حجام خون نہیں چوستا تو میں اس کمائی میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۱۳۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَلَمْ يَرَيَا بَأْسًا ، وَتَلَوَا :﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ الآيَةَ.

(۲۱۳۷٤) حضرت زید بن اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے حجام کی کمائی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا اور قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾

(۲۱۳۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ :مَا تُعْجِبُنِي ع الْحَجَّامِ وَالْحَمَّامِ.

(۲۱۳۷۵) حضرت عثمان بن عفان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حجام اور حمام کی اجرت اور کمائی پسند نہیں۔

(۲۱۳۷٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ لِلْحَارِثِ غُلاَمٌ حَجَّامٌ.

(۲۱۳۷٦) حضرت حارث رحمہ اللہ کا ایک غلام تھا جو حجام تھا۔

(۲۱۳۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَلَ

بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۳۷۷) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے حجامت کے کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱۳۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ، فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ :اعْلِفْهُ نَاضِحَك ، أَوْ أَطْعِمْهُ رَقِيقَك.

(ابوداؤد ۳۴۱۵۔ احمد ۵/ ۴۳۶)

(۲۱۳۷۸) حضرت حرام بن سعد بن محیصہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حجام کی کمائی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، وہ مسلسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن پیسوں سے اونٹ کو چارہ ڈال دو یا غلام کو کھلا دو۔

(۲۱۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ ، فَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ ، فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهِ. (بخاری ۲۵۹۲۔ مسلم ۶۲)

(۲۱۳۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ حجام سے پچھنے لگوائے اور اُس کو دو صاع کھانا عطاء فرمایا اور اُس کے گھر والوں سے بات فرمائی انہوں نے اُس کے غلہ میں تخفیف کر دی۔

(۲۱۳۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ أَبَا طَيْبَةَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ :كَمْ خَرَاجُك ؟ قَالَ :ثَلاَثَةُ آصُعٍ ، قَالَ :فَوَضَعَ عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرًا.

(احمد ۲/ ۳۵۳۔ ابویعلی ۱۷۷۱)

(۲۱۳۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطیبہ نامی حجام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور اُس سے پوچھا تیری کتنی اجرت ہے؟ اُس نے عرض کیا تین صاع۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک صاع کم کروا کر اُس کو اُس کا اجر (دو صاع) عطا فرمایا۔

(۲۱۳۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بِكَسْبِ الْحَجَّامِ بالجَلَمين بَأْسًا.

(۲۱۳۸۱) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حجام کی کمائی میں کوئی حرج نہیں ہے جو وہ قینچی کے ساتھ کمائے۔

(۲۱۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآجَرَ الْحَجَّامَ ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ. (بخاری ۲۱۰۳۔ ابوداؤد ۳۴۱۶)

(۲۱۳۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت دی، اگر حجام کی کمائی حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو عطا نہ فرماتے۔

(٢١٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَغُلَامٌ لَهُ يَحْجُمُهُ قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ! مَا تَصْنَعُ بِخَرَاجِ هَذَا ؟ قَالَ : آكُلُهُ وَأُوكِلُهُ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

(۲۱۳۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ایک غلام آپ رضی اللہ عنہ ان کا غلام ان کی حجامت کر رہا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ آپ اس اجرت کا کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کو خود بھی کھاؤں گا اور اس کو بھی کھلاؤں گا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے غلام کے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(٢١٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الطُّهَوِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَجَّامِ حِينَ فَرَغَ : كَمْ خَرَاجُك ؟ قَالَ : صَاعَانِ ، قَالَ : فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا ، فَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْته صَاعًا. (ابن ماجه ٢١٦٣۔ احمد ١/ ٩٠)

(۲۱۳۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر حجام سے دریافت کیا کہ تیری اجرت کتنی ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ دو صاع۔ حجام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک صاع کم کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا اور میں نے اس کو ایک صاع دے دیا۔

(٢١٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآجَرَهُ ، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَمْ يُعْطِهِ.

(۲۱۳۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور اُس کو اجرت دی اور اگر اس کمائی میں کوئی حرج ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عطا نہ فرماتے۔

(٢١٣٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ : إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِي غُلَامٌ حَجَّامٌ ، وَيَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنِّي آكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَا يَزْعُمُونَ شَيْئًا ، إِنَّمَا تَأْكُلِينَ خَرَاجَ غُلَامِكَ ، وَلَسْت تَأْكُلِينَ ثَمَنَ الدَّمِ.

(۲۱۳۸٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کیا میں عراق سے ہوں، میرا ایک غلام ہے جو حجامت کرتا ہے، عراق کے لوگوں کا خیال ہے کہ میں خون کی کمائی کھاتی ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کچھ بھی گمان نہیں کرتے، تو اپنے غلام کی کمائی کھاتی ہے، خون کی کمائی نہیں کھاتی۔

(٢١٣٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ عُمَالَتَهُ دِينَارًا. (طبرانی ٧٨٣٠)

(۲۱۳۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو مزدوری میں ایک دینار عطا فرمایا۔

(٢١٣٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا معمر ابْنُ سام، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَجِمَ الرَّجُلُ، وَلَا يُشَارِطُ.

(۲۱۳۸۸) حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آدمی پچھنے لگوائے اور حجام کے ساتھ شرط نہ لگائے۔

(٢١٣٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :هُوَ سُحْتٌ.

(۲۱۳۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں حجام کی کمائی رشوت ہے۔

(٢١٣٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ كَسْبَ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۰) حضرت سفیان، حضرت منصور اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ حجام کی کمائی کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢١٣٩١) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حدثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٣٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ :أَنَّ أَبَاهُ اشْتَرَى غُلَامًا لَهُ حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهُ ، وَقَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ.

(۲۱۳۹۲) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کے اوزار توڑ ڈالے اور فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٣٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ غِلْمَةً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ غُلَامٌ حَجَّامٌ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا كَسْبَهُ فِي عَلَفِ النَّاضِحِ.

(۲۱۳۹۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے نوجوانوں کے لئے ایک حجام تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم فرمایا کہ اس کی کمائی اونٹوں کے چارے میں استعمال کرو۔

(٢١٣٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.

(۲۱۳۹۴) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجامت کی کمائی، زانیہ کے مہر کی کمائی اور کتے کی قیمت حرام ہیں۔

(٢١٣٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَأَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كَسْبَ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۵) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ حجام کی کمائی کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۳۱) فی الرّجل یتصدّق بِالصّدقةِ ثمّ یردّھا إلیہِ المِیراث

کوئی شخص صدقہ کرے اور وہی چیز وراثت میں دوبارہ اُس کو مل جائے

(۲۱۳۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي تَصَدَّقْت عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ أُمِّي وَبَقِيَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَ لَهَا : وَجَبَ أَجْرُك ، وَرَجَعَتْ إِلَيْك فِي الْمِيرَاثِ. (مسلم ۸۰۵۔ ابوداؤد ۱٦۵۳)

(۲۱۳۹٦) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے اپنی والدہ پر ایک باندی صدقہ کی تھی، میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور باندی میرے پاس رہ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اجر پورا ہوگیا اور وہ باندی وراثت میں تیری طرف لوٹ آئی۔

(۲۱۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمِّهِ بِأَمَةٍ فَكَاتَبَتْهَا ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ ، فَسَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ : أَنْتَ تَرِثُ أُمَّك ، وَإِنْ شِئْتَ وَجَّهْتَهَا فِي الْوَجْهِ الَّذِي كُنْتَ وَجَّهْتَهَا فِيهِ ، قَالَ حُمَيْدٌ : فَلَقَدْ رَأَيْتهَا يُقَالُ لَهَا لَبِيبَةُ.

(۲۱۳۹۷) حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کو باندی صدقہ کی، اس کی والدہ نے اس باندی کو مکاتبہ بنالیا، پھر اُس کا انتقال ہوگیا تو باندی وراثت میں دوبارہ اسی کو مل گئی، اُس شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اپنی والدہ کے ترکہ کا وارث بنے گا، اور اگر تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کرنا چاہے جو پہلے کرتا تھا تو کرسکتا ہے۔ حضرت حمیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا نام لبیبہ تھا۔

(۲۱۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ، ثُمَّ يَرِثُهَا ، قَالَ : إِذَا رَدَّهَا إِلَيْهِ كِتَابُ اللهِ فَلاَ بَأْسَ بِهَا ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۱۳۹۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کوئی چیز صدقہ کرے پھر وہ اُس کو وراثت میں واپس مل جائے: فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس کو مل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّدَقَةِ إِذَا وَرِثَهَا : قَالَ : يَجْعَلُهَا فِي مِثْلِ الْوَجْهِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ.

(۲۱۳۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی صدقہ کرنے کے بعد وراثت میں دوبارہ اُس کا مالک بن جائے تو جو اُس کے ساتھ پہلے کرتا تھا وہی کرے۔

(۲۱٤۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۱۴۰۰) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(٢١٤٠١) حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَهَا.

(۲۱۴۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اُس کو کھالیا جائے۔

(٢١٤٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَهَا.

(۲۱۴۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢١٤٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُطْعِمَكَ حَرَامًا.

(۲۱۴۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس کو کھالو، اللہ تعالیٰ نے اُس کا کھانا تم پر حرام نہیں کیا۔

(٢١٤٠٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا رَدَّ عَلَيْكَ سِهَامُ الْفَرَائِضِ ، فَهُوَ لَكَ حَلاَلٌ.

(۲۱۴۰۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز بھی میراث میں حصہ بن کر آپ کو ملے اُس کا کھانا آپ کے لئے حلال ہے۔

(٢١٤٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَتْ صَدَقَةٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ حَقٌّ يَرَى أَنْ يُوَجِّهَهَا فِي مِثْلِ مَا كَانَتْ فِيهِ.

(۲۱۴۰۵) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز صدقہ کرتے اور وہ میراث میں اُن کو اگر واپس مل جاتی تو اُس کے ساتھ وہی معاملہ کرتے (اُس کے ساتھ اسی طرح پیش آتے) جس میں وہ پہلے تھا۔

(٢١٤٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا رَدَّهَا إِلَيْهِ حَقٌّ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۱۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ وراثت میں واپس آپ کو مل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢١٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ، ثُمَّ يَرِثُهَا ، قَالَ : إِنَّ السِّهَامَ لَمْ تَزِدْهَا إِلاَّ حَلاَلاً.

(۲۱۴۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو صدقہ کرے پھر وہی چیز اُس کو میراث میں مل جائے تو میراث میں اُس کا حصہ اس میں حلّت کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کرے گا۔

(٢١٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ فِي الْمِيرَاثِ ، قَالَ : يَجْعَلُهَا مِنْ حِصَّةِ غَيْرِهِ.

(۲۱۴۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقہ کرے پھر وہی چیز وراثت میں اُس کو واپس مل رہی ہو تو اُس کو کسی دوسرے وارث کے حصہ میں ڈال دے۔

(٢١٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُزَرِّعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْهَا فَقَالَ : إِنْ أَخَذَهَا فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ أَمْضَاهَا أَفْضَلُ.

(۲۱۴۰۹) حضرت مُزرّع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تو

اپنے حصہ میں لے لے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر چھوڑ دے تو یہ افضل ہے۔

(۲۱٤۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَجْعَلُهَا فِي مِثْلِهَا.

(۲۱۴۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسی کے مثل میں اُس کو رکھے گا (دوبارہ صدقہ کر دے گا)۔

(۲۱٤۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا.

(عبدالرزاق ۱۶۲۲۹)

(۲۱۴۱۱) حضرت عمر ارشاد فرماتے ہیں کہ منت والی اونٹنی اور صدقہ اُسی دن کے لئے ہیں۔ (قیامت کے دن کے لئے)۔

(۱۳۲) فِي الرّجلِ يقرِض الرّجل القرض

کوئی شخص کسی دوسرے کو قرض دے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أبو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۲۱٤۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِم ثُمَّ يَأْخُذُ بِقِيمَتِهَا طَعَامًا :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۴۱۲) حضرت ابن عمر اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو دراہم قرضہ میں دے اور بدلہ میں اُس سے کھانا (گندم) وصول کرے۔

(۲۱٤۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَحَمَّادٍ وعِكْرِمَةَ ، قَالوا :كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۱۴۱۳) حضرت سعید بن جبیر، حضرت حماد اور حضرت عکرمہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱٤۱٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ :إِذَا كَانَ أَصْلُ الْحَقِّ دَيْنًا فَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ إلاَّ مَا بِعْته بِهِ ، فَإِذَا كَانَ قَرْضًا فَلاَ يَضُرُّك أَنْ تَأْخُذَ غَيْرَ مَا أَقْرَضْتَهُ.

(۲۱۴۱۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب اصل حق دین ہو (یعنی مدت متعین ہو) تو جو چیز دی ہے وہی وصول کر، اور اگر قرض ہو (مدت متعین نہ ہو) تو جو قرض دیا ہے اُس کے غیر جنس لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱٤۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ فَأَتَاهُ فَتَقَاضَاهُ فَقَالَ :خُذْ بِحَقِّكَ شَعِيرًا ، أَوْ حِنطَةً ، أَوْ تَمْرًا ، أَوْ شَيْئًا غَيْرَ الذَّهَبِ ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ دَرَاهِمُهُ قَرْضًا فَإِنَّهُ يَأْخُذُ بِهَا مَا شَاءَ.

(۲۱۴۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے کسی شخص پر کچھ دراہم قرض ہوں، اور وہ اُس کے پاس آکر قرض کا مطالبہ کرے اور مقروض کہے کہ اس کے بدلے جو، گندم، کھجور یا سونے کے علاوہ کوئی چیز رکھ لے تو کوئی حرج نہیں، جب اُس کے درہم دوسرے پر قرض ہوں تو وہ اُس کے بدلے اُس سے جو چاہے وصول کر سکتا ہے۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : بِعْت جُزُورًا بِدَرَاهِمَ إلَى الْحَصَادِ ، فَلَمَّا حَلَّ قَضَوْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالسُّلْتَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : لاَ يَصْلُحُ ، لاَ تَأْخُذْ إلاَّ دَرَاهِمَ.

(۲۱۴۱۶) حضرت ابن حرملۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اونٹنی اس بات پر فروخت کی کہ کٹائی کے دن مجھے درہم بدلے میں چاہئیں۔ جب سپردگی کا وقت آیا تو میرے لیے گندم، جو اور گیہوں کا فیصلہ کیا تو میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے، دراہم کے علاوہ کوئی چیز وصول نہ کرنا۔

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ عَبْدًا رَخِيصًا.

(۲۱۴۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا دوسرے پر دین ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اُس سے (اُس کے بدلہ میں) سستا غلام لے لے۔

(۱۲۳) فِي الرَّجلِ يعطِي الرّجل الدَّرَاهِمَ بِالأرضِ ويأخذ بِغيرِها

کوئی شخص کسی آدمی کو ایک شہر میں پیسے دے اور دوسرے شہر میں پہنچ کر اُس سے وصول کر لے

(۲۱۴۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ حَفْص أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الْمَالَ بِالْمَدِينَةِ وَيَأْخُذَ بِإِفْرِيقِيَّةَ

(۲۱۴۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مدینہ منورہ میں پیسے دیئے جائیں اور افریقہ جا کر وصول کر لیے جائیں۔

(۲۱۴۱۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ حَفْص أبي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۴۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱۴۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُؤْخَذَ الْمَالُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَيُعْطَى بِأَرْضِ الْعِرَاقِ ، وَيُؤْخَذَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَيُعْطَى بِأَرْضِ الْحِجَازِ.

(۲۱۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ حجاز پہنچ کر مال وصول کر لیا جائے جبکہ وہ عراق

میں دیئے ہوں اور عراق میں وصول کر لیے جائیں جبکہ وہ حجاز میں دیئے ہوں۔

(٢١٤٢١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ لَمْ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۴۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٤٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ وَخَارِجَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْمَالَ بِالْحِجَازِ وَيُعْطِيهِ بِالْعِرَاقِ ، أَوْ بِالْعِرَاقِ وَيُعْطِيهِ بِالْحِجَازِ.

(۲۱۴۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ حجاز میں وہ مال وصول کر لیتے تھے جو وہ عراق میں دیتے تھے یا عراق میں وہ مال وصول کر لیتے تھے جو وہ حجاز میں (قرض) دیا کرتے تھے۔

(٢١٤٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ يَأْخُذُ الدَّرَاهِمَ بِالْحِجَازِ وَيُعْطِيهِ بِالْعِرَاقِ.

(۲۱۴۲۳) حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود رحمہ اللہ دراہم حجاز میں وصول کر لیتے (جبکہ) دیتے عراق میں تھے۔

(٢١٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الدَّرَاهِمَ بِالْبَصْرَةِ وَيَأْخُذَهَا بِالْكُوفَةِ.

(۲۱۴۲۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ بصرہ میں دراہم دے کر کوفہ میں وصول کر لیے جائیں۔

(٢١٤٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّفْتَجَةِ.

(۲۱۴۲۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسید لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جُعْدُبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا جُذَاذَ خَمْسِينَ وَسْقًا تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا ، فَقَالَ لَهَا عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ : إِنْ شِئْتَ وَفَّيْتُكِيهَا هُنَا بِالْمَدِينَةِ وَتُوفِينَهَا بِخَيْبَرَ ، فَقَالَتْ : حَتَّى أَسْأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ : وَكَيْفَ بِالضَّمَانِ ؟. (عبدالرزاق ۱۴۶۴۳)

(۲۱۴۲۶) حضرت زینب الثقفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جذاذ کو پچاس وسق کھجور اور بیس وسق جَو عطا فرمائی، حضرت عاصم بن عدی رحمہ اللہ نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہیں تو ہم تجھے یہ مدینہ منورہ میں دے دیں اور تو ہمیں خیبر میں دے دے، انہوں نے عرض کیا: (ٹھہر جاؤ) یہاں تک کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کرلوں، پس انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ضمان کون دے گا؟

(٢١٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُعْطِي التُّجَّارَ الْمَالَ هَاهُنَا وَيَأْخُذُ مِنْهُمْ بِأَرْضٍ أُخْرَى ، فَذُكِرَ ، أَوْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ.

(۲۱۴۲۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ تاجروں کو مال یہاں سے دیتے اور دوسری جگہ پہنچ کر وصول فرما

لیتے، اس بات کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے ہوا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بطور شرط ایسا نہ کیا گیا ہو تو تب درست ہے۔

(٢١٤٢٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّفْتَجَةِ ، وَكَانَ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ يَكْرَهُهَا.

(۲۱۴۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسید حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت میمون بن ابو شبیب اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٤٢٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ : أُعْطِي الصَّرَّافَ الدِّرْهَمَ بِالْبَصْرَةِ وَآخُذُ السَّفْتَجَةَ ، آخُذُ مِثْلَ دَرَاهِمِي بِالْكُوفَةِ ، فَقَالَ : أَنَّمَا يُفْعَلُ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ اللُّصُوصِ ، لاَ خَيْرَ فِي قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۴۲۹) حضرت دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا: صراف کو بصرہ میں دراہم دے کر اُس سے رسید حاصل کی جا سکتی ہے؟ اُس جیسے دراہم کوفہ میں جا کر اُس سے وصول کر لیئے جائیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ چوروں کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے، البتہ اُس قرض میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جس میں نفع (سود) ہو۔

(١٢٤) فِي شهادةِ الصِّبيانِ

بچوں کی گواہی کا بیان

(٢١٤٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : تجوز شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۱۴۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بچوں کی گواہی بعض کی بعض کے خلاف جائز ہے۔

(٢١٤٣١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عن الشيباني ، عن الشعبي ، عن شريح : أنه كان يجيز شهادة الصبيان ، بعضهم على بيع بعض.

(۲۱۴۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ بعض بچوں کی گواہی ایک دوسرے پر بیع کے معاملہ میں صحیح سمجھتے تھے۔

(٢١٤٣٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ وَيُؤْخَذُ بِأَوَّلِ قَوْلِهِمْ.

(۲۱۴۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بچوں کی گواہی جائز ہے، اور اُن کی پہلی بات لی جائے گی۔

(٢١٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ وَلَيْسُوا مِمَّنْ يُرْضَى ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : هُمْ أَحْرَى إِذَا سُئِلُوا عَمَّا رَأَوْا أَنْ يَشْهَدُوا ، وقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : فَمَا رَأَيْت الْقُضَاةَ أَخَذَتْ إلاَّ بِقَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۲۱۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بچوں کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ جبکہ بچے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ میں نہیں آتے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس چیز کے زیادہ مستحق اور لائق ہیں جس کو چیز کو وہ دیکھیں اور اُس کے متعلق اُن سے سوال کیا جائے تو وہ گواہی دیں، اور حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاضیوں کو نہیں دیکھا کہ وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ کسی کا قول لیتے ہوں۔

(٢١٤٣٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۴۳۴) بچوں کی گواہی بڑوں کے خلاف جائز نہیں اور بچوں کی گواہی بچوں کے خلاف جائز ہے جب ان کے درمیان کوئی لڑائی، تفرقہ ہو جائے۔

(٢١٤٣٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ ، وَيَأْبَاهُمْ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۱۴۳۵) حضرت شریح رحمہ اللہ بچوں کی گواہی دانت اور موضحہ زخم میں جائز سمجھتے تھے اور اس کے علاوہ ان کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

(٢١٤٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَرْيَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ : إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ عَشَرَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۴۳۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچے کی عمر پندرہ برس ہو جائے، تو اُس کی گواہی معتبر (جائز) ہے۔

(٢١٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : شهد غُلَام عِنْدَ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ، فَأَرْسَلَ إِلَى سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَهَادَتِهِ ، قَالاَ : إِنْ كَانَ أَنْبَتَ فَأَجِزْ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۴۳۷) حضرت داؤد بن حصین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس ایک بچے نے گواہی دی، جس کا نام سلمہ بن عبد الرحمٰن المخزومی تھا۔ حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اُس کی گواہی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اُس کے زیر ناف کچھ بال آچکے ہیں تو اُس کی گواہی معتبر ہے۔

(٢١٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ: تُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْتَثْبَتُونَ.

(۲۱۴۳۸) حضرت ابن سیرین بچوں کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُن کی گواہی لکھ لی جائے گی اور اُس کی تحقیق اور چھان بین کی جائے گی۔

(٢١٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُسْتَثْبَتُونَ.

(۲۱۴۳۹) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ تحقیق کی جائے گی۔

(۲۱۴۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الصَّبِيِّ.

(۲۱۴۴۰) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچوں کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(۲۱۴۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّغَارِ حَتَّى يَكْبُرُوا.

(۲۱۴۴۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں بڑے ہونے سے پہلے بچوں کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصَّبِي.

(۲۱۴۴۲) حضرت عامر ؒ بچوں کی گواہی کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۴۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ : شَهِدْت عِنْدَ شُرَيْحٍ وَأَنَا غُلاَمٌ فَقَالَ : بِإِصْبَعِهِ فِي بَعْضِ جَسَدِي : حَتَّى تَبْلُغَ.

(۲۱۴۴۳) حضرت سلیمان الھمدانی ؒ فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو میں نے حضرت شریح ؒ کے سامنے گواہی دی، آپ ؒ نے میرے کچھ جسم کو انگلی سے چھوکر فرمایا: بالغ ہونے سے قبل گواہی معتبر نہیں۔

(۲۱۴۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى صِبْيَانٌ مِنَ الْحَيِّ لَمْ يَبْلُغُوا ، فَقَالَ : اُكْتُبْ : شَهِدَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَهُمْ صِغَارٌ لَمْ يَبْلُغُوا ، فَإِذَا بَلَغُوا فَإِنْ ثَبَتُوا عَلَى شَهَادَتِهِم جَازَتْ ، وَإِنْ رَجَعُوا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۱۴۴۴) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلی ؒ کے پاس محلّے کے کچھ بچوں نے گواہی دی جو نابالغ تھے، آپ ؒ نے فرمایا: فلاں، فلاں کی گواہی لکھ لو، جب بالغ ہو جائیں تو دیکھنا کہ اگر اُس پر ثابت اور برقرار ہیں تو گواہی معتبر ہے اور اگر رجوع کرلیں تو وہ گواہی کالعدم ہوگی۔

(۲۱۴۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ وَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ عَنْهَا.

(۲۱۴۴۵) حضرت شعبی ؒ بچوں کی گواہی معتبر سمجھتے تھے۔

(۲۱۴۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ غِلْمَانَ فِي آمَّةٍ ، وَقَضَى فِيهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۲۱۴۴۶) حضرت شریح ؒ نے باندی کے معاملہ میں بچے کی گواہی کو قبول کیا اور چار ہزار دراہم کا فیصلہ سنایا۔

(۲۱۴۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۱۴۴۷) حضرت علی ؓ بچوں کی گواہی بچوں کے بارے میں جائز سمجھتے تھے۔

(١٢٥) فِي القصّارِ والصّبّاغِ وغيرِهِ

رنگ ریز وغیرہ کا بیان

(٢١٤٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عَبيدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا ضَمَّنَ نَجَّارًا.

(۲۱۴۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھئی کو ضامن بنایا۔

(٢١٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ يُحَدِّثُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَمَّنَ الصُّنَّاعَ الَّذِينَ انْتَصَبُوا لِلنَّاسِ فِي أَعْمَالِهِمْ مَا أَهْلَكُوا فِي أَيْدِيهِمْ.

(۲۱۴۴۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کاریگروں کو ان کے ہاتھوں ضائع ہونے والی چیزوں کا ضامن قرار دیا ہے۔

(٢١٤٥٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَالصَّوَّاغَ ، وَقَالَ : لاَ يُصْلِحُ النَّاسَ إِلاَّ ذَلِكَ.

(۲۱۴۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رنگ ساز اور رنگ ریز کو ضامن بنایا اور فرمایا: لوگوں کے لیے اسی میں بہتری ہے۔

(٢١٤٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَقَالَ : أَعْطِهِ ثَوْبَهُ ، أَوْ شَرْوَاهُ.

(۲۱۴۵۱) حضرت قاضی شریح رحمہ اللہ نے رنگ ساز کو ضامن بنایا اور فرمایا: نقصان کی صورت میں وہی کپڑا دے یا اس جیسا کپڑا دے۔

(٢١٤٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَا يُضَمِّنَانِ الْقَصَّا شرواه يَوْمَ أَخْذِهِ.

(۲۱۴۵۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ رنگ ساز کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(٢١٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي قَصَّارٍ خَرَقَ ثَوْبًا : يضْمَنُ قِيمَتَهُ وَيَأْخُذُ ثَوْبَهُ إِلَيْهِ.

(۲۱۴۵۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اگر کپڑا پھاڑ دے تو وہ اُس کی قیمت کا ضامن ہوگا اور اُس سے کپڑا وصول کیا جائے گا۔

(٢١٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَصَّارِ إِذَا أَفْسَدَ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ ، قَالَ وَكَانَ لاَ يُضَمِّنُهُ غَرَقًا ، وَلاَ حَرْقًا ، وَلاَ عَدُوًّا مُكَابِرًا.

(۲۱۴۵۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اگر خراب کر دے تو وہ ضامن ہے، اور اگر وہ چیز ڈوب جائے یا جل جائے یا دشمن برباد کر دے تو ضامن نہ ہوگا۔

(۲۱٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ :أَمَرَنِي جَارٌ لِي قَصَّارٌ يُقَالُ لَهُ ثَابِتٌ :أسأل له إِبْرَاهِيمَ : عَنْ رَجُلٍ أَعْطَى غُلاَمًا لَهُ ثَوْبًا فَضَاعَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :أَلَيْسَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غُلاَمه ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۴۵۵) حضرت اعمش ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ میرے پڑوسی ثابت نے جو رنگ ساز تھا مجھے کہا کہ میں حضرت ابراہیم ریلیٹیا سے دریافت کروں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو کپڑے دیئے، اُس نے وہ ضائع کر دیئے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو آپ ریلیٹیا نے فرمایا کہ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اُس کا غلام ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ریلیٹیا نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱٤٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَائِكٍ مَشَى فِي غَزْلٍ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ ، فَوَقَعَتْ شَرَارَةٌ فَأَحْرَقَتِ الْغَزْلَ ، قَالَ :يضمَنُ.

(۲۱۴۵۶) حضرت مغیرہ ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریلیٹیا سے دریافت کیا کہ کپڑا بننے والا اونی کپڑوں میں (اون) آگ کے انگاروں کے پاس سے گزرا تو آگ کے انگارے نے اُس اون کو جلا ڈالا، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریلیٹیا نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱٤٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:يضمَنُ الصَّبَّاغُ وَالْقَصَّارُ وَكُلُّ أَجيرٍ مُشْتَرَكٍ.

(۲۱۴۵۷) حضرت حکم ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اور ہر مشترک اجیر ضامن ہوگا۔

(۲۱٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ وَمُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُضَمَّنُ الْقَصَّارُ إلاَّ مَا جَنَتْ يَدُهُ.

(۲۱۴۵۸) حضرت عامر ریلیٹیا فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اُسی کا ضامن ہوگا جو اُس کے ہاتھوں نے کیا ہو۔ (جو خرابی اُس کی وجہ سے آئی ہو)۔

(١٣٦) فِي الأمةِ تزعم أنّها حرّةٌ

اگر کوئی باندی خود کو آزاد قرار دے (اور اس سے شادی کر لی جائے تو) کیا حکم ہے؟

(۲۱٤٥٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أَمَةً أَتَتْ قَوْمًا فَغَرَّتْهُمْ وَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلاَدًا فَوَجَدُوهَا أَمَةً ، فَقَضَى عُمَرُ بِقِيمَةِ أَوْلاَدِهَا فِي كُلِّ مَغْرُورٍ غُرَّةً.

(۲۱۴۵۹) حضرت سلیمان بن یسار ریلیٹیا سے مروی ہے کہ ایک باندی (ہجرت کر کے) ایک قوم کے پاس آئی اور اُن کو دھوکہ دیا، اور کہا کہ وہ آزاد ہے، ایک شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس سے کچھ بچے بھی ہو گئے، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو باندی ہے تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی اولاد کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ یہ فرماتے ہوئے کیا کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ دھوکہ ہو اُس
جرمانے کے طور غرہ (غلام یا باندی) دی جائے گی۔

(٢١٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، أَنَّ أَمَةً أَتَتْ طَيِّئًا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَ
رَجُلٌ ، ثُمَّ إِنَّ سَيِّدَهَا ظَهَرَ عَلَيْهَا فَقَضَى عُثْمَانُ أَنَّهَا وَأَوْلاَدَهَا لِسَيِّدِهَا ، وَجَعَلَ لِزَوْجِهَا مَا أَدْرَكَ مِنْ مَتَاعِ
وَجَعَلَ فِيهِمَ السُّنَّةَ ، أَوِ الْمِلَّةَ : فِي كُلِّ رَأْسٍ رَأْسَيْنِ.

(۲۱۴۶۰) حضرت خلاس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک باندی قبیلہ طی ء میں آئی، اس نے کہا کہ وہ آزاد ہے، اُس کو آزاد سمجھتے ہو
ایک شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کرلیا، پھر اُس باندی کا آقا اُس کو لینے آگیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ باندی اور اُ
کے بچے آقا کو ملیں گے، اُور اُس کے شوہر کے لئے وہ ہے جو وہ سامان میں سے پالے۔ پھر آپ نے لوگوں میں یہ طریقہ جا
فرمادیا کہ ہر ایک نفس میں دو نفس ہیں۔

(٢١٤٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْته ، عَنْ جَارِيَةٍ أَبِقَتْ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْ
أُخْرَى ، فَأَتَتْ قَوْمًا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَرَغِبَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ عَلِمُوا أَنَّهَا أَ
فَجَاءَ مَوْلاَهَا فَأَخَذَهَا ، قَالَ : يَأْخُذُ الْمَوْلَى أَمَتَهُ ، وَيَفْدِي الأَبُ أَوْلاَدَهُ بِغُرَّةٍ غرَّةٍ.

(۲۱۴۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک باندی ایک شہر سے بھاگ کر دوسرے شہر چلی گئی، اور ایک قوم کے پاس آ
اپنے آپ کو آزاد ظاہر کیا، تو اس میں ایک شخص نے رغبت کی اور اُس کو پسند کر کے اُس کے ساتھ نکاح کرلیا اور اُس سے کچھ بچے
ہو گئے، پھر پتہ چلا کہ وہ تو باندی ہے اور اُس کا آقا بھی آگیا تو کیا وہ اُس باندی کو لے جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آقا
باندی کو لے جائے گا اور اُس کے بچوں کے باپ کے لئے غلام یا باندی ہے۔ (اُس کو غلام یا باندی دے گا)۔

(٢١٤٦٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ نِصَاحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :
وَلَدِ كُلِّ مَغْرُورٍ غُرَّةٌ.

(۲۱۴۶۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دھوکے سے کیے گئے نکاح سے پیدا ہونے والے ہر بچے کے بدلے
ایک غرہ (غلام یا باندی) ہے۔

(١٢٧) فِي الرَّجلِ يحجر على غلامِهِ

کوئی شخص اگر غلام کو تصرف (تجارت) وغیرہ کرنے سے روک دے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٤٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِي
قَالَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا ، أَوْ رَجُلاً مَحْجُورًا عَلَيْهِ فَمَالُهُ أَتْوَى.

٢١٤٦١) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جسے تجارت سے روکا گیا تھا تو اس نے اپنا ...ں ضائع کر دیا۔

٢١٤٦...) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَتَى أَهْلَ سُوقِهِ فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ حَجَرَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يُخَالِطَهُ.

٢١٤٦٤) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آقا بازار والوں کے پاس آ کر انہیں بتا دے کہ اس نے اپنے غلام کو تجارت ...ے روک دیا ہے تو پھر کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اُس کے ساتھ معاملات کرے۔

٢١٤٦...) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :إذَا حَجَرَ الرَّجُلُ عَلَى عَبْدِهِ فِي أَهْلِ سُوقِهِ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ.

٢١٤٦...) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو بازار میں بازار والوں کے سامنے سے تصرف وغیرہ کرنے سے ...ک دے تو اُس سے بیع وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔

٢١٤٦...) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْحَجْرِ شَيْئًا.

٢١٤٦...) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تجارت سے روکے جانے کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

٢١٤٦...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَكَّارٍ الْعَنَزِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً حَجَرَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ فَرُفِعَ إلَى عَلِيٍّ فَقَالَ : كُنْت تُرْسِلُهُ بِدِرْهَمٍ يَشْتَرِي بِهِ لَحْمًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَجَعَلَهُ مَأْذُونًا لَهُ.

٢١٤٦...) حضرت بکار العنزی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو تجارت سے روک دیا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ...ملہ لے گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک سے دریافت کیا کہ کیا تو اسے درہم دے کر گوشت وغیرہ لینے بھیجتا ہے؟ اُس نے عرض کیا ...جی ہاں، یہ سن کر آپ نے اس غلام کو تجارت کرنے کی اجازت دے دی۔

(١٣٨) من كره الحجر على الحرّ ومن رخّص فِيهِ

جو حضرات آزاد شخص کو تجارت سے روکنے کو ناپسند کرتے ہیں اور جو حضرات اُس کی اجازت دیتے ہیں

٢١٤٦...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُحْجَرُ عَلَى حُرٍّ.

٢١٤٦...) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد شخص کو تجارت سے نہیں روکا جائے گا۔

٢١٤...) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا وَأَتَاهُ رَجُلٌ ، مَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ قَدَ اسْتَعْدَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ :إنَّ ابْنَ أَخِي يُكْثِرُ أَكْلَ السُّكَّرِ ، يُعَرِّضُ بِالشَّرَابِ ، قَالَ شُرَيْحٌ :أَمْسِكْ عَلَيْهِ مَالَهُ ، وَأَنْفِقْ عَلَيْهِ بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ :وَكَانَ ابْنُ أَخِيهِ قَدْ خَرَجَتْ لِحْيَتُهُ.

(۲۱۴۶۹) حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھا ایک شخص آیا اُس کے ساتھ اُس کا بھتیجا جس کے خلاف وہ مدد چاہ رہا تھا، اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا نشہ آور اشیاء بہت کھاتا ہے (اس کا اشارہ شراب کی طرف تھا) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اُس کا جیب خرچ روک دے اور اُس پر اچھے طریقے سے خرچ کر، حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اُس کے بھتیجے کی داڑھی کے بال آچکے تھے۔

(۲۱٤۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ ، أَوْ أَنْكَرَ عَقْلَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ ، أَوْ أَنْكَرَ عَقْلَهُ حُجِرَ عَلَيْهِ.

(۲۱۴۷۰) حضرت عبد الملک بن مغیرۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دریافت کیا کہ وہ بوڑھا شخص جس کی عقل زائل ہو چکی ہو یا ناسمجھ ہو چکا ہو، (اُس کا کیا حکم ہے؟) آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو لکھا کہ جب اُس کی عقل زائل ہو جائے ناسمجھ ہو جائے تو اُس کو تجارت وغیرہ سے روک دیا جائے گا۔

(۲۱٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوًا مِنْهُ.

(۲۱۴۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۲۹) مَنْ كَانَ يردّ مِن الحمقِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ (غلام اور باندی کو) حماقت کی وجہ سے واپس کیا جائے گا

(۲۱٤۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْحُمْقِ الْبَاتَ.

(۲۱۴۷۲) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حماقت کی وجہ سے (باندی یا غلام کو) واپس کر دیا جائے گا۔

(۲۱٤۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْمُعَلَّى ، مَوْلًى لِبَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَاخْتُصِمَ إِلَيْهِ فِي جَارِيَةٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا جَارِيَةً فَوَجَدْتُهَا حَمْقَاءَ ! قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ مِنَ الْحُمْقِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ حُمْقٌ كَالْجُنُونِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ : تَذْكُرِينَ لَيْلَةَ وُلِدْتِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهَا : أَيَّ رِجْلَيْكِ أَطْوَلَ ؟ قَالَ : فَقَالَتْ بِإِحدَى رِجْلَيْهَا : هَذه ، قَالَ : فَرَدَّهَا.

(۲۱۴۷۳) حضرت زید ابو المعلّٰی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھا، اُس کے پاس باندی کا جھگڑا لایا گیا، ایک شخص نے کہا کہ میں نے اِس سے باندی خریدی تھی یہ تو احمق ہے، دوسرے نے کہا کہ مجھے تو نہیں کہ حماقت کی وجہ سے واپس لوٹایا جائے گا، اُس شخص نے عرض کیا کہ حماقت بھی تو جنون کی طرح ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس خا (باندی) سے فارسی میں دریافت کیا کہ تجھے وہ رات یاد ہے جس میں تو پیدا ہوئی تھی؟ اُس نے کہا کہ ہاں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سے پوچھا کہ تیری کون سی ٹانگ لمبی ہے؟ اُس نے ایک ٹانگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ، پس اُس کو واپس پہلے

کی طرف لوٹا دیا گیا۔

(٢١٤٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْهَوَجِ ، قَالَ : لاَ يُرَدُّ مِنْهُ إلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مَعْرُوفًا. يَعْنِي : حُمْقًا مَعْرُوفًا.

(۲۱۴۷۴) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ معمولی حماقت و نادانی کی وجہ سے واپس نہیں کیا جائے گا، ہاں البتہ اگر حماقت پاگل پن جیسی ہو تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔

(١٣٠) فِي الرَّجُلِ يشتري الغلام فيجد بِهِ قرعًا أو صلعًا

کوئی شخص غلام خریدے، پھر اس کے آدھے سر کو گنجا پائے یا گنجے پن کی بیماری میں مبتلا پائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٤٧٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الزَّعَافِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الصَّلَعِ.

(۲۱۴۷۵) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ گنجے پن کی وجہ سے غلام کو واپس کیا جائے گا۔

(٢١٤٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ غُلاَمًا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ بِهِ إذَا بِهِ قَرَعٌ ، فَخَاصَمَ صَاحِبَهُ إلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ : فَقَالَ : إنِّي اشْتَرَيْت مِنْ هَذَا هَذَا الْغُلاَمَ وَبِهِ قَرَعٌ ، فَانْظُرْ إلَى قَرَعِهِ فَإِنَّ الْقَرَعَ لاَ يَحْدُثُ ، قَالَ : فَقَالَ شُرَيْحٌ : لاَ أَجْمَعُ أَنْ أَكُونَ قَاضِيًا وَشَاهِدًا ، أَرِهِ غَيْرِي ، ثُمَّ ائْتِنِي بِهِمْ فَلْيَشْهَدُوا لَكَ ، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ : مَا بَاعَكَهُ وَبِهِ هَذَا الْقَرَعُ.

(۲۱۴۷۶) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے غلام خریدا پھر جب وہ اُس کو لے کر گیا تو وہ گنجا تھا، وہ شخص اس کے ساتھ جھگڑتے ہوئے حضرت شریح ؒ کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ میں نے اس سے غلام خریدا تھا یہ تو گنجا ہے آپ اس کے گنجے پن کو دیکھئے، یہ گنجا پن کوئی نیا نہیں ہے۔ حضرت شریح ؒ نے فرمایا: میں یہ نہیں کرسکتا کہ فیصلہ بھی کروں اور گواہ بھی بنوں، میرے علاوہ کچھ اور لوگوں کو بھی دکھا دو، پھر اُن کے ساتھ میرے پاس آؤ تا کہ وہ تمہارے حق میں گواہی دیں وگرنہ بیچنے والا قسم اٹھائے گا کہ اس نے گنجے پن کے ساتھ نہیں بیچا تھا۔

(١٣١) فِي بيعِ صكّاكِ الرِّزقِ

راشن کی پرچیوں کو فروخت کرنے کا بیان

(٢١٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِشِرَاءِ الرِّزْقِ إذَا خَرَجَت الْقُطُوطُ ، وَهِيَ : الصِّكَاكُ ، وَيَقُولُونَ : لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۴۷۷) حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت نے راشن کی پرچیاں خریدنے کو جائز قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں کہ قبضہ سے پہلے نہ بیچو۔

(٢١٤٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي صِكَاكَ الرِّزْقِ ، فَنَهَى عُمَرُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَقْبِضَ.

(۲۱۴۷۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حکیم بن حزام راشن کی پرچیوں کو بیچتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

(٢١٤٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۴۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے۔

(٢١٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ بَيْعِ الرِّزْقِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ لاَ يَبِيعَهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۴۸۰) حضرت عامر سے راشن کی فروخت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں حرج نہیں لیکن قبضے سے پہلے نہ بیچو۔

(٢١٤٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الرزقِ إِذَا خَرَجَتِ الصِّكَاكُ.

(۲۱۴۸۱) حضرت محمد نے راشن کی پرچیاں نکلنے کے بعد اس کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢١٤٨٢) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن هشام ، عن الحسن : أنه كان يكرهه ويقول : إنه لا يجيء سواء ، ويقول إنهم يكيلون بالجريب ، ويقول : اشتر كيلا مسمى إلى أجل مسمى.

(۲۱۴۸۲) حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ اس میں برابری نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسلاف جریب کے ذریعے ماپتے تھے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مقررہ پیمانے کو مقررہ مدت تک کے لیے خریدو۔

(٢١٤٨٣) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن سلم بن عبد الرحمن ، عن الحارث ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أنه كره بيع الرزق حتى يقبض الصك.

(۲۱۴۸۳) حضرت ابراہیم نے پرچی کے حصول تک راشن کی بیع کو مکروہ کہا ہے۔

(٢١٤٨٤) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن معمر ، عن الزهري ، أنه كره بيع الرزق حتى يقبضه.

(۲۱۴۸۴) حضرت زہری نے قبضہ تک راشن کی بیع کو مکروہ کہا ہے۔

(۱۳۲) العبد يكون بين الرّجلين فيكاتبه أحدهما

ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پھر ان میں سے کوئی ایک اُس غلام کو مکاتب بنالے

(۲۱٤٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ كَاتَبَهُ أَحَدُهُمْ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ مَا أَخَذَ مِنْهُ فَيُقْسَمُ بَيْنَ شُرَكَائِهِ ، وَالْعَبْدُ بَيْنَهُمْ ، لاَ تَجُوزُ كِتَابَتُهُ.

قال: وكان عطاء يقول :عليه نفاذ عتقه كما يكون على الذى أعتق.

(۲۱۴۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو مکاتب بنالے، تو اُس شخص سے لے لیا جائے گا جو وہ مکاتب غلام سے وصول کرے اور وہ مال تینوں شرکاء کے درمیان تقسیم ہوگا، اور غلام تینوں کی ملکیت میں رہے گا اُس کا مکاتب بنانا جائز نہیں ہے۔

(۲۱٤٨٦) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُكَاتَبٍ كَانَ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ قَاطَعَهُ بَعْضُهُمْ وَتَمَسَّكَ بَعْضُهُمْ بِكِتَابَتِهِ فَلَمْ يُقَاطِعْهُ ، وَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالاً كَثِيرًا ، لِمَنْ تركته ؟ قَالَ :فَقَالَ :سَعِيد بْنَ الْمُسَيَّبِ :يستوفى الَّذِينَ تَمَسَّكُوا بَقِيَّةَ كِتَابَتِهِمْ ، ثُمَّ يَكُونُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۴۸۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک مکاتب تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہے، ان میں سے بعض نے اس کو کتابت سے علیحدہ کر دیا اور بعض نے مال کتابت وصول کیا اور علیحدہ نہ کیا، وہ مکاتب غلام فوت ہو گیا اور اس نے ترکہ میں بہت سے مال چھوڑا، تو اُس کا ترکہ کس کو ملے گا؟ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جنہوں نے مکاتب بنایا تھا اُن کو بقیہ مال کتابت دیا جائے گا پھر جو کچھ بچے گا وہ اُن کے درمیان مشترک ہوگا۔

(۲۱٤٨٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَكَاتَبَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، فَكَرِهَهُ حَمَّادٌ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ الْحَكَمُ بَأْسًا.

(۲۱۴۸۷) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے ان میں سے کسی ایک کا اُس کو مکاتب بنانا کیسا ہے؟ حضرت حماد نے اُس کو ناپسند فرمایا اور حضرت حکم نے اُس کی اجازت دی اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱٤٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي رَجُلٍ كَاتَبَ حِصَّتَهُ مِنْ عَبْدٍ ، قَالَ :إِنْ عَلِمَ أَصْحَابُهُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ رَدُّوهُ ، وَإِنْ أَدَّى لَمْ يُرَدَّ.

(۲۱۴۸۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص غلام میں اپنے حصہ کا مکاتب بنالے اگر ادائیگی سے قبل اُس کے ساتھیوں کو پتہ چل جائے تو رد کر دیا جائے گا اور اگر اُن کو معلوم ہونے سے پہلے ادائیگی ہو جائے تو رد نہیں کیا جائے گا۔

(۲۱٤۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ فَأَعْتَقَهُ رَجُلاَنِ مِنْهُمْ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ الْعَبْدُ وَلَهُ مَالٌ ، قَالَ :يَغْرم اللَّذَانِ أَعْتَقَا لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ ثُلُثَ ثَمَنِهِ ، ثُمَّ يَقْسِمُ مِيرَاثَهُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، لِكُلِّ رَجُلٍ سَهْمٌ.

(۲۱۴۸۹) حضرت عامر اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے دو نے اُس کو آزاد کر دیا، پھر غلام کا انتقال ہو گیا اور اُس نے کچھ مال چھوڑا تو جن دو نے غلام کو آزاد کیا تھا وہ تیسرے شخص کے لئے ثلث مال کا ضامن ہوں گے پھر اُس کے بعد اُس کی وراثت کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے اور ہر شریک کو ایک حصہ ملے گا۔

(۲۱٤۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكَاتِبَهُ أَحَدُهُمَا إلاَّ بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ، فَإِنْ فَعَلَ قَاسَمَهُ الَّذِي لَمْ يُكَاتِبْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ ، فَإِذَا اسْتَكْمَلَ الَّذِي كَاتَبَهُ مَا كَاتَبَهُ عَلَيْهِ عَتَقَ وَسَعَى فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ الَّذِي لَمْ يُكَاتِبْهُ وَالْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا.

(۲۱۴۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اسے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر مکاتب بنانا مکروہ ہے، اور اگر بغیر اجازت کے مکاتب بنالیا تو جتنا مال پہلا شریک غلام سے وصول کرے گا وہ مال دوسرے شریک کے ساتھ تقسیم کرے گا،، پھر غلام مکمل بدل کتابت ادا کر دے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور جس آقا نے اُس کو آزاد نہیں کیا تھا اُس کے لئے نصف قیمت میں سعی کرے گا اور اُس غلام کی ولاء دونوں کو ملے گی۔

(۱۳۳) فِي الرّجلِ يموت وعليهِ دينٌ إلى أجلٍ

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس پر قرض ہو، جس کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر ہو

(۲۱٤۹۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عن الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ قَالاَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ ، فَقَدْ حَلَّ دَيْنُهُ.

(۲۱۴۹۱) حضرت شعبی ریشیڈ اور حضرت ابراہیم ریشیڈ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اُس کے ذمہ قرض ہو ایک مقررہ مدت کے لئے تو اس کا قرض فوری ادا کیا جائے گا۔

(۲۱٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ :إِذَا أَوْثَقَ الْوَرَثَةُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ فَلَهُمْ أَجَلُ صَاحِبِهِمْ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :إِذَا مَاتَ ، فَقَدْ حَلَّ دَيْنُهُ.

(۲۱۴۹۲) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مقررہ مدت تک کے لئے قرض ہو؟ آپ نے فرمایا: جب اُس کے ورثاء صاحب حق کو ادائیگی کا یقین دلا دیں تو وہی مدت ہوگی جو مرحوم نے مقرر کی تھی۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مقروض فوت ہو جائے تو قرض فوراً ادا کرنا ہوگا۔

(۲۱٤۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ أَوْ أَفْلَسَ فَقَدْ حَلَّ مَا

عَلَيْهِ.

(٢١٤٩٣) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر مقروض فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جو کچھ اُس کے ذمہ تھا وہ اسی وقت سے لازم قرار پائے گا۔

(٢١٤٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ أَوْ أَفْلَسَ ، فَقَدْ حَلَّ مَا عَلَيْهِ.

(٢١٤٩٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مقروض فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جو کچھ اُس کے ذمہ تھا وہ اسی وقت سے لازم قرار پائے گا۔

(٢١٤٩٥) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَانُوا يَقْضُونَ فِي دَيْنِهِ إِلَى أَجَلٍ.

(٢١٤٩٥) حضرت ابن شہاب، حضرت ابوبکر بن محمد اور حضرت سعد بن ابراہیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ورثاء مقررہ وقت تک قرض کی ادائیگی کریں گے۔

(٢١٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ رَجُل ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا أَوْثَقَ له الْوَرَثَة فَهُوَ إلى أَجَلهُ.

(٢١٤٩٦) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ورثاء ادائیگی کی یقین دہانی کروادیں تو وہ مقررہ مدت پر ہی ادا کیا جائے گا۔

(٢١٤٩٧) حَدَّثَنَا ابن إدريس ، عن مطرف ، عن الشعبي ، قَالَ :ليس لميت شرط.

(٢١٤٩٧) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے لئے کوئی بھی شرط نہیں ہے۔

(١٣٤) فِي الرّجلِ يبيع البيع مِمّا يكال فيرفع لِلظّروفِ مِنه شَيْئاً

کوئی شخص پیمانے کے ذریعے ناپی جانے والی چیز بیچے اور برتن کے بدلے میں کچھ نکال لے تو کیا حکم ہے؟

(مثال کے طور پر وہ برتن اور برتن کے اندر موجود چیز کا سوکلوگرام کے بدلے وزن کرے، پھر سو میں دس گرام اس بنیاد پر کم کردے کہ وہ برتن کا وزن ہے۔)

(٢١٤٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ السَّمْنِ وَبَيْعَ الزَّيْتِ ، وَيَرْفَعُ لِلظُّرُوفِ كَذَا وَكَذَا ، وَيَقُولُ :لاَ إِلاَّ صَبًّا ، أَوْ وَزْنًا.

(٢١٤٩٨) حضرت طاؤس ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص گھی اور زیتون کی اس طرح بیع کرے کہ برتن کے بدلے میں کچھ کم

کردے اور کہے کہ یہ وزن کے طور پر ہے۔

(٢١٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقَطْرَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :الْقَطْرُ الرَّجُلُ يَبِيعُ الرَّجُلَ فَيُلْقِي لِلظُّرُوفِ شَيْئًا مِنَ الْوَزْنِ.

(۲۱۴۹۹) حضرت محمد رحمہ اللہ قطر کو ناپسند کرتے تھے، حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے بیع کرے اور وزن میں سے کچھ حصہ برتن کے لئے الگ ڈال دے۔

(٢١٥٠٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ ، عَنِ الَّذِي يَبِيعُ الْمَتَاعَ فِي البَوَاسِنِ وَقَدْ جَعَلُوا بَيْنَهُمْ وَزْنَ الظُّرُوفِ شَيْئًا مَعْلُومًا ، قَالَ :يَبِيعُهُ وَزْنًا كُلَّهُ وَالظُّرُوفُ مَعَهُ.

(۲۱۵۰۰) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا کہ لوگ بواسن میں سامان کی بیع کرتے ہیں اور برتن کے بدلے اُس میں کچھ معلوم مقدار میں ڈالتے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا پورے وزن کی بیع کریں اور برتن اُس کے ساتھ ہی ہوگا۔ (وزن کرنے میں برتن کو ساتھ ہی شمار کیا جائے گا)

(٢١٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالا ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السَّمْنَ أوالْعَسَلَ عَلَى أَنْ يَدْفَعَ مِنَ الظُّرُوفِ كَذَا وَكَذَا ، فَزَعَمُوا أَنَّهُ مَكْرُوهٌ.

(۲۱۵۰۱) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم سے دریافت کیا گیا کہ کوئی بھی شخص گھی یا شہد کی بیع اس طرح کرے کہ برتن کے بدلے میں کچھ خاص مقدار کا اضافہ کرے تو انہوں نے اس طرح کرنے کو ناپسند سمجھا۔

(٢١٥٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَعْرَابِيِّ يَجِيءُ بِالنِّحْيِ مِنَ السَّمْنِ وَيَبِيعُهُ وَيُلْقِي لِلنِّحْيِ أَمْنَانًا ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۵۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک اعرابی گھی کا برتن لے کر آیا اور وہ بیع اس طرح کرتا ہے کہ برتن کے بدلہ میں کچھ کیل ڈالتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٣٥) فِي الرّجلِ يشترِي مِن الرّجلِ السّلعة ويقول قد برئت إليك

کوئی شخص یہ کہتے ہوئے سامان فروخت کرے کہ میں ہر عیب سے بری ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(٢١٥٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْبَرَائَةَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ جَائِزًا.

(۲۱۵۰۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ بائع یہ کہہ کر چیز فروخت کرے کہ میں ہر عیب سے بری ہوں۔

(٢١٥٠٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَم ،

قَالَ :فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِی عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، فَسَأَلَهُ عُثْمَانُ فَقَالَ :بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ :تَحْلِفُ بِاللَّهِ :لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ مِنْ عَيْبٍ تَعْلَمُهُ ؟ فَقَالَ :بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ :تَحْلِفُ بِاللَّهِ :لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ مِنْ عَيْبٍ تَعْلَمُهُ ؟ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ ، فَرَدَّهُ عُثْمَانُ عَلَيْهِ فَبَاعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِئَةٍ.

(۲۱۵۰۴) حضرت سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں ایک غلام فروخت کیا، مشتری نے اس غلام میں عیب پایا اور مخاصمہ کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے بیچتے وقت کہہ دیا تھا کہ میں اس کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ قسم اٹھائیں کہ میں نے اس کو غلام فروخت کیا اور اس میں بوقت فروخت کوئی عیب ایسا نہ تھا جو میرے علم میں ہو؟ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے بیچتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ میں اس کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ آپ قسم اٹھائیں کہ میں نے اس کو غلام فروخت کیا اور اس میں بوقت فروخت کوئی عیب ایسا نہ تھا جو میرے علم میں ہو؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ غلام آپ کو واپس کروا دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بعد میں وہی غلام پندرہ سو درہم میں فروخت کیا۔

(۲۱۵۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا سَمَّى مِنْ عَيْبٍ بَرِءَ مِنْهُ.

(۲۱۵۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بائع بیع کرتے وقت جن عیوب کا نام لے کر برأت کا اظہار کرے گا صرف انہی عیوب سے بری ہوگا۔

(۲۱۵۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا هُوَ سَمَّى بَرِءَ.

(۲۱۵۰٦) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عیوب کا نام لے لے تو وہ بری ہو جائے گا۔

(۲۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّابَّةَ وَيَقُولُ :أَبْرَأُ مِنْ كَذَا ، أَبْرَأُ مِنْ كَذَا ، أَبْرَأُ مِنَ الْجَرْدِ ، قَالَ :لاَ ، وَقَالَ :لاَ يَبْرَأُ إلاَّ مِنْ شَيْءٍ يُسَمِّيهِ وَيُرِيه.

(۲۱۵۰۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص یہ کہتے ہوئے جانور فروخت کرتا ہے کہ میں فلاں عیب سے بری ہوں، فلاں عیب سے بری ہوں اور گنجے پن کی بیماری سے بھی بری ہو، آپ نے فرمایا جن عیوب کا وہ نام لے گا صرف اُن عیوب سے بری ہوگا۔

(۲۱۵۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دِينَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ:أَبِيعُ السِّلْعَةَ وَأَتبرأ مِنَ الْقُرُوحِ وَالْجُرُوحِ والنفائغ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ، فَقَالَ :لاَ تُبْرَأُ حَتَّى تَقُولَ :فِي هَذه الْعَيْنِ كَذَا ، وَهَذَا كَذَا ، وَإِلاَّ رُدَّ عَلَيْك.

(۲۱۵۰۸) حضرت دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا: مبیع فروخت کرنا یہ کہتے ہوئے کہ میں پھنسیوں سے، زخموں سے، ہاتھ اور پاؤں کے آبلوں سے اور ظاہر و باطن کے ہر عیب سے بری ہوں، یہ کہنا کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو

بری نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہہ دے کہ اس آنکھ کے عیب سے اور اس چیز کے عیب سے بری ہوں، اگر ایسا نہ کہے تو مبیع کو تجھے واپس کیا جائے گا۔

(٢١٥٠٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَبْرَأُ مِنَ الْعَيْبِ حَتَّى يُسَمِّيَهُ وَيَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

(٢١٥٠٩) حضرت عطاء ریاللہ فرماتے ہیں کہ جب تک تمام عیوب کے نام نہ لے لے اور ان پر ہاتھ نہ رکھ کر بتا دے وہ بری نہ ہوگا۔

(٢١٥١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا سَمَّى بَرِءَ، وَإِنْ لَمْ يَضَعْ يَدَهُ عَلَى الْعَيْبِ.

(٢١٥١٠) حضرت شعبی ریاللہ فرماتے ہیں کہ صرف نام لینے سے بھی وہ بری ہوجائے گا، اگر چہ عیوب پر ہاتھ نہ بھی رکھے۔

(٢١٥١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: لاَ يَبْرَأُ حَتَّى يَضَعَ يَدَه عَلَيهِ.

(٢١٥١١) حضرت شریح ریاللہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ عیوب پر ہاتھ نہ رکھے بری نہ ہوگا۔

(٢١٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : أَبِيعُك لَحْمًا عَلَى بَارِيةٍ أَبِيعُك مَا أَقَلَّتِ الأَرْضُ ، قَالَ : إِذَا سَمَّى بَرِءَ.

(٢١٥١٢) حضرت ابراہیم ریاللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں گوشت چٹائی پر رکھ کر فروخت کروں گا، یا میں تجھے وہ چیز فروخت کروں گا جو زمین سے نکلے، اگر وہ عیوب کا نام لے لے تو بری ہوجائے گا۔

(١٣٦) من كره أن يستعمِل الأجير حتّى يبيِّن له أجره

جو حضرات اجیر کو اجرت بتائے بغیر اُس سے کام لینے کو ناپسند خیال کرتے ہیں

(٢١٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ ، قَالاَ : مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُعْلِمْهُ أَجْرَهُ. (عبدالرزاق ١٥٠٢٣)

(٢١٥١٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدور کو اجرت پر لائے تو اُس کو چاہیے کہ اُس کی اجرت اُس کو بتا دے۔

(٢١٥١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُبَيِّنْ لَهُ أَجْرَهُ.

(٢١٥١٤) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدور کو اجرت پر لائے تو اُس کو چاہیے کہ اُس کی اجرت اُس کو بتا دے۔

(٢١٥١٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْتَعْمِلَ الأَجِيرَ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُ أَجْرَهُ.

(٢١٥١٥) حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین ریاللہ اجرت بتائے بغیر مزدور سے کام لینے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۲۱۵۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَعْمِلَ الأَجِيرَ مَا لاَ يَدْرِى مَا هُوَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

(۲۱۵۱٦) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند خیال کرتے تھے کہ مزدور سے کام لیا جائے اور اُس کو اجرت معلوم نہ ہو۔ جب تک اُس کو اجرت نہ بتادے اُس سے کام نہ لے۔

(۲۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُسْتَأْجَرُ الأَجِيرُ إِلاَّ بِأَفْرَاقٍ مَعْلُومَةٍ.

(۲۱۵۱۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مزدور کو اجرت پر نہ لائے مگر اس کو اجرت بتا کر جو کہ معلوم ہو۔

(۱۳۷) فِي الرَّجلِ يشترِى الجارِية فيظهر بِها العيب

کوئی شخص باندی خرید کر لائے بعد میں اس باندی میں عیب ظاہر ہو جائے

(۲۱۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ فَيَقُولُ الْبَائِعُ : لاَ أَدْفَعُهَا إِلَيْك حَتَّى تَحِيضَ ، فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ فَمَاتَتْ ، فَقَالَ : هِيَ مِنْ مَالُ الْبَائِعِ.

(۲۱۵۱۸) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے اور بائع اُس کو کہے کہ جب تک اس کو حیض نہ آ جائے میں تیرے سپرد نہ کروں گا وہ کسی عادل اور امین شخص کے سپرد کر دی گئی اور فوت ہو گئی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ بائع کے مال میں سے ہلاک ہو گئی۔ (نقصان بائع کا شمار ہوگا)۔

(۲۱۵۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا حُبْلَى ، فَأَنْكَرَ الَّذِى بَاعَهَا فَوَضَعُوا الْجَارِيَةَ عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا فَمَاتَتْ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ تَبَيَّنَ حَمْلُهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ ، وإِنْ لَمْ يَكُنْ تَبَيَّنْ حَمْلُهَا فَهِيَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى.

(۲۱۵۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے باندی خریدی اور اس کا خیال تھا کہ یہ باندی حاملہ ہے، جبکہ بائع نے اُس کا انکار کیا، باندی عادل شخص کے سپرد کر دی گئی یہاں تک کہ اُس کا حمل ظاہر ہوا وہ مرگئی تو اُس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اُس کا حمل ظاہر ہو جائے تو وہ بائع کے مال میں سے ہلاک ہو گی اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو مشتری کے مال میں سے ہلاک ہو گی۔

(۲۱۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ فِي رَجُلٍ بَاعَ من رجل جَارِيَةً فَظَفِرَ بِعَيْبٍ، فَوَضَعَاهَا عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ فَمَاتَتْ ، قَالاَ : هِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۱۵۲۰) حضرت عامر اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے باندی خریدی اور اس میں عیب نکل آئے اور اس کو کسی

عادل کے سپرد کردیا گیا، پھر وہ باندی مرگئی، اب اس کا کیا حکم ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ وہ بائع کے مال میں ہلاک ہوگی۔

(۱۳۸) فِی نثرِ اللوزِ والسّکرِ فِی العرسِ

شادی میں بادام اور شیرینی تقسیم کرنا

(۲۱۵۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : شَهِدْت مِلاَكَ عَبَّاسِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمَعَنَا عِكْرِمَةُ ، فَجَاؤُوا بِاللَّوْزِ وَالسُّكَّرِ لِيَنْثُرُوهُ فَقَالَ :عِكْرِمَةُ :ائْتُونَا بِهِ عَلَى الأَطْبَاقِ ، فَلْنَأْخُذْ مِنْهُ حَاجَتَنَا.

(۲۱۵۲۱) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں عباس بن تمام کی شادی میں شریک تھا۔ ہمارے ساتھ حضرت عکرمہ بھی تھے۔ کچھ لوگ بادام اور شیرینی وغیرہ لائے تاکہ اسے بکھیریں اور لوگوں کی طرف اچھالیں۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ یہ چیزیں پلیٹوں میں لاؤ تاکہ ہم اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں۔

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنِّهَابِ فِي الْعُرُسَاتِ وَالْوَلاَئِمِ.

(۲۱۵۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شادیوں اور ولیموں وغیرہ میں شیرینی وغیرہ بکھیرنے اور ایک دوسرے سے چھین کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۵۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى بِهِ عَلَى الأَطْبَاقِ فَيَنَالُونَ مِنْهُ حَاجَتَهُمْ.

(۲۱۵۲۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ پسند فرماتے تھے کہ شرینی وغیرہ کو پلیٹوں میں لایا جائے تاکہ اس میں سے لوگ بقدر حاجت لے لیں۔

(۲۱۵۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۵۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۲۱۵۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ إبراهيم ، أنه قَالَ :يأخذه الصبيان.

(۲۱۵۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں سے بچے اٹھالیتے ہیں۔

(۲۱۵۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :دُعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَى عُرْسٍ ، فَجَاؤُوا بِسُكَّرٍ لِيَنْثُرُوهُ فَقَالَ :أَقْسِمُوهُ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۵۲۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ کو ایک شادی میں بلایا گیا، اس شادی میں لوگ لٹانے کے لئے شیرینی لے کر آئے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شیرینی اُن کے درمیان تقسیم کردو۔

(۲۱۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :شَهِدْت

إملاکًا فَجِیءَ بِسُکّرٍ لِیَنْثُرُوہُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی لَیْلَی :دَعُوہُ فَاقْسِمُوہُ.

(۲۱۵۲۷) حضرت موسیٰ بن عبداللہ ابن یزید انصاری ؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک شادی میں تھا، لوگ شیرینی بکھیرنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ نے فرمایا (لٹاؤ مت) اس کو رکھ دو اور تقسیم کردو۔

(۲۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ یَزِیدَ الْخَطْمِیِّ فِی نَثْرِ الْجَوْزِ ، قَالَ :إِنْ وَضَعْتُمُوہُ أَصَبْنَا مِنْہُ ، وَإِنْ نَثَرْتُمُوہُ لَمْ نُصِبْ مِنْہُ.

(۲۱۵۲۸) حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی ؒ بادام وغیرہ لٹانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر آپ لوگ وہ رکھ دو گے تو ہم اُن تک پہنچ جائیں گے اور اگر آپ لوگ لٹاؤ گے تو ہم اُس تک نہ پہنچ پائیں گے۔

(۲۱۵۲۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَدْرَکْت رِجَالاً صَالِحِینَ یَکْرَہُونَ أَکْلَ مَا نُثِرَ.

(۲۱۵۲۹) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی صالح لوگوں کو پایا جو لوٹی ہوئی چیز کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، أَنَّہُ کَرِہَ انْتِہَابَ الْجَوْزِ وَالسُّکَّرِ. قَالَ : وَقَالَ عَامِرٌ :لاَ بَأْسَ ، إِنَّمَا کُرِہَ مَا لَمْ تَطِبْ بِہِ نَفْسُ صَاحِبِہِ.

(۲۱۵۳۰) حضرت ابراہیم بادام اور شیرینی لٹانے کو ناپسند کرتے تھے، حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے، بے شک اس کو ناپسند اس لئے کیا گیا ہے کہ شریف آدمی کا نفس اس کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عن خالد بن سعد ، عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الأَنْصَارِیِّ ، أَنَّہُ کَانَ إِذَا نُثِرَ عَلَی الصِّبْیَانِ مَنَعَ صِبْیَانَہُ فَاشْتَرَی لَہُمْ.

(۲۱۵۳۱) حضرت ابومسعود انصاری ؓ کا معمول تھا کہ جب بچوں پر چیزیں لٹائی جارہی ہوتیں تو یہ بچوں کو ان کے لینے سے منع فرماتے اور اُن کو خرید کر دیتے۔

(۲۱۵۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ کَرِہَ نِہَابَ السُّکَّرِ عَلَی الصِّبْیَانِ.

(۲۱۵۳۲) حضرت خالد بن سعد بچوں پر شیرینی وغیر لٹانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : کُنْتُ بَیْنَ إِبْرَاہِیمَ وَالشَّعْبِیِّ فَسُئِلاَ عَنْ نِہَابِ السُّکَّرِ فِی الْعُرْسِ ، فَکَرِہَہُ إِبْرَاہِیمُ ، وَلَمْ یَرَ الشَّعْبِیُّ بِہِ بَأْسًا.

(۲۱۵۳۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ کے ساتھ تھا، اُن دونوں حضرات سے شادی میں شیرینی وغیرہ لٹانے کے متعلق دریافت کیا گیا، حضرت ابراہیم ؒ نے اِس کو ناپسند فرمایا، جبکہ حضرت شعبی ؒ نے اس

میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱۵۳٤) حَدَّثَنَا شريك ، عن عنبسة ، عن الشعبى :أنه لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، و كرهه إبراهيم.

(۲۱۵۳۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے ، اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے۔

(۲۱۵۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ نَثْرَ السُّكَّرِ.

(۲۱۵۳۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ شیرینی وغیرہ لٹانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۵۳٦) حَدَّثَنَا عيسى بن يونس ، عن الأوزاعى ، عن عطاء :أَنَّهُ كَرِهَ نَثْرَ السُّكَّرِ.

(۲۱۵۳۶) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۹) فِي هذِهِ الآيةِ (ومِنِ النّاسِ من يشترى لهو الحدِيثِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۲۱۵۳۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهَا؟ فَقَالَ :الْغِنَاءُ ، وَالَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ.

(۲۱۵۳۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گانا مراد ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۱۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِى لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:الْغِنَاءُ وَشِرَاء الْمُغَنِّيَةِ.

(۲۱۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گانا بجانا اور آلات موسیقی خریدنا ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ ، وَالْغِنَاءُ مِنْهُ ، وَالإِسْتِمَاعُ إِلَيْهِ.

(۲۱۵۳۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ سے مراد گانا بجا اور گانا سننا ہے۔

(۲۱۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى خَالِدٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

٢١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

٢١٥٤١) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

٢١٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ وَنَحْوُهُ.

٢١٥٤٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے گانا (موسیقی) اوراس جیسی دوسری چیزیں مراد ہیں۔

٢١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ ، قَالَ :وَقَالَ مُجَاهِدٌ :﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ هو الْغِنَاءُ.

٢١٥٤) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا بجانا (یا سننا) دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ سے مراد گانا (موسیقی) ہے۔

(١٤٠) فِي الرَّجلِ يلتقِط الصَّبِيّ فينفِق عليهِ

کسی شخص کو کوئی بچہ ملے اور وہ اُس کو پالے اور اُس پر خرچ کرے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

٢١٥٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ زَيْدَ ، أَنَّ امْرَأَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا فَأَنْفَقَتْ عَلَيْهِ حَتَّى شَبَّ ، ثُمَّ طَلَبَتْ نَفَقَتَهَا ، فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ :أَنْ تُسْتَحْلَفَ أَنَّهَا لَمْ تُنْفِقْ عَلَيْهِ احْتِسَابًا ، فَإِنْ حَلَفَتْ ، اسْتُسْعِي.

٢١٥٤) حضرت مسور بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو بچہ ملا، اُس نے اس کو پالا اوراس پر خرچ کیا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا، پھر خاتون نے اس لڑکے سے نفقہ کا مطالبہ کیا، اُس لڑکے کے بارے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس کا حکم طلب کیا گیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس نے ثواب کی نیت سے لڑکے پر خرچ نہیں کیا۔ اگر قسم کھالے تو لڑکے سے نفقے کے لیے سعی کرنے کو کہا جائے گا۔

٢١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُنْفِقُ عَلَى اللَّقِيطِ ، قَالَ :لاَ شَيْءَ لَهُ.

٢١٥٤) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لقیط (گرے پڑے بچہ) پر خرچ کرے تو (بعد میں) اس بچہ پر کچھ لازم نہیں ہے۔

٢١٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَنْبُوذُ حُرٌّ ، وَإِنْ طَلَبَ الَّذِي رَبَّاهُ نَفَقَتَهُ وَكَانَ مُوسِرًا رَدَّ عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُوسِرًا كَانَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ صَدَقَةً.

٢١٥٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو بچہ ملے وہ آزاد ہے، جس شخص نے اُس بچہ کی پرورش کی ہے اگر وہ نفقہ کا مطالبہ کرے تو اگر بچہ (بڑا ہو کر) مالدار ہو تو اُس کو واپس کرے گا اور اگر وہ بچہ مالدار نہ ہو تو اُس شخص نے جو اُس پر خرچ کیا ہے

وہ صدقہ ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَر
عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي وَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ يُقَاصُّ صَاحِبُهُ بِمَا خَدَمَهُ ، وَمَا بَقِيَ اسْتَسعى
وَقَضَيْتُ أَنَا :يُقَاصُّهُ بِمَا خَدَمَهُ ، وَمَا بَقِيَ أَدَّيْته عَنْهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۱۵۴۹) حضرت خالد بن ابی صلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولد الزنا کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ اپنے پالنے والے کا حساب چکائے جو اُس نے اُس کی خدمت کی ہے، اور جو باقی رہ جائے اس کے لئے کوشش کرے، اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو اُس نے خدمت کی ہے اُس کا حساب چکائے اور جو باقی بچ جائے وہ بیت المال سے ادا کیا جائے۔

(۱٤۱) فِي الرّجلِ يأخذ البعِير الضّالّ فينفِق عليهِ

کسی شخص کو گمشدہ اونٹ ملے اور وہ اُس پر خرچ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَضَلَّ رَجُلٌ بَعِيرًا فَوَجَدَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ
عَلَيْهِ ، أَعْلَفَهُ وَأَسْمَنَهُ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَضَى لِصَا
الْبَعِيرِ بِبَعِيرِهِ ، وَقَضَى عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ. قَالَ الشَّعْبِيُّ :فَلَمْ يُعْجِبْنِي ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَأْخُذُ الرَّجُلُ بَعِيرَهُ ،
نَفَقَةَ عَلَيْهِ.

(۲۱۵۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا اونٹ گم ہو گیا، اُس نے اپنا اونٹ دوسرے شخص کے پاس پایا جو اُس کو پلا رہا ہے، اُس کو چارہ دے کر فربہ کر دیا ہے، وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس لے کر گئے، آپ ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے، آپ نے اونٹ کے مالک کے لئے اونٹ کا فیصلہ فرمایا اور اُس پر اُس کے خرچہ کی ادائیگی کو لازم فرمایا۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے اس فیصلہ نے تعجب میں نہیں ڈالا، پھر آپ نے فرمایا کہ آدمی اپنا اونٹ پکڑ لے اُس پر کوئی خرچہ وغیرہ بھی نہیں ہے۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ سَعِيد
الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا بَنَى لِلضَّوَالِّ مِرْبَدًا ، فَكَانَ يَعْلِفُهَا عَلَفًا لاَ يُسَمِّنُهَا ، وَلاَ يُهْزِلُهَا ، مِنْ بَ
الْمَالِ ، فَكَانَتْ تُشْرِفُ بِأَعْنَاقِهَا ، فَمَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى شَيْءٍ أَخَذَهُ وَإِلاَّ أَقَرَّهَا عَلَى حَالِهَا لاَ يَبِيعُهَا ،
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :لَوْ وُلِّيت أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ صَنَعْت هَكَذَا.

(۲۱۵۵۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گمشدہ اونٹوں کے لئے باڑہ بنایا ہو

ں میں اُن کو چارہ ڈالا جاتا، نہ اُن کو بہت فربہ کیا جاتا نہ بہت لاغر، سارا خرچ بیت المال کے ذمہ ہوتا، وہ اونٹ گردنوں کو بلند کے جھانکا کرتے تھے، اگر کوئی شخص کسی اونٹ پر گواہ پیش کردیتا تو وہ لے لیتا وگرنہ وہ باڑہ میں اسی حال میں رہتے، اُس کو فروخت یا جاتا۔ حضرت سعید بن مسیّب فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے مسلمانوں کا امیر بنایا جاتا تو میں یہی کرتا۔

(١٤٢) فِي بيعِ الرّقمِ

تا ہک سے بیع مرابحہ کرنے یا اسے دھوکہ دینے کے لیے کپڑے وغیرہ پر قیمت لکھ کر چٹ لگا دینا

٢١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مِنْ أَحَبِّ بُيُوعِهِمْ إلَيَّ بَيْعُ الرَّقْمِ.

۔ ۲۱۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بیع وہ ہے جس میں قیمت لکھ کر چٹ لگادی جائے۔

٢١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الرَّقْمِ ، وَقَالَ :إنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَيِّنَ سِلْعَتِي بِالْكَذِبِ.

۲۱۵۷) حضرت طاؤس ؒ سامانِ فروخت پر قیمت کی چٹ لگانے کو ناپسند فرماتے تھے، فرماتے تھے کہ میں اس بات کو ناپسند تا ہوں کہ اپنے سامان کو جھوٹ کے ساتھ مزین کروں۔

٢١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يَرْقُمُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ مَا شَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ: إنَّمَا رَقَمْته لأُسَاوِمَكُمْ بِهِ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُنَاقَصَةً :الْعَشَرَةُ بِتِسْعَةٍ.

۲۱۵۵) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے سامان کی جو چاہے قیمت لکھتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ قیمت ں ہے تا کہ میں تمہارے ساتھ انصاف کروں پھر وہ اُس چیز کو کم کر کے فروخت کرتا ہے، دس کو نو کے ساتھ۔

٢١٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا وَرَبِيعَةَ ، فَقُلْتُ :نَشْتَرِي الْبَزَّ ، ثُمَّ نَزِيدُ عَلَيْهِ فَوْقَ ثَمَنِهِ ، ثُمَّ نَرْقُمُهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ نَبِيعُهُ مُرَابَحَةً ، وَلاَ نُبَيِّنُ الزِّيَادَةَ ، فَقَالَ :لاَ ، هَذِهِ الْمُخَالَبَةُ وَالْمُكَاذَبَةُ.

۔ ۲۱۵) حضرت عبدالملک بن ابی قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع اور حضرت ربیع سے دریافت کیا کہ: ہم لوگ خریدتے ہیں پھر اُس پر کچھ ثمن کا اضافہ کرتے ہیں اور پھر اُس پر قیمت کی چٹ لگا دیتے ہیں اور اُس کو بیع مرابحہ کرتے ے فروخت کر دیتے ہیں، لیکن جو ثمن زیادہ کیا ہے اس کو بیان نہیں کرتے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ تو دھوکہ ٹ ہے۔

٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْشُمَ الثِّيَابَ ، ثُمَّ يَقُولَ أَبِيعُكُمْ عَلَى رَشْمِي هَذَا مُرَابَحَةً.

(۲۱۵۵۶) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آپ کپڑوں پر قیمت لکھ دو پھر یہ کہتے ہوئے فروخت کرو کہ:
آپ کو اس قیمت پر بیع مرابحہ کے ساتھ فروخت کرتا ہوں۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابنِ أَبِی غَنِیَّةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، أَنَّہُ قَالَ ذَلِکَ ، وَقَالَ :إِنَّمَا ہُوَ شِبْہُ الْمُسَاوَ

(۲۱۵۵۷) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بیع مساومہ کے مثل ہے۔

(۱۴۳) فِی الرَّجلینِ یختصِمانِ فِی الشَّیءِ فیقِیم أحدهما بیِّنته

دو آدمیوں کا کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو جائے پھر ان میں سے ایک گواہ پیش کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :ادَّعَی رَجُلٌ بَغْلاً فِی یَدِ رَجُلٍ ، وَ
الْبَیِّنَةَ أَنَّہُ لَہُ ، وَأَقَامَ الَّذِی ہُوَ فِی یَدِہِ الْبَیِّنَةَ أَنَّہُ أَنْتَجَہُ ، فَقَضَی بِہِ شُرَیْحٌ لِلَّذِی ہُوَ فِی یَدِہِ.

(۲۱۵۵۸) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے قبضہ میں موجود خچر پر دعویٰ کیا اور گواہ پیش کر دیئے وہ جس کے قبضے میں تھا اس نے اس بات پر گواہ پیش کر دیے کہ یہ خچر اس کے پاس پیدا ہوا ہے۔ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کا ف اُس کے لئے کر دیا جس کے قبضے میں وہ تھا۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، قَالَ :اُخْتُصِمَ إِلَی عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فِی لَوَالِی وَأَنَا عِ
فَأَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا الْبَیِّنَةَ أَنَّہَا لَہُ ، قَالَ :فَرَأَیْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ یُحَرِّکُہُنَّ بِیَدِہِ وَیَقُولُ :ہِیَ لِلْمُ
ہی لِلَّذِی فِی یَدِہِ.

(۲۱۵۵۹) حضرت ابو حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس موتیوں کا جھگڑا لایا ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ یہ اُس کا ہے، میں نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو دیکھا کہ وہ اُس کو اپنے ہاتھ سے حرکت رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ اُس کا ہے جس کے قبضہ میں ہے۔

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ :وُجِدَ بَغْلٌ فِی النَّہْرَیْنِ ، فَأَقَامَ کُلُّ فِرْقَةٍ الْبَیِّ
لَہُمْ ، فَقَضَی بِہِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ :لِلَّذِی ہُوَ فِی أَیْدِیہِمْ.

(۲۱۵۶۰) حضرت حکم سے مروی ہے کہ ایک خچر کے بارے میں دو گروہوں کا جھگڑا ہو گیا، ہر گروہ نے گواہ قائم کئے یہ خچر اُن کا حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ فرمایا کہ جن کا قبضہ ہے یہ اُن کا ہے۔

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :إِذَا اسْتَوَتِ الْبَیِّنَتَانِ ،
لِلَّذِی فِی أَیْدِیہِمْ.

(٢١٥٦١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب دونوں فریق گواہ پیش کردیں تو چیز اُس کے لئے ہوگی جس کا قبضہ ہوگا۔

(٢١٥٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ ، أَنَّ هَذِهِ الدَّابَّةَ لِفُلاَنٍ وَنُتِجَ عِنْدَهُ ، وَشَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّهَا لِفُلاَنٍ وَنُتِجَ عِنْدَهُ ، فَهُوَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ.

(٢١٥٦٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب دو گواہ اس بات پر گواہی دیں کہ یہ جانور فلاں شخص کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا ہے، اور دوسرے دو گواہ گواہی دیں کہ یہ فلاں کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا ہے تو جس کے قبضہ میں ہوگا اُس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

(٢١٥٦٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي يَدِهِ الثَّوْبُ فَيُقِيمُ الرَّجُلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ ثَوْبُهُ ، وَيُقِيمُ الَّذِي هو فِي يَدِهِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ ثَوْبُهُ ، فَقَالَ : هُوَ لِلَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ ، وَقَالَ فِي الدَّابَّةِ : يُقِيمُ هَذَا الْبَيِّنَةَ أنها دابته ، وَيُقِيمُ الَّذِي هي فِي يَدِهِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ ، قَالَ : هِيَ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ.

(٢١٥٦٣) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کپڑا تھا ایک شخص نے گواہ پیش کردیئے کہ یہ اُس کا کپڑا ہے، اور جس کے پاس تھا اُس نے بھی گواہ پیش کردیئے کہ یہ اُس کا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جس کے قبضہ میں ہے اس کا ہے، اور جانور میں ایک شخص نے گواہ پیش کئے کہ یہ اُس کا جانور ہے، اور جس کا قبضہ تھا اُس نے گواہ پیش کردیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے، آپ نے فرمایا جس کے قبضہ میں ہے اُس کا ہے۔

(٢١٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا ، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَهُ ، فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَيْنَهُمَا. (ابوداؤد ٣٣٩- عبدالرزاق ١٥٢٠٢)

(٢١٥٦٤) حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ یہ ان دونوں کا ہے۔

(٢١٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي دَابَّةٍ ، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا لَهُ ، فَقَضَى بِهِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ : مَا كَانَ أَحْوَجَكُمَا إِلَى مِثْلِ سِلْسِلَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ. (عبدالرزاق ١٥٢٠٤)

(٢١٥٦٥) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور ان میں سے ایک نے گواہ پیش کردیئے کہ یہ اُس کا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا فیصلہ دونوں کے لئے فرما دیا اور فرمایا کہ: تم دونوں میں سے زیادہ محتاج بنی اسرائیل کی زنجیر کی طرح نہیں تھا۔

(٢١٥٦٦) حَدَّثَنَا عبدة ، عن سعيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أن رجلين اختصما

فی دابة ، فأقام کل واحد منهما البینة أنها له ، فقضی النبی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بها بینهما.

(ابو داؤد ۳٦۰۸۔ حاکم ۹۴)

(۲۱۵٦٦) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کا ایک جانور کے بارے میں جھگڑا ہو گیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کر دیئے کہ وہ اُس کا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دونوں کے لئے فیصلہ فرمادیا۔

(۲۱۵٦۷) حَدَّثَنَا عفان ، قَالَ :حَدَّثَنَا همام ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبْدَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ.

(۲۱۵٦۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۵٦۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِی رَافِعٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، أَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی دَابَّةٍ وَلَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ یَسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِینِ. (ابو داؤد ۳٦٦۱۔ احمد ۴۸۹)

(۲۱۵٦۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، دونوں کے پاس گواہ نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دونوں قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں۔

(١٤٤) فِی الرَّجلِ یکون له علی الرَّجلِ الودِیعة فیدفعها إلیهِ

کسی شخص کی امانت دوسرے کے پاس ہو اور وہ اُس کو دے دے

(۲۱۵٦۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِی رَجُلٍ کَانَتْ لَهُ عَلَی رَجُلٍ دَرَاهِمُ ، فَلَمَّا حَلَّتْ ، قَالَ :أَمْسِکْهَا مُضَارَبَةً ، قَالَ :لاَ یَصْلُحُ حَتَّی یَقْبِضَهَا مِنْهُ ، ثُمَّ یَدْفَعَهَا إِلَیْهِ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۵٦۹) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے دوسرے کے پاس کچھ دراہم تھے، جب واپسی کا وقت آیا تو اس نے اُس سے کہا کہ اِس کو بطور مضاربت اپنے پاس رکھ لے، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اُس کے لئے ٹھیک نہیں ہے جب تک وہ اس سے لے کر قبضہ نہ کرلے پھر اگر چاہے تو اُس کو دوبارہ دے دے۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْوَدِیعَةُ مِثْلُ الْقَرْضِ ، لاَ تُدْفَعُ مُضَارَبَةً حَتَّی تُقْبَضَ.

(۲۱۵۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امانت بھی قرض کی طرح ہے، قبضہ کرنے سے پہلے اُس کو بطور مضاربت مت دو۔

(۲۱۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِی رَجُلٍ کَانَ لَهُ عَلَی رَجُلٍ دَرَاهِمُ فَقَالَ لَهُ :اشْتَرِ لِی بِهَا شَیْئًا فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، وَإِنْ هَلَکَ الَّذِی اشْتَرَی لَهُ فَبَیِّنَتُهُ أَنَّهُ لَهُ اشْتَرَاهُ ، وَإِلاَّ لَمْ یُصَدَّقْ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ لَهُ ، وَإِنْ کَانَتْ مُضَارَبَةً فَلاَ یَشْتَرِی لَهُ بِهَا شَیْئًا حَتَّی یَقْبِضَهَا ، أَوْ یُعْطِیَهَا وَکِیلًا لَهُ.

(۲۱۵۷۱) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص کے ذمہ دوسرے کے کچھ دراہم بطور امانت تھے، اُس شخص نے اُس سے کہا کہ اِن سے میرے لئے کچھ خرید لے، آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، ہاں اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی اس کو گواہ پیش کرنے پڑیں گے کہ وہ اُس کے لئے خریدا گیا تھا، وگرنہ اُس کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ وہ اُس کے لئے خریدا گیا تھا، اور اگر وہ بطور مضاربت ہوتو وہ اس سے اس کے لئے کچھ نہ خریدے جب تک کہ وہ اُس پر قبضہ نہ کرلے یا اُس کو اُس پر کوئی ولی نہ دے دے۔

(٢١٥٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ إذَا كَانَ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ أَنْ يُسْلِمَهُ إلَيْهِ فِي شَيْءٍ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا کسی پر قرضہ ہوتو وہ قرضہ کی رقم قبضہ کیے بغیر بیع سلم میں اس کے حوالے نہ کرے۔

(٢١٥٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَأَسْلَمَهُ إلَيْهِ ، قَالَ :لاَ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۳) حضرت شعبی رطیٹیلہ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص پر کسی کا دین ہوتو وہ اس سے بیع سلم کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ اس پر خود قبضہ نہ کرلے۔

(٢١٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :تُصْرَفُ الْمُضَارَبَةُ فِي الدَّيْنِ ، وَلاَ يُصْرَفُ الدَّيْنُ فِي الْمُضَارَبَةِ.

(۲۱۵۷۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مضاربت کو قرض کی طرف پھیرا جا سکتا ہے مگر قرض کو مضاربت کی طرف نہیں پھیرا جا سکتا۔

(٢١٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ كليب بنِ وَائِلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يُسْلِمَه إلَيْهِ فِي طَعَامٍ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :لاَ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کے ذمہ کسی کا قرض تھا، پھر اُس شخص نے ارادہ کیا کہ اُس کی طرف سے طعام میں ادا کردے، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں، جب تک کہ وہ قبضہ نہ کرے ایسا نہ کرے۔

(١٤٥) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرّجلِ الثّوب فيقطعه ثمّ يجد بِهِ عوارًا

کوئی شخص کسی سے کپڑا خریدے اور اُس کو کاٹ بھی لے پھر اُس کپڑے میں عیب پائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٥٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّاب الثَّقَفِيّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَضَى فِي الثَّوْبِ يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ وَبِهِ عَوَارٌ أَنَّهُ يَرُدُّهُ إذَا كَانَ قَدْ لَبِسَهُ.

(٢١٥٧٦) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کپڑا خریدا اُس کپڑے میں عیب تھا، حضرت عثمان رضی اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کو واپس کر دے، خواہ اس نے اس کو پہنا ہو۔

(٢١٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْبًا ثُمَّ رَأَى فِيهِ عَوَارًا ، قَالَ : يُحَطُّ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهِ مَا يَضَعُ ذَلِكَ الْعَوَارَ.

(٢١٥٧٧) حضرت حسن رطیٹیلا سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے کپڑا خریدا پھر اُس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا عیب کی بقدر ثمن میں پیسے واپس کئے جائیں گے۔

(٢١٥٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّوْبَ فَيَرَى فِيهِ الْعَوَارَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِذَا تَغَيَّرَ عَنْ حَالِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُجَوِّزَهُ وَيَحُطَّ عَنْهُ قَدْرَ الْعَوَارِ.

(٢١٥٧٨) حضرت محمد رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کپڑا خریدے، پھر اس میں عیب پائے تو اگر وہ کپڑا اپنی حالت سے بدل گیا ہے تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بیع کو نافذ کیا جائے اور عیب کی بقدر ثمن کم کیا جائے۔

(٢١٥٧٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ رَاوِيَةً ، فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَقَالَ : الَّذِي أَحْدَثْتَ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ الَّذِي كَانَ بِهَا.

(٢١٥٧٩) حضرت شریح رطیٹیلا کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے، ایک نے دوسرے سے کپڑا خریدا تھا اور پھر اُس کو کاٹ دیا تھا، کاٹنے کے بعد اس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا کہ: کاٹنے کی وجہ سے جو عیب تو نے اس میں پیدا کر دیا وہ اُس عیب سے زیادہ سخت ہے جو اس میں تھا۔

(٢١٥٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْبًا فَقَطَّعَهُ فَوَجَدَ بِهِ عَوَارًا ، قَالَ : يَرُدُّهُ. وَسَأَلْتُ حَمَّادًا فَقَالَ : يَرُدُّهُ ، وَيَرُدُّ أَرْشَ التَّقْطِيعِ. قَالَ شُعْبَةُ : وَأَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يُوضَعُ عَنْهُ أَرْشُ الْعَوَارِ.

(٢١٥٨٠) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے کپڑا خرید کر اُس کو کاٹ لیا پھر اس میں عیب نکل آیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کپڑا واپس کر دے گا، میں نے پھر حضرت حماد سے یہی دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کپڑا واپس کر دے گا اور کاٹنے کا تاوان بھی واپس کرے گا۔ (کپڑے کو کاٹنے کی وجہ سے جو خرابی آئی ہے اُس کا جرمانہ بھی واپس کرے گا) شعبہ راوی فرماتے ہیں کہ مجھے ہیثم نے خبر دی ہے کہ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اُس سے عیب کا تاوان لے گا۔

(٢١٥٨١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى قَمِيصًا فَلَبِسَهُ ، فَأَصَابَتْهُ صُفْرَةٌ مِنْ لِحْيَتِهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ فَلَمْ يَرُدَّهُ مِنْ أَجْلِ الصُّفْرَةِ.

(٢١٥٨١) حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ کو دیکھا آپ رضی اللہ نے ایک قمیض خریدی اور اُس کو پہن

لیا، اس میں آپ کی داڑھی سے زردی لگ گئی، آپ نے وہ قمیض واپس کرنے کا ارادہ کیا پھر اُس زردی کی وجہ سے واپسی کا ارادہ ترک فرمادیا۔

(٢١٥٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا فَوَجَدَ بِهِ عَيْبًا ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ.

(۲۱۵۸۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسی قمیض خریدے جس میں عیب ہو تو اُس کو اختیار ہے۔ (چاہے تو رکھ لے چاہے تو واپس کردے)

(١٤٦) فِي الرّجلِ يشترِي العبد أو الدّار فيستغلّهما

کوئی شخص غلام یا گھر خریدے پھر اُس کو کرایہ پر دے کر ان سے نفع حاصل کرے

(٢١٥٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : النَّمَاءُ مَعَ الضَّمَانِ ، يَعْنِي الرِّبْحَ.

(۲۱۵۸۳) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ نفع حاصل کرنا ضمان کے ساتھ ہے۔

(٢١٥٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ الْعَبْدَ بِالدَّاءِ ، قَالَ :يَرُدُّهُ وَلَهُ الْغَلَّةُ.

(۲۱۵۸۴) حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے غلام واپس کردے؟ آپ نے فرمایا کہ واپس کر دے اُس کا نفع اٹھانا اُس کے لئے ہی ہوگا۔ (ضمان وغیرہ نہیں ہے)۔

(٢١٥٨٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَادَّعَاهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَاسْتَحَقَّهُ ، فَقَضَى لَهُ بِالْعَبْدِ وَبِغَلَّتِهِ ، وَقَضَى لِلرَّجُلِ عَلَى صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ بِمِثْلِ الْعَبْدِ وَبِمِثْلِ غَلَّتِهِ. قَالَ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ :هُوَ فَهِمٌ.

(۲۱۵۸۵) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا پھر اُس کو کرایہ پر دے کر نفع حاصل کیا، پھر ایک شخص نے اُس غلام پر دعویٰ کردیا، وہ دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت ایاس بن معاویہ کے پاس آئے، وہ اُس غلام کا مستحق نکل آیا آپ نے اُس کے لئے غلام اور اُس کے منافع کا فیصلہ فرمادیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس فیصلہ کا ذکر حضرت محمد بن سیرین سے کیا، آپ نے فرمایا وہ سمجھدار ہیں، جو صحیح سمجھا اُس کا فیصلہ کیا۔

(٢١٥٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَاطَّلَعَ عَلَى عَيْبٍ وَقَدِ اسْتَغَلَّهُ، قَالَ :الْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۱۵۸۶) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام خریدے پھر وہ عیب پر مطلع ہو، اور وہ اس غلام کو کرایہ پردے کر نفع بھی اٹھا چکا ہو، آپ نے فرمایا کہ نفع مشتری کے لئے ہوگا۔

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْغَلَّةُ لَهُ بِالضَّمَانِ.

(۲۱۵۸۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ نفع جو اٹھایا ہے وہ مشتری کے لئے ہوگا مگر ضمان کے ساتھ۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَارًا فَاسْتَغَلَّهَا ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّهَا ، قَالَ :لاَ أَجْعَلُ لَهُ مِنَ الْغَلَّةِ شَيْئًا ، يَعْنِي الْمُسْتَحِقَّ.

وَفِي أشباه هَذَا فِيمَنَ اسْتَنقذَ مَنْ فِي يَدَيْهِ.

(۲۱۵۸۸) حضرت حارث عکلی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے مکان خریدا اور پھر اُس کو کرایہ پر دے کر نفع اُٹھایا، پھر ایک شخص اُس کا مستحق نکل آیا، آپ نے فرمایا میں اُس کے لئے اس سے نفع اٹھانے پر کوئی ضمان لازم نہ کروں گا۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (ابوداؤد ۳۵۰۲۔ ترمذی ۱۲۸۵)

(۲۱۵۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج ضمان کے ساتھ ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَهُ :الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ.

(۲۱۵۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نفع اٹھانا ضمان کے ساتھ ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ :فِي رَجُلٍ بَاعَ دَارًا لابنه ، وَكَانَ الأَبُ يَرْهَقِ ، فَجَاءَ الابْنُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَبْطَلَ بَيْعَهُ ، وَقَضَى لَهُ بِالدَّارِ ، فَقَالَ :غَلَّتُهَا ؟ فَقَالَ : غَلَّتُهَا بِضَمَانِهَا.

(۲۱۵۹۱) حضرت زید بن ابو حبیب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا مکان فروخت کیا، اُس کا باپ کم عقل تھا، بیٹا حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا تو آپ نے بیع کو باطل کر دیا اور بیٹے کے لئے گھر کا فیصلہ فرمایا۔ بیٹے نے سوال کیا کہ اس کے کرائے کا کیا ہوگا؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اس کا نفع ضمان کے ساتھ ہوگا۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حَجَّاجٌ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي رَجُلٍ غَصَبَ عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، قَالَ :يَرُدُّ الْغَلَّةَ.

(۲۱۵۹۲) حضرت شریح ریشیلہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے غلام غصب کیا اور پھر اُس سے نفع اُٹھایا، آپ نے فرمایا: کرایہ پر دے کر جو نفع حاصل کیا ہے وہ واپس کرے گا۔

(١٤٧) فِي الرّجلِ يشترِي ثَمَرُ النّخل ثمّ يبيعه قبل أن يصرمه

کوئی شخص کھجور کا درخت خریدے پھر پھل کاٹنے سے قبل آگے فروخت کردے

(٢١٥٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ إِذَا أَدْرَكَ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَصْرِمَهُ.

(٢١٥٩٣) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی درخت پر جو پھل ہے اُس کو خرید لے پھر اُس کو کاٹنے سے قبل آگے فروخت کردے۔

(٢١٥٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(٢١٥٩٤) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٥٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ التَّمْرَ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ ، فَلاَ يَبِيعُهَا حَتَّى يَقْبِضها.

(٢١٥٩٥) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص درخت پر لگا پھل خریدے تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کرلے اُس کو آگے فروخت نہ کرے۔

(٢١٥٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عكرمة ، أنه كان يكره إذا اشترى الثمرة على رؤوس النخل أن يبيعها حتى يصرمها.

(٢١٥٩٦) حضرت عکرمہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی درخت پر لگا پھل خرید لے پھر اُس کو کاٹنے سے قبل فروخت کردے۔

(٢١٥٩٧) حَدَّثَنَا يزيد بن هارون ، عن هشام ، عن الحسن : في الرَّجُلِ يشتري التَّمْرَ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَصْرِمَهُ. قَالَ : وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بِهِ زَمَانًا بَأْسًا ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ فِيهِ ، قَالَ : دَعُوا مَا يَرِيبُكُمْ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكُمْ.

(٢١٥٩٧) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی درخت پر لگا پھل خرید لے تو اُس کو کاٹنے سے قبل آگے فروخت کرے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہمارے زمانے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر جب لوگوں نے اُن سے بہت زیادہ اس بارے میں پوچھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: اُس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈال دے اُس کے بدلے میں جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

(٢١٥٩٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : بِعْت قَوْمًا ثَوْبًا وَارْتَهَنْت مِنْهُمْ رَهْنًا إِلَى

أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَلُ اشْتَرَيْت مِنْهُمْ نَخْلاً بِمَا لِي عَلَيْهِمْ ، فَقَبَضْته وَيَبَّسْته فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ ، فَوَقَعَ مِنْهُ عِذْقٌ ، فَأَخَذْته ، ثُمَّ جَائُونِي الَّذِينَ بَاعُونِيهِ ، فَرَغِبُوا إلَيَّ فِي الثَّمَرِ فَبِعْته مِنْهُمْ إلَى أَجَلٍ ، فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ ، فَسَأَلْت سَالِمًا وَقَصَصْت عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : كَانَ فِي نَفْسِكَ أَنْ تَبِيعَهُ مِنْهُمْ ؟ قُلْتُ : لاَ وَاللَّهِ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ. قَالَ : وَسَأَلْت الْقَاسِمَ فَقَالَ : كَانَ فِي نَفْسِكَ أَنْ تَبِيعَهُ مِنْهُمْ ؟ قُلْتُ : لاَ وَاللَّهِ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۱۵۹۸) حضرت ثعلبہ بن فرات انصاری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قوم کے لوگوں کو کپڑا فروخت کیا اور ایک خاص مدت کے لئے پیسے رہن رکھوا دیئے، جب مقررہ مدت مکمل ہوگئی تو اُن پیسوں کے بدلے میں اُن سے کھجور کے درخت خرید لئے، اور ان پر قبضہ کرلیا اور اُس کے پھل کو درخت پر ہی سکھایا، وہ خوشے بن کر پھل دار بن گئے تو میں نے اُن کو اتارلیا، پھر جن لوگوں نے مجھے فروخت کیا تھا وہ میرے پاس آئے اور اُس پھل کی طرف رغبت کرنے لگے، میں نے وہ پھل اُن کو ایک مقررہ مدت کے لئے فروخت کر دیا، اس بارے میں لوگوں نے بہت سی باتیں کیں تو میں نے حضرت سالم ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور اُن کو یہ سارا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے دل میں تھا کہ میں دوبارہ انہی کو فروخت کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم میرے دل میں یہ خیال بھی نہ گذرا تھا، آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں، پھر میں نے حضرت قاسم ؒ سے دریافت کیا؟ آپ نے بھی دریافت کیا کہ کیا تمہارے دل میں یہ خیال تھا کہ دوبارہ انہی کو فروخت کروں گا؟ میں نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم میرے دل میں یہ خیال بھی نہ آیا، آپ ؒ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى النَّحْوِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي ثَمَرَةَ النَّخْلِ ، قَالَ : لاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَصْرِمَهُ.

(۲۱۵۹۹) حضرت عکرمہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اگر کھجور کا درخت خریدے، آپ نے فرمایا کہ جب تک پھل نہ کاٹ لے آگے فروخت نہ کرے۔

(۱٤۸) من كره لِلرّجلِ أن يبيع البيع ويستثنِي بعضه

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص بیع کرے اور اس میں بعض مجہول حصہ مستثنیٰ کر لے

(۲۱٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثُّنْيَا.

(مسلم ۷۵-۱۱۷۵۔ احمد ۳۱۳)

(۲۱٦٠٠) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ بیع کر کے اس میں کچھ حصہ

(مجہول) الگ کرلیا جائے۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَبِيعُ تَمْرَ أَرْضِي وَأَسْتَثْنِي ؟ قَالَ : لاَ تَسْتَثْنِي إلاَّ شَجَرًا مَعْلُومًا ، وَلاَ تَبْرَأَنَّ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ : فَذَكَرْته لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَكَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ.

(۲۱۶۰۱) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسّب ؒ سے دریافت کیا کہ: میں اپنی زمین کے پھل فروخت کر کے اس میں سے کچھ حصہ الگ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا مستثنیٰ نہ کرو، اگر کرنا ہے تو ایک معین درخت الگ کرلو، لیکن اُس کو بھی صدقہ سے بری نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین ؒ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا۔

(۲۱۶۰۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لَوْلا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ الثُّنْيَا وَكَانَ عِنْدَنَا مَرْضِيًّا مَا رَأَيْنَا بِذَلِكَ بَأْسًا. زَادَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ : فَتَحَدَّثْنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : لاَ أَبِيعُ هَذِهِ النَّخْلَةَ ، وَلاَ أَبِيعُ هَذِهِ النَّخْلَةَ.

(۲۱۶۰۲) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن عمر ؓ بعض مجہول حصہ الگ کرنے کو ناپسند نہ کرتے اور ہماری اپنی مرضی ہوتی تو ہم لوگ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے۔ ابن علیۃ راوی اضافہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ فرماتے تھے میں اس (معین) درخت کو فروخت نہیں کروں اس درخت (معین) کو فروخت نہیں کروں گا۔

(۲۱۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِي شَيْئًا مَنَ النَّخلِ بِكَيْلٍ.

(۲۱۶۰۳) حضرت سعید بن المسیب ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کھجور کے درختوں میں سے کچھ ماپ کر خریدے جائیں۔

(۲۱۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : أَبِيعُ الرَّجُلُ الشَّاةَ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهَا ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ قُلْ : أَبِيعُك نِصْفَهَا.

(۲۱۶۰۴) حضرت ابوحمزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ میں ایک آدمی کو بکری فروخت کر کے اُس کا بعض حصہ مستثنیٰ کیا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ آپ اُس کو یوں کہو کہ میں نصف بکری آپ کو فروخت کرتا ہوں۔

(۲۱۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ أَبِي الْجَارُودِ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهُ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ذَلِكَ.

(۲۱۶۰۵) حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی کوئی چیز فروخت کرتا ہے اور اس میں سے کچھ مستثنیٰ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا

یہ ٹھیک نہیں ہے۔

(۲۱۶۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ ، تَمْرَ أَرْضِهِ وَيَسْتَثْنِي الْكُرَّ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُعْلِمَ نَخْلاً.

(۲۱۶۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی اپنی زمین سے کھجور کی بیع کرے اور ایک (یا کچھ) کُر مستثنیٰ کر لے، آپ نے فرمایا تعجب ہے کہ وہ کھجور کے درخت کو جانتا ہے (کہ وہ کتنی کھجور دے گا)۔

(۲۱۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً ، وَقَالَ : أَنَا شَرِيكٌ فِيهَا ، قَالَ : فَكَرِهَ هَذَا الْبَيْعَ.

(۲۱۶۰۷) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو سامان فروخت کیا اور اُس نے کہا کہ میں سامان میں تیرا شریک ہوں؟ آپ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(۲۱۶۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَثْنِيَ كَيْلاً ، أَوْ سِلاَلاً ، أَوْ كِرَارًا.

(۲۱۶۰۸) حضرت سالم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ بیع میں کچھ کیل، کُر یا خاص برتن مستثنیٰ کر لئے جائیں۔

(۱٤۹) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس بیع کی اجازت دی ہے

(۲۱۶۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ بَاعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. (بخاری ۴۴۳۔ ابوداؤد ۳۴۹۹)

(۲۱۶۰۹) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ یہ شرط لگا کر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک اس پر سواری کریں گے۔

(۲۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَاعَ ، ثَمَرَةً لَهُ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ وَاسْتَثْنَى مِنْهَا ثَمَانِمِئَةِ درهم.

(۲۱۶۱۰) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے چار ہزار دراہم میں پھل فروخت کئے اور اس میں سے آٹھ سو دراہم مستثنیٰ کئے۔

(۲۱۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ سَالِمٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ ، ثَمَرَتَهُ وَيَسْتَثْنِيَ مِنْهَا مَكِيلَةً مَعْلُومَةً.

(۲۱۶۱۱) حضرت سالم رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ پھلوں کی بیع کی جائے اور اس میں سے کچھ معین کیل مستثنیٰ کر لیے جائیں۔

(۲۱۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْنَا مِنَ ابْنِ عُمَرَ ثَنْيًا وَاسْتَثْنَى بَعْضَهُ.

(۲۱۶۱۲) حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ خریدا تو انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ الگ کیا۔

(۲۱۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ ، ثَمَرَتَهُ وَيَسْتَثْنِيَ ثُلُثَهُ ، رُبُعَهُ ، نِصْفَهُ.

(۲۱۶۱۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس طرح بیع کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ پھلوں کی بیع کرے اور اس میں سے ثلث، ربع یا نصف مستثنیٰ کرلے۔

(۲۱۶۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الرجال ، عن أمه عمرة : أنها كانت تبيع ثمرة أرضها ، وتستثني منها.

(۲۱۶۱۴) حضرت عمرۃ رحمہا اللہ اپنے زمین کے پھلوں کی بیع کرتی اور اس میں سے کچھ حصہ مستثنیٰ کرلیتیں۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّهُ بَاعَ ، ثمرةً بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ درهمٍ ، أَوْ بثلاثةٍ ، وَاسْتَثْنَى مِنْهَا سَبْعَمِئَةٍ.

(۲۱۶۱۵) حضرت عمرو بن حزم نے تین یا چار ہزار کے پھلوں کی بیع کی اور اس میں سے سات سو دراہم مستثنیٰ کئے۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ السِّلْعَةَ وَيَسْتَثْنِيَ نِصْفَهَا.

(۲۱۶۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ سامان کی بیع کی جائے اور اس میں سے نصف مستثنیٰ کرلیا جائے۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ بَاعَ ثَمَرَتَهُ ، وَاسْتَثْنَى مِنْهَا.

(۲۱۶۱۷) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے اپنے پھل فروخت کئے اور اس میں کچھ مستثنیٰ کئے۔

(۱۵۰) مَنْ رَخَّصَ فِي اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الوَرِقِ

جن حضرات نے سونے اور چاندی اور ایک دوسرے کے بدلے دینے کی اجازت دی ہے۔

(۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ لاِمْرَأَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ شَيْءٌ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُعْطِيَهَا بِقِيمَةِ الدَّرَاهِمِ دَنَانِيرَ.

(۲۱۶۱۸) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم کی اہلیہ کا اُن کے ذمہ کچھ لازم تھا، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اُن کو اُن دراہم کی قیمت میں دینار دے دوں۔

(۲۱٦۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَکُونُ عَلَیْهِ الْوَرِقُ ، فَیُعْطِی قِیمَتَها دَنَانِیرَ ، إذَا قَامَتْ عَلَی سِعْرٍ ، وَیَکُونُ عَلَیْهِ الدَّنَانِیرُ ، فَیُعْطِی الْوَرِقَ بِقِیمَتِهَا.

(۲۱٦۱۹) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پر چاندی لازم تھی آپ نے اس کی قیمت میں دینار دے دیئے، اور آپ پر دینار لازم تھے آپ نے اس کی قیمت میں چاندی دے دی۔

(۲۱٦۲۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنِ الْبَهِیِّ ، عَنْ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ ، عَنْ عُمَرَ :أَنَّهُ لَمْ یَرَ بَأْسًا بِاقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱٦۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی دی جائے۔

(۲۱٦۲۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ اقْتَضَی ذَهَبًا مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ وَرِقًا مِنْ ذَهَبٍ فِی الْقَرْضِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱٦۲۱) حضرت موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آدمی قرض میں سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱٦۲۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ :أَنَّهُ لَمْ یَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱٦۲۲) حضرت طاؤس اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱٦۲۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ وَقَتَادَةَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِکَ.

(۲۱٦۲۳) حضرت قتادہ اور حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱٦۲٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یونس ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِاقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ بِقِیمَةِ السُّوقِ.

(۲۱٦۲٤) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بازار کی قیمت کا لحاظ کر کے اگر سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے میں سونا دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۱٦۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱٦۲۵) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱٦۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ الحنفیُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱٦۲٦) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱٦۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی غَنِیَّة ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنِ الْحَکَمِ ، أَنَّهُ کَانَ لاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یَکُونَ لِلرَّجُلِ عَلَی الرَّجُلِ دَنَانِیرُ فَیَأْخُذُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ یَصْرِفُهَا، وَلاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یَزِیدَهُ عَلَی السِّعْرِ، أَوْ یَنْتقصَ مِنْهُ إذَا کَانَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا.

(۲۱۶۲۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمہ دوسرے کے دینار ہوں اور وہ اُن کی جگہ درہم دے دے تو کوئی حرج نہیں، اگرچہ اُس کی قیمت کچھ کم یا زیادہ بھی ہو جائے اگر وہ دونوں اُس پر راضی ہوں۔

(۱۵۱) من کرہ اقتِضاء الذّہبِ مِن الورِقِ

جن حضرات سونے اور چاندی کو ایک دوسرے کے بدلے دینے کو ناپسند قرار دیتے ہیں

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ اقْتِضَاءَ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۲۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطَى الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ : لاَ تَأْخُذَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ يَكُونُ لَكَ عَلَى الرَّجُلِ ، وَلاَ تَأْخُذَنَّ الْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۳۰) حضرت ابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے ذمے تیری چاندی قرض ہو تو اس سے سونا وصول نہ کر، اور سونے کے بدلے چاندی وصول نہ کر۔

(۲۱۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيَأْخُذُ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۱) حضرت ابو سلمۃ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو دراہم قرض میں دیئے ہیں تو کیا اُس سے دینار وصول کر سکتا ہے؟ آپ نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۲) حضرت ابو سلمۃ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَرَاهِمُ فَأَخَذَ مِنْهَا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِقِيمَتِهَا دَنَانِيرَ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمے دوسرے کے کچھ دراہم تھے، پھر اُس نے اُن کی قیمت میں دینار وصول کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت محمد رحمہ اللہ نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٢١٦٣٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى عَطَاءٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَ
ابْتَعْت مِنْ بُرْدٍ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَاقَةً بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ ، فَجَاءَ يَلْتَمِسُ حَقَّهُ مِنِّى ، فَقُلْتُ :عِنْدِى دَرَاهِ
لَيْسَ عِنْدِى دَنَانِيرُ فَقَالَ :حَتَّى أَسْتَأْمِرَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ :خُذْ مِنْهُ دَنَانِيرَ عَيْنًا ، فَإِنْ ا
فَدَعْهُ ، مَوْعِدُهُ اللَّهُ.

(۲۱۶۳۴) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے غلام سے چار دینار میں اونٹنی خریدی، وہ حق وصول کرنے جب میرے پاس آیا تو میں نے اُس سے کہا کہ میرے پاس دراہم ہیں دینار نہیں ہیں، تم مجھ سے دینار لے لو، اُ نے کہا کہمیں سعید بن میتب سے پوچھ کرلوں گا۔ حضرت سعید بن میّب نے فرمایا: اس سے دینار ہی وصول کرو، اور اگر وہ ا کرے تو چھوڑ دینا کیونکہ اللہ پاک نے وعدہ کا وقت مقررہ کیا ہوا ہے۔

(٢١٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :بَلَغَنِى أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٦٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۱۶۳۶) حضرت عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٢) من لم ير بالمزارعةِ بالنّصفِ وبالثّلثِ وبالرّبعِ بأسًا

جو حضرات نصف، ثلث اور ربع کے ساتھ مزارعت کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے

(٢١٦٣٧) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ فَحَدَّثَنِى ،
عُثْمَانَ أَقْطَعَ خَبَّابًا أَرْضًا ، وَعَبْدَ اللهِ أَرْضًا ، وَسَعْدًا أَرْضًا ، وَصُهَيْبًا أَرْضًا ، فَكُلًّا جَارِيَّ قَدْ رَأَيْته يُ
أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ :عَبْدَ اللهِ وَسَعْدًا.

(۲۱۶۳۷) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے مزارعۃ کے متعلق دریافت کیا؟ ا نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب، حضرت عبد اللہ، حضرت سعد اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہم کو اپنی زمین دی میں نے دیکھا کہ آپ نے مزارعة بالثلث اور ربع کے تحت زمین دی۔

(٢١٦٣٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِى جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَقَدْ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْ
بِخَيْبَرَ يَعْنِى بِنِصْفٍ.

(۲۱۶۳۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خیبر والی زمین مزارعة بالنصف کرتے ہوئے دی

(٢١٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :كَانَ سَعْدٌ ، وَابْنُ مَسْ

يُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۲۱۶۳-) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مزارعة بالثلث، اور ربع فرمایا کرتے تھے۔

٢١٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : جَائَنَا مُعَاذٌ وَنَحْنُ نُعْطِي أَرْضَنَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

۲۱۶۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ اپنی زمینیں مزارعة بالثلث اور ع کے تحت دیا کرتے تھے، آپ نے اس پر ہمیں ملامت نہ فرمائی۔

٢١٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلِ بنِ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ بِنَحْوِهِ.

۲۱۶۴) حضرت طاؤس سے اسی طرح مروی ہے۔

٢١٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : عَامَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الشَّطْرِ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ ، ثُمَّ أَهْلُوهُمْ إِلَى الْيَوْمِ يُعْطُونَ الثُّلُثَ وَالرُّبُعَ.

۲۱۶۴) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کو اپنی زمین نصف مزارعۃ دی۔ پھر حضرت بکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اُن کے اہل وعیال نے آج تک مزارعة بالثلث اور ع فرمائی۔

٢١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَأَلْته ، عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ، فَقَالَ : إِنْ نَظَرْتَ فِي آلِ أَبِي بَكْرٍ وَآلِ عُمَرَ وَآلِ عَلِيٍّ وَجَدْتهمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۲۱۶۴۳) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ زمین مزارعة بالثلث اور ربع کرتے ہوئے دینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آل کو دیکھو گے تو آپ اُن کو اس طرح کرتے ہوئے پاؤ گے۔

٢١٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ وَمَاءٌ ، لَيْسَ لَهُ بَذْرٌ ، وَلاَ بَقَرٌ ، فَأَعْطَانِي أَرْضَهُ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتهَا بِبَذْرِي وَبَقَرِي ، ثُمَّ قَاسَمْته عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ : حَسَنٌ.

۲۱۶۴) حضرت کلیب بن وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک شخص کی اپنی زمین اور پانی ہے لیکن اُس کے پاس دانہ اور بیل نہیں ہے، اُس نے اپنی زمین مزارعة بالنصف کے طور پر مجھے دی میں نے اپنے بیج اور بیل کے ساتھ کھیتی باڑی کی (اور جو کچھ نکلا) اُس کو نصف تقسیم کرلیا، (ایسا کرنا ٹھیک ہے)؟ آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے۔

٢١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْمُزَارَعَةِ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۱۶۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ مزارعة بالنصف کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَرْضِي وَبَعِيرِي سَوَا

(۲۱۶۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری زمین اور میرا اونٹ برابر ہے۔

(۲۱٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَالِمًا يَقُولُ : أَكْثَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلَى نَفْسِهِ ، وَاللَّهِ لَنُكْرِيَ كِرَاءَ الإِبِلِ.

(۲۱۶۴۷) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ابن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے نفس پر زیا چاہی، خدا کی قسم میں ضرور بضرور اس سے اونٹ کا کرایہ وصول کروں گا۔

(۲۱٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ الْقَنَّادِ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ : لاَ بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۴۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ مزارعة بالنصف ثلث اور ربع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ: أَنَّهُ كَانَ يُزَارِعُ أَهْلَ السَّوَادِ حَيَاةَ أَبِ

(۲۱۶۴۹) حضرت ابن الاسود اپنے والد محترم کی زندگی میں دیہات والوں کے ساتھ مزارعة کرتے تھے۔

(۲۱٦٥٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كُنْتُ أُزَارِعُ بِالثُّلُ وَالرُّبُعِ وَأَحْمِلُهُ إِلَى عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ فَلَوْ رَأَوا بِهِ بَأْسًا لَنَهَوْنِي عَنْهُ.

(۲۱۶۵۰) حضرت ابن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مزارعة بالثلث اور ربع کیا کرتا تھا، میں نے حضرت علقمہ اور حضر الاسود رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ (اُن کو باخبر کیا اس بارے میں) پس اگر وہ اس میں کچھ حرج سمجھتے تو مجھے اِس سے ض منع کرتے۔

(۲۱٦٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَأْمُرُ بِإِعْطَاءِ الأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُ

(۲۱۶۵۱) حضرت عمر بن عبد العزیز نے زمینوں کو مزارعة بالثلث اور ربع پر دینے کا حکم فرمایا تھا۔

(۲۱٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَدِيٍّ أَنْ يُزَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۵۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے حضرت عدی رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ مزارعة بالثلث اور ربع کرو۔

(۲۱٦٥٣) حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ أَرْ آخَرَ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ الثُّلُثَ ، أَوِ الرُّبُعَ ، أَوِ الْعُشْرَ ، وَلاَ يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ شَيْءٌ.

(۲۱۶۵۳) حضرت قاسم اور حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اپنی زمین مزارعة بالثل

ربع اور عُشر پر دے، اور اس پر نفقہ میں کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

٢١٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَرَى بِكِرَاءِ الأَرْضِ بَأْسًا.

(٢١٦٥٤) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد زمین کرایہ (مزارعت) پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

٢١٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٦٥٥) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

٢١٦٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ ، إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلاَنِ قَدَ اقْتَتَلاَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ، فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ : لاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ. (ابوداؤد ٣٣٨٣۔ احمد ١٨٢)

(٢١٦٥٦) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ اِس حدیث کو جانتا ہوں، آنحضرت کی خدمت میں دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری یہی حالت ہے تو تم لوگ زمین کرایہ (مزارعة) پر نہ دیا کرو، حضرت رافع نے صرف آپ کا آخری قول ''زمین مزارعة پر مت دیا کرو'' سنا۔

٢١٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلاَّ وَهُمْ يُعْطُونَ أَرْضَهُمْ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(٢١٦٥٧) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی بھی گھر ایسا نہ تھا جو اپنی زمینیں مزارعة بالثلث اور ربع پر نہ دیتے ہوں۔

٢١٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يَدْفَعُ أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ.

(٢١٦٥٨) حضرت ابن عمر اپنی زمین مزارعة بالثلث پر دیا کرتے تھے۔

٢١٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَرْضِي وَبَعِيرِي سَوَاءٌ.

(٢١٦٥٩) حضرت ابن عمر ارشاد فرماتے ہیں کہ میری زمین اور میرا اونٹ (کرایہ پر دینے کے اعتبار سے) برابر ہیں۔

٢١٦٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الشَّطْرِ. (مسلم ١١٨٦۔ ابوداؤد ٢٩٩٩)

(٢١٦٦٠) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے خیبر والوں کو زمین مزارعة بالنصف پر عطاء فرمائیں۔

(٢١٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثنا سُفيان ، حدَّثنا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ :كَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمَـ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَرْضٌ بِالْفَوَّارَةِ ، فَكَانَ يَدْفَعُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ، فَيُرْسِلُنِي أُقَاسِمُهُمْ.

(۲۱۶۶۱) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی مقام فوارۃ میں زمین تھی جو آپ نے مزارعۃ بالثلث اورربع پردی ہوئی تھی، آپ نے مجھے اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

(١٥٣) من كره أن يعطِي الأرض بِالثّلثِ والرّبعِ

جوحضرات بٹائی پرزمین دینے کوناپسندکرتے ہیں

(٢١٦٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا ، نَهَانَا إِذَا كَانَت لأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِ بِثُلُثٍ ، أَوْ نِصْفٍ ، قَالَ :وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا ، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ. (ترمذی ١٣٨٤)

(۲۱۶۶۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا ہے جس میں صرف ہمیں نفع ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی کی زمین ہواور وہ اُس کو مزارعۃ بالثلث، یاربع پرکسی کودے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کے لئے چھوڑ دے۔

(٢١٦٦٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ:سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَ فَقَالَ :أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا. (مسلم ١١٨ـ احمد ٣٣)

(۲۱۶۶۳) حضرت ابن معقل سے مزارعۃ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٦٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، سَمِعَ عَمْرًا يُحَدِّثُ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ

(مسلم ١١٧٧ـ نسائی ٦٥١

(۲۱۶۶۴) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پرزمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٦٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :سَمِعَ عَمْرٌو عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :كُنَّا نُخَابِرُ ، وَلاَ نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ.

(مسلم ١١٧٩ـ ابو داؤد ٣٣٨٢

(۲۱۶۶۵) حضرت عمرو بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بٹائی پرزمین دیا کرتے تھے اوراس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا گمان یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے، ہم نے اُن کی وجہ سے یہ کا

چھوڑ دیا۔

(۲۱۶۶٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُخَابَرَةُ ؟ قَالَ : أَنْ تَأْخُذَ الأَرْضَ بِنِصْفٍ ، أَوْ ثُلُثٍ ، أَوْ رُبُعٍ. (احمد ۱۸۷۔ عبد بن حميد ۲۵۳)

(۲۱۶۶۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا مخابرۃ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ زمین نصف یا ثلث پر بٹائی پر دینا۔

(۲۱۶٦۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّا نَأْخُذُ الأَرْضَ مِنَ الدَّهَاقِينِ ، فَأَعْتَمِلُهَا بِبَذْرِي وَبَقَرِي ، فَآخُذُ حَقِّي وَأُعْطِيهِ حَقَّهُ ، فَقَالَ لَهُ : خُذْ رَأْسَ مَالِكَ ، وَلاَ تَزِدْ عَلَيْهِ شَيْئاً فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ هَذَا.

(۲۱۶۶۷) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں بیٹھا ہوا تھا، آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم جاگیرداروں سے زمین لیتے ہیں، اور اُس میں اپنے دانہ اور بیل سے محنت کرتے ہیں اور اُن سے اپنا حق وصول کرتے ہیں اور اُن کو اُن کا حق دے دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اِس سے فرمایا صرف راس المال لیا کرو اس سے زیادہ نہ لیا کرو، اُس نے تین مرتبہ آپ سے پوچھا آپ نے تینوں بار یہی جواب دیا۔

(۲۱۶٦۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۶۸) حضرت عکرمہ مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۶٦۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱٦۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الأَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۷۰) حضرت ابراہیم مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱٦۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ كِرَاءَ الأَرْضِ.

(۲۱۶۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ زمین کرایہ پر دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱٦۷۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ تُكْرِى الأَرْضَ ، وَلاَ بذرة ، أَوْ قَالَ : مَدَرة.

(۲۱۶۷۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ زمین اور بیج کرایہ پر مت دو۔

(٢١٦٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَائَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا ، وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا ، نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا الأَرْضَ إلاَّ أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ. (احمد ٤٦٥۔ ابوداؤد ٣٣٩٠)

(٢١٦٧٣) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک کام سے منع فرمایا۔ وہ ہمارے ساتھ بہت نرمی کرتے تھے، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سب سے زیادہ نرمی والی بات ہے۔ آپ نے ہمیں فرمایا ہے، ہم اپنی زمین مزارعت پر دیں۔ ہمیں حکم ہے کہ یا تو اپنی مملوکہ زمین میں کھیتی باڑی کریں یا ایسی زمین میں جو بلا معاوضہ کام کے لیے دی گئی ہو۔

(٢١٦٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَدْهَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ مِنَ الأَرْضِ إلاَّ خَصْلَتَانِ :أَرْضٌ مَنَحَكهَا رَجُلٌ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ أَرْضٌ اسْتَأْجَرْتهَا بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(٢١٦٧٤) حضرت ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں کہ زمین دو ہی خوبیوں کی صلاحیت رکھتی ہے، آدمی جس زمین کے رقبہ کا مالک ہے اُس کو عارضی طور پر دے دے یا زمین کو معین مدت کے لئے معین اجرت پر دے دے۔

(٢١٦٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنَّ أَمْثَلَ أَبْوَابِ الزَّرْعِ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(٢١٦٧٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کا بہترین اصول یہ ہے کہ آدمی اپنی زمین معلوم اجرت کے بدلے کسی کو کرایے پر دے دے۔

(٢١٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ مِنَ الزَّرْعِ إلاَّ أَرْضٌ تَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ أَرْضٌ يَمْنَحُكهَا رَجُلٌ.

(٢١٦٧٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی درست نہیں ہے مگر اُس زمین میں جس کے رقبہ کا تو مالک ہو، یہ وہ زمین جو کسی نے عارضی طور پر نفع حاصل کرنے کے لئے دی ہو۔

(٢١٦٧٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَالإِجَارَةِ : إلا أن يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ أَرْضًا ، أَوْ يُعَارَ ، ثُمَّ قَالَ :أَعَارَ أَبِي أَرْضًا مِنْ رَجُلٍ فَزَرَعَهَا وَبَنَى فِيهَا بُنْيَانًا ، فَخَرَجَ إلَيْهَا فَرَأَى الْبُنْيَانَ فَقَالَ :مَنْ بَنَى هَذَا ؟ فَقَالُوا :فُلاَنٌ الَّذِي أَعَرْته ، فَقَالَ :أَعِوَضٌ مِمَّا أَعْطَيْته ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَهْدِمُوهُ.

(٢١٦٧٧) حضرت رفاعة بن رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی مزارعة اور اجارہ سے منع فرمایا ہے، مگر یہ

کہ آدمی اُس کو خرید لے یا معین مدت کے لئے کرایہ پر لے لے، پھر فرمایا کہ میرے والد محترم نے ایک شخص سے زمین عاریۃً لی اور اس میں کھیتی باڑی کی اور اس میں ایک عمارت بنالی، پھر وہ مالک زمین اُس طرف آیا اور اُس نے عمارت دیکھی اور پوچھا کس نے یہ عمارت بنائی ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں شخص نے جس کو آپ نے زمین عاریۃً دی تھی، اُس نے کہا کہ کیا یہ عوض ہے اُس کو جو میں نے اُس کو دیا تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں، اُس نے کہا کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک کہ تم لوگ اس کو گرا نہ دو۔

(۱۵۴) فِی کِرَاءِ الأَرْضِ بِالطَّعَامِ

زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینا

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی مَکِینٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِکِرَاءِ الأَرْضِ بِالطَّعَامِ.

(۲۱۶۷۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۶۷۹) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الأَرْضَ الْبَیْضَاءَ بِالْحِنْطَةِ.

(۲۱۶۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنی زمین گندم کے بدلے کرایہ پر دے دے۔

(۲۱۶۸۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ أَبِی مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنْ کِرَءِ الأَرْضِ بِالدَّرَاهِمِ وَالطَّعَامِ ، فَلَمْ یَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۶۸۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ زمین دراہم یا گندم کے عوض کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱۶۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ سَعِیدٍ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ، عَنْ إبْرَاهِیمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ نَأْخُذَ بِطَعَامٍ مُسَمًّی.

(۲۱۶۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر ہم مقرر کر کے گندم وصول کریں۔

(۲۱۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیمٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ کَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا ، أَوْ لِیُزْرِعْهَا أَخَاهُ ، وَلاَ یُکْرِهَا بِثُلُثٍ ، وَلاَ رُبعٍ ، وَلاَ بِطَعَامٍ مُسَمًّی. (مسلم ۱۱۳۔ نسائی ۳۶۲۳)

(۲۱۶۸۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہے اُس کو چاہیے کہ خود کھیتی باڑی کرے، یا پھر اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دے، اس زمین کو ثلث یا ربع پر کرایہ پر مت دے اور نہ ہی مقررہ گندم پر دے۔

(۱۵۲) فِي الرَّجلينِ يدّعِيانِ الشّيء فيقِيم هذا شاهدينِ ويقِيم هذا رجلاً

دو آدمی کسی چیز پر دعویٰ کریں پھر اُن میں سے ایک دو گواہ پیش کردے اور دوسرا ایک گواہ پیش کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ دَابَّةٌ فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنَ الأَزْدِ ، فَادَّعَاهَا قَوْمٌ ، فَأَقَامُوا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُمْ أَضَلُّوهَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَقَامَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُمْ نَتَجُوهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى قَاضِيهِمْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ فَجَعَلَ هَؤُلاَءِ يَغْدُونَ بِبَيِّنَةٍ وَيَرُوحُ الآخَرُونَ بِأَكْثَرَ مِنْهُمْ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى شُرَيْحٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَسْت مِنَ التَّهَاتُرِ وَالتَّكَاثُرِ فِي شَيْءٍ ، وَالَّذِينَ أَقَامُوا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُمْ نَتَجُوهَا وَهِيَ فِي أَيْدِيهِمْ أَحَقُّ ، وَأُولَئِكَ أَوْلَى بِالشُّبْهَةِ.

(۲۱۶۸۳) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کے لوگوں کے پاس ایک جانور تھا، اُس پر ایک قوم نے دعویٰ کیا اور گواہ پیش کردیئے کہ یہ اُن کا جانور ہے، جو حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں گم ہوگیا تھا، اور جانور جن کے قبضہ میں تھا انہوں نے بھی گواہ پیش کردیئے کہ وہ جانور اُن کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ معاملہ اُن کے قاضی عبد الرحمن بن اُذنیہ کے سامنے پیش ہوا، اُن میں سے ایک فریق صبح آ کر گواہ پیش کرتا تو دوسرا فریق شام میں اُس سے زیادہ گواہ پیش کردیتا، قاضی نے حضرت شریح ؒ کو صورت حال لکھ کر بھیجی، حضرت شریح ؒ نے لکھا کہ گواہوں کی کثرت کا اعتبار نہیں ہے، جنہوں نے گواہ پیش کئے ہیں کہ وہ اُن کے ہاں پیدا ہوا ہے اور وہ جانور ان کے قبضے میں ہے وہ اُس کے زیادہ حق دار ہیں۔

(۲۱۶۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الدَّابَّةَ لَيْسَتْ فِي يَدِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، فَيُقِيمُ أَحَدُهُمَا شَاهِدَيْنِ ، وَالآخَرُ أَرْبَعَةً ، فَقَالَ : هِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ ، لأَنَّ الاِثْنَيْنِ يُوجِبَانِ الْحَقَّ.

(۲۱۶۸۴) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا، اُس جانور پر دونوں میں سے کسی کا قبضہ نہیں تھا، ان میں سے ایک نے دو گواہ پیش کئے تو دوسرے نے چار گواہ پیش کردیئے، آپ نے فرمایا جانور دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا، کیونکہ دو گواہ حق کو واجب کردیتے ہیں۔

(۲۱۶۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هِيَ بَيْنَهُمْ عَلَى حِصَصِ الشُّهُودِ.

(۲۱۶۸۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اُن کے درمیان گواہوں کے حصوں کی بقدر ہوگا۔

(۲۱۶۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ : أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَانَ يَقْضِي لأَكْثَرِ الْفَرِيقَيْنِ شُهُودًا.

(۲۱۶۸۶) حضرت ہشام بن ھبیرۃ فریقین میں سے جس کے گواہ زیادہ ہوتے اُس کے حق میں فیصلہ فرماتے۔

(۲۱۶۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بِعْت بَغْلَةً مِنْ رَجُلٍ ، فَلَبِثَ مَا

شَاءَ اللَّهُ ، فَأَتَانِي وَقَدْ عَرَفْت الْبُغْلَةَ عِنْدَهُ ، فَأَتَيْنَا شُرَيْحًا وَانْطَلَقْت بالدَّابَّةِ ، فَأَقَامَ سَبْعَةً مِنَ الشُّهُودِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ لَمْ تُبَعْ وَلَمْ تُهَبْ ، وَجَاءَ الآخَرُ بِسِتَّةٍ مِنَ الشُّهُودِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ لَمْ تُبَعْ وَلَمْ تُهَبْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَشْهَدُ بِأَنَّ أَحَدَ الْفَرِيقَيْنِ كَاذِبٌ ، فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَلاَثَةَ عَشَرَ سَهْمًا أَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحِصَّةِ شُهُودِهِ.

(۲۱٦۸۷) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص کو خچر فروخت کیا، پس وہ جتنی دیر اللہ نے چاہا رہا، پھر وہ میرے پاس آیا، میں نے اُس کے پاس خچر کو پہچان لیا، ہم دونوں حضرت شریح کے پاس آئے۔ میں اس جانور کو لے کر چل پڑا، ایک نے سات گواہ قائم کر دیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے۔ اس کو نہ بیچا گیا ہے نہ ہبہ کیا گیا ہے، اور دوسرا آیا اُس نے چھ گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے نہ اُس کو بیچا گیا ہے نہ ہبہ کیا گیا ہے۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک فریق یقیناً جھوٹا ہے۔ آپ نے اُس کو اُن کے درمیان تیرہ حصّوں میں تقسیم فرما دیا، ہر ایک کو اُس کے گواہوں کے بقدر حصہ دیا۔

(۲۱٦۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اخْتَصَمَ إلَيْهِ رَجُلاَنِ فِي بَغْلَةٍ فَأَقَامَ هَذَا خَمْسَةَ شُهَدَاءَ بِأَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهُ ، وَأَقَامَ هَذَا شَاهِدَيْنِ بِأَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهُ ، فَجَعَلَهَا عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ أَسْبَاعٍ.

(۲۱٦۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو آدمی ایک خچر کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے، ایک نے پانچ گواہ پیش کر دیئے کہ وہ جانور اُس کے ہاں پیدا ہوا ہے، اور دوسرے شخص نے دو گواہ پیش کر دیئے کہ وہ اُس کے ہاں پیدا ہوا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو اُن کے درمیان سات حصوں میں تقسیم فرما دیا۔

(١٥٦) فِي العبدِ المأذونِ له فِي التِّجارةِ

وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دے دی گئی ہو

(۲۱٦۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَفْلَسَ الْعَبْدُ الْمَأْذُونُ لَهُ فِي التِّجَارَةِ فَدَيْنُهُ فِي رَقَبَتِهِ، فَإِنْ شَاءَ مَوْلاَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بَاعَهُ ، وَيَقْسِمَ ثَمَنَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۱٦۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر عبد ماذون مفلس ہو جائے، تو اُس کا قرض اُس کی گردن پر ہے، اُس کے آقا کو اختیار ہے اگر چاہے تو اُس غلام کو فروخت کر دے اور قیمت قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دے، آقا پر اُس کے ثمن سے زائد کچھ لازم نہیں ہے۔

(۲۱٦۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنْ شَاؤُوا أَنْ يَبِيعُوهُ بَاعُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَسْعَوْهُ.

(۲۱٦۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ اُس کو فروخت کرنا چاہیں تو فروخت کر دیں، اگر اُس سے کام کروانا چاہیں تو کام کروالیں۔

(٢١٦٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنْ شَاؤُوا بَاعُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَسْعَوْهُ ، قَالَ : فَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۱۶۹۱) حضرت شعبی ﷫ اور حضرت شریح ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ اُس کو فروخت کرنا چاہیں تو فروخت کر دیں، اگر اُس سے کام کروانا چاہیں تو کام کروالیں۔

(٢١٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ حَتَّى يُحِيطَ الدَّيْنُ بِرَقَبَتِهِ.

(۲۱۶۹۲) حضرت حکم ﷫ فرماتے ہیں کہ جب تک قرض اُس کی پوری ملکیت کو نہ گھیر لے تب تک اُس کو فروخت نہیں کریں گے۔

(٢١٦٩٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أُذَيْنَةَ أُوتِيَ عَبْدًا رَكِبَهُ دَيْنٌ فَقَالَ : مَالُهُ بِدَيْنِهِ ، مَالُهُ بِدَيْنِهِ.

(۲۱۶۹۳) حضرت عبد الرحمٰن بن اذینہ ﷫ کے پاس ایک غلام لایا گیا جو مقروض تھا، آپ نے فرمایا: اُس کا مال اُس کے قرض کے ساتھ ہے، اُس کا مال اُس کے قرض کے ساتھ ہے۔

(٢١٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : دَيْنُهُ فِي ثَمَنِهِ.

(۲۱۶۹۴) حضرت ابن سیرین ﷫ فرماتے ہیں کہ اُس کا قرض اُس کے ثمن میں ہے۔

(٢١٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ الْعَبْدُ فِي الدَّيْنِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِئَةُ أَلْفٍ.

(۲۱۶۹۵) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ غلام کو قرض میں فروخت نہیں کریں گے، اگرچہ اُس پر ایک لاکھ قرض ہو۔

(٢١٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رجل ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يسعى العبد في الدين ولا يباع.

(۲۱۶۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرض میں غلام سے کام کروایا جائے گا اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(٢١٦٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَسْتَدِينَ ، قَالَ : كَانَ يَرَى أَنْ يُبَاعَ لِلْغُرَمَاءِ.

(۲۱۶۹۷) حضرت شریح ﷫ فرماتے ہیں اگر غلام کو آقا قرض لینے کی اجازت دے دے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ وہ قرض خواہوں کے لئے غلام کو فروخت کرے۔

(١٥٧) فِي الرَّجُلِ يشترى المتاع أو الغلام فيجد ببعضِهِ عيبًا

کوئی شخص سامان یا غلام خریدے پھر اُس کے بعض حصہ میں عیب پائے

(٢١٦٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ

يَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، أَوْ يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۶۹۸) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو سامان خریدے پھر اُس کے کچھ حصہ میں عیب پائے تو وہ پورا سامان رکھ لے یا پورا واپس کر دے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، أَوْ يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۶۹۹) حضرت عامر ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو سامان خریدے پھر اُس کے کچھ حصہ میں عیب پائے تو وہ پورا سامان رکھ لے یا پورا واپس کر دے۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْغُلاَمَيْنِ أَوِ السِّلْعَتَيْنِ فَوَجَدَ بِأَحَدِهِمَا عَيْبًا فَأَرَادَ رَدَّهَا :رَدَّهَا بِقِيمَتِهَا ، وَجَازَتْ عَلَيْهِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا عَيْبٌ.

(۲۱۷۰۰) حضرت حارث عکلی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دو غلام یا دو مختلف سامان خریدے پھر ان میں سے ایک میں عیب پائے ، اور اُس کو واپس کرنا چاہے تو اُس کی قیمت کے ساتھ واپس کر سکتا ہے، اور جس میں عیب نہیں ہے اس میں بیع درست ہوگی۔

(۲۱۷۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبِيدَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِمْ عَيْبًا ، فَقَالَ : يُرَدُّ بِقِيمَتِهِ ، وَفِي الْمَتَاعِ مِثْلُهُ ، وَقَالَهُ مُحَمَّدٌ.

(۲۱۷۰۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کچھ غلام خریدے پھر ان میں سے بعض میں عیب ہو تو اُس کی قیمت کے ساتھ واپس کر دے اور سامان میں بھی اسی طرح کرے گا۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ صَفْقَةً فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ جَمِيعًا ، أَوْ يَرُدُّهُ جَمِيعًا.

(۲۱۷۰۲) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی معاملہ میں بہت سا سامان خریدے، پھر بعض میں عیب پائے تو وہ سارا رکھ لے یا سارا واپس کر دے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :إذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ بَيْعَ حُكْرَةٍ فَرَأَى فِيهِ عَيْبًا ، قَالاَ :يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۷۰۳) حضرت عامر و ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ کچھ چیزیں خریدے اور ان میں سے کچھ میں عیب دیکھے تو وہ سارا واپس کر دے۔

(۲۱۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا فَوَجَدَ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ : يَرُدُّهُ وَيَلْزَمه مَا بَقِيَ بِالْقِيمَةِ.

(۲۱۷۰۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سامان خریدے پھر اس کے کچھ حصہ میں عیب ہو تو اُس حصے کو واپس کردے۔

(٢١٧.٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ يَسَارٍ :أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَزْقَاقًا مِنْ سَمْنٍ وَنَقَدَ صَاحِبَهُ، فَنَقَصَتِ الزِّقَاقُ فَأَرَادَ أَنْ يُقَاصَّهُ بِبَعْضِ الدَّرَاهِمِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :خُذْ بَيْعَك جَمِيعًا، أَوْ رُدَّهُ جَمِيعًا.

(۲۱۷۰۵) حضرت حجاج سے مروی ہے کہ ایک شخص نے گھی کے مشکیزے خریدے اور پیسے نقد ادا کر دیئے، پھر کچھ مشکیزے کم نکلے، تو اُس نے ارادہ کیا کہ اُس کی کمی کچھ دراہم سے دور کرے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر بیع کرنی ہے تو پوری کرو وگرنہ پوری چھوڑ دو۔

(١٥٨) فِي المضارِبِ مِن أين تكون نفقته ؟

مضارب کے خرچ کی کیا صورت ہوگی؟

(٢١٧.٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَفَقَةُ الْمُضَارِبِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لَيْسَ كَذَلِكَ.

(۲۱۷۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب پورے مال میں سے خرچ کرے گا، اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔

(٢١٧.٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُضَارِبُ يُنْفِقُ وَيَكْتَسِي بِالْمَعْرُوفِ ، فَإِنْ رَبِحَ كَانَ مِنْ رِبْحِهِ ، وَإِنْ وَضَعَ كَانَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ. قَالَ :وَسَأَلْت ابْنَ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ أَنْ يُنْفِقَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ رَبَّ الْمَالِ.

(۲۱۷۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب خرچ کرے گا اور درمیانے درجہ کے کپڑے استعمال کرے گا، اگر اُس کو نفع ہو تو وہ اُس کے نفع میں سے ہوگا، اور اگر اُس کو نقصان ہو تو وہ رأس المال میں سے ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: رب المال سے اجازت کے بغیر خرچ کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔

(٢١٧.٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ الْمُضَارِبُ اسْتَأْجَرَ الأَجِيرَ وَأَطْعَمَ الرَّقِيقَ إِذَا كَانَ مِنَ الْمُضَارَبَةِ ، وَلاَ يَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۲۱۷۰۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر مضارب چاہے تو اجیر کو اجرت پر لے سکتا ہے اور غلام کو کھلا سکتا ہے اگر وہ مضاربۃ میں سے ہو، لیکن خود اُن کے ساتھ مت کھائے۔

(٢١٧.٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :لاَ يَشْتَرِطُ الْمُضَارِبُ طَعَامًا ، وَلاَ شَيْئًا يَنْتَفِعُ بِهِ إِلاَّ أَنْ

يَكُونَ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْمُضَارَبَةِ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْمُضَارَبَةِ كَانَ ذَلِكَ فِي مَالِ نَفْسِهِ.

(۲۱۷۰۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مضارب کے لئے کھانے اور کسی ایسی چیز کی شرط نہیں لگائیں گے جس میں اُس کا فائدہ ہو، ہاں اگر اُس میں مضاربۃ کا فائدہ ہو تو ٹھیک ہے، اگر مضاربہ کا فائدہ نہ ہو تو وہ اُس کے اپنے ذاتی مال میں سے شمار ہوگا۔

(۲۱۷۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ : أَنَّهُ سَأَلَهُمَا عَنِ الْمُقَارِضِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَكْتَسِي وَيَرْكَبُ بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ فِي سَبَبِ الْمُضَارَبَةِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۱۷۱۰) حضرت قاسم اور سالم سے دریافت کیا گیا کہ مضارب ان پیسوں میں سے کھا پی سکتا ہے، سواری کر سکتا ہے اور کپڑے وغیرہ پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مضاربۃ کی وجہ سے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۹) فِي الشّفعةِ تكون لِلغائِبِ أم لاَ ؟

غائب کے لئے شفعہ ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

(۲۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّفِيعُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ ، يَنْتَظِرُ بِهَا ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَتْ طَرِيقُهُمَا وَاحِدَةً.

(ابو داؤد ۳۵۱۲۔ ترمذی ۱۳۶۹)

(۲۱۷۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفیع پڑوسی پر شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے، اگر اُن دونوں کا راستہ ایک ہو اور شفیع غائب ہو تو اُس کا انتظار کیا جائے گا۔

(۲۱۷۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ قَضَى بِالشُّفْعَةِ لِلشَّرِيكِ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ وَكَانَ غَائِبًا صَاحِبُهَا.

(۲۱۷۱۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے دس سال بعد شریک کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا، اُس کا شریک (ساتھی) غائب تھا۔

(۲۱۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَرَى الشُّفْعَةَ لِلصَّغِيرِ وَالْغَائِبِ.

(۲۱۷۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ بچے اور غائب کے لئے شفعہ کا حق سمجھتے تھے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي الدَّارِ تُبْتَاعُ وَبِهَا شَفِيعٌ غَائِبٌ ، أَوْ صَغِيرٌ ، قَالَ : الْغَائِبُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالصَّغِيرُ حَتَّى يَكْبُرَ.

(۲۱۷۱۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر گھر فروخت ہو اور اُس کا شفیع غائب ہو یا چھوٹا ہو تو غائب واپس آنے تک شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اور چھوٹا بچہ بڑا ہونے تک حق دار ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ لِغَائِبٍ شُفْعَةٌ. وَكَانَ الْحَارِثُ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۱۷۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حارث فرماتے ہیں کہ غائب کے لئے شفعہ کا حق نہیں ہے۔

(۲۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ وَالحَکَم ، قَالاَ : لِلْغَائِبِ شُفْعَۃٌ.

(۲۱۷۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں غائب کے لئے شفعہ کا حق ہے۔

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : لِلْغَائِبِ شُفْعَۃٌ تُکْتَبُ إِلَیْہِ فَإِنْ أَخَذَ وَبَعَثَ بِالثَّمَنِ وَإِلاَّ فَلاَ شُفْعَۃَ لَہُ.

(۲۱۷۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غائب کے لئے شفعہ کا حق ہے۔ اُس کو خط لکھا جائے گا، اگر وہ شفعہ کو قبول کرے اور رگہ کا ثمن بھیج دے تو ٹھیک وگرنہ اُس کے لئے شفعہ نہیں ہے۔ (حق ختم ہو جائے گا۔)

(۱۶۰) فِی التَّوْلِیَۃِ بیعٌ أم لاَ ؟

تولیۃ بیع ہے کہ نہیں؟

تولیہ کہتے ہیں کہ جتنے کی خریدی ہے اتنے میں ہی بغیر منافع حاصل کئے آگے فروخت کر دینا۔

(۲۱۷۱۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : صَارَ قَوْلُہُمَا إِلَی أَنَّ التَّوْلِیَۃَ بَیْعٌ.

(۲۱۷۱۸) حضرت حسن اور ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تولیہ بھی بیع ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا شَرِیك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : التَّوْلِیَۃُ بَیْعٌ.

(۲۱۷۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں تولیہ بھی بیع ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ : التَّوْلِیَۃُ بَیْعٌ ، وَلاَ تُوَلَّی حَتَّی تُقْبَضَ.

(۲۱۷۲۰) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تولیہ بھی بیع ہی ہے، قبضہ کئے بغیر پیٹھ نہیں پھیرے گا۔

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وأبو أسامة ، عَنْ فطر ، عن الحکم ، قَالَ : التولیة بیع.

(۲۱۷۲۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیہِ ، أَنَّہُ کَانَ لاَ یَرَی بِالتَّوْلِیَۃِ بَأْسًا.

(۲۱۷۲۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱۷۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِی قَیْسٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : التَّوْلِیَۃُ بَیْعٌ.

(۲۱۷۲۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ : التَّوْلِیَۃُ بَیْعٌ.

(۲۱۷۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ.

(۲۱۷۳) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تولیہ بھی بیع ہے۔

(١٦١) فِي الرّجلِ يأخذ العبد الآبِق فيأبق مِنه

کوئی شخص بھگوڑے غلام کو پکڑ لے پھر وہ اُس کے پاس سے بھی بھاگ جائے

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ حَزْنِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ الْحَارِثِ :أَنَّ رَجُلاً اجْتَعَلَ فِي عَبْدٍ آبِقٍ ، فَأَخَذَهُ لِيَرُدَّهُ ، فَأَبِقَ مِنْهُ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ :أَسَاءَ الْقَضَاءَ ، يَحْلِفُ بِاللَّهِ :لأَبِقَ مِنْهُ ، وَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۷۲) ایک شخص نے بھگوڑے غلام کو پکڑ لیا تا کہ اُس کے آقا کو واپس کر سکے، وہ غلام اُس کے پاس سے بھی بھاگ گیا، وہ دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آئے، آپ نے اُس شخص کو ضامن بنا دیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا قاضی نے غلطی کی، وہ اُس سے قسم اُٹھواتا کہ وہ اُس سے بھاگ گیا ہے اور اُس پر ضمان نہیں۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا لِيَرُدَّهُ ، فَذَهَبَ مِنْهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بھگوڑا واپس کرنے کے لئے پکڑے اور وہ غلام اُس کے پاس سے بھی بھاگ جائے تو اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا فَأَبَقَ مِنْهُ ، قَالَ : فَجَاءَ مَوْلَى الْعَبْدِ فَقَدَّمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :قَدْ أَبَقَ مِنْك قَبْلَهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بھگوڑا غلام پکڑا تو وہ اُس کے پاس بھی بھاگ گیا، غلام کا آقا آیا اور اُن کا مقدمہ حضرت شریح کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: غلام اِس سے پہلے ہی تیرے پاس سے بھاگا تھا لہٰذا اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :إِنْ ذَهَبَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

(۲۱۷۳) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ نے مجھ سے فرمایا اگر بھگوڑا غلام اس کے پاس سے بھی بھاگ جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔

(٢١٧٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ وَمَنْصُورٍ قَالُوا : إِنْ فَرَّ مِنَ الَّذِي أَخ
فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۱۷۳۱) حضرت قتادہ، حضرت ہاشم اور منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے بھگوڑے غلام کو پکڑا ہے اُس سے بھی غلام اگر بھا
جائے تو اُس پر کچھ لازم نہیں۔

(١٦٢) مَنْ قَالَ إذا سمّی الكيل والوزن فليكِل

جب کیل اور وزن کو نام لے کر متعین کر لیا جائے تو پھر کیل کر دینا چاہیے

(٢١٧٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :
لِعُثْمَانَ طَعَامٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى عُثْمَانَ نُعِينُهُ عَلَى بَيْعِ طَعَا
فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ وَعُثْمَانُ يَقُولُ : فِي هَذِهِ الْغِرَارَةِ كَذَا وَكَذَا ، وَأَبِيعُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَمَّيْتَ فَكِلْ. (عبد بن حميد ٥٢۔ احمد ٧٥)

(۲۱۷۳۲) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے گندم وغیرہ آئی تو آپ ص
نے ارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تا کہ گندم فروخت کرنے میں ہم اُن کی مدد کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پہلو میں کھڑے ہو گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اس بوری میں اتنی اتنی گندم ہے اور میں اُس کو اتنے اتن
فروخت کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نام لے کر متعین کر دو تو کیل کر دیا کرو۔

(٢١٧٣٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: إِذَا سُمِّيَ الْكَيْلُ وَالْوَزْنُ فَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَكِيلَه

(۲۱۷۳۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب کیل اور وزن کا نام لے کر متعین کر دیا جائے تو کیل کرنے سے پہلے
فروخت نہ کیا کرو۔

(٢١٧٣٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا سَمَّى الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ فَلْيَتِ

(۲۱۷۳۴) حضرت قتادہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کیل اور وزن کو نام لے کر متعین کر دیا جائے تو پھر ک
دینا چاہیے۔

(٢١٧٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمْتَ سَلَمًا ، وَسَمَّيْتَ كَيْلاً ، فَلاَ تَأْخُذْ جُزَاف

(۲۱۷۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سلم کو اختیار کر لو اور کیل کو متعین کر لو تو پھر اندازے کے ساتھ مت لو۔

(٢١٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فِي أَوْسَاقِهِ فَكِتْلَهُ ، يَعْنِي
ابْتَعْته كَيْلاً.

(۲۱۷۳۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کیل کر کے کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو اُس کو کیل کرلیا کرو۔

(١٦٣) فِي الرَّجلِ يشتري الطّعام توليةً قبل أن يقبضه

کوئی شخص گندم پر قبضہ کرنے سے پہلے اس میں بیع تولیہ (بغیر نفع کی بیع) کرسکتا ہے؟

(٢١٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوَلِّيَ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ گندم وغیرہ پر قبضہ سے پہلے بیع تولیہ کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِتَوْلِيَةِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ ، وَيَقُولُ : هُوَ مَعْرُوفٌ.

(۲۱۷۲) حضرت قتادہ گندم پر قبضہ سے پہلے اُس کو بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے ہیں یہ معروف ہے۔

(٢١٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عن ابن عون ، عن محمد :أنه كرهه.

(۲۱۷۳) حضرت محمد رحمہ اللہ اُس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ وَهْبِ الْعَمِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ:أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوَلِّيَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ بھی قبضہ سے پہلے بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا بِكَيْلٍ ، أَوْ وَزْنٍ فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوَلِّيَهُ أَوْ يُشْرِكَ فِيهِ بِغَيْرِ كَيْلٍ ، وَلاَ وَزْنٍ.

(۲۱۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کیل یا وزن کے ساتھ کوئی چیز خریدے تو قبضہ سے پہلے اُس کو آگے فروخت نہ کرے، لیکن بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یا وہ بغیر وزن اور کیل کے کسی کو شریک کرلے۔

(٢١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّوْلِيَةِ وَالشِّرْكِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى. (عبدالرزاق ۱۴۲۵۷۔ ابو داؤد ۱۹۸)

(۲۱۷۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپردگی سے قبل (قبضہ سے) بیع تولیہ اور شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤) مَنْ قَالَ إذا بعت بيعًا فلا تبعه حتّى تقبضه

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قبضہ کرنے سے قبل آگے بیع مت کرو

(٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :قَالَ لِي حَكِيمٌ:

ابْتَعْت طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْت فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ ، فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأ
فَقَالَ : لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ. (نسائی ٦١٩٥۔ طیالسی ۱۳۱۸)

(۲۱۷۴۳) حضرت حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے قبضہ کرنے سے پہلے صدقات کی گندم میں سے کچھ گندم فروخت کی، مجھے اس میں نفع ہوا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے ار فرمایا: قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیع مت کیا کرو۔

(۲۱۷٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، كِلاَهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا ابْتَاعَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَكِيلَهُ ، قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَ
وَيَقْبِضَهُ. (مسلم ۱۱۶۱۔ بخاری ۲۱۲۴)

(۲۱۷۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیع کرے تو کرنے سے پہلے بیع نہ کرے، حضرت ابن ابی زائدہ فرماتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ جب تک قبضہ نہ کرلے۔

(۲۱۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ السَّلَفِ فِي الزَّ
وَالسَّمْنِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تیل، گھی، گندم اور جَو کے بیعانہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حر نہیں مگر اُس پر قبضہ کرنے سے قبل بیع مت کرنا۔

(۲۱۷٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نُبِّئْت أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي صِكَاكَ الرَّ
فَنَهَاهُ ابن عُمَرُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَقْبِضَ.

(۲۱۷۴۶) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے راشن کی پرچی خریدی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُ منع فرمادیا کہ اس پر قبضہ کرنے سے قبل اس کو فروخت نہ کرنا۔

(۲۱۷٤٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ.

(۲۱۷۴۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۷٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إذَا ابْتَعْت بَيْعًا أَبَدًا فَلاَ تَ
حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلو اُس کو آگے فروخت مت کرو۔

(۲۱۷٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إذَا اشْتَرَيْت طَعَامًا
تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ ، وَلاَ يَرَى بِالشِّرْكِ بَأْسًا ، أَوْ تُعْطِيَهُ الثَّمَنَ.

(۲۱۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم گندم وغیرہ خریدو تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کرلو اُس کو آگے فروخت مت کرو، اور شرکت میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یا اُس کو ثمن عطاء کردے۔

(۲۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَيْعَ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ :لاَ ، حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۵۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مبیع خریدنے کے بعد قبضہ سے قبل آگے فروخت کرنا چاہتا ہے، فرمایا ایسا مت کرو یہاں تک کہ پہلے اُس پر قبضہ کرلو پھر فروخت کرو۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ؟ قَالَ :إنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۱۷۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اگر بیع کرنے کے بعد قبضہ سے پہلے آگے فروخت کردے تو کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ کیلی اور وزنی میں درست ہے۔

(۲۱۷۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الطَّعَامُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ لاَ يُبَاعُ حَتَّى يُقْبَضَ ، وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ.

(۲۱۷۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طعام کے بارے میں منع کیا گیا ہے کہ اُس پر قبضہ کرنے سے قبل اُس کو آگے فروخت نہ کرو، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کھانے کی طرح ہی ہے۔ (اس حکم میں)۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى الَّذِينَ يَبْتَاعُونَ صُحُفَ الْجَارِ حَتَّى يَسْتَوْفُوهَا.

(۲۱۷۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ منع فرماتے ہیں اُن لوگوں کو جو پڑوسیوں (یا شریک کاروں سے) سے صحف کی بیع کرتے ہیں یہاں تک وہ سپرد کردیں (اور وہ اُس پر قبضہ کرلیں)۔

(۲۱۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :لِمَ ؟ فَقَالَ :أَلاَ تَرَى أَنَّهُمْ يَبْتَاعُونَ الذَّهَبَ وَالطَّعَامَ مُرْجًا. (بخاری ۲۱۳۲۔ مسلم ۲۹)

(۲۱۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طعام خریدے وہ اُس کو کیل کرنے سے قبل آگے فروخت نہ کرے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سونے کے بدلے اس طرح خریدتے ہیں (فروخت کرتے ہیں) کہ طعام مؤخر ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، قَالَ :حدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بُكَيْر بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ. (مسلم ۱۱۶۲۔ احمد ۳۳۷)

(۲۱۷۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طعام کی بیع کرے وہ کیل کرنے سے قبل اُس کی بیع نہ کرے۔

(١٦٥) مَنْ كَانَ يحطّ عنِ المكاتبِ فِي أوّلِ نجومِهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مکاتب جب بدل کتابت کی ادائیگی کرے تو پہلے قسط میں کچھ کمی (رعایت) کرنی چاہیے

(۲۱۷۵٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ قَالَ :الرُّبُعَ مِنْ أَوَّلِ نُجُومِهِ. (ابن جریر ۱۲۹)

(۲۱۷۵٦) حضرت علی سے مروی ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ سے مراد پہلی قسط میں ربع چھوڑ دو۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ حَتَّى يَكُونَ فِي آخِرِ نَجْمٍ مَخَافَةَ أَنْ يَعْجَزَ.

(۲۱۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی مکاتب پر آخرت قسط تک عاجز ہونے کے اندیشہ سے بدل کتابت لادے رکھے تو ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُحِبُّ إِذَا كَانَ الْمُكَاتَبُ أَنْ يَكْتُبَ فِي الْكِتَابِ وَأَحطُّك مِنْ آخِرِ نَجْمٍ مِنْ نُجُومِك.

(۲۱۷۵۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ جب مکاتب بدل کتابت کو لکھے تو (اس میں لکھوا دے کہ) میں تیری آخری قسط میں کمی کر دوں گا۔

(۲۱۷۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ :الْمُكَاتَبُ تُعْطِيهِ الرُّبُعَ مِنْ جَمِيعِ مُكَاتَبَتِهِ تُعَجِّلُهَا مِنْ مَالِكَ.

(۲۱۷۵۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکاتب جب اپنے پورے بدل کتابت کا ربع ادا کر دے تو اُس کے مالک سے اس کو آزاد کروانے میں جلدی کروائی جائے گی۔

(۲۱۷٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ عُمَرَ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ يُكَنَّى أَبَا أُمَيَّةَ

فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ جَاءَ فَقَالَ : يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، اسْتَعِنْ بِهِ فِي مُكَاتَبَتِكَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ تَرَكْته حَتَّى يَكُونَ فِي آخِرِ نَجْمٍ، قَالَ :إنِّي أَخَافُ أَنْ لاَ أُدْرِكَ ذَاكَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾.
قَالَ عِكْرِمَةُ :هُوَ أَوَّلَ نَجْمٍ أُدِّيَ فِي الإِسْلاَمِ. (بیهقی ۳۲۹)

(۲۱۷۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا جس کی کنیت ابوامیہ تھی، جب وہ بدل کتابت کی قسط لے کر حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اے ابوامیہ! اپنے بدل کتابت میں مدد طلب کر، اُس نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! اگر آپ کو آخری قسط تک رہنے دیں (تو بہتر ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تو اُس کو نہ پائے گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ تلاوت فرمائی۔
حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بدل کتابت کی پہلی قسط ہے جو اسلام میں ادا کی گئی۔

(۲۱۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَدَعَ لِمُكَاتَبِهِ طَائِفَةً مِنْ مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۱۷۶۱) حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو پسند فرماتے تھے کہ مکاتب کے بدل کتابت میں کچھ حصہ چھوڑ دیں۔

(۲۱۷۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾ قَالَ :مِمَّا أَخْرَجَ اللَّهُ لَكَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۱۷۶۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ اللہ پاک نے تمہارے لئے تمہارے مکاتب سے نکالا ہے (وہ مراد ہے)۔

(۲۱۷۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :تُعْطِيهِ مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُك وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُؤَقَّتٌ.

(۲۱۷۶۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آپ کا دل کرے اُتنا اُس کو چھوڑ دو اس میں کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔

(۲۱۷۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالاَ :يُوضَعُ عَنْهُ.

(۲۱۷۶۴) حضرت مجاہد اور حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس سے کچھ کم کر دیا جائے گا۔

(۲۱۷٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾ قَالَ :مِمَّا فِي يَدَيْك.

(۲۱۷۶۵) حضرت مجاہد قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے (وہ مراد ہے)۔

(۲۱۷٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّهُ كَاتَبَ غُلاَمًا فَأَعْطَاهُ الرُّبُعَ ، وَقَالَ :هَذَا قَوْلُ

عَلِیٌّ : ﴿وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِی آتَاكُمْ﴾.

(۲۱۷۶۶) حضرت ابوعبدالرحمٰن نے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس کو ربع عطا کر دیا اور فرمایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور قرآن کریم کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِی آتَاكُمْ ﴾ تلاوت فرمائی۔

(۱۶۶) فِی حَرِیمِ الآبَارِ کَمْ یَکُونُ ذِرَاعًا ؟

کنویں کی منڈیر (احاطہ) کتنا ذراع ہو؟

(۲۱۷۶۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ الْفُضَیْلِ ، قَالَ : أَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ فَاسْتَحْفَرْتُهُ بِئْرًا ، قَالَ : اُكْتُبْ حَرِیمُهَا خَمْسِینَ ذِرَاعًا وَلَیْسَ لَهُ حَقُّ مُسْلِمٍ ، وَلاَ یَضُرُّهُ ، وَابْنُ السَّبِیلِ أَوْلَى مَنْ یَشْرَبُ.

(۲۱۷۶۷) حضرت عدی بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کنویں کی کھدوائی کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا اس کا احاطہ پچاس ذراع لکھ لو، اور اس میں صرف مسلمان کا حق نہیں ہوگا، اور نہ ہی اُس کو نقصان پہنچائے گا، اور مسافر اس سے پینے کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۲۱۷۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنِ الأَعْطَانِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ فَكَانَتْ خَمْسِینَ ذِرَاعًا لِنَاحِیَتِهَا یَكُونُ بَیْنَ الْبِئْرَیْنِ مِئَة ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ رَأَوْا ، أَنَّ دُونَ ذَلِكَ مُجْزِءٌ ، فَجُعِلَ لِكُلِّ بِئْرٍ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا لِنَاحِیَتِهَا خَمْسُونَ ذِرَاعًا.

(۲۱۷۶۸) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے کنویں کے احاطہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں اُس کے اردگرد کے لئے پچاس ذراع ہوتا تھا، دو کنوؤں کے درمیان سو ہوتا تھا، جب اسلام کا دور آیا تو دیکھا گیا کہ اس سے کم بھی کافی ہو جاتا ہے، پھر ہر کنویں کے لئے پچیس ذراع بنایا گیا، اُس کے اردگرد کے لئے پچاس ذراع۔

(۲۱۷۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حرِیمُ الْبِئْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا كُلُّهَا ، لَیْسَ لأَحَدٍ أَنْ یَدْخُلَ عَلَیْهِ فِی عَطَنِهِ ، وَلاَ مَائِهِ.

(۲۱۷۶۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کنویں کا احاطہ (منڈیر) سارا کا سارا چالیس ذراع کا ہوگا۔ کسی کو اس کی جگہ اور پانی پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : حرِیمُ الْبِدِیءِ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا ، وَحَرِیمُ الْعَادِیَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا ، وحرِیمُ الزَّرعِ.

قَالَ الزُّهْرِیُّ : وَبَلَغَنِی ، أَنَّ حَرِیمَ الْعَیْنِ ستمِئَةِ ذِرَاعٍ.

(۲۱۷۷۰) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کنواں دورِ اسلام میں کھودا جائے اُس کا احاطہ پچیس ذراع ہوگا، اور پورے کھودے ہوئے کنویں کا پچاس ذراع اور کھیتی باڑی والے کنویں کا تین سو ذراع ہوگا۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ چشمے والے کنویں کا چھ سو ذراع ہوگا۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَرِيمُ الْبِئْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا.

(۲۱۷۷۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کنویں کا منڈیر چالیس ذراع ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَرِيمُ بِئْرِ الْبَدِيءِ خَمْس وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا ، وَحَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا ، قَالَ سَعِيدٌ ، وَحَرِيمُ بِئْرِ الذَّهَبِ ثَلاَثُ مِئَةِ ذِرَاعٍ. (ابوداؤد ۴۰۳۔ حاکم ۹۷)

(۲۱۷۷۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کنواں دورِ اسلام میں کھودا جائے اُس کی منڈیر پچیس ذراع ہوگی، اور پرانے کنویں کی پچاس ذراع ہوگی، حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بئر الذھب کی تین سو ذراع ہوگی۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعدِ بْنِ أَوْسٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ حِمَى إلاَّ فِي ثَلاَثٍ :ثَلَّةُ الْقَلِيبِ. يَعْنِي حَرِيمَ الْبِئْرِ وَحَلْقَةَ الْقَوْمِ. (بیھقی ۱۵۱)

(۲۱۷۷۳) حضرت بلال بن یحییٰ العبسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کے لئے احاطہ کرنا نہیں ہے: کنویں کا احاطہ، مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا احاطہ۔ (تیسری چیز یہاں مذکور نہیں لیکن حدیث کی دوسری کتابوں میں ہے اور وہ ہے: طول الفرس، یعنی جہاں آدمی گھوڑا باندھے اس جگہ کا احاطہ)

(۱٦۷) فِي الرَّجلِ يكاتِب مدبَّره ثمّ يموت وعليهِ مِن مكاتبتِهِ شَيْءٌ

کوئی شخص اپنے مدبر غلام کو مکاتب بنالے پھر وہ فوت ہوجائے جبکہ مکاتب پر بدل کتابت میں سے کچھ ابھی باقی ہو، تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : دَبَّرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ غُلاَمًا لَهَا ، ثُمَّ أَرَادَتْ أَنْ تُكَاتِبَهُ ، فَكَتَبَ الرَّسُولُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ : كَاتِبِيه ، فَإِنْ أَدَّى مُكَاتَبَتَهُ فَذَاكَ ، وَإِنْ حَدَثَ بِكِ حَدَثٌ عَتَقَ ، قَالَ :وَأَرَاهُ مَا كَانَ عَلَيْهِ لَه. (بیھقی ۳۱۴)

(۲۱۷۷۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قریش کی ایک خاتون نے اپنا غلام مدبر بنایا، پھر اُس نے اُس کو مکاتب بنانے کا ارادہ کیا،

اور قاصد کو خط دے کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، آپ نے فرمایا اُس کو مکاتب بنالو، اگر وہ بدل کتابت ادا کردے تو ٹھیک ہے، اور اگر تجھے کوئی معاملہ پیش آجائے (تو مرجائے) تو وہ آزاد ہے۔

(٢١٧٧٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مُدَبَّره خِدْمَتَهُ ، قَالَ :مَا أَخَذَ سَيِّدُهُ فَهُوَ لَهُ ، وَمَا بَقِيَ فَلاَ شَيْءَ له.

(٢١٧٧٥) حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مدبر غلام کی خدمت کو فروخت کردے تو جو کچھ اُس کا آقا وصول کر چکا ہے، وہ اس کا شمار ہوگا اور جو باقی رہ گیا ہے وہ غلام پر لازم نہ ہوگا۔

(٢١٧٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادٍ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :لاَ شَيْءَ لَكُمْ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ.

(٢١٧٧٦) حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں اس کا اضافہ ہے کہ جب تمہارا ساتھی مرجائے تو پھر تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔

(٢١٧٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي دَاوُد بْنُ حُرَيْثٍ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا قَضَى بِذَلِكَ.

(٢١٧٧٧) حضرت داؤد بن حریث فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

(٢١٧٧٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ مَا بَقِيَ.

(٢١٧٧٨) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو باقی اُس کے ذمہ رہ گیا ہے وہ بھی اُس سے وصول کرے گا۔

(٢١٧٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يُبَاعُ الْمُدَبَّرُ إِلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(٢١٧٧٩) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو فروخت نہ کرے مگر اُس کے نفس کے بدلے میں۔

(٢١٧٨٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَهُ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكَاتِبَهُ.

(٢١٧٨٠) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مدبر غلام کی بیع کو ناپسند کرتے تھے، اور مدبر غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تُبَاعُ خِدْمَةُ الْمُدَبَّرِ إِلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(٢١٧٨١) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کو فروخت نہ کرے مگر اُس کے نفس (جان) کے بدلے میں۔

(١٦٨) فِي مَالِ الْيَتِيمِ يدفع مضاربةً

یتیم کا مال مضاربۃ میں دینا

(٢١٧٨٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عن نافع :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي حَجْرِهِ يَتِيمَةٌ ، فَزَوَّجَهَا ، وَدَفَعَ مَالَهَا إِلَى زَوْجِهَا مُضَارَبَةً.

(۲۱۷۸۲) حضرت ابن عمر رحمہ اللہ کی تربیت میں ایک یتیم بچی تھی، آپ نے اُس کی شادی کر دی اور اُس کا مال بطور مضاربت اُس کے شوہر کو دے دیا۔

(۲۱۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ وَوَکِیعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ جَدِّہِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دُفِعَ إلَیْہِ مَالُ یَتِیمٍ مُضَارَبَۃً فَطَلَبَ فِیہِ فَأَصَابَ فَقَاسَمَہُ الْفَضْلُ ، ثُمَّ تَفَرَّقَا.

(۲۱۷۸۳) حضرت حمید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے پاس یتیم کا مال بطور مضاربت بھیجا۔ انہوں نے اُس سے تجارت کی اور نفع کمایا، پھر انہوں نے منافع کو تقسیم فرمایا اور اس معاملے الگ الگ ہو گئے۔

(۲۱۷۸۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ عِنْدَہُ مَالُ یَتِیمٍ فَأَعْطَاہُ مُضَارَبَۃً فِی الْبَحْرِ.

(۲۱۷۸۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم کا مال موجود تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مال بطور مضاربت بحری تجارت میں دے دیا۔

(۲۱۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ : أَنَّہُ وَلِیَ مَالَ یَتِیمٍ فَدَفَعَہُ إلَی مَوْلًی لَہُ.

(۲۱۷۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کے والی تھے، انہوں نے وہ مال اُس کے مولیٰ (سرپرست) کو (بطور مضاربت) دے دیا۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَعْمَلَ الْوَصِیُّ بِمَالِ الْیَتِیمِ ، قُلْتُ لإِبْرَاہِیمَ : إنْ تَوِیَ یَضْمَنُ ؟ قَالَ : لاَ .

(۲۱۷۸۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وصی یتیم کے مال کو کاروبار میں لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر مال ہلاک ہو جائے تو ضامن ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۲۱۷۸۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَعْمَلَ الْوَصِیُّ بِمَالِ الْیَتِیمِ لَہُ أَوْ بِہِ.

(۲۱۷۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وصی یتیم کے مال کو کاروبار میں لگائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۷۸۸) حَدَّثَنَا سَہْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّہُ کَرِہَ أَنْ یُدْفَعَ مَالُ الْیَتِیمِ مُضَارَبَۃً ، وَیَقُولُ : اِضْمَنْہُ ، وَلاَ تُعَرِّضْہُ لِبَرٍّ ، وَلاَ بَحْرٍ.

(۲۱۷۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ یتیم کے مال کو بطور مضاربت دینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اُس مال کا ضامن ہو جا، اُس کو بحری یا زمینی تجارت میں نہ لگا۔

(۲۱۷۸۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ فِی مَالِ الْیَتِیمِ : إنِ اتَّجَرْتَ فِیہِ فَرَبِحْتَ فَلَہُ ، وَإِنْ ضَاعَ ضَمِنْت ، وَإِنْ وَضَعْتہ فَہَلَکَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ.

(۲۱۷۸۹) حضرت مجاہد یتیم کے مال کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اُس کو تجارت میں لگا کر نفع کما لو تو وہ اُس کا ہے، اور اگر نقصان ہو

جائے تو ضامن ہوگا اور اگر وہ پڑا پڑا ہلاک ہوجائے تو ضمان لازم نہ آئے گا۔

(۲۱۷۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كُنَّا أَيْتَامًا فِي حِجْرِ عَائِشَةَ فَكَانَتْ تُزَكِّي أَمْوَالَنَا وَتُبْضِعُهَا.

(۲۱۷۹۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ یتیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تربیت میں تھے، آپ رضی اللہ عنہا ہمارے مالوں کو پاکیزہ رکھتی تھیں اور تجارت میں لگاتی تھیں۔

(۲۱۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ قَالَ : يُبْتَغَى لِلْيَتِيمِ فِي مَالِهِ.

(۲۱۷۹۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے لئے اُس مال میں (روزگار، تجارت) تلاش کیا جائے گا۔

(۱٦۹) فِي الأَكْلِ مِن مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کھانا جرمِ عظیم ہے

(۲۱۷۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ : أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَضْرِبُ يَتِيمِي ؟ قَالَ : اضْرِبْهُ مِمَّا كُنْت ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَك ، قَالَ : فَمَا آكُلُ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ : بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مِنْ مَالِهِ ، وَلَا وَاقِيًا مَالَك بِمَالِهِ. (بيهقى ۲۸۵۔ طبری ۳٦۰)

(۲۱۷۹۲) حضرت حسن عزنی ایک کوفی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے زیر تربیت یتیم کو مار سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کو اتنا ہی مارو جتنا کہ اگر اُس کی جگہ تمہارا اپنا بیٹا ہوتا تو اُس کو مارتے، اُس شخص نے عرض کیا کہ میں اُس کے مال میں سے کتنا اور کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اور معروف طریقے سے، اس کے مال کو ضائع کیے بغیر اور اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچائے بغیر استعمال کر سکتے ہو۔

(۲۱۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : مَا أَكَلْت مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْك ، أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۲۱۷۹۳) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال میں جتنا کھاؤ گے وہ تم پر قرض ہوگا، کیا تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾ جب تم ان کے مال انہیں دو تو اس پر گواہ بناؤ۔

(۲۱۷۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ كَانَ

غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ قَرْضٌ ، أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۲۱۷۹۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدۃ رحمہ اللہ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ سے کیا مراد ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد قرض ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾ جب تم ان کے مال انہیں دو تو اس پر گواہ بناؤ۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :فِي قَوْلِهِ :﴿وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ یَسْتَسْلِفُ مِنْهُ :وَیَتَّجِرُ فِیهِ.

(۲۱۷۹۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے ادھار لے کر اُس مال کو تجارت میں لگا لے۔

(۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَصِیُّ إِنِ احْتَاجَ وَضَعَ یَدَهُ مَعَ أَیْدِیهِمْ ، وَلَا یَلْبَس عِمَامَةً.

(۲۱۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وصی محتاج ہو جائے تو اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ کے ساتھ رکھ دے (یعنی یتیموں کے ساتھ کھائے) اور عمامہ نہ پہنے (یعنی سادگی اختیار کرے)

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَیْس ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لبابة ، عَنْ أَبِي یَحْیَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي قوله تعالى :﴿وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ :مِنْ مَالِهِ.

(۲۱۷۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِیرًا فَلْیَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ناداری کی صورت میں ان کے مال میں سے کھا سکتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِیَةِ . وَسُفْیَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ . وَعَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالُوا :بِالْقَرْضِ.

(۲۱۷۹۸) حضرت سفیان، حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرض لے کر کھائے۔

(۲۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَسَأَلَتْهُ ، فَقَالَتْ :إِنَّ بَنِيَّ وَإِخْوَةً لَهُمْ مِنْ أَبِیهِمْ وَهُمْ أَیْتَامٌ فِي حَجْرِي ، وَكَانَ لِي مَالٌ فَكُنْتُ أُنْفِقُهُ عَلَیْهِمْ حَتَّى ذَهَبَ ، وَلَهُمْ مَالٌ فَمَا تَرَى ؟ قَالَ :ضَعِي یَدَكِ مَعَ أَیْدِیهِمْ وَكُلِي بِالْمَعْرُوفِ.

(۲۱۷۹۹) محمد بن کعب سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی اور سوال کیا کہ میرے بیٹے اور ان کے بھائی جو اُن کے والد کی طرف سے

ہیں، یتیم ہیں اور میری کفالت میں ہیں، میرے پاس اپنا مال ہے، میں اُن پر اپنا مال خرچ کرتی رہی، یہاں تک کہ وہ ختم ہوگیا، اب اُن کا مال موجود ہے اُس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے ساتھ رکھو اور معروف طریقے سے کھاؤ۔

(۲۱۸۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعِكْرِمَةَ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ، قَالَ : يَضَعُ يَدَهُ.

(۲۱۸۰۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو رکھ دے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ. (بخاری ۴۵۷۵۔ مسلم ۲۳۱۵)

(۲۱۸۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ یتیم کے مال کے والی کے متعلق نازل ہوا ہے، اگر وہ خود محتاج ہو تو اس میں سے کھا سکتا ہے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَرْسَلَتْنِي امْرَأَةٌ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنْ يَتَامَى فِي حِجْرِهَا قَامَتْ عَلَيْهِمْ هَلْ تَأْكُلُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، بِالْمَعْرُوفِ.

(۲۱۸۰۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اُن کے پاس اُن یتیموں کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو ان کی تربیت میں تھے، وہ اُن کی سرپرست تھی، کیا وہ اُن کے اموال میں سے کچھ کھا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں معروف طریقے سے کھا سکتی ہے۔

(۲۱۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ العتكية ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُلِي مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ وَاعْلَمِي مَا تَأْكُلِينَ.

(۲۱۸۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ یتیم کے مال میں سے کھالو اور جتنا کھاؤ اُس کو اپنے علم میں رکھو۔

(۲۱۸۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ هَمَّام ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَالُ الْيَتِيمِ عِنْدِي عُرَّةً حَتَّى أَخْلِطَ طَعَامَهُ بِطَعَامِي وَشَرَابَهُ بِشَرَابِي.

(۲۱۸۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اس بات کو ناپسند کرتی ہوں کہ یتیم کا مال میرے پاس الگ رکھا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے کھانے کو اُس کے کھانے کے ساتھ ملالوں اور اپنے پینے کو اُس کے پینے کے ساتھ ملالوں۔

(۲۱۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْن إدريس ، عَنْ هِشَامِ بن عروة ، عن أبيه أَنَّهُ رخص لوالي اليتيم أن يأكل مكان قيامه

بالمعروف.

(۲۱۸۰۵) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے والی کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اُس کے مال میں سے معروف طریقے سے کچھ کھالے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ :يَأْكُلُ مِنَ الرِّسْلِ وَالتمرة بِحِسَابِ الأجير.

(۲۱۸۰۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ یتیم کے مال کے والی کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ دودھ اور کھجور میں سے اجیر کے حساب سے تناول کر سکتا ہے۔

(۱۷۰) فِي الرّجل يكرى مِن الرّجلِ غلامه أو نحو ذلِك

کسی شخص کا کسی سے غلام اجرت پر لینا

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ آجَرَ غُلاَمَهُ سَنَةً ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهُ ، قَالَ : يَبِيعُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۸۰۷) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنا غلام ایک سال کے لئے اجرت پر دے دے پھر وہ دورانِ سال اس غلام کو فروخت کرنے کا ارادہ کرے، فرمایا اگر وہ چاہے تو اُس کو فروخت کر سکتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي الْغُلاَمِ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يُعَلِّمُهُ ، ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَرْطُهُ ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى مُعَلِّمِهِ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۰۸) حضرت ایاس بن معاویہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنا غلام دوسرے شخص کے پاس بھیجے تا کہ وہ اُس کو تعلیم دے، پھر وہ شرط مکمل ہونے سے قبل ہی اُس کو وہاں سے نکال لے، تو جو کچھ معلّم نے اُس غلام پر خرچ کیا ہے وہ اُس کو لوٹایا جائے گا۔

(۲۱۸۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُه عَنْ رَجُلٍ آجَرَ غُلاَمَهُ سَنَةً فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ ؟ قَالَ : لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

قَالَ :وَسَأَلْت حَمَّادًا ، فَقَالَ :لاَ يَأْخُذُهُ إلاَّ مِنْ مَضَرَّةٍ.

(۲۱۸۰۹) حضرت حکم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنا غلام ایک سال کے لئے اجرت پر دیا ہوا ہے پھر وہ اُس کو اس سے نکالنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُس کو واپس نکالنے کی (اُس سے لینے کی) اجازت نہیں ہے۔ پھر میں نے حضرت حماد سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُس سے نہ لے مگر نقصان سے خلاصی پانے کے لئے۔

(۲۱۸۱۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يَذْكُرُ : أَنَّ شُرَيْ وَمَسْرُوقًا كَانَا يَقُولاَنِ فِي الرَّجُلِ إِذَا آجَرَ الْعَبْدَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِ فَذَلِكَ لَهُ.

(۲۱۸۱۰) حضرت شریح ؒ اور حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا غلام ایک سال، یا ایک مہینے کے لئے یا مدت کے لئے کرایہ پر دے پھر وہ اُس سے غلام واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہوں تو وہ واپس لے سکتا ہے۔

(۱۷۱) فِي الرّجلِ تكون عِندہ الودِيعة فيعمل بِها لِمن يكون رِبحها

کسی شخص کے پاس امانت کا مال ہو وہ شخص اُس مال کو کاروبار میں لگا کر نفع کما لے تو وہ منافع کس کا شمار ہوگا؟

(۲۱۸۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ مَ فَتَجَرَ فِيهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : مَا كَانَ فِيهِ مِنْ نَمَاءٍ فَهُوَ لِرَبِّ الْمَالِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَيْسَ لِرَبِّ الْمَ وَلاَ الْمُسْتَوْدَعِ ، وَهُوَ لِلْمَسَاكِينِ.

(۲۱۸۱۱) حضرت ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص کے پاس امانت رکھوائی جائے اور وہ اُ تجارت میں لگا لے؟ حضرت عطاء ؒ نے فرمایا جو منافع حاصل ہو وہ رب المال کو ملے گا، اور حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا نہ رب الما کو ملے گا اور نہ ہی امانت دار کو بلکہ وہ مساکین کو ملے گا۔

(۲۱۸۱۲) حَدَّثَنَا أبو بَكر ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُحَرَّكُ الْوَدِيعَةُ إِلاَّ بِإِذْنِ رَبِّهَا ، فَإِنْ فَعَل فَهُوَ ضَامِنٌ ، وَلَهُ الرِّبْحُ.

(۲۱۸۱۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ امانت کے مال کو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر کاروبار میں مت لگاؤ، اگر اُس بغیر اجازت ایسا کیا تو وہ ضامن ہوگا اور جو منافع اُس کو حاصل ہوا وہ اُسی کا ہوگا۔

(۲۱۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْوَدِيعَةِ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ إِلاَّ يُحَوِّلَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا ، أَوْ يُغَيِّرَهَا عَنْ حَالِهَا ، فَإِنْ هُوَ غَيَّرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا ، فَكَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَإِنَّهُ يَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا.

(۲۱۸۱۳) حضرت ابراہیم ؒ امانت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس پر اُس وقت ضمان نہیں آئے گا جب تک وہ اُس کو اُس کی سے پھیر نہ دے یا اُس کو اُس کی حالت سے تبدیل نہ کر دے، اگر وہ اُس کو اُس کی حالت سے تبدیل کر دے اور اُس کو کچھ منا حاصل ہو تو اُس کو نفع کو صدقہ کر دے وہ ان میں سے کسی کا نہیں ہوگا۔

(۲۱۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَضْمُونٌ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ ، قَالَ :اصْنَعْ بِفَضْلِهِ مَا شِئْتَ ، هُوَ مَضْمُونٌ حَتَّى تَدْفَعَهُ إِلَيْهِ.

(۲۱۸۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یتیم کے مال کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ واپس نہ کر دیا جائے وہ مضمون (قابلِ ضمان) رہتا ہے، دریافت کیا گیا کہ اس میں کچھ منافع بھی ہے، فرمایا منافع کے ساتھ جو چاہے کرے لیکن یتیم کا مال جب تک واپس نہ کرے مضمون (قابلِ ضمان) رہے گا۔

(۲۱۸۱٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ لأَيْتَامٍ فَيَعْمَلُ بِهِ ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ إِذَا عَمِلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَالرِّبْحُ يَتَصَدَّقُ بِهِ.

(۲۱۸۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس یتیموں کا مال ہے، تو کیا وہ اس کو تجارت میں استعمال کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر وہ اُن کی اجازت کے بغیر کرے تو وہ ضامن ہوگا، اور جو منافع حاصل ہو اُس کو صدقہ کرے گا۔

(۱۷۲) فِي الرَّجُلِ يسلِم فيقول ما كان مِن حِنطةٍ فبكذا

کوئی شخص بیع سلم کرتے ہوئے یوں کہے: جو کچھ گندم میں سے ہے وہ اتنے کا ہے

(۲۱۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :رُبَّمَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ أَلْف درهم وَنَحْوَهَا فَيَقُولُ :إِنْ أَعْطَيْتَنِي بُرًّا فَبِكَذَا ، وَإِنْ أَعْطَيْتَنِي شَعِيرًا فَبِكَذَا ، قَالَ :سَمِّ فِي كُلِّ نَوْعٍ مِنْهَا وَرِقًا مُسَمَّاةً ، فَإِنْ أَعْطَاكَ الَّذِي فِيهِ وَإِلاَّ فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ.

(۲۱۸۱۶) محمد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ بعض اوقات کوئی شخص کسی کے ساتھ ایک ہزار درہم میں بیع سلم کرتا ہے، اور یوں کہتا ہے کہ اگر تو نے مجھے گندم دیا تو یہ سودا اتنے کا ہوگا اور اگر جَو دی تو اتنے میں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر نوع (قسم) کے لئے الگ قیمت بیان کرے، اگر اُسی قیمت میں مجھے دے دے تو ٹھیک ورنہ اُس سے اپنا راس المال واپس لے لے۔

(۲۱۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيَقُولُ :مَا كَانَ عِنْدَكَ مَنْ حِنْطَةٍ فَبِكَذَا ، وَمَا كَانَ عِنْدَكَ مِنْ حُبُوبٍ فَبِكَذَا :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۸۱۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص بیع سلم کرتے ہوئے یوں کہے کہ جو کچھ تیرے پاس گندم میں سے ہے وہ اتنے کا اور جو کچھ تیرے پاس دانوں میں سے وہ اتنے میں، تو ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۲۱۸۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ أَيُّهُمَا اسْتَيْسَرَ عَلَيْهِ أَعْطَاهُ ؟ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ.

(۲۱۸۱۸) حضرت عامر سے گندم اور جَو کی بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو بھی آسانی سے میسر ہو دے سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیع اس کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ (درست نہیں ہے)

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِی رَجُلٍ أَسْلَمَ فِی شَیْءٍ مَعْلُومٍ إِلَی أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَإِنْ لَمْ یَدْفَعْهُ فَكَذَا وَكَذَا لِشَیْءٍ آخَرَ مَعْلُومٍ ، قَالَ :لاَ یَصْلُحُ.

(۲۱۸۱۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی متعین چیز میں متعین وقت کے لئے بیع سلم کرے اگر وہ اُس کو اتنی نہ دے سکے تو اتنی مقدار میں کوئی اور متعین چیز دے سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ درست نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِی الرَّجُلِ یُسْلِفُ فَیَقُولُ :إِنْ كَانَ بُرًّا فَبِكَذَا ، وَإِنْ كَانَ شَعِیرًا فَبِكَذَا :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۸۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص یوں کہتے ہوئے سلم کرے کہ اگر گندم ہو تو اتنے میں اور جَو ہو تو اتنے میں تو کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے اُس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۷۳) فِی السَّلَمِ فِی الثِّیَابِ

کپڑوں میں بیع سلم کرنا

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ رَزِینِ بْنِ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بالسَّلَمِ فِی الثِّیَابِ ، ذَرْعٌ مَعْلُومٌ إِلَی أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۸۲۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کپڑوں میں اس طرح بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ ذراع بھی متعین ہوں اور وقت بھی متعین ہو۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ بْنِ نَشِیطٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ بُكَیْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنِ السَّلَمِ فِی الثِّیَابِ ؟ فَقَالَ :لاَ یَصْلح إلاَّ مَعْلُومَ الرُّقْعَةِ مَعْلُومَ كَذَا.

(۲۱۸۲۲) حضرت بکیر ابن عبد اللہ بن الاشج سے کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں، مگر کپڑا کی مقدار وغیرہ معلوم ہو۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ وَوَكِیعٌ ، عَنْ زَكَرِیَّا ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ السَّلَمِ فِی الْكَرَابِیسِ ؟ فَقَالَ :قَدْ كُنْت أَفْعَلُهُ.

(۲۱۸۲۳) حضرت عامر سے سوتی کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں تو کرتا تھا۔

(۲۱۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا أَسْلَمَ فِی ثَوْبٍ یَعْرِفُ ذَرْعَهُ وَرُقْعته

بَأْسَ.

(۲۱۸۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کپڑے کا ذراع اور مقدار وغیرہ معلوم ہو تو پھر بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ فِي السَّلَمِ فِي الصُّوفِ وَالأَكْسِيَةِ.

(۲۱۸۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اون اور کپڑوں میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْكَرَابِيسِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي ذَرْعٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۸۲۶) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سوتی کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا اگر ذراع اور وقت متعین ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرَى بِالسَّلَمِ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَأْسًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا خَلاَ الْحَيَوَانَ.

(۲۱۸۲۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر اُس چیز کے بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جس میں وقت متعین ہو سوائے حیوانات کے۔

(۲۱۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي سَبَائِبَ ، أَيَبِيعُهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُنَّ ، قَالَ :لاَ.

(۲۱۸۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کپڑوں میں بیع سلم کرے تو وہ سپرد کرنے سے پہلے اُن کی بیع کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۷٤) من ردّ المكاتب إذا عجز

مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز آجائے تو اُس کو غلامی میں واپس لوٹا دیا جائے گا

(۲۱۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا تَتَابَعَ عَلَى الْمُكَاتَبِ نَجْمَانِ فَدَخَلَ فِي السَّنَةِ فَلَمْ يُؤَدِّ نُجُومَهُ ، رُدَّ فِي الرِّقِّ.

(۲۱۸۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب لگا تار بدل کتابت کی دو قسطیں ادا نہ کر سکے تو وہ بیت مال میں داخل ہو جائے گا گر وہ ایک قسط نہ ادا کر پایا تو اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(۲۱۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا ، قَالَ الْمُكَاتَبُ :قَدْ عَجَزْتُ ، رُدَّ رَقِيقًا.

(۲۱۸۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب خود کہہ دے کہ میں بدل کتابت سے عاجز ہوں تو اُس کو غلامی میں دوبارہ

لوٹا دیا جائے گا۔

(٢١٨٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ عَلَى أَلْفِ دِينَارٍ ، فَأَدَّاهَا إلاَّ مِئَة ، فَرَدَّهُ فِي الرِّقِّ.

(۲۱۸۳۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو ہزار دینار پر مکاتب بنایا، اُس نے سو دینار کم سارا مال ادا کردیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا۔

(٢١٨٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَخَلَ نَجْمٌ فِي نَجْمٍ فَقَدِ اسْتَبَانَ عَجْزُهُ.

(۲۱۸۳۲) حضرت حارث عکلی فرماتے ہیں کہ جب بدل کتابت کی قسط دوسری قسط میں داخل ہو جائے تو اِس سے مکاتب کا عجز ثابت ہو جائے گا۔

(٢١٨٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ الْمُكَاتَبَ إِذَا عَجَزَ، وَلاَ يَسْتَأْنِي بِهِ.

(۲۱۸۳۳) حضرت شریح نے مکاتب کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جب وہ بدل کتابت سے عاجز ہو گیا۔

(٢١٨٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا كَاتَبَ غُلاَمَهُ عَلَى مِئَة أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلاَّ عَشْرَ أَوَاقٍ ، ثُمَّ عَجَزَ رُدَّ فِي الرِّقِّ.

(ابوداؤد ۳۹۲۲۔ احمد ۲۰۶

(۲۱۸۳۴) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنائے، پھر وہ غلام دس اوقیہ کے سوا باقی سارا ادا کردے پھر وہ اُس دس کے ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(٢١٨٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيد ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ يُرَدُّ حَتَّى يَعْجِزَ عَنْ سِنِينَ.

(۲۱۸۳۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مکاتب اگر کئی سالوں کی قسطیں ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو پھر اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(١٧٥) فِي بيعِ المجازفةِ لِما قد عِلم كيله

جس چیز کی مقدار معلوم ہو اُس کو اندازے سے فروخت کرنا

(٢١٨٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا عَلِمْت مَكِيلَةَ شَيْءٍ فَلاَ تَبِعْهُ جُزَافًا.

(۲۱۸۳۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز کی مقدار معلوم ہو تو پھر اُس کو اندازے سے فروخت نہ کرو۔

۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : الرَّجُلُ يَقُولُ : قَدْ كِلْت فِي هَذِهِ الخابية كَذَا وَكَذَا مَنًّا ، وَلاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ نقصَ ، أَوْ سُرق ، أَوْ تشتبهُ الْخَابِيَة ، أَوْ كَانَ فِيهِ غَلَطٌ ، لاَ أَبِيعُك كَيْلاً ، إنَّمَا أَبِيعُك جُزَافًا ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُهُ ، وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۳۷) حضرت معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اس مٹکے کو تولا ہے اس میں اتنے من ہے، اور مجھے نہیں معلوم شاید یہ کم ہوگیا ہو، یا اس میں سے چوری ہوگیا ہو یا پھر کسی اور مٹکے سے مل گیا ہو یا پھر اس میں کچھ غلطی ہوگئی ہو، میں اس کو کیل کر کے فروخت نہیں کروں گا، میں اس کو اندازاً فروخت کروں گا، اب اس بیع کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن سیرین نے اِس کو ناپسند کیا اور حضرت حسن رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

۲۱۸۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ عَن رَجُلٍ كَالَ جُزَافًا ؟ فَقَالَ لَهُ : مَا كَانَ فِي بَيْتِكَ مِنْ حِنْطَةٍ فَبِكَذَا ، وَمَا كَانَ مِنْ شَعِيرٍ فَبِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَكَرِهَهُ إبْرَاهِيمُ.

(۲۱۸۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اندازے سے خریدتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ تیرے گھر میں گندم ہے وہ اتنے میں اور جو بھی جَو ہے وہ اتنے اتنے میں؟ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

۲۱۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ يَقْدَمُونَ عَلَيْنَا بِالطَّعَامِ فَنَشْتَرِي مِنْهُمْ كَيْلاً ، ثُمَّ نَقُولُ : بِيعُونَا جُزَافًا ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تَتَارَكُوا الْبَيْعَ.

(۲۱۸۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ دیہاتی ہمارے پاس غلہ لے کر آئے ہم نے اُن سے کیل کر کے کچھ خریدا پھر کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ اندازے سے بیع کرو؟ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یہاں تک کہ وہ بیع چھوڑنے پر راضی ہو جائیں۔

۲۱۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَهُ جُزَافًا إذَا أَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَعْلَمُ كَيْلَهُ.

(۲۱۸۴۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ اندازاً بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جبکہ اُس چیز کی مقدار معلوم ہو۔

۲۱۸۴۱) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ أَبُو عِصَامٍ الْعَسْقَلاَنِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُجَاهِدًا وَعِكْرِمَةَ وعَطاء ، عَنْ رَجُلٍ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيَبْتَاعَ مِنْ بَيْتِهِ طَعَامًا فِيهِ مُجَازَفَةً ، وَرَبُّ الطَّعَامِ قَدْ عَلِمَ كَيْلَهُ ؟ فَكَرِهَهُ كُلُّهُمْ.

(۲۱۸۴۱) حضرت حسن، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت عطا سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے کے پاس آتا ہے اور اندازاً گندم کی بیع کرتا ہے، اور بعض اوقات گندم کی مقدار معلوم بھی ہوتی ہے تو ایسی بیع کرنا کیسا ہے؟ سب حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

۲۱۸۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عن نَافِعٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا وَفِينَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُجَاءُ بِالْأَوْسَاقِ فَتُلْقَى فِي الْمُصَلَّى فَيَقُولُ الرَّجُلُ : كِلْت كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ أَبِيعُهُ مُكَايَلَةً ، إِنَّمَا أَبِيعُ مُجَازَفَةً ، فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۴۲) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا کہ ان کے سامنے غلے کے وسق لائے جاتے تھے اور ایک آدمی کہتا کہ میں نے ان چیزوں کو کیل کر کے لیا ہے میں انہیں کیل کے حساب سے نہیں بلکہ اندازے سے بیچوں گا۔ اصحاب نبی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢١٨٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانِ ، فَنَشْتَرِي مِنْهُمَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ ، أَوْ نَنْقُلَهُ.

(بخاری ۲۱۶۶۔ مسلم ۱۶۱)

(۲۱۸۴۳) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سواروں سے ملتے اور اُن سے اندازے سے گندم وغیرہ خریدتے تھے آنحضرت ﷺ نے ہمیں اِس سے روک دیا جب تک کہ ہم اُس کو اُس کی جگہ سے منتقل نہ کر دیں۔

(١٧٦) فِي الْمكاتبِ يموت ويترك دينًا وبقِيَّةً مِن مكاتبتِهِ

مکاتب اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ بدل کتابت بھی ہو اور اُس پر قرض بھی ہو

(٢١٨٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَأَشْعَثَ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَبَقِيَّةٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، قَالَ : يَضْرِبُ مَوَالِيهِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ.

وَقَالَ حَمَّادٌ : يَضْرِبُونَ بِمَا حَلَّ مَا لَمْ يَحِلَّ.

(۲۱۸۴۴) حضرت شریح ؒ اُس مکاتب کے بارے میں فرماتے ہیں جو اِس حال میں فوت ہو کہ اُس پر قرض بھی ہو اور بدل کتابت بھی باقی ہو تو قرض سے پہلے آقاؤں کی واجب الاداء قسطیں ادا کی جائیں گی۔

(٢١٨٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَخْطَأَ شُرَيْحٌ ، وَإِنْ كَانَ قَاضِيًا ، كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ : يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْمُكَاتَبَةِ.

(۲۱۸۴۵) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ اگرچہ قاضی تھے لیکن اُن سے غلطی ہوئی ہے، حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے تھے بدل کتابت سے پہلے قرض ادا کریں گے۔

(٢١٨٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يَضْرِبُ مَوَالِيهِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ مَعَ الْغُرَمَاءِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَجْمٌ حَالٌ بُدِءَ بِالْغُرَمَاءِ فَأَخَذُوا دَيْنَهُمْ ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ كَانَ لِمَوَالِيهِ حَتَّى تَتِمَّ مُكَاتَبَتُهُ ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ بَعْدَ مُكَاتَبَتِهِ كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(۲۱۸۴۶) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب غلام اس حال میں فوت ہو کہ اُس پر قرض ہو تو اُس کے آقا کو قرض خواہوں کے ساتھ رکھیں گے، قسطوں میں سے جو واجب الاداء ہے وہ پہلے دیں گے اور اگر اُس پر فی الفور کوئی قسط لازم نہ ہو تو قرض خواہوں سے ابتداء کریں گے پس وہ اپنا قرض وصول کر لیں گے، اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو وہ آقاؤں کو ملے گا یہاں تک کہ بدل کتابت مکمل ہو جائے اور اگر بدل کتابت ادا کرنے کے بعد بھی کچھ بچ جائے تو وہ اُس کے ورثاء کے ملے گا۔

(۲۱۸٤۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِیمَ، قَالَ: یَضْرِبُ مَوْلاَهُ مَعَ الْغُرَمَاءِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ.

(۲۱۸۴۷) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کے آقا کو قرض خواہوں کے ساتھ ملائیں گے قسطوں میں سے جو قسط واجب الاداء ہوئی ہو۔

(۲۱۸٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَن هشام ، عن الحسن ، قَالَ : یُبْدَأُ بِالدَّیْنِ.

(۲۱۸۴۸) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرض سے ابتداء کریں گے۔

(۲۱۸٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : یُبْدَأُ بِالدَّیْنِ. (بیهقی ۳۳۳)

(۲۱۸۴۹) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرضسے ابتداء کریں گے۔

(۲۱۸٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ وَالْحَکَمِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إذَا کَانَ عَلَی الرَّجُلِ الدَّیْنُ وَبَقِیَّةٌ مِنْ مُکَاتَبَتِهِ ، قَالَ : یُنْظَرُ إلَی مَا حَلَّ عَلَیْهِ مِنْ نُجُومِهِ ، وَمَا کَانَ لِغُرَمَائِهِ فَیُقَسَّمُ ذَلِکَ بِالْحِصَصِ.

(۲۱۸۵۰) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر غلام پر قرض بھی ہو اور بدل کتابت بھی باقی ہو تو قسطوں میں سے جو قسط واجب الاداء ہوئی ہو اُس کو دیکھیں گے اور جو اُس کے قرض خواہوں کے لئے تھا اُس کے حصوں کے اعتبار سے تقسیم کر دیں گے۔

(۲۱۸٥۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَسُفْیَانَ وَابْنِ أَبِی لَیْلَی ، کَانُوا یَقُولُونَ : إذَا مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ : حَلَّ مَا عَلَیْهِ ، فَیَضْرِبُ الْمَوْلَی مَعَ الْغُرَمَاءِ بِجَمِیعِ الْمُکَاتَبَةِ.

(۲۱۸۵۱) حضرت حسن، حضرت سفیان اور حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام فوت ہو جائے اور اُس پر قرض باقی ہو پھر جو کچھ اُس پر تھا وہ (فوراً) واجب الاداء ہو جائے گا، اور اُس کے آقا کو تمام مال مکاتبت میں قرض خواہوں کے ساتھ ملائیں گے۔

(۲۱۸٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : أَخْطَأَ شُرَیْحٌ ، وَإِنْ کَانَ قَاضِیًا ، قَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ : یَبْدَأُ بِالدَّیْنِ.

(۲۱۸۵۲) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ قاضی تھے مگر انہوں نے غلطی کی ہے، حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ قرض سے ابتداء کریں گے۔

(١٧٧) فِی البیِّنة إذا استوتا

اگر دونوں طرف سے گواہی قائم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٨٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی أَبِی :أَنَّ نَاسًا مِنْ فَهْمٍ خَاصَمُوا نَاسًا مِنْ بَنِی سُلَیْمٍ فِی مَعْدِنٍ لَهُمْ إلَی مَرْوَانَ ، فَأَمَرَ مَرْوَانُ ابْنَ الزُّبَیْرِ أَنْ یَقْضِیَ بَیْنَهُمْ ، فَاسْتَوَتِ الشُّهُودُ فَأَقْرَعَ بَیْنَهُمْ عَبْدُ اللهِ ، فَجَعَلَهُ لِمَنْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ الشُّهُودَ اسْتَوَتْ.

(٢١٨٥٣) حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قبیلہ فہم اور قبیلہ بنو سُلیم کے لوگوں کے آپس میں ایک کان کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، وہ لوگ اپنا جھگڑا لے کر مروان کے پاس چلے گئے، مروان نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں، جب فیصلہ کرنے لگے تو دونوں طرف سے گواہیاں برابر قائم ہوگئیں، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا اور دونوں طرف سے گواہیوں کے قائم ہونے کی وجہ سے قرعہ میں جس کا نام نکلا اُس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(٢١٨٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إذَا اسْتَوَتِ الْبَیِّنَتَانِ فَهِیَ لِلَّذِی فِی أَیْدِیهِمْ.

(٢١٨٥٤) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں طرف سے گواہیاں قائم ہو جائیں تو چیز پر جس کا قبضہ ہوگا اسی کا حق شمار ہوگا۔

(٢١٨٥٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِی الْقَوْمِ إذَا اخْتَلَفَتْ شَهَادَتُهُمْ وَاسْتَوَوْا فِی التَّعْدِیلِ وَالْعَدَدِ :فَالْیَمِینُ عَلَی مَنِ ادُّعِیَ عَلَیْهِ.

(٢١٨٥٥) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم میں گواہوں کا اختلاف ہو جائے اور وہ گواہ تعدیل اور تعداد میں برابر ہو جائیں تو پھر مدعیٰ علیہ پر قسم ہوگی۔

(١٧٨) فِی تلقِّی البیوعِ

(٢١٨٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَفِّلُوا ، وَلاَ یُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.

(٢١٨٥٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سامان تجارت والے قافلہ سے شہر سے باہر جا کر اُس سے ملاقات نہ کرو تاکہ تم کم قیمت میں خرید اکر آگے زیادہ میں بیچو، اور نہ ہی اونٹنی کے تھنوں میں اُس کو فروخت کرنے کے لئے دودھ جمع کرو، اور نہ ہی تم ایک دوسرے کی خاطر سامان کی قیمت کو بڑھاؤ۔

(٢١٨٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَلَقُّو

الْبُيُوعَ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ.

(۲۱۸۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی کسان سے کم قیمت میں خرید کر آگے زیادہ قیمت میں فروخت مت کرو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ.

(۲۱۸۵۸) حضرت ایاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا حکم نامہ پڑھا گیا تو اس میں تحریر تھا کہ شہر سے باہر جا کر سواروں سے ملاقات نہ کرو (کم قیمت میں خرید کر زیادہ میں فروخت کرنے کے لئے)۔

(۲۱۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ ، فَإِنْ تَلَقَّى رَجُلٌ فَاشْتَرَى فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ إِذَا قَدِمَ الْمِصْرَ.

(۲۱۸۵۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شہر سے باہر جا کر قافلہ والوں سے کم قیمت دے کر سامان خریدنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے، پس اگر کوئی شخص اس ممانعت کے باوجود شہر سے باہر جا کر خرید لے تو جب اُس سامان کا مالک شہر میں آ جائے گا تو اُس کو اختیار ہوگا۔ (اگر چاہے تو پہلی بیع فسخ کر سکتا ہے)۔

(۲۱۸۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ. (بخاری ۲۱۴۹۔ مسلم ۱۱۵۶)

(۲۱۸۶۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر جا کر قافلہ والوں سے سامان کم قیمت میں خرید کر شہر میں لا کر زیادہ قیمت میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۸۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ. (بخاری ۲۱۵۰۔ مسلم ۱۱۵۵)

(۲۱۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ شہر سے باہر جا کر کم قیمت میں سامان خریدنے کے لئے قافلہ والوں سے ملاقات مت کرو۔

(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي. (ابن ماجہ ۲۲۰۶۔ ابویعلی ۵۳۷)

(۲۱۸۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر جا کر کم قیمت میں سامان خرید کر شہر میں لا کر زیادہ قیمت میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ مِنْ أَفْوَاهِ الطُّرُقِ. (طبرانی ۱۲۔ دارقطنی ۲۸۱)

(۲۱۸۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی کسان سے کم قیمت میں خرید کر آگے زیادہ قیمت میں فروخت مت کرو۔

(۱۷۹) فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْعَارِيَّةِ الْوَدِيعَةِ

مضاربۃ، عاریۃ اور امانت کا بیان

(۲۱۸۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرِي وَالْمُسْتَعِيرِ وَالْمُسْتَوْدَعِ ضَمَانٌ إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَ.

(۲۱۸۶۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کرایہ پر لینے والا، کسی چیز کو عاریۃ دینے والا اور امانت رکھنے والا جب تک (طے شدہ شرائط کی) مخالفت نہ کریں ضامن نہ ہوں گے۔

(۲۱۸٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : إِذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدَعُ وَالْمُسْتَعِيرُ وَالْمُسْتَبْضَعُ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امانت دار، عاریۃ لینے والا اور مستبضع (سامان تجارت بنانے والا) اگر (طے شدہ شرائط کے) خلاف کریں تو ضامن ہوں گے۔

(۲۱۸٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَهَيْتَ مُضَارِبَكَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ مَتَاعِ كَذَا وَكَذَا فَاشْتَرَى ضَمِنَ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يَتَصَدَّقَانِ بِالرِّبْحِ.

(۲۱۸۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر آپ مضارب کو فلاں فلاں چیز کے خریدنے سے منع کر دو اور وہ پھر بھی خریدے تو وہ ضامن ہوگا، حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو نفع ہوا ہے اُس کو وہ دونوں صدقہ کریں گے۔

(۲۱۸٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ ، وَإِنْ خَالَفَ أَمْرَكَ.

(۲۱۸۶۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ مضارب امانت دار ہے اگر چہ وہ آپ کی مخالفت کرے۔

(۲۱۸٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ عُمَرَ ضَمَّنَ أَنَسًا أَرْبَعَةَ آلاَفٍ كَانَتْ مَعَهُ مُضَارَبَةً.

(۲۱۸۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مضاربت کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چار ہزار کا ضامن بنایا تھا۔

(۲۱۸٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حسين ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ ، وَإِنْ خَالَفَ.

(۲۱۸۶۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب اگر آپ (سے طے شدہ شرائط کی) مخالفت کرے تو وہ امانت دار ہے۔

(۲۱۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكَ ، قَالَ : اُسْتُوْدِعْتُ سِتَّةَ آلاَفٍ فَذَهَبَتْ ، فَقَالَ لِي عُمَرُ : ذَهَبَ لَكَ مَعَهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : لاَ قَالَ : فَضَمَّنَنِي.

(۲۱۸۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس چھ ہزار امانت رکھوائی گئی وہ ضائع ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اُس کے ساتھ تیرا کچھ اور نقصان بھی ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو انہوں نے مجھے ضامن بنا دیا۔

(۲۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا شَرَطَ رَبُّ الْمَالِ عَلَى الْمُضَارِبِ : لاَ يَنْزِلُ بَطْنَ وَادٍ ، فَنَزَلَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر رب المال مضارب پر یہ شرط لگائے کہ تو بطن وادی میں نہیں اترے گا، پھر اگر وہ اتر جائے (اور اس کا مال ہلاک ہو جائے) تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ قَاسَمَ الرِّبْحَ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو منافع تقسیم کر دے اُس پر ضمان نہیں ہوتا۔

(۲۱۸۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مُضَارِبٍ دَفَعَ الْمَالَ إِلَى غَيْرِهِ ، قَالَ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، هُوَ أَمِينٌ.

(۲۱۸۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مضارب مال اگر (مطلوبہ شخص کے علاوہ) کسی اور کو دے دے تو وہ ضامن ہوگا کیونکہ وہ امین ہے۔

(۲۱۸۷٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا خَالَفَ فِي الْوَدِيعَةِ وَالْكِراءِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امانت اور کرایہ میں (طے شدہ شرائط کی) مخالفت کی جائے، تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي مُضَارِبٍ قَالَ لَهُ صَاحِبُ الْمَالِ : لاَ تُجَاوِزْ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ إِنْ جَاوَزَهُ.

(۲۱۸۷۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر رب المال مضارب کو کہہ دے کہ فلاں فلاں جگہ سے آگے مت جانا، اگر وہ پھر بھی چلا جائے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۸۷۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِطْ عَلَى الْمُضَارِبِ شَيْئًا فَإِنِّي

أَخَافُ أَنْ يُخَالِفَ ، فَيُفْسِدَ عَلَيْكَ ، وَعَلَى نَفْسِهِ.

(۲۱۸۷۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب پر کوئی شرط مت لگاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے وہ اُس کی مخالفت کرے گا تو اُس کا فساد اُس پر اور آپ پر پڑے گا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالَ مُضَارَبَةً ، وَقَالَ : لاَ تَخْرُجْ مِنَ الْمِصْرِ ، فَخَرَجَ ، قَالَ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۷۸) حضرت زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اُس کو مضاربت کا مال دیا گیا ہے، اور اُس کو کہا کہ شہر سے باہر مت نکلنا، وہ پھر چلا گیا، آپ نے فرمایا اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : فِي الْمُضَارِبِ إِذَا اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ : أَنْ لاَ يُجَاوِزَ ، فَجَاوَزَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۹) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اگر مضارب پر کچھ شرائط لگائی جائیں کہ ان سے تجاوز نہ کرنا، اگر وہ پھر بھی کرلے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۰) حضرت ایاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ نَهَاهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر شہر سے باہر نکلنے سے منع کیا جائے اور وہ پھر بھی نکل جائے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدِعَ وَالْمُسْتَعِيرَ وَالْمُسْتَبْضِعَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امانت دار، عاریۃ لینے والا اور مستبضع (سامان تجارت بنانے والا) اگر طے شدہ شرائط کے خلاف کریں تو ضامن ہوں گے۔

(۲۱۸۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الْوَدِيعَةَ.

(۲۱۸۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امانت میں ضامن نہیں بنایا تھا۔

(۲۱۸۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ : أَنَّ رَجُلاً اسْتَوْدَعَ رَجُلاً وَدِيعَةً فَهَلَكَتْ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ عُمَرُ.

(۲۱۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو امانت دی وہ اُس سے ہلاک ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(٢١٨٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ وَالْمُسْتَعِيرِ ضَمَانٌ إِلاَّ أَنْ يُتَّهَمَ.

(٢١٨٨٥) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں امانت رکھنے والے اور عاریۃ کسی چیز کو لینے والے پر ضمان نہیں ہے، ہاں اگر اُن پر الزام لگ جائے (خود ہلاک کرنے کا) تو پھر ضمان ہے۔

(١٨٠) فِي الرّهنِ إذا كان على يدى عدلٍ أيكون مقبوضًا ؟

رہن اگر کسی عادل شخص کے قبضہ میں ہو تو کیا وہ مقبوضہ شمار ہوگا؟

(٢١٨٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ . وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالرَّهْنِ إِذَا كَانَ عَلَى يَدَيْ عَدْلٍ مَقْبُوضًا.

(٢١٨٨٦) حضرت حارث اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی عادل شخص کے قبضہ میں ہو تو پھر اُس کے رہن ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ رَهْنٌ.

(٢١٨٨٧) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ رہن ہے۔

(٢١٨٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ رَهْنًا حَتَّى يَقْبِضَهُ صَاحِبُهُ.

(٢١٨٨٨) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک اُس کا صاحب اُس پر قبضہ (وصول نہ ہو جائے) نہ کر لے وہ رہن شمار نہ ہوگا۔

(٢١٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّهُ قَرَأَهَا (فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّهْنُ إِلاَّ مَقْبُوضًا.

(٢١٨٨٩) حضرت سعید نے قرآن پاک کی آیت فَرِهَانٌ مقبوضۃٌ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: جب تک وصول نہ ہو جائے رہن شمار نہ ہوگا۔

(١٨١) فِي الرّجل يدفع إلى الرّجلِ المال مضاربةً

کوئی شخص کسی کو مال مضاربت دے

(٢١٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي الرَّجُلُ مَالاً مُضَارَبَةً عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ بِضَاعَةً.

(٢١٨٩٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اِس کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اِس شرط پر مالِ مضاربت دے کہ وہ اُس کو کوئی سامان

دے دے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۸۹۱) حضرت طاؤس ؒ بھی اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ بِضَاعَةً ؟ أَنَّهُ كَرِهَهُ.
وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۹۲) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو اِس شرط پر مالِ مضاربت دینا کہ وہ سامان دے دے؟ آپ ؒ نے اِس کو ناپسند سمجھا۔ حضرت ابن سیرین ؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً عَلَى أَنْ يجعل لَهُ بِضَاعَةً ، أَوْ يَعْمَلَ لَهُ عَمَلاً.

(۲۱۸۹۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو مال مضاربت دے اور اُس پر سامان کی یا کام کرنے کی شرط لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۸۲) فِي بيعِ أمِّ الولدِ إذا أسقطت

ام ولد کی بیع کرنا جب اُس کا جنین (ناتمام بچہ) گر جائے

(۲۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي أُمِّ الْوَلَدِ : أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا ، وَإِنْ كَانَ سِقْطًا.

(۲۱۸۹۴) حضرت عمر ؓ ام ولد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کا بچہ اُس کو آزاد کرا دے گا اگرچہ وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۱۸۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ قَدْ كَانَتْ أَسْقَطَتْ مِنْ مَوْلاَهَا سِقْطًا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَعَلاَهُ بِالدِّرَّةِ ضَرْبًا ، وَقَالَ : بَعْدَ مَا اخْتَلَطَتْ لُحُومُكُمْ بِلُحُومِهِنَّ وَدِمَاؤُكُمْ بِدِمَائِهِنَّ بِعْتُمُوهُنَّ ، لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمَ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أثمانها.

(۲۱۸۹۵) حضرت قارب ثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک شخص سے چار ہزار درہم میں باندی خریدی، اُس باندی کا اپنے آقا سے ایک (ناتمام) بچہ ضائع ہو چکا تھا۔ جب حضرت عمر ؓ کو اِس کی خبر پہنچی تو تشریف لائے اور اپنا دُرّہ مارنے کے لئے بلند کیا اور فرمایا: تمہارا گوشت اُس کے گوشت کے ساتھ ملنے کے بعد، اور تمہارا خون اُس کے خون کے ساتھ ملنے کے بعد تم اُس کو

فروخت کرتے ہو؟ اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے چربی فروخت کر کے اُس کی قیمت کو کھالیا۔

(٢١٨٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا حَمَلَتِ الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا ، ثُمَّ أَسْقَطَتْ ، قَالَ : إِنْ كَانَ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ ، لاَ سَبِيلَ إِلَى بَيْعِهَا.

(٢١٨٩٦) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب باندی آقا سے حاملہ ہو جائے، پھر اُس کا بچہ ضائع ہو جائے اگر تو اُس بچے کی خلقت ظاہر ہو تو پھر وہ ام ولد ہے اُس باندی کو فروخت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

(٢١٨٩٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : إِذَا تَلَبَّسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ، فَكَانَ مُخَلَّقًا أُعْتِقَتْ بِهِ الأَمَةُ.

(٢١٨٩٧) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پر معمولی خلقت ظاہر ہو جائے (گوشت وغیرہ آ جائے تو) وہ بچہ شمار ہوگا اور اُس کی ماں آزاد شمار کی جائے گی۔

(٢١٨٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا أَسْقَطَتِ الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا فَهِيَ حُرَّةٌ.

(٢١٨٩٨) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر باندی کا آقا سے بچہ ضائع ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

(٢١٨٩٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَعْتِقُ أُمُّ الْوَلَدِ إِذَا أَسْقَطَتْ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ كَانَ سَقْطًا.

(٢١٨٩٩) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد آزاد ہوگی جب اُس کا ناتمام بچہ ضائع ہو جائے جبکہ معلوم بھی ہو کہ وہ ناتمام ضائع ہوا ہے۔

(٢١٩٠٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ : فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا وَضَعَتْهُ وَهُوَ مُضْغَةٌ ، فَقَدْ عَتَقَتْ بِهِ.

(٢١٩٠٠) حضرت حماد ام ولد کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب وہ ناتمام بچہ جن دے تو باندی آزاد شمار ہوگی۔

(١٨٣) فِي الرَّجلِ يبضِع الرَّجل فيحتاج إليها

اگر کسی شخص کو سامانِ تجارت دے، پھر خود کو اس کی ضرورت پیش آ جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٩٠١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُه قُلْتُ : إِنَّا نَحْمِلُ هَذِهِ الْبَضَائِعَ لِلنَّاسِ فَنَحْتَاجُ إِلَيْهَا فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ : إِذَا قَدِمْتَ اشْتَرَيْتَ لأَصْحَابِهَا حَاجَتَهَا ، وَلَمْ تَحْبِسْهَا ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لاَ بَأْسَ ، هُوَ خَيْرٌ لِصَاحِبِ الْبِضَاعَةِ.

(٢١٩٠١) راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ہم سامان تجارت لوگوں کے حوالے کرتے ہیں، پھر راستے میں ہمیں اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آیا ہم اسے لے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم منزل مقصود پر پہنچ جاؤ تو لوگوں کو ان کی ضرورت کی چیزیں بیچو گے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ یہ سامان والے

کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(٢١٩٠٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ دُفِعَتْ إِلَيْهِ دَرَاهِمُ يَشْتَرِي بِهَا شَيْئًا فَصَرَفَهَا فِي حَاجَتِهِ ، ثُمَّ رَدَّهَا ، فَاشْتَرَى بِهَا الَّذِي أُمِرَ بِهِ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ حَتَّى يُسَلِّمَهَا إِلَى رَبِّهَا.

(٢١٩٠٢) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو کچھ دراہم دیئے گئے تاکہ وہ اُن سے کوئی چیز خریدے، اُس نے وہ دراہم اپنی ضرورت میں خرچ کر دیئے، پھر اُن کو واپس کر دیا اور اُس کے ساتھ وہی چیز خریدی جس کا اُس کو کہا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک وہ مالک کے سپرد نہ کر دے وہ ضامن ہوگا۔

(١٨٤) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَسْتَزِيدُ

آدمی کوئی چیز خریدتے وقت اس میں زیادتی طلب کرے

(٢١٩٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بن سميع ، عَنْ مَاهَانَ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى رَجُلٍ يَزِنُ ذريرة قَالَ : أُرْجِحُ ، فَقَالَ : أَقِمْ لِسَانَ الْمِيزَانِ ، فَإِذَا اسْتَقَامَ فَزِدْهُ مِنْ مَالِكٍ مَا شِئْتَ.

(٢١٩٠٣) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو برادہ تول رہا تھا، اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا ترازو کو جھکا کر تولو؟ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: ترازو کی زبان کو برابر کرو، جب وہ برابر ہو جائے تو اپنی مرضی سے جو چاہو اضافہ کر دو۔

(٢١٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص، عَنْ أَبِي سِنَان، عَنِ ابْنِ الْهُذَيْلِ، كَذَا قَالَ أَبُو الأَحْوَص، قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اشْتَرَى قَبَاءً ، فَاسْتَزَادَهُ حَبْلاً ، فَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُ ، فَرَأَيْتُ عَمَّارًا يُنَازِعُهُ إِيَّاهُ ، فَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا غَلَبَ عَلَيْهِ.

(٢١٩٠٤) حضرت ابو الأحوص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قباء خریدتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ اُس سے ایک ڈوری زیادہ مانگ رہے تھے اُس نے زیادہ دینے سے انکار کر دیا، میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ اُس سے جھگڑا کر رہے تھے، پھر مجھے نہیں معلوم اس جھگڑے میں کون غالب آیا۔

(٢١٩٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، مِثْلَهُ.

(٢١٩٠٥) حضرت ابن ابوھذیل رحمہ اللہ سے اسی بھی طرح مروی ہے۔

(٢١٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَهْدَلٍ أَبِي الْوَضَّاحِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ مَرَّ عَلَى عَائِشَةَ وَقَدِ اشْتَرَتْ لَحْمًا وَهِيَ تَقُولُ لَهُ : زِدْنِي ، فَقَالَ لَهُ : زِدْهَا ، هُوَ أَعْظَمُ لِبَرَكَةِ الْبَيْعِ.

(٢١٩٠٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک باندی کے پاس سے گذرے جو گوشت خرید رہی تھی، اور باندی دوکان دار سے کہہ رہی تھی کہ کچھ زیادہ ڈال۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوکاندار سے فرمایا: اُس کو کچھ زیادہ ڈال کر دو، بے شک یہ بیع میں برکت کے لئے بہت

بڑا سبب ہے۔

(٢١٩٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَزِيدَ عَلَى الْبَيْعِ.

(٢١٩٠٧) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع میں کچھ زیادہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٩٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا اشْتَرَى قَبَاءً مِنْ رَجُلٍ فَنَازَعَهُ حَبْلاً ، وَعَمَّارٌ يَقُولُ : زِدْنِي ، وَالآخَرُ يَقُولُ : لاَ.

(٢١٩٠٨) حضرت ابو حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ایک شخص سے قباء خریدتے ہوئے دیکھا گیا، آپ اُس سے ایک ڈوری کی زیادتی پر جھگڑا فرما رہے تھے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے زیادتی کر، وہ شخص کہہ رہا تھا کہ نہیں۔

(٢١٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَهُ : إذَا اشْتَرَيْت لَحْمًا فَلاَ تَزْدَادَنَّ.

(٢١٩٠٩) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم گوشت خریدو تو اُس میں زیادتی مت کرو۔

(١٨٥) فِي الجارِيةِ متى تجوز عطِيّتها ؟

عورت اور باندی کا عطیہ (ہدیہ) کب جائز ہے؟

(٢١٩١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ : لاَ تَجُوزُ لامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ حَتَّى تَلِدَ شَرْوَاهَا.

(٢١٩١٠) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے ہدیہ دینا جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے دے۔

(٢١٩١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

(٢١٩١١) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ (ہدیہ) دینا جائز نہیں ہے۔

(٢١٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إذَا حَالَتْ فِي بَيْتِهَا حَوْلاً جَازَ لَهَا مَا صَنَعَتْ.

(٢١٩١٢) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت خاوند کے گھر میں ایک سال گذار لے تو وہ جو بھی تصرف کرے اُس کے لئے جائز ہے۔

(٢١٩١٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا وَلَدَتِ الْجَارِيَةُ ، أَوْ وَلَدَ مِثْلُهَا جَازَ لَهَا هِبَتُهَا.

(٢١٩١٣) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باندی بچہ جَن دے تو اُس کے لئے ہبہ کرنا جائز ہے۔

(٢١٩١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : عَهِدَ إلَيَّ عُمَرُ أَنْ لاَ أُجِيزَ هِبَةً مُمْلِكَةٍ حَتَّى تَحُولَ فِي بَيْتِهَا حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ بَطْنًا.

(٢١٩١٤) حضرت شریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم باندی کے ہبہ کو جائز (نافذ) قرار نہیں دیں گے جب تک کہ وہ گھر میں سال نہ گذار لے یا اُس کے بطن سے بچہ نہ ہو جائے۔

(٢١٩١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إسماعیل ، عن الشعبی ، عن شریح :بمثله.

(٢١٩١٥) حضرت شریح رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(٢١٩١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَرَأْت كِتَابَ عُمَرَ إلَى شُرَيْحٍ بِذَلِكَ ، وَذَلِكَ أَنَّ جَارِيَةً مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ لَهَا أَخُوهَا وَهِيَ مُمْلِكَةٌ :تَصَدَّقِي عَلَيَّ بِمِيرَاثِكَ مِنْ أَبِيك قَبْلَ أَنْ تَذْهَبِي إلَى زَوْجِكَ، فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ طَلَبَتْ مِيرَاثَهَا فَرَدَّهُ عَلَيْهَا.

(٢١٩١٦) حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب پڑھا گیا جس میں تحریر تھا کہ قریش کی ایک باندی سے اُس کے بھائی نے کہا کہ اپنے شوہر کے گھر جانے سے پہلے اپنے والد کی میراث میرے حوالہ کردے (مجھے صدقہ کردے) اُس نے ایسا ہی کیا پھر اُس نے بھائی سے میراث طلب کیا تو اُس نے اُس کو واپس لوٹا دیا۔

(٢١٩١٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :لاَ تَجُوزُ لاِمْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ حَتَّى تَحُولَ حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ وَلَدًا ، وَقَالَ الْحَسَنُ :حَتَّى تَلِدَ وَلَدًا ، أَوْ تَبْلُغ إنَى ذَلِكَ.

(٢١٩١٧) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اُس کو سال نہ گذر جائے یا وہ بچہ نہ جَن دے اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ بچہ جَن دے یا اتنا وقت گذار لے۔

(٢١٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَرَأَيْت إنْ عَنَسَتْ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(٢١٩١٨) حضرت اسمائیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اگر لڑکی بغیر شادی کے رہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا اُس کے لئے جائز نہیں ہے۔

(٢١٩١٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عن عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :لِلْيَتِيمَةِ خِنَاقَانِ لاَ يَجُوزُ لَهَا شَيْءٌ فِي مَالِهَا حَتَّى تَلِدَ وَلَدًا ، أَوْ تَمْضِي عَلَيْهَا سَنَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

(٢١٩١٩) حضرت عطا اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ خناقان کی یتیمہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کے لئے اپنے مال سے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ بچہ جَن دے یا اپنے خاوند کے مکان میں ایک سال گذار لے۔

(٢١٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :قَالَ لِي عُمَرُ :إنِي لاَ أُجِيزَ عَطِيَّة جَارِيَةٍ حَتَّى تَحُولَ فِي بَيْتِهَا حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ وَلَدًا. قَالَ إسْمَاعِيلُ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :أَرَأَيْت إنْ عَنَسَتْ يَجُوزُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(٢١٩٢٠) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں باندی کے ہبہ کرنے کو جائز نہیں قرار دیتا جب تک وہ گھر میں سال نہ گذار لے یا بچہ جَن دے۔ حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر لڑکی بغیر شادی کے کنواری رہے تو پھر کیا اُس لئے جائز ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں جائز ہے۔

(١٨٦) فِي ثَمَنِ السِّنَّورِ

بلی کی قیمت کا بیان

(٢١٩٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِثَمَنِ الْهِرِّ.

(٢١٩٢١) حضرت ابن سیرین ریشید بلی کی ثمن میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٩٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ السِّنَّوْرِ وَبَيْعَهُ وَأَكْلَ لَحْمِهِ وَأَنْ يُنْتَفَعَ بِجِلْدِهِ.

(٢١٩٢٢) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس رضی اللہ بلی کی قیمت کو اُس کے فروخت کرنے کو اُس کے گوشت کھانے کو اور اُس کی کھال سے نفع اٹھانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢١٩٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ ؟ فَقَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٩٢٣) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٩٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى هِرًّا فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِشِرَائِهِ ، وَكَرِهَ ثَمَنَهُ لِلْبَائِعِ.

(٢١٩٢٤) حضرت حسن رضی اللہ نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جس نے بلی خریدی آپ نے فرمایا اس کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بائع کے لئے اس کی قیمت مکروہ ہے۔

(٢١٩٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٩٢٥) حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٩٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ.

(٢١٩٢٦) حضرت جابر رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٩٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ الْهِرِّ.

(٢١٩٢٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ اور حضرت جابر رضی اللہ بلی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کو وصول کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٨٧) فِي مكاتبٍ مات وترك ولدًا أحرارًا

مکاتب آزاد لڑکا چھوڑ کر فوت ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٩٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ ، عَنْ مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَوَلَدًا ، فَكَتَبَ يَأْمُرُ فِي المكاتب :إِنْ كَانَ تَرَكَ وَفَاءً لِمُكَاتَبَتِهِ يُدْعَى مَوَالِيهِ فَيَسْتَوْفُونَ ، وَمَا بَقِيَ كَانَ مِيرَاثًا لِوَلَدِهِ.

(٢١٩٢٨) حضرت مخارق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مصر بھیجا، انہوں نے مصر سے آپ کو خط لکھا اور اُس مکاتب کے متعلق دریافت کیا جو مال اور اولاد چھوڑ کر فوت ہو جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مکاتب کے متعلق تحریر کیا: اگر تو بدل کتابت کے لئے مال چھوڑ کر فوت ہو تو اُس کے آقا کو بلا کر اُن کو بدل کتابت مکمل ادا کیا جائے گا۔ اور جو باقی بچ جائے وہ اُس کی اولاد کے لئے میراث ہوگا۔

(٢١٩٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِي فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ مَالاً وَوَلَدًا ، يُؤَدَّى عَنْهُ لِمَوَالِيهِ مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَمَا بَقِيَ رَدَّهُ عَلَى وَلَدِهِ فَقَالَ :إِنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ عَبْدِ اللهِ.

(٢١٩٢٩) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اُس مکاتب کے متعلق جو مال اور اولاد چھوڑ کر فوت ہو جائے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ: جو بدل کتابت باقی رہ گیا ہے وہ اُس کے آقا کو ادا کیا جائے گا، اور جو مال باقی بچ جائے وہ اس کی اولاد کو مل جائے گا، حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢١٩٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنْ فَضَلَ شَيْءٌ كَانَ لِمَوَالِيهِ حَتَّى تَتِمَّ مُكَاتَبَتُهُ ، وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ بَعْدَ مُكَاتَبَتِهِ كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(٢١٩٣٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مال بچ جائے تو وہ آقا کو ملے گا یہاں تک کہ بدل کتابت مکمل ادا ہو جائے۔ اور جو مال اُس کے بعد بچ جائے وہ ورثاء کو ملے گا۔

(٢١٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(٢١٩٣١) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(٢١٩٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالاَ :إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ مَالٌ ، فَهُوَ لِمَوَالِيهِ وَلَيْسَ لِوَلَدِهِ شَيْءٌ.

(۲۱۹۳۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب مال چھوڑ کر فوت ہو جائے تو وہ مال آقا کو ملے گا اُس کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَوَلَدًا أَحْرَارًا ، قَالَ :يُؤَدَّى مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِوَلَدِهِ.

(۲۱۹۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُس مکاتب کے متعلق فرماتے ہیں جو مال اور آزاد اولاد چھوڑ کر مرے، فرماتے ہیں جو بدل کتابت باقی رہ گیا ہے اُس کو ادا کریں گے اور جو مال باقی بچ جائے وہ اُس کی اولاد کو ملے گا۔

(۱۸۸) فِي الرّجلِ يعتق العبد وله مالٌ

کوئی شخص اپنا غلام آزاد کرے اُس (غلام) کے پاس اپنا مال بھی موجود ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۹۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُيَسَّرٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَعْتَقَهُ فَقَالَ :أَمَا إِنَّ مَالَكَ لِي ، وَلَكِنَّهُ لَكَ.

(عبدالرزاق ۱۵٦۵۵)

(۲۱۹۳۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور فرمایا: بے شک تیرا مال میرے لئے تھا، لیکن میں یہ تجھے عطا کرتا ہوں (یہ تیرے لئے ہے)۔

(۲۱۹۳٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ أَنَسًا سَأَلَ غُلاَمًا لَهُ عَنْ مَالِهِ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُك لَكَ.

(۲۱۹۳۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے مال کے متعلق دریافت کیا؟ اس کے آپ کو اپنے مال کے بارے میں بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بھی آزاد اور تیرا مال بھی تیرے لئے ہے۔

(۲۱۹۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِ عَائِشَةَ أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إِذَا أَعْتَقْتِيهِ وَلَمْ تَشْتَرِطِي مَالَهُ ، فَمَالُهُ لَهُ.

(۲۱۹۳۶) حضرت عبداللہ بن ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قوم میں ایک خاتون نے غلام آزاد کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس کے مال کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اگر تو نے اُن کو آزاد کرتے وقت مال کی شرط نہیں لگائی تو اُن کا مال تیرے لئے ہے۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ فَقَالَ :أَمَا إِنَّ الْمَالَ مَالِي ، وَلَكِنَّهُ لَك.

(۲۱۹۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور فرمایا: بے شک تیرا مال میرے لئے تھا، لیکن میں یہ تجھے عطا کرتا ہوں (یہ

تیرے لئے ہے)۔

(٢١٩٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ دَعَا غُلاَمًا لَهُ فَسَأَلَهُ عَنْ مَالِهِ ؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لك.

(۲۱۹۳۸) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اور اُس سے اُس کے مال کے متعلق دریافت فرمایا؟ اُس نے آپ کو بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بھی آزاد ہے اور تیرا مال بھی تیرے لئے ہے۔

(٢١٩٣٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا أُعْتِقَ الْعَبْدُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب غلام کو آزاد کیا جائے گا تو اُس مال بھی اُسی کو دے دیا جائے گا۔

(٢١٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمَالُ لِلْعَبْدِ إلاَّ أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ.

(۲۱۹۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام کا مال بھی اسی کو ملے گا ہاں اگر آقا مستثنیٰ کر دے تو پھر نہیں ملے گا۔

(٢١٩٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام آزاد کیا جائے تو اُس کا مال بھی اُسی کا ہوگا۔

(٢١٩٤٢) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لِلْعَبْدِ.

(۲۱۹۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آدمی کو غلام آزاد کرے اور اُس کے پاس مال بھی ہو تو غلام کا مال غلام کو ہی ملے گا۔

(٢١٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا أُعْتِقَ الْعَبْدُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۴۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب غلام کو آزاد کیا جائے تو اُس کا مال بھی اُس کے تابع ہوگا۔

(٢١٩٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :فِي الَّذِي يَعْتِقُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ ، قَالَ :أُحِبُّ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُ ، إنْ أَرَادَ أَنْ يُمْسِكَهُ أَمْسَكَهُ ، وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَهُ مَعَهُ جَعَلَهُ.

(۲۱۹۴۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو ایسا غلام آزاد کرے جس کے پاس اپنا مال بھی ہو، فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اُس سے بیان کر دیا جائے۔ اگر مال رکھنے کا ارادہ ہو اُس کو رکھ لیا جائے اور اگر غلام کو دینے کا ارادہ ہو تو اُسی کو دے دیا جائے۔

(٢١٩٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِمَمْلُوكِهِ.

(۲۱۹۴۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا غلام آزاد کرے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال غلام کو ملے گا۔

(٢١٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا أَعْتَقَهُ فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ.

(۲۱۹۴۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام آزاد کیا جائے تو اُس کا جو مال ہے وہ آقا کا ہوگا۔

(۱۸۹) فِي الرّجلِ يسلِم وله أرضٌ

کافر اِس حال میں مسلمان ہو کہ اُس کے پاس اپنی زمین ہو

(۲۱۹٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ ، قَالاَ :إِذَا أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْضٌ وَضَعْنَا عَنْهُ الْجِزْيَةَ وَأَخَذْنَا مِنْهُ خَرَاجَهَا.

(۲۱۹۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کافر مسلمان ہو جائے اور اُس کے پاس زمین بھی ہو، تو ہم اُس سے جزیہ ختم کر دیں گے اور اُس سے خراج لیں گے۔

(۲۱۹٤۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ :أَنَّ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ :عَلِيٌّ :إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَاهَا مِنْ أَرْضِكَ ، وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا.

(۲۱۹۴۸) حضرت زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک کسان مسلمان ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اگر تو اپنی زمین پر قائم رہتا ہے تو ہم تیرے اوپر سے جزیہ ختم کر دیں گے، اور تیری زمین سے (خراج) لیں گے، اور اگر تو اُس سے پھرتا ہے تو ہم لوگ اُس زمین کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۲۱۹٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ :أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ أُلَّيْسَ أَسْلَمَا فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَأَتَيَا عُمَرَ فَأَخْبَرَاهُ بِإِسْلاَمِهِمَا، فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنْ يَرْفَعَ الْجِزْيَةَ ، عَنْ رُؤُوسِهِمَا ، وَأَنْ يَأْخُذَ الطَّسْقَ مِنْ أَرْضِيهِمَا.

(۲۱۹۴۹) حضرت حصین سے مروی ہے کہ اہل اُلیس میں سے دو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے، اور وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اسلام لانے کے متعلق آپ کو آگاہ کیا، آپ نے اُن دونوں کے متعلق حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ کو لکھا کہ اِن سے جزیہ ختم کر دو اور ان کی زمین سے خراج وصول کرو۔

(۲۱۹٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ دِهْقَانَةً مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ ، فَقَالَ :عُمَرُ :ادْفَعُوا إِلَيْهَا أَرْضَهَا تُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(۲۱۹۵۰) حضرت طارق سے مروی ہے کہ نہر ملک (بغداد) کا ایک کسان مسلمان ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اِس کو زمین دے دو اور اِس سے خراج وصول کرو۔

(۲۱۹٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ دِهْقَانَةً أَسْلَمَتْ مِنْ نَهْرِ الْمَلِكِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خَيِّرُوهَا.

(۲۱۹۵۱) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہر ملک کا ایک کسان مسلمان ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اس کو جزیے اور خراج کے مابین اختیار دے دو۔

(٢١٩٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ الرُّفَيلَ دِهْقَانَ النَّهْرَيْنِ أَسْلَمَ ، فَفَرَضَ لَهُ عُمَرُ فِي أَلْفَيْنِ ، وَرَفَعَ عَنْ رَأْسِهِ الْجِزْيَةَ ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ أَرْضَهُ يُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(۲۱۹۵۲) حضرت عامر سے مروی ہے کہ نہرین کا ایک کسان رفیل مسلمان ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے لئے دو ہزار مقرر فرمایا اور اُس سے جزیہ ختم فرمایا اور اُس کو اُس کی زمین دے دی اور اُس سے خراج وصول فرمایا۔

(٢١٩٥٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فَقَالَ : مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مِمَّنْ لَهُ ذِمَّةٌ ، فَلَهُ أَرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَمَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ ، وَإِنَّمَا أَخَذَهُ عَنْوَةً فَأَرْضُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : قَرَأْتُ هَذَا فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۱۹۵۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اہل عراق میں سے اگر کوئی مسلمان ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل عراق میں سے اگر وہ مسلمان ہو جو ہمارے ذمہ میں ہیں، تو اُس کی زمین اور اُس کا مال اسی کا ہوگا، اور وہ مسلمان ہو پر جو ہمارے ذمہ میں نہیں ہے جو زمین ہم نے جبراً (جہاد کر کے) فتح کی تھی تو تو وہ زمین مسلمانوں کے لئے ہوگی۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں پڑھا تھا۔

(٢١٩٥٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ، ثُمَّ أَقَامَ فِي أَرْضِهِ أُخِذَ مِنْهُ الْخَرَاجَ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخَرَاجُ.

(۲۱۹۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اہل عراق میں سے کوئی شخص مسلمان ہو جائے پھر اگر وہ اپنی زمین پر قائم رہے تو اُس سے خراج وصول کیا جائے گا۔ اور اگر وہ اُس زمین سے نکل جائے تو اُس سے خراج نہیں وصول کیا جائے گا۔

(١٩٠) فِي الْمُكَاتَبِ يَعْجِزُ وَقَدْ أَدَّى بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ

مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کرنے کے بعد باقی سے عاجز آ جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٩٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ مُكَاتَبًا لَهُ عَجَزَ فَرَدَّهُ مَمْلُوكًا وَأَمْسَكَ مَا أَخَذَ مِنْهُ.

(۲۱۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا غلام بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا، تو آپ نے اُس کو دوبارہ غلام بنالیا اور جو اُس سے وصول کیا تھا اُس کو اپنے پاس روک لیا۔

(٢١٩٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَهُم مَا أَخَذُوا مِنْهُ.

(۲۱۹۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اُس سے وصول کیا ہے وہ آقا کے لئے ہوگا۔

(۲۱۹۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۱۹۵۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مثل میں رکھیں گے۔

(۲۱۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُنْظَرُ مَا كَانَ أَعَانَهُ النَّاسُ فِي مُكَاتَبَتِهِ فَيَجْعَلُهُ فِي الرِّقَابِ ، وَمَا كَانَ مِنْ كَسْبِهِ وَمَالِهِ ، فَهُوَ لِمَوْلاَهُ.

(۲۱۹۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھیں گے کہ جو مال لوگوں نے بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد کے لئے عطا کیا تھا وہ غلاموں کے لئے ہوگا اور جو مال اُس نے خود کمایا تھا وہ آقا کے لئے ہوگا۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۱۹۵۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مثل میں رکھیں گے۔

(۲۱۹٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : هُوَ لِمَوْلاَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : يَجْعَلُهُ فِي الرِّقَابِ.

(۲۱۹٦۰) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کے آقا کے لئے ہوگا۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اُس کے مثل (یعنی مکاتب) کو دیں گے۔

(۱۹۱) فِي الْمُكَاتَبِ يسأل فيعطى

مکاتب بدل کتابت کے لئے سوال کرے تو اُس کو عطا کیا جائے گا

(۲۱۹٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الفراء ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَرْوَانَ : أَنَّ عَلِيًّا حَثَّ النَّاسَ عَلَى ابْنِ النَّبَّاحِ ، فَجَمَعُوا لَهُ أَكْثَرَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ ، فَجَعَلَهَا عَلِيٌّ فِي الْمُكَاتَبِينَ.

(۲۱۹٦۱) حضرت جعفر ابن ابوثروان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابن النباح کی مالی مدد کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اس کے لئے اُس کے بدل کتابت سے زیادہ جمع کر دیا، بدل کتابت ادا کرنے کے بعد کچھ بچ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دو مکاتبوں کو دے کر اُن کا بدل کتابت ادا کروا دیا۔

(۲۱۹٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مُكَاتَبٌ سَأَلَ فِي رَقَبَةٍ أَوْ رَقَبَتَيْنِ ، فَأُعْطِيَ عَطَاءً ، فَلَمَّا كَثُرَ فِي عَيْنِ أَبِي مُوسَى مَا أُعْطِيَ ، أَمَرَ بِهِ وَبِمَا أُعْطِيَ فَأُدْخِلَ ، ثُمَّ نَظَرَ الَّذِي سَأَلَ فِيهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَخَذَ الْفَضْلُ فَجَعَلَهُ فِي رَقَبَتِهِ ، أَوْ رِقَابٍ.

(۲۱۹٦۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مکاتب نے ایک یا دو لوگوں کی آزادی کے لیے سوال کیا، اُس کو عطا کیا گیا، جب وہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی نظر میں کافی زیادہ ہوگیا، تو اُس کو بلایا، وہ جو اُس کو دیا گیا تھا وہ لے کر وہ حاضر ہوا، پھر آپ نے دیکھا، جتنے کے سوال کیا گیا تھا اُس کو عطا کیا اور جو باقی بچا وہ رکھ لیا اور اُس سے ایک یا کئی غلاموں کو آزاد کیا۔

(۲۱۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ صُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَثَّ النَّاسَ عَلَى مُكَاتَبِهِ ، فَجَمَعُوا لَهُ فَأَدَّى مُكَاتَبَتَهُ ، وَبَقِيَتْ فَضْلَةٌ فَجَعَلَهَا عَبْدُ اللهِ فِي الْمُكَاتِبِينَ.

(۲۱۹۶۳) حضرت صبیح سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مکاتب کا بدل کتابت ادا کرنے کے لئے ترغیب دی، لوگوں نے اُس کے لئے مال جمع کیا، اُس نے بدل کتابت ادا کیا اور کچھ مال بچ گیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ مال دو مکاتبوں کو عطا کر دیا۔

(۱۹۲) فِي الرَّجلِ يقول لِلرّجلِ قم على نخلِي

کسی سے باغ میں کام کروانے کے احکام

(۲۱۹۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِأَنَّ يُعَالِجَ الرَّجُلُ النَّخْلَ وَيَقُومُ عَلَيْهِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ مَا لَمْ يُنْفِقْ هُوَ مِنْهُ شَيْئًا.

(۲۱۹۶۴) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر آدمی درخت (کھجور) میں کام کرے، اور ثلث یا ربع طے کرے، جب تک کہ وہ اس میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔

(۲۱۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۹۶۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ اجرت متعین اور معلوم نہ ہو۔

(۲۱۹٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : فِي النَّخْلِ أَنْ يُعْطَى مَنْ عَمِلَ فِيهِ مِنْهُ.

(۲۱۹۶۶) حضرت سالم رحمہ اللہ درخت میں عمل کے متعلق فرماتے ہیں، جو اس میں عمل کرے اسی میں سے عطا کیا جائے گا۔

(۲۱۹٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُعْمَلُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہر اُس معاملہ کو ناپسند کرتے تھے جس میں ثلث یا ربع عمل طے کیا جائے۔

(۲۱۹٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْتَأْجَرَ الأَجِيرُ يَعْمَلُ فِي الأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۶۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اجیر ثلث یا ربع اجرت پر کوئی کام کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۹٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْتَأْجَرَ الأَجِيرُ فَيَقُولُ : لَكَ ثُلُثٌ أَوْ رُبُعٌ

مِمَّا يُخْرِجُ أَرْضِي هَذِهِ.

(۲۱۹۶۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اجیر (مزدور) اس طرح کام کرے کہ اُس کو کہا جائے کہ جو زمین سے پیداوار حاصل ہوگی اس کا ثلث یا ربع مجھے ملے گا یہ ناپسندیدہ (مکروہ) ہے۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ يدفع إلى الحائِكِ الثّوب

کپڑا بننے والے کو کپڑے میں سے اجرت دینا

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى النَّسَّاجِ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ وَدِرْهَمٍ ، أَوْ بِالرُّبُعِ ، أَوْ بِمَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۹۷۰) حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی کو کپڑا بننے کی اجرت کے طور پر کپڑے کا ایک ثلث اور ایک درہم یا ایک ربع دے یا جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں تو یہ کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُم كَرِهوا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ ، قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۱۹۷۱) حضرت شعبی، حضرت حکم اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ناپسند سمجھتے تھے کہ کپڑا بننے والے کو اجرت کے طور پر بنے ہوئے کپڑے میں سے ثلث کپڑا دیا جائے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطا رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ بِالثُّلُثِ.

(۲۱۹۷۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کپڑا بننے والے کو ثلث کپڑا اجرت کے طور پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۹۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۷۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کپڑا بننے والے کو کپڑے کا ثلث یا ربع اجرت میں دیا جائے۔

(۲۱۹۷٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ شَهْرَ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ الثَّوْبِ يَدْفَعُهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى الْحَائِكِ ؟ قَالَ :شَرْطٌ بِغَيْرِ رأس.

(۲۱۹۷۴) حضرت شہر بن حوشب سے دریافت کیا گیا کہ کپڑا بننے والے کو کپڑا دے کر ثلث یا ربع کپڑا اجرت طے کرنا کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ایسی شرط ہے جس کا کوئی سر نہیں ہے۔

(۲۱۹۷٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُدْفَعَ الثَّوْبُ إِلَى الْحَائِكِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۷۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کپڑا بننے والے کو کپڑے میں سے ثلث یا ربع اجرت کے طور پر دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٩٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَيُّوبَ وَيَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۹۷٦) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلی بن حکیم سے دریافت کیا گیا کہ کپڑا بننے والے کو ثلث یا ربع کپڑا اجرت پر دینا کیسا ہے؟ آپ دونوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(١٩٤) فِي الرَّجلِ يضطرّ إلى مالِ المسلِمِ

اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے مال کو بغیر اجازت حاصل کرنے اور استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٢١٩٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :ذَكَرُوا الرَّجُلَ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ ، وَإِلَى مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ ، فَقُلْتُ :يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ :يَأْكُلُ مَالَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ ، فَقَالَ :سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَصَبْت ، إِنَّ الْمَيْتَةَ تَحِلُّ لَهُ إِذَا اُضْطُرَّ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ مَالُ الْمُسْلِمِ.

(۲۱۹۷۷) حضرت عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ذکر چلا کہ اگر ایک آدمی مجبور ہو اور اس کے سامنے مردار اور مسلمان کا مال ہوں تو وہ کیا کھائے، میں نے کہا کہ مردار کھالے۔ حضرت عبد اللہ بن دینار نے فرمایا مسلمان کا مال کھالے، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک فرمایا جب آدمی مجبور ہو تو اُس کے لئے مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے لیکن مسلمان کا مال مجبوری میں بھی حلال نہیں ہوتا۔

(٢١٩٧٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ:إِذَا اُضْطُرَّ إِلَى مَا حَرُمَ عَلَيْهِ، فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(۲۱۹۷۸) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آدمی مجبور ہو جائے حرام چیز کی طرف، تو جو اُس پر حرام ہے وہ حلال ہو جاتا ہے۔

(١٩٥) فِي الرَّجلِ يبيع الجارِية أو يعتِقها ويستثنِي ما فِي بطنِها

کوئی شخص باندی کو فروخت یا آزاد اس طرح کرے کہ اُس کے بطن میں جو بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کر دے

(٢١٩٧٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ حُبْلَى أَوْ أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ: ثُنْيَاهُ فِيمَا قَدِ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ فَلاَ ثُنْيَا لَهُ.

(۲۱۹۷۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حاملہ باندی کو فروخت کرے یا آزاد کر دے اور اُس کے بطن میں جو

بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کردے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر بچے کی خلقت ظاہر ہوگئی تو استثناء ٹھیک ہے، اور اگر خلقت ظاہر نہ ہوئی تو استثناء ٹھیک نہیں۔

(٢١٩٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ثُنْيَاهُ فِي الْبَيْعِ ، وَلاَ يُجِيزُهَا فِي الْعِتْقِ.

(۲۱۹۸۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع میں اگر استثناء کرے تو نافذ ہوگا، لیکن آزادی میں استثناء نافذ نہ ہوگا۔

(٢١٩٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ: فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا، قَالَ لَهُ: ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۱) حضرت محمد رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن کے بچے کا استثناء کردے، آپ نے فرمایا اس کو استثناء کا حق ہے۔

(٢١٩٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هُمَا حُرَّانِ.

(۲۱۹۸۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی اور اُس کا بچہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

(٢١٩٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : لَهُ ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۳) حضرت عطاء، حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو استثناء کا حق ہے۔

(٢١٩٨٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالاَ : لَهُ ذَلِكَ.

(۲۱۹۸۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ آدمی اگر باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن میں جو بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کردے؟ آپ دونوں نے فرمایا اس کو ایسا کرنے کا حق ہے۔

(٢١٩٨٥) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ : ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی اپنی باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن میں جو بچہ اُس کو مستثنیٰ کردے تو یسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو استثناء کا حق ہے۔

(١٩٦) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ أَو الغُلاَمَ

کوئی شخص یا باندی خریدے

(٢١٩٨٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ جُنُونًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ الدَّاءُ قَبْلَ الصَّفْقَةِ رَدَّ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي فَضْلَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ ، وَيَجْعَلُ مَا أُخِذَ

فِی مِثْلِہ.

(۲۱۹۸۶) حضرت شعبی رطیٹیے سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص غلام خرید کر اُس کو آزاد کر دے پھر وہ غلام مجنون نکلے؟ آپ رطیٹیے نے فرمایا اگر یہ بیماری معاملے سے پہلے کی تھی تو بائع مجنون غلام اور صحیح غلام کی قیمت میں سے جو فرق ہے وہ مشتری کو واپس کرے گا، اور جو اُس نے لیا ہے اُس کو اسی کے مثل میں رکھے گا۔

(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِی رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ ظَهَرَ بِهِ دَاءٌ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، قَالَ :كَانَ یُوجِبُهُ عَلَیْهِ ، وَلاَ یَرُدُّ الْبَائِعُ شَیْئًا.

(۲۱۹۸۷) حضرت حسن رضی اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام خرید کر آزاد کر دے پھر اُس کو پتہ لگے کہ اس میں بیماری ہے جو بائع کے پاس سے چلی آ رہی تھی، تو وہ غلام اس پر لینا واجب ہوگا اور بائع پر کچھ بھی واپس لٹانا واجب نہ ہوگا۔

(۲۱۹۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :كَانَ یَرَى أَنْ یُحَطَّ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَیْبِ إِذَا وُجِدَ بِهَا دَاءٌ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(۲۱۹۸۸) حضرت زہری رطیٹیے عیب کی بقدر ثمن کم کرنے کے قائل تھے جبکہ اُس کی موت کے بعد بیماری کا پتہ لگے۔

(۲۱۹۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ عُهْدَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(۲۱۹۸۹) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

(۱۹۷) مَنْ قَالَ القرض حالٌّ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وسعت کے بعد قرض فی الفور ادا کرنا واجب ہے

(۲۱۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِیِّ وَأَصْحَابِهِ . وَعَنْ عُبَیْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالُوا :الْقَرْضُ حَالٌّ ، وَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ ، وَبِهِ یَأْخُذُ أَبُو بَكْرٍ.

(۲۱۹۹۰) حضرت حارث رضی اللہ اور حضرت ابراہیم رطیٹیے فرماتے ہیں کہ وسعت کے بعد قرض فی الفور ادا کرنا واجب ہے اگر چہ مدت (بعیدہ) کے لئے لیا ہو۔

(۱۹۸) فِی الرّجلِ یکون تحته الأمة فتلِد مِنه

کسی شخص کی زوجیت میں باندی ہو پھر وہ اُس سے بچہ جَن دے

(۲۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ وَعَامِرٍ :فِی الرَّجُلِ یَتَزَوَّجُ الأَمَةَ فَتَلِدُ مِنْهُ ، ثُمَّ یَشْتَرِیهَا ، قَالاَ :یَبِیعُهَا مَا لَمْ تَلِدْ فِی مِلْكِهِ.

(۲۱۹۹۱) حضرت ابراہیم اور حضرت عامر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی باندی سے نکاح کرے پھر اُس سے اُس کا بچہ ہو جائے پھر وہ اُس کو خرید بھی لیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا: وہ اُس کو فروخت کر سکتا ہے جب تک اُس نے اُس کی ملکیت میں بچہ نہ جنا ہو۔

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : يَبِيعُهَا.

(۲۱۹۹۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ اُس کو خرید (بیچ) سکتا ہے۔

(۲۱۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ أُمُّ وَلَدٍ.

(۲۱۹۹۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کی ام ولد ہے۔

(۲۱۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ يَبِيعُهَا ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۱۹۹۴) حضرت حماد فرماتے ہیں اُس کو نہ فروخت کرے وہ اُس کی ام ولد ہے۔

(۱۹۹) فِي الرَّجل يدفع إلى الرَّجلِ الشّيء مضاربةً

کوئی شخص کسی کو مضاربۃً کوئی چیز دے

(۲۱۹۹٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَتَاعًا مُضَارَبَةً ، فَقَوَّمَ الْمَتَاعُ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ بَاعَهُ بِتِسْعِمِئَةٍ ، قَالَ : رَأْسُ الْمَالِ تِسْعُمِئَةٍ.

(۲۱۹۹۵) حضرت حماد اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کوئی شخص کسی کو بطور مضاربت کوئی سامان دے اور سامان کی قیمت ہزار درہم لگائے، پھر وہ اُس کو نوسو درہم میں فروخت کر دے، آپ نے فرمایا راس المال نوسو درہم ہوں گے۔

(۲۱۹۹٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَتَاعًا مُضَارَبَةً وَقَوَّمَاهُ بَيْنَهُمَا قَالَ : رَأْسُ الْمَالِ مَا قُوِّمَ بِهِ الْمَتَاعُ : وَلَيْسَ قِيمَتُهَا بِشَيْءٍ.

(۲۱۹۹۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کو بطور مضاربت سامان دے اور وہ دونوں اُس کی قیمت لگائیں، آپ نے فرمایا جو سامان کی قیمت لگائی گئی ہے وہ راس المال شمار ہوگا، اور اُس کی اپنی قیمت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(۲۱۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَبَاتَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُقَوِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ الْمَتَاعَ فَيَدْفَعُهُ إِلَيْهِ مُضَارَبَةً بِتِلْكَ الْقِيمَةِ.

(۲۱۹۹۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی دوسرے سامان کی قیمت لگائے اور پھر اُس قیمت پر اُس کو بطور مضاربت دے دے۔

(۲۰۰) فِي بيعِ ده دوازده

دس کی بیع بارہ کے ساتھ

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ ده دوازده ، وَقَالَ : بَيْعُ الأَعَاجِمِ.

(۲۱۹۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دس کی بارہ کے ساتھ بیع کو ناپسند فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ یہ عجمیوں کی بیع ہے۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ ده ديازده وده دوازده ، قُلْتُ لَهُ :فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَخَذْتُهُ بِكَذَا ، وَأَبِيعُكَهُ بِكَذَا وَكَذَا.

(۲۱۹۹۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ دس کی گیارہ کے ساتھ اور دس کی بارہ کے ساتھ بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ پھر میں کس طرح کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو کہہ: میں اِس کو اتنے میں لیتا ہوں۔ اور اس کو اتنے اتنے میں فروخت کرتا ہوں۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عن عمار الدهني ، عن ابن أبي نعم ، عن ابن عمر ، قَالَ :هو رباً.

(۲۲۰۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هلال بن ميمون ، قَالَ :سمعت سعيد بن المسيب سئل عن بيع ده دوازده ؟ قَالَ : لاَ باس به.

(۲۲۰۰۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے بیع دہ دوازدہ (دس کی بارہ کے بدلے میں) کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كُنَّا نَكْرَهُهُ ، ثُمَّ لَمْ نَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۰۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ہم اِس کو ناپسند کرتے تھے پھر ہم اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۰۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ ده دوازده.

(۲۲۰۰۳) حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع دہ، دوازدہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۰۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عبد الأعلى ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس ، قَالَ :هو ربا.

(۲۲۰۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۲۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا أَجَازَ بَيْعَ ده دوازده.

(۲۲۰۰۵) حضرت جعد بن ذکوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں قاضی شریح کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اِس بیع کو جائز قرار دیا۔

(۲۲۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ ده دوازده ، قَالَ : يَقُولُ : اشْتَرَيْته بِكَذَا وَكَذَا ، وَأَبِيعهُ بِكَذَا وَكَذَا.

(۲۲۰۰۶) حضرت مسروق اِس بیع کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے کہ وہ یوں کہے: میں نے اتنے اتنے کا خریدا ہے اور اتنے کا فروخت کرتا ہوں۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : هُوَ حَرَامٌ.

(۲۲۰۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اِس کو ناپسند سمجھتے تھے اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں یہ حرام ہے۔

(۲۲۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ رِبًا.

(۲۲۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۰۱) فِي بيعِ أمّهاتِ الأولادِ

ام ولد کی بیع کرنا

(۲۲۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ مِنْهُ أَمَتُهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ.

(ابن ماجه ۲۵۱۵۔ دارمی ۲۵۷۴)

(۲۲۰۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی باندی اُس سے بچہ جَن دے وہ اُس کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

(۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي بَيْعِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ فَرَأَيْتُ أَنَا وَهُوَ إِذَا وَلَدَتْ أُعْتِقَتْ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ حَيَاتَهُ وَعُثْمَانُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا وَلِيتُ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِمَا رَأَيْت أَنْ أُرِقَّهَا.

قَالَ الشَّعْبِيُّ : فَحَدَّثَنِي ابْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : رَأْيُ عُمَرَ وَعَلِيٍّ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ حِينَ أَدْرَكَ فِي الاخْتِلاَفِ.

(۲۲۰۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ام ولد کی بیع کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ میری اور اُن کی رائے یہ ہوئی کہ جب ام ولد بچہ جَن دے تو وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد کر دی جائے گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اسی پر فیصلہ فرمایا: اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر فیصلہ فرمایا، پھر جب ان کے بعد میں امیر المومنین بنا تو میں نے یہی بہتر سمجھا کہ اس کو باندی بنا دوں، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت

عبیدہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ادراکِ اختلاف کے وقت جو قول اختیار کیا۔ اس سے زیادہ مجھے وہ رائے پسند ہے جو علی اور عمر کی مشترکہ رائے تھی صحابہ کے مشورہ میں۔

(۲۲۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعٌ :أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلاَ ابْنَ عُمَرَ بِالأَبْوَاءِ ، قَالاَ :تَرَكْنَا ابْنَ الزُّبَيْرِ يَبِيعُ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ:أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ أَتَعْرِفَانِهِ؟ قَالَ :أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ مِنْهُ جَارِيَةٌ فَهِيَ لَهُ مُتْعَةٌ حَيَاتَهُ ، وَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً ، ثُمَّ أَضَاعَهَا فَالْوَلَدُ لَهُ وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ.

(۲۲۰۱۱) حضرت نافع سے مروی ہے کہ اہل عراق میں سے دو اشخاص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے الأبواء مقام میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے ابن زبیر کو مکہ میں اس حال پر چھوڑا کہ وہ ام ولد کی بیع کر رہے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا لیکن کیا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جس کی باندی اُس سے حاملہ ہو کر بچہ جن دے وہ اُس کے لئے اُس کی زندگی میں نفع کا سامان ہے اور اُس کے مرنے کے بعد وہ باندی آزاد ہے، اور جس شخص نے باندی سے ہمبستری کی اور بچہ ضائع کر دیا اور وہ بچہ اسی کا ہے اور بچہ ضائع کرنے کا وبال اُسی پر ہے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ وَتَرَكَ أُمَّ وَلَدٍ فَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بِيعُوهَا ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ :إِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ فَاعِلِينَ فَاجْعَلُوهَا مِنْ نَصِيبِ ابْنِهَا.

(۲۲۰۱۲) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محلّہ میں ایک شخص فوت ہو گیا، اُس کی ایک ام ولد تھی، حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُس کو فروخت کر دو، ہم لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بے شک لازمی ایسا کرنا چاہتے ہو تو اُس باندی کو اُس کے بیٹے کے حصہ میں رکھ دو۔

(۲۲۰۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :بَاعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ فِينَا ، ثُمَّ رَدَّهُنَّ فِينَا ، حَتَّى رَدَّهُنَّ حَبَالَى مِنْ تُسْتَرَ.

(۲۲۰۱۳) حضرت زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہماری ام اولاد کو فروخت کر دیا۔ پھر وہ ہمیں لٹادی گئیں۔

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَتَتْ عَلِيًّا أُمُّ وَلَدٍ فَقَالَ :إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَعْتَقَكُنَّ.

(۲۲۰۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ام ولد آئی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو آزاد کیا تھا۔

(۲۲۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :فَشَا فِي عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ يَرَى بَيْعَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَذَاكَرَهُ فِي ذَلِكَ ، فَإِذَا عُمَرُ أَشَدُّ فِي عِتْقِهِنَّ مِنَ الرَّجُلِ

الَّذِی ذَاکَرَہُ ذَلِکَ ، وَإِذَا عُمَرُ یَرَی أَنَّ ذَلِکَ رَأْیُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۲۲۰۱۵) حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لشکر میں یہ بات پھیل گئی کہ عمر بن عبدالعزیز ام ولد کی بیع کو جائز سمجھتے ہیں۔ پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے اس بارے میں سوال کیا۔ تب معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز سوال کرنے والے آدمی سے بھی زیادہ سختی سے ام ولد کی آزادی کے قائل تھے اور نیز عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۲۲۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِینَارٍ ، قَالَ : قِیلَ لابْنِ عُمَرَ : إنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَبِیعُ أُمَّہَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ : لَکِنَّ عُمَرَ قَضَی أَنْ لاَ تُبَاعَ وَلاَ تُوہَبَ وَلاَ تُورَثَ ، یَسْتَمْتِعُ مِنْہَا صَاحِبُہَا حَیَاتَہُ، فَإِذَا مَاتَ فَہِیَ حُرَّۃٌ.

(۲۲۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ام ولد کی بیع کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اُس کی بیع نہ کی جائے، نہ اِس کو ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اس میں وارثت جاری ہوگی، اس کا آقا اپنی زندگی میں فائدہ اٹھائے گا اور اُسکے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے۔

(۲۲۰۱) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَہْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّہُ ذُکِرَ لَہُ بَیْعَ أُمَّہَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَقَالَ : لَکِنَّ عُمَرَ الْقَوِیَّ الأَمِینَ أَعْتَقَہُنَّ.

(۲۲۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ام ولد کی بیع کا ذکر کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو قوی بھی تھے اور امین بھی وہ ان کو آزاد کرتے تھے۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَضَی عُثْمَانُ فِی أُمِّ الْوَلَدِ أَنَّہَا حُرَّۃٌ إذَا وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِہَا.

(۲۲۰۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جب وہ اپنے آقا سے بچہ جن دے تو وہ آزاد ہے۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عُرْوَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّہُ جَعَلَ أُمَّ الْوَلَدِ مِنْ نَصِیبِ وَلَدِہَا.

(۲۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو میراث میں بیٹے کے حصہ میں رکھا۔

(۳۰۲) إذا فَجَرَت یرقّہا أم لاَ ؟

ام ولد اگر فحش کام کرے تو کیا وہ دوبارہ غلامی میں آجائے گی یا نہیں؟

(۲۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : إذَا أَتَتْ أُمُّ وَلَدٍ بِفَاحِشَۃٍ لاَ یُرِقُّہَا ذَلِکَ ، فَہِیَ عَلَی حَالِہَا ، إذَا مَاتَ سَیِّدُہَا عَتَقَتْ.

(۲۲۰۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر ام ولد کوئی فحش کام کرے تو وہ دوبارہ غلامی میں نہیں آئے گی، بلکہ وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔ جب اُس کا آقا فوت ہوگا تو وہ آزاد شمار ہوگی۔

(۲۲۰۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَيَانِ أَنْ تُبَاعَ أُمُّ الْوَلَدِ ، وَإِنْ بَغَتْ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنْ تُبَاعَ.

(۲۲۰۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ام ولد کی بیع کو درست نہ سمجھتے تھے اگر چہ وہ کوئی فحش کام کرے، اور حضرت ابن سیرین اُس کی بیع کے قائل تھے۔

(۲۲۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي أُمِّ الْوَلَدِ :هِيَ حُرَّةٌ ، وَإِنْ بَغَتْ.

(۲۲۰۲۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا تھا کہ ام ولد اگر چہ کوئی فحش کام کرے وہ آزاد ہے۔

(۲۲۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُمُّ الْوَلَدِ لاَ يُرِقُّهَا الْحَدَثُ.

(۲۲۰۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی نیا کام (حادثہ) ام ولد کو دوبارہ غلامی میں نہیں لائے گا۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ:لاَ تُبَاعُ أُمُّ الْوَلَدِ ، وَإِنْ فَجَرَتْ.

(۲۲۰۲۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اگر چہ ام ولد کوئی فحش کام کرے پھر بھی اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ:حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ:أُمُّ الْوَلَدِ إِذَا فَجَرَتْ أَبِيعُهَا ؟ قَالَ :لاَ ، فُجُورُهَا عَلَى نَفْسِهَا ، وَهِيَ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ.

(۲۲۰۲۵) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ام ولد کوئی فحش کام کرے تو میں اُس کو فروخت کر کر سکتا ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں، اُس کا غلط کام اُس کے نفس پر ہے (وبال اُسی پر ہے) وہ آزاد ہے۔

(۲۲۰۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ فِي أُمِّ الْوَلَدِ :إِنْ هِيَ أَحْصَنَتْ وَأَسْلَمَتْ وعفت عَتَقَتْ ، وَإِنْ هِيَ فَجَرَتْ وَكَفَرَتْ وَزَنَتْ رُقَّتْ.

(۲۲۰۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر وہ پاکدامن اور مسلمان رہے تو وہ آزاد ہے، اور اگر اُس نے غلط کیا ہے؟ کافرہ ہوگئی اور زنا کروایا تو وہ دوبارہ غلامی میں آجائے گی۔

(۲۰۳) فِي العبدِ يدسّ إلى الرّجلِ المال فيشتريهِ

اس غلام کے بارے میں جو کسی شخص کو چوری چوری مال دے دے تا کہ وہ اس غلام کو خرید ے

(۲۲۰۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ دَسَّ إِلَى رَجُلٍ دَرَاهِمَ لِيَشْتَرِيَهُ وَيُعْتِقَهُ ؟ قَالَ

ظَهَرَ مَوْلاَهُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُعْتِقَهُ فَلَهُ مَا أُخِذَ مِنْ ثَمَنِهِ ، وَيَأْخُذُ عَبْدَهُ ، وَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا أَعْتَقَهُ الَّذِى أَخَذَهُ، أَخَذَ مِنَ الَّذِى اشْتَرَاهُ سِوَى مَا قَدْ أَخَذَ فَأُعْتِقَ.

(۲۲۰۲۷) ابراہیم رحمہ اللہ سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی دوسرے کو چوری چوری دراہم دے تا کہ وہ اس کو خرید کر آزاد کر سکے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر آقا غلام پر دوسرے آدمی کے آزاد کرنے سے قبل ہی قبضہ کر لے تو وہ غلام بھی لے لے گا اور اس کے ثمن بھی لے گا۔ اور اگر دوسرے آدمی کے آزاد کر دینے کے بعد قبضہ کیا ہے تو آزاد کر دینے کے بعد جتنی رقم بچتی ہے وہ مشتری سے معتق) لے گا۔

(۲۲۰۲۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَأْخُذُ ثَمَنَهُ مَرَّةً أُخْرَى ، وَيَصِيرُ وَلاَؤُهُ لِلَّذِى أَعْتَقَهُ.

(۲۲۰۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کا ثمن پھر وصول کرے گا اور غلام کی ولاء اُس کو ملے گی جس نے اُس کو آزاد کیا ہے۔

(۲۲۰۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ شِراءَ لَهُ ، وَلاَ عِتقَ لَهُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۲۲۰۲۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نہ اُس کا خریدنا معتبر ہے نہ اُس کا آزاد کرنا، جو شخص ایسا کام کرے وہ فاسق ہے۔

(۲۲۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِى خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَسَّ إِلَى رَجُلٍ مَالاً فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : لَوْ أَخَذْته لَعَاقَبْته عُقُوبَةً شَدِيدَةً.

(۲۲۰۳۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا مال چھپا کر اُس سے غلام خریدا اور آزاد کر دیا۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر میں اُس شخص کو پکڑ لوں تو اُس کو اس کام پر سخت سزا دوں۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِى عَبْدٍ أَتَى رَجُلاً فَأَعْطَاهُ مَالاً ، وَقَالَ : اشْتَرِنِى ، فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ اطُّلِعَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : الْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَيُؤْخَذُ الثَّمَنُ الَّذِى اشْتُرِىَ بِهِ الْعَبْدُ.

(۲۲۰۳۱) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ غلام ایک شخص کے پاس آیا اور اُس کو مال دیا اور کہا کہ مجھے خرید لے۔ اُس شخص نے غلام کو خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر بعد میں وہ اِس پر مطلع ہوا، آپ نے فرمایا بیع تو جائز ہے، اور وہ ثمن لے لیے جائیں گے جن کے بدلہ میں غلام خریدا گیا تھا۔

(۲۲۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَعَطَاءٍ : فِى عَبْدٍ أَعْطَى رَجُلاً مَالاً فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالُوا : لاَ يَجُوزُ.

(۲۲۰۳۲) حضرت عامر، حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام کسی شخص کو مال دے اور وہ شخص اس مال سے غلام کو خرید کر آزاد کر دے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِى بَكْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ ، وَيُعَاقَبُ مَنْ فَعَلَهُ.

(۲۲۰۳۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، اور جو ایسا کرے اُس کو سزا دی جائے گی۔

(٢٢.٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لاَ يَجُوزُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ، فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۲۲۰۳۴) حضرت حسن ؓ اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ جو ایسا کرے وہ فاسق ہے۔

(٢٠٤) ما جاء فِي بيعِ الخمرِ

شراب کی بیع کا بیان

(٢٢.٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّ فُلاَنًا يَبِيعُ الْخَمْرَ فَقَالَ : مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ، أَلَمْ يَعْلَمْ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا ، فَبَاعُوهَا ، وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا. (بخاری ۲۲۲۳۔ مسلم ۱۲۰۷)

(۲۲۰۳۵) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ کا خبر ملی کہ فلاں شخص شراب بیچتا ہے۔ آپ ؓ نے فرمایا کیا ہو گیا اُس کو اللہ اُس کو ہلاک کرے۔ کیا اُس کو نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، اُن پر چربی حرام کی گئی، انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اُس کے ثمن کو کھالیا۔

(٢٢.٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ لَنَا ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَهْرِيقُوهُ.

(۲۲۰۳۶) حضرت ابوسعید ؓ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم بچہ کی شراب تھی۔ جب سورۃ المائدہ میں شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے حضور اقدس ﷺ سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کو گرا دو۔

(٢٢.٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا ، قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ فَتَلاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَ فِي الْخَمْرِ. (بخاری ۲۰۸۴۔ مسلم ۶۹)

(۲۲۰۳۷) حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضور اقدس ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں کو آیات پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

(٢٢.٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۲۰۶۔ احمد ۶/ ۴۶)

(۲۲۰۳۸) حضرت عائشہ ؓ سے اسی کے مثل قول منقول ہے۔

(٢٢.٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَ

بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ.

(احمد ۴/ ۲۵۳۔ دارمی ۲۱۰۲)

(۲۲۰۳۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب کی بیع کرے وہ ایسا ہے گویا کہ اُس نے خنزیر کو ذبح کیا (کھانے کے لئے)۔

(۲۲۰٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُطِيعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَذِنَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ ، وَإِنَّ التِّجَارَةَ لاَ تَصْلُحُ فِيمَا لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ.

(۲۲۰۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فلاں پر اللہ کی لعنت ہو، وہ پہلا شخص ہے جس نے شراب کی بیع کی اجازت دی، جس چیز کا کھانا اور پینا حلال نہیں اُس کی تجارت بھی ٹھیک نہیں۔

(۲۲۰٤۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :كُنْتُ تَحْتَ مِنْبَرِ حُذَيْفَةَ وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، أَلاَ إِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ وَشَارِبَهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ ، أَلاَ وَمُقْتَنِي الْخَنَازِيرِ وَآكِلُهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ.

(۲۲۰۴۱) حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منبر کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ اُس وقت مدائن میں تھے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا: امابعد: لوگو! سن لو شراب کی تجارت کرنے والا اور شراب پینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ اور خبردار خنزیر کو پالنے والا اور اُس کا گوشت کھانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۲۲۰٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شبيل ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً أَثْرَى مِنْ بَيْعِ الْخَمْرِ ، فَقَالَ :اكْسِرُوا كُلَّ آنِيَةٍ لَهُ ، وَسَيِّرُوا كُلَّ مَاشِيَةٍ لَهُ.

(۲۲۰۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب کی تجارت سے مال دار ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِس کے تمام مٹکے توڑ دو اور شراب کے تمام جانوروں کو نکال دو۔

(۲۲۰٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ بَيْعُ الْخَمْرِ ، وَلاَ شُرْبُهَا.

(۲۲۰۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب کی بیع اور اُس کا پینا درست نہیں ہے۔

(۲۲۰٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ أَتَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَبِيعُهَا فَنَنْتَفِعُ بِأَثْمَانِهَا ، قَالَ :أَهْرِيقُوهَا.

(۲۲۰۴۴) حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اُس کو فروخت کر کے اُس کے ثمن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ساری شراب انڈیل دو۔

(۲۲۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْغَافِقِيِّ وَأَبِي طُعْمَةَ مَوْلَاهُمْ ، سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُعِنَتِ الْخَمْرة عَلَى عَشَرَةِ وُجُوهٍ : لُعِنَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، وَعَاصِرِهَا ، وَمُعْتَصِرِهَا ، وَبَائِعِهَا ، وَمُبْتَاعِهَا ، وَحَامِلِهَا وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهِ ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا ، وَشَارِبِهَا ، وَسَاقِيهَا. (ابوداؤد ۳۶۶۲۔ أحمد ۲۵)

(۲۲۰۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب دس قسم کے آدمیوں پر ذریعہ لعنت ہے، شراب کے عین پر، اُس کے نچوڑنے والے پر، اُس کے فروخت کرنے والے پر، خریدنے والے پر، اُس کے اُٹھانے والے پر، جس کے لئے اٹھایا جائے اُس پر، اُس کا ثمن کھانے والے پر، اُس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر۔

(۲۲۰۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَا يَصْلُحُ بَيْعُ الْخَمْرِ ، وَلَا شُرْبُهَا.

(۲۲۰۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب کی بیع اور اُس کا پینا درست نہیں ہے۔

(۲۲۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالأَصْنَامِ.

(۲۲۰۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن شراب کی بیع اور بتوں کی پوجا سے منع فرمایا۔

(۲۲۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جَهْمٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً ، قَالَ : وَرِثْتُ غَرْسًا ، قَالَ : بِعْهُ عِنَبًا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَشْتَرِيهِ ؟ قَالَ : فَبِعْهُ عَصِيرًا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَشْتَرِيهِ ؟ قَالَ : فَلَا تَبِعِ الْخَمْرَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْخَمْرِ.

(۲۲۰۴۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ مجھے وراثت میں انگور کی بیل ملی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اُس کے انگور فروخت کرو، اُس نے عرض کیا کہ اگر انگور کا خریدار نہ ملے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پھر اُس کا شیرا بنا کر فروخت کر دے، اُس نے عرض کیا کہ اگر اُس کا بھی خریدار نہ ملے؟ آپ نے فرمایا پھر شراب بنا کر فروخت مت کرنا کیونکہ شراب کی بیع جائز نہیں ہے۔

(۲۰۵) فِي اللُّقَطَةِ ما يصنع بها ؟

پڑی ہوئی کوئی چیز ملے تو اُس کا کیا کرے؟

(۲۲۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : وَجَدْتُ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : عَرِّفْهَا عَلَى الْحَجَرِ سَنَةً ، فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَتَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِذَا جَاءَ

صَاحِبُهَا فَخَيِّرْهُ الأَجْرَ ، أَوِ الْغُرْمَ.

(۲۲۰۴۹) حضرت رفیع ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بیس دینار ملے، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اونچی جگہ اس کا ایک سال تک اعلان کرو، اگر کوئی نہ ملے تو صدقہ کر دو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اُس کو اختیار ہے۔ چاہے صدقہ کا اجر لے یا نقصان اپنا لے۔

(۲۲۰۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ جَارِيَةً بِسَبْعِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَغَابَ صَاحِبُهَا ، فَأَنْشَدَهُ حَوْلاً ، أَوْ قَالَ : سَنَةً ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يَتَصَدَّقُ وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ فَلَهُ ، فَإِنْ أَبَى فَعَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا افْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ ، أَوْ بِالضَّالَّةِ.

(۲۲۰۵۰) حضرت ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سات سو دراہم میں باندی خریدی، باندی کا مالک غائب ہو گیا تو آپ نے ایک سال تک اُس کی تشہیر کی پھر مسجد میں آئے اور وہ صدقہ کر دیئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ اُس کے لئے ہیں، اگر وہ انکار کر دے تو پھر میرے لئے ہیں۔ پھر فرمایا: گم شدہ اور ملی ہوئی شے کے ساتھ بھی اسی طرح کرو۔

(۲۲۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا نَجِدُ فِي السَّبِيلِ الْعَامِرَةِ مِنَ اللُّقَطَةِ ؟ فَقَالَ : عَرِّفْهَا حَوْلاً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَهِيَ لَكَ. (ابوداؤد ۱۷۰۷۔ احمد ۱۸۰)

(۲۲۰۵۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے مزینہ کے ایک شخص کو حضور اقدس ﷺ سے سوال کرتے سنا کہ: جو پڑی ہوئی چیز ہمیں آباد (جہاں لوگوں کی آمد و رفت کثرت سے ہو) راستے میں ملے اُس کا کیا کریں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر اُس کا مالک مل جائے تو اچھا ہے اگر نہ ملے تو پھر وہ تیرے لئے ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ : الْتَقَطْتُ دِينَارًا فَقَالَ : لاَ يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلاَّ ضَالٌّ ، قَالَ : فَأَهْوَى بِهِ الرَّجُلُ لِيَرْمِيَ بِهِ فَقَالَ : لاَ تَفْعَلْ ، قَالَ : فَمَا أَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : تُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَرُدَّهُ إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهِ.

(۲۲۰۵۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کہنے لگا کہ مجھے ایک دینار ملا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا کہ گم شدہ چیز کو گمراہ آدمی ہی ٹھکانہ دیتا ہے۔ وہ شخص اُس کو مارنے کے لئے آگے بڑھا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا ایسا مت کرو، اُس نے دریافت کیا کہ پھر اس دینار کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو اُس کو لوٹا دو، وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کر دو۔

(۲۲۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى الأَمِيرِ.

(۲۲۰۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا امیر وقت کے حوالہ کردو۔

(٢٢٠٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ ، قَالَ: الْتَقَطْتُ ثَلاَثَ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَعَرَّفْتهَا تَعْرِيفًا ضَعِيفًا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَاجٌ فَأَكَلْتهَا حِينَ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا ، ثُمَّ أَيْسَرْت فَسَأَلْت عَلِيًّا فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهَا وَإِلاَّ فَخَيِّرْهُ بَيْنَ الأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ تَغْرَمَهَا لَهُ.

(۲۲۰۵۴) حضرت ابوسفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی رُؤاس میں سے ایک شخص کہتے ہیں کہ مجھے تین سو دراہم ملے، میں نے اُن کی تھوڑی سی تشہیر کروائی میں اُن دنوں خود محتاج تھا۔ تشہیر کے بعد جب میں نے کسی کو نہ پایا تو میں نے وہ کھا لیئے، پھر بعد میں صاحب استطاعت ہوگیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک اُن کی تشہیر کرو، اگر مالک آجائے تو اُس کے حوالے کردو، وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کردو، اور اُس کو اختیار ہے کہ اس کا اجر (صدقہ) لے لے یا تو اُس کا نقصان پورا کردے۔

(٢٢٠٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سمِعْت هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ إلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :عَرِّفْهَا.

(۲۲۰۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(٢٢٠٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْمُرُ أَنْ تُعَرَّفَ اللُّقَطَةُ سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ يتصدق بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خُيِّرَ.

(۲۲۰۵۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لقطہ کے متعلق حکم فرماتے تھے کہ ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر مالک آجائے تو ٹھیک وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کردو، اگر پھر اُس کا مالک آجائے تو اختیار ہے۔

(٢٢٠٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الْتَقَطْت بَدْرَةً فَأَتَيْت بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ :أَغْنِهَا عَنِّي ، فَقَالَ :وَافِ بِهَا الْمَوْسِمَ فَوَافَيْت بِهَا الْمَوْسِمَ فَقَالَ :عَرِّفْهَا حَوْلاً ، فَعَرَّفْتهَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَأَتَيْته ، فَقُلْتُ فَأَغْنِهَا عَنِّي فَقَالَ: أَلاَ أُخْبِرُك بِخَيْرِ سَبِيلِهَا ؟ تَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاخْتَارَ الْمَالَ غَرِمْت لَهُ وَكَانَ الأَجْرُ لَكَ ، وَإِنِ اخْتَارَ الأَجْرَ كَانَ الأَجْرُ لَهُ وَلَكَ مَا نَوَيْت.

(۲۲۰۵۷) حضرت ابوعقرب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے پیسوں کی ایک تھیلی ملی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ میری طرف سے ان کی حفاظت کرنے کے لئے نائب بن جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایام حج میں اعلان کرنا، میں نے ایام حج میں اعلان کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے تشہیر کی لیکن مالک کو نہ پایا،

میں پھر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میری طرف سے حفاظت کے لئے نائب بن جائیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تجھے ایک بہتر راستہ بتلاؤں، ان کو صدقہ کر دے، اگر پھر مالک آ جائے اور مال مانگے تو نقصان کا ذمہ دار ہے، اور صدقہ کا اجر تجھے ملے گا، اور اگر وہ اجر کا طالب ہو تو اجر اُس کو ملے گا اور تجھے وہی ملے گا جس کی تو نیت کرے گا۔

(٢٢٠٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ زَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : تُعَرَّفُ اللُّقَطَةُ سَنَةً ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ لَهَا طَالِبًا فَأَعْطِهَا أَهْلَ بَیْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ فُقَرَاءَ ، وقُلْ لَهُمْ : هَذِهِ قَرْضٌ مِنْ صَاحِبِهَا عَلَیْکُمْ ، فَإِنْ جَاءَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ یَجِیءْ فَهِیَ صَدَقَةٌ عَلَیْکُمْ مِنْهُ.

(٢٢٠٥٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لقطہ کی ایک سال تشہیر کی جائے گی، اگر اُس کا مالک نہ ملے تو فقراء اہل بیت کو دے دے اور ان کو یہ کہہ دے کہ یہ تم پر اس کے مالک کی طرف سے قرض ہے اگر تو مالک آ گیا تو وہ اِس کا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر وہ نہ آیا اُس کی طرف سے تم پر صدقہ ہے۔

(٢٢٠٥٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ ، عَنْ سُوَیْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : خَرَجْت أَنَا وَزَیْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِیعَةَ حَتَّی إذَا کُنَّا بِالْعُذَیْبِ الْتَقَطْت سَوْطًا ، فَقَالاَ : لِی : أَلْقِهِ ، فَأَبَیْت ، فَلَمَّا أَتَیْتُ الْمَدِینَةَ أَتَیْتُ أُبَیَّ بْنَ کَعْب فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : الْتَقَطْتُ مِئَة دِینَارٍ عَلَی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْت ذَلِکَ لَهُ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إلَیْهِ وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَائَهَا وَوِکَائَهَا، ثُمَّ تَکُونُ کَسَبِیلِ مَالِك. (بخاری ٢٤٢٦۔ مسلم ١٠)

(٢٢٠٥٩) حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں، زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ سفر پر نکلے یہاں تک کہ مقام عذیب پر جب پہنچے تو میں نے ایک کوڑا گرا ہوا اٹھا لیا، اُن دونوں نے مجھ سے کہا کہ اِس کو پھینک دو، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ جب میں مدینہ آیا تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اُس کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو دینار ملے تھے میں نے اُن کو ذکر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر مالک آ جائے تو اُس کے حوالہ کر دو ورنہ ان دیناروں کی تعداد اور تھیلی، برتن وغیرہ کی اچھی طرح پہچان کر لو۔ پھر تو اس رقم کے مالک کے راستہ کی مانند ہے (یعنی پہلے وہ اس رقم کو راستہ سے اٹھا لیتا لیکن اب وہ تیرے سے لے گا)۔

(٢٢٠٦٠) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ ، عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً وَأَنْشِدْ ذِکْرَهَا ، فَإِنْ جَاءَ مَنْ یَعْرِفُهَا فَأَعْطِهَا إیَّاهُ ، وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ فَخَیِّرْهُ بَیْنَ الأَجْرِ وَاللُّقَطَةِ.

(٢٢٠٦٠) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو، اور خوب

اُس کی مشہوری کرو، اگر مالک آجائے تو اُس کے حوالہ کردو، وگرنہ اُس کے لئے صدقہ کردو، پھر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو اُس کو اختیار ہے، صدقہ کا ثواب لے یا گم شدہ چیز۔

(٢٢٠٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ: عَرِّفْهَا، لاَ آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.

(٢٢٠٦١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لقطہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کی تشہیر کرو، میں آپ کو کھانے کا مشورہ نہیں دوں گا، اگر آپ چاہو تو اُس کو مت اٹھاؤ۔

(٢٢٠٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ ، أَوْ ذَوِي عَدْلٍ ، ثُمَّ لاَ يُغَيِّرْ وَلاَ يَكْتُمْ ، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِلاَّ فَهُوَ مَالُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. (ابو داؤد ١٧٠٦۔ احمد ٤/ ١٦١)

(٢٢٠٦٢) حضرت عیاض بن حمار سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو لقطہ ملے اُس کو چاہیئے کہ اُس پر دو گواہ بنالے، پھر نہ اُس کو تبدیل کرے نہ ہی چھپائے، اگر اُس کا مالک آجائے تو وہ زیادہ حق دار ہے، اور اگر مالک نہ آئے تو وہ اللہ کا مال (نعمت) ہے جس کو چاہے وہ عطاء کرے۔

(٢٠٦) ما رخّص فِيهِ مِن اللّقطةِ

لقطہ میں جو رخصت دی گئی ہے

(٢٢٠٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْهَا. (بخاری ٩١۔ مسلم ١٣٤٦)

(٢٢٠٦٣) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو اگر مالک آجائے تو ٹھیک وگرنہ خود خرچ کرلو۔

(٢٢٠٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن فروخ مَوْلَى أُم سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: الرَّجُلُ يَجِدُ سَوْطًا؟ فَقَالَتْ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، يَصِلُ بِهِ الْمُسْلِمُ يَدَهُ، قَالَ : وَالْحِذَاءَ ؟ قَالَتْ : وَالْحِذَاءَ ؟ : قَالَ : وَالْوِعَاءَ ، قَالَتْ : لاَ أُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ، الْوِعَاءُ يَكُونُ فِيهِ اللُّقَطَةُ.

(٢٢٠٦٤) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص کو کوڑا ملتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس میں، اُس تک ایک مسلمان کا ہاتھ پہنچا ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ جوتا ملتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جوتی بھی

(استعمال کرے)۔ اُس نے دریافت کیا برتن؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو اللہ نے حرام کیا ہے وہ حلال نہیں کیا جائے گا۔ برتن میں لقطہ کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(٢٢٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ : لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُكِ.

(٢٢٠٦٥) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھالیتا۔

(٢٢٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ تَمْرَةً فَأَكَلَهَا.

(٢٢٠٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھجور ملی انہوں نے اُس کو تناول فرمالیا۔

(٢٢٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ مِنَ اللُّقَطَةِ فِي السَّيْرِ ، وَالْعَصَا ، وَالسَّوْطِ.

(٢٢٠٦٧) حضرت سفیان، حضرت منصور اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، کھجور، عصا اور کوڑے کے لقطہ کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے تھے۔

(٢٢٠٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُتْبَةَ الْكِنَانِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَلْتَقِطَ السَّيْرَ ، وَالْعِصِيَّ ، وَالسَّوْطَ.

(٢٢٠٦٨) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لقطہ میں یہ چیزیں ملیں تو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٠٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ : أَنَّهُ رَخَّصَ فِي اللُّقَطَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

(٢٢٠٦٩) حضرت بشیر پانچ درہم سے کم قیمت کے لقطہ کے استعمال کی اجازت دیتے تھے۔

(٢٢٠٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ إِلَيْهَا مُحْتَاجًا فَلْيَأْكُلْهَا.

(٢٢٠٧٠) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خود محتاج ہو تو اُس کو کھالے (استعمال کرلے)۔

(٢٢٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عن أبيه ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا رَخَّصَتْ فِي اللُّقَطَةِ فِي دِرْهَمٍ.

(٢٢٠٧١) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک درہم کے لقطہ کی اجازت دیتی تھی۔

(٢٢٠٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لَوْ وَجَدْتُهَا وَأَنَا مُحْتَاجٌ

إلَيْهَا لاَ كَلْتُهَا.

(۲۲۰۷۲) حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے لقطہ ملے اور میں محتاج ہوتا تو میں اُس کو کھالیتا۔

(۲۲.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ :أَنَّهَا وَجَدَتْ تَمْرَةً فَأَكَلَتْهَا وَقَالَتْ :لاَ يُحِبُّ اللَّهُ الْفَسَادَ.

(۲۲۰۷۳) حضرت میمونہ ؓ کو ایک کھجور ملی تو آپ ؓ نے وہ تناول فرمالی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَمْ يُسَمه ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ تَمْرَةً فَمَسَحَهَا ، ثُمَّ نَاوَلَهَا مِسْكِينًا.

(۲۲۰۷۴) حضرت مسعر ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو دیکھا آپ کو ایک کھجور ملی آپ اُس کو صاف کیا اور مسکین کو کھلا دیا۔

(۲۲.۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ عَمِيرَةَ :أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ :مَا تَقُولُ فِي اللُّقَطَةِ ؟ قَالَ :وما اللقطة؟ قَالَ :الْحَبْلُ وَالزِّمَامُ وَنَحْوُ هَذَا ، قَالَ :تُعَرِّفُهُ ، فَإِنْ وَجَدْتَّ صَاحِبَهُ رَدَدْته عَلَيْهِ وَإِلاَّ اسْتَمْتَعْت بِهِ.

(۲۲۰۷۵) حضرت میسرہ بن عمیرہ کی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ لقطہ کے متعلق آپ ؓ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ؓ نے دریافت کیا کہ کون سا لقطہ مراد ہے؟ انہوں نے عرض کیا ڈوری اور لگام وغیرہ، آپ ؓ نے فرمایا ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو اُس کو لٹا دو، وگرنہ اس کو استعمال کرلو۔

(۲۲.۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :إذَا كَانَ مُحْتَاجًا إلَيْهَا يَأْكُلُهَا.

(۲۲۰۷۶) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر وہ محتاج ہو تو خود استعمال کرلے گا۔

(۲۲.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ ؟ فَقَالَ : مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا ، دَعْهَا ، إلاَّ أَنْ تَعْرِفَ صَاحِبَهَا فَتَدْفَعُهَا إلَيْهِ ، قَالَ :وَسَأَلْتُهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ : عَرِّفْهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِلاَّ فَهِيَ لَكَ ، أَوْ لأَخِيك ، أَوْ لِلذِّئْبِ.

(۲۲۰۷۷) حضرت سالم بن عبداللہ سے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سم اور مشک موجود ہیں (یعنی پانی کی بھی احتیاج نہیں اور اپنے سموں سے وہ دور تک کا سفر بھی کر سکتی ہے)۔ لہٰذا تو اس کو چھوڑ دے۔ ہاں اگر اس کے مالک کا علم ہو تو اس کو دے دے۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ میں نے گم شدہ بکری کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اُس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک آجائے تو بہتر ہے وگرنہ یا تو وہ تیرے لئے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے کے لئے ہے۔

(۲۲.۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ : لَكَ ، أَوْ لأَخِيكَ ، أَوْ لِلذِّئْبِ ، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ فَقَالَ : مَا تُرِيدُ إِلَيْهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا ، تَأْكُلُ الْمَرْعَى وَتَرِدُ الْمَاءَ.

(۲۲۰۷۸) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے کے لئے ہے۔

اُس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس سے کیا چاہتا ہے۔ اُس کے ساتھ پانی کا مشکیزہ اور نعل موجود ہے۔ چراگاہ سے کھائے گا اور پانی پر جائے گا۔

(۲۲۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَالِيَةِ قَالَتْ : كُنْت جَالِسَةً عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي وَجَدْت شَاةً ضَالَّةً ، فَكَيْفَ تَأْمُرِينِي أَنْ أَصْنَعَ؟ فَقَالَتْ : عَرِّفِي وَاحْلِبِي وَاعْلِفِي ، ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : تَسْأَلِينِي أَنْ آمُرَك أَنْ تَذْبَحِيهَا ، أَوْ تَبِيعِيهَا ، فَلَيْسَ لَكِ ذَلِكِ.

(۲۲۰۷۹) حضرت العالیہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی کہ ایک خاتون آئی اور عرض کی اے ام المؤمنین! مجھے ایک گم شدہ بکری ملی ہے، آپ رضی اللہ عنہا کیا حکم دیتی ہیں میں اُس کا کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُس کی تشہیر کرو، اُس کا دودھ نکالو اور اُس کو چارہ کھلاؤ، پھر وہ دوبارہ حاضر ہوئی اور سوال کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تو مجھ سے اس امید پر سوال کر رہی ہے کہ میں تجھے ذبح یا فروخت کرنے کا حکم دوں گی؟ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲۲۰۸۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَلْمَى ، وَلاَ أُرَاهَا إِلاَّ ابْنَةَ كَعْبٍ ، قَالَت : وَجَدْت خَاتَمًا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَسَأَلْت عَائِشَةَ ؟ فَقَالَتْ : تَمَتَّعِي بِهِ.

(۲۲۰۸۰) حضرت بنت کعب رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ مجھے مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک انگوٹھی ملی، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(۲۲۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : ضَالَّةٌ وَجَدْتهَا ؟ فَقَالَ : أَصْلِحْ إِلَيْهَا وَأَنْشِدْ ، قَالَ : فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَرِبْت مِنْ لَبَنِهَا ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا أَرَى عَلَيْك فِي ذَلِكَ.

(۲۲۰۸۱) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ مجھے گم شدہ جانور ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِس کی اصلاح کر کے اُس کو نفع بخش بناؤ، اور اُس کی تشہیر کرو، اُس نے دریافت کیا کہ اگر میں اِس کا دودھ استعمال کر لوں تو مجھ پر ضمان ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں تجھ پر کچھ نہیں ہے۔

(۲۲۰۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَلْتَقِطَ السَّوْطَ وَالْعِصِيَّ وَالنَّعْلَيْنِ.

(۲۲۰۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مسافر کو اجازت دی گئی جبکہ اس کو کوڑا، عصا اور جوتے اگر ملیں تو استعمال کر لے۔

(٢٢.٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يُحْيى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَجَدْتُ ثَمَانِينَ دِينَارًا فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَتَيْت بِهَا عُمَرَ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ ؟ قَالَ : فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

(۲۲۰۸۳) حضرت بدر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسّی دینار ملے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو، میں نے عرض کیا اگر پھر بھی مالک نہ ملے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر نفع اٹھالو۔

(٢٠٧) من كرِه أخذ اللّقطةِ

جو حضرات لقطہ اٹھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢.٨٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا تَرْفَعْهَا مِنَ الأَرْضِ ، فَلَسْت مِنْهَا فِي شَيْءٍ.

(۲۲۰۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین سے کوئی چیز مت اٹھاؤ کیوں کہ اس میں تیرا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(٢٢.٨٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُجَاهِدًا وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَطُوفَانِ بِالْبَيْتِ فَوَجَدَا حُقَّةً فِيهَا جَوْهَرٌ ، فَلَمْ يَعْرِضَا لَهَا.

(۲۲۰۸۵) حضرت مجاہد اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اُن دونوں نے ایک برتن پایا جس میں جواہرات تھے۔ اُن دونوں حضرات نے اُس کی طرف توجہ نہ دی۔

(٢٢.٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَخْذَ اللُّقَطَةِ.

(۲۲۰۸۶) حضرت ربیع رحمہ اللہ لقطہ اٹھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢.٨٧) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عُتْبَةَ الدَّهَّانِ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ اللُّقَطَةِ أَخْذَهَا مِنَ الطَّرِيقِ ، فَكَرِهَهَا.

(۲۲۰۸۷) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ راستہ سے اٹھا سکتے ہیں؟ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢.٨٨) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ شَكَّ مَنْصُورٌ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَمُرُّ بِالدِّينَارِ فَلَا يَعرِضُ لَهُ.

(۲۲۰۸۸) حضرت شریح رحمہ اللہ راہ چلتے ہوئے دینار کے قریب سے گزرے لیکن اُس کی توجہ ہی نہ فرمائی۔

(٢٢.٨٩) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُ رَأَى دِينَارًا مَطْرُوحًا فَدَاسَهُ بِرِجلِهِ حَتَّى أَتَى بِهِ قَرِيبًا مِنْ مَكَانِ الإِمَامِ فَتَرَكَهُ.

(۲۲۰۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے گرا ہوا ایک دینار دیکھا تو اُس کو اپنے پاؤں سے لڑھکا دیا یہاں تک کہ وہ امام کے مکان کے قریب آ گیا تو پھر آپ نے اُس کو وہیں چھوڑ دیا۔

(۲۲.۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ :تَرْكُ اللُّقَطَةِ خَيْرٌ ، أَوْ أَخْذُهَا ؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ تَرْكُهَا.

(۲۲۰۹۰) حضرت عطاء بن ابی رباح سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ لقطہ کا اٹھانا بہتر ہے یا چھوڑ دینا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا چھوڑ دینا بہتر ہے۔

(۲۲.۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ:قُلْتُ لاَبْنِ عُمَرَ:وَجَدْت لُقَطَةً، قَالَ:وَلِمَ أَخَذْتهَا؟

(۲۲۰۹۱) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے لقطہ ملا ہے، آپ نے فرمایا اُس کو کیوں اُٹھایا ہے؟

(۲۲.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ الْمَكِّيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَاوُوسًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :وَجَدْت دِينَارًا فَأَخَذْته ، قَالَ :أَأَضَعُهُ مَكَانَهُ ، قَالَ :قَدْ ضمنته.

(۲۲۰۹۲) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا مجھے ایک دینار ملا ہے کیا میں اُس کو دوبارہ اُسی جگہ رکھ دوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو اُس کا ضامن بن چکا ہے۔

(۲۲.۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ جَرِيرٍ ، قَالَ : الضَّالَّةُ لاَ يَأْخُذُهَا ، أَوْ لاَ يُؤْوِيهَا إلاَّ ضَالٌّ. (ابوداؤد ۱۷۱۷۔ احمد ۴/ ۳۶۲)

(۲۲۰۹۳) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز کو گمراہ ہی اٹھاتے ہیں۔

(۲۲.۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إلَى الْكَعْبَةِ :مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً ، فَهُوَ ضَالٌّ.

(۲۲۰۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کعبہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جو گم شدہ چیز اٹھائے وہ گمراہ ہے۔

(۲۲.۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ يَضُمُّ الضَّالَّةَ إلاَّ ضَالّ.

وَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ يَأْكُلُ الضَّالَّةَ إلاَّ ضَالٌّ.

(۲۲۰۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گم شدہ چیز کو گمراہ ہی اٹھاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گم شدہ چیز کو گمراہ ہی کھاتا ہے۔

(۲۲.۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : وَجَدْت بَعِيرًا فَسَأَلْتُ عُمَرَ فَقَالَ :عَرِّفْهُ ، فَعَرَّفْته ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهُ ، فَأَتَيْته فَقُلْتُ :قَدْ شَغَلَنِي ، قَالَ :

فَأَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَه.

(٢٢٠٩٦) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک اونٹ ملا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرما اُس کی تشہیر کرو، میں نے تشہیر کی لیکن کسی کو مالک نہ پایا میں اُن کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اِس نے مجھے مشغول کر دیا ہے! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جہاں سے پکڑا تھا وہیں چھوڑ دو۔

(٢٠٨) فِي اللّقطةِ تضِيع مِن الّذِي أخذها

جس نے لقطہ اٹھایا تھا اُس سے اگر ضائع ہو جائے

(٢٢٠٩٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :مَنْ أَخَذَ شَيْئًا يُرِيدُ الْحِسْبَةَ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(٢٢٠٩٧) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لقطہ اٹھائے اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(٢٢٠٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا ضَاعَتِ اللُّقَطَةُ فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ

(٢٢٠٩٨) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لقطہ ہلاک ہو جائے تو اٹھانے والا ضامن ہوگا۔

(٢٢٠٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَخَذَ ضَا فَضَلَّتْ مِنْهُ ، قَالَ :هُوَ أَمِينٌ.

(٢٢٠٩٩) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو گم شدہ چیز اٹھائے وہ امین ہے۔

(٢٠٩) مَنْ رخَّصَ فِي السّلمِ فِي الحيوانِ

جو حضرات حیوان میں سلم کی اجازت دیتے ہیں

(٢٢١٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ:أَسْلَمَ عَبْدُاللهِ فِي وُصَفَاءِ أَحَدِهِمْ أَبُو زَائِدَةَ مَوْلاَنَ

(٢٢١٠٠) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خادموں میں سلم کیا ان میں سے ایک ہمارے آقا ابو زائد بھی تھے۔

(٢٢١٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(٢٢١٠١) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢١٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بنُ حَرْب ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(٢٢١٠٢) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٢١٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ عِنْدَ أَصْحَا

الشَّاءِ إِذَا سُمِّيَتِ الآجَالُ وَالأَسْنَانُ.

(۲۲۱۰۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکریوں والوں کے نزدیک حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وقت متعین ہو اور عمر بھی مقرر ہو۔

(۲۲۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُسْلِمَ فِي الْحَيَوَانِ أَسْنَانًا مُسَمَّاةً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

(۲۲۱۰۴) حضرت حسن رحمہ اللہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جبکہ عمر اور وقت متعین اور مقرر ہو۔

(۲۲۱۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ، وَأَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ دُونَ شَرْطِهِ ، وَفَوْقَهُ مِنَ الأَسْنَانِ إِذَا طَابَتْ بِذَلِكَ نَفْسُ الْمُعْطِي وَالآخِذِ.

(۲۲۱۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ جبکہ آدمی شرط سے کم وصول کر لے اور اُس سے اوپر بھی عمروں میں جبکہ لینے والا اور دینے والا دونوں راضی ہوں۔

(۲۲۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا نُسْلِمُ فِي الْوُصَفَاءِ كَذَا وَكَذَا شِبْرًا.

(۲۲۱۰٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ خادموں میں بیع سلم کرتے تھے کہ وہ غلام اتنے اتنے بالشت کا ہونا چاہیے (لمبائی و چوڑائی میں)۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۰۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي الْوُصَفَاءِ إِذَا كَانَ سِنٌّ مَعْلُومٌ.

(۲۲۱۰۸) حضرت زہری رحمہ اللہ غلاموں کی بیع سلم میں حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ اس کی عمر معلوم ہو۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۱۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۱۱۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۱۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حیوان (خادموں) میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۰) من کرِهه

جو حضرات حیوان میں بیع سلم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۱۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۱) حضرت عبداللہ ؓ حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَابْنَ مَسْعُود كَانُوا يَكْرَهُونَ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۲) حضرت عمر ؓ حضرت حذیفہ ؓ اور حضرت ابن مسعود ؓ حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ خُلَيْدَ أَسْلَمَ إِلَى عِتْرِيس بْنِ عُرْقُوبٍ فِي قَلاَئِصَ ، فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ؟ فَكَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۳) حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ نوعمر غلاموں میں بیع سلم کیا، پھر اس کے بارے میں حضرت ابن مسعود ؓ سے دریافت کیا؟ حضرت ؓ نے حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کیا۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مِنَ الرِّبَا أَنْ يُسْلَمَ فِي سِنٍّ.

(۲۲۱۱۴) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ عمر والے جانوروں میں بیع سلم کرنا ربا میں سے ہے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا وكيع، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: شَهِدْت شُرَيْحًا رَدَّ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۵) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح ؒ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ؒ نے حیوان کی بیع سلم کو رد فرمادیا۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يَكْرَه السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۶) حضرت سوید بن غفلہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَبُو لِينَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : أَنَّهُ رَخَّصَ فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ.

(۲۲۱۱۷) حضرت ضحاک ؒ نے پہلے حیوان میں بیع سلم کی اجازت دی تھی پھر آپ نے اس سے رجوع فرمالیا۔

(۲۲۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَر إلَى عَبْدِ اللهِ : لاَ تُسْلِمْ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۸) حضرت عمر رضی اللہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ کو لکھا کہ حیوان میں بیع سلم نہ کرو۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمَّارٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُسْأَلُ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ؟ فَنَهَى عَنْهُ ، فَقَالَ : قَدْ كُنْت بِأَذْرَبِيجَانَ سِنِينَ أَوْ سَنَتَيْنِ تَرَاهُمْ يَفْعَلُونَهُ ، وَلاَ تَنْهَاهُمْ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : أَنْشُرُ بَذِّي عِنْدَ مَنْ لاَ يُرِيدُهُ ، كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ يَنْهَى عَنْهُ.

(۲۲۱۱۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے حیوان میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے اُس سے منع فرمایا۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ آپ جب دو سال ملک آذربیجان میں تھے تو آپ حیوان میں بیع سلم ہوتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ اِس سے منع کیوں نہیں کرتے تھے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا میں اپنی رائے ایسے لوگوں میں رکھوں جو اس کی قدر ہی نہیں کرتے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ اس سے منع فرماتے تھے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إنَّ أُمَرَاؤُنَا تَنْهَانَا عَنْهُ ، يَعْنِي السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ فِي الْوُصَفَاءِ ، قَالَ : فَأَطِعْ أُمَرَائَك إنْ كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ ، وَأُمَرَاؤُهُمْ يَوْمَئِذٍ مِثْلُ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ.

(۲۲۱۲۰) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے دریافت کیا کہ ہمارے امراء ہمیں حیوان میں بیع سلم سے منع کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا پھر اگر تمہارے امراء اس سے منع کرتے ہیں تو ان کی اطاعت کرو اور اُس وقت اُن کے امراء حضرت حکم غفاری اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رحمہ اللہ جیسے حضرات تھے۔

(۲۱۱) فِي الرَّجلِ يهب الهبة فيريد أن يرجع فِيها

کوئی شخص ہبہ دینے کے بعد واپس لینے کا ارادہ کرے

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ ، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۱) حضرت عمر رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ذی رحم کو ہبہ دے تو وہ اُس کے لئے جائز ہے۔ اور جو غیر ذی رحم محرم کو ہبہ دے تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اُس کا عوض نہ لیا ہو۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ فَضَالَةَ ، فَأَتَاهُ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ فِي بَازٍ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : وَهَبْت لَهُ بَازِيَ رَجَاءَ أَنْ يُثِيبَنِي ، وَأَخَذَ بَازِيَ وَلَمْ يَثِبْنِي ، فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : وَهَبَ لِي بَازَه ، مَا سَأَلْتُهُ ، وَلاَ تَعَرَّضْت لَهُ ، فَقَالَ : رُدَّ عَلَيْهِ بَازِه ، أَوْ أَثِبْهُ ، فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْمَوَاهِبِ النِّسَاءُ وَأَشْرَارُ الأَقْوَامِ.

(۲۲۱۲۲) حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی ایک باز کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے کہا میں نے اس کو اس امید سے باز ہبہ کیا تھا کہ یہ مجھے عوض دے گا، اور اس نے باز لے لیا اور مجھے عوض نہ دیا، اور دوسرے نے کہا کہ اس نے از خود باز ہبہ کیا ہے میں نے اس سے مانگا یا اصرار نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کو باز واپس کر دو یا اس کو عوض دو، بے شک ہبوں میں رجوع کرنے والے عورتیں اور بُرے لوگ ہوتے ہیں۔

(٢٢١٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَلَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا وَأَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا فَلْيَرْجِعْ عَلاَنِيَةً غَيْرَ سِرٍّ.

(۲۲۱۲۳) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ جو شخص کسی کو ہبہ دے اور اس پر عوض نہ لے اور وہ اُس سے رجوع کرنا چاہتا ہو تو سب کے سامنے رجوع کرے چھپ کر نہ کرے۔

(٢٢١٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اس بدلہ میں اس کو کوئی چیز نہ دی گئی ہو۔ (یعنی اگر وہ موہوبہ شے کسی کو دینی ہو تو واہب ہی کو واپس کر دینا زیادہ بہتر ہے)۔

(٢٢١٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا. (ابن ماجه ۲۳۸۷۔ دارقطنی ۱۸۰)

(۲۲۱۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اُس نے اُس پر عوض نہ لیا ہو۔

(٢٢١٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک وہ اس کو قبول کرے۔

(٢٢١٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَنْ أَعْطَى فِي صِلَةٍ ، أَوْ قَرَابَةٍ ، أَوْ مَعْرُوفٍ ، أَوْ حَقٍّ ، فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ ، وَالْجَانِبُ الْمُسْتَغزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهِ ، أَوْ تُرَدُّ عَلَيْهِ.

(۲۲۱۲۷) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو صلہ رحمی، قرابت داری یا اچھے طریقے سے یا کسی کے حق کی وجہ سے عطاء کرے تو اُس کا عطیہ (ہبہ) جائز ہے۔ اور جانب مستغزر کو یا تو ثواب مل جاتا ہے یا پھر اپنا عطیہ واپس مل جاتا ہے۔ (جانب مستغزر ایک اصطلاح ہے۔ یعنی دو ھبہ کرنے والوں کو جو باہمی ہبہ کر رہے ہوں تو ان میں سے جس کو زیادہ چیز حصہ میں آجائے وہ جانب مستغزر ہے۔

(٢٢١٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَن إبراهيم ، عن عمرو بْن دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِوَجْ

الثَّوَابِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَرُدَّ.

(۲۲۱۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جوثواب کے لئے ہبہ دے اگر اُس کو واپس بھی لٹا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا لَمْ يُثَبْهُ.

(۲۲۱۲۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو غیر ذی رحم محرم کو ہبہ دے اُس پر عوض نہ وصول کرے اُس کو واپس لینے کا اختیار ہے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الرَّجُلُ الْهِبَةَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي يَدِهِ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا ، فَقَدْ جَازَتْ.

(۲۲۱۳۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی کو ہبہ دے تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ وہ اُس کے قبضہ میں ہے پھر جب اُس نے اُس کو عطاء کر دیا تو اب وہ نافذ ہو گیا۔

(۲۱۲) من كره الرّجوع فِي الهبةِ

جو حضرات ہبہ دے کر رجوع کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالاَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا ، فَمَثَلُهُ مَثَلُ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ. (ترمذی ۱۲۹۹۔ ابوداؤد ۳۵۳۳)

(۲۲۱۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہدیہ دے کر واپس لے، جو ایسا کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو پہلے خوب کھائے جب اُس کا پیٹ بھر جائے تو قے کر دے پھر اپنی قے کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۲۔ ترمذی ۱۲۹۸)

(۲۲۱۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے بروں کی مثال نہیں ہے (کہ اُن کی پیروی کریں) ہبہ دے کر واپس لینے والا اُس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اُس کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطِيَّتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ.

(ابن ماجہ ۲۳۸۴۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۲۲۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہبہ دے کر رجوع کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو پیٹ بھرنے کے بعد قے کر دے پھر اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لے۔

(٢٢١٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ إِلاَّ الْوَالِدَ. (بیهقی ۱۷۹۔ نسائی ۶۵۳۵)

(۲۲۱۳۴) حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے ہبہ دے کر رجوع کرنا حلال نہیں ہے سوائے اپنے بیٹے سے۔

(٢٢١٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۳۔ احمد ۱/ ۵۴)

(۲۲۱۳۵) حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہبہ دے کر واپس رجوع کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کر کے اُس کو چاٹ لے۔

(٢٢١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ ، كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (نسائی ۶۵۳۶)

(۲۲۱۳۶) حضرت طاؤس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہبہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کر کے پھر اُس کو چاٹ لے۔

(٢٢١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۱۔ مسلم ۱۲۴۱)

(۲۲۱۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہبہ دے کر واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

(٢١٣) فِي شِرَاءِ السَّكْرَانِ وَبَيْعِهِ

نشئی آدمی کا خرید وفروخت کرنا

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(٢٢١٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا تَكَلَّمَ بِهِ السَّكْرَانُ مِنْ شَيْءٍ جَازَ عَلَيْهِ.

(۲۲۱۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشئی آدمی جس چیز کے بارے میں کلام کرے وہ اُس پر نافذ ہو جائے گا۔

(٢٢١٣٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ : أَمَّا بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ فَلاَ

يَجُوزُ ، هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّفِيهِ.

(۲۲۱۳۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشئی آدمی کا خرید و فروخت کرنا جائز اور درست نہیں ہے وہ بے وقوف کے منزلہ میں ہے۔

(۲۲۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عن عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ بَيْعَهُ ، وَلاَ شِرَائَهُ.

(۲۲۱۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نشئی آدمی کی خرید و فروخت درست نہیں۔

(۲۱۴) فِي الرّجلينِ يشترِكانِ فِي السِّلعةِ فتقوّم على أحدِهما بِعشرةٍ وعلى الآخرِ بِتسعةٍ

دو آدمی کسی سامان کے مالک ہوں ان میں سے ایک کو دس درہم اور دوسرے کو نو درہم میں ملے ہوں

(۲۲۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي ثَوْبٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ نِصْفُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا بِعِشْرِينَ ، وَنِصْفُهُ عَلَى الآخَرِ بِعَشْرَةٍ ، قَالاَ : إِنْ بَاعَاهُ مُسَاوَمَةً ، أَوْ مُرَابَحَةً ، فَهُوَ نِصْفَانِ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۱۴۱) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک کپڑا دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے نصف بیس درہم میں اور دوسرے نے نصف دس درہم میں خریدا۔ فرمایا اگر وہ دونوں اُس کو مساومۃ اور مرابحۃً فروخت کریں تو منافع اُن کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۲۱۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ : فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَيَا سِلْعَةً اشْتَرَى أَحَدُهُمَا نِصْفَهَا بِعِشْرِينَ ، وَاشْتَرَى الآخَرُ نِصْفَهَا بِعَشْرَةٍ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنْ بَاعَاهَا مُرَابَحَةً فَعَلَى رُؤُوسِ أَمْوَالِهِمَا ، وَإِنْ بَاعَاهَا مُسَاوَمَةً فَالنِّصْفُ وَالنِّصْفُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

(۲۲۱۴۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے مل کر ایک سامان خریدا، ایک نے آدھا بیس درہم میں اور دوسرے نے آدھا دس درہم میں خریدا، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اُس سامان کو مرابحۃً فروخت کریں تو نفع رأس المال کے اعتبار سے ہوگا اور اگر وہ بیع مساومۃ کے اعتبار سے فروخت کریں تو منافع نصف نصف ہوگا۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں منافع آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۲۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ زِيَادٍ الأَعْلَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ بَاعَاهَا مُرَابَحَةً فَالرِّبْحُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ ، وَإِنْ بَاعَاهَا مُسَاوِمَةً ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا ، وَعَنْ قَتَادَةَ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۲۱۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اُس کو مرابحۃً فروخت کریں تو منافع رأس المال کی بقدر ہوگا، اور اگر بیع مساومۃ کے ساتھ فروخت کریں تو منافع آدھا آدھا ہوگا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۲۲۱۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ حماد عَنْ سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تُقَوَّمُ

عَلَى أَحَدِهِمَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تُقَوَّمُ عَلَى الآخَرِ ، قَالَ :الرِّبْحُ عَلَى قَدْرِ رُؤُوسِ أَمْوَالِهِمَا.

(۲۲۱۴۴) حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ ایک سامان دو شخصوں کے درمیان مشترک ہے۔ ایک کو دوسرے سے زیادہ قیمت میں پڑا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نفع رأس المال کی بقدر ملے گا۔

(٢١٥) في الرّهن يقال لِصاحِبِهِ إن لم نَجِيءْ بِفِكَاكِهِ إلى كذا وكذا فهو لك

کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھواتے ہوئے یوں کہے کہ اگر میں تیرے پاس رہن چھڑوانے نہ آیا تو یہ چیز تیری

(٢٢١٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ فَيَقُولُ :إِنْ لَمْ أَجِئْكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، فَهُوَ لَكَ ؟ قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۲۱۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے کے پاس رہن رکھواتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو یہ تیری؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اُس کی نہیں ہوگی۔

(٢٢١٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ عِنْدَهُ الرَّجُلُ الرَّهْنَ فَيَقُولُ :إِنْ لَمْ آتِكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، فَهُوَ لَكَ ، قَالَ :الرَّهْنُ لاَ يَغْلَقُ ، وَإِنْ قَالَ :إِنْ لَمْ آتِكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَبِعْهُ وَاقْتَضِ الَّذِي لَكَ ، قَالَ :لاَ يَكُن أَمِينَ نَفْسِهِ ، وَلاَ يَبِعْهُ.

(۲۲۱۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے پاس رہن رکھواتے ہوئے یوں کہے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو یہ چیز تیری۔ آپ نے فرمایا: مقررہ چیز ادا نہ کر سکنے کی صورت میں مرتہن اُس کا مالک نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ رہن رکھتے وقت یوں کہہ دے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو اِس کو فروخت کر کے جتنے تیرے بنتے ہیں وہ پورے کر لے۔ آپ نے فرمایا: اپنے نفس کا امین نہیں ہوگا۔ وہ اُس کو فروخت نہ کرے۔

(٢١٦) العبد يكون بين الرّجلينِ فيعتِق أحدهما نصِيبه

غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو، ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے

(٢٢١٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ ، أَوْ نَصِيبًا ، فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

(بخاری ۲۴۹۲۔ مسلم ۱۱۴۰)

(۲۲۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اُس پر لازم ہے کہ اگر اُس کے پاس مال ہے تو ساتھی کو مال دے کر اُس کو پورا آزاد کر دے، اگر اُس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے اس قیمت کے بدلہ میں کام لیا جائے گا۔ اُس پر مشقت ڈالے بغیر۔

(۲۲۱٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ مُوسِرًا ضَمِنَ ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا أُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ. (مسلم ۱۱۳۹۔ ابو داؤد ۳۹۳۹)

(۲۲۱۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص مالدار ہو تو ضامن ہوگا۔ اور اگر مالدار نہ ہو تو جو اُس نے حصہ آزاد کیا ہے وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۱٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ ، ضَمِنَ لأَصْحَابِهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ سَعَى الْعَبْدُ.

(۲۲۱۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر اُس کے پاس مال ہے تو وہ اپنے ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن ہوگا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مال دار نہیں ہے تو غلام خود اپنی بقیہ قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔

(۲۲۱٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ الأَسْوَدِ وبين أُمِّنَا غُلاَمٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ وَأَبْلَى فِيهَا فَأَرَادُوا عِتْقَهُ وَكُنْت صَغِيرًا ، فَذَكَرَ ذَلِكَ الأَسْوَدُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ :أَعْتِقُوا أَنْتُمْ ، وَيَكُونُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى نَصِيبِهِ حَتَّى يَرْغَبَ فِي مِثْلِ مَا رَغِبْتُمْ فِيهِ ، أَوْ يَأْخُذَ نَصِيبَهُ.

(۲۲۱۵۰) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میرے اور حضرت الاسود اور ہماری والدہ کے درمیان ایک غلام مشترک تھا۔ وہ غلام جنگ قادسیہ میں شریک ہوا اور خوب بہادری دکھائی۔ اُن سب نے اُس کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا، میں اُس وقت کم عمر تھا۔ حضرت اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا حصہ آزاد کر دو، اور عبدالرحمٰن کے لئے اُس کا حصہ ہوگا، یہاں تک کہ اس کی بھی اس بات میں رغبت ہو جائے جس میں تمہاری ہوئی (یعنی آزادی) یا پھر وہ اپنا حصہ وصول کرلے۔

(۲۲۱٥۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ غُلاَمٌ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي فَأَرَدْت أَنْ أُعْتِقَهُ ، فَأَتَيْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : لاَ تُفْسِدْ عَلَى شُرَكَائِكَ فَتَضْمَنَ ، وَلَكِنْ تَرَبَّصْ حَتَّى يَشِبُّوا.

(۲۲۱۵۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا، میں نے اُس کو آزاد کرنے کا

ارادہ کیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے شریکوں کی شراکت میں فساد مت ڈال ورنہ تو ضامن ہوگا۔ تو اُن کے بڑے ہونے کا انتظار کر۔

(٢٢١٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۱۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢١٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ ثَلاَثُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّنُونَ الرَّجُلَ يَعْتِقُ الْعَبْدَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا.

(۲۲۱۵۳) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی مالدار ہونے کی صورت میں اگر مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے تو تیس صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ ساتھی کے لئے ضامن ہوگا۔

(٢٢١٥٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَرَكِبَ شَرِيكُهُ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ أَنْ يُقَوَّمَ عَلَيْهِ أَعلى الْقِيمَةِ.

(۲۲۱۵۴) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اُس کو آزاد کر دیا، اُس کا ساتھی سواری پر سوار ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اِس کے لئے غلام کی اعلیٰ قیمت لگا کر ضمان ادا کر۔

(٢٢١٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ شُرَيْحٌ لَيَحْبِسَهُ بِهِ.

(۲۲۱۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر شریح قاضی ہوتے تو اِس کو ضرور اس کام پر قید کرتے۔

(٢٢١٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ : يَضْمَنُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(۲۲۱۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر ایک غلام دو بندوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اگر اُس کے پاس مال ہے تو ساتھی کے لئے ضامن ہوگا اور اگر مال نہیں ہے تو غلام اپنی باقی قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔

(٢٢١٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ صَغِيرٌ ؟ فَقَالَ : السُّنَّةُ.

(۲۲۱۵۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سلیمان بن یسار سے سوال کیا؟ انہوں نے اسی طرح کہا، میں نے عرض کیا کہ وہ تو چھوٹا ہے انہوں نے کہا کہ سنت یہی ہے۔

(٢٢١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فِيهِ

شِرْكٌ فَإِنَّهُ يَضْمَنُ مَا بَقِيَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(۲۲۱۵۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام میں کوئی شخص اپنا حصہ آزاد کردے تو اس کے لئے اس میں حصہ ہے، تو وہ باقی حصہ کا بھی ضامن ہوگا اگر وہ مال دار ہے اور اگر مال دار نہیں ہے تو غلام اپنی باقی قیمت کے لئے خود کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، فَقَالَ :هُوَ ضَامِنٌ لِنَصِيبِ صَاحِبِهِ.

(۲۲۱۵۹) حضرت عروہ سے مروی ہے کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو وہ اپنے ساتھی کے حصہ کا ضامن ہوگا۔

(۲۲۱٦٠) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ :فِي عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ :يَتِمُّ عِتْقُهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ فِي النِّصْفِ ، وَكَانَ الْوَلاَءُ لِلَّذِي أَعْتَقَ.

(۲۲۱٦٠) حضرت عامر سے مروی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا اُن میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا، آپ نے فرمایا پورا آزاد ہوگیا ہے اگر اُس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام باقی نصف قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔ اور غلام کی وَلاء آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

(۲۲۱٦۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ :أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَالَ:فَحَبَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَاعَ فِيهِ غُنَيْمَةً لَهُ. (مسند ۱۵۱۳)

(۲۲۱٦۱) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو روکے رکھا، یہاں تک کہ اس نے اس کے بدلے میں اپنی ایک چھوٹی بکری بیچی۔

(۲۲۱٦۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ :فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالاَ :هُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِ الَّذِي أَعْتَقَهُ وَيَضْمَنُ لِصَاحِبِهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ يَوْمَ أَعْتَقَهُ.

(۲۲۱٦۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام جو دو آدمیوں کے درمیان ہو پھر اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے، آپ نے فرمایا جس نے آزاد کیا ہے اُس کے مال سے آزاد شمار کیا جائے گا، اور آزاد کرتے وقت جتنی قیمت تھی اُس کا اپنے ساتھی کے لئے ضامن ہوگا۔

(٢١٧) ما العدل فِي المسلِمِين ؟

مسلمانوں میں عدالت کیا ہے؟

(۲۲۱٦۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:الْعَدْلُ فِي الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَمْ يُطْعَنْ عَلَيْهِ فِي بَطْنٍ، وَلاَ فَرْجٍ.

(۲۲۱۶۳) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں عدل یہ ہے کہ اُس پر ظاہر وباطن میں طعن نہ ہو۔

(۲۲۱۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حُیٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مَا لَمْ یُصِبْ حَدًّا ، أَوْ یُعْلَمْ عَلَیْهِ خَرِبَةٌ فِی دِینِهِ.

(۲۲۱۶۴) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی پر حدّ نہ لگی ہو یا اُس کے دین میں کوئی عیب نہ معلوم ہو اُس کی گواہی دینا ٹھیک ہے۔

(۲۲۱٦٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ یُجِیزُ شَهَادَةَ مَنْ صَلَّى إِلاَّ أَنْ یَأْتِیَ الْخَصْمُ بِمَا یَجْرَحُهُ بِهِ.

(۲۲۱۶۵) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نمازی آدمی کی گواہی کو جائز سمجھتے تھے۔ الاّ یہ کہ اس کا خصم کوئی ایسی علت لے آئے جس سے عدالت میں پر جرح ہو سکتی ہو۔

(۲۲۱٦٦) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِیبٍ ، قَالَ : سَأَلَ عُمَرُ رَجُلاً ، عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ : لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَیْرًا ، فَقَالَ : عُمَرُ : حَسْبُكَ.

(۲۲۱۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے شخص کے متعلق دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو خیر ہی دیکھی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہی تعدیل تمہارے لئے کافی ہے۔

(۲۲۱٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ شُرَیْحٌ : ادَّعِ وَأَكْثِرْ وَأَطْنِبْ وَأْتِ عَلَى ذَلِكَ بِشُهُودٍ عُدُلٍ ، فَإِنَّا قَدْ أُمِرْنَا بِالْعُدْلِ ، وَأَنْتَ فَسَلْ عَنْهُ ، فَإِنْ قَالُوا : اللَّهُ أَعْلَمُ ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ . یَفْرِقُونَ أَنْ یَقُولُوا : هُوَ مُرِیبٌ ، وَلاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مُرِیبٍ ، فَإِنْ قَالُوا : هُوَمَا عَلِمْنَاهُ عَدْلٌ مُسْلِمٌ ، فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَذَلِكَ ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۲۱۶۷) حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے دعویٰ کرو پھر اس میں زیادتی کرو اور خوب زیادتی طلب کرو، اور پھر اس پر عادل گواہ قائم کرو، بے شک ہمیں عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور آپ ان سے سوال کریں، اگر وہ لوگ کہیں کہ اللہ اعلم، تو اللہ زیادہ جاننے والا ہے، اور وہ اگر الگ الگ ہو کر یوں کہیں کہ وہ شکّی ہے (شک میں ہے) تو شک والے کی گواہی معتبر نہیں، اور اگر وہ کہیں کہ: ہمیں نہیں معلوم اِس کے بارے میں مگر یہ عادل اور مسلمان ہے تو پھر وہ ان شاء اللہ اسی طرح ہے اور اُس کی گواہی معتبر ہے۔

(۲۱۸) الرّجل یشتری الجاریة علی أن لاَ یبیع ولا یهب

کوئی شخص اس شرط پر باندی خریدے کہ اِس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا

(۲۲۱٦۸) حَدَّثَنَا عِیسَى بْنُ یُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِی ، قَالَ : ابْتَعْتُ جَارِیَةً وَشَرَطَ عَلَیَّ أَهْلُهَا أَنْ لاَ أَبِیعَ ، وَلاَ أَهَبَ ،

وَلَا أَمْهَرَ ، فَإِذَا مِتّ فَهِيَ حُرَّةٌ ، فَسَأَلْت الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ :لَا بَأْسَ بِهِ.
وَسَأَلْت مَكْحُولاً ؟ فقال :لاَ بأس به. فقلت :تخاف علي منه؟ قَالَ :بلى ، أرجو لك فيه أجرين.
وسألت عَطَاءً ، أَوْ سُئِلَ ؟ فَكَرِهَهُ.
قَالَ الأَوْزَاعِي :فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْبَيْعُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَسَأَلْت عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ ؟ فَقَالَ :هَذَا فَرْجُ سُوءٍ.
وَسَأَلْت الزُّهْرِيَّ فَأَخْبَرَنِي :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ جَارِيَةٍ ابْتَاعَهَا مِنِ امْرَأَتِهِ عَلَى أَنَّهُ إِنْ بَاعَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ :عُمَرُ :لَا تَطَأُ فَرْجًا فِيهِ شَيْءٌ لِغَيْرِك.

(۲۲۱۶۸) حضرت اوزاعی سے مروی ہے کہ میں نے ایک باندی خریدی اور اُس کے اہل نے مجھ پر شرط لگائی کہ میں اس کو فروخت نہیں کروں گا، اور نہ ہی ہبہ کروں گا اور نہ ہی مہر میں دوں گا، اگر میں مرجاؤں تو وہ آزاد ہے، میں نے حضرت حکم بن عتیبہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، میں نے حضرت مکحول رحمہ اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، میں نے عرض کیا: آپ کو مجھ پر اندیشہ ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، میں آپ کے لیے دو اجروں کی امید کرتا ہوں۔ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع کرنا جائز ہے اور یہ شرط لگانا باطل ہے، میں نے حضرت عبدہ بن ابولبابہ سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: یہ بُری شرمگاہ (چیز) ہے۔ میں نے زہری سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے خط کے ذریعہ اس باندی کا حکم پوچھا جو انہوں نے اپنی بیوی سے اس شرط پر خریدی تھی کہ اگر میں اس کو بیچوں تو اس کی قیمت کی حق دار تم ہوگی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تو ایسی فرج سے ہمبستری نہیں کرسکتا جس میں غیر کا بھی حق ہو۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَيْسَ مِنْ مَالِكِ مَا كَانَ فِيهِ مَثْنَوِيةٌ لِغَيْرِك.

(۲۲۱۶۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرے مال میں سے نہیں ہے، جس میں تیرے غیر کا بھی دوہرا حصہ ہو۔

(۲۲۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ :أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ تُبَاعَ الْجَارِيَةُ بِشَرْطِ أَنْ لَا تُبَاعَ.

(۲۲۱۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ناپسند فرماتی ہیں کہ باندی کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے کہ اس کو آگے فروخت نہیں کریں گے۔

(۲۲۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يهَبُ ، قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا.

(۲۲۱۷۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدتا ہے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ اُس کے قریب نہیں آئے گا۔

(۲۲۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۲۱۷۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَطَأُ فَرْجًا فِيهِ شَرْطٌ.

(۲۲۱۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسی شرمگاہ میں ہمبستری نہ کرو جس میں کوئی شرط ہو۔

(۲۲۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يَهَبَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۲۱۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۲۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يَهَبَ ، وَلاَ يَمْهَر ، قَالَ : وَدِدْت أَنِّي وَجَدْتهَا فَاشْتَرَيْتهَا بِهَذَا الشَّرْطِ وَأَشْتَرِطُ لَهُمْ أَنَّهَا عَتِيقٌ إِذَا مِتّ.

(۲۲۱۷۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ یا مہر میں نہیں دے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اُس کو پالوں، میں اُس کو شرط کے ساتھ خرید لوں گا، اور اُن کے لئے شرط لگاؤں گا کہ جب میں مرجاؤں تو یہ آزاد ہے۔

(۲۲۱۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : كُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ يَهْدِمُهُ الْبَيْعُ إِلاَّ الْعَتَاقَ ، وَكُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ يَهْدِمُهُ النِّكَاحُ إِلاَّ الطَّلاَقَ.

(۲۲۱۷۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شرط جو بیع میں لگائی جائے وہ اس کو گرا دیتی ہے سوائے عتاق کے، اور ہر وہ شرط جو نکاح میں لگائی جائے اُس کو نکاح گرا دیتا ہے سوائے طلاق کے۔

(۲۲۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَتَتِ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَتِي اُشْتُرِيَتْ عَلَى أَنْ لاَ تُبَاعَ ، قَالَ : ابْنَتُكِ عَلَى شَرْطِهَا.

(۲۲۱۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس ایک خاتون آئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کو اس شرط پر خریدا گیا ہے کہ اُس کو فروخت نہیں کیا

جائے گا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری بیٹی کی شراء کی شرط پر ہے (یعنی جو شرط شراء کے وقت لگائی ہے اسی پر ہوگی)۔

(۲۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى مِنِ ابنتِهِ زَيْنَبَ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ :إِنْ بَاعَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ ، فَسَأَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عُمَرَ فَكَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۲۱۷۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے باندی خریدی، اُس نے آپ پر شرط لگادی کہ اگر اس کو فروخت کیا تو وہ اُس کے ثمن کی زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے ہمبستری کرنے کو ناپسند کیا۔

(۲۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ :أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ :لاَ تَقْرَبْهَا.

(۲۲۱۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُس کے قریب مت جاؤ۔

(۲۱۹) فِي الرَّجلِ يعتِق عبده وليس له مالٌ غيره

اس شخص کے بارے میں جو اپنا غلام آزاد کردے اور اس کی اس غلام کے علاوہ کوئی جائیداد یا مال وغیرہ نہ ہو

(۲۲۱۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الأَعْرَجِ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْعَى فِي الدَّيْنِ. (عبدالرزاق ۱۶۷۶۶)

(۲۲۱۸۰) حضرت ابو یحییٰ الاعرج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غلام کو اُس کے آقا نے اپنی وفات کے وقت آزاد کردیا اور اُس کے پاس اِس کے علاوہ کوئی دوسرا مال بھی نہیں ہے اور اُس پر (مالک پر) دین بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ غلام اپنے آقا کے قرض کے لئے کوشش کرے۔

(۲۲۱۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :يُعْتَقُ وَيَسْعَى فِي الْقِيمَةِ.

(۲۲۱۸۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنا غلام آزاد کردیا اور اُس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال بھی نہیں ہے اور اس پر قرض بھی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ آزاد ہوجائے گا لیکن اپنی قیمت کی بقدر کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ جَارِيَةً لها ، لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرَهَا فَقَالَ

عَبْدُ اللهِ :تَسْعَى فِي قِيمَتِهَا.

(۲۲۱۸۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اپنی باندی آزاد کردی اُس کے پاس اِس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہ ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی قیمت میں کوشش کرے گی۔

(٢٢١٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ فِي مَرَضِهِ، ثُمَّ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُ ، قَالَ يَسْعَى فِي قِيمَتِهِ ، فَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ يَسْعَى لِلْغُرَمَاءِ فِي دَيْنِهِمْ ، وَنُظِرَ مَا بَقِيَ مِنْ شَيْءٍ فَلِلْوَرَثَةِ ثُلُثَاهُ وَلَهُ ثُلُثُهُ.

(۲۲۱۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کیا پھر فوت ہوگیا اور اُس پر دین بھی ہو اور اُس غلام کے علاوہ اُس کے پاس مال بھی نہ ہو، فرماتے ہیں وہ اپنی قیمت کی بقدر کوشش کرے گا، اگر اُس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ قرض خواہوں کے لئے اُن کے قرض کی کوشش کرے گا، جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس میں غور کیا جائے گا، پھر ورثاء کا اس میں دو تہائی ہوگا اور اس کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔

(٢٢١٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ :يُقَوَّمُ قِيمَةَ عَدْلٍ ، ثُمَّ يَسْعَى فِي قِيمَتِهِ.

(۲۲۱۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الوفات میں غلام آزاد کردے اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ دوسرا مال نہ ہو، تو ایک عادل شخص اُس غلام کی قیمت لگائے گا اور پھر وہ غلام اُس قیمت میں کوشش کرے گا۔

(٢٢٠) الرّجل يعتِق عبده فِي مرضِهِ

کوئی شخص مرض الوفات میں غلام آزاد کردے

(٢٢١٨٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ فِي مَرَضِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، قَالَ :أُجِيزُهُ بِرُمَّتِهِ شَيْءٌ جَعَلَهُ لِلَّهِ لاَ أَرُدُّهُ.
وَقَالَ شُرَيْحٌ :أُجِيزُ ثُلُثَهُ وَأَسْتَسْعِيهِ فِي ثُلُثَيْهِ.

(۲۲۱۸۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کردیا اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس کا یہ فیصلہ کل پر نافذ ہوگا، جس چیز کو اُس نے اللہ کے لئے آزاد کیا میں اُس کو رد نہیں کرسکتا، اور حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: اُس کے ایک ثلث پر نافذ ہوگا اور وہ باقی دو ثلث میں کوشش کرے گا، (مال دے کر آزاد ہوگا)۔

(٢٢١٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :أَيُّ الْقَوْلَيْنِ أَعْجَبُ إِلَيْك ؟ قَالَ :قَوْلُ مَسْرُوقٍ

أَعْجَبُهُمَا إِلَيَّ فِي الْفُتْوَى ، وَقَوْلُ شُرَيْحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ فِي الْقَضَاءِ.

(۲۲۱۸۶) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ: دونوں میں سے کون سا قول آپ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت مسروق رحمہ اللہ کا قول فتویٰ میں مجھے پسند ہے۔ اور حضرت شریح رحمہ اللہ کا قول قضاء میں مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۲۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يَعْتِقُ ثُلُثُهُ.

(۲۲۱۸۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اُس کا ثلث آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۱۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَعْتِقُ ثُلُثُهُ وَيَسْعَى فِي ثُلُثَيْهِ.

(۲۲۱۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کر دے اور اُس کے پاس اِس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہ ہو، اُس کا ثلث آزاد شمار ہوگا، اور باقی دو ثلث میں وہ کوشش کرے گا؟

(۲۲۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِعِتْقِ مَمْلُوكٍ لَهُ ، فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ ، فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يَسْعَى فِيمَا زَادَ.

(۲۲۱۸۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ وصیت ثلث مال میں نافذ ہو گی، اگر غلام کی قیمت ثلث سے زائد ہو تو جو زائد رقم ہے اُس کے لئے غلام کوشش کرے گا۔

(۲۲۱) إذا أعتق العَبد فِي مرضِهِ

جن حضرات نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کیا

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :زَعَمُوا أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ بَعْضَ مَمْلُوكِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ ، قَالَ :يَعْتِقُ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَيُسْتَسْعَى فِيمَا بَقِيَ.

(۲۲۱۹۰) حضرت یونس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگ گمان کرتے تھے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے اُس شخص کے متعلق فرمایا تھا جس نے مرض الوفات میں اپنا بعض غلام آزاد کر دیا تھا، آپ نے فرمایا جتنا اُس نے آزاد کیا ہے اتنا آزاد شمار ہوگا، اور جو حصہ باقی ہے اُس کی قیمت کے لئے اس غلام سے کوشش کرائی جائے گی۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ ، قَالَ : يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ ، فَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِوَصَايَا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(۲۲۱۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنا ثلث غلام مرض الوفات میں آزاد کر دیا، فرمایا: وہ ثلث مال

میں نافذ ہوگا، اور اگر اُس نے وصیتوں میں اُس کی وصیت بھی کی تھی تو غلام سے قیمت کی کوشش کروائی جائے گی۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَعْتَقَ بَعْضَ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ عَتَقَ كُلُّهُ ، فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ سَعَى فِيمَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۱۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الوفات میں اپنا بعض غلام آزاد کردے، تو پورا غلام آزاد شمار ہوگا اگر غلام کی قیمت ثلث مال سے زائد ہو تو ثلث مال سے جتنا زیادہ ہے اُس کے لئے غلام کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : سُئِلَ هِشَامٌ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : هُوَ فِي ثُلُثِهِ ، لاَ يَعْدُو ذَلِكَ.

(۲۲۱۹۳) حضرت ہشام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرض الوفات میں اپنے غلام کے کچھ حصے آزاد کردیے، پس آپ نے حضرت حفص بن سلیمان سے روایت بیان کی کہ حضرت حسن فرماتے ہیں وہ ثلث مال میں سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲) فِي شهادةِ السّمعِ أله أن يشهد بِها ؟

کیا صرف سن کر گواہی دینا درست ہے؟

(۲۲۱۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : شَهَادَةُ السَّمْعِ جَائِزَةٌ.

(۲۲۱۹۴) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سن کر گواہی دینا جائز ہے۔

(۲۲۱۹٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ قَوْمٍ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَأْتِ الْقَاضِي فَيَقُولُ : لَمْ يُشْهِدُونِي ، وَلَكِنِّي سَمِعْت كَذَا وَكَذَا.

(۲۲۱۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی جماعت سے کوئی بات سن لے پھر وہ قاضی کے پاس آئے تو یوں کہ کہ انہوں نے مجھے گواہ تو نہیں بنایا لیکن میں نے ایسے ایسے سنا ہے۔

(۲۲۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ فُرَاتٍ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ خَمْسُونَ دِرْهَمًا فَذَهَبْت أَتَقَاضَاهُ وَرَجُلٌ يَسْمَعُ ، فَقُمْت بِهِ إلَى شُرَيْحٍ فَجَحَدَنِي فَقَالَ شُرَيْحٌ : بَيِّنَتُك ، فَقُلْتُ : رَجُلٌ كَانَ يَسْمَعُ وَهُوَ مُقِرٌّ لِي ، فَقَالَ : اُدْعُ بِهِ ، فَدَعَوْت بِهِ فَشَهِدَ ، فَقَالَ : قُمْ فَأَعْطِهِ حَقَّهُ.

(۲۲۱۹۶) حضرت فرات سے مروی ہے کہ میرے پچاس درہم کسی شخص کے اوپر تھے، میں اُس کے پاس گیا، اُس سے قرض کا مطالبہ کیا، اور ایک شخص یہ سب کچھ سن رہا تھا، میں اُس کو حضرت شریح کے پاس لے کر حاضر ہوا، اس نے میرا انکار کر دیا، حضرت شریح نے فرمایا: تیرے گواہ کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: ایک شخص یہ سب کچھ سن رہا تھا جبکہ اس نے میرے درہموں کا اقرار کیا تھا، آپ نے فرمایا اُس شخص کو بلاؤ، میں نے اُس کو بلایا اور اُس نے گواہی دی، حضرت شریح نے اُس شخص سے فرمایا کھڑے

جاؤاوراُس کواِس کا حق ادا کرو۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَبِيءٍ.

(۲۲۱۹۷) حضرت شریح رحمہ اللہ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو قبول نہ فرماتے تھے۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَبِيءٍ.

(۲۲۱۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو قبول نہ کرتے تھے۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا إسحاق بن منصور ، عن إسرائيل ، عن مغيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تجوز شهادة المختبيء.

(۲۲۱۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مخبوت الاحواس شخص کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(۲۲۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْمُخْتَبِءِ ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ : كَذَا يُفْعَلُ بِالْخَائِنِ الظَّالِمِ ، أَوْ قَالَ الْفَاجِرِ.

(۲۲۲۰۰) حضرت شریح رحمہ اللہ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو معتبر نہ سمجھتے تھے۔ حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ یہی معاملہ ظالم خائن کی گواہی کے ساتھ کیا جائے گا۔

(۲۲۲۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَتَاكَ الْمُشْرِكُونَ فَحَكَّمُوكَ فِيمَا بَيْنَهُمْ بِحُكْمِ الْمُسْلِمِينَ ، فَلاَ تَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ، وَخَلِّهِمْ وَأَهْلَ دِينِهِمْ.

(۲۲۲۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تیرے پاس مشرکین آئیں اور تجھ کو مسلمانوں کے فیصلہ کے مطابق اپنا فیصل مقرر کرلیں تو ان کو غیر اسلام کے فیصلہ کی طرف مت لے جا، یا پھر ان کے اور ان کے اہل دین کے درمیان سے ہٹ جا اور ان سے اعراض کرلے۔

(۲۲۳) فِي الحكومةِ بين اليهودِ والنّصارى

یہود ونصاریٰ کے درمیان فیصلہ کرنا

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ حُكُومَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِذَا تَحَاكَمُوا إِلَيْنَا ؟ فَقَالَ : أُحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِكَ فِي الْمُسْلِمِينَ ، لاَ يَجُوزُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ مَا يَجُوزُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۲۰۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ یہودی ونصاریٰ کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جائے، جب وہ اپنا فیصلہ ہمارے پاس لائیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اُن کے درمیان مسلمانوں کی طرح فیصلہ کرو، ان میں بھی وہی امور جائز ہیں جو مسلمانوں میں جائز ہیں۔

(۲۲۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خَلُّوا بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَبَيْنَ أَحْكَامِهِمْ ، فَإِذَا ارْتَفَعُوا إِلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا عَلَيْهِمْ مَا فِي كِتَابِكُمْ.

(۲۲۲۰۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اور اُن کے فیصلوں کو چھوڑ دو، جب وہ فیصلہ لے کر خود تمہارے پاس آئیں تو ان کے مابین اپنی کتاب (یعنی قرآن پاک) کے مطابق فیصلہ کرو۔

(۲۲۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ علي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ ، عَنْ مُسْلِمٍ فَجَرَ بِنَصْرَانِيَّةٍ ؟ فَكَتَبَ عَلِيٌّ : أَنْ أَقِمِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ الَّذِي فَجَرَ بِالنَّصْرَانِيَّةِ ، وَارْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ إِلَى النَّصَارَى يَقْضُونَ فِيهَا مَا شَاؤُوا.

(۲۲۲۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا حاکم بنا کر بھیجا، حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا اور دریافت فرمایا کہ ایک مسلمان نے نصرانیہ عورت سے زنا کیا ہے اِس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب تحریر فرمایا کہ جس مسلمان نے نصرانیہ کے ساتھ زنا کیا ہے اُس پر حد جاری کرو، اور نصرانیہ خاتون کو نصاریٰ کے حوالہ کر دو وہ اُس کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔

(۲۲۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نُسِخَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ ﴿احْكُمْ بَيْنَهُمْ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾. (طبری ۲۴۵)

(۲۲۲۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ منسوخ ہوگئی ہے قرآن کی آیت ﴿احْكُمْ بَيْنَهُمْ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ سے۔

(۲۲۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ حَكَمَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَحْكُمْ.

(۲۲۲۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو فیصلہ کرلو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيًّا بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْهِ يَهُودُ مَعَ يَهُودِيٍّ وَمُنَافِقٍ. (ابو داؤد ۴۴۴۹)

(۲۲۲۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی کو رجم فرمایا تھا جس کو یہود نے ایک یہودی اور منافق کے ساتھ بھیجا تھا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. (ترمذی ۱۴۳۷۔ احمد ۵/ ۹۱)

(۲۲۲۰۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور خاتون کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا. (مسلم ۱۳۲۷۔ ابو داؤد ۴۴۴۴)

(۲۲۲۰۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان ، عَنْ مجالد ، عن عامر ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. (مسلم ۱۳۲۸۔ ابو داؤد ۴۴۴۸)

(۲۲۲۱۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک یہودی مرد اور خاتون کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا. (مسلم ۱۳۲۶۔ ابو داؤد ۴۴۴۳)

(۲۲۲۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا۔ میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ان کو رجم کیا تھا۔

(۲۲٤) شهادة شارب الخمر تقبل أم لاَ ؟

شرابی آدمی کی گواہی قبول کریں گے کہ نہیں؟

(۲۲۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَجُلاً حُدَّ فِي الْخَمْرِ ، فَشَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ ، فَسَأَلَنِي عَنْهُ ؟ فَقُلْتُ :مِنْ خَيْرِ شَبَابِنَا ، فَأَجَازَ شَهَادَتَهُ.

(۲۲۲۱۲) حضرت کردوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان کو شراب کی وجہ سے حد لگائی گئی، پھر اُس نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس گواہی دی، انہوں نے اُس کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا؟ میں نے عرض کیا ہمارے نوجوانوں میں سے اچھا ہے۔ تو آپ نے اُس کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۲۲۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى فِي رَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ :إِنْ تَابَ فَاقْبَلْ شَهَادَتَهُ.

(۲۲۲۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ شرابی اگر توبہ کر لے تو اُس کی گواہی قبول کر لو۔

(۲۲۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ:أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ.

(۲۲۲۱۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ایسے شخص کی گواہی قبول فرمائی جس کو شراب کی وجہ سے حد لگائی گئی تھی۔

(۲۲٥) فِي شهادة الأخ لأَخِيهِ

بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں

(۲۲۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ

الأَخِ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۱۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول فرمائی۔

(۲۲۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْن فضيل ، عن عطاء بن أبى رباح ، قَالَ : كان بين رجلين من الحى خصومة ، فشهد لأحدهما أخوه لأبيه وأمه عند شريح ، فقال الرجل : أنت أخوه ، قَالَ : فهل لك من الذى تشهد عليه شىء ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ لخصمه : فبأى شىء أرد شهادته؟

(۲۲۲۱۶) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ محلّہ کے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا، ان میں سے ایک کے لیے اس کے بھائی نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے گواہی دی، دوسرے شخص نے کہا کہ تو اُس کا بھائی ہے، حضرت شریح رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ: کیا تیرے لئے کوئی چیز ہے اُس شخص سے کہ تو اُس پر گواہی دے؟ اُس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے خصم سے فرمایا پھر کس چیز کی وجہ سے تو اُس کی گواہی کو رد کر رہا ہے؟

(۲۲۲۱۷) حَدَّثَنَا أبو معاوية ، عن عاصم ، عن الشعبى ، قَالَ : أدنى ما تجوز شهادته : شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے قریبی رشتہ دار کہ جس کی گواہی جائز ہے وہ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے گواہی ہے۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا ابن مهدى، عن حماد بن سلمة، عن أبى هاشم، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: تجوز شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول (معتبر) سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن عثمان البتى ، عن الشعبى : بمثله.

(۲۲۲۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا روح بن عبادة ، عن ابن جريج ، عن مزاحم بن أبى مزاحم ، عن ابن أبى يزيد ، عن ابن الزبير : أنه أجاز شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۲۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھائی کی گواہی کو بھائی کے حق میں معتبر قرار دیا۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِىٌّ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَخِ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۲۱) حضرت حسن رحمہ اللہ بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں معتبر سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّعْبِىِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَخِ لأَخِيهِ إذَا كَانَ عَدْلاً.

(۲۲۲۲۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھائی اگر عادل ہو تو اُس کی گواہی بھائی کے حق میں معتبر ہے۔

(۲۲۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَخٍ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۲۳) حضرت شریح رحمہ اللہ نے بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول فرمائی۔

(٢٣٦) الرّجل يُحَلَّف فينكل عنِ اليمينِ

آدمی سے قسم اٹھوائی جائے وہ قسم اٹھانے سے انکار کردے

(٢٢٢٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :نَكَلَ رَجُلٌ عِنْدَ شُرَيْحٍ عَنِ الْيَمِينِ ، فَقَضَى شُرَيْحٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ :أَنَا أَحْلِفُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :قَدْ مَضَى قَضَائِي.

(۲۲۲۲۴) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے قسم اٹھانے سے انکار کردیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمادیا، اُس شخص نے عرض کیا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا میرا فیصلہ اب ہو چکا ہے۔

(٢٢٢٢٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْتَحْلِفَ امْرَأَةً فَأَبَتْ أَنْ تَحْلِفَ فَأَلْزَمَهَا ذَلِكَ.

(۲۲۲۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے قسم اٹھانے کا کہا، اُس نے قسم اُٹھانے سے انکار کردیا، تو انہوں نے وہ قسم اس کو لازم کردی۔ (یعنی بغیر قسم کے اس کے حق فیصلہ نہیں کیا جائے گا)

(٢٢٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِي عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ لَهُ :عُثْمَانُ :بِعته بِالْبَرَائَةِ ، فَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ ، فَرَدَّهُ عُثْمَانُ عَلَيْهِ.

(۲۲۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کا ایک غلام فروخت فرمایا۔ مشتری نے اس میں عیب پایا، وہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ: آپ نے عیب سے بری ہو کر فروخت کیا تھا؟ انہوں نے قسم اٹھانے سے انکار کردیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام اُن کو واپس لٹادیا۔

(٢٢٢٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالاَ :اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ غُلاَمًا لاِمْرِءٍ ، فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ حُمَّ الْغُلاَمُ ، فَجَاءَ لِيَرُدَّ الْغُلاَم ، فَخَاصَمَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ :بَيِّنَتُك أَنَّهُ دَلَّسَ لَكَ عَيْبًا ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ :لِلرَّجُلِ :احْلِفْ أَنَّكَ لَمْ تَبِعْهُ ذَا دَاءٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ :إِنِّي أَرُدُّ الْيَمِينَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ بِالْيَمِينِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :إِمَّا أَنْ تَحْلِفَ وَإِلاَّ جَازَ عَلَيْكَ الْغُلاَمُ.

(۲۲۲۲۷) حضرت مغیرہ اور حضرت شبرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ نے ایک غلام خریدا، جب اُس کو لے کر مکان پر پہنچے تو غلام کو بخار ہو گیا، وہ غلام کو واپس کرنے کے لئے لے کر آئے، جھگڑا حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے، آپ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ سے فرمایا: اس پر گواہ پیش کرو کہ اس نے تیرے سے غلام کے عیب کو چھپایا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میرے پاس گواہ نہیں ہیں،

حضرت شعبی ؒ نے دوسرے شخص سے فرمایا: آپ قسم اٹھاؤ کہ آپ نے غلام بیماری کی حالت میں فروخت نہیں کیا۔ اُس شخص نے کہا کہ میں قسم کو عبداللہ پر لٹاتا ہوں، حضرت شعبی ؒ نے اُن پر قسم اٹھانے کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا: آپ قسم اٹھاؤ وگرنہ آپ پر غلام لازم ہو جائے گا۔

(۲۲۷) فِي الْقَاضِي يأخذ الرِّزق

قاضی کا تنخواہ (اجرت) لینا

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابت يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا.

(۲۲۲۲۸) حضرت زید بن ثابت ؓ قضاء پر اجرت لیتے تھے۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الأَعْمَش، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَذَكَرَ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوَهُ ، أَوْ شَيء هَذَا مَعْنَاهُ.

(۲۲۲۲۹) حضرت مسروق ؒ قضاء پر اجرت نہیں لیتے تھے۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبُصْرِيُّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ آخُذَ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا.

(۲۲۲۳۰) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ میں قضاء پر اجرت لینے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِقَاضِي الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَأْخُذَ أَجْرًا ، وَلاَ صَاحِبِ مَغْنَمِهِمْ.

(۲۲۲۳۱) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے قاضی کے لئے اجرت لینا مناسب نہیں ہے، اور نہ ہی اُن کے مال غنیمت والے کے لئے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الْقَاضِي رِزْقًا مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۲۳۲) حضرت محمد ؒ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ قاضی بیت المال سے اجرت وصول کرے۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : بَلَغَنَا ، أَوْ قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ عَلِيًّا رَزَقَ شُرَيْحًا خَمْسَمِئَةٍ.

(۲۲۲۳۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے حضرت شریح ؒ کی پانچ سو درہم اجرت (تنخواہ) مقرر فرمائی تھی۔

(٢٢٨) فِي بيعِ الثمرةِ متى تباع ؟

پھلوں کی بیع کا بیان (اُن کو کب فروخت کیا جائے گا؟)

(٢٢٢٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يُنْهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۲۲۲۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھلوں کی بیع سے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ پک کر کھانے کے قابل ہو جائیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پک کر ظاہر ہو جائیں تو بیع جائز ہے۔

(٢٢٢٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ وَكِيعٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مِنَ الرِّبَا أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ وَهِيَ مُغْضَفَةٌ لَم تَطِبْ.

(۲۲۲۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پکنے سے قبل پھلوں کی بیع کرنا سود ہے۔

(٢٢٢٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : لاَ تُسْلِمِ فِي نَخْلٍ حَتَّى يَصْفَرَّ ، أَوْ يَحْمَرَّ ، وَلاَ فِي فِرَاخِ زَرْعٍ وَهُوَ أَخْضَرُ حَتَّى يُسَنْبِلَ.

(۲۲۲۳۶) حضرت الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجور میں بیع سلم مت کر یہاں تک کہ وہ زرد یا سرخ نہ ہو جائے، اور اسی طرح چھوٹی کھیتی میں، اس حال میں کہ وہ سرسبز ہو، یہاں تک کہ اُس کا پھول آ جائے۔

(٢٢٢٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (بخاری ٢١٨٣۔ مسلم ١١٦٧)

(۲۲۲۳۷) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ النَّخْلُ حَتَّى يَشْتَدَّ نَوَاهُ وَتُؤْمَنَ عَلَيْهِ الآفَةُ.

(۲۲۲۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک کھجور کی گٹھلی سخت نہ ہو جائے اور وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کریں گے۔

(٢٢٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زيد بن ثَابِتٍ : أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ ثَمَرَتَهُ إِذَا طَلَعَتِ الثُّرَيَّا.

(۲۲۲۳۹) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پھلوں کے درخت کی بیع فرما دیتے تھے جب ثریا ستارہ طلوع ہوتا تھا۔ (یہ اُس کے پکنے کی علامت ہوتی)

(۲۲۲٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (مسلم ٨٦۔ احمد ٣/ ٣٨١)

(۲۲۲۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۲٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: لاَ تُبَاعُ الثَّمَرَةُ حَتَّى تَزْهُوَ وَتُؤْمَنَ عَلَيْهَا الآفَةُ.

(۲۲۲۴۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھلوں کی بیع مت کرو یہاں تک کہ وہ نشوونما پالیں اور آفت سے محفوظ ہو جائیں۔

(۲۲۲٤٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، قِيلَ لأَنَسٍ : وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا ؟ قَالَ : تَحْمَرُّ ، أَوْ تَصْفَرُّ. (بخاری ٢١٩٨۔ مسلم ١١٩٠)

(۲۲۲۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا بُدُوّ صلاح سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھل سرخ یا زرد ہو جائے۔

(۲۲۲٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عن عامر ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ النَّخْلُ حَتَّى يَحْمَرَّ ، أَوْ يَصْفَرَّ.

(۲۲۲۴۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجور جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا احْمَرَّ بَعْضُهُ فَلاَ بَأْسَ بِشِرَائِهِ.

(۲۲۲۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کھجور کا بعض حصہ پک کر سرخ ہو جائے تو پھر اُس کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ ، عَنْ زَوْجِهَا بِشْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : مَتَى يُبَاعُ النَّخْلُ ؟ قَالَ : إِذَا احْمَرَّ ، أَوِ اصْفَرَّ.

(۲۲۲۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کھجور کی بیع کب کی جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب وہ پک کر سرخ یا زرد ہو جائے۔

(۲۲۲٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لاَ تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا. قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : إِنَّ الْعَاهَةَ تَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِ الثُّرَيَّا.

(عبدالرزاق ١٤٣١٦)

(۲۲۲۴۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک ثریا ستارہ طلوع نہ ہو جائے پھلوں کو مت خریدو۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے اس کا ذکر فرمایا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک آفت بھی ثریا کے طلوع

ہونے کے بعد آتی ہے۔

(٢٢٢٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ شِرَاءِ الثَّمَرَةِ ؟ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۲۲۲۴۷) ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی بیع کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ الله ، أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ يُبَاعُ النَّخْلُ حَتَّى يَحْمَرَّ ، أَوْ يَصْفَرَّ.

(۲۲۲۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک کھجور سرخ یا زرد نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کی جائے گی۔

(٢٢٢٤٩) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لاَ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۲۲۲۴۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عمّال کو تحریر فرمایا کہ بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع نہ کی جائے۔

(٢٢٢٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ.

(ابوداؤد ٣٣٦٢۔ احمد ٢/ ٣٨٧)

(۲۲۲۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ہر عارض (آفت سے) محفوظ ہو جائیں۔

(٢٢٢٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (طبرانی ۷۵۹۲)

(۲۲۲۵۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے پہلے (پکنے سے قبل) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لاَ تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، قَالُوا :وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا ؟ قَالَ :حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا وَيَخْلُصَ طِيبُهَا.

(۲۲۲۵۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع مت کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ بُدُوِ صلاح سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ وہ آفت سے محفوظ ہو جائے اور

اُس کی خوشبو خالص اور کھری اور صاف ہو جائے۔

(٢٢٢٥٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (مسلم ٥٦۔ احمد ٢/ ٢٦٢)

(٢٢٢٥٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے پہلے (پکنے سے قبل) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩) الرّجل يأخذ مِن مالِ عبدِهِ أو أمتِهِ

آقا کا غلام یا باندی کا مال استعمال کرنا

(٢٢٢٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَأْخُذُ السيد مِنْ مَالِ مَمْلُوكِهِ مَا شَاءَ.

(٢٢٢٥٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آقا اپنے مملوک کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

(٢٢٢٥٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ عَبْدِهِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ ذَلِكَ مِنَ الإِحْسَانِ.

(٢٢٢٥٥) حضرت محمد رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آقا غلام کے مال میں سے لے سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اُس کو احسان میں سے نہیں سمجھتا۔ (مناسب نہیں ہے)۔

(٢٢٢٥٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْط ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالُوا : مَنْ كَانَ لَهُ عَبْدٌ مُخَارَجٌ وَأَمَةٌ يَطُوفُ عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِمَّا أَعْطَاهُما شَيْئًا.

(٢٢٢٥٦) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص کا غلام خراج دیتا ہو یا باندی جس کے ساتھ ہمبستری کرتا ہو اُس آقا کے لئے جائز نہیں ہے جو اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے کچھ وصول کرے۔

(٢٣٠) القاضِي يقضِي فِي المسجِدِ

قاضی کا مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرنا

(٢٢٢٥٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أن لاَ يَقْعُدَنَّ قَاضٍ فِي الْمَسْجِدِ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهِ الْمُشْرِكُونَ فَإِنَّهُمْ نَجَسٌ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾.

(۲۲۲۵۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے عمال کو تحریر فرمایا کہ قاضی فیصلہ کے لئے مسجد میں نہ بیٹھے اُس کے پاس مشرک بھی آئیں گے جبکہ وہ ناپاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾.

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بن سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَزُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۵۸) حضرت مثنیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ کو مسجد سے باہر کشادہ زمین پر فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۵۹) حضرت عبد الرحمٰن بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ کو مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطِيرٍ قَضَى فِي دَارِهِ.

(۲۲۲۶۰) حضرت شریح رحمہ اللہ بارش والے دن اپنے گھر میں فیصلے فرماتے۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أبي غنية ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۶۱) حضرت ابن ابو غنیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو مسجد میں فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۳۱) فِي اليهودِيِّ والنّصرانِيِّ والمملوكِ يشهد

یہودی، نصرانی اور غلام کی گواہی دینا

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ ، قَالاَ : أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَالْعَبْدُ ، وَالصَّبِيُّ إِذَا كَانَتْ عِنْدَهُمْ شَهَادَةٌ ، فَأَسْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَعَتَقَ الْعَبْدُ ، وَشَبَّ الصَّبِيُّ ، فَشَهَادَتُهُمْ جَائِزَةٌ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ رُدَّتْ وَهُمْ كَذَلِكَ.

(۲۲۲۶۲) حضرت زہری اور قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل کتاب، غلام اور بچہ گواہ ہوں پھر اہل کتاب مسلمان ہو جائے اور غلام آزاد ہو جائے اور بچہ بڑا ہو جائے تو اُن کی گواہی دینا درست ہے، ہاں اگر اُن کی پہلی والی حالت میں گواہی رد کر دی گئی ہو تو پھر جائز نہیں۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي الْعَبْدِ يَشْهَدُ بِالشَّهَادَةِ فَتُرَدُّ ، ثُمَّ يَعْتِقُ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ.

(۲۲۲۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اگر غلامی میں گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کر دی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے تو

پھر اُس کی گواہی (اُسی معاملہ میں جس میں پہلے رد کر دی گئی تھی) درست نہیں ہے۔

(٢٢٢٦٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ وَالذِّمِّيِّ إِذَا شَهِدَا فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُمَا ، ثُمَّ عَتَقَ هَذَا ، أَوْ أَسْلَمَ هَذَا :إِنَّهَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا.

(۲۲۲۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور ذمی اگر گواہی دیں اور اُن کی گواہی رد کر دی جائے پھر غلام آزاد ہو جائے اور ذمی مسلمان ہو جائے تو اُن کی گواہی درست ہے۔

(٢٢٢٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کر دی جائے، پھر وہ آزاد ہو جائے، تو پھر اُس کی وہ گواہی معتبر نہیں، جبکہ حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اُس کی گواہی درست ہے۔

(٢٢٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهَا لاَ تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۶) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ غلام اگر گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کر دی جائے پھر آزاد ہو جائے تو اُس کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(٢٢٢٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، قَالَ :فَإِنَّهَا لاَ تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کر دی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اُس کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٢٢٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَعَطَاءٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْعَبْدِ :إذا شهدوا شهادة لم يقيموها حتى يُعتَق ويسلم اليهودى والنصرانى ، فَشَهَادَتُهُمْ جَائِزَةٌ.

(۲۲۲۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہودی، نصرانی اور غلام کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے کوئی گواہی دی جس کو وہ قائم نہ کر سکے (یعنی دو ہو گئی) یہاں تک کہ غلام آزاد ہو گیا اور یہودی اور نصرانی مسلمان ہو گئے تو ان کی گواہی جائز ہو گی تو اُن کی گواہی درست ہے۔

(۲۳۲) فِي الإِشهادِ يُشهِد رجلين أو أكثر

نوٹس دیتے وقت دو یا زیادہ لوگوں کو گواہ بنایا جائے گا

(۲۲۲٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ : أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا : إِنِّي أَمَّنْتُكُمْ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَكَنَائِسِكُمْ أَنْ تُخَرَّبَ ، أَوْ تُكسر مَا لَمْ تُحْدِثُوا ، أَوْ تُؤْوُوا مُحْدِثًا مَغِيلَةً ، فَإِنْ أَنْتُمْ أَحْدَثْتُمْ ، أَوْ أَوَيْتُمْ مُحْدِثًا مَغِيلَةً ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْكُمُ الذِّمَّةُ ، وَإِنَّ عَلَيْكُمْ إِنْزَالَ الضَّيْفِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّ ذِمَّتَنَا بَرِيئَةٌ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ . شَهِدَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ وَقُضَاعِي بْنُ عَامِرٍ وَكَتَبَ. (سعيد بن منصور ۲٦۰۵)

(۲۲۲٦٦) حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دیر طیایا کے لوگوں کو لکھا کہ میں نے تمہارے خون، اموال اور عبادت گاہوں کو امان دی ہے کہ اُن کو برباد نہ کیا جائے اور نہ توڑا جائے، جب تک کہ تم لوگ کوئی نیا کام نہ کیئے جاؤ یا تم کسی قاتل کو ٹھکانہ دو، پس اگر تم نے کوئی کام کیا یا کسی قاتل کو ٹھکانہ دیا تو پھر میں تمہارے ذمہ سے بری ہوں، تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم مہمان کی تین دن مہمان نوازی کرو، بے شک ہم لشکر کی غلطی، لغزش سے بری ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور قضاعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی (گواہ بنے) اور اس کو لکھ لیا گیا۔

(۲۲۲٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِكَاتِبٍ يَكْتُبُ بَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ يُشْهِدُ أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ فَنَهَاهُ ، ثُمَّ مَرَّ بَعْدُ فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَطَعْت اللَّهَ وَعَصَيْتُك.
وَكَانَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ : شَهِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ وَمُعَيْقِيبٌ. وَكَانَ فِي صَدَقَةِ عَلِيٍّ شَهِدَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَكَتَبَ.

(۲۲۲٦۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو لوگوں کے درمیان بیٹھا لکھ رہا تھا۔ اور وہ دو سے زیادہ گواہ بنا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو منع فرمایا، پھر کچھ دیر بعد گذرے (تو وہ وہی کام کر رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا؟ اس شخص نے کہا: میں نے اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی نافرمانی۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے متعلق تھا، حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ نے گواہی دی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے متعلق فلاں بن فلاں نے گواہی دی تھی۔ اور فلاں نے تحریر کیا۔

(۲۲۲٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ : لَمَّا أَجْلَى الْحَجَّاجُ أَهْلَ الأَرْضِ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ بِكِتَابٍ زَعَمَتْ أَنَّ الَّذِي أُعْتِقَ أَبُوهَا : هَذَا مَا اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ فُلاَنِ بن فلان ، اشْتَرَى مِنْهُ فَتَاهُ دِينَارًا أَوْ دِرْهَمًا بِخَمْسِمِئَةِ دِرْهَمٍ بِالْجَيِّدِ وَالطَّيِّبِ وَالْحَسَنِ ، وَقَدْ دَفَعَ إِلَيْهِ الثَّمَنَ وَأَعْتَقَهُ لِوَجْهِ اللهِ ، فَلَيْسَ لأَحَدٍ عَلَيْهِ سَبِيلٌ إِلاَّ سَبِيلَ الْوَلاَءِ ، فَشَهِدَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَزِيَادٌ.

(۲۲۲۷۱) حضرت موسیٰ بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حجاج نے اہل علاقہ کو جلاوطن کیا، میرے پاس ایک خاتون مکتوب لے کر آئی، اُس کا خیال تھا کہ اُس کا والد آزاد کیا گیا ہے۔ (کہنے لگی) یہ وہ ہے جس کو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فلاں بن فلاں سے خرید اُس نے ایک نوجوان سے دینار یا درہم کے بدلے میں خریدا پانچ سو درہم کے بدلے میں جو جید، عمدہ اور اچھے تھے۔ اور اُس کو ثمن بھی دے دیا، اور اُس کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا، پھر کسی کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے سوائے ولاء کے راستے کے۔ پس گواہی دی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عامر اور زیاد نے۔

(۲۳۳) الرّجل یشتری السّلعة وبها عیبٌ

کوئی شخص سامان خریدے اور اس میں عیب ہو

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ عِنْدَهُ وَبِهَا عَيْبٌ وَحَدَثَ بِهَا عَيْبٌ آخَرُ ، قَالَ :أَبْطَلَ الآخَرُ الأَوَّلَ.

(۲۲۲۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس میں عیب ہو، اور مشتری کے پاس آکر اس میں ایک اور عیب پیدا ہو جائے تو دوسرا عیب پہلے عیب کو باطل کر دے گا (اُس کو واپس کرنے کا اختیار نہیں ہے)۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا حَدَثَ عِنْدَهُ دَاءٌ غَيْرُ الَّذِي دُلِّسَ فَإِنَّهُ يَمْضِي عِنْدَهُ وَيَضَعُ عَنْهُ مَا يَضَعُ ذَلِكَ الدَّاءُ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۲۲۷۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس میں کوئی نئی بیماری پیدا ہو جائے جو اُس کے علاوہ ہو جو اُس سے چھپائی گئی تو بیماری کی وجہ سے جتنے پیسے کم کیے جاتے ہیں وہ کم کر دے گا۔

(۲۲۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :رُدَّ الدَّاءُ بِدَائِهِ ، فَإِنْ حَدَثَ عَيْبٌ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۲۲۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیماری کو بیماری کے بدلے واپس کر دیا جائے گا، اور اگر نیا عیب پیدا ہو جائے تو مشتری کے مال میں شمار ہوگا، اور بائع مشتری کو عیب کی قیمت واپس کرے گا۔

(۲۲۲۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۲۲۷۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مشتری کے مال میں سے شمار ہوگا اور بائع عیب کی قیمت واپس کرے گا۔

(۳۳٤) الرّجل یشتری الشّیء بکذا و کذا یبیعه مرابحةً فیزداد

کوئی شخص اتنے اتنے کی چیز خریدے اور اُس کو پھر مرابحۃً فروخت کرے، پس وہ زیادہ وصول کر لے

(۲۲۲۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِقَوْمٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَوْبٌ ، أُرَاهُ قَالَ : بُرْد ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ : بِكَمِ ابْتَعْت ؟ أُرَاهُ قَالَ : هُوَ بِزِيَادَةٍ عَلَى ثَمَنِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَبْت ، وَفِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْتَعْته بِكَذَا وَكَذَا بِدُونِ مَا كَانَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ. (ابوداؤد ۱٦۴)

(۲۲۲۷٦) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک شخص ایک قوم کے پاس سے گذرا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اُس کے پاس کپڑا تھا، جس کی قیمت اُس نے حقیقی قیمت سے زائد بتلائی، راوی کہتے ہیں کہ وہ چادر تھی۔ قوم کے لوگوں میں سے بعض نے اُس سے پوچھا: کتنے کا فروخت کر رہا ہے؟ میرا گمان ہے اُس نے قیمت سے زائد بتلایا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اُن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ پھر وہ لوٹا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اِس کو اتنے اتنے کا فروخت کیا جتنے کا یہ تھا اُس کے علاوہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زیادہ وصول کیا ہے اُس کو صدقہ کر دے۔

(۳۳۵) السّلم فِي اللّحمِ والرّؤوسِ

گوشت اور سری میں بیع سلم کرنا

(۲۲۲۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي اللَّحْمِ.

(۲۲۲۷۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ گوشت میں بیع سلم کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الرُّؤُوسِ إذَا أَرَاهُ قَدْرًا مَعْلُومًا.

(۲۲۲۷۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سریوں کی مقدار معلوم ہو تو بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ أبي عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُوس: أَنَّهُ كَرِهَ اللَّحْمَ بِالْقَدِيدِ نَسِيئَةً.

(۲۲۲۷۹) حضرت طاؤس گوشت کی ادھار بیع اُس گوشت کے ساتھ (جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کیا گیا ہو) ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي اللَّحْمِ إذَا كَانَ لَهُ حَدٌّ يُعْلَمُ.

(۲۲۲۸۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ گوشت کی بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ اُس کی مقدار (حد) معلوم ہو۔

(۲۳٦) التِّجارة فِي السّابِرِيِّ

سابریؔ کپڑے کی بیع کا حکم

(۲۲۲۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ وَالسَّابِرِيِّ الرَّقِيقِ وَالتِّجَارَةَ فِيهِمَا.

(۲۲۲۸۱) حضرت طاؤس ریشم اور باریک کپڑے کے پہننے اور اُس کی خرید وفروخت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَزْهَرَ سَأَلَ عَطَاءً عَنْ بَيْعِ الْخُمُرِ الرِّقَاقِ فَكَرِهَهَا.

(۲۲۲۸۲) میں نے ازہر کو عطاء سے باریک پردہ کی بیع کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا آپ ؒ نے اُس کو ناپسند کیا۔

(۲۲۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :الْحَرِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّابِرِيِّ.

(۲۲۲۸۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سابری کپڑے (باریک کپڑے) سے بہتر ہے ریشم پہن لیا جائے۔

(۲۳۷) العبد بين رجلينِ يعتِقه أحدهما

غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے

(۲۲۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :فِي عَبْدٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ :عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ بَقِيَّتَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سَعَى الْعَبْدُ فِي رَقَبَتِه ، وَكَانُوا شُرَكَاءَ فِي الْوَلَاءِ.

(۲۲۲۸۴) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے فرماتے ہیں کہ اس پر لازم ہے کہ باقی غلام کو بھی آزاد کرے (خرید کر) اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو غلام اپنی گردن کے بدلہ میں سعی کرے۔ پھر وہ دونوں اُس غلام کی ولاء میں شریک ہوں گے۔

(۲۲۲۸٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنْ كَانَ مُوسِرًا ضَمِنَ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۲۸۵) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ آزاد کرنے والا مالک اگر مالدار ہے تو ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن ہوگا اور غلام کی ولاء اُسی کو ملے گی۔ اور اگر وہ غریب ہے تو غلام خود کوشش کرے گا (بقیہ قیمت کی) اور ولاء اُن دونوں کو ملے گی۔

(۲۲۲۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَسْعَى الْعَبْدُ وَالْوَلَاءُ يَكُونُ لِلَّذِي أَعْتَقَ.

(۲۲۲۸۶) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ غلام دوسرے مالک کے لئے قیمت میں خود کوشش کرے گا، اور ولاء اُس کو ملے گی جس

نے اِس کو آزاد کیا ہے۔

(۲۲۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا قَالَ :الْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا يَعْنِي إذَا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ.

(۲۲۲۸۷) حضرت حماد سے مروی ہے کہ اگر غلام دو مالکوں کے درمیان مشترک ہو اور اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کردے تو غلام دوسرے کے لئے قیمت میں کوشش کرے گا اور ولاء دونوں کو ملے گی۔

(۲۲۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلَّذِي أَعْتَقَ سَعَى الْعَبْدُ ، أَوْ لَمْ يَسْعَ.

(۲۲۲۸۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں غلام قیمت میں کوشش کرے یا نہ کرے ولاء اُسی کو ملے گی جس نے آزاد کیا ہے۔

(۲۳۸) فِي الحبسِ فِي الكفالةِ

کفالت میں کفیل کو قید کرنا

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَبِيبٌ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَى رَأْسِ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ حَبَسَ ابْنَهُ عَبْدَ اللهِ فِي كَفَالَةٍ لِرَجُلٍ كَفَلَ لَهُ بِنَفْسِهِ.

(۲۲۲۸۹) حضرت شریح ؒ نے حبیب کے بیٹے عبداللہ کو ایک شخص کی کفالت میں جس کے لئے وہ کفیل بنفس بنا تھا قید کردیا تھا۔

(۲۳۹) فِي الرّجلِ يقاطِع مملوكه على الضّريبةِ

کوئی شخص اپنے غلام سے علیحدگی اختیار کرلے اُس مال پر جو وہ مقرر حصہ ادا کرتا ہے

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:إذَا كَانَ الْغُلاَمُ فِي الضَّرِيبَةِ فَاشْتَرَى بَيْعًا فَفِي رَقَبَتِهِ. وَقَالَ حماد :إذا أذن مولاه في البيع ؛ ففي رقبته.

(۲۲۲۹۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام ایسا ہو تو جو خراج کا مقرر حصہ ادا کرتا ہے وہ کوئی بیع کرے تو وہ معاملہ اُسی کی گردن پر ہے۔ حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مالک نے اُس کو بیع کی اجازت دی ہے تو پھر آقا کی گردن میں ہے۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ :إنَّ الرَّجُلَ إذَا قَاطَعَ مَمْلُوكَهُ عَلَى الضَّرِيبَةِ ، فَقَدْ أَذِنَ لَهُ.

(۲۲۲۹۱) حضرت حارث ؓ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مالک غلام سے مقررہ خراج پر علیحدگی اختیار کرلے تو یہ اُس کو بیع کی اجازت دینا ہے۔

(۲٤٠) فِي الْمدبّرِ مِن أين هو ؟

مدبّر کتنے مال سے آزاد شمار ہوگا

(۲۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۲) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مدبر ثلث مال میں سے آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۳) حضرت حسن ؓ اور حضرت محمد ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَأَنَّ عَامِرًا كَانَ يَجْعَلُهُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۴) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے اور حضرت عامر ؒ نے مدبّر کو ثلث مال میں سے آزاد شمار فرمایا۔

(۲۲۲۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :هُوَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَقَالَ مَسْرُوقٌ : هُوَ فَارِغٌ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۲۹۵) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ وہ ثلث مال میں سے آزاد شمار ہوگا، اور حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں وہ جمیع مال میں سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَش وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں مدبر ثلث مال میں سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ. (عبدالرزاق ١٦٦٥٧)

(۲۲۲۹۷) حضرت ابوقلابہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدبر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں مدبّر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۹) حضرت شریح ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں مدبر جمیع مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۱) حضرت حماد سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ وَالنُّعْمَانِ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں مدبر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۳) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲٤١) مَنْ قَالَ الكفن مِن جمِيعِ المالِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا

(۲۲۳۰٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : فِي الْكَفَنِ أَنَّهُ مِنْ رَأْسِ جُمْلَةِ الْمَالِ ، لَيْسَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۴) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا ثلث مال میں سے نہیں۔

(۲۲۳۰٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۵) حضرت ابراہیم سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الْمَالُ كَثِيرًا فَمِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلاً فَمِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر مال زیادہ ہوتو پھر کفن جمیع مال سے ہوگا اور اگر مال قلیل ہو تو ثلث مال میں سے ہوگا۔

(۲۲۳۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۷) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کفن جمیع مال میں سے ہوگا۔

(۲۲۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۸) حضرت مجاہد سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ رَأْسِ جُمْلَةِ الْمَالِ ، لاَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَلاَ مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۲۳۰۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔ ثلث یا اس کے علاوہ سے نہیں۔

(۲۲۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالحَسن ، قَالاَ : الكفن مِنْ

جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۰) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۱) حدثنا وكيع ، عن سعيد بن المسيب ، عن قتادة ، عن خِلاس ، قَالَ :الكفن من الثلث.

وقال سعيد بن المسيب :من جميع المال.

(۲۲۳۱۱) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ کفن ثلث مال سے دیا جائے گا۔اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کفن جمیع مال سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عن عيسى ، عن الشعبي ، قَالَ :الكفن من جميع المال.

(۲۲۳۱۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِد ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۵) حضرت ابوقلابہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ مِنْ نَصِيبِهَا.

(۲۲۳۱۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عورت کا کفن اُس کے حصہ کے مال سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أبي معشر ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

(۲۲۳۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :تُكَفَّنُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۱۹) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ کفن ثلث مال سے دیا جائے گا۔

(۲٤۲) مَنْ قَالَ اللَّقِيط حرٌّ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ راستہ میں پڑا ہوا نومولود بچہ اگر ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ :أَنَّ رَجُلاً الْتَقَطَ لَقِيطًا فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا فَأَعْتَقَهُ.

(۲۲۳۲۰) حضرت زہیر سے مروی ہے کہ ایک شخص کو نومولود بچہ پڑا ہوا ملا وہ اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو آزاد فرما دیا۔ (اُس کو غلام شمار نہیں فرمایا)

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سُنَيْنًا أَبَا جَمِيلَةَ يَقُولُ : وَجَدْت مَنْبُوذًا فَذَكَرَهُ عَرِيفِيٌّ لِعُمَرَ ، فَأَتَيْته فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، وَوَلاَؤُهُ لَكَ وَرَضَاعُهُ عَلَيْنَا. (امام مالك ١٩)

(۲۲۳۲۱) حضرت سنین ابو جمیلہ فرماتے ہیں مجھے ایک بچہ ملا۔ میرے واقف کار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ آزاد ہے اور اُس کی ولاء تمہارے لئے ہے اور اُس کی پرورش ہمارے ذمہ ہے۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي اللَّقِيطِ ، قَالَ : نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى أَنْ يَكُونَ حُرًّا ، فَهُوَ حُرٌّ ، وَإِنْ نَوَى أَنْ يَكُونَ عَبْدًا ، فَهُوَ عَبْدٌ.

(۲۲۳۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملے اُس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اٹھانے والے نے آزادی کی نیت کی ہو تو وہ آزاد ہے اور اگر غلامی کی نیت کی ہو تو وہ غلام ہے۔

(۲۲۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نومولود بچہ اگر ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ لاَ يُسْتَرَقُّ.

(۲۲۳۲۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہیں گرا ہوا بچہ ملے تو اس کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۲۳۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نومولود بچہ اگر پڑا ہوا ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْتَقَ لَقِيطًا.

(۲۲۳۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملا تھا اُس کو آزاد فرما دیا۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ اللَّقِيطِ ؟ فَقَالاَ : هُوَ حُرٌّ. قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ.

(۲۲۳۲۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے نومولود بچہ جو پڑا ہو ملے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا وہ آزاد شمار ہوگا۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے پوچھا کہ یہ کس سے مروی ہے

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا حسن بصری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(٢٢٣٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسَيْحٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ ، فَوَجَدْتُ لَقِيطًا فَأَتَيْتُ بِهِ عَلِيًّا فَأَلْحَقَهُ فِي مَائِهِ. (عبدالرزاق ١٣٨٤١)

(٢٢٣٢٩) حضرت تمیم بن مسیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا میری کوئی اولاد نہ تھی مجھے نومولود بچہ پڑا ہوا ملا۔ میں اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو محلّہ والوں کے ساتھ ملا دیا۔

(٢٢٣٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَوْطٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : هُمْ مَمْلُوكُونَ.

(٢٢٣٣٠) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

(٢٢٣٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ وَلَدَ زِنًا أَلْحَقَهُ عَلِيٌّ فِي مَائِهِ.

(٢٢٣٣١) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے راستہ میں ولد الزنا پڑا ہوا دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو محلّہ والوں کے ساتھ ملا دیا۔

(٢٢٣٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ : أَنَّ اللَّقِيطَ حُرٌّ.

(٢٢٣٣٢) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اہل مکہ کو تحریر فرمایا: نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملے وہ آزاد شمار ہوگا۔

(٢٤٣) فِي المواصفةِ فِي البيعِ

غیر موجود چیز کی صرف صفت اور کیفیت بیان کر کے فروخت کرنا

(٢٢٣٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوَاصِفَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَةِ لَيْسَ عِنْدَهُ.

(٢٢٣٣٣) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی سامان کا وصف بیان کر کے اُس کو فروخت کرے جو اُس کے پاس نہیں ہے۔

(٢٢٣٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُوَاصَفَةَ.

(٢٢٣٣٤) حضرت حسن رحمہ اللہ وصف بیان کر کے بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے جبکہ چیز غیر موجود ہو۔

(٢٢٣٣٥) حَدَّثَنَا أزهر ، عن ابن عون ، عن محمد : أنه كرهها.

(٢٢٣٣٥) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :الرَّجُلُ يَقُولُ : اشْتَرِ هَذَا الْبَيْعَ وَأَشْتَرِيهِ مِنْك فَكَرِهَهُ.

(۲۲۳۳٦) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص یوں کہتا ہے: تو اس بیع کو خرید لے میں اس کو خریدوں گا تجھ سے۔ (تو ایسا کرنا کیسا ہے؟) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٣٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بنِ أَبِي الْفَضْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالْحُرِّيَّةِ فَيَقُولُ :لَيْسَ عِنْدِي ، فَيَقُولُ :اشْتَرِهِ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ مِنْك ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :هَذِهِ الْمُوَاصَفَةُ.

(۲۲۳۳۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ ریشم کا ریٹ لگاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ ریشم میرے پاس نہیں ہے۔ اور وہ کہتا ہے: اس کو خرید لے یہاں تک کہ میں اس کو تجھ سے خرید لوں گا؟ آپ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا اور فرمایا یہ بیع مواصفہ ہے۔

(٢٢٣٣٨) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۳۳۸) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اس بیع میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٢٣٣٩) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِطَاوُوسٍ :الرَّجُلُ يُسَاوِمُنِي السِّلْعَةَ وَلَيْسَتْ عِنْدِي فَيَقُولُ :اشْتَرِ وَأَشْتَرِي مِنْك ، وَلَوْلاَ مَكَانَهُ مَا اشْتَرَيْتُهَا؟ فَكَرِهَهُ طَاوُوس.

(۲۲۳۳۹) حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے دریافت کیا: ایک شخص نے مجھ سے ایسے سامان کی قیمت لگائی جو میرے پاس نہیں ہے۔ اور وہ کہتا ہے اس کو خرید لے میں تجھ سے خرید لوں گا۔ اور اگر اُس کی جگہ ہوتا تو میں اُس کو نہ خریدتا؟ حضرت طاؤس نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٣٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :اشْتَرِي هَذَا الْبُزَّ وَأَشْتَرِيهِ مِنْك فَكَرِهَهُ.

(۲۲۳۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے سے یوں کہے: تو اس کپڑے کو خرید لے میں اس کو تجھ سے خرید لوں گا۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٤) بيع اللّبنِ فِي الضّروعِ

تھنوں میں دودھ کی بیع کرنا

(٢٢٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَبْتَاعُوا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِ الْغَنَمِ ، وَلاَ اللَّبَنَ فِي الضُّرُوعِ.

(۲۲۳۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں بھیڑ کی پشت پر اون کی بیع مت کرو (یعنی پہلے اس کو اتار لو) اور تھنوں میں دودھ کی بیع مت کرو۔

(۲۲۳٤۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زُفَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شِرَاءِ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ ؟ فَنَهَانِي عَنْهُ.

(۲۲۳۴۲) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھنوں میں موجود دودھ کی خریداری کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اِس سے منع فرمادیا۔

(۲۲۳٤۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ ، وَعَمَّا فِي ضُرُوعِهَا إلاَّ بِكَيْلٍ.

(۲۲۳۴۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود بچہ کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو جائے۔ اور تھنوں میں موجود دودھ کی بیع سے منع فرمایا مگر وزن کر کے۔

(۲۲۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ إلاَّ كَيْلاً.

(۲۲۳۴۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ تھنوں میں موجود دودھ کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے جب تک ان کو نکال کر کیل نہ کر لیا جائے۔

(۲۲۳٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِ الشَّاءِ.

(۲۲۳۴۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بکری کے تھنوں میں موجود دودھ کو خریدنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْمٍ كَانُوا يَبْتَاعُونَ أَلْبَانَ الْبَقَرِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ، ثُمَّ يَبْتَاعُونَهَا ؟ فَقَالَ : لاَ تَصْلُحُ إلاَّ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۳۴۶) حضرت وہب بن عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اُس قوم کے مقررہ دنوں تک کے دودھ کو خرید کر اس کو آگے فروخت کر دیتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ بیع تب ہی درست ہوگی جب ہاتھوں ہاتھ ہو۔

(۲۲۳٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابِ ، سَمِعَهُ مِنْ حبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ ، أو سمن في لبن. (ابو داؤد ۱۸۳۔ دار قطنی ۳۵)

(۲۲۳۴۷) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں میں دودھ کی بیع اور دودھ میں گھی کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۳٤٨) حَدَّثَنَا ابن فضيل ، عن مغيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كان يكره أن يشترى اللبن فى ضرع الشَّاةِ.

(۲۲۳۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بکری کے تھنوں میں موجود دودھ کی بیع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۳٤٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ

وَمُجَاهِدٍ :أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ.

(۲۲۳۴۹) حضرت ابراہیم ؒ، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ؒ تھنوں میں دودھ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٥) فِي الإِمَامِ العَادِلِ

امام عادل (عادل بادشاہ) کا بیان

(٢٢٣٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدْنًا حَوْلَهُ الْبُرُوجُ وَالْمُرُوجُ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ، لاَ يَسْكُنُهُ، أَوْ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۲۲۳۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اُس کے اردگرد محل میں ہے اور سبزہ ہے، اُس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اُس میں نبی، صدیق، شہید اور عادل بادشاہ کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔

(٢٢٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :ثَلاَثَةٌ لاَ يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِنَّ إِلاَّ مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نفاقه :إِمَامٌ مُقْسِطٌ ، وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ ، وَذُو الشَّيْبَةِ فِي الإِسْلاَمِ. (طبرانی ۷۸۱۹)

(۲۲۳۵۱) حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کے حق کی ادائیگی میں استخفاف صرف کھلا منافق ہی کرسکتا ہے۔ ایک امام عادل، دوسرا بھلائی کا درس دینے والا (استاد) اور تیسرے وہ جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوگیا ہو۔

(٢٢٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :لَعَمَلُ إِمَامٍ عَادِلٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ سِتِّينَ سَنَةً.

(۲۲۳۵۲) حضرت قیس بن عُباد سے مروی ہے عادل بادشاہ کا ایک دن کا عمل تمہارے ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

(٢٢٣٥٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ غَيْرُ الْغَالِي فِيهِ وَلاَ الْجَافِي عَنْهُ ، وَإِكْرَامُ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(۲۲۳۵۳) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے احترام اور اکرام میں سے ہے، بوڑھے مسلمان کا احترام کرنا، اور اُس حامل قرآن کا احترام جو حد سے تجاوز کرنے والا بھی نہ ہو اور اُس کی تلاوت کو ترک کرنے والا بھی نہ ہو اور عادل بادشاہ کا اکرام کرنا۔

(٢٢٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِمَامُ الْعَادِلُ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

(ابن ماجه ۱۷۵۲۔ احمد ۲/ ۳۰۴)

(۲۲۳۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عادل بادشاہ کی دعا رَدّ نہیں کی جاتی۔

(٢٤٦) الرّجل يحفِر البئر فِي دارِهِ

کوئی شخص اپنے گھر میں کنواں کھود لے

(٢٢٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي قَوْمٍ أَرَادُوا أَنْ يَحْفِرُوا فِي دَارِهِمْ حُشًّا أَوْ حَمَّامًا ، قَالَ :مِلْكُهُمْ يَصْنَعُونَ فِيهِ مَا شَاؤُوا.

(۲۲۳۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے گھروں میں باغ اور حمام بنانا چاہتے ہوں کہ "یہ جگہ ان کی ملک ہے وہ اس میں جو چاہے کر سکتے ہیں"۔

(٢٢٣٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ :أَنَّهُ سَدَّ بِئْرًا حَفَرَهَا جَارُهُ خَلْفَ حَائِطِهِ.

(۲۲۳۵٦) حضرت ابن اشوع نے وہ کنواں بند کروادیا جس کو اُن کے پڑوسی نے اُن کی دیوار کے پیچھے کھود دیا تھا۔

(٢٢٣٥٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي حَائِطٍ فِي دَارِ قَوْمٍ ، قَالَ :إنْ شَاءَ نَقَبَ فِيهِ بَابًا.

(۲۲۳۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ نے ایک قوم کے گھر کی دیوار کے بارے میں فرمایا: (تمہاری دیوار ہے) اگر صاحب دار چاہے تو اس میں ایک دروازہ بنا سکتا ہے۔

(٢٢٣٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَضَارُّوا فِي الْحَفْرِ. (ابو داؤد ٤٠٨- بيهقى ١٥٦)

(۲۲۳۵۸) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواں کھود کر ایک دوسرے کو نقصان مت پہنچاؤ۔

(٢٤٧) فِي رجلٍ قَالَ لِغلامِهِ إن فارقت غرِيمِي فأنت حرٌّ

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے: اگر تو میرے قرض خواہ سے علیحدہ ہوا تو، تو آزاد ہے

(٢٢٣٥٩) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِغُلاَمِهِ :الْزَمْ فُلاَنًا فَإِنْ فَارَقْته فَأَنْتَ حُرٌّ ، فَقَالَ : اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ فَارَقْته ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ مَكَّةَ فَأَجَازَ عِتْقَهُ ، قَالَ : فَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۲۳۵۹) حضرت عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا، فلاں کے ساتھ رہ اور اگر تو اُس سے جُدا ہو گیا تو آزاد ہے، غلام نے کہا گواہ رہو میں اُس سے جدا ہو گیا تھا۔ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا جو اُس وقت مکہ کے امیر تھے۔ آپ نے اُس کی آزادی کا فیصلہ فرمادیا۔ فرمایا: حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

(٢٢٣٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يَعْتِق.

(۲۲۳۶۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے تھے وہ غلام آزاد نہ ہوگا۔

(٢٤٨) الرّجل يدّعِي شهادة القاضِي أو الوالِي

اگر کوئی شخص (مدعی یا مدعی علیہ) قاضی سے گواہی دینے کا مطالبہ کریں

(٢٢٣٦١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ادَّعَيَا شَهَادَتَهُ ، فَقَالَ لَهُمَا عُمَرُ : إِنْ شِئْتُمَا شَهِدْتُ وَلَمْ أَقْضِ بَيْنَكُمَا ، وَإِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ وَلَمْ أَشْهَدْ.

(۲۲۳۶۱) حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر گئے، دونوں نے اُن سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں گواہی دیتا ہوں مگر پھر میں فیصلہ نہیں کروں گا، اور اگر تم چاہو کہ میں فیصلہ کروں تو پھر میں گواہی نہیں دوں گا۔

(٢٢٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَأَتَتْهُ بِشَاهِدٍ ، قَالَ : ائْتِينِي بِشَاهِدٍ آخَرَ ، قَالَتْ : أَنْتَ شَاهِدِي ، فَاسْتَحْلَفَهَا وَقَضَى لَهَا.

(۲۲۳۶۲) حضرت عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک خاتون حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس ایک گواہ لے کر حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا ایک گواہ اور لاؤ۔ عورت نے کہا آپ میرے گواہ ہیں۔ آپ نے اُس خاتون سے قسم لی اور اُس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(٢٢٣٦٣) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن إسماعيل بن سالم ، عن الشعبى ، قَالَ : لاَ أجمع أن أكون قاضياً وشاهدا.

(۲۲۳۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں دونوں کو اکٹھا نہیں کرتا کہ میں قاضی بھی بنوں اور گواہ بھی۔

(٢٢٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ ، فَأَشْهَدَ عليه شَاهِدَيْنِ ، فَاسْتَقْضَى أَحَدَ الشَّاهِدَيْنِ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ يُخَاصِمُ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ ، فَجَاءَ الآخَرُ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ ، ثُمَّ قَالَ لِشُرَيْحٍ : أَنْتَ تَشْهَدُ لِي ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : ائْتِ الأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ. (بيهقى ١٠)

(۲۲۳۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کا مال دوسرے کے ذمہ تھا۔ اُس نے دو گواہ پیش کردیئے۔ پھر دو گواہوں میں سے ایک سے فیصلہ کروانا چاہا؟ پھر دوسرا شخص آیا اُس کے ساتھ ایک گواہ تھا، اُس نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے کہا: آپ میرے حق میں گواہی دیں، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر کو بلا کر لاؤ۔ تاکہ میں گواہی دے سکوں (یعنی پھر میں قاضی یا فیصل نہیں بنوں گا)

(٢٤٩) فِي شِرَاءِ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ

زرگروں کی مٹی کی بیع کا بیان

(٢٢٣٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تُرَابَ الصَّوَّاغِينَ ، يَعْنِي : شِرَاءَهُ.

(۲۲۳۶۵) حضرت عطاء ؒ سنار کی مٹی (زرگر کی مٹی) کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٣٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِيَ تُرَابَ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَتُرَابَ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ.

(۲۲۳۶۶) حضرت حسن ؓ زرگر کی مٹی کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔ مگر یہ کہ سونے کی مٹی کو چاندی کے ساتھ اور چاندی کی مٹی کو سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے۔

(٢٢٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ شِرَاءِ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ ؟ فَكَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ غَرَرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانَ أَبِي يَشْتَرِيهِ بِالْعُرُوضِ.

(۲۲۳۶۷) حضرت محمد بن ابو جعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے زرگر کی مٹی کے خرید نے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے اُس کی بیع کو ناپسند فرمایا اور فرمایا یہ دھوکہ ہے۔ حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں میرے والد اُس کو سامنے کے بدلے فروخت کرتے تھے۔ (بیع کرتے تھے)

(٢٢٣٦٨) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى تُرَابُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَتُرَابُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ.

(۲۲۳۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، سونے کی مٹی کی بیع چاندی کے ساتھ اور چاندی کی مٹی کی سونے کے ساتھ بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٥٠) رجل يبيع الطّعام ، على من يكون أجر الكيّال؟

کوئی شخص کھانا (گندم) خریدے، تو کیل کرنے والے کی اجرت کس پر ہوگی

(٢٢٣٦٩) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ بَرْدَانَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : كُنْتُ بِعْت مِنْ رَجُلٍ طَعَامًا ، فَأَعْطَى الرَّجُلُ أَجْرَ الْكَيَّالِ ، فَسَأَلْت الشَّعْبِيَّ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : أَعْطِهِ أَنْتَ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَيْك.

(۲۲۳۶۹) حضرت بردان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو گندم فروخت کی اُس شخص نے کیل کرنے والے کی اجرت خود دے

دی، میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا اجرت تم ادا کرو، بے شک اُس کی ادائیگی تم پر ہے۔

(۲۵۱) جعل الآبِقِ

بھگوڑے غلام کی مزدوری

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَوِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ :مَازِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُوجَدُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ دِينَارًا أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۲۳۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ یہی سنتے آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاگے ہوئے غلام کے بارے میں جو کہ حرم سے باہر پکڑا جائے ایک دینار یا دس درہم کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ :أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ عَبْدًا آبِقًا بِعَيْنِ التَّمْرِ ، فَجَاءَ بِهِ ، فَجَعَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۱) حضرت ابوعمرو الشیبانی رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص کو بھگوڑا غلام عین التمر میں ملا، وہ اُس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس میں چالیس درہم متعین کیے۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شعيب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ فِي جُعْلِ الآبِقِ دِينَارًا ، أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۲) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کی مزدوری ایک دینار یا بارہ درہم بنائے۔

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۳۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۳۷۴) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي جُعْلِ الآبِقِ إِذَا أُخِذَ عَلَى مَسِيرَةِ ثَلاَثٍ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ.

(۲۲۳۷۴) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فیصلہ کیا کہ اُس بھگوڑے غلام کی مزدوری جس کو تین دن کی مسافت سے پکڑا ہو تین دینار ہیں۔

(۲۲۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ :أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي جُعْلِ الآبِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کی مزدوری کے بارے میں چالیس درہم کا فیصلہ کیا۔

(۲۲۳۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُرَيْسٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ

بِجُعْلِ الآبِقِ.

(٢٢٣٧٦) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں بھگوڑے غلام کو پکڑنے کی مزدوری دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ.

(٢٢٣٧٧) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمان (بھگوڑے غلام کو پکڑ کر) مسلمان کو واپس لوٹا دے گا۔

(٢٢٣٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: أُعْطِيتُ الْجُعْلَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(٢٢٣٧٨) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ کے دور میں نے چالیس درہم مزدوری دی۔

(٢٢٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أُخِذَ فِي الْمِصْرِ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ ، وَإِذَا أُخِذَ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ فَأَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(٢٢٣٧٩) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام شہر کے اندر پکڑا جائے تو دس درہم اور اگر شہر سے باہر پکڑا جائے تو چالیس درہم مزدوری ہے۔

(٢٢٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ: أَنَّهُ قَالَ فِي الآبِقِ: يُؤْخَذُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ.

(٢٢٣٨٠) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ بھگوڑا غلام اگر پکڑا جائے، تو مسلمان بغیر مزدوری کے مسلمان کو واپس کردے۔

(٢٢٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الآبِقِ إِذَا جِيءَ بِهِ خَارِجًا من الْحَرَمِ دِينَارًا.

(٢٢٣٨١) حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ اور حضرت عمرو بن دینار ؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ بھاگے ہوئے غلام کی مزدوری جب کہ وہ خارج حرم سے پکڑا کر لایا گیا ہو تو ایک دینار مقرر کی ہے۔

(٢٢٣٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَتَجْتَعِلُ فِي الآبِقِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : الْحُرُّ ؟ قَالَ : لاَ.

(٢٢٣٨٢) حضرت عبدالکریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عقبہ ؒ سے دریافت کیا: کیا آپ بھگوڑے غلام کی مزدوری دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا اور آزاد کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

(٢٢٣٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ لَمْ يُعْطِهِ جُعْلاً فَلْيُرْسِلْهُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي أَخَذَهُ.

(٢٢٣٨٣) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اُس کو پکڑنے کی مزدوری نہ دے تو اُس کو جہاں سے پکڑا ہے وہیں پر چھوڑ آؤ۔

(٢٥٣) فِي الوالِي والقاضِي يهدى إليهما

قاضی اور والی کا ہدیہ وصول کرنا

(٢٢٣٨٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْقَاضِي إِذَا أَخَذَ هَدِيَّةً ، فَقَدْ أَكَلَ السُّحْتَ ، وَإِذَا أَخَذَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ.

(٢٢٣٨٤) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں قاضی اگر ہدیہ وصول کرے تو اُس نے حرام کھایا اور اگر وہ رشوت لے تو کفر تک پہنچ گیا۔

(٢٢٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ وَبِيَدِهِ قَارُورَةٌ فَقَالَ : مَا أَصَبْتُ بِهَا مُنْذُ دَخَلْتُهَا إِلاَّ هَذِهِ ، أَهْدَاهَا إِلَيَّ دِهْقَانٌ.

(٢٢٣٨٥) حضرت معاذ بن العلاء اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیا اور اُن کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے خلیفہ بنا ہوں مجھے صرف یہ ایک ہدیہ ملا ہے جو مجھے ایک دہقان نے بھیجا ہے۔

(٢٢٣٨٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : أَهْدَى الأَصْبَهْبَذُ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، أَوْ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنْ كَانَ يُهْدِي لَكَ وَأَنْتَ بِالْجَزِيرَةِ فَاقْبَلْهَا مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَاحْسِبْهَا لَهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

(٢٢٣٨٦) حضرت یوسف بن مہاجر سے مروی ہے کہ لشکر کے قائد نے عبدالحمید کو چالیس ہزار یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ ہدیہ بھیجا۔ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو تحریر کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا: اگر آپ کو ہدیہ اُس وقت ملا ہے جب جزیرہ میں تھے تو پھر قبول کرلو، وگرنہ میں اس کو اُس کی طرف سے خراج شمار کروں گا۔

(٢٢٣٨٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ سُحْتٌ.

(٢٢٣٨٧) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں رشوت کا حکم یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔

(٢٢٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : بَابَانِ مِنَ السُّحْتِ يَأْكُلُهُمَا النَّاسُ : الرِّشَا ، وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ.

(٢٢٣٨٨) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرام کے دو دروازے ہیں جن سے لوگ کھاتے ہیں، ایک رشوت اور زانیہ کے مہر کی کمائی۔

(٢٢٣٨٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عن أبيه ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ السُّحْتِ ؟ فَقَالَ : الرِّشَا.

(٢٢٣٨٩) حضرت عبداللہ بن عمرو بن مرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ

سے حرام کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ؓ نے فرمایا وہ رشوت ہے۔

(٢٢٣٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: هَدَايَا الْأُمَرَاءِ غُلُولٌ.

(٢٢٣٩٠) حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں امراء کے ہدایا خیانت ہیں۔

(٢٢٣٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ هَدَايَا الْأُمَرَاءِ فَقَالَ: هِيَ فِي نَفْسِي غُلُولٌ.

(٢٢٣٩١) حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے امراء کے ہدایا کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: یہ میرے خیال میں خیانت ہے۔

(٢٢٣٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ: هِيَ سُحْتٌ.

(٢٢٣٩٢) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔

(٢٢٣٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ بِرَقِيقٍ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ادْفَعْهُمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: وَلِمَ أَدْفَعُ إِلَيْهِ رَقِيقِي ؟ قَالَ: فَانْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَلَمْ يَدْفَعْهُمْ فَبَاتَ لَيْلَتَهُ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ ، فَدَفَعَهُمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَا لَكَ ؟ قَالَ: رَأَيْتُنِي فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي إِلَى نَارٍ أَهْوِي إِلَيْهَا ، فَأَخَذْتَ بِحُجْزَتِي فَمَنَعْتَنِي مِنْ دُخُولِهَا ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّقِيقُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُمْ لَكَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ قَامَ يُصَلِّي فَرَآهُمْ يُصَلُّونَ خَلْفَهُ فَقَالَ: لِمَنْ تُصَلُّونَ فَقَالُوا: لِلَّهِ ، فَقَالَ: اذْهَبُوا أَنْتُمْ لِلَّهِ.

(٢٢٣٩٣) حضرت شقیق سے مروی ہے کہ حضرت معاذ ؓ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دورِ خلافت میں یمن سے غلاموں لائے۔ حضرت عمر ؓ نے اُن سے فرمایا: یہ غلام کو دے دو، حضرت معاذ ؓ نے فرمایا میں اپنے غلام اُن کو کیوں دے دوں؟ پھ حضرت معاذ ؓ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور غلاموں کو صدیق اکبر ؓ کے پاس نہیں لے کر گئے۔ انہوں نے رات گذاری پھر جب اگلی صبح ہوئی تو انہوں نے غلام ابوبکر ؓ کو دے دیئے۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے دریافت فرمایا: آپ ؓ پر کیا ظاہر ہوئی جو آپ نے ایسا کیا؟ حضرت معاذ نے فرمایا کہ میں نے خود کو خواب میں دیکھا کہ آگ میرے قریب ہے اور میں اس میں دھکیلا جارہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے ازار بند کی جگہ سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچالیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب ان غلاموں کی وج سے ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے ارشاد فرمایا: یہ سب غلام تمہارے ہیں۔ پھر جب حضرت معاذ گھر تشریف لائے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، غلاموں کو دیکھا کہ وہ بھی اُن کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت معاذ ؓ نے پوچھا تم کس کے لئے نما پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کے لئے، حضرت معاذ نے فرمایا: جاؤ تم اللہ کے لئے آزاد ہو۔

(٢٢٣٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ :هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ نُوَلِّيهِمْ أُمُورًا مِمَّا وَلاَّنَا اللَّهُ ، فَيَجِيءُ أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ :هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ ، أَفَلاَ يَجْلِسُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ ، أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّةٌ إِنْ كَانَ صَادِقًا. (بخاری ۱۵۰۰۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۲۲۳۹۴) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا۔ جب وہ آئے تو کہا یہ تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لیئے ہدیہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی اور پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا اُن کو کسی کام کا والی (نگران) بنایا جاتا ہے اُن امور میں سے جن کا اللہ نے ہمیں بنایا ہے۔ پھر اُن میں سے ایک شخص یہ کہتا ہوا آتا ہے کہ: یہ تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا تا کہ یہ ہدیہ اس کے پاس وہیں آ جائے؟

(۲۲۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولاً يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أسود مِنَ الأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ، قَالَ:وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ:سَمِعْتُك تقول كَذَا وَكَذَا، قَالَ:فَأَنَا أَقُولُهُ الآنَ:مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِنَا بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى. (مسلم ۳۰۔ ابوداؤد ۳۵۷۶)

(۲۲۳۹۵) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے پھر وہ اس میں سے سوئی یا اس سے زائد کچھ چھپا لے۔ تو یہ خیانت ہے جو بروز قیامت سامنے لائی جائے گی۔ انصار میں سے ایک سیاہ شخص اس حال میں کھڑا ہوا گویا کہ میں اُس کو دیکھ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے جو کام مجھے سونپا تھا اس کو واپس لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا میں نے آپ کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اس طرح اس طرح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب اُس کو پھر کہتا ہوں۔ تم میں سے کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کر دیا جائے اُس کو چاہیے کہ اُس کے تھوڑے اور زائد کو ہمارے پاس لائے۔ جو اُس میں سے دیا جائے اُس کو لے لے اور جس سے روکا جائے اُس سے منع ہو جائے۔

(۲۲۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ :أَنَّ عَلِيًّا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ :ضُبَيْعَةُ بْنُ زُهَيْرٍ ، أَوْ زُهَيْرُ بْنُ ضُبَيْعَةَ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أُهْدِيَ إِلَيَّ فِي عَمَلِي أَشْيَاءُ وَقَدْ أَتَيْتُك بِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ حَلاَلاً أَكَلْتُهَا ، وَإِلاَّفَقَدْ أَتَيْتُك بِهَا ، فَقَبَضَهَا عَلِيٌّ وَقَالَ :لَوْ حَبَسْتَهَا كَانَ غُلُولاً.

(۲۲۳۹۶) حضرت علی ابن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو اسد میں سے ایک شخص کو عامل بنایا۔ جس کا نام ضُبیعہ بن زہیر یا زہیر بن ضبیعہ تھا، جب وہ واپس آیا تو کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے کافی ہدیے دیئے گئے۔ میں وہ سب آپ کے پاس لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اگر تو وہ میرے لئے حلال ہیں تو میں اُس سے کھا لوں۔ وگرنہ میں وہ آپ کو دے دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے لے لئے اور فرمایا: اگر تو اُن کو اپنے پاس رکھتا تو یہ خیانت ہوتی۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ ، يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

(احمد ۵/ ۲۷۹۔ بزار ۱۳۵۳)

(۲۲۳۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان کے مابین جو معاونت کا ذریعہ بنے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

(ترمذی ۱۳۳۷۔ ابو داؤد ۳۵۷۵)

(۲۲۳۹۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَهْدَوْا لَهُ فَرَدَّهُ وَقَالَ :هُوَ سُحْتٌ.

(۲۲۳۹۹) حضرت یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر بھیجا تو انہوں نے اُن کو ہدیے دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ واپس کر دیئے اور فرمایا یہ حرام ہے۔

(۲۲٤۰۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ :إِنَّ لَنَا هَدَايَا دَهَاقِينِنَا.

(۲۲۴۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کو لکھا: ہمارے چوہدریوں اور زمینداروں کے ہدایا ہمارے لیے ہیں (یعنی ہمیں بھیجو اور خود اپنے پاس مت رکھو)۔

(۲۲٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لُعِنَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

(۲۲۴۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

(۲۵۳) فِی الرَّجلِ یهدِی إلی الرَّجلِ أو یبعث إلیهِ

کوئی شخص کسی کو ہدیہ دے یا اُس کی طرف ہدیہ بھیجے

(۲۲٤٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ ، فَأَهْدَوْا إِلَيْهِ هَدِيَّةً ، فَقَالَ : هَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ قَالُوا : هَدِيَّةٌ ، قَالَ : إِنَّ الْهَدِيَّةَ يُطْلَبُ بِهَا وَجْهُ الرَّسُولِ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ ، وَإِنَّ الصَّدَقَةَ يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ اللهِ ، قَالُوا : لاَ ، بَلْ هَدِيَّةٌ ، فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ ، وَشَغَلُوهُ عَنِ الظُّهْرِ حَتَّى صَلاَّهَا مَعَ الْعَصْرِ.

(نسائی ۶۵۹۳۔ ابو عبید ۱۷۷۰)

(۲۲۴۰۲) حضرت عبدالرحمن بن علقمہ ؒ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ثقیف کا وفد حاضر ہوا۔ انہوں نے کچھ ہدیہ آپ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ انہوں نے عرض کیا ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہدیہ سے اللہ کے رسول کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے اور حاجت پوری کی جاتی ہے۔ اور صدقہ سے اللہ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں یہ ہدیہ ہی ہے۔ آپ ﷺ نے اُن سے قبول فرمالیا۔ اور انہوں نے حضور کو ظہر کے تمام وقت مشغول رکھا (یعنی پاس بیٹھے رہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر کو عصر کے ساتھ پڑھا۔

(۲۲٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا. (بخاری ۲۵۸۵۔ ابوداؤد ۳۵۳۰)

(۲۲۴۰۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اُس سے بدلہ میں دیتے۔

(۲۲٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اهْدِ لِمَنْ لاَ يُهْدِي لَكَ ، وَعُدْ مَنْ لاَ يَعُودُكَ.

(۲۲۴۰۴) حضرت ایوب بن میسرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہیں دیتا۔ اور اُس کی عیادت کرو جو تمہاری عیادت نہیں کرتا۔

(۲۲٤٠٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا أَتَى الْمَدِينَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ ، قَالَ : إِنِّي لاَ آكُلُ الصَّدَقَةَ ، فَرَفَعَهَا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا فَقَالَ : مَا هَذَا؟ فَقَالَ : هَدِيَّةٌ لَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : كُلُوا. (ترمذی ۲۱۔ حاکم ۱۶)

(۲۲۴۰۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی ؓ جب مدینہ حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں

ایک پلیٹ میں ہدیہ لے کر حاضر ہوئے، اُس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں صدقہ نہیں کھاتا۔ انہوں نے وہ ہدیہ اٹھوادیا (یعنی واپس کردیا) پھر اگلے دن اُسی طرح لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا آپ ﷺ کے لئے ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کھاؤ۔

(٢٢٤٠٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ ، فَأَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْهُ فَإِمَّا أَنْ تَمَوَّلَهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَصَدَّقَ بِهِ ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ سَائِلٍ وَلاَ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ ، وَمَا لاَ ، فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. (بخاری ۱۴۷۳۔ مسلم ۷۲۳)

(۲۲۴۰۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کچھ عطا فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے اس کو عطاء فرمادیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لے لو، یا تم اس کو جمع کرتے جاؤ یا پھر اس کو صدقہ کردو۔ جو مال تم کو بغیر سوال کیے اور بنا طلب مل جائے تو اس کو لے لیا کرا اور جو بنا مانگے نہ ملے تو اس کے پیچھے مت پڑا کرو۔

(٢٢٤٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : أَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمال فَرَدَدْته ، فَلَمَّا جئته بِهِ ، قَالَ : مَا حَمَلَك على أَنْ تَرُدَّ مَا أَرْسَلْت بِهِ إِلَيْك ، قَالَ : قُلْتَ لی يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّ خَيْرًا لَكَ أَلاَّ تَأْخُذَ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ : إِنَّمَا ذَاكَ أَنْ تَسْأَلَ النَّاسَ ، وَمَا جَاءَ كَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هو رِزْقٌ رَزَقَكَهُ اللَّهُ.

(۲۲۴۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرے لئے کچھ مال بھیجا جو میں نے واپس کردیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: جو مال میں نے تمہارے طرف بھیجا تھا اُس کو واپس کرنے پر کس چیز نے تمہیں اُبھارا؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم لوگوں سے کچھ مت لینا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اُس وقت ہے جب تم خود لوگوں سے سوال کرو۔ جو تمہارے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا عطاء کردہ رزق ہے جو اللہ تمہیں عطا فرمارہا ہے۔

(٢٢٤٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ : أَنَّ الأَسْوَدَ أَهْدَى إِلَى شُرَيْحٍ نَاقَةً فَقَبِلَهَا.

(۲۲۴۰۸) حضرت اسود رحمہ اللہ نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو ایک اونٹنی ہدیہ دی جو انہوں نے قبول فرمالی۔

(٢٢٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ شُرَيْحًا أَهْدَى لِلأَسْوَدِ نَاقَةً ، فَسَأَلَ عَلْقَمَةَ فَقَالَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : أَخُوك أَكْرَمَك ، أَرَى أَنْ تَقْبَلَهَا ، فَقَبِلَهَا.

(۲۲۴۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے حضرت اسود رحمہ اللہ کو اونٹنی ہدیہ دی۔ انہوں نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اُس کے متعلق دریافت فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے بھائی نے تمہارا اکرام کیا ہے میرے خیال میں تم قبول کرلو۔ حضرت اسود نے وہ قبول فرمالیا۔

(٢٢٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: رُبَّمَا أَهْدَى أبو الْهَيْثَمِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ الْجملَةَ مِنَ الْقَصَبِ فَيَقْبَلُهَا.

(۲۲۴۱۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابو الھیثم حضرت ابراہیم کا نے / بانس کی لکڑی کا گٹھ ہدیہ میں دیتے جن کو وہ قبول فرمالیتے۔

(٢٢٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَش، قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ طِلاَءٌ، فَكَانَ حُلْوًا، فَنَبَذَهُ.

(۲۲۴۱۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو ایک شیرہ ہدیہ دیا گیا جو کہ میٹھا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اُس کو پھینک (گرا) دیا۔

(٢٢٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عن عمر بْنِ عبد العزيز، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تهادوا تذهب السخيمة، تصافحوا يذهب الغل.

(۲۲۴۱۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ دیا کرو اس سے حسد ختم ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ اور بغض ختم ہوتا ہے۔

(٢٢٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ عَرِيَ فَكَسَاهُ أَبِي، فَقَبِلَهُ.

(۲۲۴۱۳) حضرت قیس بن یُسیر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی بے لباس تھے، میرے والد نے اُن کو کپڑے ہدیہ دیئے۔ انہوں نے قبول فرمالیے۔

(٢٢٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَزِّمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعِ الأَزْدِيِّ، قَالَ: لاَ يَطِيبُ هَذَا الْمَالُ إلاَّ مِنْ أَرْبَعِ خِلاَلٍ: سَهْمٍ فَيءِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ تِجَارَةٍ مِنْ حَلاَلٍ، أَوْ إِعْطَاءِ مِنْ أَخٍ مُسْلِمٍ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ، أَوْ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۲۲۴۱۴) حضرت محمد بن واسع الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں چار صورتوں کے علاوہ مال حلال نہیں ہے۔ مسلمانوں کی غنیمت کا مال یا حلال تجارت ہو، یا کوئی مسلمان بھائی ہدیہ دے، یا اللہ کی کتاب کے مطابق میراث کا حصہ ہو۔

(٢٢٤١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: فِي رَجُلٍ عَرَضَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ مَالاً، أَحَدُهُمَا أَخٌ مُسْلِمٌ، وَالآخَرُ قَرَابَةٌ مَعَ السُّلْطَانِ، مِنْ أَيِّهِمَا يَقْبَلُ؟ قَالَ: مِنَ الْقَرَابَةِ.

(۲۲۴۱۵) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو دو آدمی مال دینا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک مسلمان بھائی ہے اور دوسرا بادشاہ کا رشتہ دار، وہ کس کا قبول کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: رشتہ دار سے۔

(٢٢٤١٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إِذَا وَصَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَقْبَلْ صِلَتَهُ ، فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ فَلْيُنْفِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ مُسْتَغْنِيًا عَنْهُ فَلْيَضَعْهُ فِي أَهْلِ الْحَاجَةِ.

(۲۲۴۱۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کو تمہارا کوئی بھائی ہدیہ دے تو اُس کے ہدیہ کو قبول کرلو۔ پھر اگر وہ محتاج ہو تو اُس کو خرچ کرے۔ اور اگر وہ مستغنی ہے (مال دار ہے) تو کسی ضرورت مند کو دے دے۔ (اس پر خرچ کردے)

(٢٢٤١٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ لِلْمُسَيَّبِ غُلاَمًا ، فَاشْتَرَى لَهُ خَيْثَمَةُ ظِئْرًا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ.

(۲۲۴۱۷) حضرت اعمش سے مروی ہے کہ حضرت مسیب رحمہ اللہ کی اہلیہ نے بچہ جنا۔ حضرت خیثمہ نے اُن کے لئے ایک دایہ اور اگر مجھے پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

(٢٢٤١٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ ، وَلاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۲۵۶۸۔ احمد ۲/ ۴۷۹)

(۲۲۴۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کو رَدّ نہ کرو اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو، اور مسلمانوں کو مت مارو۔

(٢٢٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْته ، وَلَوْ دُعِيت إِلَى كُرَاعٍ لأَجَبْت.

(۲۲۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے ایک ذراع (کپڑا) ہدیہ دیا جائے تو میں اُس کو ضرور قبول کرتا ہوں۔ اور اگر مجھے پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

(٢٢٤٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ ، وَمَنْ أَهْدَى إِلَيْكُمْ كُرَاعًا فَاقْبَلُوهُ.

(۲۲۴۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے لئے سوال کرے اُس کو عطاء کرو۔ اور جو تمہیں بکری کی پنڈلی بھی ہدیہ دے اُس کو قبول کرو۔

(٢٢٤٢١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ فَقَالَ : لأَصْحَابِهِ : كُلُوا. (احمد ۵/ ۴۳۸۔ طبرانی ۶۱۵۵)

(۲۲۴۲۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پلیٹ میں ہدیہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ۔

(٢٢٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ

الشَّیْءُ الْهَدِیَّةُ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاجَةِ. (طبرانی ۲۹۰۳)

(۲۲۴۲۲) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز۔ بوقت ضرورت ہدیہ کرنا ہے۔

(۲٥٤) الرّجل یصانِع عن نفسِهِ

آدمی کا اپنے آپ کو بچانے کے لئے رشوت وغیرہ دینا

(۲۲٤۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ یَقُولُ :لَمْ نَجِدْ فِی ذَلِكَ الزَّمَانِ لَنا شَیْئًا أَنْفَعَ لَنَا مِنَ الرّشَا.

(۲۲۴۲۳) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں ہم اس زمانے میں اپنے لئے کوئی چیز رشوت سے زیادہ نفع مند نہیں سمجھتے۔

(۲۲٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَیْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمَّا أَتَى أَرْضَ الْحَبَشَةِ أُخِذَ فِی شَیْءٍ فَأَعْطَى دِینَارَیْنِ حَتَّى خُلِّیَ سَبِیلُهُ.

(۲۲۴۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب حبشہ تشریف لائے تو اُن کو کسی معاملہ میں (ناحق) پکڑ لیا گیا۔ انہوں نے دو دینار دیئے۔ یہاں تک کہ اُن کو چھوڑ دیا گیا۔

(۲۲٤۲٥) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اجْعَلْ مَالَكَ جُنَّةً دُونَ دِینِكَ ، وَلاَ تَجْعَلْ دِینَكَ جُنَّةً دُونَ مَالِكَ.

(۲۲۴۲۵) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے مال کو اپنے دین کے لیے اوپر ڈھال بناؤ۔ اور اپنے دین کو مال کے لیے ڈھال نہ بناؤ۔

(۲۲٤۲٦) حَدَّثَنَا هشَامٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ وَالشَّعْبِیِّ ، أَنَّهُمْ قَالُوا: لاَ بَأْسَ أَنْ یُصَانِعَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَالِهِ إِذَا خَافَ الظُّلْمَ.

(۲۲۴۲۶) حضرت جابر بن زید اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو اپنے نفس اور مال پر ظلم کا خوف ہو تو جان بچانے کے لئے کچھ پیسے دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲٤۲۷) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۴۲۷) حضرت حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲٤۲۸) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ:أَنَّهُ كَانَ لاَ یَرَى بَأْسًا أَنْ یُعْطِیَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِهِ مَا یَصُونُ بِهِ عِرْضَهُ.

(۲۲۴۲۸) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی عزت کو بچانے کے لئے اگر اپنے مال میں سے کچھ دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٥٥) أكل الرِّبا وما جاء فِيهِ

سود کی حرمت کا بیان

(٢٢٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ سَوَاءٌ.

(۲۲۴۲۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں سود کھانے والا اور کھلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(٢٢٤٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ ، قَالَ : لأَنْ أَزْنِيَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ زَنْيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكْلِ دِرْهَمٍ رِبًا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنِّي أَكَلْته حِينَ أَكَلْته وَهُوَ رِبًا. (احمد ٥/ ٢٢٥)

(۲۲۴۳۰) حضرت کعب احبار رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں تینتیس بار زنا کروں یہ مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں سود کا ایک درہم کھاؤں۔ جب میں وہ سود کھاتا ہوں تو میرا اللہ جانتا ہے کہ میں سود کھا رہا ہوں۔

(٢٢٤٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ سواء ، وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدُهُ إِذَا عَلِمُوا بِهِ ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ ، وَلاَوِي الصَّدَقَةِ ، وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۲۴۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں سود خور اور سود کھلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ اور سودی معاملات لکھنے والا اور اس پر گواہ بننے والا جب وہ اُس کے بارے میں جانتے ہوں، اور خوبصورتی کے لئے گودنے والی اور گودوانے والی خاتون اور صدقہ کو غلط استعمال کرنے والا۔ اور اعرابیوں میں سے جو ہجرت کے بعد مرتد ہوا اُس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے۔

(٢٢٤٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : غُلِّقَتْ عَلَيْكُمْ أَبْوَابُ الرِّبَا فَأَنْتُمْ تَلْتَمِسُونَ مَحَارِمَهَا.

(۲۲۴۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں تم پر سود کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ پس تم لوگ اُس کی حرمت کو چاہتے ہو۔ (طلب کرتے ہو۔)

(٢٢٤٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لُعِنَ آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَاهُ.

(۲۲۴۳۳) حضرت علی رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کھانے والے پر، کھلانے والے پر، اُس کے

معاملات لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(٢٢٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ثَلاَثٌ لأَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَهُنَّ لَنَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا : الْخِلاَفَةُ وَالْكَلاَلَةُ وَالرِّبَا.

(ابن ماجه ۲۷۲۷۔ حاکم ۳۰۴)

(۲۲۴۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بیان فرما دیتے تو یہ دنیا و مافیھا سے زیادہ میرے لئے پسندیدہ ہوتا، ایک خلافت دوسری کلالہ (یعنی ایسی میت کہ جس کی نہ اولاد ہو اور نہ ہی والدین) اور تیسری چیز ہے سود۔

(٢٢٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيع ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَأَهْوَى بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

(بخاری ۵۲۔ مسلم ۱۲۲۰)

(۲۲۴۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اس حال میں کہ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کی ہوئیں تھیں، فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان کانوں سے خود) سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور اِن کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، جو شخص مشتبہات سے بچ گیا اُس نے اپنے دین اور عزت کو صاف اور بری کر دیا۔ اور جو شخص مشتبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑا، جیسے چرواہا اگر چراگاہ کے اردگرد جانوروں کو چرائے تو وہ کبھی نہ کبھی چراگاہ میں داخل ہو جائیں گے۔ خبردار ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ انسان کا دل ہے۔

(٢٢٤٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ زَنْيَةٍ.

(۲۲۴۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔

(٢٢٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرِّبَا سَبْعُونَ حَوْبًا أَيْسَرُهَا نِكَاحُ الرَّجُلِ أُمَّهُ ، وَأَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي

عِرْضِ أَخِيهِ. (بخاری ۲۳۹)

(۲۲۴۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں، ان میں سب سے کم درجہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا (نکاح) کرے اور بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو میں دست درازی کرے۔

(۲۲٤۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي هَانِىءٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَرَأْت كِتَابَ أَهْلِ نَجْرَانَ فَوَجَدْت فِيهِ إنْ أَكَلْتُمُ الرِّبَا فَلاَ صُلْحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُصَالِحُ مَنْ يَأْكُلُ الرِّبَا.

(۲۲۴۳۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میں نے اہل نجران کے مکتوب میں پڑھا اُس میں لکھا تھا، اگر تم لوگ سود کھاؤ گے تو تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی صلح نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سود خوروں کے ساتھ صلح نہیں فرماتے تھے۔

(۲۲٤۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ قَالَ : يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُونًا يُخْنَقُ. (ابن جرير ۱۰۲)

(۲۲۴۳۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اُن لوگوں کو قیامت کے دن مجنون اٹھایا جائے گا اور ان کا گلا گھونٹا جائے گا۔

(۲۲٤٤۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ. (بخاری ۲۰۸٦)

(۲۲۴۴۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خود اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲٤٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ وَدَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إنَّا نَأْمُرُكُم بِأَشْيَاءَ لَعَلَّهَا لاَ تَصْلُحُ لَكُمْ ، وَنَنْهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ لَعَلَّهَا تَصْلُحُ لَكُمْ ، وَإِنَّ آخِرَ مَا عَهِدَ إلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ الرِّبَا ، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْهُنَّ لَنَا ، إنَّمَا هُوَ الرِّبَا وَالرِّيبَةُ ، فَدَعُوا مَا يَرِيبُكُم إلَى مَا لاَ يَرِيبُكُم.

فكان الشعبي إذا سُئِلَ عَنِ الشَّيء قَالَ : إنَّمَا هُوَ الرِّبَا وَالرِّيبَةُ ، فَدَعُوا الرِّبَا وَالْمُرِيبَاتِ. (احمد ۱/ ۳٦)

(۲۲۴۴۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: بے شک میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم دیتا ہوں شاید کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند نہیں ہیں اور تمہیں کچھ چیزوں سے روکتا ہوں شاید کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہیں، بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری عہد ہم سے لیا وہ آیت ربا پر تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور ہمیں اس کی تفصیل بیان نہیں فرمائیں۔ بے شک یہ سود بھی ہے اور مشکوک بھی۔ لہٰذا مشکوک شے کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کرو۔ حضرت شعبی کسی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سود اور مشکوک بھی ہے، لہٰذا سود اور مشک میں میں ڈالنے

والی اشیاء کو چھوڑ دو۔

(٢٢٤٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَقَدْ خِفْت أَنْ نَكُونَ قَدْ زِدْنَا فِي الرِّبَا عَشَرَةَ أَضْعَافِهِ مَخَافَتَهُ.

(۲۲۴۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ ہم کہیں سود سے بچتے بچتے اس میں مزید دس گناہ آگے نہ نکل جائیں۔

(٢٢٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَفَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الأَنْصَارِيُّ إِلَى غُلاَمٍ لَهُ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، فَلَحِقَ بِأَصْبَهَانَ فَتَجَرَ حَتَّى صَارَتْ عِشْرِينَ أَلْفًا ، ثُمَّ هَلَكَ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ كَانَ يُقَارِفُ الرِّبَا ، فَأَخَذَ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۲۴۴۳) حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نے اپنے غلام کو چار ہزار درہم دے کر بھیجا، وہ اصبھان گیا اور اُس نے تجارت کی یہاں تک کہ اُس کے پاس بیس ہزار درہم ہوگئے، پھر وہ غلام فوت ہوگیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ غلام تجارت میں سود کی آمیزش کرتا تھا، آپ رحمہ اللہ نے صرف چار ہزار واپس لئے اور باقی پیسے چھوڑ دیئے، نہیں لئے۔

(٢٢٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا ، وَالشِّرْكُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۲۴۴۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور شرک بھی اسی کے مثل ہے۔

(٢٥٦) فِي الرَّجلِ يسرق مِن الرَّجلِ الحَدَّ أو الأرض

کوئی شخص کسی کی زمین چرالے

(٢٢٤٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، عَنْ أَيْمَنَ ، قَالَ :سمِعْت يَعْلَى يَقُولُ :سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ.

(احمد ۴/ ۱۷۲۔ ابن حبان ۵۱۶۴)

(۲۲۴۴۵) حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کر لے تو اُس کو قیامت کے دن اُس زمین کی ساری مٹی اٹھانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(٢٢٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيه ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ.

(بخاری ۳۱۹۸۔ مسلم ۱۲۳۱)

(۲۲۴۴۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص زمین کا ایک ٹکڑا

ناحق لے لے، اُس کو قیامت کے دن سات زمینوں کے برابر کر کے اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

(٢٢٤٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَسْرِ أَرْضًا يَكُونُ لَهُ تَوْبَةٌ مَا وَجَدَ أَرْضًا يَحْفِرُهَا.

(٢٢٤٤٧) حضرت ابوعمر والشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ بے شک نہیں ہے کوئی شخص جو کوئی زمین چرائے اُس کے لئے توبہ ہوگی، نہیں پائی کوئی زمین جو اُس کے لئے کھودی جائے۔

(٢٢٤٤٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَه يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْ أَرَضِينَ. (مسلم ٤٣۔ احمد ٢/ ٣٨٨)

(٢٢٤٤٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناحق زمین کا ٹکڑا لے لے تو قیامت کے دن سات زمینوں کا اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

(٢٢٤٤٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْك ؟ فَغَضِبَ ، فَقَالَ :مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ :مَا هُنَّ ؟ قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الأَرْضِ.

(بخاری ١٧۔ احمد ١/ ١١٨)

(٢٢٤٤٩) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ راز کی باتیں بتائی ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسی کوئی سرگوشی نہیں فرمائی جس کو لوگوں سے چھپایا ہو، سوائے اس کے کہ مجھے چار کلمات سکھلائے ہیں، اُس نے عرض کی کیا وہ کون سے کلمات ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت جو والدین پر لعنت کرے، اور اُس پر اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے، اُس پر اللہ کی لعنت جو فسادی کو ٹھکانہ دے، اور اُس پر اللہ کی لعنت جو زمین کی ملکیت کو تبدیل کر دے۔

(٢٢٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ محمد بْنِ عقيل ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعْظَمُ الْغُلُولِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعُ أَرْضٍ يَسْرِقُهَا الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلِ ، وَالْجَارَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا الأَرْضُ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ. (احمد ٣٤١۔ طبرانی ٣٤٦٣)

(٢٢٤٥٠) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن

سب سے بڑا دھوکہ یہ ہوگا کہ کسی شخص کی کچھ زمین دوسرا چرالے، اور دو پڑوسیوں کے درمیان زمین مشترک ہو اور ان میں سے ایک ساتھی کی زمین پر قبضہ کرلے، پس ایسے شخص کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

(٢٢٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةً :مَنْ أَهَلَّ لِغَيْرِ اللهِ ، وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَمَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ ، وَمَنْ سَرَقَ الْمَنَارَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا الْمَنَارُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنْ أَرْضِ صَاحِبِهِ فِي أَرْضِهِ.

(٢٢٤٥١) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چار آدمیوں پر لعنت فرمائی، جو غیر اللہ کے نام پر قربانی کرے، جو فسادی کو ٹھکانہ دے، جو والدین کی نافرمانی کرے، اور جو منار کو چوری کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ منار سے کیا مراد ہے؟ جو اپنے بھائی کی زمین لے کر اپنی زمین میں شامل کرلے۔

(٢٢٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ فَطَوَّقَتْهُ ذَوَاتُ الأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحْمِلْهُ.

(٢٢٤٥٢) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جو شخص ناحق زمین پر قبضہ کرلے تو قیامت کے دن مالکان زمین اس کو طوق پہنائیں گے، جس کو وہ اٹھا نہ سکے گا۔

(٢٢٤٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عن كريب ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَلْعُونُ مَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ.

(احمد ١/ ٢١٧۔ ابن حبان ٤٤١٧)

(٢٢٤٥٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس پر لعنت ہے جو بغیر حق کے زمین کی گھاس وغیرہ میں سے کچھ کمی کردے۔

(٢٥٧) مَنْ قَالَ المسلِمون عِند شروطِهِم

اس شخص کے بیان میں جو اس بات کا قائل ہے کہ مسلمان اپنی طے شدہ شروط کے مطابق معاملات کریں گے

(٢٢٤٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ. (ترمذی ١٣٥٢۔ ابوداؤد ٣٥٨٩)

(٢٢٤٥٤) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شروط کے مطابق معاملہ کریں گے۔

(٢٢٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ

یَقُولُ :الْمُسْلِمُ عِنْدَ شَرْطِهِ.

(۲۲۴۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنی شرط کے موافق معاملہ کرے گا۔

(٢٢٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا لَمْ يُعْصَ اللَّهُ.

(۲۲۴۵۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنی شرط کے موافق معاملہ کرے گا جب تک کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

(٢٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، قَالَ، سَمِعْت شُرَيْحًا يَقُولُ :لِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ.

(۲۲۴۵۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے اپنی شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(٢٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَتِی بِيعَتْ عَلَى شَرْطِ أَنْ لاَ تُبَاعَ ، قَالَ :ابْنَتُك عَلَى شَرْطِهَا.

(۲۲۴۵۸) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ ایک خاتون حضرت شعبی رحمہ اللہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: میری بیٹی نے اس شرط پر بیع کی ہے کہ اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا، آپ نے فرمایا تمہاری بیٹی اپنی شرط پر ہے۔ (اُس شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔)

(٢٢٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ الأَشْجَعِيِّ :أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا وَهُوَ مَرِيضٌ فَاسْتَثْنَى الْبَائِعُ جِلْدَهُ فَبَرِیءَ الْبَعِيرُ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَهُمَا إِلَى عَلِیٍّ فَقَالَ عَلِیٌّ :يُقَوَّمُ الْبَعِيرُ فِی السُّوقِ فَيَكُونُ لَهُ شَرْوَى جِلْدِهِ.

(۲۲۴۵۹) حضرت عمرو بن راشد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی سے اونٹ خریدا وہ اونٹ بیمار تھا، بائع نے اونٹ کی کھال کا استثناء کر دیا، پھر اونٹ بعد میں ٹھیک ہو گیا، وہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بازار میں اونٹ کی قیمت لگائی جائے اور اُس کو کھال کی مثل دیا جائے۔

(٢٢٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هشام ، عن ابن سيرين ، عن شريح ، قَالَ :له شرواه.

(۲۲۴۶۰) حضرت شریح رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(٢٢٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ زَيْدٍ :فِی رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ :شَرْوَى الرَّأْسِ.

(۲۲۴۶۱) حضرت زید سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کسی کو اونٹ فروخت کیا اور سری کی شرط لگا دی، آپ نے فرمایا اُس کو سری کے مثل دیا جائے گا۔

(٢٢٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :بَاعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا مَرِيضًا وَاشْتَرَطَ رَأْسَهُ

وَمسكهُ ، فَبَرِءَ الْبَعِيرُ فَلَمْ يَنْحَرْهُ فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :أَعْطِهِ شَرْوَاهُ ، فَذَكَرْته لِعَامِرٍ فَقَالَ :قَضَى عَلِيٌّ وَشُرَيْحٌ بِالشَّرْوَى.

(۲۲۴۶۲) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بیمار اونٹ فروخت کیا اور اُس کی سری اور کھال کی شرط لگا دی (مستثنیٰ کر دیا) اونٹ ٹھیک ہو گیا اور اُس شخص نے اُس کو ذبح نہ کیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: اُس کو اُس کا مثل دیا جائے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے اِس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ دونوں نے مثل کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٢٤٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ.

(۲۲۴۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے موافق معاملہ کرتے ہیں۔

(٢٢٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ.

(۲۲۴۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حقوق کا خاتمہ شرط کے موافق ہونا چاہیے۔

(٢٥٨) النّجشُ فِي البيعِ

خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور چیز کی قیمت کو ویسے ہی بڑھانا تا کہ لالچ میں آ کر دوسرا اُس کو خرید لے

(٢٢٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عن أبى هريرة ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَنَاجَشُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(بخاری ۶۰۶۸۔ احمد ۲/ ۵۰۱)

(۲۲۴۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑھ چڑھ بولی نہ لگاؤ (جب کہ خریدنا نہ ہو) آپس میں بغض نہ رکھو، اور آپس میں حسد مت کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

(٢٢٤٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ: النَّاجِشُ آكِلُ الرِّبَا خَائِنٌ.

(۲۲۴۶۶) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر قیمت بڑھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

(٢٢٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، مِثْلَهُ.

(۲۲۴۶۷) ابن ابی اوفی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَنَاجَشُوا. (بخاری ۲۱۴۰۔ مسلم ۵۱)

(۲۲۴۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو قیمت کو مت بڑھاؤ۔

(۲۲٤٦٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :النَّجْشُ لاَ يَحِلُّ.

(۲۲۴۶۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ کسی کی قیمت پر قیمت لگانا جائز نہیں ہے۔

(۲۵۹) من كره أكل ربح ما لم يضمن

جوحضرات ربح مالم یضمن کے تناول کرنے کو ناپسند کرتے ہیں یعنی ایسے سامان کو فروخت کرنا جو اس نے خریدا تو ہو لیکن اُس پر قبضہ نہ کیا ہو تو ایسی بیع درست نہیں ہے اور ایسا نفع حلال نہیں ہے

(۲۲٤٧٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى :حَدِّثْنِي حَدِيثًا تَجْمَعُ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الرِّبَا، قَالَ: لاَ تَأْكُلْ شَفَّ شَيْءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانُهُ.

(۲۲۴۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے عرض کیا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیں جس میں آپ نے میرے لیے ربا کی اقسام کو جمع کیا ہے۔ جو آپ نے میرے لئے جمع کی ہو، آپ نے فرمایا کسی ایسی چیز کے نفع کو ہرگز مت کھانا جس کے نقصان کا تو ضامن نہ ہو۔

(۲۲٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ :تَدْرِي إِلَى أَيْنَ بَعَثْتُكَ ؟ بَعَثْتُكَ إِلَى أَهْلِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : انْهَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ :عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

(ابو داؤد ۳۴۹۸۔ نسائی ۶۲۲۷)

(۲۲۴۷۱) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ والوں کی طرف بھیجا اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کہاں بھیجا ہے؟ میں نے تمہیں اللہ والوں کے پاس بھیجا ہے، پھر فرمایا اُن کو چار چیزوں سے منع کرنا، بیع اور قرض سے، ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے، اور اس شے کے نفع کو استعمال کرنے سے جس کے نقصان کا بھی وہ ضامن نہ ہو یعنی جب تک نفع ونقصان دونوں میں شرکت نہ ہو تو نفع بھی استعمال نہیں کر سکتے) سے اور اُس چیز کی بیع سے جو پاس نہ ہو۔

(۲۲٤٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ :أَنَّ جَدَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ بِتِجَارَةٍ نَهَاهُمْ، عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۲۴۷۲) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ اُن کے دادا جب تجارت کا سامان بھیجتے تو اُن کو منع کرتے بیع اور قرض سے،

ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے، اور اس شے کے نفع کو استعمال کرنے سے جس کے نقصان کا بھی وہ ضامن نہ ہو یعنی جب تک نفع و نقصان دونوں میں شرکت نہ ہو تو نفع بھی استعمال نہیں کر سکتے) سے۔

(۳۶۰) مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِينَةِ

جنہوں نے ادھار زیادہ قیمت پر بیچنے کی اجازت دی ہے

(۲۲۴۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ اسْتَسْلَفَ حَرِيرًا فِي غُرْمٍ أَصَابَهُمْ.

(۲۲۴۷۳) حضرت جابر بن زید نے ریشم ادھار لیا۔ اس تاوان کے بدلہ میں جو ان کو پہنچا۔

(۲۲۴۷۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْعِينَةِ إِذَا كَانَتْ عَلَى وَجْهِ الصِّحَّةِ.

(۲۲۴۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ادھار بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر صحت کی شرائط پوری ہوں۔

(۲۲۴۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَسُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالْعِينَةِ.

(۲۲۴۷۵) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ادھار مہنگا بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُرَيرٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْعِينَةِ ؟ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يُخْرِجُ متاعه إِلَى السُّوقِ ، فَيَبِيعُ بِالنَّقْدِ وَيَبِيعُ بِالنَّسِيئَةِ.

(۲۲۴۷۶) حضرت ابن سیرین سے بیع عینہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا جب آدمی اپنا سامان بازار میں لے کر جاتا ہے، تو وہ کچھ سامان نقد فروخت کرتا ہے اور کچھ سامان ادھار۔

(۲۲۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ بَيْعِ الْحَرِيرِ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، ثُمَّ يَضَعُهُ ، فَإِنْ وَجَدَ رِبْحًا بِالنَّقْدِ بَاعَهُ ، وَإِنْ وَجَدَ رِبْحًا بِالنَّسِيئَةِ بَاعَهُ.

(۲۲۴۷۷) حضرت ابن سیرین سے ریشم کی بیع (ادھار) کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی سامان فروخت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو سامان رکھتا ہے پھر اگر اُس کو نفع نقد مل رہا ہو تو بھی فروخت کر دیتا ہے اور نفع ادھار میں مل رہا ہو پھر بھی فروخت کر دیتا ہے۔

(۲۲۴۷۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ : الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي الْحِنْطَةَ وَالزَّيْتَ وَلَيْسَ عِنْدِي إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ عَرَفَ سِعْرَ ذَلك ، أَوْ عَرَفْته فَاشْتَرَيْته ، ثُمَّ أَبِيعُهُ إِيَّاهُ إِلَى أَجَلٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۲۴۷۸) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ: ایک شخص مجھ سے گندم اور زیتون طلب کرتا ہے

اور میرے پاس یہ دونوں نہیں ہیں لیکن میں ان کا بھاؤ جانتا ہوں اور ان کے متعلق جانتا ہوں میں خرید لیتا ہوں پھر میں اُسی کو ایک مدت کے بعد فروخت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔

(۳۶۱) الرّهن فِي العِينَةِ

ادھار بیع میں رہن رکھنا

(۲۲٤۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خُذْ رَهْنًا فِي الْعِينَةِ.

(۲۲۴۷۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ادھار بیع میں رہن طلب کرلو۔

(۲۲٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ خُوَيْزَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الرَّهْنِ فِي الْعِينَةِ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۴۸۰) حضرت شعبی سے بیع عینہ میں رہن کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَرْزُوقٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي الرَّهْنِ فِي الْعِينَةِ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ.

(۲۲۴۸۱) حضرت ابراہیم بیع عینہ میں رہن کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

(۲۲٤۸۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۲۴۸۲) حضرت ضحاک اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۳۶۲) بيع السّمكِ فِي الماءِ وبيع الآجامِ

پانی میں مچھلی کی بیع کرنا، اور جھاڑیوں کی بیع کرنا

(۲۲٤۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ الْكَاهِلِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :لاَ تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ.

(۲۲۴۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پانی میں مچھلی کی بیع مت کرو یہ دھوکا ہے۔

(۲۲٤۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ ضَرْبَةَ التَّالَه.

(۲۲۴۸۴) حضرت ابراہیم جال پھینک کر بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔ (جال پھینکنے سے پہلے ہی یہ کہہ کر بیع کرنا کہ اس میں جتنی مچھلیاں آئیں اُن کی بیع کرتا ہوں)۔

(۲۲٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ ضَرْبَةَ القانص.

(۲۲۴۸۵) حضرت ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَعَطَاءٍ :أَنَّهُمْ كَرِهُوا بَيْعَ الآجَامِ.

(۲۲۴۸۶) حضرت جابر، عامر اور حضرت عطاء ؒ جھاڑیوں کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أنه كره بيع الآجام.

(۲۲۴۸۷) حضرت ابراہیم جھاڑیوں کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٤٨٦) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَخَّصَ فِي بيع الآجَامِ.

(۲۲۴۸۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جھاڑیوں کی فروخت کی اجازت (رخصت) دی تھی۔

(٢٦٣) بيع خِدمةِ المدبّر

مدبر غلام کی خدمت کی بیع

(٢٢٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :لَا تُبَاعُ خِدْمَةُ الْمُدَبَّرِ إلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(۲۲۴۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کی بیع مت کرو، مگر اپنے لئے۔ (آقا خود خرید سکتا ہے۔)

(٢٢٤٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِخِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُهُ.

(۲۲۴۹۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں مدبر غلام کی خدمت کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے اور حضرت زہری بھی یہی فرماتے تھے۔

(٢٢٤٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ :عَن أيوب السختياني ويحيى بْنِ عتيق ، عن ابن سِيرين ، قَالَ :لاَ بأس ببيع خدمة المدبر من نفسه.

(۲۲۴۹۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ اپنے لئے فروخت کرے۔

(٢٢٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ :أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا غُلاَمٌ فَأَعْتَقَاهُ عَلَى أَنْ يَخْدُمَهُمَا مَا عَاشَا ، فَاشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ نَصِيبَ صَاحِبِهِ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۴۹۲) حضرت یونس سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کا ایک غلام تھا، انہوں نے اُس کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ اُن کی خدمت کرے گا جب تک زندہ رہیں، پھر اُن میں ایک نے اپنے ساتھی کا حصہ خرید لیا، پھر حضرت ابن سیرین سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٢٢٤٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ : بَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ مُدَبَّرٍ . (بیهقی ۳۱۲)

(۲۲۴۹۳) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدبر غلام کی خدمت کو فروخت فرمایا۔

(٣٦٤) من کرہ شِراء السّرِقةِ

جو حضرات چوری والے مال (چیز) کے خریدنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٤٩٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْت سُوقَ الْمُسْلِمِين فَاشْتَرِ مَا وَجَدْت مَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ خِيَانَةٌ ، أَوْ سَرِقَةٌ.

(۲۲۴۹۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم باز جاؤ تو جو ملے اس کو خرید سکتے ہو جب تک تم کو معلوم نہ ہو جائے کہ یہ شے چوری یا خیانت کی ہے (تب نہ خریدنی چاہیے)۔

(٢٢٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَی سَرِقَةً وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهَا سَرِقَةٌ ، فَقَدْ شَرِكَ فِی عَارِهَا وَإِثْمِهَا.

(حاکم ۳۵۔ بیهقی ۳۳۵)

(۲۲۴۹۵) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ چوری کا مال ہے پھر بھی اُس کو خرید لے تو وہ اُس کی چوری اور گناہ میں شریک ہے۔

(٢٢٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : أَشْتَرِی السَّرِقَةَ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهَا سَرِقَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَأَشْتَرِی الْخِيَانَةَ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهَا خِيَانَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَأَشْتَرِی نَيْلَ الْعَمَلِ ؟ قَالَ : وَهَلْ تَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ ؟.

(۲۲۴۹۶)

(٢٢٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ بِمِثْلِهِ.

(۲۲۴۹۷) حضرت عبیدہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٦٥) فِی أجرِ السّمسارِ

کمیشن ایجنٹ کا اجرت لینا

(٢٢٤٩٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَجْرَ السِّمْسَارِ إِلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۴۹۸) حضرت حماد کمیشن ایجنٹ کا اجرت لینے کو ناپسند کرتے تھے ہاں مگر اجرت متعین ہو۔

(٢٢٤٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :مَا لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ؟ قَالَ :لاَ يَكُونُ سِمْسَارًا.

(۲۲۴۹۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ شہری دیہاتی کو کیا کچھ نہیں بیچ سکتا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ دلال (ایجنٹ) نہیں بن سکتا۔

(٢٢٥٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إذَا اشْتَرَى يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۵۰۰) حضرت حکم، حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر نقد خریدے تو کمیشن ایجنٹ کی اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثٌ أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ السَّمْسَرَةِ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۲۵۰۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کمیشن دینے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا؛ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ السَّمْسَرَةَ.

(۲۲۵۰۲) حضرت سفیان کمیشن کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٦٦) مَنْ كَانَ لاَ يرى فِي الحيوانِ شفعةً

جو حضرات حیوان میں شفعہ کو درست نہیں سمجھتے

(٢٢٥٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا :فِي الْعَبْدِ شُفْعَةٌ ؟ قَالاَ :لاَ.

(۲۲۵۰۳) میں نے حماد اور حکم سے پوچھا کہ غلام میں شفعہ کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ. (ترمذی ۱۳۷۱)

(۲۲۵۰۴) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ (حکم) فرمایا۔

(٢٢٥٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ.

(۲۲۵۰۵) حضرت حسن فرماتے تھے کہ حیوان میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ

:قَالَ عُثْمَانُ :لاَ شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ ، وَلاَ فَحْلٍ وَالأُرَفُ تَقْطَعُ كُلَّ شُفْعَةٍ. (مالك ۷۱۷۔ عبدالرزاق ۱۴۴۳۶)

(۲۲۵۰۶) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ کنویں میں اور فحل (نر کھجور کا درخت) میں شفعہ نہیں ہے اور دو زمینوں کی درمیانی حد فاصل تمام باہمی شفعوں کو ختم کر دیتی ہے۔

(۲۲۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً :فِي الثَّوْبِ شُفْعَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۲۵۰۷) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کپڑے میں شفعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۲٦۷) الكِيس يدّعِيهِ رجلانِ

پرس (بٹوا) پر دو شخص دعویٰ کریں

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَابْنِ شُبْرُمَةَ وَرَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، قَالُوا فِي رَجُلَيْنِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا الْكِيسُ ، فَيَقُولُ هَذَا :لِي بَعْضُه ، وَيَقُولُ هَذَا :لِي كُلُّهُ.

قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :لِلَّذِي قَالَ :هُوَ لِي كُلُّهُ ، نِصْفُهُ خَالِصًا ، وَيَكُونُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :الثلث والثلثان.

وَقَالَ ربيعة :هو بينهما نصفان.

(۲۲۵۰۸) حضرت ابن ابی لیلی، حضرت ابن شبرمہ اور حضرت ربیعۃ الرائی ایسے دو اشخاص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جن کے پاس ایک پرس ہو ان میں ایک آدھے کا اور دوسرا تمام بٹوے کا دعویٰ کر رہا ہو۔ حضرت ابن شبرمہ نے فرمایا جس نے کل کا دعویٰ کیا ہے آدھا تو خالص اُس کا ہے، اور باقی آدھا اُن دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا، حضرت ابن ابی لیلی نے فرمایا: ایک کو ایک تہائی اور دوسرے کو دو تہائی ملے گا، اور حضرت ربیعہ نے فرمایا وہ پورا دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) حَدَّثَنَا جرير ، عن مغيرة ، عن الحارث :في رجلين بينهما مال ، فادعى الواحد نصفه ، وادعى الآخر الثلثين. قَالَ :يعطى صاحب الثُّلُثَيْنِ نِصْفُ الْمَالِ ، لأَنَّ صَاحِبَ النِّصْفِ قَدْ بَرِيءَ مِنَ النِّصْفِ ، وَيُعْطى الَّذِي يَدَّعِي النِّصْفَ الثُّلُثَ ، لأَنَّ صَاحِبَ الثُّلُثَيْنِ قَدْ بَرِيءَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَبَقِيَ سُدُسٌ فَكِلاَهُمَا يَدَّعِيهِ ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۲۲۵۰۹) حضرت حارث سے مروی ہے کہ دو شخصوں کے درمیان مال مشترک تھا، ان میں سے ایک نے نصف مال کا دعویٰ کیا، اور دوسرے نے دو تہائی کا، فرمایا: دو تہائی والے کو نصف مال ملے گا، کیونکہ جس نے نصف کا دعویٰ کیا ہے وہ دوسرے نصف سے بری ہو گیا ہے، اور جس نے آدھے کا دعویٰ کیا تھا اُس کو ثلث دیں گے، کیونکہ دو ثلث والا ایک ثلث سے بری ہے، اور باقی چھٹا حصہ رہ گیا ہے، لہٰذا یہ دونوں کے مابین مشترک ہوگا۔

(٢٦٨) مَنْ قَالَ لاَ يباع الرّهن إلا عِند سلطانٍ

جو یہ فرماتے ہیں کہ رہن کو بادشاہ کے پاس ہی فروخت کیا جائے گا

(٢٢٥١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لاَ يُبَاعُ الرَّهْنُ إلاَّ عِنْدَ سُلْطَانٍ.

(٢٢٥١٠) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رہن بادشاہ کے پاس ہی فروخت کیا جائے گا۔

(٢٢٥١١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إلَى إيَاسَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْقَضَاءِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : إنَّ عِنْدِي غَزْلاً رَهْناً قَدْ خَشِيت أَنْ يَفْسُدَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَبِيعَهُ.

(٢٢٥١١) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے مجھے ایاس بن معاویہ کے پاس بھیجا جو کہ قاضی تھے، اور فرمایا اُن سے کہو: میرے پاس رہن میں رکھوایا ہوا سوت (اون وغیرہ) ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ (رکھا رکھا) خراب ہو جائے گا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُس کو فروخت کر دوں۔

(٢٦٩) مَنْ رخّصَ فِي الحكرةِ لِما لاَ يضرّ بِالنّاسِ

جو حضرات اس چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دیتے ہیں کہ جس عوام کا نقصان نہ ہو

(٢٢٥١٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ.

(٢٢٥١٢) حضرت سعید بن المسیب زیتون کو جمع فرمایا کرتے تھے۔

(٢٢٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَبَّاطِ ، قَالَ : كُنْتُ أَبْتَاعُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّوَى ، وَالْعَجَمَ ، وَالْخَبَطَ فَيَحْتَكِرُهُ.

(٢٢٥١٣) حضرت مسلم الخباط فرماتے ہیں کہ میں سعید بن المسیب کے لیے کھجور کی گٹھلی، چھوارے کی گٹھلی اور خشک پتے خرید لیا کرتا تھا اور وہ ان کو جمع کر لیا کرتے تھے۔

(٢٧٠) المرأة تصَدّق مِن بيتِ زوجها

عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کر سکتی ہے

(٢٢٥١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غير مفسدة كَانَ لَهَا أَجْرُهَا ، وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ.

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ :مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. (بخاری ۱۴۲۵۔ مسلم ۷۱۰)

(۲۲۵۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اگر عورت خاوند کے گھر سے صحیح طریقہ سے صدقہ کرے تو اُس کا اجر اُس کو ملے گا، اور خاوند کو کمائی کی مثل اور عورت کو خرچ کرنے کے مثل، اور خازن کو بھی اُسی کے مثل اجر ملے گا، اور حضرت ابومعاویہ کی روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ اُن کے اجر میں کمی کیے بغیر۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَأَلَتْه امْرَأَةٌ فَقَالَتْ :يَأْتِي الْمِسْكِينُ أَفَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ لَهَا :أَلَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّكِ بِغَيْرِ إِذْنِك.

(۲۲۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک خاتون نے دریافت کیا کہ! میرے پاس مسکین آتا ہے کیا میں شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کے مال میں سے صدقہ کرسکتی ہوں؟ آپ نے اِس کو ناپسند فرمایا: اور اُس کو کہا: کیا تو اپنے شوہر کو اجازت دے گی کہ وہ تیرا زیور تیری اجازت کے بغیر صدقہ کردے؟

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لاَ تَصَّدَّقُ الْمَرْأَةُ إلاَّ مِنْ قُوتِهَا ، فَأَمَّا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا فَلاَ يَحِلُّ لَهَا إلاَّ بِإِذْنِهِ ، وَيَكُونُ الأَجْرُ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۵۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتون اپنی غذا (خوراک) کے علاوہ صدقہ نہ کرے، اور خاوند کے مال میں بغیر اجازت کے صدقہ کرنا حلال نہیں، اور (اگر کردیا تو) ثواب دونوں کو ملے گا۔

(۲۲۵۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ أُمِّ صَالِحٍ :أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ :يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا الشَّيْءَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ؟ فَقَالَتْ :مَا عَلَيْهَا إِنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ أَمْ نَقَبَتْ بَيْتَ جَارَتِهَا فَسَرَقَتْ.

(۲۲۵۱۷) حضرت ام صالح سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا عورت خاوند کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ اٹھا سکتی ہے؟ اس کو کوئی فرق نہیں ہے خواہ اس طرح کرلے یا اپنے پڑوسی کے گھر میں نقب لگا کر چوری کرلے۔ (یعنی خاوند کا بلا اجازت استعمال کرنا اور پڑوس کے گھر میں چوری کرنا ایک برابر ہے)

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :جَائَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، فَلاَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي ، إلاَّ مَا أَخَذْت مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، فَقَالَ :خُذِي مَا يَكْفِيك وَوَلَدَك بِالْمَعْرُوفِ. (بخاری ۲۲۱۱۔ احمد ۶/ ۳۹)

(۲۲۵۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ہند حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان بخیل انسان ہے اور مجھے اتنا نہیں دیتا جو میرے اور بچوں کے لئے کافی ہو، پھر میں اُس کے مال میں

سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ نکال لیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرے اور بچوں کے لئے کافی ہو اتنا اچھے طریقے سے لے لیا کرو۔

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ دَغْفَلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَمْرِي وَأَمْرُ صَاحِبَتِي؟ قَالَ: وَأَيُّ أَمْرِكُمَا؟ قَالَ: تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِي بِغَيْرِ إِذْنِي، قَالَ: الأَجْرُ بَيْنَكُمَا، قَالَ: أَرَأَيْت إِنْ مَنَعْتهَا؟ قَالَ لَهَا مَا احْتَسَبَتْ، وَلَكَ مَا بَخِلْتَ بِهِ. (عبدالرزاق ۱۶۶۱۶)

(۲۲۵۱۹) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا اور میری خاتون کا حکم (معاملہ) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم دونوں کا کون سا معاملہ؟ اُس نے عرض کیا کہ وہ میرے گھر سے میری اجازت کے بغیر صدقہ کرتی ہے، آپ نے فرمایا ثواب دونوں کو ملے گا، اُس نے عرض کیا کہ اگر میں اُس کو اس سے روک لوں؟ آپ نے فرمایا اُس کو اس کا ثواب ملے گا جو اُس نے ارادہ کیا اور تیرے لئے (وبال ہے) جو تو نے بخل سے کام لیا۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرَّطْبُ تَأْكُلِينَهُ وَتُهْدِينَهُ. (ابوداؤد ۱۶۸۳۔ حاکم ۱۳۴)

(۲۲۵۲۰) حضرت سعد سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ نے خواتین سے بیعت لی تو ایک خاتون کھڑی ہوئی گویا کہ وہ مُضر میں سے تھی، عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! سب کچھ ہمارے والدین، شوہروں اور بیٹوں کے لئے ہے، ان اموال میں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ تر چیز (جس کو ذخیرہ نہیں کر سکتے) اُس کو کھاؤ بھی اور ہدیہ بھی کرو۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لاَ تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلاَ الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا.

(۲۲۵۲۱) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: کوئی بھی خاتون اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کھانا بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو سب سے افضل مال ہے۔

(۲۷۱) بيع الشّريكِ جائزٌ فِي شِركتِهِ

شریک کا اپنی شرکت میں بیع کرنا جائز ہے

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُحَمَّدٍ وَشُرَيْحٍ، قَالَ: بَيْعُ الشَّرِيكِ جَائِزٌ مَا لَمْ يَنَهُ.

(۲۲۵۲۲) حضرت شعبی ، محمد اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ شریک کا بیع کرنا جائز ہے جب تک منع نہ کیا گیا ہو۔

(۲۲۵۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَرِيكٍ بَيْعُهُ فِي شِرْكَتِهِ جَائِزٌ إلاَّ شَرِكَةً فِي مِيرَاثٍ.

(۲۲۵۲۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر شریک کے لئے اپنی شرکت والی چیز کو فروخت کرنا جائز ہے، سوائے میراث والی مشترکہ چیز کے۔

(۲۷۲) الرّجحان فِي الوزنِ

وزن کرتے ہوئے کچھ زیادہ دینا

(۲۲۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَلَبْت أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ ، فَجَائَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ ، وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَزِنُ بِالأَجْرِ ، فَقَالَ لَهُ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاوَزَّانُ زِنْ وَأَرْجِحْ. (ترمذی ۱۳۰۵۔ ابوداؤد ۳۳۲۹)

(۲۲۵۲۴) حضرت سوید بن قیس کہتے ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لائے۔ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کپڑا خریدنا چاہا۔ ہمارے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو اجر کا وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ وزن کرو اور زیادہ دو۔

(۲۲۵۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اشترى منى النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعيرًا ، فوزن لى ثمنه ، وأرجح لى. (بخاری ۳۰۸۹۔ احمد ۳/ ۳۰۲)

(۲۲۵۲۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اونٹ خریدا اور میرے لئے ثمن کو تولا اور کچھ زائد عطاء کیا۔

(۲۲۵۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مسعر ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كان لى على النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دين ، فقضانى وزادنى. (بخاری ۴۴۳۔ احمد ۳/ ۳۱۹)

(۲۲۵۲۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذمہ میرا کچھ قرض تھا، آپ نے وہ بھی اور کچھ زائد ادا فرمایا۔

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسماعيل بن أبى خالد ، عن أبيه ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ دَيْنٌ ، فَأَتَيْته أَتَقَاضَاهُ ، فَوَجَدْته قَدْ خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ وَقَدْ أَثَّرَت الْحِنَّاءُ بِأَظْفَارِهِ وَجَارِيَةٌ لَهُ تَحُكُّ الْحِنَّاءَ عَنْهُ بِقَارُورَةٍ ، فَدَعَا بقعْب فِيهِ دَرَاهِمُ فَقَالَ : خُذْ هَذَا ، فَقُلْتُ : هَذَا أَكْثَرُ مِنْ حَقِّي ، قَالَ : خُذْهُ ، فَأَخَذْته فَوَجَدْته يَزِيدُ عَلَى حَقِّي بِسِتِّينَ ، أَوْ سَبْعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۵۲۷) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے ذمہ میرا قرض تھا، میں اُن کے پاس وصول کرنے آیا وہ اُس وقت

حمام سے نکل رہے تھے، اور مہندی کے اثرات ان کے ناخونوں پر تھے، اور ان کی باندی بوتل سے ان کی مہندی کو صاف (کھرچ) کررہی تھی۔ آپ نے برتن نما تھیلی منگوائی جس میں درہم تھے، اور مجھ سے فرمایا یہ لے لو، میں نے عرض کیا کہ یہ تو میرے حق سے زیادہ ہے، آپ نے فرمایا رکھ لو، میں نے وہ رکھ لئے اور اس میں میں نے اپنے حق سے ساٹھ یا ستر دراہم زائد پائے۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ.

(۲۲۵۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وزن میں زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۷۳) الرّاشِي والمرتشِي

رشوت دینے اور لینے والا

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ ، وَالْمُرْتَشِيَ ، وَالرَّائِشَ ، يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

(۲۲۵۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے، اور جو ان کے درمیان ذریعہ رشوت بنے۔

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

(۲۲۵۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:الرَّاشِي، وَالْمُرْتَشِي، وَالْمُفْتَرِي. قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي الْمُفْتَرِي الَّذِي يَقُولُ :أَرْتَشَى الْقَاضِيَ.

(۲۲۵۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں رشوت دینے والا، رشوت لینے والا، اور قاضی کو رشوت دینے والے پر (لعنت ہوئی ہے)۔

(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :السُّحْتُ الرِّشْوَةُ.

(۲۲۵۳۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں السُّحْتُ سے مراد رشوت ہے۔

(۲۷۴) الرّاهِن يرهن العبد فيعتِقه

کوئی شخص غلام کو رہن رکھوا کر پھر اُس کو آزاد کردے

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ رَهَنَ عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ،

قَالَ : عِتْقُ الْعَبْدِ جَائِزٌ وَيَتْبَعُ الْمُرْتَهِنُ الرَّاهِنَ.

(۲۲۵۳۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر راہن غلام کو رہن رکھ کر پھر آزاد کر دے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور مرتہن راہن کے پیچھے لگ جائے گا۔

(٢٢٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ صَالِحٍ وَشَرِيكًا عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ عَبْدَهُ ، ثُمَّ يُعْتِقُهُ ؟
قَالاَ : عِتْقُهُ جَائِزٌ.
وَقَالَ شَرِيكٌ : يَسْعَى الْعَبْدُ لِلْمُرْتَهِنِ.
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ سِعَايَةٌ.

(۲۲۵۳۴) یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن صالح اور حضرت شریک سے دریافت کیا کہ ایک شخص غلام رہن رکھوا کر پھر اُس کو آزاد کر دے؟ آپ نے فرمایا اُس کا آزاد کرنا جائز ہے، اور حضرت شریک فرماتے ہیں غلام مرتہن کے قرض کے لئے کوشش کرے گا، اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مرتہن کے لئے کوشش غلام کے ذمہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا فَلَمْ يَقْبِضْهُ حَتَّى أَعْتَقَهُ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ عِتْقُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ، أَوْ يَنْقُدَهُ.

(۲۲۵۳۵) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے غلام خریدا ہے پھر اُس سے قبضہ کرنے سے قبل اُس کو آزاد کر دیا، آپ نے فرمایا کہ قبضہ کرنے سے پہلے اُس کو آزاد کرنا درست نہیں ہے۔

(٢٢٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ خَرَجَ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِذَا دَبَّرَهُ خَرَجَ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِذَا كَانَتْ أَمَةً فَوَطِئَهَا فَجَائَتْ بِوَلَدٍ خَرَجَتْ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِنْ كَانَ السَّيِّدُ مُوسِرًا أَتْبَعَ الْمُرْتَهِنُ السَّيِّدَ بِالرَّهْنِ ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى هَؤُلاَءِ فِي الأَقَلِّ مِنْ قِيمَتِهِمْ وَالرَّهْنِ.
وَقَالَ سُفْيَانُ : يَرْجِعُ بِمَا سَعَى فِيهِ عَلَى الْمَوْلَى إِذَا أَيْسَرَ ، وَأُمُّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرُ لاَ يَرْجِعَانِ عَلَى مَوْلاَهُمَا بِشَيْءٍ لأَنَّ خِدْمَتَهُمَا لِلْمَوْلَى.

(۲۲۵۳۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو آزاد کر دے تو وہ رہن سے نکل جائے گا، اور اگر مدبر بنا دے تو بھی رہن سے نکل جائے گا، اور اگر باندی ہو اور اُس سے ہمبستری کر لے اور اُس کا بچہ ہو جائے تو وہ بھی رہن سے نکل جائے گی، اور پھر اگر آقا مالدار ہو تو مرتہن آقا کو پکڑے گا اور اگر آقا غریب ہو تو یہ لوگ (غلام اور باندی) قیمت اور رہن میں جس کی قیمت کم ہے اُس کے لئے کوشش کریں گے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ پھر اس غلام سے جتنی سعی کی ہے اس کا اپنے آقا سے رجوع کرے گا (یعنی اس سے اتنے پیسے یا قیمت وصول کرے گا) لیکن ام ولد اور مدبر آقا سے رجوع نہیں کریں گے کیونکہ اُن کی خدمت آقا کے لئے ہوتی ہے۔

(۲۷۵) الرّجلانِ يشترِكانِ فيجيء هذا بِدنانِير وهذا بِدراهِم

دو شخص مشترک ہوں (شرکت کرلیں) اوران میں سے ایک دینار اور دوسرا دراہم لے آئے

(۲۲۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هشام ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِالرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فَيَجِيءُ هَذَا بِدَنَانِيرَ وَالآخَرُ بِدَرَاهِمَ ، وَقَالَ :الدَّنَانِيرُ عَيْنٌ كُلُّهُ ، فَإِذَا أَرَادَا أَنْ يَفْتَرِقَا أَخَذَ صَاحِبُ الدَّنَانِيرِ دَنَانِيرَ ، وَأَخَذَ صَاحِبُ الدَّرَاهِمِ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ اقْتَسَمَا الرِّبْحَ.

قَالَ هِشَامٌ :وَكَانَ مُحَمَّدٌ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ دَرَاهِمَ وَدَرَاهِمَ ، وَدَنَانِيرَ وَدَنَانِيرَ.

(۲۲۵۳۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی شرکت کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک دینار اور دوسرا دراہم لے آئے ،فرمایا: دینار سارے کا سارا عین ہے پھر جب الگ ہونے کا ارادہ کریں تو دینار والا دینار لے لے اور دراہم والا دراہم لے لے اور پھر جو نفع ہے اُس کو تقسیم کرلیں۔

حضرت محمد ویلیٹیو پسند فرماتے تھے کہ دراہم دراہم کے ساتھ ہوں اور دینار دینار کے ساتھ۔

(۲۷٦) فِي القاضِي هل يجالِسه أحدٌ على القضاءِ

قاضی کے پاس قضاء پر کوئی بیٹھ سکتا ہے

(۲۲۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَقْضِي وَعِنْدَهُ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَأَشْيَاخٌ نَحْوُهُ يُجَالِسُونَهُ عَلَى الْقَضَاءِ.

(۲۲۵۳۸) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح ویلیٹیو کو فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا، اور اُن کے پاس ابوعمر والشیبانی اور اُن جیسے دوسرے شیوخ تشریف فرما تھے۔

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ وَحَمَّادًا وَالْحَكَمَ وَأَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ ، يَنْظُرُ إلَى الْحَكَمِ مَرَّةً ، وَإِلَى حَمَّادٍ مَرَّةً ، وَالْخُصُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۲۵۳۹) حضرت ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محارب بن دثار، حضرت حماد اور حضرت حکم کو دیکھا، ایک آپ کے دائیں جانب اور دوسرے آپ کے بائیں جانب تھے، وہ کبھی حضرت حکم اور کبھی حضرت حماد کی طرف دیکھتے اور جھگڑا کرنے والا آپ کے سامنے تھا۔

(۲۲۵٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ :قَالَ لِي الْقَاسِمُ :اجْلِسْ إلَيَّ وَهُوَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ.

(۲۲۵۴۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت قاسم نے فرمایا: میرے پاس بیٹھ، اور اس وقت وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ

فرمار ہے تھے۔

(۲۷۷) الشِّراء بِالعرضِ الإبِلِ ونحوها

سامان کے بدلے میں اونٹ وغیرہ خریدنا

(۲۲۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ جَزُورًا بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ فَأَوْفَتْهُ ، وَقَالَ : خِيَارُكُمَ الْمُوفُونَ المطَيِّبُونَ. (احمد ۶/ ۲۶۸)

(۲۲۵۴۱) حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک وسق کھجوروں کے بدلے میں اونٹ خریدا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت حکیم کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے ایک وسق مکمل بھر کر اور پورا پورا کر کے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین وہ ہے جو پورا پورا دے اور اچھا دے۔

(۲۲۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْرًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ بِمِئَةِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ : انْطَلِقْ فَقُلْ لَهُمْ : تَأْكُلُون حَتَّى تَشْبَعُوا ، وَتَكْتَالُون حَتَّى تَسْتَوْفُوا. يَعْنِي : الْكَيْلَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَحُكُ بِمِرْفَقَيْهِ. يَعْنِي : يَشْتَدُّ. (ابو داؤد ۱۶۹)

(۲۲۵۴۲) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے سو صاع کھجور کے بدلے ایک بچھڑا خریدا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں سے جا کر کہہ دو کہ پیٹ بھر کر کھاؤ اور جب تک وزن پورا نہ ہو جائے کیل کرتے رہو (یعنی کوئی چیز دینی ہو تو مکمل وزن کر کے دیا کرو) وہ شخص اس حال میں نکلا کہ اس نے کہنیوں کو ملایا ہوا تھا۔

(۲۲۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لاَ يُعْطَى الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ. (ابو یعلی ۱۰۹۱)

(۲۲۵۴۳) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں ضعیف کو اُس کا حق بغیر ٹال مٹول کے نہ دیا جائے۔

(۲۷۸) القوم يشهدون لِلرّجلِ بِالشّيءِ

کچھ لوگ کسی شخص کے لئے گواہی دیں

(۲۲۵٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَاصَمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ

عَامِلاً مِنْ عُمَّالِ الْحَجَّاجِ غَصَبَهُ طَعَامًا كَانَ لَهُ ، فَسَأَلَهُ الْقَاسِمُ الْبَيِّنَةَ ، فَجَاءَ بِبَيِّنَة فَشَهِدُوا أَنَّهُ أَخَذَ طَعَامًا لَهُ مِنْ بُيُوتِهِ ، فَقَالَ لَهُم الْقَاسِمُ : كَم الطعام الذى أخذه ؟ قالوا : لاَ ندرى ما كيله ، قَالَ : فإنى لاَ أقضى له بشىء حتى تُخْبِرُونِى بِكَيْلِ مَا أَخَذَ مِنَ الطَّعَامِ.

(۲۲۵۴۴) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک شخص حجاج کے عمال سے جھگڑا کرتے ہوئے آیا کہ اُس کا کھانا اُس نے غصب کیا ہے، حضرت قاسم نے اُس سے گواہ کا مطالبہ کیا، وہ گواہ لے آیا، اُنہوں نے گواہی دی کہ اس نے اِس کے گھر سے کھانا اٹھایا ہے، حضرت قاسم نے فرمایا کہ کتنا کھانا تھا جو اُس نے اُٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہمیں نہیں معلوم، آپ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ مجھے اُس کے وزن کے بارے میں نہیں بتاؤ گے میں فیصلہ نہیں کروں گا۔

(۲۷۹) الرّجل يشترى مِن الرّجلِ الدّابّة

کوئی شخص کسی سے جانور خریدے

(۲۲۵۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : شَهِدْته وَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ دَابَّةً ، فَقَالَ لِلْقَاسِمِ : مُرْهُ فَلْيُعْطِنِى كَفِيلاً إن أَدْرَكَنِى فِى هَذِهِ الدَّابَّةِ دَرَكٌ ، فَقَالَ : هَلْ كُنْت اشْتَرَطْت عَلَيْهِ ذَلِكَ عِنْدَ عُقْدَةِ الْبَيْعِ ؟ قَالَ : لاَ قَالَ : لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۴۵) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس دو شخص جھگڑا کرتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے جانور خریدا تھا، اس نے حضرت قاسم سے کہا کہ اس کو حکم دیں کہ مجھے کوئی ضامن دے کہ اگر اس گھوڑے کو معاملہ میں مجھ پر کوئی تاوان آ گیا تو وہ کیل اس تاوان کو بھرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے بیع کرتے وقت اس کی شرط لگائی تھی؟ اُس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا، پھر تمہارے لئے ایسا کرنا نہیں ہے۔

(۲۸۰) الرّجل يشترى الشّىء فيذوقه

کوئی شخص خریدنے کے لیے کوئی چیز چکھ کر دیکھے

(۲۲۵٤٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ جميل بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مَرَّ بِصَاحِبِ صِيرٍ ، يَعْنِى صَحْنَاةً ، فَأَخَذَ مِنهُ فَذَاقَهُ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَبِيعُ هَذَا ؟.

(۲۲۵۴۶) حضرت جمیل بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ آپ ایک مچھلی والے کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس میں سے چکھا اور پھر پوچھا کس طرح فروخت کر رہے ہو؟

(٢٢٥٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ :لاَ بَأْسَ إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْفَاكِهَةَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي يَذُوقُهَا.

(۲۲۵۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی پھل خریدتے وقت پہلے اس میں سے چکھ لے۔

(٢٢٥٤٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ إذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ أَنْ يَذُوقَهُ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ.

(۲۲۵۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی چیز خریدنے سے پہلے اُس کو چکھ لے۔

(٢٨١) الرّجل يبيع السّلعة بالنّقدِ ثمّ يشتريها

کوئی شخص پیسوں کے بدلے سامان فروخت کرے پھر اُس سامان کو خرید لے

(٢٢٥٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ. وَالشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَسُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَش، عَنْ إبْرَاهِيمَ: فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ السِّلْعَةَ بِالنَّقْدِ ، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا بِأَقَلَّ مِمَّا بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَنْتَقِدَ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۴۹) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص پیسوں کے بدلے سامان فروخت کرے پھر اُس سے کم پیسوں میں اسی سامان کو خرید لے، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ إذَا بَاعَهَا بِالنَّقْدِ أَنْ يَشْتَرِيَهَا بِدُونِ مَا بَاعَهَا إذَا قَاصَّهُ.

(۲۲۵۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب سامان کو پیسوں کے بدلے فروخت کرے اور جتنے میں فروخت کیا ہے اُس سے کم میں خرید لے جب کہ برابر سرابر کیا ہو۔

(٢٨٢) مَنْ قَالَ الكفالة والحوالة سواءٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفالہ اور حوالہ دونوں ایک جیسے (برابر) ہیں

(٢٢٥٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنُ سِيرِينَ ، قَالاَ :الْكَفَالَةُ وَالْحَوَالَةُ سَوَاءٌ.

(۲۲۵۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کفالہ اور حوالہ دونوں برابر ہیں۔

(٢٨٣) القوارير الصّحاح بالمكسورة

درست شیشے کو ٹوٹے شیشے کے بدلے فروخت کرنا

(٢٢٥٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْقَوَارِيرِ الصِّحَاحِ بِالْوَازِنَةِ

الْمَكْسُورَةِ ، إِذَا كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصِّحَاحِ.
وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۲۵۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ درست شیشے کو ٹوٹے ہوئے شیشے کے بدلے فروخت کیا جائے جب کہ وہ درست سے افضل ہو، اور حضرت ابن سیرین اس کو ناپسند فرماتے تھے مگر یہ کہ برابر سرابر ہو۔

(٢٨٤) اللّبن يغشّ بِالماءِ

دودھ میں پانی ملانا

(٢٢٥٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُشَابَنَّ لَبَنٌ لِبَيْعٍ. (عبدالرزاق ۱۴۲۷۰)

(۲۲۵۵۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ کو فروخت کرنے کے لئے اس میں (پانی وغیرہ) نہیں ملایا جائے گا۔

(٢٨٥) الرّجل يكسِر الدِّرهم عِند البقّالِ

کوئی شخص سبزی فروش کے پاس پیسے تڑوائے

(٢٢٥٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْسَرَ الدِّرْهَمَ عِنْدَ الْبَقَّالِ فَيَأْخُذَ غَيْرَ الَّذِي كَسَرَهُ فِيهِ.

(۲۲۵۵۴) حضرت ابراہیم سبزی فروش سے پاس دراہم تڑوانے ناپسند کرتے تھے، کہ اس کے پاس دراہم تڑوائے اور جو اُس نے اس میں لیا ہے اُس کے علاوہ لے۔

(٢٢٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَعْجِيلَ الدِّرْهَمِ لِلْبَقَّالِ ، وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الْحَسَنُ ؟ فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا بَلَغَ مِنَّا هَذَا.

(۲۲۵۵۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سبزی فروش کو جلدی درہم دینے کو ناپسند کرتے تھے، پھر حضرت حسن سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ بخدا ہم تک یہ نہیں پہنچا۔

(٢٢٥٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ إِلَى الْبَقَّالِ الدِّرْهَمَ ، قَالَ :لاَ يَأْخُذُ إِلاَّ الَّذِي أَسْلَمَ فِيهِ ، وَإِنْ وَضَعَهُ عِنْدَهُ فَلْيَأْخُذْ مَا شَاءَ.

(۲۲۵۵۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سبزی فروش کو درہم دے تو فرمایا وہ نہ لے مگر وہی جو سپرد کیا گیا، اور اگر اسی

کے پاس رکھا جائے تو جب چاہے وصول کرلے۔

(۲۲۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الْبَقَّالَ الدِّرْهَمَ فَيَأْخُذَ مِنْهُ الْبَيْعَ ، وَلَكِنْ يَأْخُذُ مِنْهُ ، فَإِذَا تَمَّ دِرْهَمٌ أَعْطَاهُ.

(۲۲۵۵۷) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سبزی فروش کو درہم دیا جائے اور اُس سے بیع (مبیع) لیا جائے، لیکن اُس سے سامان لے لیا جائے جب ایک درہم کا سامان ہو جائے تو پھر اس کو درہم دیا جائے۔

(۲۸۶) الرّجل يشتري المحفّلة فيحلبها

کوئی شخص مُحفّلہ بکری خرید لے پھر وہ اس کا دودھ استعمال کرلے

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً ، فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(بخاری ۲۱۴۸۔ ابو داؤد ۳۴۳۶)

(۲۲۵۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصراۃ بکری خریدے (ایسی بکری جس کے مالک نے اُس کو فروخت کرنے سے کچھ دن پہلے اُس کا دودھ نکالنا چھوڑ دیا ہوتا کہ خریدار کو اس کا دودھ زیادہ لگے) اُس کو اختیار ہے، اگر چاہے تو وہ بکری واپس کردے اور جو دودھ اُس نے استعمال کیا ہے اُس کے بدلے میں ایک صاع کھجور دے دے۔

(۲۲۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ ، إِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. (احمد ۴/ ۳۱۴)

(۲۲۵۵۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مصراۃ بکری خریدے اُس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر اُس کو واپس کرنا ہے تو ساتھ ایک صاع کھجور یا ایک صاع گندم دے دے۔

(۲۲۵۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا.

(۲۲۵۶۰) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص محفلہ بکری خریدے تو وہ اُس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع گندم وغیرہ دے دے۔

(٢٨٧) الخصّ يدّعِيهِ أهل الدّارينِ

لکڑی کی چھت جس کا دو گھروں والے دعویٰ کریں

(٢٢٥٦١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الْخُصِّ يَدَّعِيهِ أَهْلُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَهْلُ هَذِهِ ، قَالَ : هُوَ لِلَّذِي يَلِيهِمُ الْقُمُط . وسألته عن الحائط اللَّبن يدعيه أهل هذه الدار ، وأهل هذه ، قَالَ: هو للذى يَلِيهِمُ الأنْصَافُ.

(٢٢٥٦١) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ لکڑی کی چھت جس کا دو گھروں والے دعویٰ کریں؟ آپ نے فرمایا وہ اُس کے لیے ہے جس کی رسی اُس کے ساتھ ملی ہو اور اُن سے اینٹوں کی دیوار کے متعلق سوال کیا جس کا یہ گھر والا دعویٰ کرے اور وہ بھی دعویٰ کرے؟ فرمایا: وہ اُس کے لئے ہے جس کا نصف اُس کے ساتھ ملا ہو۔

(٢٢٥٦٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : تَقَدَّمْت مَعَ أَبِي إِلَى شُرَيْحٍ فَسَمِعْته يَقْضِي بِالْخُصِّ إِلَى مَنْ كَانَتَ إليه الْقِمْطُ.

(٢٢٥٦٢) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس گیا، میں نے سنا آپ نے لکڑی کی چھت کا فیصلہ فرمایا کہ جس کی رسی اُس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

(٢٨٨) من كره آجِلًا بآجِلٍ

جو حضرات ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَرِهَ كَالِئًا بِكَالِءٍ يَعْنِي دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : أَنَّهُ كَرِهَ آجِلاً بِآجِلٍ يَعْنِي : دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٤) حضرت حکم بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ آجِلاً بِآجِلٍ يَعْنِي: دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٥) حضرت عطاء بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ كَالِئٌ بِكَالِئٍ ، يَعْنِي : دَيْنًا بِدَيْنٍ. (دارقطنی ٧١۔ حاکم ۵٧)

(٢٢٥٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۹) فِی بیعِ العصِیرِ

انگور کے رس (شیرہ) کی بیع کرنا

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى :أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَبِيعُ الْعَصِيرَ.

(۲۲۵۶۷) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ کے والد انگور کے شیرہ کی بیع کرتے تھے۔

(۲۲۵۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ شُعْبَةُ :عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عِقَارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْكَرْمِ ؟ فَقَالَ :زَبِّبُوهُ ، ثُمَّ بِيعُوهُ.

(۲۲۵۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انگوروں کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اس کو سکھالو پھر اُس کی بیع کرو۔

(۲۲۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ :أَنَّ صَاحِبَ ضَيْعَةِ سَعْدٍ أَتَاهُ فَقَالَ :إِنَّ الأَعْنَابَ قَدْ كَثُرَتْ ، فَقَالَ :اتَّخِذْهُ زَبِيبًا ، بِعْهُ عِنَبًا ، فَقَالَ :إِنَّهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَخَرَجَ سَعْدٌ إِلَى ضَيْعَتِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَقُلِعَتْ ، وَقَالَ لِقَهْرَمَانِهِ :لاَ أَئْتَمِنُكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهَا.

(۲۲۵۶۹) حضرت مصعب بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین والا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا: انگور بہت زیادہ ہوگئے ہیں، آپ نے فرمایا ان کو سکھا کر کشمش بنالو، اُس نے عرض کیا کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ خود زمین کی طرف تشریف لے گئے اور اُن کو اکھاڑنے کا حکم دیا اور وہ اُکھاڑ دی گئی، پھر آپ نے اپنے وکیل سے کہا کہ اس کے بعد میں تجھ کو پر کسی معاملہ میں بھروسہ نہیں کروں گا۔

(۲۲۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ :أَنَّ أَبَا عَبِيْدَةَ كَانَ لَهُ كَرْمٌ ، فَكَانَ يَقُولُ لِوُكَلاَئِهِ :بِيعُوهُ عِنَبًا ، فَإِنْ لَمْ يُشْتَرْ فَبِيعُوهُ عَصِيرًا حِينَ تَعْصِرُونَهُ.

(۲۲۵۷۰) حضرت ابوعبیدہ کے انگور تھے، آپ نے اپنے وکلا سے کہا ہوا تھا اِس کو انگور ہونے کی حالت میں فروخت کرو، اور اگر نہ خریدے جائیں تو پھر جس وقت اِن کا شیرہ نکالا جائے تو شیرہ نکال کر فروخت کردو۔

(۲۲۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ . وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۲۵۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انگور کے شیرے کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ اس میں نشہ نہ ہو۔

(۲۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْعَصِيرَ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَبِيعَهُ مِنْ غَيْرِ مَنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا ، وَإِنْ بَاعَهُ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۵۷۲) حضرت عطاء نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو انگور ایسے شخص کو فروخت کررہا تھا جو اُس کی شراب بناتا تھا، آپ نے فرمایا

کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ یہ ایسے شخص کو فروخت کیا جائے جو شراب نہ بناتا ہو، اور اگر شراب والے شخص کو بھی فروخت کر دے تو بھی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٥٧٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَقَالَ : بِعْهُ مَا كَانَ حُلْوًا.

(٢٢٥٧٣) حضرت حسن رحمہ اللہ سے انگور کے شیرے کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا جب تک میٹھا ہو فروخت کر دو۔

(٢٢٥٧٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْكَرْمُ فَيَبِيعُهُ عَصِيرًا ، فَقَالَ : إِذَا بَاعَهُ عَصِيرًا أَوْ عِنَبًا فَلاَ بَأْسَ.

(٢٢٥٧٤) حضرت حکم سے مروی ہے کہ ایک شخص کے انگور تھے وہ اُن کا شیرہ نکال کر فروخت کرتا تھا، آپ نے فرمایا: اُس کو انگور ہونے کی حالت میں فروخت کرو یا شیرہ بنا کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي طَوْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ تَبِعِ الْعِنَبَ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا.

(٢٢٥٧٥) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو انگور فروخت نہ کرو جو اُس کی شراب بناتا ہو۔

(٢٢٥٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ : بِعِ الْحَلاَلَ مِمَّنْ شِئْتَ.

(٢٢٥٧٦) حضرت سفیان سے انگور کے شیرے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا حلال چیز کو جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(٢٢٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جريج ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَبِعِ الْعَصِيرَ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا.

(٢٢٥٧٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو انگور فروخت نہ کرو جو اُس کی شراب بناتا ہو۔

(٣٩٠) الرَّجُلُ يَهَبُ الْهِبَةَ

کوئی شخص موہوبہ چیز کو ہبہ کرے

(٢٢٥٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ بَهِيمَةً فَوَلَدَتْ ، قَالَ : لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْقِيمَةِ يَوْمَ وَهَبَ.

(٢٢٥٧٨) حضرت زہری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے ایک شخص کو جانور ہبہ کیا تھا اور اُس جانور نے بچہ جن دیا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ اس کی قیمت واپس لے لے۔ جس دن اس نے ھبہ کیا تھا اس دن کے اعتبار سے۔

(٢٢٥٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْهِبَةِ فِي الْقِيمَةِ يَوْمَ وَهَبَ ، وَكَتَبَ ، إِنَّ الزِّيَادَةَ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ.

(٢٢٥٧٩) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا: جس دن ہبہ کیا اُس دن کی قیمت پر ہبہ پر رجوع کرے گا، اور مزید تحریر فرمایا کہ

موہوبہ چیز اگر بڑھ جائے (مثلاً بچہ جن دے وغیرہ) تو وہ زیادتی موہوب لہ کے لیے ہے۔

(٢٩١) الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

کوئی شخص جھوٹی قسم اٹھالے

(٢٢٥٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ : مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قُلْنَا ، كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : صَدَقَ ، فِي وَاللَّهِ نَزَلَتْ ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ خُصُومَةٌ ، فَخَاصَمْته إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَلَكَ يَمِينُهُ ، فَقُلْتُ : إِذًا يَحْلِفُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ . (بخاری ٢٣٥٦۔ مسلم ٢٢٠)

(٢٢٥٨٠) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لیے قسم اٹھائے تا کہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا سکے اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ شخص اس حال میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غضب ناک ہوں گے۔

حضرت اشعث بن قیس آئے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمن نے تم سامنے کیا بیان کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ یہ، فرمایا کہ اُنہوں نے سچ فرمایا ہے، خدا کی قسم میرے متعلق اللہ کا ارشاد بھی نازل ہوا ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے بیچ جھگڑا تھا، ہم اپنا جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: پھر اس کو قسم اٹھانا پڑے گی، میں نے عرض کیا کہ تب تو یہ قسم اٹھالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے گا، پھر آپ نے حضرت عبداللہ کی روایت کے متعلق بیان فرمایا۔ پھر یہ آیات نازل ہوئی۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾.

(٢٢٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ إِلاَّ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا ، قَالَ : وَإِنْ كَانَ سِوَاكًا مِنْ أَرَاكٍ . (مسلم ٢١٩۔ احمد ٥/ ٢٦٠)

(٢٢٥٨١) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص جھوٹی قسم سے کسی مسلمان کا مال قطع (ہڑپ) نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اُس پر

جنت کو حرام اور جہنم واجب فرما دیتے ہیں، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگرچہ وہ ہلکی (معمولی) شئ ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ پیلو کی مسواک ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نِسْطَاسٍ : أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ ، إِلاَّ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، أَوْ أَوْجَبَ لَهُ النَّارَ. (ابوداؤد ۳۲۴۱۔ ابن ماجه ۲۳۲۵)

(۲۲۵۸۲) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھاتا اگر وہ زرد مسواک کے متعلق ہی کیوں نہ ہو اُس کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیا جاتا ہے اور اُس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ ظَالِمًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. (بخاری ۷۴۴۵۔ مسلم ۱۲۳)

(۲۲۵۸۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ساتھ ہڑپ کر جائے اُس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوں گے۔

(۲۲۵۸٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنِ اقْتَطَعَهَا بِيَمِينِهِ كَانَ مِمَّنْ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (احمد ۴/ ۳۹۴)

(۲۲۵۸۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جھوٹی قسم کے ساتھ مال پر قبضہ کرے، تو یہ اُن میں سے ہوگا کہ جن سے قیامت کے دن اللہ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ ہی اُن کو گناہوں سے پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۲۲۵۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ. (مسلم ۱۲۳۔ ابوداؤد ۳۲۳۹)

(۲۲۵۸۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اٹھائے تاکہ مال کو ظلماً کھائے تو اللہ کی اُس کے ساتھ اس حال میں ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کئے ہوں گے۔

(۲۲۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ كُرْدُوسٍ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلام : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ. (ابوداؤد ۳۲۳۸۔ احمد ۵/ ۲۱۲)

(۲۲۵۸۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے تاکہ کسی کا مال قبضہ کرلے، تو اُس کی ملاقات اللہ کے ساتھ

اس حال میں ہوگی کہ وہ دم کوڑ زدہ ہوگا۔

(٢٢٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ غَيْبٍ أَصَابَ فِيهَا مَأْثَمًا صَدَقَ فِيهَا ، أَوْ فَجَرَ.

(۲۲۵۸۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص غائب پر قسم اٹھائے اُس کو گناہ ملے گا، خواہ اُس قسم میں سچا ہو یا جھوٹا۔

(٢٢٥٨٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلاَّ كَانَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(ترمذی ٣٠٢٠۔ احمد ٣/ ٤٩٥)

(۲۲۵۸۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم اٹھائے اور اس میں مکھی کے پر کے برابر بھی اپنی طرف سے آمیزش کر دے تو قیامت کے دن اُس کے دل پر ایک (سیاہ) دھبہ ہوگا۔

(٢٢٥٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ابوداؤد ٣٢٤٠۔ احمد ٤/ ٤٣٦)

(۲۲۵۸۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم مال کمانے کے لیے اٹھائے اُس کو اپنا ٹھکانہ جہنم کو سمجھ لینا چاہیے۔

(٢٢٥٩٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لِيَقْتَطِعَهُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

(احمد ١/ ١٨٨۔ ابو يعلى ٩٥١)

(۲۲۵۹۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مسلمان کے مال پر قبضہ کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے اُس کے لئے اُس مال میں برکت نہیں دی جائے گی۔

(٢٩٢) فِي رجلٍ رأى جاريةً تباع فقالت إنِّي مسروقةٌ

کوئی شخص باندی دیکھے جو فروخت ہو رہی ہو اور وہ باندی کہے میں چوری شدہ ہوں

(٢٢٥٩١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى جَارِيَةً فِي السُّوقِ تُبَاعُ ، فَقَالَتْ : إِنِّي مَسْرُوقَةٌ ، فَقَالَ : تُشْتَرَى ، وَلاَ تُصَدَّقُ ، وَسَأَلْت قَتَادَةَ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۹۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے بازار میں باندی دیکھی جو بک رہی تھی، اور اُس باندی نے کہا کہ میں چوری شدہ ہوں، آپ نے فرمایا خرید لو اُس کی تصدیق مت کرو۔

پھر میں نے حضرت قتادہ سے دریافت کیا تو آپ نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۹۳) الرّجل يكاتِب المكاتب

کوئی شخص غلام کو مکاتب بنائے

(۲۲۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا كَاتَبَ عَبْدَهُ وَلَهُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ، فَهُوَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ و كَتَمَهُمْ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۲۵۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب بنالے اور اُس کے غلام اور باندی اور بھی موجود ہو، تو وہ اُس کے مکاتبت میں ہوگا، اور اگر اُس کے بچے ہوں اور وہ اُن کو چھپالے تو اُس پر کچھ نہیں ہے۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، بِنَحْوِهِ.

(۲۲۵۹۳) حضرت ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۵۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَجُلٌ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ أَوْ قَاطَعَهُ ، فَكَتَمَهُ مَالاً لَهُ : رَقِيقًا ، أَوْ عَيْنًا ، أَوْ مَالاً غَيْرَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : هُوَ لِلْعَبْدِ.

وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۲۵۹۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا، اُس نے اپنا مال چھپادیا، تو غلام، یا عین یا مال وغیرہ کس کے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ غلام کے لئے ہوگا۔

(۲۲۵۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أُمُّ وَلَدِهِ وَوَلَدُهُ يَدْخُلُونَ جَمِيعًا فِي مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۲۵۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ام ولد اور اُس کی اولاد سب مکاتبت میں داخل ہوں گے۔

(۲۹٤) الرَّجُلُ يُكَاتِبُ الْمُكَاتَبَ وَيَشْتَرِطُ مِيرَاثَهُ

کوئی شخص غلام کو مکاتب بنالے اور اُس کی میراث کی شرط لگادے کہ وہ میں وصول کروں گا

(۲۲۵۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ وَاشْتَرَطَ وَلاَئَهُ وَمِيرَاثَهُ وَدَارَهُ ، فَلَمَّا أَدَّى مُكَاتَبَتَهُ عَتَقَ ، ثُمَّ مَاتَ ، فَخَاصَمَ أَوْلِيَاؤُهُ فِي مِيرَاثِهِ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ ذَلِكَ ، فَقَالَ الْمَوْلَى : فَمَا يُغْنِي عَنِّي شَرْطِي مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ : شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِكَ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً.

(۲۲۵۹۶) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنالیا، اور اُس کی ولاء، میراث اور گھر کی اپنے لیے شرط لگا دی، جب غلام نے بدل کتابت ادا کیا تو وہ آزاد ہو گیا، پھر اُس کا انتقال ہو گیا، اُس کی وفات کے بعد اُس کے اولیاء کا میراث کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے اِس کو باطل کر دیا، اُس کے آقا نے کہا کہ مجھے اس میں سال سے لگائی ہوئی شرط کا کیا فائدہ ہوا؟ حضرت شریح نے فرمایا: اللہ کی شرط تجھ سے پہلے پچاس سال سے ہے، اور اُس کا زیادہ حق ہے۔

(۲۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ :أَنَّ عَدِيًّا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ سَهْمًا مِنْ مِيرَاثِهِ ، فَكَتَبَ إليه :إِنَّهُ لَيْسَ لأَحَدٍ شَرْطٌ يَنْقُصُ أَوْ يَنْتَقِصُ شَيْئًا مِنْ فَرَائِضِ اللهِ.

(۲۲۵۹۷) حضرت عدی نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو لکھا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا ہے، اور اُس نے میراث میں سے ایک حصہ کی اپنے لئے شرط لگائی ہے، حضرت عمر نے جواب تحریر فرمایا کہ: کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ شرط لگا کر اللہ کے فرائض میں سے کمی کر دے۔

(۲۲۵۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ كُوتِبَ ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَهْلُهُ أَنَّ لَنَا سَهْمًا مِنْ مِيرَاثِكَ ؟ قَالَ :لاَ ، شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهِمْ.

(۲۲۵۹۸) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا ایک شخص نے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس کے اہل نے یہ شرط لگا دی کہ تیری میراث میں سے ایک حصہ ہمارا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں! اللہ تعالیٰ کی شرط اُس کی شرط سے پہلے مقرر ہے۔

(۲۲۵۹۹) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :بِنَحْوٍ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

(۲۲۵۹۹) حضرت عطاء سے بھی اِسی طرح مروی ہے۔

(۲۹۵) فِي أَجْرِ الْمُغَنِّيَةِ وَالنَّائِحَةِ

گانا گانے والی اور نوحہ کرنے والی کی اجرت

(۲۲۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيَةِ ، زَادَ فِيهِ عَبْدَةُ : وَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ آكُلَهُ.

(۲۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ گانا گانے والی کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے، اور حضرت عبدہ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں اسے کھانے کو بھی ناپسند سمجھتا ہوں۔

(۲۲۶۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ.

(۲۲۶۰۱) حضرت حسن گانا گانے والی اور نوحہ کرنے والیوں کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۶۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَالْكَاهِنِ.

(۲۲۶۰۲) حضرت ابراہیم گانا گانے والی، نوحہ کرنے والی اور کاہن کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٦٠٣) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ (وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ) قَالَ : مَهْرُ الْبَغْيِ ، وَمَا كَانَ يَأْخُذُ الْكَاهِنُ عَلَى كِهَانَتِهِمْ.

(۲۲۶۰۳) حضرت عبداللہ بن ھُبیرہ "واکلھم السُحت" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے زانیہ کی اجرت مراد ہے، اور جو کچھ کاہن اپنی کہانت سے حاصل کرے۔

(٢٩٦) الرّجل يشتري الصّكّ بالبزّ

کوئی شخص کپڑوں کے بدلے چیک دستاویز خرید لے

(٢٢٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الصَّكَّ بِالْبَزِّ عَلَى الرَّجُلِ نَوَى أَوْ لَمْ يَنْوِ.

(۲۲۶۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی اگر چیک کے بدلے میں کپڑے خرید لے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ صَكًّا فِيهِ ثَلاَثَةُ دَنَانِيرَ بِثَوْبٍ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ.

(۲۲۶۰۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے کپڑوں کے بدلے میں دستاویز خریدا ہے جس میں تین دینار ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ درست نہیں۔

(٢٢٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ غَرَرٌ.

(۲۲۶۰۶) حضرت شعبی اِس کو ناپسند کرتے تھے، فرماتے تھے کہ یہ دھوکا ہے۔

(٢٢٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا تَبَيَّنَ إِفْلاَسُ الرَّجُلِ فَلاَ يَجُوزُ عَتَاقُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَتَبَيَّنْ إِفْلاَسُهُ فَعَتَاقُهُ جَائِزٌ.

(۲۲۶۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کا افلاس ظاہر ہو جائے تو اس کے لئے غلام آزاد کرنا جائز نہیں ہے جب کہ اُس پر دین ہو، اور اگر اُس کا افلاس ظاہر نہ ہو تو اُس کے لئے غلام آزاد کرنا جائز ہے۔

(٢٩٧) إنظار المعسرِ والرِّفق بِهِ

تنگ دست کو مہلت دینا اور اُس کے ساتھ نرمی کرنا

(٢٢٦٠٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الْيَسَرِ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ : أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ.

(مسلم ۴۷۔ حاکم ۲۸)

(۲۲۶۰۸) حضور اقدس صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے دے یا اُس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا۔

(۲۲۶۰۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (طبرانی ۳۷۴)

(۲۲۶۰۹) حضور اقدس صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَيُبَايِعُهُمْ ، وَكَانَ لَهُ كَاتِبٌ وَمُتَجَازِي ، فَيَأْتِيهِ الْمُعْسِرُ وَالْمُسْتَنْظِرُ فَيَقُولُ : كِلْ وَأَنْظِرْ وَتَجَاوَزَ الْيَوْمَ ، يُتَجَاوَزَ عَنَّا ، قَالَ : فَلَقِيَ اللَّهَ وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا غَيْرَهُ فَغَفَرَ لَهُ.

(۲۲۶۱۰) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرضہ دیتا اور اُن کے ساتھ بیع کرتا تھا، اُس کا ایک کاتب اور ایک قرضہ وصول کرنے والا تھا، اس کے پاس جب کوئی تنگ دست آتا تو اپنے کاتب سے کہتا کہ تول کر دے دو اور کچھ مہلت بھی دے دو۔ آجکے دن درگذر کرو۔ اس کے بدلہ میں اللہ ہم سے درگذر کرے گا۔ وہ شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ اس عمل کے علاوہ اس نے کوئی بھی اچھا عمل نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

(۲۲۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ رَجُلاً مُوسِرًا يُخَالِطُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِغِلْمَانِهِ : تَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ ، فَقَالَ : اللَّهُ لِمَلاَئِكَتِهِ : فَنَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ ، فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ.

(مسلم ۳۰۔ ترمذی ۱۳۰۷)

(۲۲۶۱۱) حضور اقدس صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ تم سے پہلے ایک شخص کا حساب لیا گیا اُس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے اِس کے کہ وہ مال دار شخص تھا اور لوگوں سے معاملات کرتا تھا، اُس نے اپنے نوکروں سے کہا ہوا تھا تنگ دست کو مہلت دے دیا کرو، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا، میں اِس سے زیادہ اس بات کا مستحق ہوں، تم اس سے تجاوز کرو (معاف کرو، مہلت دو)۔

(۲۲۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۲۲۶۱۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۶۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمه أَوْ مَحَا عَنْهُ ، كَانَ فِي

ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۵/ ۳۰۰۔ عبد بن حمید ۱۹۵)

(۲۲۶۱۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مقروض کو آسودہ حال کرے یا اُس کو معاف کردے، وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(۲۲٦۱٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ :حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقَالَ :هَلْ عَمِلْت خَيْرًا ؟ قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ :انْظُرْ ، قَالَ :مَا أَعْلَمُهُ إلاَّ أَنِّي كُنْت رَجُلاً أُجَازِفُ النَّاسَ وَأُخَالِطُهُمْ ، فَكُنْت أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُوسِرِ ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالَ عُقْبَةُ :وَأَنَا سَمِعْته يَقُولُ ذَلِكَ. (مسلم ۱۱۹۵)

(۲۲۶۱۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص تھا، فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے آیا، اور اُس سے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی نیک عمل ہے؟ اُس نے کہا کہ میں نہیں جانتا، اُس نے کہا غور کر، اُس شخص نے کہا اِس کے علاوہ مجھے نہیں معلوم کہ میں بیع میں لوگوں کو مہلت دیتا تھا، پس میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور امیر سے تجاوز کرتا، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو جنت میں داخل فرمادیا۔

(۲۲٦۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ سَهْلاً حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إلاَّ ظِلُّهُ.

(۲۲۶۱۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کرے، مقروض کو تنگ دستی میں مہلت دے اور مکاتب کی مدد کرے اللہ پاک اُس کو اُس دن (اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا) جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۲۹۸) فِي السَّومِ فِي البيعِ

بیع میں قیمت مقرر کرنا

(۲۲٦۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ يَبِيعُ شَيْئًا فَقَالَ :عَلَيْك بِأَوَّلِ السَّوْمَةِ ، أَوْ بِأَوَّلِ السَّوْمِ فَإِنَّ الرِّبَاحَ مَعَ السَّمَاحِ. (ابوداؤد ۱٦۷)

(۲۲۶۱۶) حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کے قریب سے گذرے وہ کوئی شئی فروخت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر پہلی قیمت لازم ہے، بے شک نفع سہولت اور مہلت دینے کے ساتھ ہے۔

(۲۲٦۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابن أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيِّدُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ. (ابوداؤد ۱٦٦)

(۲۲٦۱۷) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان کا مالک قیمت لگانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۲٦۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَرْثِم أَنْفَه بِالسَّوْمِ.

(۲۲٦۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور (گھوڑا وغیرہ) کی ناک پر قیمت چسپاں کر دیا کرو۔

(۲۹۹) فِي التِّجَارَةِ وَالرَّغْبَةِ فِيهَا

تجارت اور اُس کی فضیلت میں

(۲۲٦۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : انْظُرُوا مَا زَادَ فِي مَالِي مُنْذُ دَخَلْتُ فِي الْخِلاَفَةِ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِي ، فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْتَحِلُّهُ ، وَقَدْ كُنْتُ أَصَبْتُ مِنَ الْوَدَكِ نَحْوًا مِمَّا كُنْتُ أَصَبْتُ مِنَ التِّجَارَةِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا ، فَإِذَا عَبْدٌ نُوبِيٌّ يَحْمِلُ صِبْيَانَهُ وَنَاضِحٌ كَانَ يَسْقِي عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَبَعَثْنَا بِهِمَا إِلَى عُمَرَ ، قَالَتْ : فَأَخْبَرَنِي جَدِّي ، أَنَّ عُمَرَ بَكَى وَقَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيدًا.

(۲۲٦۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرض الوفات قریب آیا، آپ نے فرمایا: میرے مال میں دیکھو خلافت میں آنے کے بعد اس میں کتنا اضافہ ہوا ہے، اور وہ میرے بعد والے خلیفہ کو بھیج دو، بے شک میں اُس کو حلال سمجھتا تھا، جتنا مال میں نے تجارت میں کمایا ہے تقریباً اتنی ہی مالیت کے جانور بھی میرے پاس موجود ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم نے دیکھا تو ایک نوبی غلام (یعنی جس کی آنکھیں درست نہ ہوں اور وہ ٹھیک سے دیکھ بھی نہ سکتا ہو) تھا۔ جس نے اپنے بچے اٹھائے ہوئے تھے اور ایک اونٹنی تھی جس پر پانی لایا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے یہ سب عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے دادا نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ ابو بکر پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔

(۲۲٦۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ هَذِهِ الْبُيُوعُ صِرْتُمْ عَالَةً عَلَى النَّاسِ.

(۲۲٦۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ خرید و فروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں پر بوجھ بن جاتے۔

(۲۲٦۲۱) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَتْجَرَ قُرَيْشٍ.

(۲۲٦۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش میں سب سے بڑے تاجر تھے۔

(۲۲٦۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُنْتُ تَاجِرًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْت أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَ التِّجَارَةِ وَالْعِبَادَةِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لِي ، فَتَرَكْت التِّجَارَةَ وَأَقْبَلْت عَلَى الْعِبَادَةِ.

(۲۲۶۲۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تجارت کیا کرتا تھا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی تو میں نے تجارت اور عبادت کو جمع کرنے کا ارادہ کیا، تو وہ میرے لئے نہ ہو سکا، تو میں نے تجارت چھوڑ دی اور عبادت پر لگ گیا۔

(۲۲٦۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَتْجَرَ قُرَيْشٍ.

(۲۲۶۲۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اِس بات کی خبر دی گئی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش کے بڑے تاجر تھے۔

(۲۲٦۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَدِرْهَمٌ مِنْ تِجَارَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشَرَةٍ مِنْ عَطَائِي.

(۲۲۶۲۴) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تجارت سے حاصل کیا گیا ایک درہم مجھے تحفے میں ملے ہوئے دس درہموں سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۲٦۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلاَلاً اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلاَلاً مُكَاثِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. (عبد بن حمید ۱۴۳۳۔ بیهقی ۹۸۹۰)

(۲۲۶۲۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال دنیا جمع کرے۔ سوال سے بچنے کے لیے، اپنے گھر والوں کی کفایت کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی اور نرمی کرنے کے لیے۔ ایسا شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص کثرت مال اور ریاکاری کی نیت سے حلال مال جمع کرے گا تو ایسا شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔

(۲۲٦۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى أَبُو نَعَامَةَ سَمِعَهُ أَوْ قَالَ : حَدَّثَنَا حريث بْنُ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ ثَلاَثَةُ أَسْفَارٍ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالرَّجُلُ يَسْعَى بِمَالِهِ فِي وَجْهٍ مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهِ ، أَبْتَغِي بِمَالِي مِنْ فَضْلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ عَلَى فِرَاشِي ، وَلَوْ قُلْتُ : إِنَّهَا شَهَادَةٌ ، لَرَأَيْت أَنَّهَا شَهَادَةٌ.

(۲۲۶۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے تین سفر لکھ دیئے گئے ہیں، حج اور عمرہ کے لئے، اللہ کے راستہ میں

جہاد کے لئے، اور آدمی کا تجارت کرنا اس طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ پر، اپنے مال سے اللہ کے فضل سے تلاش کرنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے بستر پر مروں، اور اگر میں کہتا کہ یہ شہادت ہے تو البتہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ شہادت ہے۔

(۲۲۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَمْرُو ، اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلاَحَكَ وَثِيَابَكَ وَائْتِنِي ، قَالَ : فَشَدَدْتُ عَلَيَّ سِلاَحِي وَثِيَابِي ، ثُمَّ أَتَيْته فَوَجَدْته يَتَوَضَّأُ ، فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ فَقَالَ : يَا عَمْرُو ، إنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ وَجْهًا يُسَلِّمَكَ اللَّهُ وَيُغَنِّمُكَ ، وَأَزْعَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ زَعْبَةً صَالِحَةً ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ ، إنَّمَا أَسْلَمْت رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَيْنُونَةِ مَعَك ، قَالَ : يَا عَمْرُو ، نَعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ. (بخاری ۲۹۹۔ احمد ۴/ ۲۰۲)

(۲۲۶۲۷) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمرو! اپنے کپڑے پہن کر اور اپنا اسلحہ باندھ کر میرے پاس آؤ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور اسلحہ باندھا، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو وضو کرتا ہوا پایا، حضور نے اوپر سے نیچے تک میرا مکمل جائزہ لیا، پھر نگاہ کو جھکا لیا، پھر فرمایا کہ میں تم کو ایسی جگہ بھیجنا چاہتا ہوں جہاں تم کو اللہ تعالیٰ سلامتی اور مال غنیمت بھی عطا کرے گا۔ میں تم کو اس میں سے کچھ مال بھی دوں گا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں نے مال کی رغبت کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا، میں نے تو جہاد اور آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اسلام قبول کیا، حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! پاکیزہ مال نیک شخص کے لئے بہت اچھا ہے۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْزَمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : لاَ يَطِيبُ هَذَا الْمَالُ إلاَّ مِنْ أَرْبَعِ خِلاَلٍ : سَهْم فَيء الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ تِجَارَةٌ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ عَطَاءٌ مِنْ أَخٍ مُسْلِمٍ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ ، أَوْ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۲۲۶۲۸) حضرت محمد بن واسع الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مال صرف چار صورتوں میں ہی حلال ہے، مسلمانوں کے غنیمت میں سے حصہ ہو، اور حلال مال کی تجارت سے ہو، یا کوئی مسلمان بھائی اپنی خوشی سے عطیہ دے، یا اللہ کے مقرر کردہ میراث کے حصہ میں سے ہو۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَتْ عِيرٌ إلَى الْمَدِينَةِ ، فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَرَبِحَ أَوَاقِيَ ، فَقَسَمَهَا فِي أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ : لاَ أَشْتَرِي شَيْئًا لَيْسَ عِنْدِي ثَمَنُهُ. (ابو داؤد ۳۳۴۷۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۲۶۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں خچروں کا ایک قافلہ آیا جس پر سامان تجارت تھا، آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں خریدا اور کچھ چاندی زائد بچ گئی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اُس کو بنی عبد المطلب کے مساکین میں تقسیم فرما دیا اور فرمایا: میں ایک

چیز نہیں خریدنا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔

(٢٢٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ يَحُثُّنِي عَلَى الاحْتِرَافِ وَالطَّلَبِ ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : الْغِنَى مِنَ الْعَافِيَةِ.

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ پیشہ اختیار کرنے پر ابھارتے تھے، اور فرماتے مال داری عافیت میں سے ہے۔

(٢٢٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ ، قَالَ : التِّجَارَةُ.

(۲۲۶۳۱) حضرت مجاہد قرآن پاک کی آیت ﴿أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تجارت ہے۔

(٣٠٠) ما نهي عنه مِن الحلِفِ

بلاوجہ قسم اٹھانے کے ممانعت

(٢٢٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً ، قَالَ : إِنَّ الْيَمِينَ الْفَاجِرَةَ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ. (بخاری ۲۰۸۷۔ مسلم ۱۳۱)

(۲۲۶۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جھوٹی قسم ساز و سامان کے زوال کا اور کمائی میں بے برکتی کا سبب ہے۔

(٢٢٦٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ، ثُمَّ يَمْحَقُ.

(احمد ۵/ ۲۹۷۔ ابن ماجہ ۲۲۰۹)

(۲۲۶۳۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ قسم اُٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے شروع میں مال کچھ بڑھتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے۔

(٢٢٦٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ، ثُمَّ يَمْحَقُ.

(۲۲۶۳۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے پہلے مال بظاہر بڑھتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے۔

(٢٢٦٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :

كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي السُّوقَ فَيُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ، إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ.

(۲۲۶۳۵) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار آتے تو سلام کرتے اور فرماتے، اے تاجرو! بیع میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے سامان تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(٢٢٦٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أخى سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :الأَيْمَانُ لِقَاحُ الْبُيُوعِ وَتَمْحَقُ الْكَسْبَ.

(۲۲۶۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم اٹھانا بیوع کو بڑھانے اور کسب کو ختم کرنے کا سبب ہے۔

(٢٢٦٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ ، قَالَ :كُنَّا نَبْتَاعُ الأَوْسَاقَ بِالْمَدِينَةِ وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِمَّا كُنَّا نُسَمِّي بِهِ أَنْفُسَنَا ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ، إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

(ترمذی ۱۲۰۸۔ ابوداؤد ۳۳۱۹)

(۲۲۶۳۷) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ میں تجارت کرتے تھے، اور ہم اپنے آپ کو سماسر۔ کے نام سے پکارتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں اُس سے اچھے نام سے پکارا جس سے ہم اپنے آپ کو پکارتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تاجرو! اس کاروبار میں لغو کام اور قسم اٹھائی جاتی ہے، پس اُس کی تلافی صدقہ کے ساتھ کرو۔

(٢٢٦٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ. (بیہقی ۴۸۴۸)

(۲۲۶۳۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ السُّلَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَلِفُ حِنْثٌ ، أَوْ نَدَمٌ.

(۲۲۶۳۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قسم اٹھانا حانث ہونے یا نادم ہونے کا سبب ہے۔ (ان دو میں سے ایک کام ضرور ہوگا)۔

(٢٢٦٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثًا لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. (مسلم ۱۷۱۔ ابوداؤد ۴۰۸۴)

(۲۲۶۴۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا، اور نہ ہی اُن کو

گناہوں سے پاک کرے گا اور اُن کو دردناک عذاب دے گا، احسان جتلانے والا، شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

(٢٢٦٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : الْكَذِبُ مِلْحُ الْبَيْعِ : يُنَفِّقُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْكَسْبَ.

(۲۲۶۴۱) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جھوٹ بیع کو خوشنما اور تیز کرتا ہے، سامان کو بکوا دیتا ہے لیکن کسب کو ختم کر دیتا ہے۔

(٣٠١) من كره أن يكاتِب عبده إن لم يكن له حِرفةٌ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ غلام کے پاس اگر کوئی پیشہ نہ ہو اور پھر اُس کو مکاتب بنایا جائے

(٢٢٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ حِرَامِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ : أَمَّا بَعْدُ : فَانْهَ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُكَاتِبُوا أَرِقَّائَهُمْ عَلَى مَسْأَلَةِ النَّاسِ.

(۲۲۶۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو لکھا امابعد: اپنے پاس مسلمانوں کو منع کرو کہ وہ اپنے غلاموں کو لوگوں کے سوال پر مکاتب بنائیں۔

(٢٢٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حِرْفَةٌ.

(۲۲۶۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ غلام کو بغیر پیشہ کے مکاتب بنالیا جائے۔

(٢٢٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : كَاتَبَ ابْنُ عُمَرَ غُلاَمًا لَهُ ، فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ حَلَّ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : كُنْتُ أَسْأَلُ وَأَعْمَلُ ، قَالَ : تُرِيدُ أَنْ تُطْعِمَنِي أَوْسَاخَ النَّاسِ ؟ أَنْتَ حُرٌّ وَلَكَ نَجْمُك هَذَا.

(۲۲۶۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا تو وہ آپ کے پاس بدل کتابت کی قسط لے کر حاضر ہوا جب آپ تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا کہ کہاں سے لے کر آیا ہے؟ غلام نے کہا کہ میں نے لوگوں سے سوال کیا اور کچھ کام کیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو مجھے لوگوں کے مال کی میل کھلانا چاہتا ہے؟ جا تو آزاد ہے، اپنی قسط بھی لے جا۔

(٢٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، أَنَّ سَلْمَانَ أَرَادَ أَنْ يُكَاتِبَ غُلاَمًا لَهُ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ : أَسْأَلُ النَّاسَ ، قَالَ : تُرِيدُ أَنْ تُطْعِمَنِي أَوْسَاخَ النَّاسِ ؟ فَأَبَى أَنْ يُكَاتِبَهُ.

(۲۲۶۴۵) حضرت سلمان نے اپنے غلام کو مکاتب بنانے کا ارادہ کیا، پھر اُس سے پوچھا مال کہاں سے لائے گا؟ اُس نے کہا کہ لوگوں سے مانگ کر، آپ نے فرمایا: کیا تو مجھے لوگوں کی میل کھلانا چاہتا ہے؟ پھر اُس کو مکاتب بنانے سے انکار کر دیا۔

(۲۲٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنْ شَاءَ كَاتَبَ عَبْدَهُ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُكَاتِبْهُ.

(۲۲۶۴۶) حضرت عامر رطیقیلہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو مکاتب بنالو اور اگر چاہو تو نہ بناؤ۔

(۲۲٦٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ ، عَمَّنْ حَدَّثَه ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَلاَّ يَسْتَكِدَّ النَّاسَ.

(۲۲۶۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس پر شرط لگا دی کہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا۔

(۳۰۲) مَنْ قَالَ إذا فرضت فخذ ما فرضت

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم قرض وغیرہ دو تو جو دیا ہے اُسی کے مثل لو

(۲۲٦٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا فَرَضْتَ عَدَدًا فَخُذْ عَدَدًا، وَإِذَا فَرَضْتَ وَزْنًا فَخُذْ وَزْنًا.

(۲۲۶۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم گن کر دو تو گن کر لو، اور اگر وزن کر کے دو تو پھر وزن کر کے لو۔

(۲۲٦٤٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّفَ عَدَدًا وَيَأْخُذَ وَزْنًا.

(۲۲۶۴۹) حضرت محمد رطیقیلہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی کو قرض عدداً دے اور اُس سے وزناً وصول کرے۔

(۲۲٦٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ باذام ، قَالَ : رَأَيْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَلِي سُكْرَ بَثْقٍ ، فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ الْقَصَبَ وَزْنًا وَيَرُدُّهُ وَزْنًا. (بخاری ۱۹۸۹)

(۲۲۶۵۰) حضرت باذام فرماتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو جو سکر بثق کے ولی تھے اُن کو دیکھا، سونے کی ٹکیا وغیرہ وزناً قرض لیتے تھے اور وزناً واپس کرتے تھے۔

(۲۲٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ اقْتَرَضَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ عَدَدًا بِأَرْضٍ فَجَازَتْ بِوَزْنِهَا أَيَقْضِيهِ وَزْنًا فَكَرِهَا ذَلِكَ وَقَالاَ : لاَ يَقْضِيهِ إلاَّ مِثْلَ دَرَاهِمِهِ.

(۲۲۶۵۱) حضرت حسن اور حضرت محمد سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے زمین کے بدلے گن کر دراہم قرض لیے، کیا وہ قرض کی ادائیگی وزن کے ساتھ کر سکتا ہے؟ آپ دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ وہ اسی کے مثل کے ساتھ قرض ادا کرے۔

(۲۲٦٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ أَلْفُ لَبِنَةٍ مِنْ لَبِنٍ كِبَارٍ ، وَالْكِبَارُ تُبَاعُ مِئَتَيْنِ بِدِرْهَمٍ ، وَالصِّغَارُ خَمْسِينَ وَمِئَتَيْنِ ، قَالَ : نَقَصَهُ مِنْ

حَقِّهِ ، فَهُوَ يُحَلِّلُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۲۶۵۲) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ایک شخص کی دوسرے پر ہزار بڑی اینٹیں قرض تھیں، بڑی اینٹ ایک درہم کے بدلہ میں دو سوملتی ہیں جب کہ چھوٹی اینٹ ایک درہم کے بدلہ میں اڑھائی سوملتی ہیں۔ پس وہ چاہے تو اُس کو مباح کر سکتا ہے۔

(۲۲٦٥٣) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَزْنُ بِالْوَزْنِ وَالْعَدَدُ بِالْعَدَدِ.

(۲۲۶۵۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وزن کی (ادائیگی اور واپسی) وزن کے ساتھ اور عدد کی عدد کے ساتھ۔

(۳۰۳) فِي الرَّجلِ يقرِض الدّراهِم السّود ويأخذ بيضًا

کوئی شخص سیاہ دراہم قرض دے کر سفید وصول کرے

(۲۲٦٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِقَضَاءِ الدَّرَاهِمِ الْبِيضِ مِنَ الدَّرَاهِمِ السُّودِ مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا.

(۲۲۶۵۴) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ سیاہ دراہم کے بدلے سفید دراہم وصول کئے جائیں، جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو۔

(۲۲٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا، أَوْ نِيَّةً.

(۲۲۶۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اس کی شرط لگائی ہو اور اس کی نیت بھی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۳۰٤) فِي الرَّجلِ يشترِي الجارِية فتأبق مِنه

کوئی شخص باندی خریدے اور وہ اُس کے پاس سے بھاگ جائے

(۲۲٦٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَأْبِقُ مِنْهُ ، فَإِنْ دَلَّسْت لَهُ أَوْ غَدَرْت رُدَّ عَلَيْهِ الثَّمَنَ وَاطْلُبْ جَارِيَتَكَ ، قَالَ :وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ :رُدَّهَا بِذَاتِهَا.

(۲۲۶۵٦) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی خریدے اور وہ اُس کے پاس سے بھاگ جائے، اگر اُس کو فروخت کرتے وقت عیب چھپایا جائے یا اُس کو دھوکہ دیا جائے تو اُس کو ثمن واپس کرے گا اور اپنی باندی طلب کرے گا، اور حضرت شریح فرماتے تھے اُس باندی کو ہی واپس کرے گا۔

(٣٠٥) فِي رجلٍ باعَ مِن رجلٍ سِلعةً إلى أجلٍ وشرط عليهِ إن باعها قبل الأجلِ فهو أحقّ بِها

کوئی شخص کسی کو سامان فروخت کرے ایک مقررہ وقت کے لئے اور شرط لگادے کہ اگر اُس مدت سے قبل فروخت کیا تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے

(٢٢٦٥٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمِ بْنِ أَبِي الذَّيالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً إلَى شَهْرَيْنِ شَرَطَ عَلَى الْمُشْتَرِي إنْ بَاعَهَا قَبْلَ الشَّهْرَيْنِ أَنْ يَنْقُدَهُ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(٢٢٦٥٧) حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دو ماہ کے لئے سامان فروخت کر دیا اور مشتری پر شرط لگادی کہ اگر اس کو دو ماہ سے قبل ہی بیچنا پڑے تو مجھ کو ہی واپس بیچ دے گا، آپ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٢٢٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: بِعْت مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً وَشَرَطْت عَلَيْهِ: إنْ تَبِعتُهَا نَفْسِي، قَالَ: فَتَبِعَتهَا نَفْسِي، فَخَاصَمْته إلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: قَدْ أَقْرَرْت بِالْبَيْعِ فَبَيِّنَتُك عَلَى الشَّرْطِ.

(٢٢٦٥٨) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو باندی فروخت کی، اور اُس پر شرط لگادی کہ اِس کو مجھے فروخت کرے گا، پھر اس نے اُس کو مجھے فروخت کر دیا، میں اس جھگڑے کو حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ نے فرمایا: تو نے بیع کے ساتھ اقرار کیا ہے، پس تجھے شرط پر گواہ لانے پڑیں گے۔

(٢٢٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شريح : أَنَّهُ أَجَازَ الشَّرْطَ لِبِضْعَةِ عَشَرَ يَوْمًا.

(٢٢٦٥٩) حضرت شریح رحمہ اللہ نے چند دنوں کے لئے شرط کو جائز (نافذ) قرار دیا۔

(٣٠٦) فِي المكاتبِ يقول لِمواليهِ أعجِّل لك وتضع عنِّي

مکاتب اپنے آقا کو یوں کہے: تو بدل کتابت کم کر دے میں جلدی ادا کر دوں گا

(٢٢٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْب ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَ الْمُكَاتَبُ لِمَوْلاَهُ : حطَّ عَنِّي وَأُعَجِّلُ لَك.

(٢٢٦٦٠) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب اپنے آقا کو یوں کہے کہ کچھ بدل کتابت کم کر میں جلدی ادا کروں گا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ

لِمُكَاتَبِهِ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْك.

(۲۲۶۶۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آقا اپنے مکاتب سے یوں کہے کہ: جلدی ادا کر میں بدل کتابت کم کر دوں گا۔

(٢٢٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ قَالَ لِمُكَاتَبِهِ :أَضَعُ عَنْك وَعَجِّلْ لِي ، فَكَرِهَهُ.

(۲۲۶۶۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنے مکاتب کو یوں کہنا: میں کچھ کمی کر دوں گا تو جلدی ادا کر، آپ نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ كَانَ يُكَاتِبُ غُلاَمَهُ عَلَى دِرْهَمٍ إلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، فَيَقُولُ لَهُ قَبْلَ مَحِلِّ الأَجَلِ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْك لَمْ يَرَ بَأْسًا ، قَالَ :وَلَمْ أَرَ أَحَدًا كَرِهَهُ إلاَّ ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إلاَّ بِعَرْضٍ.

(۲۲۶۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنے غلام کو مقررہ مدت کے لئے کچھ دراہم پر مکاتب بنائے، پھر وقت مقررہ سے پہلے اُس کو کہے کہ جلدی ادا کر میں بدل کتابت میں کمی کر دوں گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نہیں دیکھا جو اِس کو ناپسند کرتا ہو، بے شک اِس کو ناپسند کرتے تھے البتہ سامان کے بدلہ میں جائز سمجھتے تھے۔

(٢٢٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :أنهمَا كَرِهَا فِي الْمُكَاتِبِ أَنْ يَقُولَ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْك.

(۲۲۶۶۴) حضرت حسن اور ابن سیرین رحمہ اللہ اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ مکاتب سے یہ کہا جائے کہ وقت مقررہ سے جلدی ادا کر میں کچھ کمی کر دوں گا۔

(٢٢٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمُكَاتَبِهِ : عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْك ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

قَالَ وَكِيعٌ :وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُهُ فِي الْمُكَاتَبِ وَالدَّيْنِ.

(۲۲۶۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنے مکاتب سے یوں کہتا ہے کہ جلدی ادا کر میں کچھ کم کر دوں گا، آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان دین اور مکاتب میں اِس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۷) مَنْ قَالَ لاَ بأس أن يأخذ مِن المكاتَب عروضًا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مکاتب سے سامان لینے میں کوئی حرج نہیں

(۲۲٦٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثنا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مُكَاتَبِهِ عُرُوضًا.

(۲۲٦٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکاتب سے سامان وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲٦٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لِيَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مُكَاتَبِهِ عُرُوضًا.

(۲۲٦٦۷) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ہمیں لکھا کہ آدمی اپنے مکاتب سے سامان بھی لے سکتا ہے۔

(۲۲٦٦۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَاطِعَ مُكَاتَبَهُ عَلَى ذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ ، وَقَالَ :لاَ إلاَّ بِعَرْضٍ.

(۲۲٦٦۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے مکاتب کو سونے اور چاندی اپنے پر ہی مجبور کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر ساتھ میں سامان بھی ہو تب جائز ہے۔

(۲۲٦٦۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَإِلَى أَهْلِ مَكَّةَ ، أَوْ إِحْدَاهُمَا يَنْهَاهُمْ عَنْ مُقَاطَعَةِ الْمُكَاتَبِينَ ، قَالَ :وهَذَا لاَ نَرَى بِهِ بَأْسًا ، يعني :طَاوُوسًا.

(۲۲٦٦۹) حضرت حسن بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اہل مدینہ یا اہل مکہ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو لکھا کہ اُن کے مکاتبوں کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنے سے روکا، اور راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۳۰۸) ما جاء فِي ثواب القرض والمنيحة

قرض اور عطیہ دینے پر ثواب کا بیان

(۲۲٦۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أُذْنَانٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :لأَنْ أُقْرِضَ رَجُلاً مَرَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَهُ مَرَّةً. (ابن ماجه ۲۴۳۰)

(۲۲٦۷۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی شخص کو دو مرتبہ قرض دوں یہ مجھے اِس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی کو ایک

مرتبہ کوئی ہدیہ دوں۔

(٢٢٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ ، أَوْ مَنِيحَةَ لَبَنٍ ، أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. (ترمذی ١٩٥٧۔ احمد ٤/ ٣٠٠)

(٢٢٦٧١) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کو کچھ دراہم قرض دے، یا کچھ دودھ قرض دے، یا تنگ دست کو ہدیہ دے اُس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے کہ غلام آزاد کرنا۔

(٢٢٦٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُقْرِضَ مَالاً مَرَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ مَرَّةً.

(٢٢٦٧٢) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دو مرتبہ قرضہ دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک مرتبہ صدقہ کروں۔

(٢٢٦٧٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَوْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ مَنَحَ وَرِقًا ، أَوْ لَبَنًا ، أَو هَدَى زُقَاقًا أَوْ طَرِيقًا فَعَدْلُ رَقَبَةٍ.

(٢٢٦٧٣) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کو کچھ دراہم قرض دے، یا کچھ دودھ قرض دے، یا تنگ دست کو ہدیہ کردے اُس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے کہ غلام آزاد کرنا۔

(٢٢٦٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرْضُ مَرَّتَيْنِ كَإِعْطَاءِ مَرَّةٍ.

(٢٢٦٧٤) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ کسی کو قرضہ دینا ایک مرتبہ عطیہ دینے کے برابر ہے۔

(٢٢٦٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَنْظَلَةُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزُرَتْ ، أَوْ بَكَأَتْ.

(٢٢٦٧٥) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو دودھ تحفہ میں پیش کرے تو اس کے لئے ہر دھار کے بدلہ میں دس نیکیاں ہوں گی۔ خواہ وہ دھار کثیر دودھ والی ہو یا کم دودھ والی۔

(٢٢٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنْ مَنَحَ لَبَنًا ، أَوْ أَرْضًا كَانَ لَهُ أَجْرٌ.

(٢٢٦٧٦) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص دودھ یا زمین قرضہ میں دے اُس کے لئے اجر ہے۔

(٢٢٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الإِبِلُ الثَّلاَثُونَ تَحْمِلُ عَلَى نَجِيبِهَا وَتُعِيرُ أَدَاتَهَا وَتَمْنَحُ غَزِيرَتَهَا وَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا فِي أَعْطَانِهَا. (عبدالرزاق ٦٨٦٠۔ احمد ٢/ ٤٣٦)

(۲۲٦۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین اونٹ تیس ہیں۔ ان میں سے مضبوط اور پھر تیلے اونٹوں پر سواری کی جائے۔ اور جو ذرا خستہ حال ہوں ان کو اجرت پر دیا جائے اور جو کثرت سے دودھ دیتی ہوں ان کو کسی کو تحفہ کے طور پر دے دیا جائے۔ اور جب وہ اپنے باڑے میں آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے۔

(٢٢٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : مَا حَقُّ الإِبِلِ ؟ قَالَ : أَنْ تَمْنَحَ الْغَزِيرَةَ ، وَأَنْ تُعْطِيَ الْكَرِيمَةَ ، وَيُطْرِقَ الْفَحْلَ.

(۲۲٦۷۸) حضرت علقمہ بن زبرقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اونٹ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ زیادہ دودھ والی کا دودھ تحفتاً کسی کو دیا جائے اور شریف آدمی ک وسواری کے لیے دیا جائے اور اُس کو جفتی کے لئے چھوڑا جائے۔

(٢٢٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لأَنْ أُقْرِضَ مِنِّي دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا مَرَّةً.

(۲۲٦۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دوسو درہم قرض دوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اُن کو ایک مرتبہ صدقہ کروں۔

(٢٢٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثٌ سُنَّةٌ عَلَيَّ أَجْرُهُنَّ ، يَعْنِي مِنْ عِظَمِهِ : الْمَنِيحَةِ ، وَالأُضْحِيَّةِ ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ لَمْ يَحُجَّ قَطُّ.

(۲۲٦۸۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین کاموں کا اجر میرے ذمہ ہے، یعنی بڑے عظیم کام ہیں، تحفہ دینا، قربانی کرنا، اور آدمی کا دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنا جبکہ اُس نے خود بالکل حج نہ کیا ہو۔

(٢٢٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا أَقْرَضَ رَجُلٌ رَجُلاً قَرْضًا مَنِيحَةً ، وَلاَ مَالاً إلاَّ كَانَ الْمُقْرِضُ أَفْضَلَهُمَا ، وَإِنْ قَضَى فَأَحْسَنُ.

(۲۲٦۸۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قرضہ نہیں دیتا اور نہ ہی مال دیتا ہے مگر مقرض ان دونوں سے افضل ہوتا ہے، اور اگر ادا کرے تو اچھا ادا کرتا ہے۔

(٢٢٦٨٢) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لأَنْ أُقْرِضَ رَجُلاً دِينَارَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِمَا ، إِنِّي إِذَا أَقْرَضْتهمَا ورُدَّا عَلَيَّ فَأَتَصَدَّقُ بِهِمَا فَيَكُونُ لِي أَجْرَانِ.

(۲۲٦۸۲) حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دو دینار قرضہ دوں یہ مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان دونوں کو صدقہ کروں، بے شک میں جب اِن کو صدقہ کروں گا پھر وہ مجھے واپس ملیں گے پھر میں اُن کو صدقہ کروں گا تو مجھے دوگنا اجر ملے گا۔

(۳۰۹) فِي بيعِ الأصنامِ

بتوں کی بیع کرنا

(۲۲٦۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ وَالأَصْنَامِ وَالْمَيْتَةِ.

(۲۲٦۸۳) حضور اقدس صَلَّافِلْلِيَعَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اُس کے رسول صَلَّافِلْلِيَعَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے شراب، خنزیر، بتوں اور مردار کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲٦۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مُرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ بِالسِّلْسِلَةِ بِتَمَاثِيلَ مِنْ صُفْرٍ تُبَاعُ ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفُقُ لَضَرَبتها ، وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يُعَذِّبَنِي فيفتنى ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَيَّ الرَّجُلَيْنِ؟ رَجُلٌ قَدْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ، أَوْ رَجُلٌ قَدْ أَيِسَ مِنْ آخِرَتِهِ فَهُوَ يَتَمَتَّعُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۲۲٦۸٤) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق مقام سلسلہ میں ایک مقام سے گزرے جہاں پیتل کے بت فروخت کیے جا رہے تھے۔ حضرت مسروق نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی قیمت ادا کی جا سکتی ہے تو میں انہیں توڑ دیتا۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ایسا کرنے کی صورت میں لوگ مجھے ستائیں گے اور تکلیف دیں گے۔ بخدا! میں نہیں جانتا کہ دو آدمیوں میں سے کون سا برا ہے؟ ایک وہ جس کے لیے اس کا برا عمل مزین کیا گیا اور دوسرا وہ جو آخرت سے ناامید ہو کر دنیا سے ہی نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۲۲٦۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً وَرِثَ أَصْنَامًا مِنْ فِضَّةٍ وَخَنَازِيرَ وَخَمْرًا ، فَسَأَلَ عنها رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّهُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَكْسِرَ الأَصْنَامَ فَيَجْعَلَهَا فِضَّةً وَكُلُّهُمْ نَهَاهُ عَنِ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ.

(۲۲٦۸۵) حضرت مجاہد رَيْشِيْد فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو وراثت میں چاندی کے بت، خنزیر اور شراب ملی، اُس نے صحابہ رَيْشِيْم کی ایک جماعت سے اُس کے متعلق دریافت کیا، اُن سب نے اُس کو حکم دیا کہ بتوں کو توڑ کر چاندی بنا لے اور پھر فروخت کر اور سب نے شراب اور خنزیر کی بیع سے منع فرمایا۔

(۳۱۰) فِي كسبِ الأمةِ

(۲۲٦۸٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ جَدَّهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ

أَمَةٌ تُغِلُّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ كَسْبَ الأَمَةِ ، وَقَالَ :لَعَلَّهَا لاَ تَجِدُ فَتَبْغِي بِنَفْسِهَا.

(ابو داؤد ۳۴۱۹۔ طبرانی ۴۴۰۸)

(۲۲۶۸۶) حضرت عبایہ بن رفاعہ فرماتے ہیں کہ اُن کے دادا کا انتقال ہوا اور انہوں نے ایک باندی چھوڑی جو کمائی کرتی تھی۔ اس بات کا حضور ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے باندی کی کمائی کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ شاید اس کے پاس کوئی راستہ نہیں اس لیے وہ ایسا کرتی ہے۔

(۲۲۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الأَمَةِ. (بخاری ۲۲۸۳۔ ابو داؤد ۳۴۱۸)

(۲۲۶۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا۔

(۲۲۶۸۸) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ :لاَ تُكَلِّفُوا الصَّغِيرَ الْكَسْبَ فَيَسْرِقَ ، وَلاَ تُكَلِّفُوا الْجَارِيَةَ غَيْرَ ذَاتِ الصُّنْعِ فَتَكْسِبَ بِفَرْجِهَا وَاعِفُّوا إذْ أَعَفَّكُمُ اللَّهُ ، وَعَلَيْكُمْ مِنَ الْمَكَاسِبِ بِمَا طَابَ لَكُمْ.

(۲۲۶۸۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو کمائی کرنے کا مکلّف نہ بناؤ ورنہ وہ چوری کرے گا، اور باندی کو کمائی کا مکلّف نہ بناؤ ورنہ اپنی شرمگاہ سے کمائی حاصل کرے گی، اور پاک دامن رہو جب اللہ نے تمہیں پاک دامن رکھا ہے، اور تمہارے لئے وہ منافع ہیں جو تمہارے پاک اور حلال ہیں۔

(۲۲۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَرَاجِ الأَمَةِ إلاَّ أَنْ تَكُونَ فِي عَمَلٍ وَاصِبٍ. (طبرانی ۸۰۴۸)

(۲۲۶۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے باندی سے خراج وصول کرنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ وہ مستقل عمل کرتی ہو۔

(۳۱۱) الدِّينار الشّامِيّ بِالدِّينارِ الكوفِيِّ

شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا

(۲۲۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الدِّينَارِ الشَّامِيِّ بِالدِّينَارِ الْكُوفِيِّ وَفَضْلِ الشَّامِيِّ فِضَّةً ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۶۹۰) حضرت حکم سے دریافت کیا گیا کہ شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا اور شامی دینار کا ایک چاندی کا اضافہ ہونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۶۹۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدِّينَارِ الشَّامِيِّ بِالدِّينَارِ الْكُوفِيِّ وَفَضْلُهُ فِضَّةٌ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۶۹۲) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا اور اس میں ایک چاندی کا اضافہ ہو تو کیسا ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٦٩٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مِئَةِ مِثْقَالٍ بِمِئَةِ دِينَارٍ وَعَشَرَةِ دَرَاهِمَ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۶۹۳) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ سو مثقال کو سو دینار اور دس دراہم کے بدلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٢٦٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ دِينَارٌ شَامِيٌّ بِدِينَارٍ كُوفِيٍّ وَدِرْهَمٍ ، وَلاَ بَأْسَ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ دِينَارٌ كُوفِيٌّ فَيُعْطِيكَ دِينَارًا شَامِيًّا وَيَشْتَرِي الْفَضْلَ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، وَلاَ يَفْتَرِقَا إِلاَّ وَقَدْ تَصَرَّمَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۲۶۹۴) حضرت ابراہیم ناپسند کرتے تھے کہ شامی دینار کو کوفی دینار اور ایک درہم کے بدلے فروخت کیا جائے، اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ کسی شخص کے ذمہ کوئی دینار ہوں، اور وہ آپ کو شامی دینار دے دے، اور زیادتی کے بدلے کوئی چیز خرید لے، اور وہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک کہ آپس کا معاملہ ختم نہ کرلیں۔

(٢٢٦٩٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُوسًا قُلْتُ :دِينَارٌ ثَقِيلٌ بِدِينَارٍ أَخَفَّ مِنْهُ وَدِرْهَمٌ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۶۹۵) حضرت موسیٰ بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے دریافت کیا کہ ایک دینار وزنی کو ایک دینار ہلکا اور ایک درہم کے بدلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣١٣) الرّجل يصرف الدّينار فيفضل القيراط

کوئی شخص دینار میں بیع صرف کرے اور قیراط زائد ہو جائے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ:

(٢٢٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :فِي الرَّجُلِ يَصْرِفُ عِنْدَ

الرَّجُلِ الدَّنَانِيرَ فَيَفْضُلُ الْقِيرَاطُ ذَهَبٌ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ بِهِ كَذَا كَذَا دِرْهَمًا.

(۲۲۶۹۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی کے پاس دیناروں میں بیع صرف کردے اور ایک قیراط سونا بچ جائے۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اگر وہ اتنے اتنے درہم کر کے وصول کرے۔

(۲۲٦۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي من الرجل الذَّهَبَ بِالدَّرَاهِمِ ، فَيَزِنُ الدَّنَانِيرَ فَيَزِيدُ ، فَيَأْخُذُ بِفَضْلِهَا فضة ، قَالَ : لاَ بَأْسَ به ، وَكَرِهَ ذَلِكَ ابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ : خُذْ بِهِ أَجْمَعَ ذَهَبًا.

(۲۲۶۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے سونے کو دراہم کے بدلے خریدے، اور دیناروں کا وزن کرے تو اُن کو زیادہ پائے اور زائد کے بدلے چاندی وصول کرے تو کوئی حرج نہیں ہے، اور حضرت ابن سیرین نے اِس کو ناپسند فرمایا ہے، فرمایا: سب کس سب سونا وصول کرو۔

(۲۲٦۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شعبة ، عن الحكم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أنه كره أن يأخذ بنصف الدنانير ذهبًا ، وَبِنِصْفِهَا فِضَّةً.

(۲۲۶۹۸) حضرت ابراہیم اِس کو ناپسند کرتے تھے کہ آدھے دیناروں کے بدلے سونا اور آدھے کے بدلے چاندی لے۔

(۲۲٦۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ الْوَازِنَةَ.

(۲۲۶۹۹) حضرت ابن سیرین دونوں کو برابر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الدِّينَارَ فَيَأْخُذَ بَعْضَهُ ذَهَبًا وَبَعْضَهُ فِضَّةً ، قَالَ : وَكَانَ الْحَكَمُ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۷۰۰) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دینار کی بیع کرے اور بعض کے بدلے سونا اور بعض کے بدلے چاندی لے، اور حضرت حکم اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۷۰۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، قُلْتُ : أَشْتَرِي الدَّنَانِيرَ الْيَسِيرَةَ وَأَقُولُ ، أَنْتَ بَرِيءٌ مِنْ وَزْنِهَا ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۷۰۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا، میں نے دینار خریدے اور میں نے کہا کہ تو اِن کے وزن سے بری ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۳۱۳) فِي أَجرِ الْقَسَّامِ

تقسیم کرنے والے کی اجرت

(۲۲۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتَ

الْمَالِ فَاضْرَطَ بِهِ ، وَقَالَ :واللهِ لاَ أُمْسِي وَفِيكَ دِرْهَمٌ ، فَدَعَا رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ :اقْسِمْهُ ، فَقَسَّمَهُ حَتَّى أَمْسَى ، فَقَالَ النَّاسُ :لَوْ عَوَّضْته ، قَالَ :إِنْ شَاءَ ، وَلَكِنَّهُ سُحْتٌ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي سُحْتِكُمْ.

(۲۲۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں داخل ہوئے، پس ہلکا سمجھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نہیں رات کروں گا جبکہ تجھ پر ایک درہم بھی ہو، پھر آپ نے بنو اسد کے ایک شخص کو بلایا، اور اُس سے فرمایا کہ تقسیم کرو، وہ تقسیم کرتا رہا یہاں تک کہ شام ہوگئی، لوگوں نے کہا کہ اگر آپ کو اِس کا عوض دیا جائے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے، لیکن یہ ناجائز ہے، فرمایا ہمیں تمہارے حرام اور ناجائز چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۲۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :كُلُّ حِسَابٍ يَحْسِبُهُ فَيَأْخُذُ عَلَيْهِ أَجْرًا ، فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ.

(۲۲۷۰۳) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ہر وہ حساب جس کو کر کے اُس پر اجرت وصول کی جائے تو وہ احسان کرنے والا نہیں ہے۔ (بے فائدہ ہے)۔

(۲۲۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا تَرَى فِي كَسْبِ الْقَسَّامِ ؟ فَكَرِهَهُ ، قُلْتُ :إِنِّي أَعْمَلُ فِيهِ حَتَّى يَعْرَقَ جَبِينِي ، فَلَمْ يُرَخِّصْ لِي فِيهِ.

قَالَ قَتَادَةُ :وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ كَسْبَهُ.

قَالَ قَتَادَةُ :وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ خَبِيثًا فَلا أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۲۷۰۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا: تقسیم کرنے والے کی اجرت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند کیا، میں نے عرض کیا کہ میں تقسیم کرتا ہوں یہاں تک کہ میری پیشانی پر پسینے آجاتے ہیں، انہوں نے میرے لئے اس میں نرمی اور اجازت نہیں دی، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اِس کی کمائی کو ناپسند کرتے تھے، حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر وہ خبیث نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

(۲۲۷۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنِّي لأَعْجَبُ مِنَ الَّذِي يَأْتَمِنهُ النَّاسُ حَتَّى يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ يَأْخُذَ عَلَى ذَلِكَ أَجْرًا.

(۲۲۷۰۵) حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں کہ مجھے اُس شخص پر تعجب آتا ہے کہ لوگوں نے اسے امانت دار سمجھا یہاں تک کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہے، پھر وہ اُس پر اجرت وصول کرتا ہے۔

(۲۲۷۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ لِقَاضِي الْمُسْلِمِينَ وَصَاحِبِ مَغَانِمِهِمْ أَنْ يَأْخُذَ أَجْرًا.

(۲۲۷۰۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قاضی اور غنیمت تقسیم کرنے والوں کے اجرت وصول کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ يُؤْخَذُ عَلَيْهِنَّ أَجْرٌ : قِرَائَةُ الْقُرْآنِ ، وَالأَذَانُ ، وَالْقَضَاءُ ، وَالْمُقَاسِمُ.

(۲۲۷۰۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کی اجرت نہیں وصول کی جائے گی ،قرآن کی تلاوت پر، اذان پر، قضاء پر اور تقسیم کرنے پر۔

(٣١٤) فِي أَجْرِ الْكَسَّاحِ

صفائی کرنے والے کی اجرت

(۲۲۷۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ كَسْبِ الْكُسَّاحِ ، فَقَالَ : مَا تُرِيدُونَ إِلَيْهِمْ ؟ دَعُوهُمْ ، فَلَوْلاَهُمْ لَسِيلَ بِكُمْ.

(۲۲۷۰۸) حضرت حسن سے صفائی کرنے والی کی اجرت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا تم اُن سے کیا چاہتے ہو؟ اُن کو چھوڑ دو۔ اگر وہ نہ ہوں تو گندگی تمہیں بہا لے جائے۔

(۲۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْسَحُونَ لَهُمْ فَيُعْطُونَهُمْ أُجُورَهُمْ.

(۲۲۷۰۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفائی کرنے والے اسلاف کے لیے صفائی کیا کرتے تھے اور انہیں اس کی اجرت ملتی تھی۔

(۲۲۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَجْرَ الْكُسَّاحِ.

(۲۲۷۱۰) حضرت حسن صفائی کرنے کے اجرت وصول کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ : أَصَبْتُ مَالاً مِنْ كَنْسِ هَذِهِ الْحُشُوشِ ؟ فَقَالَ فِيهِ قَوْلاً شَدِيدًا.

(۲۲۷۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے ان بیت الخلاء کی صفائی سے یہ مال پایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے۔

(۲۲۷۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ كَسَّاحًا.

(۲۲۷۱۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ناپسند کیا کہ آدمی اپنے غلام کے سپرد صفائی کرے۔

(۲۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيُّ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْكَنَّاسِ ؟ فَقَالَ : خَبِيثٌ ، كَسْبُ خَبِيثٌ ، أَكْلُ خَبِيثٌ ، لُبْسُ خَبِيثٌ.

(۲۲۷۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صفائی کرنے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: خبیث ہے، کمائی خبیث

ہے، اِس کا پہننا خبیث ہے اور کھانا خبیث ہے۔

(٣١٥) مَنْ كَانَ ينهى عنِ المنابذةِ والملامسةِ

جو حضرات بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع کرتے ہیں

(٢٢٧١٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ. (بخاری ٢١٤٤۔ مسلم ٣)

(٢٢٧١٤) حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا۔

(٢٢٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عاصم ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ.

(مسلم ١١٥٢۔ ابن ماجه ٢١٦٩)

(٢٢٧١٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٧١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ. (نسائی ٢١٠٧)

(٢٢٧١٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٢٧١٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(مسلم ١١٥١۔ ترمذی ١٣١٠)

(٢٢٧١٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

(٣١٦) الرّجل يسلِم فِي الطّعامِ

کھانے میں بیع سلم کرنا

(٢٢٧١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الطَّعَامِ فَيَحِلُّ الأَجَلُ فَيَجِيءُ إِلَيهِ فَيَقُولُ :هَذَا طَعَامُك قَدْ كِلْته فَخُذْهُ ، قَالَ إبراهيم :لاَ يَأْخُذُهُ حَتَّى يُعِيدَ كَيْلَهُ.

(٢٢٧١٨) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کھانے میں بیع سلم کی، جب مقررہ وقت آیا تو وہ شخص آیا اور کہنے لگا یہ تیرا کھانا ہے میں نے اِس کو کیل کرلیا ہے تو اس کو وصول کرلے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تک یہ دوبارہ کیل نہ کرے وصول نہیں کرے گا۔

(۲۲۷۱۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ضابیءُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الطَّعَامِ فَيَجِيءُ إِلَى الْمَدَاسة فَيَأْخُذُهُ وَيَقُولُ : اشْتَرِ مِنِّي ؟ قَالَ : مَنْ شَاءَ خَادَعَ نَفْسَهُ ، يَقْبِضُهُ ثُمَّ يَبِيعُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۲۷۱۹) حضرت ضابی بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کھانے میں بیع سلم کی، پھر وہ کہنے والی جگہ پر آیا اور اُس کو وصول کیا اور کہنے لگا یہ مجھ سے خریدلو، تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ فرمایا جو چاہے اپنے آپ کو دھوکا دے دے، فرمایا قبضہ کرے پھر اگر چاہے تو فروخت کردے۔

(۳۱۷) فِي جَرِيبِ أَرْضٍ بِجَرِيبَي أَرْضٍ

زمین کے ایک جریب کی بیع دو جریب کے ساتھ

(۲۲۷۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جَرِيبِ أَرْضٍ بِجَرِيبَيْ أَرْضٍ وَذِرَاعِ أَرْضٍ بِذِرَاعَيْ أَرْضٍ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۷۲۰) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ زمین کی ایک جریب کی بیع دو جریب کے ساتھ اور زمین کے ایک ذراع کی بیع دو ذراع کے ساتھ کیسی ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ خَمْسَةَ عَشَرَ جَرِيبًا أَرْضًا بِعِشْرِينَ جَرِيبًا أَرْضًا ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۷۲۱) حضرت حکم سے دریافت کیا گیا کہ زمین کے پندرہ جریب کی بیع زمین کے بیس جریب کے ساتھ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳۱۸) فِي غزلِ الكتّانِ بكتّانٍ غير مغزولٍ

کاتے ہوئے اونی کپڑے کی بیع کرنا بغیر کاتے ہوئے اونی کپڑے کے ساتھ

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ غَزْلِ كَتَّانٍ بِكَتَّانٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۲۷۲۲) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ اون کے کاتے ہوئے کپڑے کو نہ کاتے ہوئے کپڑے کے بدلہ میں دینا۔ ہم وزن کر کے کیا یہ جائز ہے؟

(۲۲۷۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ غَزْلِ كَتَّانٍ بِكَتَّانٍ غَيْرِ مَغْزُولٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۲۷۲۳) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ اون کے کاتے ہوئے کپڑے کو نہ کاتے ہوئے کپڑے کے بدلہ میں دینا۔ جب کہ ان کا وزن بھی ایک ہو تو جائز ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(۳۱۹) الرّجل یمرّ برقیقٍ علی العاشرِ

کوئی شخص اپنے غلام لے کر عُشر وصول کرنے والے کے پاس سے گذرے

(۲۲۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ مَرَّ بِرَقِيقٍ عَلَى عَاشِرٍ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ أَحْرَارٌ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْتِقُوا.

(۲۲۷۲۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرا اور کہا کہ یہ سب آزاد ہیں؟ حضرت حکم نے فرمایا یہ کہنا کچھ نہیں ہے، اور حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے خوف ہے کہ وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۲۷۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ مَرَّ بِمَمْلُوكٍ عَلَى عَاشِرٍ فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ. قَالَ : كَانَ لَا يَرَى أَنْ يَعْتِقَ بِهَذَا الْقَوْلِ ، وَلَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَهُ.

(۲۲۷۲۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کوئی شخص غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرے اور کہے کہ یہ آزاد ہے، فرمایا اس طرح کہنے سے غلام آزاد نہ ہوگا، اور اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالرَّقِيقِ عَلَى الْعَاشِرِ فَيَقُولُ : هُمْ أَحْرَارٌ - يَنْوِي مِنَ الْعَمَلِ - قَالَ : لَا يَعْتِقُونَ.

(۲۲۷۲۶) حضرت ابراہیم ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرا اور کہنے لگا کہ یہ آزاد ہیں، اور نیت یہ کرتا ہے کہ خدام کام کاج سے آزاد ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ غلام آزاد نہ ہوں گے۔

(۳۲۰) الرّجل یدفع إلی الرّجلِ المال مضاربةً

کوئی شخص کسی کو مال مضاربت کے طور پر دے

(۲۲۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَكُسِرَ بِهِ ، فَهَلَكَتْ أَلْفَانِ وَبَقِيَتْ أَلْفٌ ، فَتَجَرَ فِي تِلْكَ الأَلْفِ فَأَصَابَ مَالاً ، كَيْفَ يَقْتَسِمَانِ ؟ قَالَ : لَا يَقْتَسِمَانِ حَتَّى تَكُونَ ثَلَاثَةَ آلافٍ ، ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ بَعْدُ.

(۲۲۷۲۷) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو تین ہزار درہم بطور مضاربت دیئے، وہ کشتی میں سوار ہوا

اور وہ ٹوٹ گئی تو اُس کے دو ہزار ضائع ہو گئے اور ایک ہزار باقی بچ گیا، اُس شخص نے ایک ہزار میں تجارت کی اور کچھ نفع کمایا تو اب وہ نفع کس طرح تقسیم کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب تک وہ تین ہزار نہ ہو جائیں وہ تقسیم نہیں کریں گے پھر اُس کے بعد نفع تقسیم کریں گے۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رأس مال المضارب ألف درهم ، ويقتسمان الربح كما اشترطا.

(۲۲۷۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مضاربت کا راس المال ایک ہزار درہم ہے، اور نفع کو اسی طرح تقسیم کریں گے جس طرح انہوں نے شرط لگائی ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ : أَنَّهُ قَالَ لِلْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ رَجَعَ إِلَى صَاحِبِهِ فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ نَقَصَ مِنْ مَالِكَ ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَاعْمَلْ بِمَا بَقِيَ : فَالرِّبْحُ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ يَقْتَسِمَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ، قَالَ لَهُ فَرَأْسُ مَالِ الرَّجُلِ عَشَرَةُ آلاَفٍ وَيَقْتَسِمَانِ مَا زَادَ.

(۲۲۷۲۹) حضرت حکم بن عتیبہ سے کہا گیا؟ فرمایا اگر وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹے اور اُس کو معلوم ہو کہ اُس کو مال میں نقصان ہوا ہے، فرمایا تو چلا جا اور اور جو باقی بچا ہے اس میں عمل کر، پس نفع جب پانچ ہزار ہو جائے تو تقسیم کرو، اگر ایسا نہ ہو تو اُس کو کہو کہ آدمی کا راس المال دس ہزار ہے اور جو اس کے علاوہ زائد ہے وہ تقسیم کرلو۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُضَارِبِ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ ، فَإِنِ اقْتَسَمُوا الرِّبْحَ كَانَتِ الْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ ، وَإِنْ لَمْ يَقْتَسِمُوا رُدَّ الرِّبْحُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۲۷۳۰) حضرت ابراہیم مضارب کے متعلق فرماتے ہیں کہ نفع وہ ہے جس پر وہ صلح کرلیں اور نقصان مال پر ہوگا، اور اگر وہ نفع کو تقسیم کرلیں تو نقصان راس المال پر ہوگا، اور اگر وہ تقسیم نہ کریں تو نفع کو راس المال پر لٹا دیں گے۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الْمُضَارِبِ إِذَا رَبِحَ ، ثُمَّ وَضِعَ ، ثُمَّ رَبِحَ ، ثُمَّ وَضِعَ ، قَالَ : الْحِسَابُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ الأَوَّلِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ ذَلِكَ قَبْضًا لِلْمَالِ ، أَوْ حِسَابٌ بِالْقَبْضِ.

(۲۲۷۳۱) حضرت ابن سیرین سے مضاربت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جب نفع ہو پھر نقصان ہو پھر نفع ہو پھر نقصان ہو؟ فرمایا کہ پہلے راس المال پر حساب ہوگا، مگر یہ کہ اُس سے پہلے ان دونوں نے مال پر قبضہ کرلیا ہو، یا پھر قبضہ کے ساتھ حساب ہوگا۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : هُمَا عَلَى أَصْلِ شَرِكَتِهِمَا حَتَّى يَحْتَسِبَا.

(۲۲۷۳۲) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اصل شرکت پر ہیں یہاں تک کہ وہ دونوں حساب کرلیں۔

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ : مُضَارِبٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ مُضَارَبَةً عَلَى النِّصْفِ فَدَفَعَهُ

إِلَى غَيْرِهِ عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ :لِلآخَرِ النِّصْفُ وَلِصَاحِبِ الْمَالِ النِّصْفُ.
وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ :لِلآخَرِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ صَاحِبِ الْمَالِ وَالْوَسَطِ.

(۲۲۷۳۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مضارب کو مال مضاربت نصف پر دیا گیا پھر اس نے غیر کو نصف پر دے دیا؟ فرمایا دوسرے کو نصف ملے گا اور مال والے کے لئے بھی نصف ہی ہے، حضرت ابو ہاشم نے فرمایا دوسرے کے لئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ مال والے اور درمیان والے کے لئے ہے۔

(۳۳۱) مَنْ قَالَ لاَ يحتسِب الشّرِيكانِ حتّى يجتمِعا

جب تک دونوں شریک جمع نہ ہو جائیں حساب نہیں کریں گے

(۲۲۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ. وَعَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي الشَّرِيكَيْنِ يَشْتَرِكَانِ ، قَالَ :لاَ يَحْتَسِبَانِ حَتَّى يَجْتَمِعَا.

(۲۲۷۳۴) حضرت شعبی ولیٹیلا دو شریکوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب تک دونوں جمع نہ ہوں حساب نہیں کریں گے۔

(۳۳۲) مَنْ كَرِهَ بَيْعَ الْمُرَابَحَةِ

جو حضرات بیع مرابحہ کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُشَافَّةِ يَعْنِي الْمُرَابَحَةَ.

(۲۲۷۳۵) حضرت ابن عباس تئاشی بیع مرابحہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳۳) مَنْ قَالَ إِذَا اُسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ فَلاَ رُجُوعَ فِيهَا

جب ہبہ ہلاک ہو جائے تو رجوع نہیں ہے

(۲۲۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ. وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِق ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالاَ :إِذَا اسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ فَلاَ رُجُوعَ فِيهَا.

(۲۲۷۳۶) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب ہبہ ہلاک ہو جائے تو پھر رجوع نہیں ہے۔

(۲۲۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثِبْه مِنْهَا ، أَوْ يَسْتَهْلِكْهَا ، أَوْ يَمُتْ أَحَدُهُمَا.

(۲۲۷۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک بدلہ وصول نہ کر لے یا موہوبہ چیز ہلاک ہو جائے یا ان دونوں میں سے کوئی فوت ہو جائے۔

(۲۲۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِذَا اسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ ، أَوْ أُثِيبَ مِنْهَا ، أَوْ وُهِبَتْ لِذِي رَحِمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ.

(۲۲۷۳۸) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا جب ہبہ ہلاک ہو جائے اور بدلہ وصول کر لیا جائے، یا ذی رحم محرم کو ہبہ کر دیا جائے تو پھر رجوع کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۳۲۴) الْخَيَّاطُ وَصَاحِبُ الثَّوْبِ يَخْتَلِفَانِ

درزی اور کپڑا سلوانے والے میں اگر اختلاف ہو جائے

(۲۲۷۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الْخَيَّاطِ الثَّوْبَ فَيَقُولُ : أَمَرْتُكَ بِقُرْطَقٍ ، فَيَقُولُ الْخَيَّاطُ : أَمَرْتَنِي بِقَمِيصٍ ، قَالَ : هُوَ قَوْلُ الْخَيَّاطِ.

(۲۲۷۳۹) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے درزی کو کپڑے دیئے، اور کہا کہ میں نے تجھے جبہ سینے کا کہا تھا، اور درزی کہنے لگا کہ تو نے مجھے قمیض سینے کو کہا تھا؟ فرمایا درزی کی بات معتبر ہوگی۔

(۳۲۵) الْقَوْمُ يَمُرُّونَ بِالإِبِلِ

لوگ اونٹوں کے پاس سے گزریں

(۲۲۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُحْتَلَبَ الْمَوَاشِي إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا ، وَقَالَ : أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ الَّتِي فِيهَا طَعَامُهُ فَيُكْسَرَ بَابُهَا فَيُنْتَثَلَ مَا فِيهَا ؟ فَإِنَّمَا مَا فِي ضُرُوعِ مَوَاشِيهِمْ مِثْلُ مَا فِي مَشَارِبِكُمْ ، أَلاَ فَلاَ يَحِلُّ مَا فِي ضُرُوعِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا. (مسلم ۱۳۵۲۔ احمد ۲/ ۵۷)

(۲۲۷۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مویشیوں کا دودھ بغیر اجازت نکالنے سے منع فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اُس کے کمرے میں آئے جس میں اُس کا سامانِ خوراک موجود ہو اور اُس کا دروازہ توڑے اور جو کچھ اس میں ہے اُس کو لے جائے؟ بے شک جو کچھ جانوروں کے تھنوں میں ہے وہ تمہارے کمروں کی طرح ہے، پس بغیر اجازت کے جو کچھ تھنوں میں ہے اُس کا استعمال حلال نہیں ہے۔

(۲۲۷۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعِي الإِبِلِ فَنَادُوا :

يَا رَاعِي ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَجَابَكُمْ فَاسْتَسْقُوهُ ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْكُمْ فَاتُوهَا فَحُلُّوهَا وَاشْرَبُوا ، ثُمَّ صُرُّوهَا.

(۲۲۷۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کے اونٹوں کے پاس سے گذرو تو چرواہے کو تین بار اے چرواہے کہہ کر پکارو، اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے کر آ جائے تو اُس سے دودھ طلب کرو، اور اگر وہ پکار کا جواب نہ دے تو تم خود دودھ نکال کر استعمال کر کے اُس کے تھنوں کو باندھ دو۔

(۲۲۷۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْلُبَ نَاقَةَ رَجُلٍ مَصْرُورَةً إلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا ، أَلاَ إنَّ خَاتَمَهَا صِرَارُهَا ، فَإِنْ أَرْمَلَ الْقَوْمُ فَلْيُنَادِي الرَّاعِي ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَجَابَ شَرِبُوا ، وَإِلاَّ فَلْيَمْسِكْهُ رَجُلاَنِ وَلْيَشْرَبُوا. (احمد ۳/ ۴۶۔ بيهقى ۳۶۰)

(۲۲۷۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کی اونٹنی کا دودھ بغیر اجازت استعمال کرے جس اونٹنی کے تھنوں کو باندھا گیا ہو، بے شک اس کے تھنوں کو باندھنا اس کی مہر ہے (یعنی اب اس میں سے استعمال نہیں کر سکتے) اور اگر لوگ (قوم) زادِراہ ختم کر کے مفلس ہو جائیں تو پھر چرواہے کو تین بار پکارو، اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے تو اُس سے لے کر پی لو، وگرنہ دو شخص اُس کو پکڑیں اور دودھ نکال کر پی لیں۔

(۲۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالاَ :يَا غُلاَمُ ، هَلْ عِنْدَكَ من لَبَنٍ تَسْقِينَا ، فَقُلْتُ :إنِّي مُؤْتَمَنٌ ، لَسْت سَاقِيَكُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأْتِيتُهُمَا بِهَا ، فَاعْتَقَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسَحَ الضَّرْعَ وَدَعَا ، ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ ، فَاحْتَلَبَ فِيهَا فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ وَشَرِبْت ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ :اقْلِصْ ، فَقَلَصَ.

(ابو يعلى ۴۹۶۴۔ ابن حبان ۷۰۶۱)

(۲۲۷۴۳) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں قریب البلوغ لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے، وہ دونوں مشرکین مکہ سے بھاگ رہے تھے، اُن دونوں نے کہا، اے لڑکے! تیرے پاس دودھ ہے جو ہمیں پلائے؟ میں نے عرض کیا میں امانت دار ہوں تم کو نہیں پلاؤں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی اونٹنی ہے جس پر نر اونٹ کو نہ چھوڑا گیا ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے، میں اُس اونٹنی کو لے کر آپ کی خدمت میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ٹانگ کو باندھ دیا اور اُس کے تھنوں کو ہاتھ لگا کر دعا فرمائی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پتھر کا پیالہ (نما) لے کر حاضر ہوئے پھر اُس میں دودھ نکالا اور خود پیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیا اور میں نے پیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تو دوبارہ سکڑ جا! وہ تھن دوبارہ سکڑ گئے۔

(۳۲۵) السَّلَفُ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

گندم اور کھجور میں بیع سلم کرنا

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِمُونَ فِي التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ وَالثَّلاثَةَ ، فَقَالَ : مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. (بخاری ۲۲۴۰۔ مسلم ۱۲۷)

(۲۲۷۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک سال، دو اور تین سال کے لئے سلم کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور میں بیع سلم کرتے تو اُس کو چاہیے کہ کیل اور وزن معلوم اور وقت مقررہ تک کے لئے بیع سلم کرے۔

(۲۲۷۴۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عثمان، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : إِذَا سَمَّيْتَ فِي السَّلَمِ قَفِيزًا وَأَجَلاً فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۷۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سلم میں مقدار اور وقت متعین کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۴٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَأَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۷۴۶) حضرت الاسود رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الطَّعَامِ كَيْلاً مَعْلُومًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سلم میں مقدار اور وقت متعین ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، كَيْلٌ مَعْلُومٌ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۴۸) حضرت اسود رحمہ اللہ سے گندم میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا مقدار اور وقت مقرر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۷٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ رَزِينِ بْنِ سُلَيْمَانَ الأَحْمَرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ قَالَ فِي السَّلَمِ : لاَ تُؤَخِّرْ عَنْهُ لِتَزْدَادَ عَلَيْهِ ، وَلاَ يُعَجِّلُ لَكَ لِتَضَعَ عَنْهُ.

(۲۲۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم میں متعینہ مدت سے دیر نہ کرو اور نہ ہی جلدی کرو۔ تا کہ تم اپنے ساتھی سے زیادہ رقم وصول کر سکو یا وہ تم کو کم رقم دے۔

(۲۲۷۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْلِفَ الرَّجُلُ فِي الطَّعَامِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ، مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ أَوْ تَمْرٍ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ.

(۲۲۷۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گندم میں مقررہ مقدار مقررہ وقت کے ساتھ بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جب تک کہ گندم کھیتی میں نہ ہو (یعنی گندم کاٹ لینے کے بعد ہی سلم کرنی چاہیے) اور کھجور میں بدوِصلاح سے قبل بیع سلم کرنا درست نہیں۔

(۲۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كُنَّا نُسَالِفُ نَبَطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْبُرِّ وَالزَّبِيبِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا.

(۲۲۷۵۱) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ شام والوں کے ساتھ گندم اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔

(۲۲۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّهُ قَالَ فِي السَّلَمِ فِي السَّمْنِ ، قَالَ : سَمِّ كَيْلاً مَعْلُومًا وَأَجَلاً مَعْلُومًا.

(۲۲۷۵۲) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ گھی میں سلم مقدار مقررہ اور وقت مقررہ کے ساتھ ہے۔

(۲۲۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مَيْسَرَةَ يُسْلِمُ فِي الْحِنْطَةِ.

(۲۲۷۵۳) حضرت ابومیسرہ گندم میں بیع سلم کرتے تھے۔

(۲۲۷۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : أَتَانِي رَجُلٌ يَسْتَسْلِفُنِي دَرَاهِم بِطَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى : كُلُّ جَرِيبِ حِنْطَةٍ بِدِرْهَمٍ وَجَرِيبَيْ شَعِيرٍ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : حَسَنٌ.

(۲۲۷۵۴) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آ کر ایک درہم گندم کی بیع سلم کرتا ہے مقررہ وقت کے لئے کہ ہر گندم کا جریب (پیمانہ) ایک درہم اور جو کے دو جریب ایک درہم کا ہے (تو کیسا ہے؟) فرمایا بہت اچھا ہے۔

(۲۲۷۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ إِذَا كَانَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کیل اور وقت مقرر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرَى بِالسَّلَمِ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَأْسًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا خَلاَ الْحَيَوَانَ.

(۲۲۷۵۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ کسی بھی چیز میں مقررہ وقت کے لئے بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، سوائے حیوان کے۔

(۲۲۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ ، فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : كُنَّا نُسْلِمُ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ نَدْرِي عِنْدَ أَصْحَابِهِ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لاَ ؟

(بخاری ۲۲۴۳۔ ابو داؤد ۳۴۵۹)

(۲۲۷۵۷) حضرت محمد بن ابی المجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد میں بیع سلم کے متعلق اختلاف ہوا، آپ نے مجھے ابن ابی اوفیٰ کے پاس بھیجا، میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا: ہم لوگ حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گندم، جو اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے، اور ہم کسی صحابی سے بھی ہاں یا ناں نہیں جانتے۔

(۲۲۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، إنَّ اللَّهَ أَحَلَّهُ وَأَذِنَ فِيهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿إِذَا تَدَايَنتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾.

(۲۲۷۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں بیع سلم ایک وقت مقررہ کے لئے مضمون بالقیمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس کو حلال کیا اور اُس کی اجازت دی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذَا تَدَايَنتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾.

(۳۲۷) مَنْ كَرِهَ النُّهْبَةَ وَنَهَى عَنْهَا

جو حضرات لوٹ مار کو ناپسند کرتے ہیں اور اُس کی ممانعت

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ فَانْتَهَبْنَاهَا ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ وَقَالَ :لاَ تَحِلُّ النُّهْبَةُ. (ابن حبان ۵۱۶۹۔ حاکم ۱۳۴)

(۲۲۷۵۹) حضرت ثعلبہ بن حکم فرماتے ہیں کہ ہمیں دشمن کی کچھ بکریاں ملیں تو ہم نے اُن کو اٹھا لیا (لوٹ لیا) آنحضرت ﷺ نے دیگچوں کو الٹانے کا حکم دیا تو ہم نے ہانڈیوں کو اُلٹا دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوٹ مار حلال نہیں ہے۔

(۲۲۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. (بخاری ۵۵۱۶۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۲۲۷٦۰) حضرت عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۷٦۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ ، وَقَالَ :مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا. (احمد ۳/ ۱۴۰۔ طحاوی ۴۹)

(۲۲۷٦۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ مار سے منع فرمایا اور فرمایا جو لوٹ کھسوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(٢٢٧٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا فَانْتَهَبْنَاهَا قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسِهِ حَتَّى أَتَانَا عَلَى قُدُورِنَا فَكَفَأَهَا بِقَوْسِهِ ، وَقَالَ :لَيْسَتِ النُّهْبَةُ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ. (ابو داؤد ٢٦٩٨۔ بيهقى ٦١)

(٢٢٧٦٢) حضرت کلیب ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمیں سخت بھوک لگی، ہم نے کچھ بکریاں پائیں تو ہم نے اُن کو تقسیم سے پہلے لوٹ لیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمان پر سہارا لئے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہانڈیوں کے پاس تشریف لائے اور اُن کو کمان سے اُلٹ دیا اور فرمایا: لوٹی ہوئی چیز مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ (دونوں کا حکم برابر ہے)۔

(٢٢٧٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا رُؤُوسَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(طيالسى ٨٢٣۔ عبد بن حميد ٥٢٥)

(٢٢٧٦٣) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص مومن ہونے کی حالت میں ایسی چیز نہیں اٹھا سکتا کہ جو شرف وعظمت والی ہو اور اس کو اٹھانے سے لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں۔

(٢٢٧٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَشْهَرُهُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ فَلَيْسَ مِنَّا ، قِيلَ لأَبِي الزُّبَيْرِ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ٤٣٩١۔ احمد ٣/ ٣٩٥)

(٢٢٧٦٤) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کسی نے بھی کوئی قیمتی چیز اٹھائی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں وہ مشہور ہو گیا (یعنی سب اس کے اس فعل کو برا جاننے لگے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الزبیر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

(٢٢٧٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَةِ.

(٢٢٧٦٥) حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔

(٢٢٧٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سمرة :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ. (احمد ٥/ ٦٢۔ ابو داؤد ٢٦٩٦)

(۲۲۷۶۶) عبد الرحمن بن سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۷۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

(احمد ۵/ ۱۹۳۔ طبرانی ۵۲۶۴)

(۲۲۷۶۷) حضرت خالد الجہنی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۲۸) فِي الشَّرِكَةِ بِالْعُرُوضِ

سامان میں شرکت کرنا

(۲۲۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الشَّرِكَةَ وَالْمُضَارَبَةَ بِالْعُرُوضِ ، وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۷۶۸) حضرت سفیان سامان میں شرکت اور مضاربت کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور حضرت ابن ابی لیلی فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَرِهَ الشَّرِكَةَ بِالْعُرُوضِ.

(۲۲۷۶۹) حضرت ابن سیرین سامان میں شرکت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ تَكُونُ الشَّرِكَةُ وَالْمُضَارَبَةُ بِالدَّيْنِ والْوَدِيعَةُ وَالْعُرُوضُ وَالْمَالُ الْغَائِبُ.

(۲۲۷۷۰) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ شرکت اور مضاربت، دین، ودیعت، سامان اور غائب مال میں نہ ہوں گے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الشَّرِكَةَ بِالْعُرُوضِ.

(۲۲۷۷۱) حضرت محمد ؒ سامان میں شرکت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۲۹) فِي الْوَالِدِ يَأْخُذُ مِنَ الْوَلَدِ، أَوْ يَبِيعُ لَهُ الشَّيْءَ

والد اپنے بیٹے سے کوئی چیز خریدے یا اُس کو کوئی چیز فروخت کرے

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :زَوَّجَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ابْنَتَهُ وَسَاقَ مَهْرَهَا ، ثُمَّ مَاتَ ، فَخَاصَمَتْ إِخْوَتَهَا فِي مَهْرِهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَمَّا مَا وَجَدْتِ مِنْ مَهْرِكَ قَائِمًا بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ لَكِ ، وَمَا كَانَ أَبُوك اسْتَهْلَكَهُ فَلاَ شَيْءَ لَك.

(۲۲۷۷۲) حضرت بکر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دیہاتی لڑکی سے شادی کی اُس کو مہر دیا اور پھر وہ فوت ہوگیا، وہ لڑکی اپنے بھائیوں سے مہر کے بارے میں جھگڑا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے مہر میں سے جو چیز موجود ہو وہ تمہارے لئے ہے۔ اور جس کو تمہارے والد نے ہلاک کر دیا ہے اُس میں تمہارے لئے کچھ نہ ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ حَبَسَ رَجُلاً فِي خَادِمٍ بَاعَهَا لاِبْنَتِهِ.

قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : وَرَأَيْت ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَبَسَ رَجُلاً فِي خَادِمٍ بَاعَهَا لاِبْنَتِهِ.

(۲۲۷۷۳) حضرت شریح نے ایک شخص کو قید کیا خادم کے معاملہ میں جس نے اپنے بیٹی کے لئے اس غلام کو فروخت کیا تھا، حضرت ابن ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلی کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو خادم کی وجہ سے قید میں ڈالا اُس نے اُس کو اپنے بیٹے کے لئے فروخت کیا تھا۔

(۲۲۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ : أَنَّهُمَا حَبَسَا رَجُلاً فِي السِّجْنِ أَخَذَ من مَهْرِ ابْنَتِهِ.

(۲۲۷۷۴) حضرت شریح اور عبداللہ الجدلی نے ایک شخص کو جیل میں ڈال دیا اُس نے بیٹی کے مہر میں سے لیا تھا۔

(۲۲۷۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ أَبِي قُدَامَةَ ، قَالَ : قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ : مَا كَانَ قَائِمًا بِعَيْنِهِ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۲۷۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے مہروں کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جو بعینہٖ موجود ہوں تو وہ خواتین اُس کی زیادہ حق دار ہیں۔

(۲۲۷۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ لِلْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ دَيْنٌ.

(۲۲۷۷۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیٹے کا باپ پر دین نہ ہوگا۔

(۳۳۰) الْحُرُّ يَرْهَنُ نَفْسَهُ فَيُقِرُّ بِذَلِكَ

آزاد شخص اپنے آپ کو رہن رکھوائے، پھر وہ اُس کا اقرار کردے

(۲۲۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رُهِنَ الرَّجُلُ الْحُرُّ فَأَقَرَّ بِذَلِكَ كَانَ رَهْنًا حَتَّى يَفُكَّهُ الَّذِي رَهَنَهُ ، أَوْ يَفُكَّ نَفْسَهُ.

(۲۲۷۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آزاد آدمی کو رہن کے طور پر رکھا جائے اور وہ خود بھی اقرار کرے (کہ میں بطور رہن ہوں) تو وہ رہن میں ہی رہے گا یہاں تک کہ جس نے رہن رکھوایا ہے وہ چھڑائے یا پھر وہ خود اپنے آپ کو چھڑا لے۔

(۳۳۱) الْبَيْضُ الَّذِي يُقَامَرُ بِهِ

وہ انڈے جن کے ساتھ جوا کھیلا جاتا ہے

(۲۲۷۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ قِمَارِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصِّبْيَانِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِيهِ.

(۲۲۷۷۸) حضرت ابن سیرین کے نزدیک بچوں سے بچوں کے جوئے کی چیزوں کو خریدنا مکروہ ہے، جبکہ حضرت حسن رحمہ اللہ اس کی اجازت دیتے تھے۔

(۲۲۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ قِمَارٌ فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۲۷۷۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ کھیل جس میں جوا ہو وہ میسر میں سے ہے۔

(۲۲۷۸۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبُيُضِ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ يَعْنِي شِرَائَهُ.

(۲۲۷۸۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن انڈوں سے بچے کھیلتے ہیں اُن کی خریداری میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۸۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۷۸۱) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۳۲) رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ بِعْ غُلاَمَكَ مِنْ فُلاَنٍ وَلَكَ خَمْسُمِئَةٍ

کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ: اپنا غلام فلاں کو فروخت کردے، تیرے لئے پانچ سو درہم ہیں

(۲۲۷۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي مَمْلُوكٍ قَالَ لِمَوْلاَهُ : بِعْنِي مِنْ فُلاَنٍ بِكَذَا وَكَذَا وَلَكَ خَمْسُمِئَةٍ درهم ، أو رجل جاء ، فضمن ، قَالَ : بع غلامك من فلان بكذا وكذا ولك خمسمئة ، قَالَ : يَبْطُلُ شَرْطُهُ.

(۲۲۷۸۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ غلام اگر اپنے آقا سے یوں کہے کہ: مجھے فلاں کے ہاتھ اتنے اتنے میں فروخت کردے تو تیرے میرے ذمہ پانچ سو درہم ہوں گے یا کوئی شخص آ کر ضامن بنے اور کہے کہ تو اپنا غلام فلاں فلاں کو فروخت کردے تیرے لئے پانچ سو درہم ہیں، ایسا کہنا ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شرط باطل ہے۔

(۲۲۷۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ ، أَوْ

كَلِمَةٌ نَحْوُهَا.

(۲۲۷۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔

(٣٣٣) فِي الْمُمَاسَحَةِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں ہاتھ لگا کر چھونا

(٢٢٧٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : بَايَعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ سِلْعَةً فَقَالَ : هَاتِ يَدَكَ أُمَاسِحُك ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْبَرَكَةُ فِي الْمُمَاسَحَةِ.

(ابو داؤد ١٦٨)

(۲۲۷۸۴) حضرت خالد بن ابی مالک فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سعد سے سامان خریدا تو انہوں نے فرمایا اپنا ہاتھ آگے کرو تاکہ میں تم کو چھولوں۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: برکت چھونے کے ساتھ ہے۔

(٣٣٤) فِي الْبَزِّ يُدْفَعُ مُضَارَبَةً

کپڑے مضاربت میں دینا

(٢٢٧٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ الْبَزَّ مُضَارَبَةً.

(۲۲۷۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ (خاص) کپڑے مضاربت میں دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٧٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن أشعث ، قَالَ : كَرِهَ ابنُ سِيرِين الْبَزَّ مُضَارَبَةً.

(۲۲۷۸۶) حضرت ابن سیرین بھی کپڑے کو مضاربت کے طور پر دینے میں ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٧٨٧) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الْمَتَاعَ مُضَارَبَةً وَيَحْبِسُهُ عَلَيْهِ دَرَاهِم.

(۲۲۷۸۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو سامان مضاربت میں دے اور اُس پر دراہم کا حساب لگائے۔

(٣٣٥) فِي تَزْيِينِ السِّلْعَةِ

سامان کی تزیین کرنا

(٢٢٧٨٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : يُزَيِّنُ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ بِمَا شَاءَ.

(۲۲۷۸۸) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس چیز سے چاہے سامان تزیین کر سکتا ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ ھِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالتَّزْیِینِ ، وَکَرِہَ الْغِشَّ.

(۲۲۷۸۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تزیین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ دھوکے اور ملاوٹ کو نا پسند کیا گیا ہے۔

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ :أَنَّھُمْ مَرُّوا عَلَیْہِ بِجَارِیَۃٍ قَدْ زُیِّنَتْ ، فَدَعَا بِھَا وَنَظَرَ إِلَیْھَا وَأَجْلَسَھَا فِی حَجْرِہِ ، وَمَسَحَ عَلَی رَأْسِھَا وَدَعَا لَھَا بِالْبَرَکَۃِ.

(۲۲۷۹۰) حضرت سہل بن سعد کے پاس سے ایک چھوٹی بچی (باندی) کو لے کر گذرے جس کو مزین کیا گیا تھا، آپ نے اُس کو بلایا اُس کی طرف پیار سے دیکھا، اُس کو اپنی گود میں بٹھایا، اور اُس کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اُس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أسامۃ بن زید ، عن بعض أشیاخہ ، قَالَ :قَالَ عمر :إذا أراد أحد منکم أن یحسِّن الجاریۃ فلیزیِّنھا ، ولیطَوِّف بھا ، یتعرَّض بھا رزق اللہ.

(۲۲۷۹۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی باندی کو خوبصورت بنانا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ اپنی باندی کی تزیین کرے اور اُس کو لے کر باہر نکلے، اس سے رزق میں اضافہ ہوگا۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعَلاَئُ بْنُ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِنْ زَیْدِ اللہِ ، عَنِ امْرَأَۃٍ مِنْھُمْ ، عَنْ عَائِشَۃَ :أَنَّھَا شَوَّفَتْ جَارِیَۃً وَطَافَتْ بِھَا وَقَالَتْ :لَعَلَّنَا نَتَصَیَّدُ بِھَا بَعْضَ شَبَابِ قُرَیْشٍ.

(۲۲۷۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی کو آراستہ کیا اور اس کو لے کر باہر نکلیں اور فرمایا: شاید شاید اس کے ذریعہ ہمارا کسی قریش کے نوجوانوں سے سودا ہو جائے۔ (یعنی وہ خرید لے)

(۲۲۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ رَجُلاً صَبَغَ ثَوْبًا لَہُ لَوْنَ الْھَرَوِیِّ ، فَجَائَ رَجُلٌ فَقَالَ :بِکَمْ تَبِیعُ الْھَرَوِیَّ ؟ فَسَکَتَ ، ثُمَّ سَاوَمَہُ فَاشْتَرَاہُ مِنْہُ ، فَلَمَّا ذَھَبَ بِہِ إِذَا ھُوَ لَیْسَ بِھَرَوِیٍّ ، فَخَاصَمَہُ إِلَی شُرَیْحٍ فَقَالَ :لَوِ اسْتَطَاعَ أَنْ یُزَیِّنَ ثَوْبَہُ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِکَ لَزَیَّنَہُ فَأَجَازَہُ عَلَیْہِ.

(۲۲۷۹۳) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کو ھروی رنگ کیا، اُس کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا یہ ھروی کپڑا کس طرح فروخت کر رہے ہو؟ وہ خاموش رہا اور پھر اُس کی قیمت لگائی، اُس شخص نے اس سے خرید لیا، جب وہ کپڑا لے کر گیا تو وہ ھروی نہ تھا، وہ شخص اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے کر گیا تو حضرت شریح نے فرمایا: اگر تو اس سے بھی اچھی طرح اپنے کپڑے کی تزیین کر سکتا ہے تو ضرور اُس کی تزیین کر، آپ نے اُس بیع کو نافذ فرمایا۔

(۲۲۷۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی بُرْدَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ :أَتَی عُمَرُ غُلاَمًا لَہُ یَبِیعُ الرُّطَبَ فَقَالَ :نَقِّشْھَا فَإِنَّہُ أَحْسَنُ ، وَأَتَاہُ غُلاَمٌ لَہُ وَھُوَ یَبِیعُ الْحُلَلَ فَقَالَ :إِذَا کَانَ الثَّوْبُ ضَیِّقًا فَانْشُرْہُ وَأَنْتَ

جَالِسٌ ، وَإِذَا كَانَ وَاسِعًا فَانْشُرْهُ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

(۲۲۷۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا آیا جو کھجوریں فروخت کر رہا تھا، آپ نے فرمایا اِن کی نقش ونگار (تزیین وآراستہ) کرو تو یہ اچھا ہے، اور اُن کے پاس ایک لڑکا آیا جو کپڑا فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر کپڑا تنگ ہو تو بیٹھ کر اِس کو پھیلایا کرو، وراگر کپڑا کشادہ ہو تو کھڑا ہو کر کپڑے کو پھیلایا کرو۔

(٣٣٦) فِي الْعَسَرِ يُرَدُّ مِنْهُ أَمْ لاَ ؟

تنگ دستی کی وجہ سے فروخت کیا جائے تو وہ واپس کیا جائے گا کہ نہیں؟

٢٢٧٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَسَرِ.

(۲۲۷۹۵) حضرت شریح رحمہ اللہ عسر کی وجہ سے واپس لٹاتے تھے۔

٢٢٧٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسرائيل ، عن جابر ، عن عامر ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَسَرِ.

(۲۲۷۹۶) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

٢٢٧٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الإِدْفَانِ وَلاَ يَرُدُّ مِنَ الإِبَاقِ ، وَالإِدْفَانُ: الَّذِي يَتَوَارَى فِي الْمِصْرِ ، وَالإِبَاقُ :الَّذِي يَلْحَقُ بِأَرْضِهِ.

(۲۲۷۹۷) حضرت شریح الادفان کی وجہ سے واپس کرتے تھے جبکہ الاباق کی وجہ سے واپس نہ کرتے تھے۔ الادِّفان: کا مطلب ہے کہ شہر میں روپوش ہو جانا اور اباق کہتے ہیں کہ بھاگ کر اپنے علاقہ میں چلے جانا۔

٢٢٧٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُرَدُّ مِنْ عُوَارِ الظُّفْرِ ، وَيُرَدُّ مِنَ الشَّامَةِ الشَّائِنَةِ.

(۲۲۷۹۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بدے اور برے ناخنوں کی وجہ سے واپس کردی جائے گی، اور اسی طرح نازیبہ بو کی وجہ سے بھی لوٹا دی جائے گی۔

٢٢٧٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَهْضَمٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :خَاصَمْت إِلَى شُرَيْحٍ فِي بَغْلَةٍ حِمَارَةٍ فَرَدَّهَا.

(۲۲۷۹۹) میں قاضی شریح کے پاس گدھے کا جھگڑا لے کر گیا۔ انہوں نے اس کو واپس کر دیا۔

٢٢٨٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ.

(۲۲۸۰۰) حضرت شریح ہر عیب کی وجہ سے واپس کر دیتے تھے۔

(۳۳۷) فِي الْعِثَارِ

پھسل کر یا ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے جانور واپس کرنا

(۲۲۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ ، وَيَقُولُ كُلُّ الدَّوَابِّ تَعْثِرُ

قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : هُوَ عَيْبٌ يُرَدُّ مِنْهُ.

(۲۲۸۰۱) حضرت شریح ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے واپس نہ کرتے تھے اور فرماتے ہر جانور گرتا ہے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ عیب ہے واپس ہوگا۔

(۲۲۸۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ وَيَقُولُ : كُلُّ الدَّوَابِّ تَعْثِرُ.

(۲۲۸۰۲) حضرت شریح ریلیٹیڈ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸) الشَّاةُ تَأْكُلُ الذُّبَّانَ

بکری کا مکھیوں کو کھانا

(۲۲۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : اخْتُصِمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي شَاةٍ تَأْكُلُ الذُّبَّانَ ، قَالَ : لَبَنٌ طَيِّبٌ وَعَلَفٌ مَجَّانٌ ، فَأَجَازَهَا.

(۲۲۸۰۳) حضرت شریح ریلیٹیڈ کے پاس ایک جھگڑا لایا گیا کہ بکری مکھیاں کھاتی ہے، آپ نے فرمایا: دودھ پاکیزہ اور چارہ مفت ہے آپ نے اس بیع کو نافذ فرمایا۔

(۳۳۹) الْعَذِرَةُ تُعَرُّ بِهَا الأَرْضُ

گوبر اور پاخانہ سے زمین کو کھاد ڈالنا

(۲۲۸۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ الرُّدَيْنِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُكْرِي وَيَشْتَرِطُ أَنْ لاَ يُدَمَّنَ بِالْعُرَّةِ.

(۲۲۸۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیتے وقت یہ شرط لگاتے تھے کہ گوبر اور پاخانے سے اس میں کھاد نہیں ڈالی جائے گی۔

(۲۲۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا أَكْرَى أَرْضَهُ اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهَا أَنْ لاَ يُعِرَّهَا.

(۲۲۸۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب زمین کرایہ پر دیتے تو کرایہ دار پر شرط لگا دیتے کہ وہ گوبر اور پاخانے سے کھاد نہیں ڈالے گا۔

(٢٢٨٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَزْرَعُ أَرْضَهُ بِالْعَذِرَةِ ، فَقَالَ لَهُ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَنْتَ الَّذِي تُطْعِمُ النَّاسَ مَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ.

(۲۲۸۰۶) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی زمین کی کاشت گوبر سے کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو لوگوں کو وہ کھلاتا ہے جو ان میں سے نکلتا ہے (پاخانہ مراد ہے)؟

(٢٢٨٠٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ زِيَادٍ أبي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُدْمَلَ الأَرْضَ بِالْعَذِرَةِ.

(۲۲۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گوبر وغیرہ سے زمین میں کھاد ڈالنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢٢٨٠٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : حدَّثَنِي صَخْرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُدْمَلَ الأَرْضَ بِالْعَذِرَةِ.

(۲۲۸۰۸) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ بھی ناپسند فرماتے تھے۔

(٣٤٠) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس کی اجازت دی ہے

(٢٢٨٠٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ محمد بْنِ عبد الرحمن ، عن بابى مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، أَوْ عَائِشَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعْدًا يَحْمِلُ مِكْتَلاً مِنْ عَذِرَةِ النَّاسِ إِلَى أَرْضٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهَا : زَغَابَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ، يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، أَتَحْمِلُ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّ مِكْتَلَ عُرَّةٍ مِكْتَلُ حَبٍّ.

(۲۲۸۰۹) حضرت بابی جو حضرت ام سلمہ کے غلام ہیں اُن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پاخانے اور گوبر کا ٹوکرا اٹھا کر اپنی زمین کی طرف لے جاتے ہوئے دیکھا اس زمین کو زغابہ کہتے تھے۔ میں نے اُن سے عرض کیا: اے ابو اسحاق! کیا آپ نے اِن کو اٹھایا ہوا ہے؟ فرمایا یہ پاخانے اور گوبر کا ٹوکرا دراصل دانوں (خوراک) کا ٹوکرا ہے۔

(٣٤١) فِي قَوْلِهِ (وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ولا یأب الشهداء اذا مادعوا کی تفسیر میں جو وارد ہوا ہے

(٢٢٨١٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَالَ : إِذَا كَانَتْ عِنْدَكَ الشَّهَادَةُ ، فَقَدْ دُعِيتَ.

(۲۲۸۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آپ کے

پاس گواہی ہے تو پس آپ کو بلایا جائے گا۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا ابْتَدَأَ لِيَشْهَدَ وَإِذَا دُعِيَ لِيُقِيمَهَا.

(۲۲۸۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب ابتداء کرے تو چاہیے کہ آپ گواہی دیں اور جب پکارا جائے تو چاہیئے کہ کھڑا ہوا جائے۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سالم ، عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَالَ :هُوَ الرَّجُلُ يَشْهَدُ عَلَى الشَّهَادَةِ ، ثُمَّ يُدْعَى لَهَا.

(۲۲۸۱۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ارشاد ﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جو کسی کی گواہی کی گواہی دے، پھر اُس کو اُس کے لئے بلایا جائے۔

(۲۲۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي مِجْلَزٍ :إِنِّي أُدْعَى إِلَى الشَّهَادَةِ وَأَنَا أَكْرَهُ ؟ قَالَ :دَعْ مَا تَكْرَهُ ، وَلَكِنْ إِذَا شَهِدْتَ فَدُعِيتَ فَأَجِبْ.

(۲۲۸۱۳) حضرت عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مجھے گواہی کی طرف بلایا جاتا ہے اور میں اُس کو ناپسند کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: جو چیز آپ کو پسند نہیں ہے اُس کو چھوڑ دو، لیکن آپ دیکھ چکے ہوں پھر آپ کو بلایا جائے تو پھر اس کو قبول کرو۔

(۲۲۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ دُعِيَ إِلَى شَهَادَةٍ فَلْيُجِبْ ، وَلَكِنْ لاَ يَشْهَدْ إِلاَّ عَلَى مَا يَعْلَمُ.

(۲۲۸۱۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس کو گواہی کی طرف بلایا جائے تو اُس کو چاہیئے کہ قبول کرے، مگر جو اُس کو معلوم ہے صرف اسی کی گواہی دے۔

(۲۲۸۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً وَسُئِلَ :﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَبْلَ أَنْ شَهِدُوا أَوْ بَعْدَ ؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ بَعْدَ مَا شَهِدُوا.

(۲۲۸۱۵) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ یہ اُن کی گواہی دینے سے پہلے ہے یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اُن کی گواہی دینے کے بعد ہے۔

(۲۲۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا.

(۲۲۸۱۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ گواہی دے چکے ہوں۔

(۲۲۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الشَّاهِدُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَشْهَدْ.

(۲۲۸۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک گواہ نے گواہی نہیں دی اُس کو اختیار ہے۔

(۲۲۸۱۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :الَّذِي عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ.

(۲۲۸۱۸) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کے پاس گواہی ہو۔

(۲۲۸۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا) قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا قَبْلَ هَذَا.

(۲۲۸۱۹) حضرت مجاہد ولا يأب الشهداء اذا مادُعوا کے متعلق فرماتے ہیں کہ جبکہ اس سے قبل گواہی دے چکے ہوں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :(وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا) قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا.

(۲۲۸۲۰) حضرت مجاہد سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۲) مَنْ قَالَ إِذَا أَحْيَى أَرْضًا فَهِيَ لَهُ

جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہی اُس کا مالک ہے

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَتَحَجَّرُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَقَالَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا فَهِيَ لَهُ.

(۲۲۸۲۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ زمینوں کو آباد کرتے تھے، اُن میں پتھروں سے نشان لگاتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ :أَنَّهُ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَوَاتًا ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۲۸۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عاملوں کو) تحریر فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس زمین کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۲۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ رَافِعٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ فَهِي لَهُ صَدَقَةٌ.

(احمد ۳/ ۳۱۳۔ ابن حبان ۵۲۰۳)

(۲۲۸۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بنجر زمین آباد کرے اُس کو اُس پر اجر ملے گا، اور راہ گزر جو کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(۲۲۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ. (ابو داؤد ۳۰۷۱۔ مالك ۲٦)

(۲۲۸۲۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ملکیت ہے۔ اور ظالم کی اولاد کا کوئی حق نہیں ہے۔

(٢٢٨٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا عَلَى دَعْوَةٍ مِنَ الْمِصْرِ فَلَهُ رَقَبَتُهَا إِلَى مَا يُصِيبُ فِيهَا مِنَ الأَجْرِ.

(۲۲۸۲۵) حضرت ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو کوئی شہر والوں کے کہنے پر بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ رقبہ اسی کا ہوگا۔ اور مزید براں اس کو ثواب بھی ملے گا۔

(٢٢٨٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى شَيْئًا مِنْ مَوَتَانِ الأَرْضِ فَلَهُ رَقَبَتُهَا.

(۲۲۸۲٦) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو بنجر زمین سے کچھ آباد کرے تو اُس کا رقبہ اُسی کا ہے۔

(٢٢٨٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : مِثْلَ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ.

(۲۲۸۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٨٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ رَقَبَتُهَا.

(۲۲۸۲۸) حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین آباد کرے تو اس کا رقبہ اُس کے لئے ہے۔

(٢٢٨٢٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَوَاتًا لَمْ تَكُنْ لأَحَدٍ قَبْلَهُ فَهِيَ لَهُ.
قَالَ هِشَامٌ : وَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۲۸۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی ایسی بنجر زمین آباد کرے جو اُس سے قبل کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اسی کی ہوگی۔
حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بھی یہی تحریر فرمایا تھا۔

(٢٢٨٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكَةٍ فَهِيَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا. (ابوداؤد ۳۵۱۹۔ دارقطنی ٦٨)

(۲۲۸۳۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی سواری ہلاکت والی جگہ چھوڑ دے تو وہ اس کی ہوگی جو اُس کو لے جا کر پرورش کرے۔

(٢٢٨٣١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَتْرُكُ دَابَّتَهُ بِالأَرْضِ الْقَفْرِ فَيَأْخُذُهَا رَجُلٌ فَيُصْلِحُهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا حَتَّى يُصْلِحَهَا ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۲۲۸۳۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے جانور کو بنجر زمین میں چھوڑ دیا وہاں سے اُس کو ایک شخص نے اٹھا لیا اور اُس کی پرورش کی، اور اُس کو دھیان رکھتا رہا یہاں تک کہ وہ تندرست اور ٹھیک ہو گیا؟ آپ نے فرمایا وہ اُسی کا ہوگا جس نے اُس کو زندگی بخشی ہے۔ اور پرورش کی ہے۔

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ. (ابو داؤد ۳۰۷۲۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۲۲۸۳۲) حضرت سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بنجر زمین پر چار دیواری کر لی وہ اُس کی ہوگی۔

(٣٤٣) الرَّجُلُ يَهَبُ لِلرَّجُلِ الدَّين يَكُونُ عَلَيْهِ

کوئی شخص کسی کو اپنا دین ہبہ کر دے

(۲۲۸۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ.

(۲۲۸۳۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کا دوسرے پر دین تھا اُس نے اپنا دین اُس کو ہبہ کر دیا تو پھر اُس کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

(۲۲۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَكَمُ :أَتَانِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَسَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَوَهَبَهُ لَهُ ، أَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ ؟ قُلْتُ :لاَ. وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ :بَلَى ، لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ.

(۲۲۸۳۴) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حکم نے فرمایا: میرے پاس ابن ابی لیلی تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ایک شخص کا دوسرے پر دین تھا اُس نے اُس کو ہبہ کر دیا تو کیا وہ اُس سے رجوع کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، میں نے حضرت حماد سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، وہ رجوع کر سکتا ہے۔

(٣٤٤) الرَّجُلُ تَمُوتُ امْرَأَتُهُ وَلَهَا وَلَدٌ صِغَارٌ وَخَادِمٌ

عورت (بیوی) فوت ہو جائے اور اُس کی چھوٹی اولاد اور خادم ہوں

(۲۲۸۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ :مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِخَالٍ لِي وَكَانَ مُوسِرًا ، فَتَرَكَتْ خَادِمًا وَوَلَدًا صِغَارًا ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُقَوِّمَ الأَبُ أَنْصِبَاءَ وَلَدِهِ مِنَ الْخَادِمِ وَيَطَأَهَا.

(۲۲۸۳۵) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ میرے ماموں کی بیوی فوت ہوگئی، اور مالدار تھی، اُس نے ایک خادم اور بچہ چھوڑا، حضرت سعید بن جبیر ؒ نے فرمایا: کہ باپ اس خادم کی بچہ کے حصے کی قیمت لگالے اور پھر اس خادم کو کام میں لائے۔

(۲۲۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْعَلاَءِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَطَاوُوسًا عَنْ ذَلِكَ :فَقَالاَ :لاَ

بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۲۸۳٦) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس اور حسن سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں نے فرمایا: اُس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ جَدَّتَهُ مَاتَتْ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ فَاقْتَوَى أَبُو بُرْدَةَ بَعْضَ جَوَارِيهَا ، قُلْتُ : حدَّثَك ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَأْخُذَ جَارِيَةَ وَلَدِهِ وَهُمْ صِغَارٌ قَوَّمَهَا عَلَيْهِ قِيمَةً وَأَشْهَدَ لهم بِثَمَنِهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، سَمِعْته.

(۲۲۸۳۷) حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ اُن کی دادی کا حضرت ابو بردہ ﷺ کے پاس انتقال ہوا، حضرت ابو بردہ نے اُن کی کچھ لونڈیوں کو اپنے لئے خاص کرلیا، میں نے اُن سے عرض کیا، آپ کو ابن عون نے محمد سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص چھوٹے بچے کی باندی لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس کو اُس پر اُن کی قیمت لگائے، اور اُن کے لئے اُن کے ثمن کا گواہ بنالے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے سنا ہوا ہے۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ : أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ وَتَرَكَتْ وَلَدًا صَغِيرًا وَجَارِيَةً ، فَأَرَادَ الأَبُ أَنْ يَشْتَرِيَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ سَعِيدٌ : قَوِّمْهَا فِي السُّوقِ قِيمَةً ، ثُمَّ أَشْهِدْ عَلَى نَفْسِكَ بِثَمَنِهَا ، ثُمَّ اصْنَعْ بِهَا مَا بَدَا لَكَ.

(۲۲۸۳۸) حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک خاتون کا انتقال ہوا اُس نے ایک چھوٹا بچہ اور باندی چھوڑی، اُس کے والد نے باندی کو خریدنے کا ارادہ کیا، حضرت سعید نے فرمایا: بازار میں جا کر اِس کی قیمت لگاؤ، پھر اس کے ثمن پر گواہ بناؤ، پھر اِس کے بعد جو تمہارا دل چاہے اِس کے ساتھ کرو۔

(۳٤٥) أَجْرُ حَوَانِيتِ السُّوقِ

بازار کی دکانوں کا کرایہ

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَلاَّ يُؤْخَذَ مِنْ أَهْلِ السُّوقِ أَجْرٌ.

(۲۲۸۳۹) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: بازار والوں سے کرایہ وصول نہ کیا جائے۔

(۲۲۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحْيَى بْن أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَان فِي السُّوقِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ.

(۲۲۸٤۰) حضرت الاصبغ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہمارا یہ دستور تھا کہ جو شخص بازار میں کسی جگہ کو پہلے حاصل کر لیتا وہی

شام تک اس جگہ کا مالک ہوتا۔

(۲۲۸٤۱) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمِيم الرَّسبی ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ دَكَاكِينِ السُّوقِ ؟ فَكَرِهَ بَيْعَهَا وَشِرَائَهَا وَإِجَارَتَهَا.

(۲۲۸۴۱) حضرت حسن سے بازار کی دکانوں اور چبوتروں کے متعلق دریافت کیا گیا؟ انہوں نے اُس کی بیع وشراء اور کرایہ پر دینے کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۸٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السُّوقَ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَرَأَى دُكَّانًا قَدْ أُحْدِثَ فِي السُّوقِ ، فَكَسَرَهُ.

(۲۲۸۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بازار میں تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہ نے بازار میں کچھ نئی دکانیں تو اُن کو گرادیا۔

(۲۲۸٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ السُّوقِ أَجْرًا زِيَادٌ.

(۲۲۸۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے زیاد نے بازار والوں سے کرایہ وصول کیا۔

(٣٤٦) فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ وَدَفْعِهِ

غنی کا ٹال مٹول کرنا

(۲۲۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ أَبِي دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ دينه وَعُقُوبَتَهُ. (ابوداؤد ۳۶۲۳- ابن حبان ۵۰۸۹)

(۲۲۸۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ٹال مٹول کرنا اُس کے دین اور آبرت کو خراب کرتا ہے۔

(۲۲۸٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَمَنْ أُحِيلَ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَحْتَلْ. (بخاری ۲۲۸۷- ترمذی ۱۳۰۸)

(۲۲۸۴۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جو شخص کسی ٹال مٹول کرنے والے کے حیلہ کا شکار بن جائے تو اس کو بھی حیلہ کر لینا چاہیے۔

(۲۲۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَرْوَان أَبِي عُثْمَانَ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :لَوْ كَانَ الْمَعْكُ رَجُلاً كَانَ رَجُلَ سُوءٍ وَالْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنے والا بہت برا شخص ہے۔ اور ٹال مٹول کرنا ظلم میں

سے ہے۔

(٢٢٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : الْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم میں سے ہے۔

(٢٢٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الْمَطْلُ ظُلْمٌ.

(۲۲۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(٢٢٨٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۹) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم میں سے ہے۔

(٣٤٧) فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الشُّهُودِ

گواہوں کے درمیان تفریق کرنا

(٢٢٨٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الأَوْدِيِّ : أَنَّ دَانِيَالَ أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۲۲۸۵۰) حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ حضرت دانیال پہلے شخص تھے جنھوں نے گواہوں کے درمیان تفریق کی۔

(٢٢٨٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ صَالِحٍ : أَنَّ عَلِيًّا فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۲۲۸۵۱) حضرت محرز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گواہوں کے بیچ تفریق کی۔

(٣٤٨) الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَيْسَ لَهُ كَفَنٌ

کوئی شخص اس حال میں مرے کہ اُس پر قرضہ ہو اور اُس کے پاس کفن نہ ہو

(٢٢٨٥٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ.

(۲۲۸۵۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کفن سے ابتداء کی جائے گی (پہلے کفن کا بندوبست کیا جائے گا) پھر قرضہ ادا کیا جائے گا پھر وصیت پر عمل ہوگا۔

(٢٢٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ ، ثُمَّ الْمِيرَاثِ.

(۲۲۸۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں پہلے کفن دیا جائے گا، پھر قرضہ ادا کیا جائے گا، پھر وصیت پوری کی جائے گی پھر میراث تقسیم ہوگی۔

(۲۲۸۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ قَبْلَ الدَّيْنِ.

(۲۲۸۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں قرضہ کی ادائیگی سے قبل کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا۔

(۲۲۸۵٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۸۵۵) حضرت حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ قَبْلَ الدَّيْنِ.

(۲۲۸۵۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی سے پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا۔

(۲۲۸٥۷) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ.

(۲۲۸۵۷) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں، پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا پھر قرض کا پھر وصیت پر عمل ہوگا۔

(۳٤۹) الرَّجُلُ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الْغَنَمَ

کوئی شخص کسی کو بکریاں دے

(۲۲۸۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُعْطِي أَهْلَ الْغَنَمِ عَلَى أَنْ يُعْطُونَا كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجُبْنِ ، وَكَذَا وَكَذَا مِنَ السَّمْنِ ، وَكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَصْلِ ، فَسَأَلْت عَلْقَمَةَ وَمَسْرُوقًا وَعَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى ؟ فَكُلُّهُمْ نَهَانِي عَنْهُ.

(۲۲۸۵۸) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ ہم بکری والوں کو اس شرط پر کچھ عطیہ وغیرہ دیتے تھے کہ وہ ہمیں اتنا اتنا پنیر، اتنا اتنا گھی اور اتنا اتنا سیّال مادہ جو زرد رنگ ہوتا ہے دیں گے، پھر میں نے حضرت علقمہ، حضرت مسروق اور حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلی سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ ان سب نے مجھے اس سے منع کیا۔

(۲۲۸٥۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَبِيْدَةَ ، وَغَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ عَنْهُ ؟ فَكَرِهُوهُ.

(۲۲۸۵۹) حضرت عمر ؒ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبیدہ اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ کے اصحاب میں سے کسی سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(۳٥۰) مَنْ قَالَ لاَ يَتَفَرَّقُ بَيِّعَانِ إِلاَّ عَنْ تَرَاضٍ

بیع کرنے والے رضامندی کے بعد جدا ہوں گے

(۲۲۸٦۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ

يَتَفَرَّقُ بَيِّعَانِ إِلاَّ عَنْ تَرَاضٍ. (بیہقی ۲۷۱)

(۲۲۸۶۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رضامندی کے بغیر بیع کرنے والے جدا نہ ہوں۔

(۲۲۸٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي غِيَاث ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ : أَنَّهُ بَاعَ فَرَسًا فَخَيَّرَ صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ ، ثُمَّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ. (ابوداؤد ۳۴۵۲۔ ترمذی ۱۲۴۸)

(۲۲۸۶۱) حضرت ابوزرعہ نے گھوڑے کی بیع کی اور پھر مشتری کو بیع کرنے کے بعد خیار دیا اور فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ بیع رضامندی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۲۲۸٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا كَانَ التَّخْيِيرُ إِلاَّ بَعْدَ الْبَيْعِ ، قَالَ : وَبَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَ الأَعْرَابِ فَخَيَّرَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ. (ابن ماجہ ۲۱۸۴۔ بیہقی ۲۷۰)

(۲۲۸۶۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خیار بیع کے بعد ہی ہے، آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کے ساتھ بیع کی اور بیع کے بعد اُس کو خیار دیا۔

(۲۲۸٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ مَا التَّخْيِيرُ إِلاَّ بَعْدَ الرِّضَا.

(۲۲۸۶۳) حضرت طاؤس اِس بات پر قسم اٹھاتے تھے کہ خیار رضامندی کے بعد ہے۔

(۲۲۸٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا قَاسِمُ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ ، وَالْخِيَارُ بَعْدَ الصَّفْقَةِ ، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَغْبِنَ مُسْلِمًا.

(عبدالرزاق ۱۴۲۶۴)

(۲۲۸۶۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیع رضامندی کے ساتھ ہے، اور خیار بیع مکمل ہونے کے بعد ہے، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو دھوکا دے۔

(۲۲۸٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اشْتَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ نَصِيبَهَا مِنْ مِيرَاثِهِ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَيِّرُوهَا.

(۲۲۸۶۵) حضرت حسن بن علی نے اپنی بیوی سے اُس کی میراث کا حصہ خریدا، پھر فرمایا: جب میں مر جاؤں تو پھر اُس کو اختیار دیا جائے۔

(۳۵۱) الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ أَشْهُرًا

کوئی شخص کچھ عرصہ کے لئے مکان کرایہ پر لے

(۲۲۸٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ بَيْتًا أَشْهُرًا ، أَوْ قَالَ

إِلَى أَجَلٍ ، فَسَكَنَهُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ ، فَقَالَ :إِذَا أَتَى بِالْمَفَاتِيحِ فَقَدْ بَرِیءَ ، وَعَلَيْهِ أَجْرُ مَا سَكَنَ.

(۲۲۸۶۶) حضرت شریح سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کچھ وقت کے لئے کرایہ پر مکان لیا ہے، پھر وہ اس میں رہا اب وہ نکلنا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ مکان کی چابیاں لے کر آ جائے تو وہ اُس سے بری ہے، اور جتنا عرصہ وہ رہا ہے اُس کا کرایہ اُس پر ہے۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادٍ.

(۲۲۸۶۷) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ أَجْرُ مَا سَكَنَ.

(۲۲۸۶۸) حضرت شریح فرماتے ہیں جتنا وہ اس میں رہا ہے اُس پر اُس کا کرایہ لازم ہے۔

(۳۵۲) فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً إِلَى أَجَلٍ

کوئی شخص کچھ مدت کے لئے کسی کو سامان فروخت کرے

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً إِلَى شَهْرَيْنِ وَشَرَطَ عَلَى الْمُشْتَرِي :إِنْ بَاعَهَا قَبْلَ الشَّهْرَيْنِ أَنْ يَنْقُدَهُ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۸۶۹) حضرت سلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دو مہینے کے لئے ایک شخص کو سامان فروخت کیا، اور مشتری پر یہ شرط لگا دی کہ اگر اِس کو دو ماہ سے قبل فروخت کیا تو ثمن نقد دینا ہوگا؟ آپ نے فرمایا میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّارَ فَيَقُولُ الْمُشْتَرِي لِلْبَائِعِ :مَتَى مَا جِئْت بِثَمَنِهَا فَهِيَ رَدٌّ عَلَيْك ، قَالَ :يَبْطُلُ شَرْطُهُ وَيَجُوزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ.

(۲۲۸۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی گھر خریدے پھر مشتری بائع سے یوں کہے کہ جب بھی میں اِس کے پیسے لے کر تیرے پاس آیا تو وہ تجھ پر رَد ہوگا، تو یہ شرط باطل ہوگی اور بیع لازم ہو جائے گی۔

(۲۲۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ فَالْبَيْعُ يَهْدِمُهُ.

(۲۲۸۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیع میں جو بھی خلاف بیع شرط لگائی جائے تو بیع اس شرط کو منہدم کر دیتی ہے۔

(۳۵۳) فِي كِرَاءِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ

کوری زمین سونے کے بدلے کرایہ پر دینا

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلاَثَةٌ :رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ ، وَرَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا ، وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ. (ابو داؤد ۳۳۹۳۔ ابن ماجہ ۲۴۴۹)

(۲۲۸۷۲) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک زمین کی کاشت صرف دو طرح سے ہے، ایک وہ شخص جس کو زمین دی جائے تو وہ اس میں کاشت کرے، دوسرا وہ شخص جس کی اپنی زمین ہے اور اُس کو کاشت کرتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر لے۔

(۲۲۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ فَقَالَ :حَلاَلٌ لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۸۷۳) حضرت حنظلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ فرمایا: حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدًا عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، ذَلِكَ قَرْضُ الأَرْضِ.

(۲۲۸۷۴) حضرت سعد سے کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، یہ زمین کا قرضہ ہے۔

(۲۲۸۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلہ کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۷٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ سَالِمٌ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ لاَ يَرَوْنَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بَأْسًا.

(۲۲۸۷۷) حضرت سالم، حضرت سعید بن المسیب، حضرت عروہ اور حضرت زہری رحمہ اللہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے پیشوں میں سے بہتر پیشہ یہ ہے کہ تم زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیتے ہو۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أَمَّا الأَرْضُ الْبَيْضَاءُ فَإِنَّا نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

(۲۲۸۷۹) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ بے شک کوری زمین اُس کو ہم سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیں گے۔

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُل الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ، وَمَا أَرَادَ أَنْ يسْتَأْجِرَهَا بِهِ.

(۲۲۸۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص زمین کرایہ پر دینے کا ارادہ کرے تو وہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دے سکتا ہے۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرٌ وَلاَ زَرْعٌ نَسْتَأْجِرُهَا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ ؟ قَالَ : هُوَ حَسَنٌ ، كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمَدِينَةِ.

(۲۲۸۸۱) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کوری زمین جس پر درخت اور کھیت نہیں ہے اُس کو ہم دراہم اور دینار کے بدلے کرایہ پر دیتے ہیں؟ فرمایا: یہ اچھا ہے، ہم بھی مدینہ منورہ میں اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِيِّ مِنَ الزَّرْعِ ، وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. (ابوداؤد ۳۳۸۴۔ احمد ۱/ ۱۷۸)

(۲۲۸۸۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زمین کو پانی لگانے والوں کو کرایہ پر دیتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور فرمایا ہم سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیا کریں۔

(۲۲۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ يَتِيمٍ لِي لَهُ أَرْضٌ ؟ فَقَالَ : إِنْ كُنْت مُكْرِيهَا فَأَكْرِهَا بِذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ.

(۲۲۸۸۳) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے جس کی زمین بھی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو کرایہ پر زمین دینا چاہتا ہے تو اُس کو دراہم اور دینار کے بدلے دے دے۔

(۲۲۸۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ إِجَارَةِ الأَرْضِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۲۸۸۴) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کرایہ پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٥٤) الرَّجُلُ يَزْرَعُ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا

کوئی شخص دوسرے کی زمین پر بغیر اُس سے پوچھے کاشت کرے

(٢٢٨٨٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ. (ابوداؤد ۳۳۹۶۔ ترمذی ۱۳۶۶)

(۲۲۸۸۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی غیر کی زمین کو اُس کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو کاشت میں سے اُس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اُس کو اس کا نفقہ (خرچہ) واپس کردیا جائے گا۔

(٢٢٨٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَرْعٍ يَهْتَزُّ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالُوا : رَجُلٌ زَرَعَ أَرْضًا بِغَيْرِ إذْنِ صَاحِبِهَا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَأْخُذَ نَفَقَتَهُ. (ابوداؤد ۳۳۹۲۔ طبرانی ۴۲۶۷)

(۲۲۸۸۶) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک سرسبز زمین کے پاس سے گذرے آپ نے اُس زمین کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کی زمین پر بغیر اجازت کاشت کیا ہے، آپ نے اُس کو واپس کرنے کا حکم دیا اور حکم دیا کہ نفقہ (خرچہ) واپس لے لے۔

(٢٢٨٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَمِّي وَغُلاَمًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي الْمُزَارَعَةِ ؟ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فِيهَا حَدِيثًا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ ، فَقَالَ : مَا أَحْسَنَ زَرْعُ ظُهَيْرٍ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ لِظُهَيْرٍ ، قَالَ : أَلَيْسَتِ الأَرْضُ أَرْضَ ظُهَيْرٍ ؟ قَالُوا : بَلَى وَلَكِنَّهُ زَارَعَ فُلاَنًا ، قَالَ : فَرُدُّوا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَخُذُوا زَرْعَكُمْ ، قَالَ رَافِعٌ : فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَأَخَذْنَا زَرْعَنَا ، قَالَ سَعِيدٌ : أَفْقِرْ أَخَاكَ ، أَوْ أَكْرِهْ بِوَرِقٍ.

(۲۲۸۸۷) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اور ایک لڑکے کو میرے چچا نے حضرت سعید بن المسیب کے پاس بھیجا، اُن سے دریافت کیا کہ آپ مزارعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ان کو رافع بن خدیج سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے اور آپ نے ظُہیر کی زمین کو دیکھا، اور فرمایا: ظُہیر کی کھیتی کتنی عمدہ اور اچھی ہے!، لوگوں نے عرض کیا: یہ ظُہیر کی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہ ظُہیر کی زمین

نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، لیکن اِس کو فلاں شخص نے (بغیر اجازت) کاشت کیا ہے۔ فرمایا: اُس کو اس کا نفقہ (خرچہ) واپس کردو، اور تم اپنی کھیتی واپس لو، حضرت رافع فرماتے ہیں کہ ہم نے اُس کو نفقہ واپس کردیا اور کھیتی واپس لے لی، حضرت سعید فرماتے ہیں کہ اپنے بھائی کو عاریتاً زراعت کے لیے دے دو یا پھر چاندی کے بدلے کرایے پر دے دو۔

(۳۵۵) مَا تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

یہودی اور نصرانی کی گواہی درست ہے

(۲۲۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إلاَّ فِي سَفَرٍ ، وَلاَ تَجُوزُ إلاَّ عَلَى وَصِيَّةٍ.

(۲۲۸۸۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی گواہی صرف سفر اور وصیت میں جائز ہے۔

(۲۲۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمَ تُوُفِّيَ بِدَقُوقَا فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى وَصِيَّتِهِ إلاَّ نَصْرَانِيَّيْنِ ، فَأَحْلَفَهُمَا أَبُو مُوسَى بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا ، وَلاَ كَتَمَا ، وَلاَ بَدَّلاَ ، وَإِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ فَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا.

(۲۲۸۸۹) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کا ایک شخص دقوقا مقام میں وفات پا گیا، اس نے اپنی وصیت پر صرف دو نصرانیوں کو گواہ بنایا۔ اُن دونوں کو ابو موسیٰ نے عصر کے بعد ان الفاظ کے ساتھ قسم دی کہ خدا کی قسم! ہم نے خیانت نہیں کی، نہ ہی اِس کو چھپایا، اور نہ ہی اِس کو تبدیل کیا، بے شک یہی وصیت ہے، پھر انہوں نے ان نصرانیوں کی گواہی کو نافذ کردیا۔

(۲۲۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۲۲۸۹۰) حضرت عبیدہ قرآن پاک کی آیت ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اہل کتاب مراد ہیں۔

(۲۲۸۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ : مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكُمْ.

(۲۲۸۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ سے مراد تمہارے دین کے علاوہ لوگ ہیں۔

(۲۲۸۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۸۹۲) حضرت سعید بن المسیب بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أبی مجلز : أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۸۹۳) حضرت ابو مجلز سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۹۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۸۹۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا منصور وغير واحد ، عن الحسن قَالَ :من غير عشائركم.

(۲۲۸۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تمہارے خاندان کے علاوہ لوگ مراد ہیں۔

(۲۲۸۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ :مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكُمْ.

(۲۲۸۹۶) حضرت عبیدہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا تمہارے دین کے علاوہ لوگ مراد ہیں۔

(۲۲۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ :مِنْ سَائِرِ الْمِلَلِ.

(۲۲۸۹۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ سے مراد ساری ملتوں والے لوگ ہیں۔

(۲۲۸۹۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي قوله تعالى:﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ :هُمْ مِنْ أَهْلِ الْمِيرَاثِ.

(۲۲۸۹۸) حضرت زہری رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ میراث والوں میں سے ہیں۔

(۳۵٦) الرَّجُلُ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ

جانور کرایہ پر دینا

(۲۲۸۹۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنِ اكْتَرَى عَلَى أَنَّهُ ضَامِنٌ فَلَيْسَ بِضَامِنٍ.

(۲۲۸۹۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو شخص اس شرط پر کرایہ پر دے کہ وہ ضامن ہے تو وہ ضامن شمار نہ ہوگا۔

(۲۲۹۰۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ ، أَوْ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ :يَسْتَكْرِي الرَّجُلُ بِضَمَانٍ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۲۹۰۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ آدمی ضمان کے ساتھ کرایہ پر لے سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔

(۲۲۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْكِرَاءَ وَالضَّمَانَ.

(۲۲۹۰۱) حضرت طاؤس کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

(۳۵۷) بَابُ الطِّينِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ

کپڑوں کو رنگنے والی مٹی کو دو کو ایک کے بدلے دینا

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الطِّينِ الَّذِي يُصْبَغُ بِهِ الثِّيَابُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۹۰۲) حضرت محمد بن سیرین سے مٹی کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے ساتھ کپڑوں کو رنگا جاتا ہے، دو کو ایک کے ساتھ دینا کیسا ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۳۵۸) الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي طَعَامٍ حَدِيثٍ فَلاَ يَلْقَى صَاحِبَهُ

کوئی شخص تازہ کھانے میں سلم کرے پس اُس کی ساتھی سے ملاقات نہ ہو

(۲۲۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ إلَى رَجُلٍ فِي طَعَامٍ حَدِيثٍ، فَلَمْ يَلْقَهُ حَتَّى صَارَ حَدِيثُ ذَلِكَ الْعَامِ عَتِيقًا ، قَالَ لَهُ : حَدِيثُ سَنَتِهِ الَّتِي لَقِيَهُ فِيهَا ، وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۲۹۰۳) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے شخص کے ساتھ تازہ کھانے کی بیع سلم کرے، پھر اُس کی ملاقات نہ ہو اور وہ کھانا پرانا ہو جائے، آپ نے فرمایا: جس سال ملاقات ہوئی ہے اس سال کا تازہ کھانا دے گا۔ حضرت شریح بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

(۲۲۹۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : يُعْطِيهِ حَدِيثَ سَنَتِهِ الَّتِي يَتَقَاضَاهُ فِيهَا.

(۲۲۹۰۴) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۹) الرَّجُلُ يَأْذَنُ لِلرَّجُلِ يَبْنِي فِي الدَّارِ ثُمَّ يُخْرِجُهُ

کوئی شخص دوسرے کو گھر بنانے کی اجازت دے پھر اُس کو نکال دے

(۲۲۹۰٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَعَبْدِ اللهِ : كَانَا يَقُولاَنِ فِي رَجُلٍ بَنَى فِي فِنَاءِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إذْنِهِمْ : أَنَّ لَهُ النَّقْضَ ، وَإِنْ بَنَى بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّفَقَةُ.

(۲۲۹۰۵) حضرت شریح اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کی جگہ پر بغیر اجازت تعمیر کر دے، تو اس کو توڑا جائے گا، اور اگر اِس نے اُن کی اجازت سے بنایا ہے تو پھر اُس کو نفقہ دیا جائے گا۔

(۲۲۹۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۲۲۹۰۶) حضرت علی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٩٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ بَنَى فِي حَقِّ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ نَقْضُهُ ، وَمَنْ بَنَى فِي حَقِّ قَوْمٍ بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ.

(۲۲۹۰۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کی جگہ پر ان کی اجازت کے بغیر تعمیر کر لے تو اس کو توڑا جائے گا، اور اُن کی اجازت سے بنایا تھا تو اُس کو نفقہ دیا جائے گا۔

(٢٢٩٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ أَعَارَ جَارًا لَهُ حَائِطًا فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْلَعَ بِنَاءَهُ ، قَالَ : يَغْرَمُ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ مَا أَنْفَقَ.

(۲۲۹۰۸) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے دریافت کیا کہ: ایک شخص نے اپنے پڑوسی کی دیوار کرایہ پر لے کر اُس پر تعمیر کر دی، پھر وہ پڑوسی اُس کو اکھاڑنا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: صاحب دیوار کو جتنا اسکا خرچ آیا وہ ادا کرے گا۔

(٢٢٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبْرَاهِيمَ : أَنَّ رَجُلاً أَعَارَ رَجُلاً حَائِطًا ، فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْلَعَ بِنَائَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ : ضَعْ رِجْلَك حَيْثُ شِئْت يَعْنِي يَقْلَعُ بِنَائَهُ.

(۲۲۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے دیوار کے مالک سے فرمایا: اُس کی تعمیر کو اُکھاڑ دو (اکھاڑ سکتے ہو)۔

(٢٢٩١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ : مَنْ أَذِنَ لِرَجُلٍ فِي بِنَاءٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ فَلَهُ قِيمَةُ الْبِنَاءِ.

(۲۲۹۱۰) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے کسی کو تعمیر کرنے کی اجازت دے پھر اُس کو نکالنا چاہے تو اُس کو تعمیر کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(٢٢٩١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ : أَنَّ رَجُلاً أَعَارَ رَجُلاً حَائِطًا فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ : أَرْدُدْ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ.

(۲۲۹۱۱) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کو دیوار کرایہ پر دی اور اُس نے اس پر تعمیر کر دی، حضرت شریح نے دیوار والے سے فرمایا: اُس کو نفقہ دو۔

(٣٦٠) الْقَوْمُ يَخْتَلِفُونَ فِي النَّقْدِ

نقدی کے بارے میں اگر لوگ اختلاف کریں

(٢٢٩١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اخْتَلَفُوا فِي النَّقْدِ لَكَ الْجَيِّدُ وَالْحَسَنُ وَالطَّيِّبُ ، فَإِنْ ذَهَبَ الأَعْلَى فَاتْرُكِ الأَسْفَلَ.

(۲۲۹۱۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب نقدی کے متعلق اختلاف ہو، تو تیرے لئے، جید، اچھا اور پاکیزہ ہے، اگر اعلیٰ چلا جائے تو اسفل کی طرف اتر (اُس کو چھوڑ دے)۔

(۲۲۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ : لَمَّا أَجْلَى الْحَجَّاجُ أَهْلَ الأَرْضِ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ بِكِتَابٍ زَعَمَتْ أَنَّ الَّذِي أُعْتِقَ أَبُوهَا : هَذَا مَا اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ، اشْتَرَى مِنْهُ فَتَاهُ دِينَارًا أَوْ دِرْهَمًا بِخَمْسِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، بِالْجَيِّدِ وَالطَّيِّبِ ، وَالْحَسَنِ.

(۲۲۹۱۳) حضرت موسیٰ بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حجاج نے اہل الارض کو بری الذمہ کیا، میرے پاس ایک خاتون مکتوب لے کر آئی، اُس کا خیال تھا کہ بے شک اُس کے والد کو آزاد کیا گیا ہے۔ (کہنے لگی) یہ وہ ہے جس کو طلحہ بن عبید اللہ نے فلان بن فلان سے خریدا، اُس نے ایک نوجوان سے دینار یا درہم کے بدلے میں خریدا پانچ سو درہم کے بدلے میں جو جید، عمدہ اور اچھے تھے، اور اُس کو ثمن بھی دے دیا، اور اُس کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا۔

(۲۲۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اشْتَرَى حُذَيْفَةُ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنَ النَّخَعِ نَاقَةً ، وشرط لهما من النقد رضاهما ، فَجَاءَ بِهِمَا فِي مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ لَهُمَا كِيسًا فأفسلا عَلَيْهِ ، ثم أخرج لهما كيسًا فأفسلا عليه ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : إِنِّي بِاللَّهِ مِنْكُمَا ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ شَرْطًا لَمْ يَفِ لَهُ بِهِ ، كَانَ كَالْمُدْلِي بجاره إِلَى غَيْرِ منعة.

(احمد ۵/ ۴۰۴)

(۲۲۹۱۴) حضرت حذیفہ نے مقام نخع کے دو شخصوں سے اونٹنی خریدی، اور شرط لگا دی کہ جس پر وہ دونوں راضی ہوں گے وہ نقدی دی گے، پھر وہ اُن دونوں کو اپنے مکان پر لائے، اور ان کے لیے ایک تھیلی نکالی، انہوں نے کہا یہ کھوٹے ہیں، انہوں نے پھر ایک اور تھیلی نکالی، انہوں نے پھر کہا یہ کھوٹے ہیں، حضرت حذیفہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں بھی تم میں سے ہوں، میں نے خود رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ، جو شخص اپنے ساتھی پر شرط لگائے وہ اُس کو اُس کے لئے پورا نہ کرے، تو وہ گویا کہ ایسے مقام پر ہے کہ اُس کا پڑوسی تکلیف میں ہے وہ اُس کو اُس سے نہیں روکتا۔

(۳٦١) الرَّجُلُ يَدْفَعُ إِلَى الْمَلاَّحِ الطَّعَامَ وَيُضَمِّنُهُ نُقْصَانَهُ

کوئی شخص ملاح کو غلّہ دے اور اُس کو نقصان کا ضامن بنائے

(۲۲۹۱٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا دَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَلاَّحِ الطَّعَامَ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا نَقَصَ.

(۲۲۹۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ملاح کو غلّہ دے تو جو اس میں کمی ہوگی وہ اس کا ضامن ہوگا۔

(۲۲۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ الله ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ يُكَارِي الطَّعَامَ إِلَى أَرْضٍ بِكَيْلٍ ، إِنْ زَادَ

فَلَهُمْ ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ ، قَالَ :إِذَا رَضِيَ بِذَلِكَ الأَكْرِيَاءُ وَأَقَرُّوا بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(٢٢٩١٦) حضرت عطاء اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کو کیل کے ساتھ کھانے کے لئے کرایہ پر زمین دی گئی، اگر اس میں اضافہ ہو تو وہ اُن کے لئے ہے، اور اگر نقصان ہو جائے تو وہ بھی اُن پر ہے، اور اگر کرایہ والے اِس پر راضی ہوں اور اس کا اقرار بھی کریں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْمَلاَّحَ عَلَى أَنَّ عَلَيْهِ النُّقْصَانَ ، وَالزِّيَادَةَ لَهُ ، قَالَ :الزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ ، وَالنُّقْصَانُ عَلَى الْمَلاَّحِ.

(٢٢٩١٧) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے کرایہ پر دیا ملاح کو اس شرط کے ساتھ کہ نقصان اُس پر ہے، اور جو اضافہ ہوگا وہ اُسی کا ہے، فرمایا زیادتی کھانے کے مالک کے لئے ہے اور نقصان ملاح پر ہے۔

(٢٢٩١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ الْمَلاَّحِ يَحْمِلُ الطَّعَامَ ؟ فَقَالَ :الزِّيَادَةُ لَهُ وَعَلَيْهِ النُّقْصَانُ.

(٢٢٩١٨) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ملاح اگر غلہ اٹھائے؟ فرمایا: زیادتی اُس کے لئے ہے اور نقصان اُس پر ہے۔

(٣٦٢) فِي بَيْعِ مَا لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

جس کا کیل یا وزن نہ کیا جاتا ہو اُس کی قبضہ سے قبل بیع کرنا

(٢٢٩١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُثْمَانَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ مَا خَلاَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ.

(٢٢٩١٩) حضرت عثمان ہر چیز کی بیع قبضہ سے پہلے کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سوائے کیلی اور وزنی چیزوں کے۔

(٢٢٩٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(٢٢٩٢٠) حضرت سعید بن المسیب سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(٢٢٩٢١) حضرت سعید بن المسیب سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٩٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ مِمَّا لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(٢٢٩٢٢) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر انسان کوئی ایسی چیز خریدے جس کو کیل اور وزن کیا جاتا ہو تو اُس پر قبضہ سے پہلے بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٩٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ : إنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۲۹۲۳) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو قبضہ سے پہلے مبیع کو فروخت کر دے، فرمایا: یہ کیل اور وزن کے بارے میں کہا گیا ہے۔

(٢٢٩٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إنَّمَا كَانَ النَّهْيُ فِيمَا يُكَالُ وَيُوزَنُ ، وَلاَ أَحْسِبُ مَا سِوَى ذَلِكَ إلاَّ مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ممانعت اور منع اُن چیزوں میں کیا گیا ہے جو کیلی اور وزنی ہیں، اور میں اِن کے علاوہ کو بھی انہی کے مثل سمجھتا ہوں۔

(٢٢٩٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۵) حضرت عطاء سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٢٢٩٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :كُلُّ شَيْءٍ لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(۲۲۹۲۶) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو کیلی اور وزنی نہ ہو اُن کی قبضہ سے قبل بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٩٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ وَهُوَ غَائِبٌ ، أَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ ؟ قَالَ الْقَاسِمُ :كُنَّا نَقُولُ :حَتَّى يَقْدَمَ.

(۲۲۹۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ کسی شخص مبیع خریدے جو ابھی موجود نہیں ہے تو کیا وہ اُس کے آنے سے پہلے (قبضہ سے پہلے) اُس کی آگے بیع کر سکتا ہے؟ حضرت قاسم نے فرمایا ہم کہتے تھے کہ جب تک مبیع حاضر نہ ہو جائے آگے نہ بیچے۔

(٣٦٣) مَنْ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے میں برابر سرابر فروخت کی جائے گی

(٢٢٩٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُولُ :سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ. (بخاری ۲۱۳۴۔ مسلم ۱۲۱۰)

(۲۲۹۲۸) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سونے کی بیع سونے کے بدلے میں برابر نہ ہو تو سود ہے، اور چاندی کی چاندی کے بدلے برابر نہ ہو تو سود ہے، اور جو کی جو کے بدلے میں برابر نہ ہو تو سود ہے اور کھجور کی کھجور کے بدلے برابر نہ ہو تو سود ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ وَعَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ ، فَأَصَبْنَا ذَهَبًا وَفِضَّةً ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً يَبِيعُهَا النَّاسَ فِي أُعْطِيَاتِهِمْ ، فَسَارَعَ النَّاسُ فِيهَا ، فَقَامَ عُبَادَةُ فَنَهَاهُمْ فَرَدُّوهَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ مُعَاوِيَةَ فَشَكَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيبًا فَقَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ يَكْذِبُونَ فِيهَا ، لَمْ نَسْمَعْهَا ؟ فَقَامَ عُبَادَةُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَنُحَدِّثَنَّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلاَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَلاَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ ، وَلاَ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلاَ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ. (مسلم ۱۲۱۰۔ ابوداؤد ۳۳۴۲)

(۲۲۹۲۹) حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جہاد میں تھے جس میں حضرت معاویہ بھی ہمارے ساتھ تھے، ہمیں مال غنیمت میں سونا اور چاندی ملے، حضرت معاویہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بیع کرے اُس سونا چاندی میں جو اُن کو ملا ہے، لوگوں نے اس میں بہت جلدی کی، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اِس سے منع فرمادیا، انہوں وہ واپس کردیا، وہ شخص حضرت معاویہ کے پاس شکایت لے کر آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو کہ جھوٹی ہوتی ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا ہوتا؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم ہم ضرور رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے احادیث بیان کریں گے اگرچہ معاویہ کو وہ بُری لگیں، حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے نہ فروخت کرو، مگر برابر سرابر، ہاتھ در ہاتھ اور نقد۔

(۲۲۹۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنَ التَّمْرِ مُخْتَلِفًا بَعْضُهُ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ ، فَذَهَبْنَا نَتَزَايَدُ فِيهِ بَيْنَنَا ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ كَيْلاً بِكَيْلٍ.

(بخاری ۲۰۸۰۔ مسلم ۱۲۱۶)

(۲۲۹۳۰) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمارے درمیان مختلف قسم کی کھجوریں تقسیم فرمائیں جن میں سے بعض بعض سے اعلیٰ تھیں، ہم آپس میں ایک دوسرے کو کم زیادہ دینے لگے تو آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں اِس سے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ برابر سرابر بیچو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ :الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَيْسَ بَيْنَهما فَضْلٌ ، وَلاَ يُبَاعُ عَاجِلٌ بِآجِلٍ. (بخاری ۲۱۷۸)

(۲۲۹۳۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صَلَّافِیْکَمْ کو فرماتے سنا کہ دینار کو دینار کے بدلے، اور درا ہم کو درا ہم کے بدلے فروخت کرتے وقت ان میں کمی بیشی نہ ہو، اور نہ ہی اِن میں سے نقد کو ادھار کے بدلے فروخت کرو۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (نسائی ۶۱۶۳)

(۲۲۹۳۲) حضرت ابوسعید سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَصْلُحُ دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ ، وَلاَ صَاعٌ بِصَاعَيْنِ ، الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. (بخاری ۲۰۸۰۔ مسلم ۱۲۱۶)

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّافِیْکَمْ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کی بیع دو کے ساتھ اور ایک صاع کی بیع دو صاع کے ساتھ درست نہیں، دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے ساتھ (برابر) بیع کرو۔

(۲۲۹۳٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ مِثْلٌ بِمِثْلٍ ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ مِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَمَا زَادَ ، فَهُوَ رِبًا ، وَلاَ تُبَاعُ ثَمَرَةٌ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (احمد ۲/ ۲۶۲)

(۲۲۹۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّافِیْکَمْ نے ارشاد فرمایا: چاندی کو چاندی کے بدلے، برابر سرابر اور سونے کو سونے کے بدلے برابر سرابر بیع کرو، اور جو زیادتی ہوگی وہ سود ہے، اور بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع مت کرو۔

(۲۲۹۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو دِهْقَانَةَ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ :أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفٌ فَقَالَ لِبِلاَلٍ :ائْتِنَا بِطَعَامٍ ، فَذَهَبَ بِلاَلٌ إِلَى صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَاشْتَرَى بِهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ جَيِّدٍ ، وَكَانَ تَمْرُهُمْ دُونًا ، فَأَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنْ أَيْنَ هَذَا التَّمْرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَدَّلَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا. (احمد ۲/ ۲۱۔ ابویعلی ۵۷۱۰)

(۲۲۹۳۵) حضرت ابو دھقانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صَلَّافِیْکَمْ کی خدمت میں ایک مہمان آیا، آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے لئے کھانا لاؤ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ دو صاع کھجور لے کر گئے اور اُن کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجور لے آئے، جبکہ اُن کی کھجور اِس سے ادنیٰ تھی، آنحضرت صَلَّافِیْکَمْ کو کھجور پسند آئی، آنحضرت صَلَّافِیْکَمْ نے دریافت فرمایا: یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ انہوں نے بتایا کہ دو صاع

دے کرایک صاع لایا ہوں، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں ہماری کھجوریں واپس لا کر دو۔

(۲۲۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي دِهْقَانَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْله.

(۲۲۹۳۶) حضرت ابن عمر سے یونہی منقول ہے۔

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۳۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے، برابر سرابر اور ہاتھ در ہاتھ فروخت کرو، اور اگر یہ چیزیں (جنس) مختلف ہوں تو پھر نقد جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(۲۲۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُبَالِي أَنْ لاَ أَكُونَ بِأَرْضٍ بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(نسائی ۶۱۵۹۔ احمد ۵/ ۳۱۹)

(۲۲۹۳۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض دیتے وقت پلڑے کو پلڑے سے برابر کر کے دو (یعنی ہم وزن ہونے چاہئیں) حضرت عبادہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اس سرزمین میں نہیں ہوں کہ جس میں معاویہ ہیں۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، يَدًا بِيَدٍ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى ، الآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ. (مسلم ۱۲۱۱۔ احمد ۳/ ۴۹)

(۲۲۹۳۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نقد اور برابر سرابر فروخت کرو، پس جو زیادہ دے یا زیادہ طلب کرے اس نے سودی معاملہ کیا، اور اس میں دینے اور لینے والا دونوں برابر ہیں۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عن عمر ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَشْتَرُوا دِينَارًا بِدِينَارَيْنِ ، وَلاَ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ، قِيلَ : وَمَا

الرَّمَاء ؟ قَالَ : هُوَ الَّذِی تَدْعُونَہُ الرِّبَا.

(۲۲۹۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ایک دینار کو دو کے بدلے، اور ایک درہم کو دو کے بدلے نہ بیچو، بے شک مجھے تم پر الرّ ماء کا خوف ہے: پوچھا گیا: الرّ ماء کیا ہے؟ رماء وہی ہے کہ جس کو تم لوگ سود کا نام دیتے ہو۔

(۲۲۹۴۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَامِرِیِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَیرٍ السَّعْدِیِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِیٌّ عَنِ الدِّرْہَمِ بِالدِّرْہَمَیْنِ ؟ فَقَالَ : الرِّبَا الْعَجْلاَنُ.

(۲۲۹۴۱) حضرت علی سے ایک درہم کی دو درہم کے ساتھ بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا یہ ربا العجلان ہے۔ (ربا القرض)

(۲۲۹۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، عَنْ أَرْبَعَۃَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، أنہم قَالُوا : الذَّہَبُ بِالذَّہَبِ ، وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ ، واتقوا الْفَضْلَ.
مِنْہُمْ أَبُو بَکْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَسَعْدٌ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ.

(۲۲۹۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ برابر بیچو اور کمی زیادتی سے بچو، اُن صحابہ میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، سعد، طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

(۲۲۹۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : الذَّہَبُ بِالذَّہَبِ ، وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ.

(۲۲۹۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے، برابر سرابر فروخت کرو۔

(۲۲۹۴۴) حَدَّثَنَا وکیع ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَبِیعُوا الدِّرْہَمَ بِالدِّرْہَمَیْنِ فَإِنَّ ذَلِکَ ہُوَ الرِّبَا الْعَجْلاَنُ.

(۲۲۹۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کو دو کے بدلے مت فروخت کرو، یہ ربا العجلان ہے۔ (ربا القرض ہے۔)

(۲۲۹۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُہَیْبٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی بَکْرَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : نَہَانَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِیعَ الذَّہَبَ بِالذَّہَبِ وَالْفِضَّۃَ بِالْفِضَّۃِ إلاَّ سَوَائً بِسَوَائٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِیعَ الذَّہَبَ بِالْفِضَّۃِ وَالْفِضَّۃَ بِالذَّہَبِ کَیْفَ شِئْنَا.

(۲۲۹۴۵) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں، سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے برابر سرابر کے علاوہ بیع کرنے سے منع فرمایا تھا، اور ہمیں حکم دیا تھا کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(٢٢٩٤٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ السائب ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ ، الزَّائِدُ وَالْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ. (بزار ۴۵)

(۲۲۹۴۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں سونے کو ساتھ کے ساتھ، برابر سرابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر فروخت کرو، زیادہ دینے والا اور زیادہ طلب کرنے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(٢٢٩٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ ؟ فَكِلاَهُمَا يَقُولُ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا. (بخاری ۲۱۸۰۔ مسلم ۸۶)

(۲۲۹۴۷) حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے صرف کے متعلق دریافت کیا؟ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے ساتھ ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبَاحٍ الْحُدَّانِيِّ ، عَنْ مَلَكَةَ ابْنَةِ هَانِيءٍ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيَّ سِوَارَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَبِيعُهَا بِدَرَاهِمَ ؟ فَقَالَتْ :لاَ ، الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ.

(۲۲۹۴۸) حضرت ملکہ فرماتی ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میرے اوپر چاندی کے دو کنگن تھے۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! کیا میں اِن کو دراہم کے بدلے فروخت کرسکتی ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر بیچو۔

(٢٢٩٤٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ :شَهِدْت ابْنَ عُمَرَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ :إنِّي جِئْت مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ يَصْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ الصِّغَارَ فَيَأْخُذُونَ بِهَا كِبَارًا ، قَالَ : أَيَزْدَادُونَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :لاَ إلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۲۹۴۹) حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص آیا، اُس نے عرض کیا میں ایسے لوگوں کے پاس سے آیا ہوں جو چھوٹے دراہم دے کر اُس کی جگہ بڑے دراہم لیتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ زیادہ لیتے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا: نہیں کر سکتے مگر برابر سرابر۔

(٣٦٤) مَنْ قَالَ إِذَا صَرَفْتَ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب آپ بیع کرو تو جب تک آپ کے اور اُس کے درمیان اشتباہ ہو اُس سے جدا نہ ہو

(٢٢٩٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ. (ترمذی ۱۲۴۲۔ ابوداؤد ۳۳۴۷)

(۲۲۹۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سونے کی چاندی کے ساتھ اور چاندی کی سونے کے ساتھ بیع کرتا تھا، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے ساتھی کے ساتھ بیع کرو تو جب تک تمہارے درمیان کوئی اشتباہ موجود ہو اُس سے الگ نہ ہو۔

(٢٢٩٥١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إِذَا صَرَفْتَ دِينَارًا فَلاَ تَقُمْ حَتَّى تَأْخُذَ ثَمَنَهُ.

(۲۲۹۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دینار کے ساتھ بیع کرو تو جب تک ثمن وصول نہ کرلو وہاں سے مت اُٹھو۔

(٢٢٩٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعَ عَمْرٌو ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ عُمَرُ : اسْتَنْظَرَكَ حَلْبَ نَاقَةٍ فَلاَ تُنْظِرْهُ يَعْنِي فِي الصَّرْفِ.

(۲۲۹۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم سے اونٹنی کا دودھ نکالنے کی مہلت بھی مانگے (بیع صرف میں) تو مہلت مت دو۔

(٢٢٩٥٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ طَلْحَةَ اصْطَرَفَ دَنَانِيرَ بِوَرِقٍ فَنَهَاهُ عُمَرُ أَنْ يُفَارِقَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ.

(۲۲۹۵۳) حضرت طلحہ نے چاندی کے بدلہ میں دینار وصول کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو منع فرمادیا کہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کرلو اُس سے جدا مت ہو۔

(٢٢٩٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ. (بخاری ۲۱۷۹۔ مسلم ۱۵۴)

(۲۲۹۵۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود ادھار میں ہے۔

(٢٢٩٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : إِذَا بِعْتَ ذَهَبًا بِفِضَّةٍ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ

وَبَيْنَهُ شَرْطٌ إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

(۲۲۹۵۵) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سونے کی چاندی کے ساتھ بیع کرو تو جب تک تمہارے درمیان شرط ہو جدا مت ہو مگر یہ کہ نقد ہو۔

(٢٢٩٥٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ أَبِي الأَخْضَرِ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ يُبَاعُ بِنَسِيئَةٍ، فَقَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: كُلُّ سَاعَةٍ اسْتَنْسَأَهُ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۲۹۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ سونے کو ادھار فروخت کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس منبر پر سنا تھا اُن سے سوال کیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: جتنی گھڑی کا بھی اس نے ادھار کیا ہے وہ سب سود ہے۔

(٢٢٩٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَفْتَرِقَا إِلاَّ وَقَدْ تَصَرَّمَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۲۹۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشتری اور بائع جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُس کو کاٹ نہ دیں (پورا نہ کر دیں)۔

(٢٢٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ فِي الصَّرْفِ أَنْ يَتَصَادَرَا وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لُبْسٌ.

(۲۲۹۵۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیع صرف میں میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ وہ الگ ہوں اور اُن کے درمیان کوئی اشتباہ نہ ہو۔

(٣٦٥) مَنْ كَرِهَ الصَّرْفَ

جو حضرات بیع صرف کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٩٥٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، قَالَ : جَاءَ بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ إِلَى ابْنِ سِيرِينَ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :إِنَّ هَذَا يَسْأَلُك عَنِ الصَّرْفِ ، فَقَالَ :نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

(۲۲۹۵۹) بدیل العقیلی حضرت ابن سیرین کے پاس آئے اور اُن کے ساتھ ایک شخص تھا، اور عرض کی کہ یہ شخص بیع صرف کے بارے میں پوچھ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ نَهَيَا عَنِ الصَّرْفِ.

(۲۲۹۶۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیع صرف سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :

الصَّرْفُ رِبًا.

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ صرف بھی سود ہی ہے۔

(٢٢٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنِ الصَّرْفِ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ الرِّبَا الْعَجْلاَنُ.

(۲۲۹۶۲) حضرت علی سے صرف کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا یہ ربا القرض ہے۔

(٢٢٩٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : لَوْ مَرَرْت بِدَارِ صَيْرَفِيٍّ وَأَنَا عَطْشَانُ مَا أَسْتَسْقِيته مَاءً.

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں بیع صرف کرنے والے کے گھر کے پاس سے گذروں اور مجھے پیاس لگی ہو تو پھر میں اُس سے پانی طلب نہ کروں گا۔

(٣٦٦) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْعَبْدَ لَهُ الْمَالُ أَوَ النَّخْلَ فِيهِ التَّمْرُ

کوئی شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال ہو یا پھر پھل دار درخت ہوں

(٢٢٩٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ بَاعَ نَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ. (مسلم ٨٠- ابوداؤد ٣٤٢٥)

(۲۲۹۶۴) حضور اقدس صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت اُس کے درست ہونے کے بعد فروخت کرے (پھل لگنے کے بعد) تو اگر خریدنے والا شرط نہ لگائے تو پھل بائع کے ہوں گے، اور جو شخص ایسا غلام فروخت کرے جس کے پاس مال ہو، تو اگر خریدنے والے نے شرط نہ لگائی تو وہ مال بائع کا ہوگا۔

(٢٢٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عن سلمة بْنِ كهيل ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(ابوداؤد ٣٤٢٧- بيهقى ٣٢٦)

(۲۲۹۶۵) حضور اقدس صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال ہو تو خریدنے والے نے اگر اُس مال کی شرط نہ لگائی تو وہ مال بائع کا ہوگا۔

(٢٢٩٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، يَقُولُ : اشْتَرَيْته مِنْك

وَمَالَهُ ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَ فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. (نسائی ۴۹۸۴۔ عبدالرزاق ۱۴۶۲۴)

(۲۲۹۶۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال بائع کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدنے والا اُس کی بھی شرط لگا دے ان الفاظ کے ساتھ کہ میں اِس کو اور اِس کے مال کو آپ سے خریدتا ہوں، اور جو شخص ایسا درخت خریدے، جس کے پھل پک چکے ہوں تو اُس کے پھل بائع کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدنے والا پھلوں کی بھی شرط لگا دے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ. وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالاَ :مَنْ بَاعَ نَخْلاً فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِي ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. (نسائی ۴۹۸۳۔ ابن حبان ۴۹۲۴)

(۲۲۹۶۷) حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۶۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إلا أن يشترط المبتاع ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ يَعْنِي :لُقِّحَتْ ، فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۳۲۶)

(۲۲۹۶۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال بائع کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدنے والا اُس کی بھی شرط لگا دے ان الفاظ کے ساتھ کہ میں اِس کو اور اِس کے مال کو آپ سے خریدتا ہوں، اور جو شخص ایسا درخت خریدے، جس کے پھل پک چکے ہوں تو اُس کے پھل بائع کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدنے والا پھلوں کی بھی شرط لگا دے۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهُ. (مسلم ۷۲-۱۱۔ بیهقی ۲۹۸)

(۲۲۹۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال آقا کا ہوگا مگر یہ کہ مشتری اُس کی شرط لگا دے تو مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَشُرَيْحٍ ، قَالاَ :إذَا بَاعَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۲۹۷۰) حضرت عبداللہ بن عتبہ اور حضرت شریح فرماتے ہیں، اگر غلام فروخت کرے اور اُس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا وكيع ، عن شعبة ، قَالَ :سألت الحكم عنه؟ فقال :المال للمشتري.

(۲۲۹۷۱) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا وَشَرَطَ مَالَهُ ، قَالَ :مَالُهُ لَهُ ،

وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ.

(۲۲۹۷۲) حضرت طاؤس سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے غلام خریدتے وقت اُس کے مال کی بھی شرط لگادی ہے؟ آپ نے فرمایا اُس کا مال اُس کو ملے گا اور اگر مشتری شرط نہ لگائے تو مال آقا کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا بِيعَ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۲۹۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مال والا غلام فروخت کیا جائے، تو مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷٤) حَدَّثَنَا غندر ، عن أشعث ، عن الحسن ، قَالَ :إذا باعه ، وله مال فماله للمشترى.

(۲۲۹۷۴) حضرت حسن بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا بَاعَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ وَلَهُ مَالٌ أَنْ يَقُولَ :أَبِيعُكَه وَمَالَهُ.

(۲۲۹۷۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام فروخت کرتے وقت یوں کہے کہ میں اس غلام اور اِس کے مال کو فروخت کرتا ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٦٧) فِي دَابَّةٍ بِدَابَّةٍ وَدَرَاهِمِ مُعَجَّلَةٍ

جانور کو جانور اور نقد دراہم کے بدلے فروخت کرنا

(۲۲۹۷٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا دَابَّةً بِدَابَّةٍ وَدَرَاهِمَ ، الدَّابَّةُ مُعَجَّلَةٌ وَالدَّرَاهِمُ نَسِيئَةٌ.

(۲۲۹۷۶) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ جانور کو جانور اور دراہم کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب کہ جانور نقد اور درہم ادھار ہوں۔

(۲۲۹۷۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ :فِي بَقَرَةٍ بِبَقَرَةٍ بَيْنَهُمَا دَرَاهِم، الدَّرَاهِم نَسِيئَةٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۲۹۷۷) حضرت حسن اور حضرت محمد سے مروی ہے کہ گائے کو گائے کے بدلے فروخت کیا جائے، اور اُن کے درمیان کچھ دراہم ہوں، اور دراہم ادھار ہوں، حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور حضرت حسن اِس کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۲۹۷۸) حَدَّثَنَا بَعْضُ الْمَشْيَخَةِ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرِ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ دَرَاهِمُ ، إِذَا كَانَ الْحَيَوَانُ مُعَجَّلاً وَالدَّرَاهِمُ مَؤَخرة ، وَكَرِهَهُ إِذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ مُعَجَّلَةً وَالْحَيَوَانُ مُؤَخَّرًا.

(۲۲۹۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اونٹ کو اونٹ کے بدلے میں اس طرح فروخت کیا جائے کہ اُن کے درمیان دس دراہم ہوں جبکہ حیوان نقد اور دراہم ادھار ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر دراہم نقد ہوں اور حیوان مؤخر ہوں تو اِس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۶۸) فِی الْعِنَبِ مَتَی یُبَاعُ ؟
انگوروں کو کب فروخت کیا جائے؟

(۲۲۹۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُہُ یَقُولُ :لاَ یُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّی یَسْوَدَّ.

(۲۲۹۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انگوروں کو سیاہ ہونے سے قبل نہیں فروخت کیا جائے گا۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتَّی یَسْوَدَّ. (ترمذی ۱۲۲۸۔ ابو داؤد ۳۳۶۴)

(۲۲۹۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو سیاہ ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۹) فِی الشُّفْعَةِ عَلَی رُؤُوسِ الرِّجَالِ
شفعہ بندوں کے اعتبار (حساب) سے ہے

(۲۲۹۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی شَیْبَةَ ، عَنْ عِیسَی بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَیْحٍ :أَنَّہُ قَالَ فِی الشُّفْعَةِ : عَلَی قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(۲۲۹۸۱) حضرت شریح فرماتے ہیں شفعہ حصوں کے اعتبار سے ہے۔

(۲۲۹۸۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ. وَعَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ :الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ.

(۲۲۹۸۲) حضرت عطاء سے بھی یہی منقول ہے۔

(۲۲۹۸۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ عَلَی رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۲۹۸۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ شفعہ آدمیوں کے حساب سے ہے۔

(۲۲۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ عَلَی رُؤُوسِ الرِّجَالِ.
وَقَالَ الْحَسَنُ :هِیَ عَلَی قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(۲۲۹۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شفعہ، آدمیوں کے حساب سے ہے اور حضرت حسن فرماتے ہیں حصوں کے حساب

سے ہے۔

(٢٢٩٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :الشُّفْعَةُ ، وَالْقَسَامَةُ ، وَالْعَقْلُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۲۹۸۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ شفعہ، تقسیم اور دیت، آدمیوں کے حساب سے ہے۔

(٢٢٩٨٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :هِيَ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۲۹۸٦) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ آدمیوں کے اعتبار سے ہے۔

(٢٢٩٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ عَلَى قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(۲۲۹۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شفعہ حصوں کے اعتبار سے ہے۔

(٣٧٠) الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ وَالْحُدُودِ

دروازوں اور حدود میں شفعہ

(٢٢٩٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:الشُّفْعَةُ بِالْحُدُودِ، وَلاَ شُفْعَةَ بِالأَبْوَابِ.

(۲۲۹۸۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ چہار دیواری میں شفعہ ہے۔لیکن ابواب میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٩٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ.

(عبدالرزاق ۱۴۴۰۰)

(۲۲۹۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دروازوں میں شفعہ ہے۔

(٢٢٩٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ لِلْحِيطَانِ.

(۲۲۹۹۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ شفعہ باغوں میں ہے۔

(٢٢٩٩١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا الشُّفْعَةُ بِالْحُدُودِ.

(۲۲۹۹۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دروازوں میں شفعہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔شفعہ حدود میں ہے۔

(٣٧١) الصُّفْرُ بِالْحَدِيدِ نَسِيئَةً

پیتل کولوہے کے مقابلہ میں ادھار فروخت کرنا

(٢٢٩٩٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الصُّفْرِ بِالْحَدِيدِ نَسِيئَةً ، فَكَرِهَ ذَلِكَ حَمَّادٌ ، وَلَمْ يَرَ الْحَكَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۹۹۲) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ پیتل کولوہے کے مقابلہ ادھار فروخت

کرنا کیسا ہے؟ حضرت حماد نے اِس کو ناپسند فرمایا: حضرت حکم نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳۷۲) الْمُكَاتَبُ يَجِيءُ بِمُكَاتَبَتِهِ جَمِيعًا

مکاتب اگر اپنا بدلِ کتابت سارا ایک ساتھ لے آئے

(۲۲۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَرَادَ مُكَاتَبٌ أَنْ يُعْطِيَ مَوْلاَهُ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ : لاَ آخُذُهُ إلاَّ نُجُومًا ، فَكَتَبَ لَهُ عُثْمَانُ عِتْقَهُ ، وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَالَ : أَنَا أُعْطِيكَهُ نُجُومًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلَ أَخَذَ الْمَالَ.

(۲۲۹۹۳) حضرت محمد سے مروی ہے کہ اگر مکاتب اپنا بدل کتابت سارا اکٹھا ادا کرنے کا ارادہ کرے، لیکن اس کے آقا نے کہا میں تو قسط قسط کر کے (تھوڑا، تھوڑا کر کے) لوں گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور اس سے مال لے کر رکھ لیا فرمایا میں اُس کو تھوڑا تھوڑا کرتا رہوں گا، جب آقا نے یہ صورت حال دیکھی تو اُس نے سارا مال ایک ساتھ وصول کرلیا۔

(۲۲۹۹٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي ضَبَّةَ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى عُمَرَ مُكَاتَبٌ جَاءَ بِالْمَالِ يَحْمِله ، فَقَالَ مَوْلاَهُ : لاَ أَقْبَلُهُ مِنْك ، إنَّمَا كَاتَبْتُك لآخُذَهُ مِنْك نُجُومًا فِي السِّنِينَ لِنَفَقَتِي ، وَلَعَلَّك مَعَ ذَلِكَ تَمُوتُ فَأَرِثُك ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِالْمَالِ فَوَضَعَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، ثُمَّ أَجْرَاهُ عَلَيْهِ نُجُومًا وَأَمْضَى عِتْقَهُ.

(۲۲۹۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ گیا کہ مکاتب اپنا سارا بدل کتابت ایک ساتھ لے آیا ہے لیکن آقا نے کہا میں اِس کو ایک ساتھ وصول نہیں کروں گا، میں نے اِس کو مکاتب اس لئے بنایا تھا کہ میں اپنے نفقہ کے طور پر اس سے دو سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرتا رہوں گا اور اِس دوران شاید یہ فوت ہو جائے تو اِس کا وارث بنوں، حضرت نے حکم دیا کہ مال اِس سے لے کر بیت المال میں رکھ دو، پھر اس کے آقا کو قسط وار دیتے رہو، اور اس کے غلام کے لئے آزادی کا فیصلہ فرمادیا۔

(۲۲۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ ، فَنَجَّمَهَا عَلَيْهِ نُجُومًا ، فَأَتَاهُ بِمُكَاتَبَتِهِ كُلِّهَا ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا الْمَوْلَى إلاَّ نُجُومًا ، فَأَتَى الْمُكَاتَبُ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إلَى مَوْلاَهُ ، فَجَاءَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْمَالَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَقَالَ عُمَرُ : يَا يَرْفَأُ ادْفَعْهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَقَالَ لِلْمَوْلَى : خُذْهَا نُجُومًا ، وَقَالَ لِلْمُكَاتَبِ : اذْهَبْ حَيْثُ شِئْت.

(۲۲۹۹۵) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا، اور اُس پر قسط وار بدل کتابت ادا کرنے کی شرط لگائی، مکاتب اپنا سارا بدل کتابت لے کر آیا، تو اُس کے آقا نے سارا ایک ساتھ وصول کرنے سے انکار کردیا، وہ مکاتب حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کے آقا کی طرف بلاوا بھیجا، وہ آیا تو آپ نے اُس پر وہ سارا مال پیش کیا، لیکن اُس نے وصول کرنے سے انکار کردیا، حضرت عمر نے فرمایا اے یرفأ! اِس مال کو بیت المال میں رکھ دے، اور آقا سے فرمایا بیت

المال سے قسط وار وصول کرتا رہے۔ اور غلام سے فرمایا تو جا تو آزاد ہے۔

(۳۷۳) فِي الْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ

ایک سکہ کی بیع دو سکوں کے ساتھ

(۲۲۹۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۹٦) حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک سکہ کی بیع دو سکوں کے بدلے ہاتھ در ہاتھ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۹۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۹۷) حضرت طاؤس سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۹۸) حضرت حماد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۷٤) الرَّجُلُ يَبِيعُ الْعَبْدَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

کوئی شخص ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرضہ ہو

(۲۲۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عن الشعبى، عن عبدالله بْنِ عتبة وشريح: فى الرجل يبيع العبد وعليه دين ، قَالَ : دَيْنُهُ عَلَى مَوْلاَهُ ، لاَ يُجَاوِزُ ثَمَنَهُ ، وَإِذَا بَاعَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِى ابْتَاعَهُ يَعْنِى الْمُشْتَرِىَ.

(۲۲۹۹۹) حضرت شریح اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرض ہو، فرمایا: اُس کا قرض آقا کے ذمہ ہے۔ اُس کے ثمن سے تجاوز نہ کرے، اور اگر ایسا غلام فروخت کرے جس کے پاس مال ہو، تو اُس کا مال مشتری کے لئے ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا بِيعَ الْعَبْدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِى ابْتَاعَهُ ، ودينه على الذى باعه.

(۲۳۰۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا غلام فروخت کرے، جس پر قرض ہو اور اُس کے پاس مال بھی ہو، تو اُس کا مال مشتری کے لئے ہے، اور اُس کا قرضہ فروخت کرنے والے پر ہے۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ وَأَشْعَثُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْعَبْدِ يباع وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ : دَيْنُهُ عَلَى مَنْ بَاعَهُ وَأَكَلَ ثَمَنَهُ.

(۲۳۰۰۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرضہ ہو، فرمایا: اُس کا دین اُس پر ہے جس نے اُس کو فروخت کیا ہے، اور اُس کے ثمن کو کھایا ہے۔

(٢٣..٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أُذَيْنَةَ أُتِيَ فِي عَبْدٍ رَكِبَهُ دَيْنٌ ، فَقَالَ : مَالُهُ بِدَيْنِهِ.

(٢٣٠٠٢) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اُذینہ کے پاس غلام لایا گیا جس پر قرضہ تھا، فرمایا: اِس کے مال سے اِس کا قرضہ اتارا جائے گا۔

(٣٧٥) رَجُلٌ اشْتَرَى دَابَّةً فَسَافَرَ عَلَيْهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص جانور خرید کر اُس پر سواری کرے پھر بعد میں اس میں عیب پائے

(٢٣..٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً فَسَافَرَ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا رَجَعَ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : أَنْتَ أَذِنْت لَهُ فِي ظَهْرِهَا.

(٢٣٠٠٣) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے جانور خریدا پھر اس پر سفر کیا، جب واپس آیا تو اس میں عیب پایا، وہ جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: تو نے اُس پر سواری کر کے بیع کی اجازت دے دی ہے۔

(٢٣..٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَابَّةً فَهَزَلَهَا ، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا ، قَالَ : يَرُدُّهَا ، وَيَرُدُّ مَعَهَا مَا بَيْنَ الْهُزَالِ إِلَى السِّمَنِ.

(٢٣٠٠٤) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے جانور خریدا پھر اُس کو لاغر کر دیا پھر اس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا: اُس کو واپس کر دے گا اور موٹے اور کمزور جانور کی قیمتوں میں جو فرق ہے وہ بھی واپس کرے گا۔

(٣٧٦) الشَّاهِدَانِ يَشْهَدَانِ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُهُمَا

دو گواہ گواہی دیں پھر اُن میں سے ایک رجوع کر لے

(٢٣..٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عِنْدَ شُرَيْحٍ ، فَأَمْضَى الْحُكْمَ ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يَقْبَلْ شُرَيْحٌ رُجُوعَهُ.

(٢٣٠٠٥) حضرت ابوحصین سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے حضرت شریح کے پاس گواہی دی، آپ نے حکم نافذ فرما دیا، پھر اُن میں سے ایک گواہ نے گواہی سے رجوع کر لیا، تو حضرت شریح نے اُس کے رجوع کو قبول نہ فرمایا۔

(٢٣..٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَ : الْحُكْمُ لاَ تُرَدُّ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : تُرَدُّ.

(٢٣٠٠٦) حضرت حکم فرماتے ہیں فیصلہ واپس نہیں لیا جائے گا اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ فیصلہ واپس لے لیا جائے گا۔

(٢٣..٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا بِشَهَادَةٍ ثُمَّ رَجَعَا جَمِيعًا ، فَحُكِمَ

بِهَا ، قَالَ :يُرَدُّ الْحُكْمُ.

(۲۳۰۰۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ دو گواہ گواہی دیں، پھر وہ دونوں رجوع کرلیں، جبکہ حکم نافذ ہو چکا ہوتو فرماتے ہیں کہ حکم رد کر دیا جائے گا۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ :أَنَّ رَجُلاً شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ بِشَهَادَةٍ ، فَجَاءَ فَرَجَعَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :قَدْ قَبِلْنَا شَهَادَتَك.

(۲۳۰۰۸) حضرت ابوحصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت شریح کے پاس آ کر گواہی دی، پھر وہ دوبارہ آیا اور گواہی سے رجوع کرلیا، حضرت شریح نے فرمایا: ہم آپ کی شہادت قبول کر چکے ہیں۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ :إذَا مَضَى الْحُكْمُ جَازَتِ الشَّهَادَةُ ، وَيُغَرَّمُ الشَّاهِدُ إذَا رَجَعَ.

(۲۳۰۰۹) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جب حکم جاری ہو جائے تو گواہی بھی جائز ہوگی اور اگر گواہی سے گواہ رجوع کرے تو اُس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۷۷) الْقَوْمُ يَشْتَرِكُونَ فِي الزَّرْعِ

کچھ لوگ زراعت میں شریک ہوں

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَرْعٍ ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ :قِبَلِي الأَرْضُ ، وَقَالَ الآخَرُ :قِبَلِي الْفَدَّانُ ، وَقَالَ الآخَرُ :قِبَلِي الْبَذْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ :عَلَيَّ الْعَمَلُ ، فَلَمَّا اسْتُحْصِدَ الزَّرْعُ تَفَاتَوْا فِيهِ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ ، وَأَلْغَى صَاحِبَ الأَرْضِ ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ شَيْئًا مَعْلُومًا ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ وَاصِلٌ :فَحَدَّثْت بِهِ مَكْحُولاً ، فَقَالَ :لَهَذَا الْحَدِيثُ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ وَصِيفٍ.

قَالَ وَكِيعٌ :أَحَبُّ من الزَّرْعِ إلَيْنَا التِّجَارَةُ بالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

قَالَ وَكِيعٌ :وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ النِّصْفُ وَالثُّلُثُ وَالرُّبُعُ جَائِزًا ، لأَنَّ النَّاسَ يَعْمَلُونَ بِهِ.

(۲۳۰۱۰) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں چار آدمیوں نے زراعت میں اشتراک کیا، ان میں سے ایک نے کہا: زمین میری طرف سے، دوسرے نے کہا: بیل میری طرف سے، تیسرے نے کہا: دانہ میری طرف سے، چوتھے نہ کہا: کام سارا میرے ذمہ، جب کھیتی تیار ہوگئی تو وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے دانہ والے کے لئے کھیتی، زمین والے کے لئے بھوسا، بیل والے کے لئے کچھ معلوم حصہ اور کام کرنے والے کے لئے ہر

دن کے حساب سے ایک درہم مقرر فرما دیا۔

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے نوکر سے (غلام) زیادہ پسند ہے، حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمیں زراعت سے زیادہ سونے اور چاندی اور کھانے کی تجارت پسند ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ مزارعت بالنصف، ثلث اور ربع بھی جائز ہے کیونکہ لوگ (بکثرت) یہ کرتے ہیں۔

(٣٧٨) مَنْ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا

بائع اور مشتری جب جدا نہ ہوں اُن کو اختیار ہے

(٢٣٠١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ . (مسلم ٤٦۔ ابن حبان ٤٩١٣)

(٢٣٠١١) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو الگ ہونے سے پہلے اختیار ہے، الا یہ کہ ان کی بیع میں خیار کی شرط ہو (تب افتراق کے بعد بھی ان کو خیار ہوگا)۔

(٢٣٠١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(احمد ٣/ ٤٠٢۔ ابن حبان ٤٩٠٤)

(٢٣٠١٢) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہے۔

(٢٣٠١٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(ابو داؤد ٣٤٥١۔ ابن ماجہ ٢١٨٢)

(٢٣٠١٣) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٠١٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أيوب بْنُ عُتْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا مِنْ بَيْعِهِمَا ، أَوْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا خِيَارٌ . (ابن حزم ١٤١٧)

(٢٣٠١٤) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا یہ کہ ان کے درمیان کوئی خیار شرط وغیرہ ہو۔

(٢٣٠١٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا عَنْ رِضًا.

(٢٣٠١٥) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ وہ راضی ہو کر الگ نہ ہو جائیں۔

(٢٣٠١٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠١٦) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو الگ ہونے سے قبل اختیار ہے۔

(٢٣٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠١٧) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٠١٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بِرْذَوْنًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا ، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَبُو الضُّحَى ، أَنَّ شُرَيْحًا أُتِيَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ فَرَدَّهُ عَلَى الْبَائِعِ ، فَرَجَعَ الشَّعْبِيُّ إِلَى قَوْلِ شُرَيْحٍ.

(٢٣٠١٨) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے ایک گھوڑا خریدا، پھر اُس نے الگ ہونے سے قبل واپس کرنا چاہا، لیکن حضرت شعبی نے بیع کو اُس پر لازم قرار دیا، تو ابوالضحیٰ نے آپ کے سامنے گواہی دی کہ حضرت شریح کے پاس بھی ایسا مسئلہ آیا تھا، آپ نے بائع پر مبیع کو واپس کر دیا تھا۔ حضرت شعبی نے حضرت شریح کے قول کی طرف رجوع فرما لیا۔

(٢٣٠١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَاعَ انْصَرَفَ لِيُوجِبَ الْبَيْعَ.

(٢٣٠١٩) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بیع کرتے تو وہاں سے پھر جاتے (الگ ہو جاتے) تا کہ بیع نافذ ہو جائے۔

(٢٣٠٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠٢٠) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔

(٢٣٠٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠٢١) حضرت سعید بن المسیب سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٣٠٢٢) حَدَّثَنَا أبو الأحوص ، عن عبد العزيز بْنِ رفيع ، عن ابن أبى مليكة ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۲۳۰۲۲) حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۷۹) مَنْ كَانَ يُوجِبُ الْبَيْعَ إذَا تَكَلَّمَ بِهِ

جو حضرات محض تکلم سے ہی بیع کو لازم قرار دیتے ہیں (یعنی مجلس سے جدا ہونا ضروری نہیں ہے)

(۲۳۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إذَا تَكَلَّمَ بِالْبَيْعِ جَازَ عَلَيْهِ.

(۲۳۰۲۳) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب خریداری کی بات مکمل ہوگئی تو اب بیع لازم ہوگی۔

(۲۳۰۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : إنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ صَفْقَةٍ أَوْ خِيَارٍ.

(۲۳۰۲۴) حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیع یا تو صفقہ ہے یا پھر خیار ہے۔

(۲۳۰۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْبَيْعُ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۲۳۰۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیع نافذ ہو جائے گی اگرچہ وہ الگ نہ بھی ہوں۔

(۳۸۰) الرَّجُلُ يَقُولُ إنْ بِعْتُك غُلاَمِي فَهُوَ حُرٌّ

کوئی شخص اگر یوں کہے کہ اگر میں نے اپنا غلام تجھے فروخت کیا تو آزاد ہے

(۲۳۰۲٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : إنْ بِعْتُك غُلاَمِي فَهُوَ حُرٌّ ، وَقَالَ الآخَرُ : إنِ اشْتَرَيْته فَهُوَ حُرٌّ ، قَالَ : يَعْتِقُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ لأَنَّهُ حَنِثَ قَبْلَهُ.

(۲۳۰۲۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اگر میں نے اپنا غلام تجھے فروخت کیا، تو وہ آزاد ہے، دوسرے نے کہا: اگر میں نے اُس کو خریدا تو وہ آزاد ہے۔ فرمایا بائع کی طرف سے آزاد شمار ہوگا کیونکہ وہ پہلے حانث ہوا ہے۔

(۲۳۰۲۷) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ لأَنَّهُ حَنِثَ أَوَّلَهُمَا.

(۲۳۰۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بائع کی طرف سے آزاد ہوگا کیونکہ وہ ان دونوں میں پہلے حانث ہوا ہے۔

(۳۸۱) فِي الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ کا بیان

محاقلہ کہتے ہیں کہ زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینا، اور مزابنہ بولتے ہیں کٹی ہوئی کھجوروں کی درخت پر لگی ہوئی

کھجوروں کے ساتھ بیع کرنا۔

(٢٣٠٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (ابوداؤد ٣٣٩٣۔ ابن ماجه ٢٢٦٧)

(٢٣٠٢٨) حضور اقدس ﷺ نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣٠٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (مسلم ٨٢۔ ابوداؤد ٣٣٩٨)

(٢٣٠٢٩) حضور اقدس ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٠٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

(بخاری ٢١٩١۔ مسلم ١١٧٠)

(٢٣٠٣٠) آنحضرت ﷺ نے پھلوں کی کھجور کے ساتھ بیع کرنے کو منع فرمایا ہے، اور عریّہ کی اجازت دی ہے، (عریہ کہتے ہیں کھجور کے درخت کسی کو پھل کھانے کے لئے دینا) کہ اندازے کے ساتھ بیع کی جائے اور اُس کا مالک تازہ کھجور کھائے۔

(٢٣٠٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (بخاری ٢١٨٧۔ احمد ١/ ٢٢٤)

(٢٣٠٣١) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣٠٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ. (بخاری ٢٣٨٤۔ مسلم ١١٧٠)

(٢٣٠٣٢) آنحضرت ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے، سوائے اصحاب عرایا کے، اُن کو اس کی اجازت دی تھی کہ پھلوں کے ساتھ کھجور کی بیع کریں۔

(٢٣٠٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، فَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ ، وَالْمُزَابَنَةُ فِي النَّخْلِ.

(بخاری ٢١٨٦۔ مسلم ١١٧٩)

(٢٣٠٣٣) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ کھیتی میں ہوتا ہے اور مزابنہ کھجوروں میں۔

(٢٣٠٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،

قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (مسلم ۱۱۷۹۔ ترمذی ۱۲۲۴)

(۲۳۰۳۴) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

(٢٣.٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. (مسلم ۱۱۶۷۔ احمد ۲/ ۸)

(۲۳۰۳۵) آنحضرت ﷺ نے پھلوں کی کھجور کے بدلے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣.٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَينة ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :بِعْت مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ إِنْ زَادَ فَلَهُمْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ ، فَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ؟ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (احمد ۲/ ۱۱۔ حاکم ۳۶۵)

(۲۳۰۳۶) حضرت اسماعیل الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے درختوں کے سروں کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا کہ اگر زیادہ ہوئے تو اُن کے اور اگر کم ہوئے تو اُن پر ہیں، پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ صرف عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔

(٢٣.٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

(۲۳۰۳۷) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣.٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ ، الْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ كَالْمُزَابَنَةِ فِي النَّخْلِ.

(۲۳۰۳۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ محاقلہ کھیتی میں ایسا ہی ہے جیسے مزابنہ کھجور میں۔

(٢٣.٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (ترمذی ۱۳۰۰۔ احمد ۵/ ۱۸۵)

(۲۳۰۳۹) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

(٢٣.٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :التَّمْرُ بِالتَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ مُكَايَلَةً ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۰۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کھجور کی دوسری کھجوروں کے بدلہ میں بیع کرنا جو درخت پر لگی ہو تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر دونوں کھجوروں کے مابین دینار یا دراہم بھی رکھے جائیں تب جائز ہے۔

(٢٣.٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ التَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ مَكِيلَةً إِذَا كَانَ فِيهِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ دِينَارٍ.

(۲۳۰۴۱) ابن عباس فرماتے ہیں کہ درخت پر لگی کھجوروں کو کیل کی ہوئی کھجوروں سے بدلنا جائز ہے۔ جب کہ اس میں دس درہم یا دینار رکھ دیئے جائیں۔

(٢٣٠٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ. (مالك ٢٣)

(۲۳۰۴۲) حضور اقدس ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا۔

(٢٣٠٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْنَا تَفْسِيرَ الْمُزَابَنَةِ اشْتِرَاءُ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ ، وَالْمُحَاقَلَةُ : اشْتِرَاءُ مَا فِي السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ ، وَالْعَرَايَا : الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ النَّخْلَةُ يَرِثُهَا أَوْ يَشْتَرِيهَا فِي بُسْتَانِ الرَّجُلِ.

(۲۳۰۴۳) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم نے مزابنہ کی تفسیر یوں سے سنی ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو کٹی کھجوروں کے بدلے خریدنا، اور محاقلہ یہ ہے کہ خوشہ میں لگی ہوئی سے گندم یا جو خریدنا اور عرایا یہ ہے کہ: کسی آدمی کا درخت ہو، جس کا وارثت کے طور پر مالک بنا ہوا یا پھر کسی دوسرے کے باغ سے اس نے یہ درخت خریدا ہو۔

(٣٨٢) الْبُرُّ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً وَالذُّرَةُ بِالْحِنْطَةِ نَسِيئَةً

گیہوں کو کھجور کے بدلے ادھار فروخت کرنا، گھاس پوس کو گندم کے بدلے ادھار فروخت کرنا

(٢٣٠٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْبُرِّ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً : رِبًا.

(۲۳۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: گندم کو کھجور کے بدلے ادھار فروخت کرنا سود ہے۔

(٢٣٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إبراهيم بن يزيد، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ كَرِهَ مُدَّيْ ذُرَةٍ بِمُدِّ حِنْطَةٍ نَسِيئَةً.

(۲۳۰۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ دو مٹھی بوسہ کی ایک مٹھی گندم کے مقابلہ بیع کو ناپسند کرتے ہیں۔

(٣٨٣) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ

کوئی شخص چیز کو اس شرط پر خریدے کہ پہلے اس کو دیکھے گا

(٢٣٠٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اشْتَرَى عُمَرُ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، وَاسْتَوْجَبَهُ عَلَى إِنْ رَضِيَهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَجُلاً مِنْ عِنْدِهِ ، فَعَطِبَ الْفَرَسُ ، فَجَعَلاَ بَيْنَهُمَا شُرَيْحًا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِعُمَرَ : سَلِّمْ مَا ابْتَعْت ، أَوْ رُدَّ مَا أَخَذْت ، فَقَالَ لَهُ : قَضَيْت بِمُرِّ الْحَقِّ.
قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ عَامِرٌ : وَبَعَثَهُ عَلَى قَضَاءِ الْكُوفَةِ ، وَبَعَثَ كَعْبَ بْنَ سُورٍ عَلَى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ.

(۲۳۰۴۶) حضرت عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے گھوڑا خریدا، اور فرمایا اگر تو راضی ہو گیا تو ثمن مجھ پر لازم ہو جائے گا، وگرنہ ہمارے درمیان بیع نہ ہوگی، حضرت عمر رضی اللہ نے اپنے سامنے اُس پر ایک شخص کو سوار کیا، گھوڑا جلدی تھک گیا، حضرت شریح کو اُن کے درمیان حاکم بنایا، حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ سے فرمایا: جو آپ نے خریدا ہے وہ سپرد کر دو یا جو آپ نے لیا ہے وہ واپس کر دو، حضرت عمر نے اُن سے فرمایا: آپ نے کڑوے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اُن کو کوفہ کے قضاء کے لئے اور حضرت کعب بن سور کو بصرہ کے قضاء کے لئے بھیجا۔

(٢٣٠٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا ، وَقَطَعَ الثَّمَنَ ، فَمَاتَتْ ، فَضَمَّنَهُ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ.

(۲۳۰۴۷) حضرت سلمان بن ربیعہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے سے اس شرط پر سامان خریدا کہ اُس کو دیکھے گا، اور پھر ثمن کو ابھی ادا نہیں کیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت سلمان بن ربیعہ نے اُس کو ضامن بنایا۔

(٢٣٠٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إلَيْهَا فَمَاتَتْ ، قَالَ :يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي.

(۲۳۰۴۸) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ آدمی اس شرط پر سامان خریدے کہ اُس کو دیکھے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے، فرمایا: مشتری ضامن ہوگا۔

(٢٣٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي إذَا كَانَ بِالْخِيَارِ.

(۲۳۰۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خیار ہو تو مشتری ضامن ہوگا۔

(٢٣٠٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ عَلَى أَنَّهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَهَلَكَ مِنْ عِنْدِهِ ، قَالَ :إنْ كَانَ سَمَّى الثَّمَنَ ، فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّى الثَّمَنَ ، فَهُوَ فِيهِ مُؤْتَمَنٌ.

(۲۳۰۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خیار کے ساتھ سامان خریدے، پھر وہ اُس کے پاس ہلاک ہو جائے، اگر تو اُس نے ثمن مقرر کر دیا ہے تو وہ ضامن ہوگا، اور اگر ثمن مقرر نہیں کیا تو وہ امانت دار ہے۔ (امانت پر ضمان نہیں آتی)۔

(٢٣٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : إذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ فَمَاتَتِ السِّلْعَةُ فَلَيْسَ عَلَى الْمُشْتَرِي شَيْءٌ.

وَقَالَ سُفْيَانُ :يَضْمَنُ الْقِيمَةَ.

(۲۳۰۵۱) اگر بیع میں بائع کو خیار ہو پھر سامان مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے تو اُس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اُس پر قیمت لازم ہے۔

(٣٨٤) الرَّجُلُ يَسْأَلُ عِنْدَكَ الشَّهَادَةَ ؟ فَيَقُولُ لاَ

کوئی شخص پوچھے کہ تیرے پاس گواہ ہیں؟ وہ کہے کہ نہیں

(٢٣٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : عِنْدَكَ شَهَادَةٌ ؟ فَيَقُولُ : لاَ ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، قَالَ : هِيَ جَائِزَةٌ.

(۲۳۰۵۲) حضرت عامر سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے پوچھے تیرے پاس گواہ ہیں؟ وہ کہے کہ نہیں۔ پھر وہ خود آ کر اس کے حق میں گواہی دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ گواہی جائز ہے۔

(٢٣٠٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : شَهِدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشَهَادَةٍ عِنْدَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ لِرَجُلٍ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَذْكُرُهُ شَيْئًا فِي شَهَادَتِهِ ، فَيَقُولُ : لاَ أَذْكُرُهُ ، وَلاَ أَحْفَظُ إِلاَّ هَذَا ، ثُمَّ خَرَجَ فَذَكَرَ وَالْقَوْمُ قُعُودٌ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي شَيْئًا فِي شَهَادَةٍ كُنْت لاَ أَذْكُرُهُ لَهُ ، وَإِنِّي قَدْ ذَكَرْته وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مَا قَالَ حَقٌّ وَأَنَا أَشْهَدُ بِهِ.

(۲۳۰۵۳) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد حضرت ابان بن عثمان کے پاس ایک شخص کی گواہی کے لئے حاضر ہوئے ، اُس شخص نے آپ کو گواہی میں ایک بات یاد دلائی، آپ فرمانے لگے کہ مجھے یاد نہیں آ رہا اور میں نے اس کے علاوہ یاد بھی نہیں کیا، پھر نکلے اور آپ کو یاد آ گیا ابھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس نے مجھ سے گواہی کے متعلق کچھ سوال کیا تھا جو مجھے یاد نہیں تھا اور اب مجھے یاد آ گیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں جو اُس نے کہا وہ سچ ہے اور میں اُس پر گواہی دیتا ہوں۔

(٣٨٥) فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی بیع کا بیان

(٢٣٠٥٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمُكَاتَبِ.

(۲۳۰۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مکاتب کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٠٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ الْمُكَاتَبُ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ مِمَّنْ يَشْتَرِيهِ وَيَضْمَنُ عِتْقَهُ ، وَلاَ يُبَاعُ لِلرِّقِّ.

(۲۳۰۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب پر بدل کتابت باقی ہو اور جس سے خریدا تھا اُس کو فروخت کیا جائے ، اور اُس کو آزاد کرنے کا ضامن بنایا جائے ، تو کوئی حرج نہیں ، غلامی کے لئے اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(٢٣٠٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ بَرِيرَةَ أَتَتْهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِيهَا عَلَى أَنَّ وَلاَئَهَا لِمَوَالِيهَا؟ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.
(بخاری ۲۵۶۳۔ مسلم ۱۱۴۳)

(۲۳۰۵۶) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ جو مکاتبہ تھیں، میرے پاس آئیں تو میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اس کو خریدلوں تو کیا اس کی ولاء اس کے آقا کو ملے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو خرید کر آزاد کردو، ولاء اُس کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔

(۳۸۶) فِي وَلَدِ الْمُكَاتَبَةِ إِذَا مَاتَتْ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهَا

مکاتبہ باندی فوت ہوجائے اور اُس پر بھی بدل کتابت باقی ہو تو اِس کے بچوں کا حکم......

(۲۳۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : أَنَّ امْرَأَةً كُوتِبَتْ ، فَوَلَدَتْ وَلَدَيْنِ فِي مُكَاتَبَتِهَا ، ثُمَّ مَاتَتْ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ؟ فَقَالَ : إِنْ أَقَامَا بِكِتَابَةِ أُمِّهِمَا فَذَلِكَ لَهُمَا ، فَإِذَا أَدَّيَا عَتَقَا.

(۲۳۰۵۷) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ایک عورت (لونڈی) سے کتابت کی گئی۔ پھر اُس نے حالتِ کتابت میں دو بچے جنے۔ پھر اُس کا انتقال ہوگیا، اُس کے متعلق حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اگر اُس کی اولاد اپنی والدہ کی کتابت پر قائم رہنا چاہیں تو اُن کو اجازت ہے، جب وہ ادا کریں گے تو آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۳۰۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّونَ بِرِقِّهَا ، فَإِنْ مَاتَتْ سَعَوْا فِيمَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهَا ، فَإِنْ أَدُّوا عَتَقُوا ، وَإِنْ عَجَزُوا أُرِقُّوا.

(۲۳۰۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مکاتبہ کے بچے اُس کے مرتبہ میں ہیں، اُس کی آزادی کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے، اور اُس کی غلامی کے ساتھ غلام رہیں گے، اور اگر اُن کی والدہ کا انتقال ہو جائے تو جو بدلِ کتابت رہ گیا ہے اُس کی ادائیگی کی کوشش کریں گے اگر تو وہ ادا کر دیا وہ آزاد ہو جائیں گے اور اگر ادا نہ کر پائے تو غلام رہیں گے۔

(۲۳۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَلَدُهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي السَّعْيِ. يَعْنِي : الْمُكَاتَبَ.

(۲۳۰۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکاتب کی اولاد بھی بدل کتابت کی ادائیگی کی کوشش میں اسی کے مثل ہے۔

(۳۸۷) الْعُمْرَى ، وَمَا قَالُوا فِيهَا

عمریٰ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

العمریٰ بولتے ہیں کہ آدمی اپنا گھر کسی کو دے دے پھر جب دینے والا فوت ہو جائے تو وہ گھر ورثاء کی طرف لوٹ آتا

ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس طرح کیا کرتے تھے۔

(۲۳.۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ. (ابوداؤد ۳۵۵۴۔ نسائی ۶۵۵۲)

(۲۳۰۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری والے مکان کو ورثاء کے لئے قرار دیا۔

(۲۳.۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۲۴۷)

(۲۳۰۶۱) حضرت طارق نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی بناء پر عمری والے مکان کا وارثوں کے لئے فیصلہ فرمایا۔

(۲۳.۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عُمْرَى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا ، فَهُوَ لَهُ. (ابن ماجه ۲۳۷۹۔ نسائی ۶۵۸۴)

(۲۳۰۶۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جو گھر کسی کے حوالے کر دے وہ اُسی کیلئے ہوگا۔

(۲۳.۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُعْمِرَهَا. (احمد ۱/ ۲۵۰)

(۲۳۰۶۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان جائز ہے، اُس کے لئے جس نے اُس کو عمری کے طور پر دیا ہے۔

(۲۳.۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لأَهْلِهَا أو جائزة لأهلها. (ترمذی ۱۳۴۹۔ ابوداؤد ۳۵۴۴)

(۲۳۰۶۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان اس میں رہنے والے کی میراث ہے یا پھر جائز فرمایا۔

(۲۳.۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ ابِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لاَ تُعْمِرُوهَا ، فَمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

(مسلم ۲۷۔ احمد ۳/ ۳۰۲)

(۲۳۰۶۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اموال کو اپنے پاس ہی رکھو ان کو عمری نہ بناؤ، جو مکان کو عمری بنائے وہ میراث کے راستہ پر ہے۔

(۲۳.۶٦) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۲۳۰۶۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو عمری کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ اسی کا ہے اور اُس کی وفات کے بعد اُس کے ورثاء کا۔

(٢٣.٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى مِيرَاثٌ. (نسائی ٦٥٣٦۔ احمد ٥/ ١٨٩)

(٢٣٠٦٧) حضور اقدس صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عمری میں بھی میراث جاری ہوگی۔

(٢٣.٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي عُمْرَى جُعِلَتْ لِرَجُلٍ حَيَاتَهُ ، فَقَالَ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ يُنَاشِدُهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لَقَدْ لاَمَنِي هَذَا عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٢٣٠٦٨) حضرت سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، لوگ اُن کے پاس عمری والے مکان کے لئے جو ایک شخص نے زندگی کے لئے وقف کیا ہوا تھا، آئے، آپ نے فرمایا: یہ اُس کا مالک ہے اُس کی زندگی اور اُس کے مرنے کے بعد بھی، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ جھگڑا اور ہجو کرتے ہوئے آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ حضرت شریح نے فرمایا: اس شخص نے میری ایسے فیصلہ میں ملامت کی ہے جو حضور اس سے قبل کر چکے ہیں۔

(٢٣.٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ.

(٢٣٠٦٩) حضور اقدس صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی مکان عمری کے طور پر مل جائے تو وہ اس کا ہے۔ وہ جو چاہے اس مکان کے ساتھ کر سکتا ہے۔

(٢٣.٧٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْعُمْرَى بَتَاتٌ.

(٢٣٠٧٠) حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان بھی گھریلو سامان کی طرح ہی ہے (یعنی یہ بھی ملکیت ہے)۔

(٢٣.٧١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنَ أَخِي نَاقَةً حَيَاتَهُ ، فَنَمَتْ حَتَّى صَارت إِبْلاً ، فَمَا ترى فِيهَا ؟ قَالَ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ :إِنَّمَا جَعَلْتُهَا صَدَقَةً ، قَالَ :ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

(٢٣٠٧١) حضرت ابن عمر رضی اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے بھتیجے کو ایک اونٹنی کا بچہ دیا تھا اُس کی زندگی بھر کے لئے، اُس نے اُس کو پالا یہاں تک کہ اب وہ بڑا اونٹ بن گیا ہے، آپ کی اُس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا وہ زندگی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کے لئے ہے۔ اعرابی نے کہا پھر میں نے اُس کو صدقہ کر دیا۔ فرمایا: پھر تو یہ پہلے سے بھی زیادہ تجھ سے دور ہو گی۔ (یعنی واپسی کی کوئی راہ نہیں ہے)

(٢٣.٧٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السُّكْنَى؟ قَالَ:تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَةِ الْمُسْكِنِ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عِمْرَانَ أَلَيْسَ كَانَ يُقَالُ :مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ ، فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ ومَوْتَه ؟ قَالَ :ذَلِكَ فِي الْعُمْرَى.

(۲۳۰۷۲) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سکنی (رہائشی مکان) کے متعلق سوال کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ گھر اس شخص کے ورثاء کو ملے گا جس نے رہنے کے لیے دیا تھا میں۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعمران کیا مسئلہ یوں نہیں ہے؟ کہ جو کسی چیز کا زندگی کے لئے مالک بنا وہ اُس کی زندگی اور مرنے کے بعد بھی مالک رہے گا؟ آپ نے فرمایا یہ عمری کے بارے میں ہے۔

(۲۳.۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا أَعْطَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدَّارَ حَيَاتَهُ فَهِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ.

(۲۳۰۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کو زندگی بھر کے لئے گھر دے، وہ زندگی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کا ہے۔

(۲۳.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ :جَائَهُ رَجُلٌ أَعْمَى يُخَاصِمُ فِي أَمَةٍ أُعْمِرَهَا ، فَقَضَى بِهَا شُرَيْحٌ لِلَّذِى أُعْمَرَهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ :قَضَيْتَ عَلَيَّ ، فَقَالَ :مَا أَنَا قَضَيْتُ عَلَيْكَ ، وَلَكِنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ ، فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْته.

(بیهقی ۱۷۵۔ عبدالرزاق ۱۶۸۸۰)

(۲۳۰۷۴) حضرت شریح کے پاس ایک نابینا شخص باندی کے متعلق (اس کو عمری بنایا تھا) جھگڑا کرتے ہوئے آیا، حضرت شریح نے جس نے اُس کو عمری بنایا تھا اُس کے حق میں فیصلہ فرمایا، اُس شخص نے کہا آپ نے میرے خلاف فیصلہ کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا بلکہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرما دیا تھا: جو زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا مالک بنے وہ زندگی اور مرنے کے بعد اُسی کی ہے۔

(۲۳.۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتك فهى له حياته وَمَوْتَهُ.

(۲۳۰۷۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی نے یہ کہہ کر مکان دوسرے کو دیا کہ یہ تازندگی اب تیرا ہے تو یہ مکان مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوگا۔

(۲۳.۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ.

(۲۳۰۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ گھر اُس کا اور اُس کے ورثاء کے لئے ہے۔

(۲۳.۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لاَ تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعْمِرَهُ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۳/ ۳۱۷)

(۲۳۰۷۷) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے لوگو! اپنے مکانوں میں رہواُن کو عمری نہ بناؤ، جو شخص کسی چیز کو عمری بنا دے تو وہ اس شخص کا ہی ہوگا کہ جس کو عمری کے طور پر دے دیا گیا۔

(۲۳.۷۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لأَهْلِهَا.

(احمد ۴/ ۹۷۔ ابویعلی ۷۳۳۱)

(۲۳۰۷۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان اس میں رہنے والوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔

(۲۳.۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتْلَةً ، لَيْسَ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلاَ ثُنْيَا.

(بخاری ۲۶۲۵۔ مسلم ۱۲۴۶)

(۲۳۰۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عمری کا فیصلہ اُس کے لئے فرمایا اور عقبہ کے لئے، دینے والے کے لئے، اُس میں کوئی شرط اور استثناء نہیں ہے۔

(۲۳.۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لأَهْلِهَا ، أَوْ مِيرَاثٌ لأَهْلِهَا.

(مسلم ۳۲۔ احمد ۲/ ۴۶۸)

(۲۳۰۸۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان ورثاء کے لئے نافذ ہے۔

(۳۸۸) مَنْ قَالَ لِصَاحِبِ الْعُمْرَى أَنْ يَرْجِعَ

جو حضرات عمری والے کو رجوع کرنے کا اختیار دیتے ہیں

(۲۳.۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :يَرْجِعُ صَاحِبُ الْعُمْرَى مَا دَامَا حَيَّيْنِ.

(۲۳۰۸۱) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں، جب تک عمری پر دینے اور لینے والا دونوں زندہ ہوں اس وقت تک صاحب عمری رجوع کر سکتا ہے۔

(۳۸۹) فِي الرُّقْبَى ، وَمَا سَبِيلُهَا

رُقبیٰ کا بیان

رُقبیٰ کہتے ہیں ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے ہبہ کر دیا ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ میری

طرف پھرلوٹ جائے گا، اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ تمہارا ہوگا۔

(٢٣٠٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبَى، وَقَالَ:مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ لَهُ.(نسائی ٦٥٦٦۔ احمد ٢/ ٢٦)

(٢٣٠٨٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبی سے منع فرمایا اور فرمایا: جس کو رقبی کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ اسی کا ہے۔

(٢٣٠٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَنْظَلَةُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الرُّقْبَى ، فَمَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ فِي سَبِيلِ الْمِيرَاثِ. (ابوداؤد ٣٥٥٣۔ عبدالرزاق ١٦٩١٣)

(٢٣٠٨٣) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبی حلال نہیں ہے۔ جس کو رقبی میں کوئی مکان مل جائے تو وہ میراث میں تقسیم ہوگا۔

(٢٣٠٨٤) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ابن أبي نجيح ، عن طاوس قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ رُقْبَى ، مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ لورثة المرقب.

(٢٣٠٨٤) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جس کو رقبی کے طور پر کوئی مکان مل جائے تو وہ دینے والے کے ورثاء کا ہوگا۔

(٢٣٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى سَوَاءٌ.

(٢٣٠٨٥) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا عمری اور رقبی کا حکم برابر ہے۔

(٢٣٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ لاَ تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْمَرَهَا ، وَالرُّقْبَى مِثْلُهَا ، قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ :مَا الرُّقْبَى ؟ قَالَ :قَوْلُ الرَّجُلِ :هِيَ لِلآخِرِ مِنِّي وَمِنْك.

(٢٣٠٨٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں جس شخص کو عمری کے طور پر مکان مل جائے تو وہ زندگی میں اس کا ہوگا اور مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔ ایسا مکان واپس عمری میں دینے والے کو نہیں ملے گا اور رقبی بھی اس کی مثل ہے۔ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ رقبی کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رقبی کہتے ہیں کہ کوئی آدمی یوں کہے کہ یہ مکان ہم دونوں میں جو زیادہ دیر زندہ رہا اسی کا ہوگا۔

(٢٣٠٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الرُّقْبَى وَالْعُمْرَى سَوَاءٌ ، قَالَ وَكِيعٌ :الْعُمْرَى وَالْهِبَةُ وَالْعَطِيَّةُ وَالنُّحْلَةُ إِذَا قُبِضَتْ فَهِيَ جَائِزَةٌ.

(٢٣٠٨٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عمری اور رقبی برابر ہیں۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ عمری، ہبہ، عطیہ اور قرضہ پر جب قبضہ کرلیا جائے وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

(٣٩٠) فِي عَسْبِ الْفَحْلِ

(٢٣.٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (احمد ٢/ ٢٩٩۔ دارمی ٢٦٢٣)

(٢٣٠٨٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کو جفتی کے لئے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣.٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نُهِيَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

(٢٣٠٨٩) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣.٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، قَالَ :كُنْتُ تَيَّاسًا فَنَهَانِي الْبَرَاءُ عَنْ عَسْبِي.

(٢٣٠٩٠) حضرت ابومعاذ فرماتے ہیں کہ ہم چرواہے تھے، حضرت براء نے ہمیں سانڈ کو جفتی پر دینے سے منع فرمایا۔

(٢٣.٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مِنَ السُّحْتِ ضِرَابُ الْفَحْلِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ.

(٢٣٠٩١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا سانڈ کو جفتی کے لئے دینا، زانیہ کا مہر اور حجام کی کمائی حرام ہے۔

(٢٣.٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَرْقِ الْفَحْلِ. (مسلم ١١٩٧۔ نسائی ٦٢٦٦)

(٢٣٠٩٢) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کو جفتی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٩١) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اِس کی اجازت دی ہے

(٢٣.٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عِيسَى السَّعْدِيُّ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :إِنَّ لَنَا تُيُوسًا نُؤَاجِرُهَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تُحْلَبْ ، أَوْ تُبْسَرْ.

(٢٣٠٩٣) حضرت ولید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: ہماری بکریاں ہیں ہم اُن کو اجرت پر دیتے ہیں۔ فرمایا: جب تک دودھ نہ نکالے اور جفتی کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣.٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَأْخُذْ عَلَى ضِرَابِ الْفَحْلِ أَجْرًا ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ إِذَا لَمْ تَجِدْ مَنْ يُطْرِقُكَ.

(۲۳۰۹۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ سانڈ کو جفتی پر دے کر اجرت مت لو اگر اس کی کوئی خبر گیری کرنے والا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣.٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانُوا يَدْخُلُونَ عَلَى عَلْقَمَةَ وَهُوَ يُقْرِعُ غَنَمَهُ يَعْنِي يُنْزِي عَلَيْهَا التَّيْسَ وَيَعْلِفَ وَيَحْلُبُ.

(۲۳۰۹۵) حضرت المسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علقمہ کے پاس تشریف لے گئے ،تو جفتی کروائی جا رہی تھی اور چارہ کھلا رہے تھے اور دودھ نکال رہے تھے۔

(٣٩٢) مِنْ كَرِهَ أَنْ يُسْلَمَ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ

جو حضرات اِس کو ناپسند کرتے ہیں کہ کیل شدہ چیز کی کیل شدہ کے ساتھ بیع سلم کی جائے

(٢٣.٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :لاَ يُسْلَمُ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ، وَلاَ يُسْلَمُ مَا يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ.

(۲۳۰۹٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے مقابلہ میں بیع سلم نہ کی جائے اسی طرح وزنی چیزوں کی وزنی چیزوں کے بدلے بیع سلم نہ کی جائے۔

(٢٣.٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تُسْلِمُ طَعَاماً فِي طَعَامٍ ، وَلاَ لَحْماً فِي لَحْمٍ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْلِمَ طَعَامًا فِي الشَّاةِ الْقَائِمَةِ.

(۲۳۰۹۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کھانے کی کھانے کے بدلہ میں بیع سلم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی گوشت کی گوشت کی بدلہ میں بیع سلم کی جائے گی۔ البتہ وہ اس بات میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کھانے کی بیع سلم زندہ بکری کے ساتھ کی جائے۔

(٢٣.٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ تَشْتَرِ شَيْئًا يُكَالُ بِشَيْءٍ يكال إِلَى أَجَلٍ.

(۲۳۰۹۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے ساتھ سلم کرتے ہوئے مت فروخت کرو۔

(٢٣.٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ :أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْلِمَ طَعَامًا فِي طَعَامٍ.

(۲۳۰۹۹) حضرت حسن اور حضرت قتادہ کھانے کی کھانے کے بدلہ سلم کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣١..) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُسْلِمَ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ ، وَمَا يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ ، إنَّمَا هُوَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ.

(۲۳۱۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے ساتھ اور وزنی چیزوں کی وزنی چیزوں کے ساتھ سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بے شک یہ کھانے کے بدلہ میں کھانا وصول کرنا ہے۔

(٣٩٣) الرَّجل يدْفعُ المَال مُضارَبَة عَلَى أَنَّهُ ضَامِنٌ

کوئی شخص مال مضاربت اِس شرط پر دے کہ وہ ضامن ہے

(٢٣١٠١) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً أَنَّهُ ضَامِنٌ ، قَالَ :لَيْسَ بِضَامِنٍ.

(۲۳۱۰۱) حضرت عطاء سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو کسی کو مال مضاربت اس شرط پر دے کہ وہ اس مال کا ضامن بھی ہوگا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(٢٣١٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُلُّ شَرْطٍ فِي مُضَارَبَةٍ ، فَهُوَ رِبًا وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ.

(۲۳۱۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مضاربت میں ہر قسم کی شرط سود ہے۔ اور یہی حضرت قتادہ کا قول ہے۔

(٢٣١٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً وَضَمَّنَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ :الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُلْتَفَتُ إِلَى ضَمَانِهِ.

(۲۳۱۰۳) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو مال مضاربت دیا اور اُس کو ضامن بنایا؟ آپ نے فرمایا: جو نفع ہے وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اُس کے ضمان کی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔

(٣٩٤) فِي عَبْدِ الذِّمِّيِّ أَوْ أَمَتِهِ تُسْلِم

ذمی کا غلام یا باندی مسلمان ہو جائے

(٢٣١٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إذَا كَانَ لِلْمُشْرِكِ مَمْلُوكٌ فَأَسْلَمَ ، انْتُزِعَ مِنْهُ فَبِيعَ لِلْمُسْلِمِينَ وَرُدَّ ثَمَنُهُ عَلَى صَاحِبِهِ.

(۲۳۱۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مشرک کا غلام اگر مسلمان ہو جائے، تو اُس سے لے کر وہ غلام مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے گا اور اُس کا ثمن اُس کے مشرک آقا کو دے دیا جائے گا۔

(٢٣١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِبَيْعِ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إذَا أَسْلَمُوا.

(۲۳۱۰۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز ذمیوں کے غلاموں کو بیچ دینے کا حکم فرماتے ہیں اگر وہ اسلام لے آئیں۔

(٢٣١٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا أَسْلَمَتْ أُمُّ وَلَدِ النَّصْرَانِيِّ سَعَتْ فِي قِيمَتِهَا ، وَإِذَا

أَسْلَمَتْ أَمَةٌ بَاعَهَا.

(۲۳۱۰۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر نصرانی کی ام ولد مسلمان ہو جائے وہ اپنی قیمت کی ادائیگی کی کوشش کرے گی، اور اگر باندی اسلام لے آئے تو اُس کو فروخت کر دیا جائے گا۔

(۲۳۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ عَبْدُ الذِّمِّيِّ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوْلاَهُ.

(۲۳۱۰۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے تو اُس کے اور اُس کے آقا کے درمیان جدائی کر دی جائے گی۔

(۲۳۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ من فتيتهِمْ فَأَسْلَمَ ، فَهُوَ حُرٌّ ، وَمَا اشْتَرَوْا مِنْ سَبْيِ الْمُسْلِمِينَ فَأَسْلَمَ بِيعَ فِي الْمُسْلِمِينَ.

(۲۳۱۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ذمیوں کے غلاموں میں سے جو مسلمان ہو جائے وہ آزاد ہو جائے گا، اگر ذمی مسلمانوں کے کسی قیدی کو خرید لیں پھر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ غلام مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے گا۔

(۲۳۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ عَبْدُ الذِّمِّيِّ رُفِعَ إِلَى الإِمَامِ فَبَاعَهُ فِي الْمُسْلِمِينَ ، وَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَى مَوْلاَهُ. وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ يَخْدِمِ مُسْلِمٌ كَافِرًا.

(۲۳۱۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے تو اُس کو امیر کے پاس لے جایا جائے گا اور اُس کو مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے، اور اُس کا ثمن اُس کے آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لاَ يَسْتَرِقَّ كَافِرٌ مُسْلِمًا.

(۲۳۱۱۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سنت پختہ ہو چکی ہے کہ کافر شخص مسلمان کو غلام نہیں بنا سکتا۔

(۳۹۵) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي الشَّيْء وَيَأْخُذ أَكْثَرَ مِنْهُ

جو حضرات اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کچھ دے کر اُس سے زیادہ وصول کیا جائے

(۲۳۱۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ قَالَ : لاَ تُعْطِ لِتَزْدَادَ.

(۲۳۱۱۱) حضرت ابراہیم قرآن پاک کی آیت ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ زیادہ وصول کرنے کے لئے مت دے۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لاَ تُعْطِ الْعَطِيَّةَ فَتُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَ أَكْثَرَ مِنْهَا.

(۲۳۱۱۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایسا عطیہ مت دے کہ اُس سے زیادہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۲۳۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ قَالَ :لاَ تُعْطِ لِتُعْطَى أَكْثَرَ مِنْهُ.

(۲۳۱۱۳) حضرت ضحاک قرآن پاک کی آیت ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مت دے کہ اُس سے زیادہ عطاء کیا جائے۔

(۲۳۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ :﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾ قَالَ :هَذَا كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً.

(۲۳۱۱۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾ فرمایا یہ آنحضرت ﷺ کے لئے خاص تھا۔

(۲۳۱۱٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ قَالَ :لاَ تَمْنُنْ عَمَلَكَ عَلَى رِبًا لِتَسْتَكْثِرَ عَلَى رَبِّكَ.

(۲۳۱۱۵) حضرت حسن اللہ کے ارشاد ﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اپنے عمل پر زیادتی کی تمنا نہ کر کہ تیرے عمل میں زیادتی ہو۔

(۲۳۱۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ قَالَ: لاَ تُعْطِي شَيْئًا تَطْلُبُ أَكْثَرَ مِنْهُ.

(۲۳۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کوئی چیز دے کر اُس سے زیادہ طلب مت کر۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الرَّجُلُ يُعْطِي لِيُثَابَ عَلَيْهِ ، ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾.

(۲۳۱۱۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس لئے دے کہ اُس پر اُس کو زیادہ ملے وہ اس حکم میں ہے ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ يَرْبُوَا عِنْدَ اللهِ﴾

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْهَدَايَا.

(۲۳۱۱۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہدایا مراد ہیں۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُعْطِي قَرَابَتَهُ لِيَكْثُرَ بِذَلِكَ مَالَهُ.

(۲۳۱۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے رشتہ دار کو دیتا تھا تا کہ اُس سے زیادہ مال وصول کرے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾ هُوَ الَّذِي يَتَعَاطَى النَّاسُ بَيْنَهُمْ مِنَ الْمَعْرُوفِ الْتِمَاسَ الثَّوَابِ.

(۲۳۱۲۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾ جو سے مراد وہ عطایا ہیں جو لوگ آپس میں ثواب کی نیت سے لیتے دیتے ہیں۔

(۳۹۶) فِي الإِذْنِ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ

بازار کی دکانوں میں جانے کی اجازت لینا

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ إِذْنٌ.

(۲۳۱۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بازار کی دکانوں کے لئے اجازت ضروری نہیں ہے۔ (اجازت لینا ضروری نہیں ہے)۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فَتَحَ السُّوقِي بَابَهُ وَجَلَسَ ، فَقَدْ أَذِنَ.

(۲۳۱۲۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دکاندار دروازہ کھول کر بیٹھ جائے، تو اجازت شمار ہوگی۔

(۲۳۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَخَيْثَمَةُ وَأَصْحَابُنَا يَأْتُونَا فِي حَوَانِيتِ السُّوقِ فَلاَ يَزِيدُونَ عَلَى أَنْ يَقُولُوا : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ.

(۲۳۱۲۳) حضرت اعمش سے مروی ہے حضرت ابراہیم التیمی اور حضرت ابراہیم نخعی، حضرت خیثمہ اور ہمارے اصحاب جب ہمارے پاس بازار کی دکان میں تشریف لاتے تو صرف السلام علیکم فرماتے پھر داخل ہو جاتے۔

(۲۳۱۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ يُطِيقُ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيقُ؟

(۲۳۱۲۴) حضرت عکرمہ سے کہا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار کی دکانوں میں جانے کی اجازت لیتے تھے؟ فرمایا جس چیز کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ طاقت رکھتے تھے اُس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے۔

(۲۳۱۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْتِينِي فِي حُجْرَةِ بُرِّيٍّ فَيَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ يَلِجُ.

(۲۳۱۲۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ہماری دکان پر تشریف لاتے تو پہلے السلام علیکم فرماتے پھر داخل ہوتے۔

(۲۳۱۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ يَأْتِي فِي بَيْتِ بُرِّيٍّ فَيَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَلِجُ ؟ فَأَقُولُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، إِنَّمَا هِيَ السُّوقُ ، فَيَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا خَلاَ عَلَى حِسَابِهِ وَرُبَّمَا خَلاَ عَلَى الدَّرَاهِمِ يَتَفَقَّدُهَا.

(۲۳۱۲۶) حضرت شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو العالیہ ؒ غلہ والے کمرے میں تشریف لاتے تو پوچھتے کہ السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ میں نے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ تو بازار ہے! فرمانے لگے، بعض اوقات انسان اپنا حساب کر رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات دراہم کو شمار کر رہا ہوتا ہے۔

(۲۳۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ فِي سُوقِ الْكُوفَةِ وَخِيَامٌ لِلْخَيَّاطِينَ مُقْبِلَةٌ عَلَى السُّوقِ مِمَّا يَلِي دُورَ بني الْبُكَاءِ ، فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي مِثْلِ هَذِهِ قَالَ : وَقُلْتُ : كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَلِجُ ؟ ثُمَّ يَلِجُ.

(۲۳۱۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجاہد کے ساتھ کوفہ کے بازار میں تھا، درزیوں کے خیمے (چبوترے) بنو البکاء کے گھروں سے ملا ہوا جو بازار تھا اُس کے سامنے نصب تھے، آپ ؒ نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان سے اس کی اجازت لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا: وہ فرماتے تھے السلام علیکم کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ پھر داخل ہوتے۔

(۲۳۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيّ ، عَنْ دِرْهَمٍ أَبِي عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ وَهُوَ فِي السُّوقِ ، فَاسْتَظَلَّ بِخَيْمَةِ الْفَارِسِيِّ ، فَجَعَلَ الْفَارِسِيُّ يَدْفَعُهُ ، عَنْ خَيْمَتِهِ وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُول :إِنَّمَا أَسْتَظِلُّ مِنَ الْمَطَرِ ، فَأُخْبِرَ الْفَارِسِيُّ بَعْدُ أَنَّهُ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يَضْرِبُ صَدْرَهُ.

(۲۳۱۲۸) حضرت درہم ابو عبید المحاربی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازار میں دیکھا کہ بارش شروع ہوگئی، آپ ایک فارسی کے خیمہ کے سایے میں کھڑے ہو گئے۔ وہ فارسی آپ کو دھکیلنے لگا۔ علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں تو صرف بارش سے بچنے کے لیے یہاں رکا ہوں۔ بعد میں جب اس فارسی کو پتہ چلا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ تھے تو وہ اپنے سینہ پر ہاتھ مارنے لگا۔

(۳۹۷) فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الْعِتْقِ وَالدَّيْنِ وَالطَّلَاقِ

آزادی، دین اور طلاق کے معاملات میں عورتوں کی گواہی کا حکم

(۲۳۱۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ فِي عِتْقٍ.

(۲۳۱۲۹) حضرت شریح ؒ آزادی کے معاملہ میں دو عورتوں کی گواہی قبول فرماتے (جائز قرار دیتے) تھے۔

(۲۳۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ فِي عِتْقٍ ، إحْدَاهُمَا خَالَةٌ. يَعْنِي :مَعْهُمَا رَجُلٌ.

(۲۳۱۳۰) حضرت شریح ؒ دو عورتوں کی گواہی عتق کے معاملہ میں قبول فرما (جائز قرار فرما) لیتے تھے اگر اُن کے ساتھ ایک مرد بھی ہو۔

(۲۳۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ

فِی الْعَتَاقَۃِ وَالدَّیْنِ وَالْوَصِیَّۃِ. یَعْنِی :مَعَ الرَّجُلِ.

(۲۳۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ آزادی، دین اور وصیت میں جائز ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَیْحٍ :أَنَّہُ کَانَ یُجِیزُ شَہَادَۃَ النِّسَاءِ فِی الْحُقُوقِ.

(۲۳۱۳۲) حضرت شریح عورتوں کی گواہی حقوق میں جائز قرار دیتے تھے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَہَادَۃُ النِّسَاءِ إلاَّ فِی الدَّیْنِ.

(۲۳۱۳۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عورتوں کی گواہی دین کے علاوہ معاملات میں جائز نہیں۔

(۲۳۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ ، عَنْ جُوَیْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ ، قَالَ :یُجِیزُ شَہَادَۃَ النِّسَاءِ.

(۲۳۱۳۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۲۳۱۳٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَکٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَجُوزُ شَہَادَتُہُنَّ فِی الدَّیْنِ وَفِیمَا لاَ بُدَّ مِنْہُ.

(۲۳۱۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دین اور جو چیزیں ضروری ہوں ان میں دو عورتوں کی گواہی جائز ہے۔

(۲۳۱۳٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ :سَأَلَ الْمُغِیرَۃُ بْنُ سَعِیدٍ الشَّعْبِیَّ :أَتَجُوزُ شَہَادَۃُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَتَیْنِ فِی الطَّلاَقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۱۳۶) حضرت مغیرہ بن سعید سے دریافت کیا گیا کہ طلاق کے معاملہ میں مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی معتبر ہے؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْخِرِّیتِ ، عَنْ أَبِی لَبِیدٍ :أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَہَادَۃَ النِّسَاءِ فِی الطَّلاَقِ.

(۲۳۱۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلاق کے معاملہ میں عورتوں کی گواہی کو جائز (نافذ) قرار دیتے تھے۔

(۳۹۸) الرَّجُلُ یَبِیعُ ثَمَرَتَہُ وَیَبْرَأُ مِنَ الصَّدَقَۃِ

کوئی شخص پھل فروخت کرے، اور صدقہ سے بری ہو جائے

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِی کَثِیرٍ الْحَنَفِیِّ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ :أَنَّہُ کَرِہَ أَنْ یَبِیعَ ثَمَرَتَہُ وَیَتَبَرَّأَ مِنَ الصَّدَقَۃِ.

(۲۳۱۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھل کو فروخت کر کے، اُس کے صدقہ سے بری ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :لاَ یَبْرَأُ مِنَ الصَّدَقَۃِ.

(۲۳۱۳۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ صدقہ سے بری نہ ہوگا۔

(۲۳۱٤۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا بِعْتَ ثَمَرَتَكَ أَوْ ثَمَرَةَ حَائِطِكَ فَالصَّدَقَةُ فِي الْحَائِطِ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : هِيَ عَلَى الْمُبْتَاعِ.

(۲۳۱۴۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنے پھل فروخت کرو، یا باغ کے پھل فروخت کرو، تو صدقہ باغ میں ہے۔

(۳۹۹) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

کوئی شخص (والد) اپنے بچے کے مال میں سے کچھ لے لے

(۲۳۱٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ ، وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ.

(احمد ۶/ ۴۲۔ ابن حبان ۴۲۶۱)

(۲۳۱۴۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پاکیزہ مال جو آدمی کھاتا ہے وہ ہے جو وہ اپنی کمائی سے کھائے، اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ : أَنَّ رَجُلاً خَاصَمَ أَبَاهُ فِي مَالٍ كَانَ أَصَابَهُ ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ. (ابن ماجه ۲۲۹۱)

(۲۳۱۴۲) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد سے جھگڑا کرتے ہوئے آیا، جس نے اُس کا مال لیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے والد کے ہیں۔

(۲۳۱٤۳) حَدَّثَنَا خلف بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْوَلَدُ مِنْ كَسْبِ الْوَالِدِ. (طبرانی ۵۱۳۲)

(۲۳۱۴۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا والد کی کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِي ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ ، مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ.

(ابو داؤد ۳۵۲۳۔ احمد ۱۳۶)

(۲۳۱۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا والد کی پاکیزہ کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِہِ. (ترمذی ۱۳۵۸۔ احمد ۱۶۲)

(۲۳۱۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱۴۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ إبْرَاھِیمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَی ، عَنْ سُوَیْد بْنِ غَفَلَۃَ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ : یَأْکُلُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِہِ مَا شَاءَ ، وَلاَ یَأْکُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِہِ إلاَّ بِإِذْنِہِ.

(۲۳۱۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ والد اپنی اولاد کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے، لیکن اولاد (لڑکا) والد کے مال میں سے بغیر اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔

(۲۳۱۴۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللہِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُولُ : قَالَتْ عَائِشَۃُ : وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ کَسْبِہِ ، یَأْکُلُ مِنْ مَالِہِ مَا شَاءَ.

(۲۳۱۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آدمی کا بیٹا اُس کی کمائی میں سے ہے، وہ اُس کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے۔

(۲۳۱۴۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللہِ ، إنَّ أَبِی غَصَبَنِی مَالِی ، فَقَالَ : أَنْتَ وَمَالُکَ لأَبِیکَ.

(۲۳۱۴۸) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے میرا مال غصب کر لیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کے ہیں۔

(۲۳۱۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی ھِنْدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : یَأْکُلُ الْوَالِدُ مِنْ مَالِ وَلَدِہِ مَا شَاءَ ، وَلاَ یَأْکُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِہِ إلاَّ بِطِیبِ نَفْسِہِ.

(۲۳۱۴۹) حضرت سعید بن المسیب ارشاد فرماتے ہیں کہ والد اپنی اولاد کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے، لیکن لڑکا اپنے والد کے مال میں سے بغیر اجازت اور طیب نفس کے استعمال نہیں کر سکتا۔

(۲۳۱۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ وَوَکِیعٍ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، مِثْلَہُ.

(۲۳۱۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، مِثْلَہُ.

(۲۳۱۵۱) حضرت جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الرَّجُلُ فِی حِلٍّ مِنْ مَالِ وَلَدِہِ.

(۲۳۱۵۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنے بیٹے کے مال کو استعمال کرنا حلال اور جائز ہے۔

(۲۳۱۵۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : صَنَعَ رَجُلٌ فِی مَالِہِ شَیْئًا وَلَمْ یَسْتَأْذِنْ أَبَاہُ

، قَالَ هِشَامٌ :قَالَ أَبِی :فَسَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ أَبَا بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرَ فَقَالَ :أُرْدُدْهُ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ. (عبدالرزاق ١٦٦٣٧)

(٢٣١٥٣) حضرت عروہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا مال استعمال کیا اور اس سے اجازت نہ لی، پھر آنحضرت ﷺ، حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کو واپس کر دو، بے شک وہ تمہاری بہو کا حصہ ہے۔

(٢٣١٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ.

(٢٣١٥٤) حضرت عطاء اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے، بغیر اجازت استعمال کر لے۔

(٢٣١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَنْتَ مِنْ هِبَةِ اللهِ لأَبِيكَ ، أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾.

(٢٣١٥٥) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ تو اللہ کی طرف سے اپنے والد کے لئے ہبہ ہے، تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾.

(٢٣١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِی اجْتَاحَ مَالِی ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

(ابو داؤد ٣٥٢٣۔ احمد ٢/ ٢٠٤)

(٢٣١٥٦) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد نے میرا مال لے لیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد ہی کے ہیں۔

(٤٠٠) مَنْ قَالَ لاَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اپنے بیٹے کے مال میں سے بغیر اجازت نہیں استعمال کر سکتا

(٢٣١٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَهُ ، وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَحَقُّ بِالَّذِی لَهُ.

(٢٣١٥٧) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ والد کے لئے اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے، اور ہر انسان اُس چیز کا زیادہ حق دار ہے جس کا وہ مالک ہے۔

(٢٣١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :أَيَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

مَا شَاءَ ؟ فَقَالَ :مَا أَدْرِی مَا هَذَا ؟.

(٢٣١٥٨) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ کیا کوئی شخص (والد) اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے بغیر اجازت استعمال کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہ کیا ہے؟

(٢٣١٥٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :قَالَ خُذْ مِنْ مَالِ وَلَدِكَ مَا أَعْطَيْتَهُ ، وَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ مَا لَمْ تُعْطِهِ.

(٢٣١٥٩) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اپنے بیٹے کے مال سے وہ لے جو وہ دے اور جو وہ نہ دے وہ مت لے۔

(٢٣١٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ :أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَحَرَ جَزُورًا ، فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا هِيَ لِي ، فَقَالَ حَمْزَةُ : يَا أَبَتَاهُ ، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَطْعِمْ مِنْهَا مَا شِئْتَ.

(٢٣١٦٠) حضرت سالم سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ ذبح فرمایا: ایک سائل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ میرا مال نہیں ہے۔ حضرت حمزہ نے کہا کہ ابا جان یہ آپ کے لیے بھی حلال ہے۔ آپ اس م یں سے جسے چاہیں کھلا سکتے ہیں۔

(٢٣١٦١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُنْفِقُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ.

(٢٣١٦١) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر والد محتاج ہو تو وہ اتنا ہی خرچ کرے گا جتنا اُس نے اُس پر خرچ کیا تھا۔

(٢٣١٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَالِ وَلَدِهِ إِذَا كَانَ صَغِيرًا ، فَإِذَا كَبُرَ وَاحْتَازَ مَالَهُ كَانَ أَحَقَّ بِهِ.

(٢٣١٦٢) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بیٹا چھوٹا ہو تو والد اُس کے مال کا زیادہ حق دار ہے۔ اور جب بیٹا بڑا ہو جائے اور اپنا مال علیحدہ کرلے تو پھر بیٹا زیادہ حق دار ہے۔

(٤٠١) مَا يَحِلُّ لِلْوَلَدِ مِنْ مَالِ أَبِيهِ

اولاد کے لئے والد کے مال میں سے جو حلال ہے

(٢٣١٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ رَجُلٌ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :إِنَّ أَبِي يَحْرِمُنِي مَالَهُ ، يَقُولُ :لاَ أُعْطِيكَ مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ :كُلْ مِنْ مَالِ أَبِيكَ بِالْمَعْرُوفِ.

(٢٣١٦٣) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید سے دریافت کیا کہ میرے والد نے مجھے اپنے مال سے

محروم کیا ہوا ہے، اور کہتا ہے کہ میں اس میں سے تجھے کچھ نہ دوں گا، آپ نے فرمایا: اپنے والد کے مال میں سے معروف طریقہ سے استعمال کر لے۔

(٤٠٢) مَنْ كَانَ يَقْضِي بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ

جو حضرات پڑوسی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے ہیں

(٢٣١٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللهِ ، قَالاَ : قضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ.

(٢٣١٦٤) حضرت علی اور حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پڑوسی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٣١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا ، وَعَبْدَ اللهِ يَقُولاَنِ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ. (نسائی ٦٣٠٤- عبدالرزاق ١٤٣٨٣)

(٢٣١٦٥) حضور ﷺ نے پڑوسی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(٢٣١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ يَبْلُغُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ. (بخاری ٦٩٧٧- ابو داؤد ٣٥١٠)

(٢٣١٦٦) حضرت ابورافع سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ. (ابو داؤد ٣٥١١- احمد ٥/ ١٢)

(٢٣١٦٧) حضرت سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر کا پڑوسی (شفعہ کے ذریعہ) اُس گھر کا زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا يُنْتَظَرُ بِهَا ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا.

(ابو داؤد ٣٥١٢- احمد ٣/ ٣٠٣)

(٢٣١٦٨) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر پڑوسیوں کا راستہ ایک ہو تو گھر کا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا۔

(٢٣١٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّفِيعُ أَوْلَى مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَوْلَى مِنَ الْجُنُبِ. (عبدالرزاق ١٤٣٩٠)

(۲۳۱۶۹) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شفعہ کرنے والا پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی نزدیک والے سے زیادہ حق دار ہے۔ (یا پھر یہ مطلب ہے کہ شفعہ کرنے والا پڑوسی ہوتو وہ زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی نزدیک بھی ہوتو زیادہ حق دار ہے)۔

(۲۳۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ السُّلَمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ. (عبدالرزاق ۱۴۳۸۴)

(۲۳۱۷۰) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۳۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ :أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ :أَنْ يَقْضِيَ بِالْجِوَارِ ، قَالَ :فَكَانَ شُرَيْحٌ يَقْضِي لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ.

(۲۳۱۷۱) حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے حضرت شریح کو خط لکھا کہ پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ کریں، حضرت شریح کوفہ میں رہنے والے شخص کا شام کے رہائشی پر شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ ، وَالشَّفِيعُ أَحَقُّ مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ.

(۲۳۱۷۲) حضرت شعبی رَحِمَهُ اللهُ ارشاد فرماتے ہیں کہ شریک شفیع سے زیادہ حق دار ہے، اور شفیع پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی باقیوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فَالْجَارُ.

(۲۳۱۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شریک شفعہ کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر کوئی شریک نہ ہوتو پھر پڑوسی زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۳۱۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شریک پڑوسی سے زیادہ اور پڑوسی باقیوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۷٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ كَانَ يَقْضِي بِالْجِوَارِ.

(۲۳۱۷۵) حضرت عمرو بن حریث پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے۔

(۲۳۱۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا لأَحَدٍ قَسْمٌ وَلاَ شِرْكٌ إِلاَّ الْجِوَارُ ، قَالَ :الْجِوَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا كَانَ. (ابن ماجه ۲۴۹۶۔ طحاوی ۱۲۴)

(۲۳۱۷۶) حضرت شرید فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ایک زمین میں کسی کے لئے کوئی حصہ اور شرکت

نہیں ہے، صرف اِس کا پڑوسی ہے، اس میں شفعہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ شَرِكَةٌ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعَةٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. (مسلم ۱۲۲۹۔ ابو داؤد ۳۵۰۷)

(۲۳۱۷۷) حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا زمین یا مکان میں شرکت ہو، اُس کے لئے شریک کی اجازت کے بغیر اُس کا بیچنا جائز نہیں ہے، اس کا شریک چاہے تو خود خرید ے اور اگر چاہے تو نہ خریدے۔

(٤٠٣) فِي الشُّفْعَةِ لِلذِّمِّيِّ وَالأَعْرَابِيِّ

ذمی اور اعرابی کے لئے حق شفعہ

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: الشُّفْعَةُ لِلْمُشْرِكِ وَالأَعْرَابِيِّ وَغَيْرِهِما. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ شُفْعَةَ لأَعْرَابِيٍّ ، وَلاَ مُشْرِكٍ.

(۲۳۱۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرک اور اعرابی کے لئے حق شفعہ ہے، حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مشرک اور اعرابی کے لئے حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ لأَعْرَابِيٍّ، وَلاَ لِمَنْ لاَ يَسْكُنُ الْمِصْرَ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۷۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اعرابی اور اُس شخص کے لئے جو شہر میں رہائش پذیر نہیں ہے اُس کے لئے حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَيْسَ لِلْيَهُودِيِّ وَلاَ النَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ أَبِي فَرْوَة، قَالَ: حَدَّثَنِي جَارٌ لِي: أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى لِنَصْرَانِيٍّ بِشُفْعَةٍ.

(۲۳۱۸۱) حضرت مقدام ابوفروہ سے مروی ہے کہ حضرت شریح ؒ نے ایک نصرانی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۲) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(۲۳۱۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لِيَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل نہیں۔

(٢٣١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ لنا سُفْيَانُ : لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(٢٣١٨٤) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(٢٣١٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى لِلْكُفَّارِ شُفْعَةً.

(٢٣١٨٥) حضرت حسن ؒ کفار کے لئے حق شفعہ میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٠٤) فِي الشُّفْعَةِ لِلأَعْرَابِيِّ

اعرابی کے لئے حق شفعہ

(٢٣١٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ.

(٢٣١٨٦) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اعرابی کے لئے حق شفعہ ہے۔

(٢٣١٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ ، قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ لَهُ شُفْعَةٌ.

(٢٣١٨٧) حضرت حکم اور حضرت وکیع سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٣١٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ شُفْعَةَ لِلأَعْرَابِيِّ.

(٢٣١٨٨) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اعرابی کو حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔

(٢٣١٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ.

(٢٣١٨٩) حضرت سعید بن اشوع سے بھی یہی مروی ہے۔

(٤٠٥) مَنْ قَالَ إِذَا صُرِفَتِ الطُّرُقُ وَالْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ

جب راستے اور حدود الگ اور جدا ہو جائیں تو پھر حق شفعہ نہیں ہے

(٢٣١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ أَنَس ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كل مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ.

(ابن ماجه ٢٤٩٧۔ مالك ١)

(٢٣١٩٠) حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر اس شخص کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کا حصہ تقسیم نہ ہوا ہو، اور (جب) اگر حدود الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق حاصل نہیں۔

(٢٣١٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :لاَ شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ ، وَلاَ فَحْلٍ ، وَالأُرف تَقْطَعُ كُلَّ شُفْعَةٍ.

(۲۳۱۹۱) حضرت عثمان ارشاد فرماتے ہیں کہ کنویں اور چکی میں حق شفعہ حاصل نہیں، اور حد بندی ہر شفعہ کے حق کو ختم کر دیتی ہے۔

(٢٣١٩٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُدُودَهُمْ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمْ.

(۲۳۱۹۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حدود جدا جدا ہو جائیں اور لوگوں کو حدود معلوم بھی ہو جائیں تو پھر اُن میں آپس میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٣١٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بِالْجِوَارِ حَتَّى جَائَهُ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَلاَ يَقْضِي بِهِ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ شَرِيكَيْنِ مُخْتَلِطَيْنِ ، أَوْ دَارًا يُغْلَقُ عَلَيْهَا بَابٌ وَاحِدٌ.

(۲۳۱۹۳) حضرت ایاس بن معاویہ پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ان کے پاس خط پہنچا۔ اس میں تحریر تھا کہ پڑوسی کے حق میں فیصلہ نہ کیا کرو۔ ہاں البتہ اگر دونوں باہم شریک ہوں یا پھر گھر دونوں کا ایسا ہو کہ ایک ہی دروازہ دونوں کو سکتا ہو تو تب پڑوسی کے حق میں فیصلہ دے سکتے ہو۔

(٢٣١٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :إِذَا قُسِّمَتِ الأَرْضُ وَحُدَّتْ وَصُرِفَتْ طُرُقُهَا فَلاَ شُفْعَةَ.

(۲۳۱۹۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جب زمین تقسیم ہو جائے اور حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔

(٢٣١٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُقُوقَهُمْ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمْ.

(۲۳۱۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حدود الگ ہو جائیں اور لوگ اپنے اپنے حق کو پہچان لیں تو ان میں سے کسی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں۔

(٤٠٦) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ الدَّارَيْنِ طَرِيقٌ فَلاَ شُفْعَةَ فِيهِ

اگر دو گھروں کا ایک ہی راستہ ہو تو اس میں بھی شفعہ نہیں ہے

(٢٣١٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا كَانَ بَيْنَ الدَّارَيْنِ طَرِيقٌ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمَا.

(۲۳۱۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دو گھروں کے درمیان ایک ہی راستہ ہو تو ان میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٣١٩٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ فَاصِلٌ فَلاَ شُفْعَةَ.

(۲۳۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دونوں گھروں کے درمیان جدا راستہ ہو تو پھر حق شفعہ نہیں ہے۔

(٢٣١٩٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الشُّفْعَةِ ؟ فَقَالَ : إِذَا كَانَتِ الدَّارُ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ فَفِيهَا شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۹۸) حضرت حکم اور حضرت حماد سے شفعہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا: اگر دو گھروں کے درمیان راستہ نہ ہو تو ان میں حق شفعہ حاصل ہے۔

(٤٠٧) مَنْ قَالَ لاَ شُفْعَةَ إِلَّا فِي تُرْبَةٍ ، أَوْ عَقَارٍ .

جو حضرات فرماتے ہیں کہ صرف زمین میں شفعہ ہے

(٢٣١٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ شُفْعَةَ إِلاَّ فِي تُرْبَةٍ.

(۲۳۱۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صرف زمین میں شفعہ ہے۔

(٢٣٢٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ شُفْعَةَ إِلاَّ فِي جَرِيبٍ أَوْ عَقَارٍ.

(۲۳۲۰۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جریب (زمین کی خاص مقدار) اور زمین میں شفعہ ہے۔

(٢٣٢٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۳۲۰۱) حضرت ابراہیم بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(٢٣٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ : الأَرْضِ ، وَالدَّارِ ، وَالْجَارِيَةِ ، وَالْخَادِمِ.
قَالَ : فَقَالَ : عَطَاءٌ : إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : تَسْمَعُنِي لاَ أُمَّ لَكَ! أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ تَقُولُ مِثْلَ هَذَا ؟. (ترمذی ۱۳۷۱۔ بیھقی ۱۰۹)

(۲۳۲۰۲) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر چیز کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے، جن میں زمین، گھر، باندی اور غلام بھی شامل ہیں۔ حضرت عطاء نے فرمایا: زمین اور گھر میں شفعہ ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: تم مجھے سن رہے کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا پھر بھی تم یہ بات کہہ رہے ہو۔

(٤٠٨) فِي الدَّارِ تُبَاعُ وَلَهَا جَارَانِ

کوئی گھر فروخت ہو اور اُس کے دو پڑوسی ہوں

(٢٣٢٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي جَارَيِ الدَّارِ إِذَا كَانَا فِي الْجِوَارِ سَوَاءً فَأَيُّهُمَا سَبَقَ ،

فَهُوَ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ.

(۲۳۲۰۳) حضرت شعبی گھر کے دو پڑوسیوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ اگر دونوں پڑوسی برابر ہوں، تو جو ان میں سے پہل کرے گا (یعنی جو مطالبہ کرنے اور مقدمہ لے جانے میں سبقت کرلے گا) اُس کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(۲۳۲۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُنْكِرُ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

(۲۳۲۰۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اس کی شفعہ والی زمین بیچی جائے اور وہ کوئی اعتراض نہ کرے تو اب اس کو حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔

(۲۳۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْقَاسِمِ : فِي رَجُلٍ بِيعَتْ دَارُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ لاَ يُنْكِرُ ، قَالاَ : يَلْزَمُهُ وَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ.

(۲۳۲۰۵) حضرت عامر اور حضرت قاسم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کا گھر فروخت ہوا اور وہ خاموش رہے نکیر نہ کرے، فرماتے ہیں اُس پر لازم ہو جائے گا اور وہ اُس پر جائز ہوگا۔

(۲۳۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ لِلْمُبْتَاعِ : أَقِمِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا بِيعَتْ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُنْكِرُ.

(۲۳۲۰۶) حضرت عامر اور حضرت قاسم بن عبدالرحمن خریدار سے فرماتے تھے کہ تو اِس بات کا گواہ قائم کر کہ اُس کو گھر کو فروخت کیا گیا یہ گواہ تھا (دیکھ رہا تھا) لیکن اُس پر نکیر نہ کی۔

(٤٠٩) فِي الشَّفِيعِ يَأْذَنُ لِلْمُشْتَرِي

شفیع اگر خود مشتری کو خریدنے کی اجازت دے

(۲۳۲۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا أَذِنَ الشَّفِيعُ لِلْمُشْتَرِي فِي الشِّرَاءِ فَاشْتَرَى فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

(۲۳۲۰۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ شفیع اگر خود مشتری کو خریدنے کی اجازت دے اور مشتری خرید لے تو پھر شفیع کو اُس پر قبضہ کرنے کا حق حاصل نہیں۔

(۲۳۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : لَهُ الشُّفْعَةُ لأَنَّ حَقَّهُ وَقَعَ بَعْدَ الْبَيْعِ.

(۲۳۲۰۸) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اُس کو شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوگا، کیونکہ اُس کا حق تو بیع ہونے کے بعد واقع ہوا ہے۔ (ثابت ہوا ہے)

(٤١٠) الرَّجُلُ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ

کوئی شخص کسی کو دراہم قرض دے

(٢٢٢٠٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا أَقْرَضَ الدَّرَاهِمَ أَنْ يَأْخُذَ خَيْرًا مِنْهَا.

(۲۳۲۰۹) حضرت ابوعثمان اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دراہم کسی کو قرض دے کر اُس سے بہتر وصول کرے۔

(٢٢٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حجاج ، عن عطاء ، قَالَ : كان ابن عمر يستقرض ، فإذا خرج عطاؤه أعطاه خيرًا منها.

(۲۳۲۱۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دراہم قرض لیتے تھے۔ پھر جب انکا وظیفہ (تنخواہ) نکلتی تو اس سے اچھے درہم بدلہ میں ادا کرتے۔

(٢٢٢١١) حَدَّثَنَا قَطَرِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ فَقُلْتُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، تَجِيءُ الْكِبَارُ وَلِي جَارَاتٌ وَلَهُنَّ عَطَاءٌ ، فَيَقْتَرِضْنَ مِنِّي ، وَنِيَّتِي فَضْلُ دِرْهَمِ الْعَطَاءِ عَلَى دِرْهَمِي ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۲۱۱) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید! میری کچھ پڑوسیاں ہیں۔ان کے کچھ وظائف مقرر ہیں۔ وہ مجھ سے قرض لیتی ہیں اور دیتے وقت میری نیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے درہم بوقت واپسی میری ان دراہم سے اچھے ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٢١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : قُلْتُ لِعَامِرٍ : الرَّجُلُ يَسْتَقْرِضُ ، فَإِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ أَعْطَانِي خَيْرًا مِنْهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَشْتَرِطْ أَوْ تُعْطِهِ ، الْتِمَاسَ ذَلِكَ.

(۲۳۲۱۲) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے فرمایا: کوئی شخص مجھ سے قرض لیتا ہے اور جب اُس کو ہدیہ ملتا ہے تو وہ اُس سے بہتر مجھے عطاء کرتا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو نے اس شرط کے ساتھ اُس کو نہ دیئے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٢١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا أَقْتَرَضْتَ شَيْئًا فَقَضَيْتَ أَفْضَلَ مِنْهُ فَلاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَكُنْ شَرْطٌ عِنْدَ الْقَرْضِ.

(۲۳۲۱۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب تم کچھ قرض لو تو اُس سے بہتر ادا کرو، اور اگر قرض کے وقت اِس کی شرط نہ لگائی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٢١٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ

فَيَأْخُذُ خَيْرًا مِنَ الَّذِي أَعْطَى ، فَقَالاَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۲۱۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی کو قرض دیتا ہے پھر جو دیئے ہیں اُن سے اچھے وصول کرتا ہے؟ فرمایا اگر اِس کی شرط نہ لگائی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٢١٥) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ : فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلاً عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَأَتَى بِعَشَرَةٍ وَدَانِقَيْنِ ، قَالَ : لاَ تَقْبَلْ ، قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ قَدْ طَابَتْ نَفْسُهُ ، قَالَ : وَهَلْ يَكُونُ الرِّبَا إِلاَّ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ.

(۲۳۲۱۵) حضرت الاوزاعی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو دس درہم قرض دیا وہ شخص قرض واپس کرتے وقت دس درہم اور دو دانق (درہم کا چھٹا حصہ) لے آیا، فرمایا: اُس کو قبول مت کرو، میں نے عرض کیا وہ خوش دلی سے دے رہا ہے، فرمایا کیا سود خوش دلی سے نہ ہوتا تھا؟!۔

(٢٣٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الْقَرْضَ وَيَنْوِي أَنْ يُقْضَى أَجْوَدَ مِنْهُ ، قَالَ : ذَلِكَ أَخْبَثُ.

(۲۳۲۱۶) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو قرض دے اور قرض دیتے وقت یہ نیت ہو کہ اِس سے بہتر مجھے ادا کیا جائے گا۔ فرمایا یہ بُری نیت ہے۔

(٢٣٢١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : اسْتَقْرَضَ رَجُلٌ مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ دَرَاهِم فَقَضَاهُ، فَقَالَ لَهُ: الرَّجُلُ: إِنِّي تَجَاوَزْتُ لَكَ مِنْ جَيِّدِ عَطَائِي ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ: مِثْلَ دَرَاهِمِي.

(۲۳۲۱۷) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے قرض مانگا تو آپ نے عطاء فرما دیا، اُس شخص نے عرض کیا: میں نے آپ کے لئے اپنی بخشش میں سے عمدہ اور بہتر دراہم بڑھائے ہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اِس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا میرے درہم کے مثل واپس کرو۔

(٢٣٢١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : اسْتَسْلَفَ مِنِّي ابْنُ عُمَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَضَانِي دَرَاهِمَ أَجْوَدَ مِنْ دَرَاهِمِي ، فَقَالَ : مَا كَانَ فِيهَا مِنْ فَضْلٍ ، فَهُوَ نَائِلٌ مِنِّي إِلَيْكَ ، أَتَقْبَلُهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ.

(۲۳۲۱۸) حضرت عطاء بن یعقوب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم قرض لیا، پھر مجھے میرے دراہم بہتر واپس کئے، اور فرمایا: اِس میں جو زائد ہیں وہ میری طرف سے آپ کے لئے عطیہ ہیں، کیا آپ قبول کریں گے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!

(٢٣٢١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيُعْطَى أَجْوَدَ مِنْهَا؟ قَالاَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَكُنْ نِيَّتُهُ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۳۲۱۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے کو قرض میں دراہم دیتا ہے، وہ اُس کو اُس سے بہتر اور عمدہ واپس کرتا ہے؟ فرمایا اگر اُس کی نیت نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۲۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عن الرَّجُلُ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيُعْطَى أَجْوَدَ مِنهَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ، أَوْ يَشْتَرِطْ.

(۲۳۲۲۰) حضرت عامر بھی یہی فرماتے ہیں کہ اگر اُس کی نیت نہ ہو اور اُس نے شرط نہ لگائی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالَ لَهُ : الْمُغِيرَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنِّي أُسَلِّفُ جِيرَانِي إِلَى الْعَطَاءِ فَيَقْضُونِي دَرَاهِمَ أَجْوَدَ مِنْ دَرَاهِمِي ، قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَشْتَرِطْ.

(۲۳۲۲۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نے اپنے پڑوسی کو قرض دیا ہے اُس نے میرے درہم سے عمدہ درہم کے ساتھ قرض کی ادائیگی کی؟ آپ نے فرمایا: اگر اس کی شرط نہ لگائی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤١١) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ

کوئی شخص دوسرے سے سامان خریدے

(۲۳۲۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِشَرْطٍ فَبَاعَهُ مُرَابَحَةً قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهُ ، فَإِنَّ الرِّبْحَ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ.

(۲۳۲۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو شخص شرط کے ساتھ کپڑا خریدے پھر اُس کا حق دار (مالک) نکلنے سے قبل ہی اُس کو مرابحۃً آگے فروخت کردے تو جتنا نفع ہے وہ کپڑے والے کو ملے گا۔

(۲۳۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى بَيْعًا بِشَرْطٍ فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ ، فَهُوَ لِلأَوَّلِ.

(۲۳۲۲۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شرط کے ساتھ مبیع خریدے پھر اُس کا حق دار نکلنے سے قبل ہی اُس کو فروخت کر دے تو اُس میں جو بھی نفع ہوا ہے وہ پہلے کے لئے ہوگا۔

(۲۳۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى بَيْعًا عَلَى أَنَّهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ ، فَقَدْ جَازَ بَيْعُهُ وَهُوَ لَهُ حِلٌّ.

(۲۳۲۲۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب خیار کے ساتھ بیع کی، پھر اُس کا صاحب (مالک) آنے سے پہلے ہی اُس کو آگے فروخت کر دیا، تو اُس کی بیع درست ہے اور یہ نفع اُس کے لئے حلال ہے۔

(۲۳۲۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ صَدِيقًا لِشُرَيْحٍ ، قَالَ : قُلْتُ

لِشُرَيْحٍ :آتِي السُّوقَ فَأَشْتَرِي الثَّوْبَ وَأَشْتَرِطُ أَنِّي فِيهِ بِالْخِيَارِ ، ثُمَّ أَنْطَلِقُ ، فَإِنْ بِعْتُهُ أَخَذْتُ الرِّبْحَ ، وَإِلاَّ رَدَدْتُهُ ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلْ.

(۲۳۲۲۵) حضرت عتبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے فرمایا کہ: میں بازار جاکر کپڑا خریدوں گا اور اس میں خیار شرط لگاؤں گا، پھر واپس آکر اُس کو فروخت کروں، اگر نفع ہو تو ٹھیک وگرنہ واپس کردوں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ فرمایا ایسا مت کرو۔

(۴۱۲) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ لَيْسَ لَهُ

کوئی شخص ایسی چیز کو فروخت کرے جس کا وہ مالک نہیں ہے

(۲۳۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ ، أَوْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ. (احمد ۵/ ۱۸۔ دار قطنی ۲۹)

(۲۳۲۲۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا سامان گم یا چوری ہو جائے، پھر وہ اپنا سامان کسی شخص کے قبضہ میں دیکھے تو مالک اُس کا زیادہ حق دار ہے، اور مشتری اپنے نقصان کے لئے بائع سے رجوع کرے گا۔

(۲۳۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَجَّارِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ كَانَ فِي يَدِهِ ثَوْبٌ ، فَأَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ علي :ادْفَعْ إِلَى هَذَا ثَوْبَهُ ، وَاتْبَعْ مَنِ اشْتَرَيْتَ مِنْهُ.

(۲۳۲۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے قبضہ میں کپڑا تھا، دوسرے شخص نے اُس پر گواہ قائم کردیئے کہ کپڑا اُس کا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اِس کا کپڑا اس کے سپرد کردے اور جس سے تو نے خریدا ہے اُس سے اپنا نقصان وصول کرلو۔

(۲۳۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ تَقْضِي فِيمَنْ بَاعَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ لِصَاحِبِهِ ، إِذَا طَلَبَهُ يُؤْخَذُ هَذَا بِالشَّرْوَى.

(۲۳۲۲۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات یہ فیصلہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص ایسی چیز فروخت کرے جس کا وہ مالک نہیں ہے تو اگر مالک طلب کرے تو وہ مالک کی ہوگی، اور یہ مشتری اُس کا مثل اُس سے لے گا۔

(۴۱۳) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ فِي الدَّارِ

کچھ لوگ اگر کسی ایک مکان میں شریک ہوں

(۲۳۲۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ فِي الدَّارِ ، فَاشْتَرَى بَعْضُهُمْ مِنْ

بَعْضٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِلآخَرِينَ شُفْعَةٌ.

(۲۳۲۲۹) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک گھر میں کئی لوگ شریک تھے، اُن میں سے بعض نے بعض سے وہ گھر خرید لیا، تو دوسرے شریکوں کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہے۔

(٢٣٢٣٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۲۳۰) حضرت حسن سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣١) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : ابْتَعْتُ أَنَا وَرَجُلٌ دَارًا ، وَلِرَجُلٍ سُدُسٌ وَلِلآخَرِ نِصْفٌ فَبَاعَ يَعْنِي صَاحِبِي آخُذُهُ أَنَا وَهُمْ جَمِيعًا ، أَوْ آخُذُهُ دُونَهُمْ ، قَالَ : لاَ ، بَلْ تَأْخُذُهُ دُونَهُمْ.

(۲۳۲۳۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے مل کر ایک مکان خریدا، میرے ساتھی کا اس میں چھٹا حصہ ہے۔ آدھا مکان دوسرے شخص کا ہے۔ میرے ساتھی نے اپنا حصہ بیچ دیا ہے۔ کیا ہم سب اس رقم میں سے حصہ لیں گے یا صرف میں لوں گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ صرف تم اس رقم میں سے حصہ لو گے۔

(٢٣٢٣٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عن طَاوُوسٍ قَالَ: هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ.

(۲۳۲۳۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ سب شریک اُس میں برابر ہیں۔

(٤١٤) فِي الرَّجُلِ يُرْهِنُ الرَّهن فَيَهْلِكُ

کوئی شخص رہن رکھوائے اور وہ ہلاک ہو جائے

(٢٣٢٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَجُلاً رَهَنَ رَجُلاً فَرَسًا فَنَفَقَ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُرْتَهِنِ : ذَهَبَ حَقُّكَ.

(ابوداؤد ۱۸۸۔ بیھقی ۴۱)

(۲۳۲۳۳) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے پاس گھوڑا رہن رکھوایا اور گھوڑا اُس کے ہاتھ میں ہلاک ہو گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتہن سے فرمایا: تیرا حق ضائع ہو گیا۔

(٢٣٢٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ : ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيهَا.

(۲۳۲۳۴) حضرت شریح فرماتے ہیں مرہونہ شے اپنی قیمت کے بقدر نقصان لے گئی (یعنی مقدار کم کر دی جائے گی)۔

(٢٣٢٣٥) حَدَّثَنَا علي بن مسهر ، عن الشيباني ، عن الشعبي ، عن شريح قَالَ : الرهن بما فيه.

(۲۳۲۳۵) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسماعيل ، عن الشعبي ، عن شريح قَالَ : ذهبت الرهان بما فيها.

(۲۳۲۳۶) حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۲۳۷) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۳۸) حضرت حسن سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنِ الرَّهْنِ إِذَا هَلَكَ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ :الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْعُرُوضُ يَتَرَادَّانِ ، وَالْحَيَوَانُ لاَ يَتَرَادَّانِ ، هُوَ مِنَ الأَوَّلِ.

(۲۳۲۳۹) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی نجیح سے دریافت کیا کہ رہن اگر ہلاک ہو جائے؟ تو فرمایا حضرت عطاء فرماتے ہیں: سونا و چاندی اور سامان واپس لوٹایا جائے گا۔ جبکہ حیوان نہیں لوٹایا جائے گا۔ یہ اوّل میں سے ہے۔

(٢٣٢٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّهْنُ بِأَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ، فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، فَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النُّقْصَانَ.

(۲۳۲۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر رہن اُس سے زیادہ ہو جس کے لئے رہن رکھوایا ہے تو وہ زیادہ میں امین ہے، اور اگر اُس سے کم ہو تو پھر اگر نقصان واپس کر دے تو بہتر ہے۔

(٢٣٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۴۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رہن کی قیمت کی بقدر کمی کی جائے گی۔

(٢٣٢٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۴۲) حضرت ابن سیرین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِدْرِيسُ الأَوْدِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَيْرة ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي الرَّهْنِ :يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رہن کے متعلق فرماتے ہیں کہ دونوں آپس میں زیادتی کو لوٹا لیں گے (یعنی جس کے پاس زائد رقم بچ جائے گی وہ دوسرے کو واپس کر دے گا)۔

(٢٣٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فِي الرَّهْنِ.

(۲۳۲۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ لأَنَّهُ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِمَّا رَهَنَ

بِهِ فَهَلَكَ رَدَّ الرَّاهِنُ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۵) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر رہن اُس چیز سے زیادہ ہو جس کے لئے رہن رکھوایا تھا اور وہ ہلاک ہوگئی تو وہ ضائع ہے کیونکہ زیادتی میں وہ امین ہے، اور اگر رہن والی چیز سے کم ہو اور پھر ہلاک ہو جائے تو راہن زیادتی واپس کرے گا۔

(۲۳۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ ، لأَنَّهُ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ، رَدَّ الرَّاهِنُ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۶) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : رَجُلٌ رَهَنَ مِئَةَ دِرْهَمٍ بمائتي درهم ، فَهَلَكَتِ الْمِئَةُ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أَحْسَنَ أَنْ يَتَرَادَّا فِي الْفَضْلِ.

(۲۳۲۴۷) حضرت شباک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے سو درہم رہن رکھوایا دو سو درہم کے بدلے، پھر سو درہم ہلاک ہوگئے۔ فرمایا: اگر زیادتی واپس لوٹائے تو بہتر ہے۔

(۲۳۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسماعيل ، عن عامر قَالَ : الرهن بما فيه.

(۲۳۲۴۸) حضرت عامر ؓ فرماتے ہیں مرہونہ چیز اس مال کے بدلہ میں ہو جائے گی جس کی وجہ سے رہن رکھی گئی ہے۔

(۲۳۲٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ : إِذَا كَانَ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ سَوَاءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۳۲۴۹) حضرت شریح سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے پوچھا کہ اگر کم یا زیادہ ہو تو برابر ہے؟ فرمایا: ہاں!۔

(۲۳۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُغْلَقُ الرَّهْنُ ، هُوَ لِمَنْ رَهَنَهُ ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

(عبدالرزاق ۱۵۰۳۳۔ ابن حبان ۵۹۳۴)

(۲۳۲۵۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرہونہ شے کو روک کر نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ اسی کا حق ہے جس نے اس کو رہن رکھوایا ہے۔ مرہونہ شے کی غنیمت (یعنی بڑھوتی اور نمو) بھی اسی کا ہے اور اس کا تاوان بھی اسی پر ہے۔

(۲۳۲٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ رَجُلاً رَهَنَ دَارًا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَل ، قَالَ الْمُرْتَهِنُ : دَارِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُغْلَقُ الرَّهْنُ.

(۲۳۲۵۱) حضرت معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک مدت مقررہ کے لئے گھر رہن رکھوایا، جب وقت

پورا ہوگیا تو مرتہن نے کہا یہ میرا گھر ہے۔ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رہن کو روک کر نہیں رکھا جا سکتا۔

(٢٣٢٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا زِلْنَا نَسْمَعُ ، أَنَّ الرَّهْنَ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ یہی سنا کہ رہن اور جو کچھ اس میں تھا وہ ضائع ہو جائیں گے۔

(٢٣٢٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا زِلْنَا نَسْمَعُ ، أَنَّ الرَّهْنَ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۳) حضرت عطاء سے مرہونہ چیز اس مال کے بدلہ میں ہو جائے گی جس کی وجہ سے رہن رکھی گئی ہے۔

(٢٣٢٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ، فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ رُدَّ عَلَيْهِ.

(۲۳۲۵۴) حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں اگر مرہونہ چیز کی قیمت اسی شے سے زیادہ ہے جس کے بدلہ میں اس کو رہن رکھا گیا ہے تو اس زیادتی میں وہ شخص (جس کے پاس رہن رکھی ہے) رہن سمجھا جائے گا اور اگر مرہونہ شے کی قیمت کم ہے تو باقی قیمت راہن اس شخص کو ادا کرے گا۔

(٢٣٢٥٥) حَدَّثَنَا عبد الوهاب بن عطاء ، عن ابن عون ، عن محمد بن سيرين ، قَالَ :الرهن بما فيه.

(۲۳۲۵۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رہن کی قیمت بقدر قرضہ کم کر دیا جائے گا۔

(٢٣٢٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ جَابَانَ ، قَالَ خَاصَمْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي خَاتَمِ ذَهَبٍ فَقَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۶) حضرت جابان فرماتے ہیں کہ میں سونے کی انگوٹھی کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آیا تو مرہونہ شے اس چیز کے بدلہ میں ہو جائے گی جس میں وہ رہن کے طور پر رکھی گئی۔

(٤١٥) فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ

والد اور بیٹے میں تفریق کرنا

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٢٣٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ حُسَيْنٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ قَدِمَ يَعْنِي مِنْ أَيْلَةَ ، فَاحْتَاجَ إِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ بَعْضَهُمْ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مِنْهُمْ تَبْكِي ، قَالَ :مَا شَأْنُ هَذِهِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ زَيْدًا بَاعَ وَلَدَهَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْدُدْهُ أَوِ اشْتَرِهِ.

(۲۳۲۵۷) حضرت عبداللہ بن الحسین اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ أیلہ سے واپس تشریف لائے تو انہیں کچھ سامان کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے بچوں میں سے ایک کو فروخت کر دیا جب حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو آپ نے ان میں سے ایک خاتون کو روتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اِس کو کیا ہوا ہے؟ آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت زید نے اِس کے بیٹے کو فروخت کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو واپس کرو۔ یا فرمایا کہ اس کو خرید لو۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : بَعَثَ مَعِی النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُلاَمَیْنِ سَبِیَّیْنِ مَمْلُوکَیْنِ أَبِیعُهُمَا ، فَلَمَّا أَتَیْتُهُ ، قَالَ : جَمَعْتَ أَوْ فَرَّقْتَ ؟ قُلْتُ : فَرَّقْتُ ، قَالَ : فَأَدْرِكْ أَدْرِكْ. (ترمذی ۱۲۸۴۔ ابوداؤد ۲۶۸۹)

(۲۳۲۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی بچوں کو بھیجا، تاکہ میں ان کو فروخت کر آؤں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا اکھٹے فروخت کیا ہے یا پھر الگ؟ میں نے عرض کیا کہ الگ، آپ نے فرمایا کہ ان کو پکڑو (یعنی واپس لے کر آؤ)۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ فَرُّوخَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ: أَنْ لاَ تُفَرِّقُوا بَيْنَ الأَخَوَيْنِ.

(۲۳۲۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: دو بھائیوں کے درمیان علیحدگی مت کرو، اکٹھے فروخت کرو، یا ایک ساتھ اپنے پاس رکھو۔

(۲۳۲۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ - وَرُبَّمَا قَالَ : عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُفَرِّقُوا بَيْنَ الأُمِّ وَوَلَدِهَا.

(۲۳۲۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاملوں کو تحریر فرمایا: باندی اور اُس کی اولاد کے درمیان تفریق مت کرو۔

(۲۳۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ عِقَالُ - أَوْ حَكِيمُ بْنُ عِقَال - قَالَ : كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى عِقَال : أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَة أَهْلِ بَيْتٍ يَرْفَعُهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَلاَ تَشْتَرِي لِي شَيْئًا تُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ.

(۲۳۲۶۱) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عقال کو لکھا کہ ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے سو غلام خرید کر مدینہ کی طرف اُن کو لے جاؤ، لیکن ان میں کوئی ایسا غلام مت خریدو جس میں اُس کے اور اُس کے والدین کے درمیان تفریق لازم آئے۔

(۲۳۲۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ غَزَا مَعَ أَبِي مُوسَى ، فَلَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ كَانَ لاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۲۶۲) حضرت حبیب بن شہاب سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں شریک تھے، جب مقام تُستر فتح ہوا، تو فروخت کرتے وقت عورتوں اور ان کے بچوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے تھے۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَبَلَةَ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ : كَانُوا يُفَرِّقُونَ بَيْنَ السَّبَايَا ، فَيَجِيءُ أَبُو أَيُّوبَ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمْ.

(۲۲۲۶۳) حضرت ابن جبلۃ القرشی سے مروی ہے کہ وہ لوگ قیدیوں کے درمیان تفریق کرتے تھے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُن سب غلاموں کو جمع فرما دیا۔

(۲۲۲۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَرِهُوا بَيْعَ الرَّقِيقِ مَخَافَةَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ الْوَلَدِ وَوَالِدِهِ وَبَيْنَ الإِخْوَةِ.

(۲۲۲۶۴) حضرت ابراہیم، بیٹے اور والد کے درمیان جدائی نہ ہو جائے یا بھائیوں کے مابین جدائی نہ ہو جائے۔ اِس ڈر کی وجہ سے غلاموں کی بیع ہی نہ کرتے تھے، (ناپسند کرتے تھے)

(۲۲۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أهل البيت جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. (ابن ماجه ۲۲۴۸۔ احمد ۳۸۹)

(۲۲۲۶۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بچہ لایا جاتا تو آپ تمام اہل بیت کو وہ بچہ دے دیتے تا کہ ان کے مابین تفریق نہ ہو۔

(۲۲۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُثْمَانُ إِلَى أَبِي أَنِ اشْتَرِ لِي مِئَةَ أَهْلِ بَيْتٍ وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَ وَالِدٍ وَوَلَدِهِ.

(۲۲۲۶۶) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عقال کو لکھا کہ ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے سو غلام خرید کر مدینہ کی طرف اُن کو لے جاؤ، لیکن ان میں کوئی ایسا غلام مت خریدو جس میں اُس کے اور اُس کے والدین کے درمیان تفریق لازم آئے۔

(۲۲۲٦٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ: أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُفَرَّقَا بَيْنَ الأَمَةِ وَوَلَدِهَا.

(۲۲۲۶۷) حضرت حسن اور حضرت محمد باندی اور اُس کی اولاد کے درمیان تفریق کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ، وَيَقُولُ: لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا أُوصِفَ، أَوْ أُوصِفَتْ.

(۲۲۲۶۸) حضرت حسن اِس کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اگر وہ بلوغ کی حد کو پہنچ جائے تو پھر تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲٦٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ طُلَيْقِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الأَمَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ. (ابن ماجه ۲۲۵۰۔ دارقطنی ۲۵۴)

(۲۲۲۶۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کرتے وقت باندی اور اُس کی اولاد میں تفریق کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٧٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَكُونُونَ لِلرَّجُلِ أَيَصْلُحُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ ذَلِكَ حَرَامًا ، وَلَكِنْ يُكْرَهُ عِنْدَهَا.

(٢٢٢٧٠) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھا اور اُن سے دریافت کیا کہ اگر ایک ہی گھر کے کچھ افراد کسی کے غلام ہوں تو کیا وہ فروخت کرتے وقت ان کے درمیان جدائی کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس کو حرام نہیں سمجھتا، لیکن ناپسندیدہ ہے۔

(٢٢٢٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْقَصَّافِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ وَأَنْ يَبِيعَ أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، وَلاَ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(٢٢٢٧١) حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت ریاح بن عبیدہ کو لکھا کہ شاہی غلاموں کو بیچ دو۔ لیکن ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے غلاموں کو اکٹھے بیچنا تا کہ ان میں تفریق نہ ہو جائے۔

(٢٢٢٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : أَلاَ تُفَرِّقُوا بَيْنَ السَّبَايَا وَأَوْلاَدِهِنَّ.

(٢٢٢٧٢) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان فروخت کرتے وقت جدائی مت کرو۔

(٢٢٢٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ ابْنًا لاِبْنِ عُمَرَ ، قَالَ لَهُ : تَكْرَهُ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الأَمَةِ وَبَيْنَ ابْنِهَا وَقَدْ فَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمِّي؟!.

(٢٢٢٧٣) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ابن عمر کے ایک بیٹے نے ان سے یہ شکایت کی کہ آپ بچہ اور اس کی والدہ کے مابین تفریق کو ناپسند سمجھتے ہیں جبکہ آپ نے میرے اور میری والدہ کے درمیان جدائی کر دی ہے۔

(٢٢٢٧٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَفَعَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِ السَّبْيُ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ : أَهْلَ الْبَيْتِ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(٢٢٢٧٤) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی بچے آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاندان کو اسی کے خاندان سے غلام اور بچے عطا فرماتے تا کہ ان میں تفریق نہ ہو۔

(٤١٦) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ وَفَعَلَهُ

جن حضرات نے اِس کی اجازت دی ہے

(٢٢٢٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ بَاعَ بِنْتَ جَارِيَةٍ لَهُ ، قَالَ مَنْصُورٌ : فَقُلْتُ لَهُ : أَلَيْسَ كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّفْرِيقَ ؟ قَالَ : بَلَى ! وَلَكِنْ أُمُّهَا رَضِيَتْ وَقَدْ وَضَعْتُهَا مَوْضِعًا.

(٢٢٢٧٥) حضرت ابراہیم نے اپنی باندی کی بیٹی کو فروخت کر دیا، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا ماں اور

بیٹی کے درمیان جدائیگی کو ناپسند نہیں کیا گیا؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا: لیکن اِس کی ماں راضی تھی ان سے، اس کی جگہ ایک اور بھی جن دی ہے۔

(٢٣٢٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَعَطَاءٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالُوا : لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ.

(۲۳۲۷۶) حضرت عامر، حضرت عطاء اور حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ماں اور اولاد کے درمیان فروخت کرتے وقت تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٢٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا أُوصِفَ ، أَوْ أُوصِفَتْ.
وَقَالَ وَكِيعٌ : السَّبْيُ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ ، فَأَمَّا الْمُوَلَّدَاتُ إِذَا اسْتَغْنَيْنَ عَنْ أُمَّهَاتِهِنَّ فَلَا بَأْسَ.

(۲۳۲۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بچے اگر حد بلوغ کو پہنچ گئے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ قیدیوں کے درمیان جدائی نہیں کریں گے، اور اگر بچے ماؤں سے بے نیاز ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٢٧٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ وَأَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبَايَا، فَأَمَّا الْمُوَلَّدُونَ فَلَا بَأْسَ.

(۲۳۲۷۸) حضرت عامر اور حضرت ابو جعفر قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کو ناپسند کرتے تھے، البتہ نومولود بچوں کے ساتھ ایسا کرنے میں حرج نہ سمجھے تھے۔

(٤١٧) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ فَيَغْلَطُ فِيهِ
کوئی شخص بیع کرے پھر اُس کو غلطی لگ جائے

(٢٣٢٧٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا غَلَتَ فِي الإِسْلَامِ يَعْنِي لَا غَلَطَ.

(۲۳۲۷۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں غلطی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یعنی فروخت کرنے کے بعد یہ کہنا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔

(٢٣٢٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لَا يُجِيزُ الْغَلَطَ.

(۲۳۲۸۰) حضرت ابن سیرین اس بیع کو نافذ نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٢٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ بَاعَ رَجُلًا ثَوْبًا فَقَالَ : غَلِطْتُ ، فَقَالَ : الشَّعْبِيُّ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، الْبَيْعُ خُدْعَةٌ ، وَقَالَ الْقَاسِمُ : يَرُدُّهُ.

(۲۳۲۸۱) حضرت عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کپڑا فروخت کیا پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، حضرت

شعبی نے فرمایا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ بیع دھوکے کا نام ہے اور حضرت قاسم نے فرمایا: گھڑا اس کو واپس کرے گا۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِعَشَرَةِ أَبْعِرَةٍ فَجَعَلَ يُعْطَى بِالْبَعِيرِ مِئَةً وَثَلاَثِينَ ، وَمِئَةً وَعِشْرِينَ ، فَيَأْبَى ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ النَّخَّاسِينَ فَقَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا مِنْكَ بِأَلْفٍ أَقْرَعَ ، فَبَاعَهَا ، فَلَمَّا حَسَبَ حِسَابَهَا نَدِمَ ! فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَأَجَازَ الْبَيْعَ وَقَالَ : الْبَيْعُ خُدْعَةٌ.

(۲۳۲۸۲) حضرت عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص کچھ اونٹ لے کر آیا، اُس کو ایک اونٹ کے ایک سو تیس، ایک سو بیس درہم دیئے گئے تو اس نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا، اس کے پاس نخاسین میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں تجھ سے ہزار کے بدلے سارے اونٹ خریدتا ہوں۔ اس دیہاتی نے اس کو فروخت کر دیا پھر بعد میں دیہاتی نے جب حساب لگایا تو بہت نادم ہوا اور اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ نے بیع کو نافذ فرمایا اور فرمایا بیع دھوکے کا نام ہے۔

(۴۱۸) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَزِيدُ لِمَنْ تَكُونُ زِيَادَتُهُ ؟

کوئی شخص کھانا خریدے اور وہ زیادہ نکل آئے تو زیادتی کس کی ہوگی؟

(۲۳۲۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونُ لَهُ زِيَادَتُهُ وَعَلَيْهِ نُقْصَانه. (ابن ماجه ۲۲۲۸۔ دار قطنی ۲۴)

(۲۳۲۸۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کھانے کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس میں دو صاع جاری نہ ہو جائیں۔ پھر زیادتی اور کمی دونوں مشتری کی ہی ہوں گی۔

(۲۳۲۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أشعث ، عن ابن سيرين ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونَ زِيَادَتُهُ لِمَنَ اشْتَرَى ، وَنُقْصَانُهُ عَلَى الْبَائِعِ.

(۲۳۲۸۴) حضرت عبیدہ سے مروی ہے کہ اس کھانے کی بیع سے منع فرمایا ہے کہ جس میں دو صاع رائج نہ ہو جائیں۔ زیادتی مشتری کے لئے اور نقصان بائع پر ہوگا۔

(۲۳۲۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَالْحَسَنِ : أَنَّهُمَا سُئِلاَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ أَيَبِيعُهُ بِكَيْلِهِ؟ فَقَالاَ : لاَ ، حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونُ لَهُ الزِّيَادَةُ وَعَلَيْهِ النُّقْصَانُ.

(۲۳۲۸۵) حضرت ابن سیرین اور حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کھانا خریدا ہے تو کیا وہ کیل کر کے اُس کو فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہو جائیں پھر زیادتی اور کمی دونوں مشتری کی ہی ہوں گی۔

(۲۳۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَزِيدُ ، فَقَالاَ :

إِنْ كَانَ غَلِطَ رَدَّهُ ، وَإِنْ كَانَ زِيَادَةً رَدَّهُ.

(۲۳۲۸۶) حضرت شعبی اور حضرت حکم سے مروی ہے کہ کوئی شخص کھانا خریدے پھر وہ زیادہ نکل آئے، فرمایا: اگر غلطی ہوگئی تھی تو واپس کردے، اگر زیادہ ہوا اس کو واپس کردے۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ : لَقَدْ بَعَثْنَا بِسَفِينَةٍ مِنَ الأَهْوَازِ إِلَى الْبَصْرَةِ فِيهَا ثَلاَثُونَ كُرًّا ، مَا هُوَ إِلاَّ فَضْلُ مَا بَيْنَ الْكَيْلَيْنِ.

(۲۳۲۸۷) حضرت مورق العجلی فرماتے ہیں کہ ہم نے اہواز سے بصرہ کی طرف کشتی بھیجی جس میں تیس کُرسامان تھا۔ اور وہ سامان صرف دو کیلوں کے مابین سے بچا ہوا سامان تھا (یعنی ایک کیل سے دوسرا کیل کرتے وقت جو بچ جائے یا گرجائے)۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ بِعْتَ طَعَامًا فَوَجَدْتَ زِيَادَةً فَلَكَ ، أَوْ نُقْصَانًا فَعَلَيْكَ.

(۲۳۲۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر آپ کھانے کی بیع کرو، پھر اگر وہ زیادہ نکلے تو زیادتی آپ کے لئے ہے اور اگر نقصان ہو تو وہ بائع پر ہے۔

(۴۱۹) الْحُرُّ يُقِرُّ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ

کوئی آزاد شخص اپنے اوپر غلام ہونے کا اقرار کرلے

(۲۳۲۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ ، فَهُوَ عَبْدٌ.

(۲۳۲۸۹) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر آزاد شخص غلام ہونے کا اقرار کرے تو وہ غلام شمار ہوگا۔

(۲۳۲۹۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّ حُرٌّ بِإِقْرَارِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ.

(۲۳۲۹۰) حضرت شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ آزاد شخص کا اپنے اوپر غلامیت کا اقرار کرنے سے وہ غلام نہیں ہوگا۔

(۲۳۲۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : كُنْتُ مَمْلُوكًا لِفُلاَن ، أَوْ كَانَ أَبِي مَمْلُوكًا لِفُلاَن ، أَوْ كَانَتْ أُمِّي مَمْلُوكَةً لِفُلاَن ، فَقَالَ فُلاَنٌ : أَنْتُمْ عَبِيدِي الْيَوْمَ ، قَالَ : إِذَا كَانُوا قَدْ جروا فِي الْعِتْقِ وَعُرِفَ أَنَّهُمْ مَوَالٍ ، لاَ يَكُونُونَ لِهَذَا مَمْلُوكِينَ لِلَّذِينَ يَدَّعُونَ إِلاَّ أَنْ يَجِيءَ بِشُهُودٍ عُدُولٍ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ مَمْلُوكُوه إِلَى الْيَوْمِ.

(۲۳۲۹۱) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص کہنے لگا کہ میں فلاں شخص کا غلام تھا، یا میرے والد فلاں کے غلام تھے یا میری والدہ فلاں کی باندی تھیں۔ وہ فلاں شخص کہنے لگا کہ تم آج میرے غلام ہو، فرمایا کہ جب وہ پہلے سے آزاد ہوں اور جان لیا جائے کہ وہ غلام ہیں تو وہ صرف دعویٰ کرنے سے غلام شمار نہ ہوں گے مگر یہ کہ وہ عادل گواہ لے آئیں۔ اور وہ گواہ گواہی دیں کہ یہ غلام ہیں۔

(٤٢٠) فِي الْمُتَفَاوِضَيْنِ يَلْحَقُ أَحَدَهُمَا الدَّيْنُ

شریکین میں سے اگر کسی ایک پر قرضہ آجائے

(٢٣٢٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: إِذَا لَحِقَ أَحَدَ الْمُتَفَاوِضَيْنِ دَيْنٌ ، فَهُوَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا.

(۲۳۲۹۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ شریکین میں سے کسی ایک پر قرضہ آجائے تو وہ دونوں پر لازم آئے گا۔

(٤٢١) مَنْ قَالَ الْكَفِيلُ غَارِمٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفیل ضامن ہوگا

(٢٣٢٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْكَفِيلُ غَارِمٌ.

(۲۳۲۹۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفیل ضامن ہوگا۔

(٢٣٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِشُرَيْحٍ : كَفِيلِي حِيلَ دُونَهُ ، وَمَالِي أُقْتُضِيَ مُسَمًّى ، وَمَالُ غَرِيمِي اُقْتُسِمَ دُونِي ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ الْكَفِيلُ مُخَيَّرًا فَالْكَفِيلُ غَارِمٌ ، وَإِنْ كَانَ مَالُكَ اُقْتُضِيَ مُسَمًّى فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ مَالُ غَرِيمِكَ اُقْتُسِمَ دُونَكَ فَهُوَ بِالْحِصَصِ.

(۲۳۲۹۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح سے عرض کیا: میرے کفیل نے میرے علاوہ حیلہ کیا، اور میرے مال کا فیصلہ کیا گیا اور میرے غریم کا مال میرے علاوہ تقسیم کردیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اگر کفیل مخیّر تھا تو وہ ضامن ہے، اور تو اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر تیرے غریم کا مال تیرے علاوہ تقسیم کردیا گیا تو وہ حصوں کے ساتھ ہوگا۔

(٢٣٢٩٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ فِي عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ : الدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ. يَعْنِي : الْكَفِيلَ.

(۲۳۲۹۵) حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرماتے ہوئے سنا کہ قرضہ کو بہر صورت اتارنا ضروری ہے اور کفیل ضامن ہے۔ (قرضے کی ادائیگی کرنے والا ہے۔)

(٤٢٢) فِي قَوْلِهِ (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا)

قرآن کی آیت ﴿فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرًا﴾ کا بیان

(٢٣٢٩٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُوسٍ : فِي قوله تعالى : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ

إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالاَ :مَالٌ وَأَمَانَةٌ.

(۲۳۲۹٦) حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ کے ارشاد ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ سے مراد مال اور امانت ہے۔

(٢٣٢٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَدَاؤُهُ وَمَالُهُ.

(۲۳۲۹۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس کا مال مراد ہے۔

(٢٣٢٩٨) حَدَّثَنَا ابْن أبي زائدة ووكيع ، عن ابن عون ، عن ابن سيرين ، عن عَبِيْدَةَ ، قَالَ :إذا صلى.

(۲۳۲۹۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب کہ وہ نماز پڑھے۔

(٢٣٢٩٩) حَدَّثَنَا ابْن أبي زائدة ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خَيْرُهُ :أَدَاؤُهُ وَمَالُهُ.

(۲۳۲۹۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس کا مال مراد ہے۔

(٢٣٣٠٠) حَدَّثَنَا ابْن إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى.

(۲۳۳۰۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب کہ وہ نماز پڑھے۔

(٢٣٣٠١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ : دِينًا وَأَمَانَةً.

(۲۳۳۰۱) حضرت حسن فرماتے ہیں خیرًا سے مراد دین اور امانت ہے۔

(٢٣٣٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبي خالد ، عن أبي صالح ، قَالَ :أداء وأمانة.

(۲۳۳۰۲) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ادا اور امانت مراد ہے۔

(٢٣٣٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَالاً.

(۲۳۳۰۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مال مراد ہے۔

(٢٣٣٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صِدْقًا وَوَفَاءً.

(۲۳۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خیرًا سے صدق و وفا مراد ہے۔

(٢٣٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَالاً.

(۲۳۳۰۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس سے مال مراد ہے۔

(٢٣٣٠٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :الْخَيْرُ :الْمَالُ.

(۲۳۳۰٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں خیرًا سے مراد مال ہے۔

(٢٣٣.٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ : كَائِنَةً أَخْلاَقُهُمْ مَا كَانَتْ.

(۲۳۳۰۷) حضرت مجاہد اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے اخلاق جیسے بھی ہوں۔

(٢٣٣.٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ :الْخَيْرُ :الْقُرْآنُ وَالإِسْلاَمُ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ :الإِسْلاَمُ وَالْغِنَى.

(۲۳۳۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں خیرًا سے مراد قرآن اور اسلام ہے۔ اور حضرت سعید بن ابو الحسن فرماتے ہیں کہ اس سے اسلام اور غنٰی مراد ہے۔

(٤٢٣) فِي الرَّجُلِ يَكْفُلُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ

کوئی شخص بغیر اجازت کفیل بن جائے

(٢٣٣.٩) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَنْ كَفَلَ عَنْ رَجُلٍ بِكَفَالَةٍ ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِهَا فَأَدَّاهَا عَنْهُ فَلَيْسَ لِلْمَكْفُولِ عَنْهُ شَيْءٌ ، إِنَّمَا هِيَ حَمَالَةٌ تَحَمَّلَهَا.

(۲۳۳۰۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت و حکم کفیل بن جائے اور مکفول کی طرف سے ادائیگی کر دے تو مکفول پر کچھ لازم نہیں ہے۔ وہ تو بوجھ اٹھانے والا ہے جو اس نے اٹھایا ہے۔

(٤٢٤) فِيمَنْ لاَ تَجُوزُ لَهُ الشَّهَادَةُ

جس کی گواہی قبول نہیں ہے

(٢٣٣١.) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ :أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى حَتَّى انْتَهَى إِلَى الثَّنِيَّةِ :أَلاَ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَلاَ ظَنِينٍ ، وَإِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۳۳۱۰) حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے منادی کو ندا لگانے کا حکم فرمایا۔ اُس نے لوگوں کو آواز دی یہاں تک کہ ثنیۃ کی طرف پہنچے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! آگاہ رہو مدمقابل اور مشکوک کی گواہی قابلِ قبول نہیں، اور بے شک قسم تو مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(٢٣٣١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَرُدُّ شَهَادَةَ سِتَّةٍ :الْخَصْمِ ، وَالْمُرِيبِ ، وَدَافِعِ الْمَغْرَمِ ، وَالشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَالأَجِيرِ لِمَنِ اسْتَأْجَرَهُ ، وَالْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ.

(۲۳۳۱۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں چھ آدمیوں کی گواہی کو رد کرتا ہوں۔ خصم کی، شکّی کی، اور ایسے آدمی کی کہ جس نے تاوان دینا ہو۔ شریک کی شریک کے حق میں، اجیر کی مستاجر کے حق میں اور غلام کی آقا کے حق میں۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ فِي الطَّلاَقِ شَهَادَةُ ظَنِينٍ ، وَلاَ مُتَّهَمٍ.

(۲۳۳۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ طلاق کے معاملہ میں شکّی (نا قابل اعتبار) اور متہم بالکذب کی گواہی جائز نہیں ہے۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : لاَ أُجِيزُ شَهَادَةَ : خَصْمٍ ، وَلاَ مُرِيبٍ ، وَلاَ دَافِعِ مَغْرَمٍ ، وَلاَ الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَلاَ الأَجِيرِ لِمَنِ اسْتَأْجَرَهُ ، وَلاَ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ.

(۲۳۳۱۳) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں چھ آدمیوں کی گواہی کو رد کرتا ہوں۔ خصم کی، شکّی کی، ایسے شخص کی کہ جس نے تاوان دینا ہو۔ شریک کی شریک کے حق میں، اجیر کی مستاجر کے حق میں اور غلام کی آقا کے حق میں۔

(٤٢٥) فِي شَهَادَةِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ

بیٹے کی باپ کے حق میں گواہی

(۲۳۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الابْنِ لأَبِيهِ ، وَلاَ الأَبِ لابْنِهِ ، وَلاَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَلاَ الزَّوْجِ لامْرَأَتِهِ.

(۲۳۳۱۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیٹے کی باپ کے حق، میں باپ کی بیٹے کے حق میں، بیوی کی شوہر کے حق میں اور شوہر کی بیوی کے حق میں گواہی قبول نہیں۔

(۲۳۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ ، وَلاَ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ ، وَلاَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَلاَ الزَّوْجِ لامْرَأَتِهِ ، وَلاَ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ ، وَلاَ السَّيِّدِ لِعَبْدِهِ ، وَلاَ الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَلاَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا لِصَاحِبِهِ.

(۲۳۳۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ والد کی گواہی بیٹے کے حق میں، بیٹے کی گواہی والد کے حق میں، عورت کی شوہر کے حق میں، خاوند کی بیوی کے حق میں، غلام کی آقا کے حق میں، آقا کی غلام کے حق میں، شریک کی گواہی شریک کے حق میں اور اسی طرح ہر ساتھی کی اپنے ساتھی کے حق میں گواہی قبول نہیں۔

(۲۳۳۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لأَبِيهِ ، وَلاَ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَكَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لابْنِهِ ، وَشَهَادَةَ الرَّجُلِ لامْرَأَتِهِ.

(۲۳۳۱۶) حضرت عامر بیٹے کی گواہی والد کے حق میں جائز نہ سمجھتے تھے۔ بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں جائز نہ سمجھتے تھے۔ والد کی گواہی بیٹے کے حق میں جائز قبول سمجھتے تھے۔ اور خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ لابْنِهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الابْنِ لأَبِيهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الزَّوْجِ لِزَوْجَتِهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الزَّوْجَةِ لِزَوْجِهَا.

(٢٣٣١٧) حضرت حسن فرماتے ہیں والد کی گواہی بیٹے کے حق میں، اور بیٹے کی گواہی والد کے حق میں، اور خاوند کی گواہی بیٹے کے حق میں، اور بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں قبول نہیں۔

(٢٣٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ زَوْجٍ لامْرَأَتِهِ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ زَوْجٌ ، فَقَالَ :وَمَنْ يَشْهَدُ لِلْمَرْأَةِ إِلاَّ زَوْجُهَا.

(٢٣٣١٨) حضرت شبیب فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرمائی، آپ کو کہا گیا کہ یہ تو اُس کا خاوند ہے، آپ نے فرمایا: بیوی کے حق میں اس کے خاوند کے علاوہ اور کون گواہی دے گا۔

(٢٣٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يُجِيزُ شَهَادَةَ الزَّوْجِ لامْرَأَتِهِ ، وَلاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا.

(٢٣٣١٩) حضرت ابن ابی لیلی خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرماتے تھے، اور بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں قبول نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي جناب ، عن عون ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَبٍ وَزَوْجٍ.

(٢٣٣٢٠) حضرت شریح والد اور خاوند کی گواہی قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :شَهِدْتُ لأَبِي عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَأَجَازَ شَهَادَتِي.

(٢٣٣٢١) حضرت سلیمان بن ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر بن حزم کے پاس اپنے والد کی گواہی دی، انہوں نے میری گواہی کو قبول فرمالیا۔

(٤٢٦) شَهَادَةُ أَهْلِ الشِّرْكِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

مشرکین کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا

(٢٣٣٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوسِيٍّ عَلَى يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ.

(٢٣٣٢٢) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجوسی کی یہودی اور نصرانی کے خلاف گواہی قبول کی۔

(٢٣٣٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۳) حضرت شریح اہل کتاب میں سے بعض کی گواہی بعض پر قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ يَهُودِيٍّ عَلَى نَصْرَانِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلَى يَهُودِيٍّ.

(۲۳۳۲۴) حضرت عامر نے یہودی کی نصرانی پر اور نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول فرمائی۔

(٢٣٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُكَيْرٍ السُّلَمِيُّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ بِخِفَافِهِمْ نَقْعٌ.

(۲۳۳۲۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے مشرکوں میں سے بعض کے قدموں پر غبار دیکھ کر اُن کی گواہی قبول فرمائی۔

(٢٣٣٢٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا عَنْ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : تَجُوزُ.

(۲۳۳۲۶) حضرت ابراہیم الصائغ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے اہل کتاب میں بعض کی بعض کے حق میں گواہی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا جائز ہے۔

(٢٣٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ حَمَّادًا؟ فَقَالَ: أَهْلُ الشِّرْكِ جَمِيعًا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۷) حضرت حماد سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: مشرکوں میں سے بعض کی گواہی بعض پر قابل قبول ہے۔

(٢٣٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ ، تَجُوزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ. قَالَ : وَقَالَ وَكِيعٌ : وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(۲۳۳۲۸) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اسلام ایک مذہب ہے، اور کفر پورا ایک ملت و مذہب ہے۔ ان میں سے بعض کی گواہی بعض پر قبول ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم اسی طرح کہتے ہیں۔

(٤٢٧) مَنْ قَالَ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ إِلَّا عَلَى مِلَّتِهَا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ملتوں (مذہب) کا اختلاف ہو تو گواہی قابلِ قبول نہیں

(٢٣٣٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ لاَ تجوز شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۹) حضرت حسن فرماتے تھے کہ جب مذہب کا اختلاف ہو تو پھر بعض کی گواہی بعض کے حق میں قبول نہیں۔

(٢٣٣٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَلاَ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ، وَلاَ مِلَّةٍ عَلَى غَيْرِ مِلَّتِهَا إلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

(٢٣٣٣٠) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ یہودی کی نصرانی پر نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول نہیں، اور مسلمانوں کے علاوہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہیں۔

(٢٣٣٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

(٢٣٣٣١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے علاوہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والوں پر گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

(٢٣٣٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وحماد، قَالا: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(٢٣٣٣٢) حضرت زہری اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے بعض کی بعض پر گواہی قبول نہیں۔

(٢٣٣٣٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(٢٣٣٣٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرکین کی ایک دوسرے پر گواہی نا قابل قبول ہے۔

(٢٣٣٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ والْحَسَنِ ، قَالُوا : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ مِلَّةٍ إلاَّ عَلَى أَهْلِ مِلَّتِهَا : الْيَهُودِيُّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ، وَالنَّصْرَانِيُّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ.

(٢٣٣٣٤) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہیں۔ یہودی کی یہودی پر اور نصرانی کی نصرانی پر قبول ہے۔

(٢٣٣٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْبَلُ شَهَادَةَ مِلَّةٍ عَلَى غَيْرِهِمْ.

(٢٣٣٣٥) حضرت ضحاک ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ شَهَادَةِ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ؟ فَقَالَ : الْحَكَمُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ دِينٍ عَلَى أهل دِينٍ.

(٢٣٣٣٦) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ یہودی کی نصرانی اور نصرانی کی یہودی پر گواہی کا کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا: ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہیں۔

(٢٣٣٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

قَالَ وَكِيعٌ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَلاَ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ.

(عبدالرزاق ١٥٥٢٥۔ بیہقی ١٦٣)

(۲۳۳۳۷) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مذہب والوں کی دوسرے مذہب والوں پر گواہی قبول نہیں سوائے مسلمانوں کے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ یہودی کی نصرانی پر اور نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٤٢٨) فِي شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

اہل کتاب کی ایک دوسرے پر گواہی

(٢٣٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تجوز شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۲۳۳۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں مسلمانوں کے حق میں اہل کتاب کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا جائز ہے (صحیح ہے)۔

(٢٣٣٣٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۳۹) حضرت شعبی سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ مسلمانوں کے حق میں اہل کتاب کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا جائز ہے۔

(٤٢٩) فِي الْعَبْدِ يَكْفُلُ

غلام کی کفالت کا بیان

(٢٣٣٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبَّاسٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ. وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالاَ :لاَ كَفَالَةَ لِلْعَبْدِ.

(۲۳۳۴۰) حضرت جابر اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے کفالت نہیں ہے۔

(٤٣٠) فِي شَهَادَةِ الأَقْطَعِ

جس کے ہاتھ حد میں کٹے ہوں اُس کی گواہی کا بیان

(٢٣٣٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ سَرَقَ بَعِيرًا فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. قَالَ :وَكَانَتْ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ. (ابوداؤد ۳۹۵)

(۲۳۳۴۱) حضرت حسن سے مروی ہے کہ قریش کے ایک شخص نے چوری کی تو حضور اقدس ﷺ نے اُس کے ہاتھ کٹوا دیئے، اور اُس کی گواہی قبول کرتے تھے۔

(٢٣٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ أَقْطَعُ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا.

فَقَالَ شُرَيْحٌ : نُجِيزُ شَهَادَةَ صَاحِبِ كُلِّ حَدٍّ إذَا كَانَ يَوْمَ يَشْهَدُ عَدْلاً إلاَّ الْقَاذِفَ ، فَإِنَّ تَوْبَتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۳۳۴۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کی خدمت میں ایک ہاتھ کٹے نے گواہی دی، اُس شخص کی اچھائی اور نیکی کی تعریف کی گئی، حضرت شریح نے فرمایا: ہم ہر اُس شخص کی گواہی قبول کرتے ہیں جس پر حد لگی ہو جبکہ وہ گواہی کے دن عادل ہو، سوائے محدود فی القذف کے کیونکہ اُس کی توبہ اللہ اور اُس کے درمیان ایک معاملہ ہے۔

(٢٣٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَقْطَعَ.

(۲۳۳۴۳) حضرت شریح بھی مقطوع الید کی گواہی کو قبول فرماتے۔

(٤٣١) فِي الصُّلْحِ بَيْنَ الْخُصُومِ

دو خصموں کے درمیان صلح کا بیان

(٢٣٣٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي بَعْضِ الأَمْرِ ، وَقَالَ وَكِيعٌ : فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : إنَّهُ لَجَوْرٌ ، وَلَوْلا أَنَّهُ صُلْحٌ لَرَدَدْتُهُ.

(۲۳۳۴۴) حضرت عامر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں پیش کیا گیا، حضرت وکیع نے فرمایا کسی چیز کے متعلق، فرمایا یہ ظلم ہے اگر یہ صلح نہ ہوتی تو میں اِس کو رد کر دیتا۔

(٢٣٣٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ صُولِحَتْ عَلَى ثُمُنِهَا ، وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهَا مَا تَرَكَ زَوْجُهَا ، فَتِلْكَ الرِّيبَةُ كُلُّهَا.

(۲۳۳۴۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جو عورت بھی ثمن پر صلح کرے اور اُس کو بیان نہ کیا جائے کہ اُس کے خاوند نے کیا چھوڑا ہے یہ سراسر دھوکا ہے۔

(٢٣٣٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَا شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَمَرَ بِصُلْحٍ إلاَّ مَرَّةً ، وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ اسْتَوْدَعَ امْرَأَةً ثَمَانِينَ دِرْهَمًا فَحَوَّلَتْ مَتَاعَهَا ، فَضَاعَتِ الدَّرَاهِمُ ، فَخَاصَمَهَا إلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : أَتَتَّهِمُهَا؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : إنْ شِئْتَ أَخَذْتَ خَمْسِينَ.

(۲۳۳۴۶) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی شریح نے کو میں نے صرف ایک مرتبہ صلح کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، وہ یوں ہوا کہ ایک شخص نے خاتون کے پاس اسّی درہم امانت رکھوائے، بعد میں خاتون نے اپنے سامان کو الٹ پلٹ کیا۔ خاتون سے وہ دراھم ضائع ہو گئے۔ پس وہ جھگڑا حضرت شریح کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ پھر کیا تو اس پر تہمت لگانا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو پچاس درہم وصول کر لے۔

(٢٣٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ رُبَّمَا أَتَاهُ الْقَوْمُ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي الشَّيْءِ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَاصْطَلِحُوا.

(۲۳۳۴۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ کے پاس بعض اوقات لوگ جھگڑا لے کر آتے تو آپ فرماتے کہ جاؤ چلے جاؤ اور صلح کرلو۔

(٢٣٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ: رُبَّمَا أَتَى شُرَيْحًا الْقَوْمُ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا إِلَى عَبِيدَةَ.

(۲۳۳۴۸) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ بعض اوقات حضرت شریح کے پاس لوگ جھگڑا لے کر حاضر ہوتے تو آپ فرماتے عَبیدہ کے پاس چلے جاؤ۔

(٢٣٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَزْهَرَ الْعَطَّارِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ عُمَرُ: رُدُّوا الْخُصُومَ حَتَّى يَصْطَلِحُوا، فَإِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ يُورِثُ بَيْنَ الْقَوْمِ الضَّغَائِنَ.

(۲۳۳۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جھگڑنے والوں کو واپس کر دو تا کہ وہ صلح کرلیں، بے شک فیصلہ کرنے سے جھگڑنے والوں میں کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(٢٣٣٥٠) حَدَّثَنَا وكيع، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَاضِيًا، فَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ فِي دِينَارٍ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا، وَأَعْطَى الآخَرَ دِينَارًا مِنْ عِنْدِهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَعَزَلَهُ.

(۲۳۳۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قاضی بھیجا اُس کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے، اُس نے اُن میں سے ایک کو عطا کر دیا اور دوسرے کو اپنی طرف سے ایک دینار عطاء کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس کو معزول کر دیا۔

(٤٣٢) مَنْ قَالَ إِذَا رَضِيَ الْخَصْمَانِ بِقَوْلِ رَجُلٍ جَازَ عَلَيْهِمَا

اگر جھگڑنے والے کسی ایک کی بات پر راضی ہو جائیں

(٢٣٣٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا رَضِيَ الْخَصْمَانِ بِقَوْلِ رَجُلٍ جَازَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ.

(۲۳۳۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر جھگڑنے والے کسی ایک شخص کی بات پر راضی ہو جائیں تو اُن پر اُس کی بات پر عمل کرنا جائز ہے۔

(٢٣٣٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى عَبِيدَةَ، فَقَالَ: تُؤَمِّرَانِي عَلَيْكُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَضَى بَيْنَهُمَا.

(۲۳۳۵۲) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے حضرت عَبیدہ کے پاس آئے، آپ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم دونوں مجھے اپنا حکم اور فیصل تسلیم کرتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے اُن دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔

(٤٣٣) فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ وَتَغْيِيرِهَا

دراہم کو تبدیل کرنا اور توڑنا

(٢٣٣٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ غَيْلَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لَوْ غَيَّرْتَ هَذِهِ الدَّرَاهِمَ فَإِنَّهَا تَقَعُ فِي يَدِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْجُنُبِ وَالْمَجُوسِيِّ ، قَالَ : أَرَدْتَ أَنْ تَحْتَجَّ عَلَيْنَا الأُمَمُ ، تُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ تَوْحِيدَ رَبِّنَا وَاسْمَ نَبِيِّنَا؟!.

(۲۳۳۵۳) حضرت غیلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا کہ اگر ان دراہم کو تبدیل کر دیا جائے تو بہتر ہے، کیونکہ یہ یہودی، عیسائی، ناپاک شخص اور مجوسی کے ہاتھوں میں جاتا ہے اُن کے ہاتھ لگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا آپ چاہتے ہو کہ دوسرے مذہب والے تم پر اعتراض کریں؟ کیا تم چاہتے ہو کہ رب کی توحید اور اپنے نبی ﷺ کا نام تبدیل کر دیں؟

(٢٣٣٥٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاء ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةِ بَيْنَهُمْ إِلاَّ مِنْ بَأْسٍ.

(ابو داؤد ۳۴۴۳۔ حاکم ۳۱)

(۲۳۳۵۴) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مسلمانوں کے سکہ (دراہم) کو فاسد کرنے سے منع فرمایا جو اُن کے درمیان رائج ہے مگر یہ کہ مسلمانوں کی کوئی حاجت یا مصلحت ہو تو اور بات ہے۔

(٢٣٣٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَثِمَ النَّاسُ فِي ضربهم الدَّرَاهِمِ الْبِيضِ.

(۲۳۳۵۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ لوگ سفید دراہم کو توڑ کر (فاسد کر کے) گنہگار ہوئے۔

(٤٣٤) فِي إِنْفَاقِ الدِّرْهَمِ الزَّيْفِ

کھوٹے سکّوں کو خرچ کرنے کا بیان

(٢٣٣٥٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب : مَنْ زَافَتْ عَلَيْهِ وَرِقُهُ فَلَا يُحَالِفُ النَّاسَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ ، وَلَكِنْ لِيَخْرُجْ بِهَا إِلَى السُّوقِ فَلْيَقُلْ : مَنْ يَبِيعُنِي بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ الزُّيُوفِ سَحْقَ ثَوْبٍ ، أَوْ حَاجَةً مِنْ حَاجَتِهِ.

(۲۳۳۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کھوٹے سکّے آئیں تو اُس کو لوگوں کو یوں کہہ کر قسم نہیں دینی چاہیئے کہ

یہ ٹھیک ہیں۔ اُس کو چاہیئے کہ ان کو بازار میں لے جائے اور یوں کہے کہ کون مجھے اِن کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا کپڑا دے گا، یا کوئی حاجت کی چیز مجھے فروخت کرے گا۔

(٢٣٣٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ السَّمَّانِينَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا كَانَ لأَحَدِكُمْ دَرَاهِم لاَ تُنْفَقُ عَنْهُ فَلْيَبْتَعْ بِهَا ذَهَبًا ، وَلْيَبْتَعْ بِالذَّهَبِ مَا يُنْفَقُ عَنْهُ.

(٢٣٣٥٧) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس کھوٹے سکے ہوں تو ان سے سونا خرید لے، اور پھر سونے سے وہ کوئی ایسی شے خرید لے کہ جس میں سے خرچ بھی کر سکے۔

(٢٣٣٥٨) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : بَاعَ ابْنُ مَسْعُودٍ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ مَرَّةً ، ثُمَّ لَقِيَ عُمَرَ فَلَمْ يَعُدْ لِذَلِكَ.

(٢٣٣٥٨) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بیت المال کے کھوٹے دراہم کو فروخت کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

(٢٣٣٥٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَبْدَ اللهِ أَنْ يَبِيعَ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ.

(٢٣٣٥٩) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیت المال کے کھوٹے سکے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

(٢٣٣٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حُوطٍ الْعُبْدِيِّ ، قَالَ : جَعَلَنِي عَبْدُ اللهِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ ، فَكُنْتُ إِذَا مَرَّ بِي دِرْهَمٌ زَيْفٌ كسرته.

(٢٣٣٦٠) حضرت حوط فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیت المال پر مقرر فرمایا: جب بھی میرے پاس کھوٹے سکے آتے میں اُن کو توڑ دیتا۔

(٢٣٣٦١) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن منصور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عن ميمون بن أبى شبيب : أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَرَّ بِهِ دِرْهَمٌ زَيْفٌ كَسَرَهُ ، وَيَقُولُ : لاَ يُغَرُّ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

(٢٣٣٦١) حضرت میمون بن ابی شبیب کے پاس جب ایک مرتبہ کھوٹا سکہ آیا تو انہوں نے اُس کو توڑ دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دیا جائے گا۔

(٢٣٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَشْتَرِى بِالدِّرْهَمِ الزَّيْفِ وَأُبَيِّنُهُ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(٢٣٣٦٢) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں کھوٹے سکوں کے بدلے کوئی چیز خریدتا ہوں لیکن بتا دیتا ہوں کہ یہ سکے کھوٹے ہیں؟ فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ أَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَيْفٌ فَقَالَ :مَنْ يَبِيعُنِي عِنَباً طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ ؟! فَاشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ.

(۲۳۳۶۳) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن محرز کو دیکھا کہ آپ بازار میں تشریف لائے اور اُن کے پاس کھوٹے سکے تھے۔ اور فرمایا: کون مجھے پاک انگور خبیث (کھوٹے) درہم کے بدلے دے گا؟ پھر آپ نے خریدا اور اُس پر گواہی قائم نہ فرمائی۔

(٢٣٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :يَا أَبَا سَعِيدٍ يَجْتَمِعُ عِنْدِي الدَّرَاهِمُ النُّحَاسُ فَأَبِيعُهَا وَأُبَيِّنُهَا ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۲۳۳۶۴) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ اے ابوسعید میرے پاس پیتل کے کچھ دراہم ہیں۔ میں اُن کو بیچتا ہوں اور بتا بھی دیتا ہوں کہ یہ کھوٹے ہیں فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٣٦٥) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :أَنَّهُ كَانَ إذَا وَقَعَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ زَيْفٌ كَسَرَهُ وَقَالَ :مَا يَحِلُّ أَنْ يُغَرَّ بِهِ مُسْلِمٌ.

(۲۳۳۶۵) حضرت جابر بن زید کے پاس اگر کھوٹے سکے آتے تو اُن کو توڑ دیا کرتے اور فرماتے کہ کسی مسلمان کو دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

(٢٣٣٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ :أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَرِنِيهِ، فَأَعْطَانِيهِ ، وَقَالَ :لَوْ كَانَ رَدِيئًا لَمْ أُعْطِكَهُ.

(۲۳۳۶۶) حضرت سعید بن جبیر کے ہاتھ میں دراہم تھے، میں نے عرض کیا (یعقوب) مجھے دکھلایئے، آپ نے مجھے دے دیئے اور فرمایا اگر کھوٹے ہوتے تو تمہیں نہ دیتا۔

(٤٣٥) فِي رَجُلٍ يَرْكَبُهُ الدَّيْنُ

کسی شخص پر دین آجائے

(٢٣٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ دَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَأَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِهِ لِغُرَمَائِهِ.

(۲۳۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر دین آ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے مال میں سے قرض خواہوں کے لئے مال نکالا۔

(٢٣٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَ يَبِيعُ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۲۳۳۶۸) حضرت شریح ازار کے اوپر جو کچھ ہوتا اُس کو فروخت فرماتے تھے۔

(٢٣٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دِلاَفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُغَالِي بِالرَّوَاحِلِ ، وَيَسْبِقُ الْحَاجَّ ، حَتَّى أَفْلَسَ ، قَالَ : فَخَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الأُسَيْفِعَ أُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ أَمَانَتِهِ وَدِينِهِ أَنْ ، يُقَالَ : سَبَقَ الْحَاجَّ ، فَادَّانَ مُعْرِضًا ، فَأَصْبَحَ قَدْ دِينَ بِهِ ، فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلْيَأْتِنَا حَتَّى نُقَسِّمَ مَالَهُ بَيْنَهُمْ. (مالك ٨)

(٢٣٣٦٩) حضرت بلال بن حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص مہنگی سواریاں استعمال کرتا تھا اور حاجیوں سے آگے نکل کر چلا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ غریب ہوگیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا کہ امابعد بے شک قبیلہ جہینہ کا اسیفع نامی شخص اپنے دیندار اور امانت دار ہونے کے لیے صرف اسی پر خوش تھا کہ اس کو سابق الحاج (یعنی حاجیوں میں سبقت کرنے والا کہا جاتا ہے) کہا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مقروض بن کر لوٹا ہے اور اب وہ اس وجہ سے غلام بن چکا ہے۔ جس کسی نے بھی اس سے اپنا ادھار لینا ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کا مال ان قرض خواہوں میں تقسیم کر دیں گے۔

(٢٣٣٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لاَ يَبِيعُ خَادِمَ الرَّجُلِ ، وَلاَ مَسْكَنَهُ فِي الدَّيْنِ.

(٢٣٣٧٠) حضرت عمر بن عبد العزیز کسی آدمی کے غلام اور اس کے گھر کو قرضے کے بدلے میں نہیں بیچتے تھے۔

(٢٣٣٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ فَلَّسَ رَجُلاً وَآجَرَهُ.

(٢٣٣٧١) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک شخص کو مفلس قرار دیا کرائے کے کام پر لگا دیا۔

(٢٣٣٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَلَّسَ رَجُلاً جَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ غُرَمَائِهِ.

(٢٣٣٧٢) حضرت شریح کے سامنے جب کوئی مفلس ہوتا تو آپ جو باقی بچا ہوتا اُس کو قرض خواہوں میں تقسیم فرما دیتے۔

(٤٣٦) فِي السَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے ریشم میں سلم کرنے کی اجازت دی ہے

(٢٣٣٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأعمش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بأس به.

(٢٣٣٧٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٣٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَطَاوُوسٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ.

قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : نَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۳۳۷۴) حضرت مجاہد، محمد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ریشم میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الفَزَعِ بْنِ عُفَيقٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :مَا تَقُولُ فِي السَّرَقِ ؟ قَالَ: وَمَا السَّرَقُ ؟ قُلْتُ :الْحَرِيرُ ، أَوْ شُقَقُ الْحَرِيرِ ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، إِنَّكُمْ تُسَمُّونَ أَسْمَاءً مُنْكَرَةً ، أَوَلاَ تَقُولُ :شُقَقُ الْحَرِيرِ ؟! قُلْتُ :فَإِنَّ لَهُ فِي السُّوقِ سِعْرًا نَشْتَرِيهِ بِسِعْرٍ ، وَنَبِيعُهُ إِلَى الْعَطَاءِ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَيْتَهُ وَقَبَضْتَهُ فَبِعْهُ كَيْفَ شِئْتَ.

(۲۳۳۷۵) حضرت فزع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ السَّرَق کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے پوچھا السَّرَق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ریشم یا ریشم کے ٹکڑے، آپ نے فرمایا اے عراق والو! تم برے نام رکھتے ہو۔ کیا تم نے شقق الحریر نام نہیں رکھا؟ میں نے کہا کہ اس کا بازار میں اچھا بھاؤ ہے۔ ہم اس کو اس بھاؤ سے خرید کر آگے پارچہ برید کو اس سے مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم خرید کر اس پر قبضہ کر لو تو پھر کسی طرح مرضی چاہو فروخت کرو۔

(٤٣٧) مَنْ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ

جو حضرات ریشم میں بیع سلم کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۳۳۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابن مَعْقِلٍ :أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(۲۳۳۷٦) حضرت ابن معقل ریشم کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :سُئِلَ طَاوُوسٌ، عَنِ السَّلَمِ فِي الْعَرْضِ ، أَوْ قَالَ :الْعُرُوضِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ. وَسُئِلَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ؟ فَقَالَ :لاَ أَدْرِي مَا الْحَرِيرُ.

(۲۳۳۷۷) حضرت معتمر سے مروی ہے کہ حضرت طاؤس سے سامان کی بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں، اور ریشم کی بیع سلم کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے نہیں معلوم ریشم کیا ہے۔ (اس کا حکم کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے)۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوقٍ:أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(۲۳۳۷۸) حضرت مسروق ریشم کی بیع سلم کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(۲۳۳۷۹) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

(٤٣٨) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ فَيَذْهَبُ بَعْضُهُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ

کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھوائے اور مرتہن کے پاس کچھ حصہ ضائع ہو جائے

(٢٣٣٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : مَا ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ مِنْ شَيْءٍ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ.

(٢٣٣٨٠) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جتنا حصہ رہن ضائع ہوگا اُسی حساب سے قرض کم کیا جائے گا۔

(٢٣٣٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا فَاحْتَرَقَتْ ، قَالَ : حَقُّهُ فِيمَا ذَهَبَ ، وَحَقُّهُ فِيمَا بَقِيَ.

(٢٣٣٨١) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص گھر میں رہن رکھوایا تھا وہ جل کر ختم ہوگیا؟ فرمایا جو ضائع ہوگیا اس میں مرتھن کا حق ہے اور جو باقی بچ گیا ہے اس میں راہن کا حق ہے۔

(٢٣٣٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ : فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا فَاحْتَرَقَتْ ، قَالَ : حقُّهُ فِي الْعَرْصَةِ.

(٢٣٣٨٢) حضرت قتادہ فرماتے ہیں اُس شخص کے متعلق جس نے گھر رہن رکھوایا تھا اور وہ جل کر ختم ہوگیا، فرمایا: اُس کا حق گھروں کے درمیان جو خالی جگہ ہوتی ہے اُس میں ہے۔

(٢٣٣٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ رَهَنَ ثَوْبًا فَأُتْكِلَ ، قَالَ : يُلْقِي مِنْهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ قِيمَةِ الثَّوْبِ.

(٢٣٣٨٣) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے کپڑا رہن رکھوایا اور اس میں کچھ پھٹ گیا، فرمایا کپڑے کی جتنی قیمت کم ہوچکی ہے اس کے بقدر قرضہ کم دے گا۔

(٤٣٩) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ الرَّهْنُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ

رہن جب مرتہن کے پاس ہو تو پھر وہ باقی قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے

(٢٣٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ.

(٢٣٣٨٤) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب مرتہن رہن پر قبضہ کرلے، پھر راہن فوت ہو جائے اور اُس پر قرضہ ہو تو وہ باقی قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَسَالِمٍ وَعَامِرٍ ، قَالُوا :إِذَا مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَالْمُرْتَهِنُ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ حَتَّى يُسْتَوْفَى.

(۲۳۳۸۵) حضرت عطاء، حضرت سالم اور حضرت عامر سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٣٨٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ يَمُوتُ صَاحِبُهُ ، وَلاَ يَدَعُ مَالاً غَيْرَ الرَّهْنِ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سِوَى دَيْنِ صَاحِبِ الرَّهْنِ ؟ قَالَ :الْمُرْتَهِنُ أَحَقُّ بِالرَّهْنِ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَيِّتِ.

(۲۳۳۸٦) حضرت حکم سے دریافت کیا گیا کسی شخص نے رہن رکھوایا پھر وہ فوت ہو گیا، اور رہن کے علاوہ کوئی اور مال نہیں چھوڑا، اور اُس پر رہن کے علاوہ بھی قرضہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میت کے قرض خواہوں میں سے رہن کا زیادہ حق دار مرتہن ہے۔

(٢٣٣٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّهْنَ الْمَقْبُوضَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُهُ ، أَوْ أَفْلَسَ فَالَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ أَحَقُّ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَقْبُوضًا ، فَهُوَ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ.

(۲۳۳۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر رہن پر قبضہ ہو اور اُس کا مالک فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جس کا قبضہ ہے وہ زیادہ اُس کا حق دار ہے اور اگر قبضہ نہ ہو تو وہ قرض خواہوں میں تقسیم ہوگا۔

(٤٤٠) فِي شَهَادَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ

اکیلے شخص کی گواہی

(٢٣٣٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ. (ابوداؤد ۳۶۰۲۔ نسائی ۶۲۴۳)

(۲۳۳۸۸) حضرت عامر سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو شخصوں کے بدلے قبول فرمایا تھا۔

(٢٣٣٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عِنْدَ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَلَى شَهَادَةِ وَحْدِي ، فَأَجَازَ شَهَادَتِي ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۲۳۳۸۹) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں نے اکیلے نے حضرت زرارہ بن اوفی کے پاس گواہی دی انہوں نے میری گواہی قبول کر لی، انہوں نے بہت بُرا کیا۔

(٢٣٣٩٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :شَهِدْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ عَلَى شَهَادَةٍ وَحْدِي عَلَى وَصِيَّةٍ فَأَجَازَ شَهَادَتِي.

(۲۳۳۹۰) حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے وصیت کے معاملہ میں حضرت شریح کے پاس اکیلے گواہی دی۔ انہوں نے میری گواہی قبول فرمالی۔

(٢٣٣٩١) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ لِي شُرَيْحٌ : تَشْهَدُ أَنَّهُ خَطُّكَ بِيَدِكَ ، وَأَملى رَزِينٌ عَلَيْكَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَأَجَازَ شَهَادَتِي وَحْدِي.

(۲۳۳۹۱) حضرت ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت شریح نے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ یہ تیرے ہاتھ کی لکھائی ہے اور رزین نے تجھے لکھوایا ہے۔

(٢٣٣٩٢) حَدَّثَنَا ابن إدريس ، عن أشعث ، عن أبي قيس : أن شريحًا أجاز شهادته وحده على مصحف.

(۲۳۳۹۲) حضرت شریح نے مُصحف پر ایک آدمی کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(٢٣٣٩٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَتَهُ وَحْدَهُ.

(۲۳۳۹۳) حضرت شریح نے ایک شخص کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(٤٤١) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ

کسی شخص کا دوسرے پر قرضہ ہو لیکن وہ اس کا انکار کردے

(٢٣٣٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ مَعْقِل : فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ، ثُمَّ يَقْدِرُ لَهُ عَلَى مَالٍ ؟ قَالَ : لَا يُعَارِضُهُ ، يُؤَدِّي وَدِيعَتَهُ.

(۲۳۳۹۴) حضرت ابن معقل سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس کا دوسرے پر دین تھا اُس نے انکار کر دیا پھر وہ اس کے لئے کسی مال پر قادر ہو گیا؟ فرمایا: وہ اُس سے معاوضہ نہ کرے، وہ اُس کی امانت اُس کو واپس کرے۔

(٢٣٣٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سفيان ، عن دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ أَسْعَدُ.

(۲۳۳۹۵) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو گیا۔

(٢٣٣٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَجَحَدَهُ ، ثُمَّ وَقَعَ لَهُ عِنْدِي شَيْءٌ ، فَجَاءَنِي وَسَأَلَنِي وَسَأَلَ أَصْحَابَنَا ، فَقَالُوا : يَأْخُذُهُ ، وَسَأَلْت ابْنَ مَعْقِلٍ ؟ فَقَالَ : يُؤَدِّي أَمَانَتَهُ وَيَطْلُبُ حَقَّهُ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ بَيِّنَةٌ أَخَذَ بِحَقِّهِ وَإِلاَّ اسْتَحْلَفَهُ.

(۲۳۳۹۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک کا دوسرے شخص پر مال تھا، اُس نے اِس کا انکار کیا، پھر اُس کی کوئی چیز میرے پاس آئی، وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے سوال کیا، اور ہمارے اصحاب سے بھی دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: وہ اُس سے وصول کرے گا، پھر میں نے حضرت ابن معقل سے دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ اُس کو امانت دے اور اُس سے اپنا

حق طلب کرے، اگر اُس کے پاس گواہ ہیں تو اپنا حق وصول کرلے وگرنہ اُس سے قسم اٹھوائے۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ هَذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾.

(۲۲۳۹۷) حضرت محمد بن سیرین سے جب اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾.

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْبِضُ مَا لَمْ يُحَلَّفْ.

(۲۲۳۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبضہ کرے گا جب تک قسم نہ اٹھوالے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ ، فَيَقَعُ لَهُ عِنْدَهُ الْمَالُ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْبِضَ مَا لَمْ يَخَفْ أَنْ يُسْتَحْلَفَ. قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : كَذَلِكَ نَقُولُ.

(۲۲۳۹۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص پر دین ہے اور وہ اُس کا انکار کرتا ہے، پھر اُس کے بعد اُس شخص کا مال آگیا؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اُس کو خوف نہ ہو کہ اُس سے قسم اٹھوائی جائے گی تو وہ قبضہ کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: لاَ تَخُنِ الْخَائِنَ خِيَانَتُهُ تَكْفِيكَ.

(۲۲۴۰۰) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ: خائن کے ساتھ خیانت مت کر، اُس کی خیانت تیرے لئے کافی ہے۔

(۲۲٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ أَبُو هُرَيْرَةَ التَّيْمِيُّ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: لاَ تَخُونه.

(۲۲۴۰۱) حضرت مجاہد سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کے ساتھ خیانت مت کرو۔

(۲۲٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَخُونه.

(۲۲۴۰۲) حضرت حسن ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۲۲٤۰۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ : أَنَّ أَبَا مِجْلَزٍ ، وَيَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : رَجُلٌ خَانَنِي فَذَهَبَ مِنِّي بِدَرَاهِم ، فَصَارَتْ لَهُ عِنْدِي دَرَاهِمُ ، أَفَلاَ آخُذُ مِنْ دَرَاهِمِهِ كَمَا أَخَذَ مِنْ دَرَاهِمِي ؟ قَالَ لِي: لاَ تَأْخُذْ لَكِنِّي لاَ آخُذَ ، قَالَ الآخَرُ : لَكِنِّي آخُذُ.

(۲۲۴۰۳) حضرت ابومجلز اور یحییٰ بن عقیل، ان میں سے ایک نے فرمایا: ایک شخص نے میرے ساتھ خیانت کی اور میرے دراہم لے کر بھاگ گیا، پھر اُس کے دراہم میرے پاس آگئے، تو کیا جس طرح اُس نے میرے دراہم لئے ہیں اُس کے دراہم لے لوں؟

انہوں نے کہا کہ مت لے تا کہ میں بھی نہ لوں۔ لیکن دوسرے نے جواب دیا کہ میں تو لوں گا۔

(٢٣٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَدِّ الْأَمَانَةَ ، وَلاَ تَخُنْ مَنْ خَانَكَ. (بخاری ۳۱۴۲۔ ابو داؤد ۳۵۲۹)

(۲۳۴۰۴) حضور اقدس صَلَّالِلْفَكَلِيْوَكِمْ نے ارشاد فرمایا: امانت ادا کرو اور خائن کے ساتھ خیانت مت کرو۔

(٢٣٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْتَصَّ الذَّهَبَ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةَ مِنَ الْفِضَّةِ ، وَلاَ يَقْتَصُّ عُرُوضًا ، وَلاَ حَيَوَانًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَلاَ فِضَّةٍ.

قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(۲۳۴۰۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر سونے کا سونے کے ساتھ اور چاندی کا چاندی کے ساتھ مقاصہ کرے تو کوئی حرج نہیں، لیکن سامان اور حیوان کا سونا، چاندی کے ساتھ مقاصہ نہ کرے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی طرح کہیں گے۔

(٢٣٤٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ أَسْعَدُ بِهِ.

(۲۳۴۰۶) حضرت شعبی رِلیٹھیز فرماتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے اُس کے ساتھ۔

(٤٤٢) فِي الْعَبْدِ يُفْلِسُ فَيُقِرُّ بِالدَّيْنِ

غلام مفلس ہو جائے پھر وہ دین کا اقرار کر لے

(٢٣٤٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَفْلَسَ الْعَبْدُ فَاعْتَرَفَ بِالدَّيْنِ فَإِنَّهُ لاَ يَجُوزُ قَوْلُهُ.

(۲۳۴۰۷) حضرت حسن رِلیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر غلام مفلس ہو کر دین کا اقرار کر لے تو اُس کا اقرار کرنا جائز نہیں ہے۔ (نافذ نہ ہوگا)۔

(٢٣٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُقْضَى دَيْنُ الْمَمْلُوكِ إلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۳۴۰۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ غلام کے دَین کا گواہوں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

(٢٣٤٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ مَمْلُوكٍ بِدَيْنٍ إلاَّ أَنْ يَكُونَ مَأْذُونًا لَهُ فِي التِّجَارَةِ.

(۲۳۴۰۹) حضرت شعبی رِلیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر غلام عبد ماذون فی التجارۃ نہ ہو تو اُس کا دَین کا اقرار کرنا درست نہیں ہے۔

(٤٤٣) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَدُلُّكَ عَلَى الْمَتَاعِ وَتُشْرِكُنِي فِيهِ

ایک شخص نے دوسرے سے کہا: میں آپ کو سامان کا بتا تا ہوں، آپ اُس میں مجھے شریک کر لیں

(٢٣٤١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : أَدُلُّكَ عَلَى

الْمَتَاعِ وَتُشْرِكُنِي فِيهِ.

(۲۳۴۱۰) حضرت ابن سیرین اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں آپ کو سامان کا بتاتا ہوں آپ مجھے اس میں شریک کرلیں۔

(٢٣٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ قَالَ : أَدُلُّكَ عَلَى بَيْعِ كَذَا وَكَذَا ، وَتُشْرِكُ فِيهِ أَخِي ؟ قَالَ : الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ.

(۲۳۴۱۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ میں آپ کو فلاں فلاں بیع کا بتاتا ہوں آپ اس میں میرے بھائی کو شریک کرلیں؟ فرمایا: بیع رضامندی سے ہوگی۔

(٢٣٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدُلَّ الرَّجُلَ عَلَى الْمَتَاعِ عَلَى أَنْ يُشْرِكَهُ.

(۲۳۴۱۲) حضرت شعبی رایشیا اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر سامان کا بتائے کہ وہ اُس کو اُس میں شریک کرلے۔

(٤٤٤) فِي الْحَكَمِ يَكُونُ هَوَاهُ لأَحَدِ الْخَصْمَيْنِ

فیصلہ کرنے والے کا جھکاؤ خصمین میں سے کسی ایک کی طرف ہو

(٢٣٤١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ قَالَ : الرَّجُلاَنِ يَجْلِسَانِ عِنْدَ الْقَاضِي ، فَيَكُونُ لَيُّ الْقَاضِي وَإِكْرَاهُهُ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ دُونَ الآخَرِ.

(۲۳۴۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ دو شخص قاضی کے سامنے بیٹھیں گے، تو قاضی کی سختی اور ناپسندیدگی دونوں میں سے ایک پر ہوگی۔

(٢٣٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحيم بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إلاَّ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عَلَى جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الرَّحْمَانِ ، فَإِنْ قَالَ لَهُ : اطْرَحْهُ ، طَرَحَهُ فِي مَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا.

قَالَ : وَقَالَ مَسْرُوقٌ : لأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا آخُذُ بِحَقٍّ وَعَدْلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَنَةٍ أَغْزُوهَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

(ابن ماجه ۲۳۱۱ـ احمد ۱/ ۴۳۰)

(۲۳۴۱۴) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان (غلط) فیصلہ کرتا ہے، قیامت کے دن اُس کا حشر اس

طرح ہوگا کہ فرشتہ نے اُس کو پکڑ کر جہنم پر کھڑا کرے گا، پھر وہ اپنا سر رحمان کی طرف اٹھائے گا، اُس کو کہا جائے گا، اِس کو جہنم میں ڈال دو، اُس کو چالیس خریف کے فاصلہ پر ڈال دیا جائے گا۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کروں یہ مجھے ایک سال اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(٢٣٤١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ بَلاَءُ سُلَيْمَانَ الَّذِي ابْتُلِيَ بِهِ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْجَرَادَةِ ، وَكَانَتِ الْجَرَادَةُ امْرَأَةً ، وَكَانَ هَوَى سُلَيْمَانَ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ لأَهْلِ الْجَرَادَةِ فَيَقْضِيَ لَهُمْ بِهِ. (نسائی ١٠٩٩٣۔ طبری ٤٤٩)

(٢٣٤١٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن لوگوں میں فیصلہ کرنے کے بارے میں آزمائش میں ڈالا گیا تھا وہ اہل جرادہ تھے۔ جرادہ ایک عورت کا نام ہے۔ سلمان علیہ السلام کی خواہش تھی کہ حق بات اہل جرادہ کی جانب سے ہوتا کہ وہ ان کے حق میں فیصلہ سنا سکیں۔

(٢٣٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَيْلٌ لِدَيَّانِ أَهْلِ الأَرْضِ مِنْ دَيَّانِ أَهْلِ السَّمَاءِ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ إِلاَّ مَنْ أَمَّ الْعَدْلَ وَقَضَى بِالْحَقِّ ، وَلَمْ يَقْضِ لِهَوًى ، وَلاَ قَرَابَةٍ ، وَلاَ لِرَغْبَةٍ ، وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَجَعَلَ كِتَابَ اللهِ مِرْآةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(٢٣٤١٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین کے حاکم کی آسمانوں کے حاکم کے سامنے ہلاکت ہوگی جس دن زمین والا حاکم اوپر والے حاکم سے ملے گا۔ سوائے اس حاکم کے جس نے عدل وانصاف کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا ہوگا اں کسی خواہش یا رشتہ داری یا رغبت اور خوف سے مغلوب ہو کر نہیں کیا ہوگا اور اللہ کی کتاب کو اپنی آنکھوں کے سامنے آئینہ بنا کر رکھا۔

(٢٣٤١٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رُفَيْعًا أَبَا الْعَالِيَةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْقُضَاةُ ثَلاَثَةٌ : اثْنَانِ فِي النَّارِ ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَذَكَرَ اللَّذَيْنِ فِي النَّارِ ، قَالَ : رَجُلٌ جَارَ مُتَعَمِّدًا فَهَذَا فِي النَّارِ ، وَرَجُلٌ أَرَادَ الْحَقَّ فَأَخْطَأَ فَهُوَ فِي النَّارِ ، وَآخَرُ أَرَادَ الْحَقَّ فَأَصَابَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ : فَقُلْتُ لِرُفَيْعٍ : أَرَأَيْت هَذَا الَّذِي أَرَادَ الْحَقَّ فَأَخْطَأَ ! قَالَ : كَانَ حَقُّهُ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْقَضَاءَ أَنْ لاَ يَكُونَ قَاضِيًا.

(ترمذی ١٣٢٢۔ ابو داؤد ٣٥٦٨)

(٢٣٤١٧) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قاضی تین قسم کے ہیں، دو جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، پھر اُن دونوں کا ذکر فرمایا جو جہنم میں جائیں گے، فرمایا: ایک وہ شخص جو جان بوجھ کر ظلم کرے وہ جہنم میں جائے گا، اور دوسرا وہ شخص جو حق و انصاف کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ غلطی کر گیا، وہ بھی جہنم میں جائے گا، اور تیسرا وہ کہ جس کا ارادہ بھی حق کا تھا اور اس کا فیصلہ بھی درست تھا۔ سو ایسا آدمی جنت میں جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رفیع سے دریافت کیا کہ آپ کے خیال میں یہ شخص جہنم

میں کیوں جائے گا جس نے حق کا ارادہ کیا لیکن اُس سے غلطی ہوگئی! فرمایا: اگر اُس کو قضاء کا علم نہیں تھا تو وہ قاضی نہ بنتا۔

(٢٣٤١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي لِقَاضٍ أَنْ يَقْضِيَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ الْحَقُّ كَمَا يَتَبَيَّنُ اللَّيْلُ عَنِ النَّهَارِ ، قَالَ :فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَقَالَ :صَدَقَ أَبُو مُوسَى.

(۲۳۴۱۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قاضی کے لئے فیصلہ کرنا اُس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک کہ حق اُس کے لئے ایسے واضح نہ ہو جائے جیسے رات دن سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔

(٢٣٤١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ (وَفَصْلَ الْخِطَابِ) قَالَ :الْعِلْمُ بِالْقَضَاءِ.

(۲۳۴۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت **وفصل الخطاب** سے مراد قضاء کا علم ہے۔

(٢٣٤٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الشُّهُودُ وَالأَيْمَانُ.

(۲۳۴۲۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گواہ اور قسم مراد ہے۔

(٢٣٤٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ) قَالَ :لَيْسَتِ النُّبُوَّةُ ، وَلَكِنَّهُ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ وَالْفِقْهُ.

(۲۳۴۲۱) حضرت مجاہد قرآن کی آیت **یؤتی الحکمة من یشآء** کے متعلق فرماتے ہیں کہ اِس سے نبوت مراد نہیں ہے۔ بلکہ علم، قرآن اور فقہ مراد ہے۔

(٢٣٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :(فَصْلَ الْخِطَابِ) أَمَّا بَعْدُ.

(۲۳۴۲۲) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ **وفصل الخطاب** سے امابعد مراد ہے۔

(٢٣٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الشُّهُودُ وَالأَيْمَانُ.

(۲۳۴۲۳) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گواہ اور قسم مراد ہے۔

(٢٣٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحْكُمُ الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

(۲۳۴۲۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی فیصلہ کرنے والا غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان فیصلہ مت کرے۔

(٢٣٤٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا شَهِدْتُ عَلَى لَهَوَاتِ خَصْمٍ قَطّ ، وَلاَ لَقَّنْتُهُ حُجَّتَهُ.

(۲۳۴۲۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی خصم کی غیر ضروری باتوں پر توجہ نہیں کی اور نہ ہی میں نے کبھی اس کی دلیل

اس کوخود سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

(٢٣٤٢٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَحْكُمُ الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ. (بخاری ۷۱۵۸۔ مسلم ۱۳۴۲)

(۲۳۴۲۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قاضی دوآدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

(٤٤٥) مَا لاَ يُحِلُّهُ قَضَاءُ الْقَاضِي

قاضی کے فیصلہ سے کیا چیز حلال نہیں ہوتی

(٢٣٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ٦٩٦٧۔ مسلم ۱۳۳۷)

(۲۳۴۲۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا جھگڑا لے کر میرے پاس آتے ہو، جبکہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، شاید کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر دلائل میں سبقت لے جائیں، اور میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا، پس جس کے لئے میں اُس کے بھائی کے حق میں سے کچھ بھی فیصلہ کردوں وہ اُس کو نہ لے، بے شک وہ تو آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو قیامت کے دن اُس کے ساتھ آئے گا۔

(٢٣٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا ، قَدْ دَرَسَتْ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا إِسْطَامًا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ : فَبَكَى الرَّجُلاَنِ وَقَالَ كُلٌّ مِنْهُمَا : حَقِّي لأَخِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ، ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(ابو داؤد ۳۵۷۹۔ دار قطنی ۱۲۳)

(۲۳۴۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کے دو شخص میراث کے متعلق جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اُن کے پاس گواہ نہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا جھگڑا لے کر میرے پاس آتے ہو میں بھی تمہاری طرح

ایک انسان ہوں، شاید کہ تم میں سے بعض بعض پر حجت ودلیل میں غالب آ جائے، میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو سنتا ہوں، پس جس کے لئے اُس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ جائے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ وصول نہ کرے، بے شک وہ تو آگ کا ایک ٹکڑا ہے، جو قیامت کے دن اُس کی گردن میں آگ کا کڑا ہوگا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر وہ دونوں رونے لگے، اور ہر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ میرا حق میرے بھائی کے لئے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم یہ کر چکے تو اب تم دونوں جاؤ اور آپس میں تقسیم کرلو، اور حق کا ارادہ کرو اور پھر آپس میں قرعہ ڈال لو، پھر چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنا حصہ اپنے بھائی کے لئے حلال کر دے۔

(۲۳٤۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. (احمد ۲/ ۳۳۲۔ ابن حبان ۵۰۷۱)

(۲۳۴۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، شاید تم میں سے بعض، بعض پر حجت ودلیل میں غالب آ جائے، پس جو اپنے بھائی کا ایک ٹکڑا بھی لے گا تو وہ قیامت کے دن آگ کا ٹکڑا ہوگا۔

(۲۳٤۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْخُصُومِ : سَيَعْلَمُ الظَّالِمُونَ حَقَّ مَنْ نَقَصُوا ، إِنَّ الظَّالِمَ يَنْتَظِرُ الْعِقَابَ ، وَإِنَّ الْمَظْلُومَ يَنْتَظِرُ النَّصْرَ.

(۲۳۴۳۰) حضرت شریح جھگڑنے والوں سے فرمارہے تھے کہ: عنقریب ظالم حق کو جان لیں گے جو انہوں نے کم کیا ہے، بے شک ظالم عقاب اور مظلوم مدد کا منتظر ہے۔

(۲۳٤۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ مِمَّا يَقُولُ لِلْخَصمِ : يَا عَبْدَ اللهِ ، وَاللَّهِ إِنِّي لأَقْضِي لَكَ ، وَإِنِّي لأَظُنُّك ظَالِمًا ، وَلَكِنْ لَسْتُ أَقْضِي بِالظَّنِّ ، وَلَكِنْ أَقْضِي بِمَا أَحْضَرْتَنِي ، وَإِنَّ قَضَائِي لاَ يُحِلُّ لَكَ مَا حُرِّمَ عَلَيْك.

(۲۳۴۳۱) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح خصم سے فرماتے، اے عبداللہ! خدا کی قسم میں نے تیرے حق میں فیصلہ کیا ہے، اور میرا خیال ہے کہ تو ظالم ہے لیکن میں اپنے ظن اور خیال پر فیصلہ نہیں کرتا، میں تو اُن گواہوں پر فیصلہ کرتا ہوں جو تو نے پیش کئے، بے شک میرے فیصلہ کرنے سے جو چیز تیرے لئے حرام ہے وہ حلال نہ ہوگی۔

(٤٤٦) فِي الْقَضَاءِ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

قضاء کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۲۳٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ

أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهُ. (ترمذی ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۳۵۷۳)

(۲۳۴۳۲) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قضاء کا سوال کرتا ہے اُس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اور جس کو قضاء پر مجبور کیا جائے، تو اُس پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے جو اُس کی راہنمائی کرتا ہے۔

(٢٣٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَارِثِ الْبُصْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا اسْتُقْضِيَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ أُونِسَ لَهُ مِنَ النُّبُوَّةِ.

(۲۳۴۳۳) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کسی شخص کو قاضی بنایا جاتا تو نبوت سے اُس کی مدد کی جاتی۔

(٢٣٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَعْضُ الْمَدَنِيِّينَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَكَأَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ.

(۲۳۴۳۴) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کو قاضی بنایا گیا، گویا کہ اُس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(٢٣٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِنَّمَا الْقَضَاءُ جَمْرٌ ، فَادْفَعِ الْجَمْرَ عَنْكَ بِعُودَيْنِ يَعْنِي الشَّاهِدَيْنِ.

(۲۳۴۳۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ قضاء ایک انگارہ ہے، گواہوں کے ذریعہ انگارے کو اپنے آپ سے دور کر دو۔

(٢٣٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ لِلشَّاهِدَيْنِ : إِنِّي لَمْ أَدْعُكُمَا ، وَلاَ أَنَا مَانِعُكُمَا إِنْ قُمْتُمَا ، وَإِنَّمَا يَقْضِي أَنْتُمَا وَإِنِّي مُتَحَرِّزٌ بِكُمَا ، فَتَحَرَّزَا لأَنْفُسِكُمَا.

(۲۳۴۳۶) حضرت شریح گواہوں سے فرماتے تھے کہ میں نہ تم دونوں کو بلاتا ہوں (دعوت دیتا ہوں) اور نہ ہی تم دونوں کو کھڑا ہونے سے روکتا ہوں، بے شک فیصلہ تم دونوں کی وجہ سے کیا جائے گا، بے شک میں تو تم دونوں سے بچتا ہوں پس تم دونوں بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔

(٢٣٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَبِي بَحْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ - وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :اقْضِ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ - قَالَ :إِنِّي لَسْتُ بِرَأْيِي أَقْضِي.

(۲۳۴۳۷) حضرت شعبی سے ایک شخص نے عرض کیا کہ جو اللہ نے آپ کو علم دیا ہے اُس کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیں، حضرت شعبی نے فرمایا: میں اپنی رائے سے فیصلہ نہیں کرتا۔

(٢٣٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :لَمَّا أُمِرَ دَاوُد بِالْقَضَاءِ قُطِعَ بِهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :سَلْهُمُ الْبَيِّنَةَ وَاسْتَحْلِفْهُمْ.

(۲۳۴۳۸) حضرت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام کو قضاء کا حکم دیا گیا تو وہ فیصلہ سے کٹ کر رہ گئے (یعنی

فیصلہ نہ کر سکے)۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی اُن لوگوں سے گواہ کا پوچھو اور اُن سے قسم اٹھواؤ۔

(۲۳٤۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : كَتَبَ الْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ فِي نَفَرٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ عَلَى الْقَضَاءِ ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :لَوْ أَرْسَلَ إِلَيَّ لَهَرَبْتُ.

(۲۳۴۳۹) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ حضرت حکم بن ایوب نے ایک جماعت کو خط لکھ کر اُن سے قضاء کے لئے کام طلب فرمایا: حضرت جابر بن زیدؒ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف خط ارسال کرتے تو میں تو بھاگ جاتا۔

(۲۳٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُذَيْنَةَ ذُكِرَ أَبُو قِلاَبَةَ لِلْقَضَاءِ فَهَرَبَ حَتَّى أَتَى الشَّامَ ، فَوَافَقَ ذَلِكَ عَزْلَ صَاحِبِهَا ، فَهَرَبَ حَتَّى أَتَى الْيَمَامَةَ فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ :مَا وَجَدْتُ مَثَلَ الْقَاضِي إلاَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ سَابِحٍ فِي بَحْرٍ ، وَكَمْ عَسَى أَنْ يَسْبَحَ حَتَّى يَغْرَقَ.

(۲۳۴۴۰) حضرت ایوب سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اذ نیہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوقلابہ سے عہد قضاء کا ذکر کیا گیا، وہ بھاگ کر شام آ گئے، شام کا گورنر بھی اتفاق سے اسی عرصہ میں معزول ہو گیا تو وہ وہاں سے بھاگ کر یمامہ آ گئے، پھر اُس کے بعد میری اُن سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: میں نے قاضی کو سمندر میں تیرنے والے شخص کی طرح پایا ہے، اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تیرنے والا ڈوبے نہیں۔

(۲۳٤٤١) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ.

(ترمذی ۵۹۲۵۔ ابوداؤد ۳۵۲۶)

(۲۳۴۴۱) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا، اُس کو تو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(٤٤٧) فِي الْقَاضِي مَا يَنْبَغِي أَنْ يَبْدَأَ بِهِ فِي قَضَائِهِ

قاضی کے لئے فیصلہ میں کس چیز سے آغاز اور ابتداء کرنا بہتر ہے

(۲۳٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ لَهُ :كَيْفَ تَقْضِي ؟ قَالَ :أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَإِنْ جَاءَكَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :أَقْضِي بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :فَإِنْ لَمْ تَكُنْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ :أَجْتَهِدُ رَأْيِي ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۳۲۷۔ احمد ۵/ ۲۳۶)

(۲۳۴۴۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جب اُن کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو اُن سے دریافت

فرمایا: کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ حضرت معاذ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی نہ ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اِس بات کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔

(۲۳٤٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ : يَا مُعَاذُ بِمَ تَقْضِي ؟ قَالَ : أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ : فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ أقضى بما قضى به نبيه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ نَبِيُّهُ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ : أَؤُمُّ الْحَقَّ جَهْدِى ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى جَعَلَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي بِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۴۴۳) حضرت محمد بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا اے معاذ! کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ نے فرمایا: کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن میں نہ ہو؟ حضرت معاذ نے فرمایا: میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو قرآن میں بھی نہ ہو، اور اُس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فیصلہ نہ کیا ہو اور اُس کے متعلق متقدمین نیک لوگوں کا فیصلہ بھی موجود نہ ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنی کوشش اور رائے سے درست فیصلہ کروں گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اُس کے مطابق فیصلہ کرنے کی توفیق دی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں۔

(۲۳٤٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضى اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيْهِ : إِذَا جَاءَ كَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللهِ فَاقْضِ بِهِ ، وَلَا يَلْفِتَنَّكَ عَنْهُ الرِّجَالُ ، فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَيْسَ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَخُذْ بِهِ ، فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ ، فَاخْتَرْ أَيَّ الأَمْرَيْنِ شِئْتَ : إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ وَتُقَدِّمَ فَتَقَدَّمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَتَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ. (نسائی ۵۳۹۹)

(۲۳۴۴۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اُن کو لکھا، اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو قرآن میں ہو تو اُس کے مطابق فیصلہ کرو اور آپ کو لوگ اُس سے آزمائش میں مبتلا نہ کر دیں، اور اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو قرآن میں نہ ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو دیکھ کر اُس کے مطابق فیصلہ کرو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو نہ قرآن میں ہو اور نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ہو تو پھر دیکھو جس چیز پر لوگوں کا اجماع ہوا ہے اُس فیصلہ کو لے لو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو نہ قرآن میں ہو، نہ ہی سنتِ رسول اللہ میں ہو اور نہ ہی آپ سے پہلے کسی نے اُس کے متعلق فیصلہ کیا ہو تو پھر دو میں سے ایک معاملہ کو اختیار کرنا، اگر اپنی رائے سے اجتہاد کر کے لوگوں سے آگے نکلنا چاہتے ہو تو تم آگے نکل سکتے ہو اور اگر خود کو موخر رکھنا چاہو تو موخر بھی رہ سکتے ہو۔ میں موخر رہے میں ہی تمہاری بھلائی سمجھتا ہوں۔

(۲۳٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :أَكْثَرُوا عَلَى عَبْدِ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي ، وَلَسْنَا هُنَاكَ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغَنَا مِنَ الأَمْرِ مَا تَرَوْنَ ، فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ ، فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلاَ قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَلْيَجْتَهِدْ بِرَأْيِهِ ، وَلاَ يَقُولُ :إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ ، فَإِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۳۴۴۵) حضرت عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ ایک دن لوگ حضرت عبد اللہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تحقیق ہم پر ہم پر ایسا وقت گزر رہا ہے کہ نہ ہم فیصلہ کر پا اور نہ ہی فیصلہ کی جگہ موجود ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے امارت کا کام ہمارے مقدر میں کر دیا۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پس آج کے بعد تم میں سے جس کو عہدہ قضاء پیش کیا جائے، تو اُس کو چاہئے قرآن کے مطابق فیصلہ کرے، اور اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن میں نہ ہو تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کرے، اور اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن و حدیث میں نہ ہو تو جو صالحین نے فیصلہ کیا ہے اُس کے مطابق فیصلہ کرو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو قرآن و سنت میں نہ ہو اور صالحین نے بھی اُس کے متعلق فیصلہ نہ فرمایا ہو تو پھر اپنی رائے کے مطابق اجتہاد کرو، اور وہ یوں نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں، میں ڈرتا ہوں، بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور اِن کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، پس شک میں ڈالی والی شے کو چھوڑ دو اور یقینی شے کو اختیار کرو۔

(۲۳٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۲۳۴۴۶) حضرت عبد اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۴۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ : فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لاَ يَعْرِفُهُ فَلْيُقِرَّ ، وَلاَ يَسْتَحْيِ.

(۲۲۴۴۷) حضرت عبد اللہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اُس میں اتنا اضافہ ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جس کو وہ نہ جانتا ہو تو اس کو اقرار کر لینا چاہیے (یعنی مان لے کہ میں اس معاملہ کو نہیں جانتا) اور شرم نہیں کرنی چاہیے۔

(۲۲۴۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الأَمْرِ ، وَكَانَ فِي الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ ، فَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضى اللَّهُ عَنْهُمَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ.

(۲۲۴۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب کوئی چیز دریافت کی جاتی اور وہ قرآن میں ہوتی اُس کے متعلق بتا دیتے، اور اگر قرآن میں نہ ہوتی اور حدیث رسول میں ہوتی اُس کو بتا دیتے، اور اگر اُس میں نہ ہوتی تو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال میں دیکھتے اور اگر اُس میں بھی نہ ملتی تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کرتے۔

(٤٤٨) شَهَادَةُ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينِ الطَّالِبِ

گواہ اور طالب گواہ یعنی مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا

(۲۲۴۴۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشهادة شَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(مسلم ۳۔ ابو داؤد ۳۶۰۳)

(۲۲۴۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۲۴۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سُرَّق : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينٍ. (ترمذی ۱۳۴۵۔ ابن ماجہ ۲۳۷۱)

(۲۲۴۵۰) حضرت سُرَق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۴۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينٍ ، قَالَ : وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ رضى اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

(۲۲۴۵۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے سامنے اِس کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ

شَاهِدٍ وَيَمِينٍ فِي الْحُقُوقِ.

(۲۳۴۵۲) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق میں گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(٢٣٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِرَبِيعَةَ : قَوْلُكُمْ فِي شَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ ؟ قَالَ : وُجِدَ فِي كِتَابِ سَعْدٍ.

(۲۳۴۵۳) حضرت سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیعہ سے دریافت کیا کہ آپ کا قول ہے کہ صاحب حق کے لئے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کردیں گے؟ فرمایا، حضرت سعد کی کتاب میں اس طرح موجود ہے۔

(٢٣٤٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ : أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ كَانَ يَقْضِي بِالْيَمِينِ بِالْكُوفَةِ مَعَ الشَّاهِدِ ، قَالَ : فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ ، فَقَالَ شَيْخٌ مِنْ مَشْيَخَتِهِمْ ، أَوْ قَالَ : مِنْ كُبَرَائِهِمْ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا يَقْضِي بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

(۲۳۴۵۴) حضرت ابوالزناد سے مروی ہے کہ حضرت عبدالحمید کوفہ میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرما دیتے تھے، کوفہ والوں نے اُن پر انکار کیا، انہوں نے اِس کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اُن کو لکھا کہ وہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمائیں، اُن کے بڑوں میں سے ایک نے کہا، میں حضرت شریح کے پاس حاضر تھا، انہوں نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا۔

(٢٣٤٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَصِينٍ ، قَالَ : قَضَى عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ.

(۲۳۴۵۵) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے میرے خلاف صاحب حق کے لئے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(٢٣٤٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَتَكِيِّ : أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ كَانَ يَقْضِي بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(۲۳۴۵۶) حضرت یحیٰ بن یعمر ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرماتے تھے۔

(٤٤٩) فِي الْقَاضِي يَقْضِي بِالْقَضَاءِ ثُمَّ يَسْتَقْضِي قَاضِيًا غَيْرَهُ أَلَهُ أَنْ يَرُدَّهَا ؟

قاضی کے فیصلہ کے بعد دوسرے قاضی سے فیصلہ طلب کرنا، کیا اُس کو پہلے قاضی کا حکم رد کرنے کا اختیار ہے؟

(٢٣٤٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَسُئِلَ عَنْ قَاضٍ قَضَى بِجَوْرٍ ، فَقَالَ

الشَّعْبِيُّ :أَمَّا الْجَوْرُ فَلاَ أَقُولُ فِيهِ ، يَقُولُ :إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَجُورَ ، وَلَكِنْ أَيُّمَا قَاضٍ قَضَى ، فَجَاءَ قَاضٍ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِي قَضَائِهِ ، وَيُوَلِّيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا كَانَ تَوَلَّى.

(۲۳۴۵۷) حضرت شعبی سے دریافت کیا گیا کہ اگر قاضی نے ظلماً فیصلہ کیا ہو؟ حضرت شعبی نے فرمایا: ظلم کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہتا، فرماتے ہیں کہ قاضی کے لئے ظلماً فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ بہرحال کوئی قاضی فیصلہ کرے، پھر اُس کے بعد دوسرے قاضی کے پاس فیصلہ لایا جائے، اُس دوسرے قاضی کے لئے اُس پہلے قاضی کے فیصلہ پر نظر ثانی کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور جن فیصلوں کی ذمہ داری اس کی تھی وہ اسی کی کے سپرد کردے۔

(۴۵۰) مَنْ قَالَ لاَ يُبَاعُ حُرٌّ فِي إِفْلاَسٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ افلاس کی وجہ سے (میں) آزاد کے مال کو فروخت نہیں کیا جائے گا

(۲۳٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لاَ يُبَاعُ حُرٌّ فِي إِفْلاَسٍ ، قَالَ :وَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رحمه الله تعالى.

(۲۳۴۵۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں آزاد آدمی کو غربت کی وجہ سے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ فرماتے ہیں کہ یہ بات عمر بن عبدالعزیز نے لکھی تھی۔

(٤٥١) فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي قِبَلَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کوئی شخص دوسرے کے پاس اپنی کسی چیز کا دعویٰ کرے

(۲۳٤٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أبي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ :فِي رَجُلٍ ادَّعَى قِبَلَ رَجُلٍ مَالاً ، فَقَالَ :أَعْطِنِي كَفِيلاً حَتَّى آتِيَ بِبَيِّنَتِي ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۴۵۹) اگر کوئی شخص دوسرے کے پاس اپنا مال ہونے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ جب تک میں گواہ نہ لے آؤں اس وقت تک اپنا کوئی ضامن مجھے دے دو۔ ایسے شخص کے بارے میں حضرت قتادہ اور ہاشم فرماتے ہیں کہ اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

(۲۳٤٦٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ ، قَالَ :أَتَيْتُ الشَّعْبِيَّ بِرَجُلٍ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ لَمْ يَكُنْ لِي عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَقُلْتُ :خُذْ لِي مِنْهُ كَفِيلاً ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ لِي مِنْهُ كَفِيلاً.

(۲۳۴۶۰) حضرت عقبہ بن ابو العیزار فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ساتھ حضرت شعبی کے پاس آیا، جس پر میرا حق تو تھا لیکن اُس پر گواہ نہ تھے، میں نے عرض کیا کہ: اِس سے میرے لئے کفیل لے لیں، لیکن انہوں نے میرے لئے کفیل لینے سے انکار کیا۔

(٤٥٢) فِي الرَّجُلِ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ

کوئی شخص کسی کو قیمت لگا دے

(٢٢٤٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سَاوَمَ رَجُلاً ، فَحَلَفَ الرَّجُل أَنْ لاَ يَبِيعَهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِذَلِكَ الثمنِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إِنِّي أَخْشَى أَوْ أَكْرَهُ أَنْ أَحْمِلَك عَلَى إِثْمٍ.

(۲۲۴۶۱) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کو دوسرے شخص سے بھاؤ لگاتے ہوئے سنا۔ لیکن اس شخص نے قسم اٹھائی کہ میں اس شے کو بیچنا ہی نہیں چاہتا۔ بعد میں وہی شے اس نے ابودرداء کو اتنی قیمت پر ہی دے دے۔ ابودرداء نے فرمایا کہ میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ تجھ گناہ پر برانگیختہ کروں۔

(٢٢٤٦٢) حَدَّثَنَا وكيع ، عن يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاذٍ : أَنَّهُ سَاوَمَ رَجُلاً بِبَيْعٍ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبِيعَهُ ، ثُمَّ دَعَاهُ أَنْ يَبِيعَهُ ، فَكَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ.

(۲۲۴۶۲) حضرت معاذ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سامان کی قیمت لگائی، پھر فروخت نہ کرنے کی قسم اٹھائی، پھر اُن کو فروخت کرنے کے لئے بلایا، انہوں نے اُس کے خریدنے کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٤٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : أَنَّ مُعَاذًا سَاوَمَ رَجُلاً بِشَيْءٍ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبِيعَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۲۲۴۶۳) حضرت معاذ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٦٤) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ابن عون ، عن محمد قَالَ : قلت له : الرجل يحلف على الشيء أن لاَ يبيعه ، ثم يبيعه أشتريه منه ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وأذكِرْه يمينه.

(۲۲۴۶۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے عرض کیا کہ: ایک شخص نے کوئی چیز فروخت نہ کرنے کی قسم اٹھائی پھر وہ اُس کو فروخت کرتا ہے، تو کیا اُس سے وہ چیز خریدلوں؟ فرمایا: جی ہاں خریدلو، اور اُس کو اس کی قسم یاددلا دو۔

(٢٢٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ ، قَالَ : هَذَا أَحْرَزُ لِيَمِينِهِ.

(۲۲۴۶۵) حضرت ابن سیرین سے اسی طرح مروی ہے، فرمایا: یہ اس کی یمین کے لیے باعث تحفظ ہے۔

(٤٥٣) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ دَارَهُ وَيَشْتَرِطُ فِيهَا سُكْنَى

کوئی شخص گھر فروخت کر کے پھر اس میں رہنے کی شرط لگا دے

(٢٢٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا بَاعَ دَارَهُ

مِنْ عُثْمَانَ ، وَاشْتَرَطَ سُكْنَاهَا كَذَا وَكَذَا.

(٢٣٤٦٦) حضرت مرہ ابن شراحیل سے مروی ہے کہ حضرت صہیب نے حضرت عثان سے گھر خریدا، اور اس میں اتنا اتنا عرصہ رہنے کی شرط لگادی۔

(٢٣٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ بَاعَ دَارِهِ وَشْتَرَطَ سُكْنَاهَا حَيَاتَهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا مَثَلِي مَثَلُ أُمِّ مُوسَى رُدَّ عَلَيْهَا ابْنُهَا وَأُعْطِيَتْ أَجْرَ رَضَاعِهَا.

(٢٣٤٦٧) حضرت تمیم داری نے اپنا مکان فروخت کیا اور اپنی زندگی تک اس میں رہنے کی شرط لگادی، اور فرمایا کہ میری مثال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے، اُن کا بیٹا اُن کو دودھ پلانے کے لئے واپس کیا گیا، اور دودھ پلانے پر اجرت بھی اُن کو دی گئی۔

(٢٣٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بَاعَتَا دَارَيْنِ لَهُمَا وَاشْتَرَطَتَا سُكْنَاهُمَا حَيَاتَهُمَا. فَقَالَ : عَامِرٌ : تَسْكُنَانِ حَتَّى تَمُوتَا.

(٢٣٤٦٨) حضرت عامر سے مروی ہے کہ دو خواتین نے اپنا گھر فروخت کیا، اور دونوں نے عمر بھر اس میں رہنے کی شرط لگادی، حضرت عامر نے فرمایا وہ دونوں جب تک زندہ ہیں اس میں رہیں گی۔

(٢٣٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كان ابن أبي ليلى يجيزه عندنا ، وأما غيره ، فكان يرده.

(٢٣٤٦٩) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ ہمارے سامنے اس کو جائز قرار دیتے تھے۔ لیکن ابی لیلیٰ کے علاوہ دوسرے حضرات اس کو رد کردیتے تھے۔

(٢٣٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ : لِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ.

(٢٣٤٧٠) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے اس کی شرط ہے۔

٤٥٤) الرَّجُلُ يَقَعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَارِهِ الْحَائِطُ

اگر کسی شخص اور اس کے پڑوسی کے درمیان سے دیوار گر جائے (یعنی منہدم ہو جائے اور بے پردگی ہوتی ہو)

(٢٣٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : وَقَعَ حَائِطٌ لِرَجُلٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَارِهِ ، فَخَاصَمَهُ جَارُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُجْبِرْهُ عَلَى بِنَائِهِ ، وَقَالَ لِجَارِهِ : اذْهَبْ فَاسْتُرْ

عَلَى نَفْسِك.

(۲۳۴۷۱) حضرت اشعث سے مروی ہے ایک آدمی کی دیوار گرگئی۔ جو اس کے اور اس کے پڑوسی کے درمیان تھی۔ وہ پڑوسی قاضی شریح کے پاس اس معاملہ کو لے کر گیا۔ انہوں نے صاحب دیوار کو بنانے پر مجبور نہ کیا بلکہ پڑوسی کو حکم دیا کہ وہ خود ہی پردہ کا انتظام کرلے۔

(٤٥٥) فِي ثَوَابِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

تنگ دست کو مہلت دینے اور اُس کے ساتھ نرمی کرنے کا ثواب

(٢٣٤٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ ، إلاَّ أَنَّهُ كَانَ رَجُلاً مُوسِرًا يُخَالِطُ النَّاسَ، فَيَقُولُ لِغِلْمَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

(۲۳۴۷۲) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم سے پہلی امت میں سے ایک شخص کا حساب وکتاب کیا گیا، اُس کی کوئی نیکی نہ تھی سوائے اِس کے کہ وہ مالدار شخص تھا اور لوگوں سے معاملات کرتا تھا، اور اُس نے اپنے ماتحتوں سے کہا ہوا تھا کہ تنگ دست سے تجاوز (درگزر) کرلیا کرو، اُس کو مہلت دے دیا کرو، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: میں اِس چیز کا زیادہ مستحق ہوں، تم لوگ اس سے چشم پوشی کرو۔ (اس کو چھوڑ دو)

(٢٣٤٧٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ ، أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۳۴۷۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مقروض کو مہلت دے یا اُس کو معاف کردے، وہ شخص قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(٢٣٤٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إلاَّ ظِلُّهُ.

(۲۳۴۷۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کرے، یا مقروض کی تنگی میں مہلت دے، یا مکاتب کی آزادی میں مدد دے، اللہ تعالیٰ اس کو اُس دن سایہ عطاء فرمائے گا جس دن اُس کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(٢٢٤٧٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ :حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقَالَ :هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ :انْظُرْ ، قَالَ :مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ أَنِّي كُنْتُ رَجُلاً أُحَارِفُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُخَالِطُهُمْ ، فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُوسِرِ ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالَ عُقْبَةُ :وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۲۴۷۵) حضرت عقبہ بن عامر نے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان فرمادیں، حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں م یں فرشتہ ایک شخص کی روح قبض کرنے آیا تو اس نے آدمی سے سوال کیا کہ تیرا کوئی نیک عمل ہے؟ اُس نے کہا میں نہیں جانتا، اُس سے کہا، غور کر، اُس نے کہا کہ مجھے سوائے اِس عمل کے اور کچھ نہیں معلوم کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ معاملات کرتا تھا، میں غریب کو مہلت اور امیر سے نرمی اور چشم پوشی کا معاملہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اُس کو جنت میں داخل فرمادیا۔

(٢٢٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِي ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذْ حَقَّكَ فِي عَفَافٍ وَافِياً ، أَوْ غَيْرِ وَافٍ. (ابن ماجه ٢٤٢٢)

(۲۲۴۷۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا حق درگزر اور معاف کرتے ہوئے وصول کرو، پورا ملے یا نہ ملے۔

(٢٢٤٧٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا ، أَوْ وَضَعَ لَهُ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ.

(۲۲۴۷۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اُس کو معاف کردے، اللہ تعالیٰ اُس کو عرش کے سایہ میں جگہ عطاء فرمائے گا۔

(٤٥٦) فِيمَا لاَ يَنْبَغِي لِلشَّاهِدِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ

جس کے متعلق کلام کرنا گواہ کے لئے مناسب نہیں

(٢٢٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :شَهِدَ رَجُلاَنِ عِنْدَ شُرَيْحٍ لِرَجُلٍ عَلَى شَيْءٍ ، قَالَ الأَعْمَشُ :أُرَاهُ قَالَ :عَلَى بَغْلٍ فَقَالاَ :نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا اشْتَرَاهُ مِنْ هَذَا ، قَالَ أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ: وَأَشْهَدُ أَنَّهُ فَاجِرٌ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ فَاجِرٌ ؟ قُمْ لاَ شَهَادَةَ لَكَ.

(۲۲۴۷۸) حضرت عمارۃ سے مروی ہے کہ حضرت شریح کے قاضی شریح کے پاس دو آدمیوں نے کسی شخص کے بارے میں کسی معاملے میں گواہی دی۔ اعمش فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ گواہی گدھے کے بارے میں تھی۔ گواہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے

ہیں کہ اس نے یہ گدھا فلاں سے خریدا ہے۔ پھر ان میں سے ایک گواہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا کہ یہ فاجر شخص ہے۔ شریح نے فرمایا کہ تجھے کیسے پتہ ہے کہ یہ فاجر ہے کھڑا ہو جا تیری گواہی قبول نہیں ہے۔

(٢٣٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ :تَقَدَّمَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ :فَدَعَا بِشَاهِدٍ لَهُ فَقَالَ :أَيْنَ رَبِيعَةُ الْكُوَيْفِرُ ، فَجَاءَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :أَقْرَرْتَ بِكُوَيْفِرٍ ، فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۳۴۷۹) حضرت جعد بن ذکوان سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت شریح کے پاس حاضر ہوا، اور حضرت شریح نے اُس کے گواہ کو بلایا، اُس نے کہا چھوٹا کافر ربیعہ کہاں ہے؟ حضرت شریح نے دریافت فرمایا کہ کیا تو کویفر (چھوٹے کافر) کے ساتھ اِس کو پختہ کرتا ہے، پھر اُس کی گواہی کو رد فرما دیا۔

(٢٣٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ : لَوْ شَهِدَ رَجُلاَنِ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا قَالَ : الطَّلاَقُ بَاقٍ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا ، رَجَعَ الزَّوْجُ عَلَيْهِمَا بِنِصْفِ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِمَا. يَعْنِي :مِنَ الصَّدَاقِ.

(۲۳۴۸۰) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ اگر دو شخص کسی شخص کے خلاف اس بات کی گواہی دیں کہ اُس نے بیوی کو طلاق دی ہے، پھر اُن دونوں نے اپنی گواہی سے رجوع کر دیا، فرمایا: اگر تو زوج نے دخول نہیں کیا تھا تو طلاق قائم رہے گی اور زوج ان گواہوں سے نصف مہر کا رجوع کرے گا اور اگر زوج دخول کر چکا تھا تو پھر گواہوں پر کوئی چیز ادا کرنا لازم نہ ہوگی۔

(٤٥٧) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فَيُدَّانُ وَيَمُوتُ الْمَوْلَى

کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دے، پھر وہ مقروض ہو جائے اور اُس کا آقا فوت ہو جائے

(٢٣٤٨١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَهِيمِ :فِي رَجُلٍ أَذِنَ لِعَبْدِهِ فَلَحقهُ دَيْنٌ ، وَمَاتَ الْمَوْلَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :يُبْدَأُ بِدَيْنِ الْمَوْلَى قَبْلَ دَيْنِ الْعَبْدِ.
قَالَ الْبَتِّيُّ :لاَ يُعْجِبُنِي ذَلِكَ ، يُبْدَأُ بِدَيْنِ الْعَبْدِ قَبْلَ دَيْنِ الْمَوْلَى ، لأَنَّهُ أَطْلَقَ رَقَبَتَهُ.

(۲۳۴۸۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دی پھر وہ مقروض ہو گیا، اور آقا کا انتقال بھی اِس حال میں ہوا کہ آقا مقروض ہے، فرمایا: غلام کے دین سے قبل آقا کے قرض سے ابتدا کریں گے، حضرت البتی فرماتے ہیں: مجھے اِس پر تعجب نہیں ہوا: غلام کے دین سے ابتدا کریں گے آقا کے قرض سے قبل، کیونکہ اُس نے اُس کی آزادی کو مطلق رکھا ہے۔

(٤٥٨) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي حَرِيفَهُ فَيَشْتَرِي مِنْهُ الْمَتَاعَ

کوئی شخص اپنے ہی کارخانے پر آئے اور اُس سے سامان خریدے

(٢٣٤٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : آتِي حَرِيفِي فَأَشْتَرِي مِنْهُ الْمَتَاعَ وَأَزِيدُهُ فِي ثَمَنِهِ ، وَلَوْ شِئْتَ أَخَذْتَهُ مِنْهُ بِدُونِ ذَلِكَ ، أَبِيعُهُ مِنْهُ مُشَاقَّةً ؟ قَالَ : لاَ . يَعْنِي : مُرَابَحَةً.

(۲۳۴۸۲) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا میں اپنے میں پیشہ فرد کے پاس جا کر سامان خریدتا ہوں اور پیسے بھی زیادہ دیتا ہوں۔ وہی چیز اگر آپ خریدیں تو کم پیسوں سے خرید لیں گے۔ تو کیا میں اس سے بیع مرابحہ کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

(٤٥٩) فِي قَبْضِ النَّخْلِ كَيْفَ هُوَ ؟

کھجور کے درخت کو کیسے وصول کریں گے؟

(٢٣٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَبْضُ النخل : أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ويقلّبه.

(۲۳۴۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ کھجور پر قبضہ یہ ہے کہ اس کو دیکھ لے اور الٹ پلٹ کر لے۔

(٤٦٠) الضَّمَانُ يَلْزَمُهُ الرَّجُلُ

کسی شخص پر ضمان کا لازم آنا

(٢٣٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : فِي رَجُلٍ ، قَالَ لِرَجُلٍ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِحَقِّكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَدَارِي لَكَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ أَخْطَتْ يَدُهُ رِجْلَهُ غَرِمَ.

(۲۳۴۸۴) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اگر میں اتنا اتنا تیرا حق لے کر نہ آیا تو میرا گھر تیرا، حضرت شریح نے فرمایا: اگر اُس کے ہاتھ سے غلطی ہو تو کیا پاؤں غارم ہوگا؟

(٢٣٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : إِنِّي اسْتَوْدَعْتُ هَذَا وَإِنَّهَا ذَهَبَتْ وَهُوَ يَنْظُرُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : شُهُودُكَ أَنَّهَا ذَهَبَتْ وَهُوَ يَنْظُرُ.

(۲۳۴۸۵) ایک شخص حضرت شریح کے پاس آیا، اور کہا کہ میں نے اس کے پاس امانت رکھوائی۔ جب وہ ضائع ہوئی تو یہ دیکھتا رہا۔ حضرت شریح نے کہا کہ اس بات پر گواہ لاؤ کہ وہ ضائع ہوئی اور یہ دیکھتا رہا۔

(٤٦١) الْقَرْيَةُ تُقْبَلُ وَفِيهَا الْعُلُوجُ وَالنَّخْلُ

اس بستی کو قبول کرنا جس میں مختلف گھر بھی ہوں اور درخت بھی

(٢٣٤٨٦) حَدَّثَنَا علي ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقَرْيَةِ يَتَقَبَّلُهَا وَفِيهَا الْعُلُوجُ وَالْبُيُوتُ وَالنَّخْلُ وَالشَّجَرُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۴۸۶) حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسے گاؤں کو (علاقہ) قبول کریں گے جس میں گھر درخت اور کھجور کے باغ ہوں؟ آپ نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٣٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ : أَيَتَقَبَّلُ الرَّجُلُ الأَرْضَ فِيهَا الْعُلُوجُ وَالثِّمَارُ وَالْبُيُوتُ ؟ فَقَالَ : لاَ.

(۲۳۴۸۷) حضرت ابراہیم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ: کیا آدمی ایسے زمین کو قبول کرے گا جس میں پھل اور گھر اور درخت وغیرہ ہوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٢٣٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُ كَرِهَ قَبَالَةَ الرُّؤُوسِ ، وَلَمْ يَرَ بِالْقُرَى بَأْسًا.

(۲۳۴۸۸) حضرت ابو جعفر تعداد کے ضامن بننے کو ناپسند کرتے تھے، لیکن گاؤں میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٦٢) الطَّرِيقُ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ ؟

راستہ سے متعلق اگر اختلاف ہو جائے تو کتنا رکھا جائے گا

(٢٣٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.

(بخاری ۲۴۷۳۔ مسلم ۱۴۳)

(۲۳۴۸۹) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات گز چوڑا راستہ رکھو۔

(٢٣٤٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ. (ابن ماجه ۲۳۳۹۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۳۴۹۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر راستہ سے متعلق اختلاف ہو جائے تو سات گز کا راستہ رکھو۔

(٤٦٣) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِ جَارِهِ

کوئی شخص گاڈر کا ایک کنارہ پڑوسی کی دیوار پر رکھ دے

(٢٢٤٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَنْصُورُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي عِكْرِمَةَ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ. (احمد ٢/ ٤٤٧)

(۲۲۴۹۱) حضور اقدس صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے کہ وہ اُس کی دیوار پر لکڑی (گاڈر) رکھے۔

(٢٢٤٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ.
قَالَ : وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عنها مُعْرِضِينَ ، وَاللَّهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

(بخاری ٢٤٦٣۔ مسلم ١٣٦)

(۲۲۴۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی (گاڈر) رکھنے سے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اِس سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟! میں وہ لکڑی تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔

(٢٢٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَنَى بِنَاءً فَلْيُدَعِّمْهُ بِحَائِطِ جَارِهِ. (احمد ٢٣٥۔ طبرانی ١١٨٠٢)

(۲۲۴۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو گھر بنائے اُس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کی دیوار کو سہارا دے۔

(٤٦٤) مَا ذُكِرَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

جھوٹی گواہی کی وعید کا بیان

(٢٢٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(۲۲۴۹۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٢٣٤٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الأَسَدِيِّ ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ : عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾. (ترمذی ٢٢٩٩۔ ابوداؤد ٣٥٩٤)

(٢٣٤٩٥) حضرت خُریم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے پھرے کہ، جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾.

(٢٣٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَلاَ لاَ يُؤْسَرَنَّ أَحَدٌ فِي الإِسْلاَمِ بِشَهَادَةِ الزُّورِ فَإِنَّا لاَ نَقْبَلُ إِلاَّ الْعُدُولَ. (مالك ٧٢٠)

(٢٣٤٩٦) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار ہرگز کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی نہ دے، بے شک ہم صرف عادلوں کی گواہی قبول کرتے ہیں۔

(٢٣٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : ﴿وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ قَالَ : شَهَادَةُ الزُّورِ.

(٢٣٤٩٧) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ سے مراد جھوٹی گواہی ہے۔

(٢٣٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَشَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ ، وَتَلاَ أَحَدُهُمَا : ﴿وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ وَتَلاَ الآخر F : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٢٣٤٩٨) حضرت وائل بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، پھر ان میں سے ایک نے یہ والی آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ اور دوسرے نے یہ والی آیت تلاوت فرمائی : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٤٦٥) شَاهِدُ الزُّورِ مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

جھوٹے گواہ کے ساتھ کیسا معاملہ کیا جائے؟

(٢٣٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقَامَ شَاهِدَ زُورٍ عَشِيَّةً فِي إِزَارٍ يُنَكِّتُ نَفْسَهُ. (عبدالرزاق ١٥٣٨٨)

(۲۳۴۹۹) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو شام کے وقت ایک چادر میں کھڑا کیا ہوا تھا اس کو ملامت کر رہے تھے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَبْعَثُ بِشَاهِدِ الزُّورِ إلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، أَوْ إلَى سُوقِهِ : إنَّا قَدْ زَيَّفْنَا شَهَادَةَ هَذَا.

(۲۳۵۰۰) حضرت شریح رحمہ اللہ جھوٹے گواہ کو مسجد یا بازار میں بھیج کر یہ اعلان کرواتے کہ: ہم نے اِس کی گواہی کو رد کر دیا ہے (یہ جھوٹا ہے)۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : جَلَسَ إلَيَّ الْقَاسِمُ فَقَالَ : أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يَصْنَعُ شُرَيْحٌ بِشَاهِدِ الزُّورِ إذَا أَخَذَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : كَانَ يَكْتُبُ اسْمَهُ عِنْدَهُ ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ بَعَثَ بِهِ إلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، وَإِنْ كَانَ مِنَ الْمَوَالِي بَعَثَ بِهِ إلَى سُوقِهِ ، يُعْلِمُهُمْ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۲۳۵۰۱) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ میرے پاس تشریف فرما تھے، فرمایا: حضرت شریح جب جھوٹے گواہ کو پکڑتے تو اِس کے ساتھ کیا معاملہ فرماتے، میں نے عرض کیا: اِس کا نام اپنے پاس لکھ دیتے اور پھر اگر وہ عرب میں سے ہوتا تو اُس کو مسجد بھیج دیتے، اور اگر وہ موالی میں سے ہوتا تو اُس کو بازار میں بھیج دیتے اُس کے متعلق لوگوں کو بتاتے۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا ضَرَبَ شَاهِدَ الزُّورِ خَفَقَاتٍ ، وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ.

(۲۳۵۰۲) حضرت جعد فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کے پاس موجود تھا، آپ نے جھوٹے گواہ کے سر سے عمامہ اتروا کر اس کو ''خفقات'' مروائے (خفقات سے مراد کوئی ایسا آلہ ہے کہ جس سے مارا جاتا تھا۔ ممکن ہے اس سے مراد جوتے ہوں)۔

(۲۳۵۰۳) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ : شَهِدَ قَوْمٌ عِنْدَ عمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى هِلاَلِ رَمَضَانَ ، فَاتَّهَمَهُمْ فَضَرَبَهُمْ سَبْعِينَ سَبْعِينَ ، وَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمْ.

(۲۳۵۰۳) حضرت عبدالکریم الجزری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ لوگوں نے رمضان کے چاند کی گواہی دی، آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور اُن سب کو ستر ستر کوڑے مارے اور اُن کی شہادت کو باطل قرار دیا۔

(۲۳۵۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شَاهِدُ الزُّورِ يُعَزَّرُ.

(۲۳۵۰۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کی تعزیر کی جائے گی۔

(۲۳۵۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ شَيْئًا وَيُعَرَّفُ النَّاسَ ، وَيُقَالُ : إنَّ هَذَا شَهِدَ بِزُورٍ.

(۲۳۵۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کو مارا جائے گا، اور لوگوں میں اُس کو مشہور کیا جائے گا، اور اعلان کیا جائے گا کہ

یہ جھوٹا گواہ ہے۔

(٢٢٥٠٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ مَا دُونَ أَرْبَعِينَ :خَمْسَةً وَثَلاَثِينَ، سِتَّةً وَثَلاَثِينَ ، سَبْعَةً وَثَلاَثِينَ.

(۲۳۵۰۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کو چالیس سے کم، پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٢٥٠٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ شَاهِدَ الزُّورِ سَبْعِينَ سَوْطًا.

(۲۳۵۰۷) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جھوٹے گواہ کو ستر کوڑے مارے۔

(٢٢٥٠٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أُتِيَ بِشَاهِدِ الزُّورِ خَفَقَهُ خَفَقَاتٍ وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ.

(۲۳۵۰۸) حضرت شریح کے پاس جب جھوٹا گواہ آتا تو آپ اس کا عمامہ اتروا کر اس کو جوتے لگواتے۔

(٤٦٦) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَلَفًا بِوَزْنٍ فَقَبَضَهُ بِغَيْرِ وَزْنٍ

کوئی شخص وزن کر کے چارہ خریدے اور اُس پر بغیر وزن کیئے قبضہ کر لے

(٢٢٥٠٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَلَفًا بِوَزْنٍ فَقَبَضَهُ بِغَيْرِ وَزْنٍ فَتَلِفَ الْعَلَفُ ، فَقَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الَّذِي اشْتَرَاهُ.

قَالَ :وَقَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلَ هَذَا.

(۲۳۵۰۹) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو وزن کر کے چارہ خریدے، اور اُس پر بغیر وزن کئے قبضہ کر لے، پھر چارہ ہلاک ہو جائے، فرمایا: وہ خریدنے والے کے مال سے ہلاک ہونا شمار ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٤٦٧) فِي رجلٍ قَالَ إن فعلت كذا و كذا فغلامِي حرٌّ

کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد

(٢٢٥١٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَغُلاَمِي حُرٌّ ، فَبَاعَهُ ثُمَّ فَعَلَهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۳۵۱۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اُس نے وہ غلام فروخت کر کے وہ کام کر دیا، تو اُس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا۔

(٢٢٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. وَعَنِ

الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَعَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِغُلَامِهِ :إِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ فَأَنْتَ حُرٌّ ، فَبَاعَهُ فَدَخَلَ الدَّارَ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ ، قَالُوا :لَا يَعْتِقُ.

(۲۳۵۱۱) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حکم اور حضرت عطاء اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنے غلام سے کہے کہ اگر میں گھر میں داخل ہوا تو میرا غلام آزاد، پھر اُس نے اپنا غلام فروخت کیا اور گھر میں داخل ہوگیا، فرماتے ہیں کہ وہ آزاد نہ ہوگا۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِغُلَامِهِ :إِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَأَنْتَ حُرٌّ ، وَلامْرَأَتِهِ :فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ أَوْ طَلَاقٌ لَمْ يَقَعْ.

(۲۳۵۱۲) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد ہے۔

(۲۳۵۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ وَابْنِ شُبْرُمَةَ:فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَغُلَامُهُ حُرٌّ ، أَوِ امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، فَيَبِيعُ الْغُلَامَ ، أَوْ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَحْنَثُ فِي يَمِينِهِ ، قَالُوا :يَلْزَمُهُ الْعِتْقُ وَالطَّلَاقُ.

(۲۳۵۱۳) حضرت ابن شبرمہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد یا میری زوجہ کو طلاق، پھر اُس نے غلام کو آزاد کر دیا یا زوجہ کو طلاق دے دی پھر اپنی قسم میں حانث ہوگیا تو فقہاء فرماتے ہیں کہ اُس پر آزادی اور طلاق لازم ہوگی۔

(٤٦٨) فِي الْقَاضِي تُرْفَعُ إِلَيْهِ الْقِصَّةُ يَنْظُرُ فِيهَا

قاضی کے پاس کوئی قصہ لایا جائے وہ اُس میں غور کرے

(۲۳۵۱٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُجِيزُ الِاعْتِرَافَ فِي الْقِصَصِ.

(۲۳۵۱۴) حضرت شریح قصوں میں اعتراف کو نافذ فرماتے۔

(۲۳۵۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَبِي بَحْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا رُفِعَتْ إِلَيْهِ قِصَّةٌ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ أَقْرَأُ الْكُتُبَ.

(۲۳۵۱۵) حضرت ابو بحر سے مروی ہے کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا، اُس کے پاس قصہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: میں کتاب کو پڑھنے والا نہیں ہوں۔

(٤٦٩) مَنْ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَعَ بيِّنَتِهِ

جو حضرات گواہ کے ساتھ قسم لیتے ہیں

(٢٢٥١٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْحُرِّ مَعَ بَيِّنَتِهِ.

(۲۳۵۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن حر سے گواہ کے ساتھ قسم بھی طلب کی۔

(٢٢٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حسن بن صالح ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْحُرِّ مَعَ بَيِّنَتِهِ.

(۲۳۵۱۷) حضرت علی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : قَبَّحَ اللَّهُ بَيِّنَتَكَ إِنْ لَمْ تَحْلِفْ عَلَى حَقِّك.

(۲۳۵۱۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے حق پر قسم نہ اٹھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری گواہی سے ناراض ہوگا، (اللہ کو ناراض کرے گا)۔

(٢٢٥١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : أَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَعَ بَيِّنَتِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۳۵۱۹) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا میں آدمی سے قسم لے سکتا ہوں جب اس کے پاس ایک گواہ موجود ہو۔ فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٢٥٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ مَعَ الْبَيِّنَةِ.

(۲۳۵۲۰) حضرت شریح رحمہ اللہ گواہ کے ساتھ قسم بھی لیتے تھے۔

(٢٢٥٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَقَامَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بَيِّنَتَهُ ، فَقَالَ خَصْمُهُ : يَمِينُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شُهُودِهِ. فَاسْتَحْلَفَهُ فَنَكَلَ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : بِئْسَ مَا أَثْنَيْت عَلَى شُهُودِكَ، وَرَدَّ شَهَادَتَهُمْ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ : لاَ أُعْطِيك حَقًّا لاَ تَحْلِفُ عَلَيْهِ.

(۲۳۵۲۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے پر گواہ قائم کیے اُس کے خصم نے کہا: اُس کی قسم مجھے اُس کی گواہی سے زیادہ پسند ہے۔ پھر اُس سے قسم طلب کی تو اُس نے انکار کر دیا۔ حضرت شریح نے فرمایا: تو نے جو اپنی گواہی کی تعریف کی ہے وہ بہت بُری ہے، اور اُن کی گواہی رد ہے، حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے فرمایا: جس حق پر تو قسم نہیں اٹھائے گا میں وہ حق تجھے نہیں دوں گا۔

(٤٧٠) فِي الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ السَّفِينَةَ فَتَغْرَقُ

کوئی شخص کشتی کرایہ پر لے وہ ڈوب جائے

(٢٢٥٢٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى: فِي سَفِينَةٍ تُؤَاجَرُ فِي الْبَحْرِ فَتَنْكَسِرُ وَفِيهَا مَتَاعٌ: قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لاَ يَضْمَنُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: يَضْمَنُ، وَقَالَ سُفْيَانُ: لاَ نَرَى عَلَيْهِ ضَمَانًا.

(۲۲۵۲۲) حضرت سفیان، حضرت ابن شبرمہ اور حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ کشتی سمندر کے لئے اجرت پر لی جائے پھر وہ ڈوب جائے (ٹوٹ جائے) اور اُس میں سامان ہو، حضرت ابن شبرمہ نے فرمایا: وہ ضامن نہ ہوگا، حضرت ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا: وہ ضامن ہوگا، اور حضرت سفیان نے فرمایا: ہم اُس پر ضمان کو لازم نہیں سمجھتے۔

(٤٧١) فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا، لِمَنِ الْكِرى ؟

کوئی شخص جانور ادھار لے کر کرایہ پر دے دے تو کرایہ کس کا ہوگا؟

(٢٢٥٢٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَالشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا بِدِرْهَمٍ، قَالَ الْحَكَمُ: الدِّرْهَمُ لَهُ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الدِّرْهَمُ لِصَاحِبِ الدَّابَّةِ.

(۲۲۵۲۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حکم اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے جانور ادھار لے کر کرایہ پر دے دیا تو کرایہ کس کا ہوگا؟ حضرت حکم نے فرمایا: کرایہ اُسی کا ہوگا، حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: کرایہ جانور والے کا ہوگا۔

(٤٧٢) فِي الرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فِي الْمَالِ وَلاَ يَخْلِطَانِهِ

دو شخص کسی مال میں شریک ہوں لیکن لیکن اس حال کو مخلوط نہ کریں

(٢٢٥٢٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا، فَأَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ عَشَرَةَ آلاَفٍ وَلَمْ يَخْلِطَاهَا، فَعَمِلَ أَحَدُهُمَا بِمَا عِنْدَهُ فَتَوِيَ، فَلَمْ يَرَهُ شَرِيكًا، وَقَالَ: النُّقْصَانُ وَمَا تَوِيَ: عَلَيْهِ، وَلَيْسَ عَلَى الآخَرِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۲۲۵۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے اُن شخصوں کے متعلق جو دونوں شریک ہیں، ان میں سے ہر ایک نے دس ہزار دراہم نکالے، لیکن آپس میں ملائے نہیں، پھر ان میں سے ایک نے اپنے پاس موجودہ مال سے کام کیا لیکن سارا مال برباد ہوگیا۔ وہ دوسرے کو شریک نہیں سمجھتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نقصان اور ہلاکت اسی پر ہوگی۔ دوسرے کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : لَا تَكُونُ شَرِكَةٌ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَخْلِطَا أَمْوَالَهُمَا.

(۲۳۵۲۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ دو بندوں کے درمیان جب تک اُن کے مال آپس میں نہ ملیں وہ شرکت نہ ہوگی۔

(۴۷۳) فِي قَصَّارٍ اسْتَعَانَ صَاحِبَ الثَّوْبِ فَدَقَّ مَعَهُ

دھوبی کپڑے کے مالک سے مدد مانگے اور مالک بھی دھوبی کے ساتھ کپڑے کوٹے

(۲۲۵۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى : أَنَّهُ قَالَ فِي قَصَّارٍ اسْتَعَانَ صَاحِبَ الثَّوْبِ فَدَقَّ مَعَهُ فَخَرَقَ الثَّوْبَ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْقَصَّارُ.

(۲۳۵۲۶) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ کپڑے والے نے دھوبی سے صفائی میں مدد طلب کی مالک نے بھی دھوبی کے ساتھ کپڑے کوٹے، پھر کپڑا اپھٹ گیا، فرمایا: دھوبی ضامن ہوگا۔

(۴۷۴) فِي الْمَرِيضِ يُبْرِءُ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ

مریض وارث کو دین سے بری کردے

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الْمَرِيضِ قَالَ : إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ.

(۲۳۵۲۷) حضرت ابراہیم مریض کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب وہ وارث کو دین سے بَری کردے تو وارث بری ہو جائے گا۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۵۲۸) حضرت حکم سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ يُوزَنُ فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُكَالُ فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ.

(۲۳۵۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر موزونی شے برابر سرابر دی اور لی جائے گی۔ اگر جنس میں اختلاف ہو جائے تو تب کمی زیادتی کر سکتے ہو۔ اسی طرح ہر کیلی چیز برابر سرابر ہوگی۔ البتہ اگر اختلاف جنس ہو جائے تو تب کمی زیادتی کر سکتے ہو۔

(۴۷۵) مَنْ قَالَ الْحَقُّ لَا يُبْطِلُهُ طُولُ التَّرْكِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ زیادہ دیر مطالبہ نہ کرنے سے حق باطل نہیں ہوتا

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْحَقُّ جَدِيدٌ ، لَا يُبْطِلُهُ طُولُ التَّرْكِ.

(۲۳۵۳۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حق جدید ہی ہے، زیادہ دیر مطالبہ نہ کرنے سے وہ باطل نہ ہوگا۔

(٤٧٦) فِي رجل سَرَقَ عَبْدًا فبَاعَهُ

کوئی شخص غلام کو چوری کر کے فروخت کر دے

(٢٣٥٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا فَبَاعَهُ مِنْ آخَرَ فَمَاتَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي ، قَالَ :ذَهَبَتْ دَرَاهِمُ الْمُشْتَرِي ، وَيَتْبَعُ صَاحِبُ الْعَبْدِ السَّارِقَ.

(۲۳۵۳۱) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام چوری کر کے آگے فروخت کر دے، پھر مشتری کے قبضہ میں غلام فوت ہو جائے تو مشتری کے دراہم ضائع ہو جائیں گے اور غلام کا مالک چور سے غلام کی قیمت وصول کرے گا۔

(٤٧٧) فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي الْفُلُوسَ

کوئی شخص فلوس خریدے

(٢٣٥٣٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي الْفُلُوسَ بِالدَّرَاهِمِ هَلْ هُوَ صَرْفٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ فَلاَ تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

(۲۳۵۳۲) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ ایک شخص دراہم کے بدلہ فلوس خریدے تو کیا یہ بیع صرف ہے؟ فرمایا ہاں یہ صرف ہے، سپردگی سے قبل جدا نہ ہو۔

(٤٧٨) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَزَّ جَمَاعَةً

کوئی شخص کپڑوں کی گٹھڑی فروخت کرے

(٢٣٥٣٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الثَّوْبَ جَمَاعَةً ، كُلُّ ثَوْبٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَبَعْضُهُ خَيْرٌ مِنْ بَعْضٍ ، فَيَكُونُ فِي بَعْضِهِ خَرْقٌ ؟ قَالَ :يَرُدُّهُ بِعَشَرٍ.
قَالَ سُفْيَانُ غَيْرُهُ يقول :يرده بقيمته من جميع الثمن. قَالَ سفيان وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۲۳۵۳۳) حضرت ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا، جس نے کچھ کپڑے یہ کہہ کر فروخت کیے کہ ہر کپڑا دس درہم کا ہے، اور ان کپڑوں میں بعض کپڑے بعض سے اعلیٰ ہوں اور بعض کپڑوں میں پھٹن ہو تو کیا حکم ہے؟ وہ کپڑا دس درہم کے بدلہ میں واپس کرے گا۔

حضرت فیان ایک اور بات فرماتے ہیں وہ یہ کہ پوری گٹھڑی کے حساب سے جتنی قیمت اس کپڑے کی بنتی ہے وہی دے

گا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(٤٧٩) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي التِّجَارَةِ ثُمَّ يَبِيعُهُ

کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دے پھر اُس کو فروخت کر دے

(٢٣٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي التِّجَارَةِ ثُمَّ يَبِيعُهُ :قَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۳۵۳۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو تجارت کی اجازت دے کر پھر فروخت کر دے، تو وہ ضامن ہوگا۔

(٤٨٠) فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ

گواہ کے خلاف گواہی دینا

(٢٣٥٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ :شَهِدْتَ شُرَيْحًا يَقُولُ : أُجِيزُ شَهَادَةَ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ؟ قَالَ :نَعَمْ إذا كان عدلاً.

(۲۳۵۳۵) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعد بن ذکوان سے دریافت کیا کہ آپ اُس وقت حضرت شریح کے پاس حاضر تھے جب انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں گواہ کی گواہی کو نافذ قرار دیتا ہوں؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ عادل ہو۔

(٢٣٥٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ الحسن ، عن عبد الأعلى ، عن شريح :أنه كان يجيز شَهَادَةَ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ إذَا شُهِدَ عَلَيْهِمَا.

(۲۳۵۳۶) حضرت شریح گواہ پر گواہی کو نافذ فرماتے تھے جب اُن کے پاس گواہی دی جاتی۔

(٢٣٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الشَّاهِدِ مَا دَامَ حَيًّا وَلَوْ كَانَ بِالْيَمَنِ.

(۲۳۵۳۷) حضرت شریح کسی گواہ کے خلاف دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتے تھیں جب تک وہ گواہ زندہ ہوں اگر چہ وہ یمن میں ہی ہو۔

(٢٣٥٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ.

(۲۳۵۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گواہ پر گواہی قبول نہیں جب تک کہ وہ دو نہ ہوں۔

(٤٨١) مَا ذُكِرَ فِي الْمُقَاوَاةِ

بیع مقاواۃ کا بیان

(٢٣٥٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُقَاوَاةِ.

(۲۳۵۳۹) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ مقاواۃ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مقاواۃ کہتے ہیں سستے داموں سامان خرید کر پھر اُس کی آپس میں بولی لگانا یہاں تک کہ اُس کی قیمت بڑھ جائے)۔

(٤٨٢) فِي الْكَسْبِ

ہاتھ سے کمانا

(٢٣٥٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ كَسْبَ الْيَدِ عَلَى التِّجَارَةِ.

(۲۳۵۴۰) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ وتابعین تجارت کر کے ہاتھ سے کمانے کو پسند فرماتے تھے۔

(٢٣٥٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ ؟ قَالَ : عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ. (حاكم ١٠- بزار ١٢٥٧)

(۲۳۵۴۱) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر اچھی بیع (بیع صحیح)۔

(٤٨٣) فِي البِطِّيخِ والقِثّاءِ وأشباهِهِ

تربوز اور ککڑی وغیرہ کی بیع کا بیان

(٢٣٥٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرًا مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ وَالْوَرْدِ ، وَمَا لاَ يَخْرُجُ جَمِيعًا ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ يُشْتَرَى إلاَّ مَا يَخْرُجُ جَمِيعًا.

(۲۳۵۴۲) حضرت عمر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت حسن تربوز، ککڑی وغیرہ اور جو پورا نہ نکلے اُس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ فرماتے تھے نہیں فروخت کیا جائے گا مگر جو پورا نکلے۔

(٤٨٤) فِي السَّلَمِ فِي العِنَبِ

انگور میں بیع سَلَم کرنا

(٢٣٥٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي

الْعِنَبِ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : قُلْتُ : أُسْلِمُ فِي الْعِنَبِ أَنَأْخُذُ بُسْرًا ؟ قَالَ : لاَ .

(۲۳۵۴۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ایک شخص انگور میں بیع سلم کرتا ہے؟ انہوں نے اُس میں کوئی حرج نہ سمجھا، میں نے عرض کیا کہ: میرے ساتھ انگور میں بیع سلم کی گئی ہے، کیا میں اُس کو خشک حالت میں لے لوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٤٨٥) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَلاَّ يَبِيعَ السِّلْعَةَ إلاَ بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ

کوئی شخص یوں قسم اٹھالے کہ وہ سامان کو فروخت نہیں کرے گا، مگر جو ثمن مقرر کر دیا ہے اُس کے ساتھ

(٢٢٥٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ جَارِيَتِي حُرَّةً إِنْ نَقَصْتُهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقَدْ خِفْتُ أَنْ يَنْقَضِيَ الْمَوْسِمُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهَا ، فَتَرَى أَنْ نَبِيعَهَا بِأَقَلَّ مِمَّا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِنْ لَمْ تَخَفَ السُّلْطَانَ . أَوْ : لَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ السُّلْطَانَ عَلَيْكَ .

(۲۳۵۴۴) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ: میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میری باندی آزاد اگر میں نے اسے اتنے اتنے ثمن سے کم میں فروخت کیا، مجھے خوف ہے کہ اِس کے فروخت کرنے سے پہلے موسم حج یا عید میں قیمت کم ہو جائے گی، تو آپ کی کیا رائے ہے کہ اُس کو کم قیمت میں فروخت کرنا کیسا ہے؟ فرمایا اگر مجھے تمہارے بارے میں بادشاہ کا خوف نہ ہوتا تو۔

(٤٨٦) الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَيْعَ بَعْضَهُ بِنَقْدٍ وَبَعْضَهُ بِنَسِيئَةٍ

کوئی شخص کوئی چیز خریدے، کچھ پیسے نقد دے اور کچھ ادھار کرے

(٢٢٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ بَعْضَهُ بِنَقْدٍ وَبَعْضَهُ بِنَسِيئَةٍ : ثُمَّ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً ، قَالاَ : يُعْلِم صَاحِبَهُ مِنْهُ مِثْلَ مَا يَعْلَمُ .

(۲۳۵۴۵) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کوئی چیز اس طرح خریدے کہ کچھ رقم دے دے اور کچھ ادھار کر لے پھر اُس کو مرابحۃً فروخت کر دے، فرمایا فروخت کرنے والے اتنا بتائے جتنا وہ جانتا ہے۔

(٤٨٧) فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ

سچے تاجر کے فضائل

(٢٣٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَقُولُ : التَّاجِرُ الصَّدُوقُ بِمَنْزِلَةِ الشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۳۵۴۶) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ سچا تاجر قیامت کے دن اللہ کے پاس شہید کے رتبہ میں ہے۔

(٢٣٥٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : التَّاجِرُ الأَمِينُ الصَّادِقُ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

قَالَ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : صَدَقَ الْحَسَنُ ، أَوَلَيْسَ فِي جِهَادٍ؟. (ترمذی ۱۲۰۹۔ دار قطنی ۱۸)

(۲۳۵۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سچے اور امانت دار تاجر کا حشر صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: حضرت حسن نے صحیح کہا ہے کیا یہ جہاد نہیں ہے؟

(٤٨٨) فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ وَيَشْتَرِطُ خِدْمَتَهُ

کوئی شخص خدمت کی شرط لگا کر غلام کو آزاد کر دے

(٢٣٥٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ وَشَرَطَ خِدْمَتَهُ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَهُ بَطَلَ شَرْطُهُ.

(۲۳۵۴۸) حضرت سعید بن المسیب نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جس نے خدمت کی شرط لگا کر غلام کو آزاد کر دیا، فرمایا: جب اُس نے غلام آزاد کیا تو اُس کی شرط باطل ہوگئی۔

(٢٣٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عن أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ جَارَةً لِشُرَيْحٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي أَعْتَقْت جَارِيَتِي هَذِهِ ، قَالَ : قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولِينَ ، قَالَتْ : وَشَرَطْت عَلَيْهَا خِدْمَتِي مَا دُمْت حَيَّةً ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : هَا هِيَ هَذِهِ إِنْ شَائَتْ فَعَلَتْ.

(۲۳۵۴۹) حضرت ابوحیان التیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح کی باندی اپنی باندی لے کر حضرت شریح کی خدمت میں آئی، اور عرض کیا اے ابوامیہ! میں نے اپنی اس باندی کو آزاد کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو تو کہہ رہی ہے میں وہ سن چکا ہوں، باندی نے عرض کیا کہ! جب تک میں زندہ ہوں میں نے خدمت کی شرط لگائی ہے، حضرت شریح نے فرمایا: یہ اس پر ہے، اگر چاہے تو کرے۔

(۲۲۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ خَادِمًا لَهَا ، ثُمَّ اسْتَثْنَتْ ، قَالَ الضَّحَّاكُ :تُعْتَقُ.

(۲۲۵۵۰) حضرت ضحاک نے اُس خاتون کے متعلق فرمایا جس نے اپنے خادم کو آزاد کر کے پھر استثناء کرلیا، آپ نے فرمایا وہ آزاد ہے۔

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ :إِنِّي أَعْتَقْت أَمَتِي هَذِهِ ، وَاشْتَرَطْت عَلَيْهَا أَنْ تَلِيَ مِنِّي مَا تَلِي الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا إِلاَّ الْفَرْجِ ، أَوْ قَالَ :غَيْرِ الْفَرْجِ ، فَلَمَّا غَلُظْت رَقَبَتَهَا ، قَالَتْ :إِنِّي حُرَّةٌ ، قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهَا ، خُذْ بِرَقَبَتِهَا فَانْطَلِقْ بِهَا ، فَلَكَ مَا اشْتَرَطْت عَلَيْهَا.

(۲۲۵۵۱) حضرت سعد بن الاخرم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی اِس باندی کو آزاد کر دیا ہے، اور میں نے اِس پر شرط لگائی ہے کہ جس طرح باندی آقا کی خدمت کرتی ہے اس طرح میری خدمت کرے گی، سوائے اِس کی شرم گاہ کے، پھر جب میں نے اِس کی غلامی میں سختی کی تو یہ کہتی ہے کہ میں آزاد ہوں، آپ نے فرمایا: اِس کو اِس بات کا اختیار نہیں ہے، اِس کو پکڑ کر لے جاؤ، جو شرط آپ نے لگائی ہے اس پر اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ :أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَعْتَقَتْهُ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنْ يَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ. (ابوداؤد ۳۹۲۸۔ ابن ماجه ۲۵۲۶)

(۲۲۵۵۲) حضرت سفینہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن کو آزاد کر دیا اور اُن پر یہ شرط لگا دی کہ جب تک زندہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔

(٤٨٩) فِي الْكِتَابِ فِي السَّلَفِ

قرض کے متعلق لکھ لینا

(۲۲۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَمَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَكَتَبْت عَلَيْهِ كِتَابًا :أَنَّهُ اسْتَسْلَفَ ذَهَبًا مَعْلُومًا فِي طَعَامٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مِنْ صَالِحِ طَعَامِ كَذَا ، أَوْ شَرْوَاهُ.

(۲۲۵۵۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت زہری نے حکم دیا کہ میں لکھوں کہ انہوں نے اتنا اتنا سونا اتنے اتنے طعام کے بدلہ میں قرض لیا ہے اتنی مدت تک کے لیے۔ اس اس طرح کا اچھا طعام یا اس کی مثل کا طعام ہوگا۔

(٤٩٠) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ بِنَقْدٍ ثُمَّ يَسْتَقِيلُهُ

کوئی شخص نقد گندم کی بیع کر کے پھر اُس سے اقالہ طلب کرے

(٢٢٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لَوْ بِعْت رَجُلاً طَعَامًا بِالْحَالِّ فَنَقَلَهُ إِلَى بَيْتِهِ ، ثُمَّ أَقَلْته مِنْهُ وَقَبَضْته فِي بَيْتِهِ ، فَإِنْ شِئْتَ بِعْت مِنْهُ بِنَسِيئَةٍ ، وَقَالَ قَتَادَةُ : لاَ تَشْتَرِهِ مِنْهُ حَتَّى تَنْقُلَهُ إِلَى بَيْتِك.

(٢٢٥٥٤) حضرت حماد نے فرمایا: اگر میں کسی کو نقد گندم فروخت کروں پھر وہ اُس کو گھر لے جائے پھر میں اُس سے اقالہ کروں اور اُس کے گھر پر ہی اُس پر قبضہ کرلوں، تو اگر میں چاہوں تو اُس کو ادھار میں فروخت کرسکتا ہوں؟ حضرت قتادہ نے فرمایا: جب تک اُس کو اپنے گھر منتقل نہ کرلو اس وقت تک اسے مت خریدو۔

(٤٩١) فِي كُرٍّ مِنْ بُرٍّ بِمِئَةِ مِيزَانٍ مِنْ عَلَفٍ

گندم کا ایک کُرّ چارہ کے سو میزان کے بدلے فروخت کرنا

(٢٢٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي كُرٍّ مِنْ بُرٍّ بِمِئَةِ مِيزَانٍ مِنْ عَلَفٍ نَسِيئَةً : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢٢٥٥٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک کُرّ گندم کو سو میزان چارہ کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٩٢) فِي الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ الطَّعَامَ الْعَتِيقَ

کوئی شخص پرانی گندم قرض لے

(٢٢٥٥٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ اسْتَقْرَضَ طَعَامًا عَتِيقًا ، فَقَضَى مَكَانَهُ حَدِيثًا؟ قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَرْطُهُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢٢٥٥٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص پرانی گندم قرض لے کر اُس کی جگہ نئی گندم دے دے؟ فرمایا کہ اگر اُن دونوں کے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٩٣) فِي الرَّجُلِ يُعِينُ أَهْلَ الذِّمَّةِ وَيَشْتَرِي لَهُمْ

کوئی شخص اہل ذمہ کی اعانت کرے اور اُن کے لئے خریدے

(٢٢٥٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُعِينُ الرَّجُلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ؟

قَالَ :أَوَ مَا بَلَغَكَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَعْرَابِيِّ ؟.

(۲۳۵۵۷) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص مشرکین میں سے ایک شخص کی مدد کرتا ہے؟ حضور نے اعرابی کے بارے میں جو فرمایا تھا وہ آپ نے نہیں سنا؟

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ لأَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۳۵۵۸) حضرت حماد اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی ذمیوں کے لیے کچھ خرید لے۔

(٤٩٤) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّيْنَ إلَى أَجَلٍ

کوئی شخص مدتِ مقررہ کے لئے دین کی بیع کرے

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا إلَى أَجَلٍ ، فَبَاعَهُ الْمُشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ ، أَيَشْتَرِيهِ صَاحِبُهُ الَّذِي بَاعَهُ ؟ قَالَ :إذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مُوَاكَسَةٌ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۵۵۹) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص نے ایک مقررہ مدت کے لئے بیع کی، مشتری نے اس کو ایک شخص کو فروخت کر دیا، تو کیا جس نے فروخت کیا تھا وہ خرید سکتا ہے؟ فرمایا اگر اس میں اُس کا نقصان نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۵٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زيد، عن هشام، عن الحسن :في هذا إذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مُوَاكَسَةٌ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۵٦۰) حضرت حسن اِس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اس میں نقصان نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۵٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ :أَنَّهُ بَاعَ مِنْ أُخْتِهِ بَيْعًا إلَى أَجَلٍ ، ثُمَّ أَمَرَتْهُ أَنْ يَبِيعَهُ ، فَبَاعَهُ ، فَسَأَلْت ابْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ :أَبْصِرْ أَنْ يَكُونَ أَنْتَ هُوَ؟ قُلْتُ :أَنَا هُوَ ، قَالَ : ذَاكَ هُوَ الرِّبَا ، ذَاكَ هُوَ الرِّبَا ، فَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ إلاَّ رَأْسَ مَالِكَ.

(۲۳۵٦۱) حضرت داؤد بن ابی عاصم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بہن سے ایک مدت تک کے لئے بیع کی، پھر اُن کی بہن نے اُس کو فروخت کر دیا، میں نے حضرت سعید بن المسیب سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: دیکھ لو کیا آپ وہی ہو؟ میں نے عرض کیا جی میں وہی ہوں، فرمایا وہ ربا ہے، وہ سود ہے، آپ اُس سے صرف راس المال واپس لے لو۔

(٤٩٥) الرَّجُلُ يُؤَاجِرُ دَارَهُ سِنِينَ

کوئی شخص کچھ سالوں کے لئے اپنا گھر کرایہ پر دے دے

(۲۳۵٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ لِمَيِّتٍ شَرْطٌ.

(۲۳۵۶۲) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میت کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

(٢٣٥٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ دَارَهُ عَشْرَ سِنِينَ ، فَيَمُوتُ قَبْلَ ذَلِكَ :تُنْتَقَضُ الإِجَارَةُ ، وَتَبْطُلُ الْعَارِيَّةُ.

وَقَالَ مَكْحُولٌ :تَمْضِي الْعَارِيَّةُ ، وَتَبْطُلُ الإِجَارَةُ.

وَقَالَ إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ :يَمْضِيَانِ إِلَى غَايَتِهِمَا.

قَالَ أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :إِنَّمَا يَرِثُونَ مِنْ ذَلِكَ مَا كَانَ يَمْلِكُ فِي حَيَاتِهِ.

(۲۳۵۶۳) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنا گھر دس سالوں کے لئے اجرت پر دیا پھر اُس سے قبل ہی وہ فوت ہو گیا تو اجارہ ختم ہو جائے گا اور عاریت باطل ہو جائے گی۔

حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عاریت کو پورا کیا جائے گا اور اجارہ باطل ہو جائے گا۔ حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ دونوں کو انتہاء تک پورا کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں اس کے ورثاء اُس کے وارث ہوں گے جس کا وہ اپنی زندگی میں مالک تھا۔

(٢٣٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَسْلَمَتْ غُلاَمًا لَهَا أَشْهُرًا ، فَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عَامِرٌ لأَخِيهَا :هُوَ غُلاَمُك ، إِنْ شِئْتَ قَبَضْتَهُ ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ.

(۲۳۵۶۴) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک خاتون نے اپنے غلام میں کچھ مہینوں کے لئے سلم کیا ہے پھر خاتون مقررہ مدت سے قبل ہی فوت ہو گئی؟ حضرت عامر نے اُس کے بھائی سے فرمایا، وہ آپ کا غلام ہے اگر چاہو تو لے لو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔

(٤٩٦) السِّمْسَارُ يَضْمَنُ

دلال ضامن ہوگا

(٢٣٥٦٥) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضْمَنَ السِّمْسَارُ.

(۲۳۵۶۵) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ دلال کے ضامن بننے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٤٩٧) فِي الرَّجُلِ يُدَبِّرُ غُلاَمَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

کسی شخص نے اپنے غلام کو مدبر بنایا پھر وہ فوت ہو گیا اور اُس پر قرض تھا

(٢٣٥٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي رَجُلٍ دَبَّرَ غُلاَمًا لَهُ ، ثُمَّ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، قَالَ :يَسْعَى فِيهِ.

(۲۳۵۶۶) حضرت زہری رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنے غلام کو مدبر بنایا پھر وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اُس پر قرضہ ہے تو غلام اُس کے قرض کی ادائیگی کے لئے کوشش (سعی) کرے گا۔

(۴۹۸) فِي الرَّجُلِ يُشْرِكُ الرَّجُلَ بِغَيْرِ وَزْنٍ

آدمی کا دوسرے کو بغیر وزن کیے شریک کرنا

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَبِي الْيَمَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : إِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَنْقُدْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَضِيعَةٌ ، إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَهَا إِيَّاهُ.

(۲۳۵۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص دوسرے کو شریک کرے اور قیمت نقد نہ دے تو اُس پر سامان کا نقصان نہیں ہے، بے شک یہ تو غنیمت ہے جو اُس کے پاس اُس کو دی گئی ہے۔

(۴۹۹) رَجُلٌ بَاعَ غُلاَمًا بِغَنَمٍ

آدمی کا بکری کے بدلہ غلام فروخت کرنا

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي رَجُلٍ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِغَنَمٍ فَتَنَاتَجَتِ الْغَنَمُ فَزَادَتْ ، ثُمَّ وُجِدَ بِالْغُلاَمِ عَيْبًا دُلِّسَ لَهُ ، قَالَ : يَرُدُّهُ وَلَهُ شَرْوَى غَنَمِهِ ، أَوْ يُعْطِيهَا إِيَّاهُ بِأَعْيَانِهَا كَمَا أَخَذَهَا.

(۲۳۵۶۸) حضرت زہری اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے بکریوں کے بدلہ غلام فروخت کیا پھر ان بکریوں نے بچے جنے اور بکریاں زیادہ ہوگئیں پھر غلام میں عیب پایا گیا جو اُس سے پوشیدہ رکھا گیا تھا، فرمایا وہ اُس کو واپس کر دے گا، اور اُس کے لئے بکریوں کے مثل دینا پڑے گا، یا پھر جس طرح وصول کیے تھے اُسی طرح دے۔

(۵۰۰) فِي رَجُلٍ رَهَنَ مُصْحَفًا

کسی شخص کا قرآن کو رہن رکھوانا

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الْمُصْحَفَ بِالْعَرْضِ ، قَالاَ : لاَ يَقْرَأُ فِيهِ ، وَإِنْ أَذِنَ صَاحِبُهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي بَيْعٍ فَأَذِنَ لَهُ صَاحِبُهُ ، قَرَأَ فِيهِ ، وَإِلاَّ لَمْ يَقْرَأْ فِيهِ.

(۲۳۵۶۹) حضرت محمد اور حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص سامان کے بدلہ قرآن رہن رکھوا دے تو اس کی تلاوت نہیں کرے گا اگر چہ وہ اُس کی اجازت بھی دے دے اور اگر بیع میں ہو اور اُس کا ساتھی اجازت دے دے تو پھر پڑھ لے وگرنہ اس میں نہ پڑھے۔

(٥٠١) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ وَغَيْرَهَا

کسی شخص کا کرایہ پر گھر لینا

(٢٣٥٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الْعَرْصَةَ فَيَبْنِيَ فِيهَا مِنْ أَجْرِهَا.

(۲۳۵۷۰) حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص صحنِ خانہ کو کرایہ پر لے اور اُس کی اجرت سے وہاں عمارت تعمیر کردے۔

(٥٠٢) مَنْ كَرِهَ لِلسَّاكِنِ أَنْ يُعَجِّلَ مِنَ الأَجْرِ شَيْئًا

جو حضرات رہنے والے کے لئے اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ اجرت (کرایہ) میں جلدی کرے

(٢٣٥٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يُعَجِّلَ السَّاكِنُ مِنَ الأَجْرِ شَيْئًا.

(۲۳۵۷۱) حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ رہنے والا شخص اجرت (کرایہ) میں جلدی کرے۔

(٥٠٣) فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْجَرُ فَيُجْعَلُ لَهُ شَيْئًا

کسی آدمی کو کرایہ پر لیا جائے اور اس کو کچھ رقم وغیرہ دے دی جائے

(٢٣٥٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ آجَرَ نَفْسَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي :سَلْ مُحَمَّدًا فَإِنَّهُمْ قَدْ عَجَّلُوا لِي ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۳۵۷۲) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس نے اپنے نفس کو ہزار درہم کے بدلہ ایک سال کے لئے کرایہ پر دیا، اُس نے مجھ سے کہا کہ حضرت محمد ؒ سے دریافت کرو، تحقیق ان لوگوں نے میرے لئے جلدی کی ہے، میں نے حضرت محمد ؒ سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: میں اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٥٠٤) فِي الرَّجُلِ يُقْضَى عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَقْضِي غَيْرَهُ

کسی شخص کے خلاف فیصلہ کردیا جائے پھر وہ دوسرے سے فیصلہ دوبارہ کروائے

(٢٣٥٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ خَاصَمَ إِلَى قَاضٍ فَقَضَى عَلَيْهِ ، فَعُزِلَ ذَلِكَ الْقَاضِي ، فَجَاءَ غَيْرُهُ ، فَكَانَ يَقْضِي لِلْقَاسِمِ ، فَقِيلَ لَهُ :لَوْ خَاصَمْتَ إِلَيْهِ ،

فَقَالَ : لاَ ، إِنِّي قَدْ خَاصَمْتُ إِلَى قَاضٍ فَقَضَى عَلَيَّ.

(۲۳۵۷۳) حضرت محمد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت قاسم بن محمد اپنا جھگڑا ایک قاضی کے پاس لے کر گئے، انہوں نے اُس کے خلاف فیصلہ کر دیا، پھر اُس قاضی کو معزول کر دیا گیا، پھر اس کے بعد قاضی تبدیل ہو گیا۔ دوسرا قاضی قاسم کے حق میں فیصلہ کیا کرتا تھا۔ کسی نے اُن سے کہا کہ اگر آپ جھگڑا اُس کے پاس لے جاتے! حضرت قاسم نے فرمایا: نہیں، میں فیصلہ قاضی کے پاس ہی لے کر گیا تھا پس اس نے فیصل کر دیا۔

(۵۰۵) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الثَّوْبَ فَيَقُولُ إِنْ أَخَذْتَهُ كُلَّهُ فَبِكَذَا وَإِنْ أَخَذْتَ نِصْفَهُ فَبِكَذَا

کوئی شخص یہ کہہ کر کپڑا فروخت کرے کہ اگر پورا کپڑا لیا تو اتنے میں اور اگر آدھا کپڑا لیا تو اتنے میں

(۲۳۵۷٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالثَّوْبِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ : إِنْ تَأْخُذْهُ كُلَّهُ فَبِعَشَرَةٍ ، وَإِنْ أَخَذْتَ نِصْفَهُ فَبِأَحَدَ عَشَرَ.

(۲۳۵۷۴) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اِس طرح کہہ کر اگر کوئی کپڑا فروخت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر پورا لوگے تو دس درہم کا، اگر آدھا لوگے تو گیارہ درہم کا۔

(۵۰٦) فِي كِتَابِ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي

قاضی کا قاضی کو خط لکھنا

(۲۳۵۷٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَامِرٌ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ يَجِيئُهُ مِنَ الْقَاضِي.

(۲۳۵۷۵) حضرت عامر اُس خط کو قابل عمل سمجھتے تھے جو قاضی کی طرف سے مہر لگا ہوا اُن کے پاس آتا تھا۔

(۲۳۵۷٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : جِئْنَا بِكِتَابٍ مِنْ قَاضِي الْكُوفَةِ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَجِئْتُ وَقَدْ عُزِلَ إِيَاسٌ وَاسْتُقْضِيَ الْحَسَنُ ، فَدَفَعْتُ كِتَابِي إِلَيْهِ فَقَبِلَهُ وَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْه ، فَفَتَحَهُ ، ثُمَّ نَشَرَهُ ، فَوَجَدَ لِي فِيهِ شَهَادَةَ شَاهِدَيْنِ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ بِخَمْسِمِئَةِ درهم ، فَقَالَ لِرَجُلٍ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ : اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ ، فَقُلْ لَهُ : أَرْسِلْ إِلَى فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ، فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَادْفَعْهَا إِلَى هَذَا ، قَالَ : فَذَهَبَ بِي فَفَعَلَ.

(۲۳۵۷٦) حضرت عمر بن ابو زائدہ سے مروی ہے کہ ہم کوفہ کے قاضی کا خط لے کر حضرت ایاس بن معاویہ کے پاس آئے، جب میں آیا تو حضرت ایاس کو معزول کر دیا گیا تھا اور حضرت حسن کو قاضی بنا دیا گیا تھا، میں نے اپنا خط اُن کو دیا تو انہوں نے اُس کو قبول

فرمایا اور مجھ سے اُس کے متعلق سوال نہیں کیا، پھر اُس خط کو کھولا اور اُس کو پھیلایا اور اس میں میرے لئے بصرہ کے ایک شخص کے خلاف پانچ سو دراہم پر دو گواہوں کی گواہی پائی، پھر آپ نے اُس شخص سے کہا جو آپ کے پاس کھڑا تھا، اس کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤ اور اُس سے کہو کہ اِس کو فلاں بن فلاں کے پاس بھیج دے اور اُس سے پانچ سو دراہم وصول کر کے اِس کو دے دو، راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ مجھے لے کر گیا اور اُس نے اسی طرح کیا۔

(٢٣٥٧٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ.

(٢٣٥٧٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قاضی کا قاضی کو خط لکھنا درست ہے اس کو نافذ کیا جائے گا۔

(٥٠٧) مَنْ كَانَ يَسْأَلُ الشَّاهِدَ أَنْ يَجِيءَ بِمَنْ يُزَكِّيهِ

جو حضرات گواہ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اُس شخص کو لے کر آئے جو گواہ کا تزکیہ کرے

(٢٣٥٧٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ يَسْأَلُ الشَّاهِدَ أَنْ يَجِيءَ بِمَنْ يُزَكِّيهِ.

(٢٣٥٧٨) حضرت شعبی ؒ گواہ سے دریافت کرتے تھے کہ وہ اُس کو لے کر آئے جو اُس کا تزکیہ کرے۔

(٥٠٨) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى الْبَيْعَ

کسی شخص کا بیع کو خریدنا

(٢٣٥٧٩) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِنَانٍ :أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى حَائِطَ رُمَّانٍ بِثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَبَاعَ مِنْهُ بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ بَاعَ مَا بَقِيَ مُرَابَحَةً ، فَأَخْبَرَ صَاحِبُهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى أَمِينِ السُّوقِ ، فَأَبْرَأَهُ مِنْهَا. قَالَ :فَسَأَلْت الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ؟ فَقَالاَ :هَذَا لاَ يَصلح.

(٢٣٥٧٩) حضرت داؤد بن سنان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آٹھ سو دراہم میں انار کا باغ خریدا، پھر اس میں سے کچھ بیس دراہم میں فروخت کیا، پھر جو باقی بچا اُس کو بیع مرابحہ کے طور پر فروخت کیا، پھر اُس کے ساتھی کو معلوم ہوا تو وہ بازار کے امین کے پاس جھگڑا لے گیا، امین سوق نے اُس کو اِس سے بری کر دیا، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں حضرات نے فرمایا: درست نہیں ہے۔

(٥٠٩) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّابَّةَ فَيَجِدُ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص جانور خریدے پھر اُس میں عیب پائے

(٢٣٥٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَوَجَدَ بِضِرْسِهَا عَيْبًا فَأَرَادَ

رَدَّهَا ، فَإِنَّهُ يَحْلِفُ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ أَجْلِ ضِرْسِهَا رَدَّهَا ، وَإِنْ كَانَ عَيْبًا سِوَى ذَلِكَ لَمْ يَحْلِفْ.

(۲۳۵۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جانور خریدنے کے بعد اُس کی داڑھ میں عیب پائے اور اُس کو واپس کرنا چاہے تو وہ یوں قسم اٹھائے گا کہ وہ اِس داڑھ کے عیب کی وجہ سے واپس کر رہا ہے، اور اگر اِس کے علاوہ کوئی عیب ہو تو پھر قسم نہیں اٹھائے گا۔

(۲۳۵۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حنش بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ النَّخَعِيِّ : أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً فَلَمْ يَجِدْ لَهَا أَضْرَاسًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : بَيِّنَتُكَ أَنَّهُ بَاعَكَهَا وَلَيْسَ لَهَا أَضْرَاسٌ ، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ بَاعَكَهَا وَلَهَا أَضْرَاسٌ.

(۲۳۵۸۱) حضرت علی بن مدرک النخعی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے باندی خریدی اُس کی داڑھ نہ تھی، وہ جھگڑا حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گیا، حضرت شریح نے فرمایا: تو اِس بات پر گواہ پیش کر کہ اس نے تجھے بلا داڑھ کے باندی فروخت کی ہے، وگرنہ وہ قسم اٹھائے گا کہ اس نے تجھے فروخت کیا ہے اور اُس کی داڑھ تھی۔

(۵۱۰) فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کسی شخص کا دوسرے کو کوئی چیز دینا

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن حَذَّاءٍ حَذَا لِي نَعْلَيْنِ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَأَفْسَدَهُمَا ؟ قَالَ : إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أُضَمِّنَهُ وَلَمْ أُعْطِهِ أَجْرًا.

(۲۳۵۸۲) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ جوتے بنانے والے نے میرے جوتے بغیر اجرت کے بنائے ہیں لیکن اس نے خراب بنائے ہیں تو کیا میں اس کو ضامن ٹھہراؤں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ اجرت تو دی نہیں اور اب ضامن بھی بناؤ۔

(۲۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۳۵۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۵۱۱) فِي رَجُلٍ غَصَبَ رَجُلًا طَعَامًا

کسی شخص کا کسی شخص سے طعام (گندم وغیرہ) غصب کرنا

(۲۳۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ أَخَذَ طَعَامًا لِرَجُلٍ يَعْنِي غَصَبَهُ ، قَالَ : عَلَيْهِ مِثْلُهُ.

(۲۳۵۸۴) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کسی شخص سے طعام غصب کرے، تو اُس کی مثل اس کو لوٹانا ہوگا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِيسَى الْخَبَّاطُ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ حَمَّالاً يَحْمِلُ عَلَيْهِ طَعَامًا ، فَوَضَعَ حِمْلاً مِنْهَا فِي أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : انْظُرُوا كَمَا تَبِيعُونَ فَاحْسُبُوهُ عَلَيَّ ؟ فَقَالَ :سَعِيدٌ :عَلَيْهِ طَعَامٌ مِثْلُ طَعَامِهِ.

(۲۳۵۸۵) حضرت عیسی الخباط سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے وزن اٹھانے والا کرایہ پر لیا اور اُس پر طعام لاد دیا، پھر اس میں سے کچھ گھر والوں کے لئے رکھ دیا، پھر فرمایا: دیکھو کیسے تم لوگ فروخت کرتے ہو پھر اُس کا مجھ پر حساب کرو؟ حضرت سعید نے فرمایا: اُس پر اُس طعام کے مثل واجب ہے۔

(۵۱۲) فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي عَلَى أَبِيهِ الدَّيْنَ

کسی شخص کے والد پر دین کا دعویٰ کیا جائے

(۲۳۵۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يُحَلِّفُ الْبَتَّةَ فِي الرَّجُلِ يُدَّعَى عَلَى أَبِيهِ دَيْن ، فَإِنْ حَلَفَ وَإِلاَّ أَخَذَهُ مِنْهُ ، وَيَكُونُ لأَبِيكَ عَلَى إِنْسَانٍ دَيْنٌ تَدَّعِيهِ فَتُقِيمُ الْبَيِّنَةَ ، فَإِنْ حَلَفْتَ مَعَ بَيِّنَتِكَ وَإِلاَّ لَمْ يُعْطِك.

(۲۳۵۸۶) حضرت شریح نے قسم اٹھوائی آدمی سے اُس کے والد پر دین کا دعویٰ کیا گیا ہے، پس اگر وہ قسم اٹھائے وگرنہ اُس سے لیا جائے گا، اور تیرے والد کے لئے انسان پر دین ہے جو اُس سے دعویٰ کیا جائے گا، پس تو گواہ قائم کرے گا، پس اگر قسم اٹھالے اپنی گواہی کے ساتھ وگرنہ نہیں عطاء نہ کیا جائے گا۔

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَن حماد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُحَلَّف في هذين البابين على علمه.

(۲۳۵۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اِن دونوں معاملات میں علم پر قسم اٹھوائی جائے گی۔

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْبَتَّةَ عَلَى مَا غَابَ وَشَهِدَ ، قَالَ :فَقُلْتُ لِعَامِرٍ :أَرَأَيْت لَوْ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى عَلَى أَبِي مَالاً لاَ عِلْمَ لِي بِهِ ، أَكَانَ عَلَيَّ أَنْ أَحْلِفَ الْبَتَّةَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ إِنْكَارًا شَدِيدًا ، قَالَ :رُدَّ الْيَمِينَ عَلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنْك. قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ يَأْخُذُ بِهِ.

(۲۳۵۸۸) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت شریح جو غائب اور جو حاضر ہے اُس سے قسم طلب کرتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص میرے والد پر دین کا دعویٰ کرے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کیا میں اُس پر قسم اٹھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اٹھا سکتے ہو، پس اُن دونوں نے اِس پر شدید انکار کیا، فرمایا قسم کو اُس کی طرف پھیرا

جائے گا جو تم سے زیادہ جانتا ہو، اور حضرت عامر اس قسم کو قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٥٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا وَلِيَ الرَّجُلُ بِنَفْسِهِ اسْتُحْلِفَ الْبَتَّةَ ، وَمَا وَلِيَهُ غَيْرُهُ اسْتُحْلِفَ عَلَى عِلْمِهِ.

(٢٣٥٨٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنے نفس کا ولی نہیں بنایا گیا کہ اُس سے حلف البتہ طلب کیا جائے، اور نہ ہی اُس کے علاوہ کے لئے اختیار ہے کہ اُس کے علم پر قسم اٹھوائے۔

(٢٣٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ فِيمَا ادُّعِيَ عَلَى أَبِيهِ عَلَى عِلْمِهِ.

(٢٣٥٩٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے والد پر دعویٰ کیا جائے تو اُس کے علم پر قسم طلب کی جائے گی۔

(٢٣٥٩١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : اخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ : اسْتَحْلِفْهُ فِي حَقٍّ كَانَ لأَبِيهِ لَمْ يَشْهَدْ أَبَاهُ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : وَهَلْ يَحْلِفُ عَلَى هَذَا أَحَدٌ يَعْقِلُ ؟.

(٢٣٥٩١) حضرت عمارہ بن ابی حفصہ سے مروی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے حضرت حسن کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر اُس سے کہا کہ اِس سے قسم اٹھوائیے اِس کے والد کے حق میں اِس کے والد نے گواہی نہیں دی، حضرت حسن نے فرمایا: کیا کوئی عاقل شخص اِس پر قسم اٹھائے گا۔

(٥١٣) فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَالَ الْحَرَامَ ثُمَّ يَنْدَمُ

کسی شخص کو مالِ حرام ملے پھر وہ اُس پر نادم ہو

(٢٣٥٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : عَنْ رَجُلٍ يُصِيبُ الْمَالَ الْحَرَامَ ، قَالَ : إِنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُ فَلْيَخْرُجْ مِنْهُ.

(٢٣٥٩٢) حضرت زہری رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کو حرام مال ملے، اگر اس کو اچھا لگے کہ اس مال سے چھٹکارا حاصل کرے تو اس کو نکال دے۔

(٢٣٥٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ : رَجُلٌ أَصَابَ مَالاً مِنْ حَرَامٍ ؟ قَالَ : لِيَرُدَّهُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ أَهْلَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ ، وَلاَ أَدْرِي يُنْجِيهِ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِ.

(٢٣٥٩٣) حضرت مالک بن دینار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے عرض کیا کہ ایک شخص کو حرام مال ملا ہے؟ فرمایا کہ اُس کے مالک کو واپس کر دینا چاہیئے، اور اگر مالک کا علم نہ ہو تو صدقہ کر دے، مجھے نہیں معلوم کہ ایسا کرنے سے اسکا گناہ ٹل جائے گا۔

(۲۳۵۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : زَعَمَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَطَاءً فَقَالَ : إِنِّي كُنْت غُلاَمًا فَأَصَبْت أَمْوَالاً مِنْ وُجُوهٍ لاَ أُحِبُّهَا فَأَنَا أُرِيدُ التَّوْبَةَ ؟ قَالَ : رُدَّهَا إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ : لاَ أَعْرِفُهُمْ ، قَالَ : تَصَدَّقْ بِهَا، فَمَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ ، وَمَا أَدْرِي هَلْ تَسْلَمُ مِنْ وِزْرِهَا أَمْ لاَ؟ قَالَ: وَسَأَلَ مُجَاهِدًا؟ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۵۹۴) حضرت عطاء سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں غلام تھا مجھے کچھ ایسے طریقوں سے مال ملا ہے جن کو میں پسند نہیں کرتا، اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں! فرمایا اُن کے مالک کو مال واپس کردو، میں نے عرض کیا کہ میں اُن کو نہیں جانتا، فرمایا صدقہ کردو، تجھے کوئی ثواب نہ ملے گا، اور مجھے نہیں معلوم کہ اُس کا گناہ تجھ پر ہوگا کہ نہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(۲۳۵۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : صَدِيقٌ لِي أَصَابَ مَالاً حَرَامًا فَخَالَطَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا لَهُمْ ، ثُمَّ إِنَّهُ عَرَفَ مَا كَانَ فِيهِ ، فَأَقْبَلَ عَلَى الْحَجِّ وَجِوَارِ هَذَا الْبَيْتِ ، فَمَا تَرَى لَهُ ؟ قَالَ : أَرَى لَهُ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۲۳۵۹۵) حضرت ربیع سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میرے دوست کو حرام مال ملا ہے، پھر سارے کا سارا مال اس نے اپنے اہل اور ان کے مال کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس میں جو قباحت اور برائی تھی اس کو معلوم ہوگئی اس نے وہ سارا مال حج اور بیت اللہ کے ہمسایوں پر خرچ کر دیا تو آپ کی اُس کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابو جعفر نے فرمایا: وہ اللہ سے ڈرے اور دوبارہ ایسا مت کرے۔

(۲۳۵۹٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : مَنِ احْتَازَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، أَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، وَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ لاَ يَعْلَمُ فَأَوْصَلَهُ إِلَيْهِ : فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۵۹۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جس شخص نے دوسرے کا مال جمع کرلیا ہے یا کسی کا مال چرالیا ہے، اور اُس کو اِس طور پر واپس کرنا چاہتا ہے کہ وہ نہ جانے (اُس کو علم نہ ہو) اس لیے وہ اس کو سامان پہنچا دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥١٤) فِي الْقَوْمِ يَكُونُ بَيْنَهُمُ الْمَمْلُوكُ ، فَيُكَاتِبُهُ أَحَدُهُمْ ، وَيُعْتِقُهُ الآخَرُ

کسی قوم کا مشترکہ غلام ہو، پس اُن میں سے کوئی شخص غلام کو مکاتب بنالے، اور دوسرا آزاد کردے

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عن أنس بن مالك وإِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ : سُئِلاَ عَنْ مَمْلُوكٍ كَانَ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ ، فَكَاتَبَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ ، وَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ ، فَمَاتَ الْمَمْلُوكُ وَتَرَكَ مَالاً ؟ فَقَضَى أَنَس وَإِيَاسٌ : أَنَّ مَا تَرَكَ فَهُوَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ.

(۲۳۵۹۷) حضرت انس بن مالک اور حضرت ایاس بن معاویہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام تین آدمیوں کے درمیان

مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اپنے حصہ کو مکاتب بنالیا، اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا پھر غلام اِس حال میں فوت ہوا کہ اُس نے کچھ مال چھوڑا، مال کس کو ملے گا؟ حضرت انس اور حضرت ایاس نے فیصلہ فرمایا کہ جو مال اُس نے چھوڑا ہے وہ اُن کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔

(٥١٥) فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْ أَمَةٍ

مکاتب غلام اِس حال میں فوت ہو کہ اُس کا باندی سے ایک لڑکا ہو۔ (اولاد ہو)

(٢٢٥٩٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ مُكَاتَبٍ تَزَوَّجَ حُرَّةً فَأَوْلَدَهَا ، وَاشْتَرَى جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا ، فَمَاتَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَةٍ أَيُّهُمَا يَسْعَى فِيمَا بَقِيَ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : وَلَدُهُ الَّذِينَ مِنْ جَارِيَتِهِ.

(٢٢٥٩٨) حضرت موسیٰ بن علی بن رباح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ ایک مکاتب نے آزاد خاتون سے نکاح کیا پھر اُس کی اولاد ہوئی، پھر اُس نے باندی خریدی اور اس کی اولاد ہوئی اور وہ خود فوت ہوگیا، اور اُس پر بدل کتابت میں سے کچھ باقی ہے، جو باقی بدلِ کتابت ہے اُس کی سعی کون کرے گا؟ فرمایا وہ لڑکا کرے گا جو باندی سے پیدا ہوا ہے۔

(٥١٦) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي الدَّارِ حِينًا فَيَجِيءُ أُنَاسٌ يَدَّعُونَهَا

کچھ لوگ ایک زمانے تک مکان میں رہائش پذیر رہے، پھر کچھ لوگ آئے اور اُس مکان پر دعویٰ کر دیں کہ وہ اُن کا ہے

(٢٢٥٩٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الدَّارِ حِينًا فَيَجِيءُ أُنَاسٌ فَيُقِيمُونَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لِجَدِّهِمْ ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّهَا لَهُ الْيَوْمَ.

(٢٢٥٩٩) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص کچھ عرصہ ایک مکان میں رہا، پھر کچھ لوگ آئے اور گواہ اِس بات پر پیش کر دیئے کہ یہ گھر اُن کے آباؤ اجداد کا ہے؟ فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ اِس پر گواہ پیش نہیں کر دیں گے وہ گھر آج بھی اُنہی کا ہے۔

(٢٢٦٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الدَّارُ خِطَّةً ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يَقْتَسِمُوهَا ، فَإِنَّهَا تُقَسَّمُ عَلَى الْمِيرَاثِ مِيرَاثِ الْمَيِّتِ صَاحِبِ الْخِطَّةِ ، فَإِنِ ادَّعَى إِنْسَانٌ مِنَ الْوَرَثَةِ ، أَوْ غَيْرِهِمْ دَعْوَى فَوْقَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْمِيرَاثِ : فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ فِيمَا ادَّعَى أَنَّ فُلاَنًا ، أَوْ أَنَّهُ تُصُدِّقَ عَلَيَّ ، أَوْ وُهِبَ لِي أَوْ بَاعَنِي بِكَذَا وَكَذَا ، وَإِنْ طَلَبَت امْرَأَةٌ أَوْ زَوْجٌ كَانَ لِبَعْضِ بَنِي الْمَيِّتِ ، فَإِنَّهُ يُكَلَّفُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّ فُلاَنًا وَرِثَ

فُلاَنًا ، أَوْ فُلاَنَةً وَرِثَتْ فُلاَنًا ، أَوْ مَاتَ صَاحِبُ الْخِطَّةِ قَبْلَهَا أَوْ هِيَ قَبْلَهُ فَوَرِثَتْهُ ، فَإِنَّهُ يَأْخُذُ بِحَقِّهِ.
وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ صَاحِبِ الْخِطَّةِ يَدَّعِي فِيهَا وَيُنْكِرُ الَّذِينَ فِي أَيْدِيهِمْ نَصِيبَهُ ، فَعَلَى الْمُدَّعِي الْبَيِّنَةُ أَنَّ فُلاَنًا مَاتَ قَبْلَ فُلاَنٍ ، وَوَرِثَهُ فُلاَنٌ ، وَوَرِثته أَنَا بَعْدُ.
وَإِذَا أَقَرَّ الْوَرَثَةُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِصَاحِبِ الدَّارِ امْرَأَةٌ ، وَادَّعَى أَهْلُهَا نَصِيبَهَا فَهُوَ ثَابِتٌ عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ قَالُوا : قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا قَبْلَ الْمَوْتِ فَالْبَيِّنَةُ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا ، وَإِلاَّ فَقَدْ وَجَبَ الْمِيرَاثُ لَهَا.
وَإِذَا كَانَتِ الدَّارُ شِرَاءً وَهِيَ فِي يَدِ قَوْمٍ فَهِيَ لِلَّذِينَ فِي أَيْدِيهِمْ ، فَإِنِ ادَّعَى إِنْسَانٌ فِيهَا فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ ، أَنَّ لَهُ فِيهَا حَقًّا.

(۲۳۶۰۰) حضرت حارث سے مروی ہے کہ جب گھر ایک آدمی کا ہواور لوگ اس کو تقسیم کرنا چاہیں تو وہ اسی طرح تقسیم ہوگی کہ جس طرح میت کی میراث تقسیم ہوتی ہے۔ اگر کوئی اپنے لیے زیادہ حصہ کا دعویٰ کرے تو اس گواہ لانے ضروری ہوں گے کہ فلاں نے اس کو صدقہ یا ھبہ کیا ہے یا فلاں نے مجھے بیچا ہے۔ پھر قوم کے لوگ اُس کو تقسیم کرنا چاہیں، بے شک وہ میت کی وراثت سے صاحب الخطۃ کے لئے میراث پر تقسیم کیا جائے گا، پھر اگر کوئی شخص دعویٰ کردے ورثاء میں سے یا اُن کے علاوہ میراث میں سے جو حصہ ملا ہے اُس سے زیادہ کا تو اُس پر گواہ ہیں جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ فلان نے اُس پر صدقہ کیا ہے یا میرے لئے ہبہ کیا گیا ہے یا مجھے اتنے میں فروخت کیا گیا ہے۔ اور اگر میت کے بیٹوں میں سے بعض کا جو حصہ تھا اُس کو بیوی یا شوہر طلب کرے تو اُن گواہی کا مکلّف بنایا جائے گا کہ فلاں شخص فلاں کا وارث بنا ہے یا فلاں خاتون فلاں کی وارث بنی ہے، یا صاحب الخطۃ اِس سے قبل فوت ہو گیا تھا۔ خاتون اُس سے قبل تو پھر یہ خاتون وارث ہوگی اور اپنا حصہ وصول کرے گی اور اگر صاحب الخطۃ کا کوئی بیٹا اُس میں دعویٰ کردے اور جواُن لوگوں کے قبضہ میں جو حصے ہیں اُن کا انکار کردے تو پھر مدعی کے ذمہ اِس بات پر گواہی ہے کہ فلان فلان سے پہلے فوت ہو گیا تھا اور فلان وارث بن گیا تھا، اور اُس کے بعد میں وارث بن گیا ہوں۔

اور اگر ورثاء اس بات کا اقرار کرلیں کہ گھر والی کی بیوی ہے اور دعویٰ کرے اُس کے گھر والوں پر اُس خاتون کے حصہ کا، تو پھر وہ اُن پر ثابت ہوگا، اور اگر وہ یوں کہیں کہ اُس نے موت سے قبل اِس کو طلاق دے دی تھی تو پھر اُن پر گواہ ہیں اس بات پر کہ وہ اِس کو طلاق دے چکا ہے، وگرنہ اُس کے لئے میراث لازم ہو جائے گی، اور اگر گھر خریدا ہوا ہو اور وہ کچھ لوگوں کے قبضہ میں ہو تو وہ انہی کا ہوگا جن کے قبضہ میں وہ ہے، اور اگر کوئی شخص اس میں دعویٰ کردے تو پھر اُس کے ذمہ اِس بات پر گواہی لازم ہے کہ اُس کا اِس میں حق ہے،

(۲۳۶۰۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مَا أَحْدَثُوا شَيْئًا أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِهِمْ : يَشْهَدُ أَنَّهَا لَهُ الْيَوْمَ.

(۲۳۶۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ لوگوں کی یہ بات مجھے سب سے عجیب لگتی جب وہ یوں کہتے ہیں کہ فلاں نے آج ہی یہ گواہی

دی ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے۔

(٥١٧) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ لِلرَّجُلِ الشَّيْءَ عَلَى أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْمَوْضِعِ

کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ اگر تو فلاں جگہ پر گیا تو تجھے کچھ دوں گا

(٢٣٦٠٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :اذْهَبْ إِلَى بَابِ الدَّارِ وَلَكَ خَمْسُمِئَةِ دِرْهَمٍ ، قَالاَ :كَانَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۶۰۲) حضرت حارث اور حضرت حماد رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص دوسرے سے یوں کہے کہ تو گھر کے دروازے کی طرف جا تجھے پانچ درہم دوں گا، فرمایا: اُس کے لئے یہی ہوگا۔

(٥١٨) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

کوئی شخص غلام خرید کر اُس کو آزاد کردے

(٢٣٦٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ غُرَّ بوَلَد زِنْيَة فِي قسمة فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ عُلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالاَ :جَازَ عِتقُهُ ، وَيُعْتَقُ مِنْ مَالِ الَّذِي غَرَّهُ ، وَالْوَلاَءُ لَهُ.

(۲۳۶۰۳) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی رطیٹیلا اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کو دھوکہ سے ولدزانی مل گیا۔ اس نے اسے آزاد کیا تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ ولدزانی تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آزادی واقع ہوجائے گی اور جس شخص نے دھوکہ دیا ہے اس کے مال سے آزاد ہوگا اور ولاء اس کے لیے ہوگی۔

(٥١٩) فِي الرَّجُلِ يُسَاوِمُ بِالشَّيْءِ

کسی شخص کا قیمت لگانا

(٢٣٦٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فِي رَجُلٍ كَانَ يُسَاوِمُ رَجُلاً بشيء فجاء رجل آخَرَ يُرِيدُ أَنْ يُسَاوِمَهُ ، فَنَهَرَهُ الرَّجُلُ الْمُسَاوِمُ ، فَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهَا شَرِكَةٌ.

(۲۳۶۰۴) حضرت ایاس بن معاویہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کسی شخص کے لئے کسی چیز کا ریٹ لگا رہا تھا، ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے بھی قیمت لگانے کا ارادہ کیا، سابقہ قیمت لگانے والے نے اس کو منع کردیا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے ہے کہ یہ ایک معاہدہ ہے۔

(٥٢٠) فِي الَّذِي يُرَدُّ مِنْهُ

اُس شخص کے بارے میں جس کو واپس کردیا جائے

(٢٣٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ رَجُلاً بَاعَ عَبْدًا لَهُ بِقُصَاصِ شَعْرِهِ كَيَّةٌ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : كَتَمْتَ الشَّيْنَ وَوَارَيْتَهُ ، فَلَمْ يُجْزِهِ وَرَدَّهُ.

(۲۳۶۰۵) حضرت محمد ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام فروخت کیا۔ اس کے بالوں میں ایک بیماری تھی لیکن اس نے اس بیماری کو چھپا۔ جب گاہک کو بیماری کا علم ہوا تو وہ مقدمہ لے کر حضرت شریح کے پاس آیا۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ تم نے عیب کو چھپایا۔ جو آپ نے غلام واپس کرنے کا حکم دیا۔

(٥٢١) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّرَاهِمَ يُصَيِّرُهَا دَنَانِيرَ

کوئی شخص دراہم خریدے، اور اُن کو دیناروں سے تبدیل کرائے

(٢٣٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً : أَشْتَرِي بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَقُولُ قَبْلَ عَقْدِهِ : أَجْعَلُهَا مِئَةَ دِينَارٍ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۳۶۰۶) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ میں ہزار درہم کے بدلے میں کوئی چیز خریدتا ہوں لیکن پیک کرنے سے پہلے کہہ دیتا ہوں کہ میں سو دینار دوں گا۔ کیا درست ہے؟

(٥٢٢) مَا ذُكِرَ فِي الْغِشِّ

ملاوٹ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٢٣٦٠٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا. (مسلم ۱۶۴۔ ابوداؤد ۳۴۴۶)

(۲۳۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(٢٣٦٠٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : الْغِشُّ حَرَامٌ.

(۲۳۶۰۸) حضرت حسن اور حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ ملاوٹ حرام ہے۔

(٢٣٦٠٩) حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا. (بخاری ۲۸۱۷۔ احمد ۳/ ۴۵)

(۲۳۶۰۹) حضرت ابو بردہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۵۲۳) مَنْ كَانَ يُحِبُّ لِأَهْلِ الْمُضَارَبَةِ أَنْ يَجْعَلُوا بَيْنَهُمْ شَهْرًا

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ مضاربت والوں کے درمیان ایک ماہ کی مدت ہونی چاہیے

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَ الْمُضَارَبَةِ أَنْ يَجْعَلُوا بَيْنَهُمْ شَهْرًا مَعْلُومًا يَحْتَسِبُونَ فِيهِ.

(۲۳۶۱۰) حضرت حسن ؒ مضاربت والوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے درمیان ایک مہینہ متعین کریں جس میں وہ حساب کریں۔

(۵۲٤) فِي الشُّهُودِ يَخْتَلِفُونَ

اگر گواہوں کے الفاظ میں اختلاف ہو جائے

(۲۳۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَت الشُّهُودُ فِي الْكَلاَمِ وَكَانَ الأَصْلُ وَاحِدًا :فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۶۱۱) حضرت محمد بن طلحہ فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے کلام میں اختلاف ہو اور مراد سب کی ایک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵۲۵) مَنْ قَالَ لاَ يُقْبَلُ مِنْ خَصْمٍ حَتَّى يَحْضُرَ خَصْمُهُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ خصم کی بات نہیں قبول کریں گے جب تک کہ دوسرا خصم حاضر نہ ہو جائے

(۲۳۶۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَقَاضَى إِلَيْك رَجُلاَنِ فَلاَ تَسْمَعْ مَا يَقُولُ الأَوَّلُ ، حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الآخَرُ ، فَإِنَّك سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي.

قَالَ عَلِيٌّ :فَمَا زِلْت بَعْدَهَا قَاضِيًا. (ترمذی ۱۳۳۱۔ ابوداؤد ۳۵۷۷)

(۲۳۶۱۲) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس دو فیصلہ کروانے والے آئیں تو پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کر جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لے، بے شک تو عنقریب دیکھ لے گا کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے بعد ہمیشہ اسی طرح فیصلہ کرتا رہا۔

(۲۳۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَعَامِرٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تُقْبَلُ مِنْ خَصْمٍ خُصُومَةٌ حَتَّى يَحْضُرَ خَصْمُهُ.

(۲۳۶۱۳) حضرت قاسم اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تک دوسرا خصم حاضر نہ ہو پہلے خصم کی بات قبول مت کرو۔

(۵۲۶) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ جَارِيَةَ ابْنِهِ

کسی شخص کا بیٹے کی باندی سے خدمت لینا

(۲۳۶۱٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الله قَالَ : حَدَّثَنَا حسن ، عن ليث ، عن مجاهد ، قَالَ : يأخذ الرجل من مال ولده ما شاء إلا الفرج.

(۲۳۶۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے بیٹے کی لونڈی سے تمام خدمات لے سکتا ہے سوائے شرم گاہ کے۔

(۲۳۶۱٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۶۱۵) حضرت حکم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۶۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : الرَّجُلُ يَأْخُذُ جَارِيَةَ ابْنِهِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۳۶۱۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ: کیا آدمی اپنے بیٹے کی لونڈی سے خدمت لے سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۲۳۶۱۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَالِدُ فِي حِلٍّ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إِلاَّ الْفَرْجَ.

(۲۳۶۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ والد کے لئے اپنے بیٹے کی باندی حلال ہے سوائے اُس کی شرم گاہ کے۔

(۵۲۷) فِي أَفْنِيَةِ الدُّورِ

گھروں کے سامنے والا میدان

(۲۳۶۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : أَصْحَابُ الدُّورِ أَحَقُّ بِأَفْنِيَةِ دُورِهِمْ ، وَأَصْحَابُ الأَرْضِينَ أَحَقُّ بِنُقُوضِ أَرْضِيهِمْ.

(۲۳۶۱۸) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے تھے کہ گھروں کے سامنے والے میدان کے زیادہ حق ان گھروں کے لوگ ہیں اور زمین کے مالک ہی اپنی زمینوں کے بٹوارے کے حق دار ہیں۔

(۲۳۶۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنْ غَلَبَ الْمَاءُ

عَلَى شَیْءٍ ، فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۱۹) حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے تحریر فرمایا: زمین پر جس کا پانی غالب آجائے تو وہ اُس کی پیداوار کا زیادہ حقدار ہے۔

(٥٢٨) فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فَينقد أَحَدُهُمَا

دو آدمی کسی چیز میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک قیمت ادا کردے

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَر مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا، فَنقد أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِ الثمن كُلَّه ، فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ فَبَاعَا طَائِفَةً مِنَ الْبُرِّ فَرَبِحَا وَبَقِيَتْ طَائِفَةٌ ، فَقَالَ الَّذِي نَقَدَ الْمَالَ لِصَاحِبِهِ :إِنْ شِئْتَ أَنْ تَنْقُدَ مَا بَقِيَ وَأَنْتَ عَلَى شَرِكَتِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ خَرَجْت مِنْهُ وَمِنْ رِبْحِهِ وَأَبْرَأْتُكَ؟ فَقَالَ :لاَ يَحِلُّ هَذَا.
وَسَأَلْت الْقَاسِمَ فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۶۲۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے دریافت کیا کہ دو آدمی شریک ہیں، ان میں سے ایک نے سارا ثمن ادا کر دیا، پھر وہ دونوں شہر آئے، اور انہوں نے گندم کا ایک ڈھیر فروخت کیا اور نفع کمایا: اور ایک ڈھیر باقی رہ گیا، پھر ان میں سے ایک نے جس نے ثمن ادا کیا تھا اپنے ساتھی سے کہا، اگر آپ چاہو تو جو باقی رہ گیا ہے وہ ثمن ادا کر دو اور آپ اپنی شرکت پر قائم رہو، اور اگر چاہو تو اس سے اور اِس کے نفع سے نکل جاؤ اور میں آپ کو بری کر دوں گا؟ فرمایا: یہ اُس کے لئے حلال نہیں ہے، پھر میں نے حضرت قاسم سے اسی کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ، قَالَ:سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلَيْنِ اشْتَرَيَا مَتَاعًا فَبَاعَاهُ بِرِبْحٍ بِنَقْدٍ وَنَسِيئَةٍ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ:انْقُدْنِي رَأْسَ مَالِي، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ، قَالَ:فَكَرِهَ الْحَسَنُ.

(۲۳۶۲۱) حضرت سلم بن ابی الذیال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا کہ دو شخصوں نے ایک سامان خریدا، پھر اُس کو منافع کے ساتھ فروخت کیا، کچھ نقد اور کچھ ادھار کے ساتھ، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا؟ مجھے میرا راس المال دے دو جو باقی رہ گیا ہے وہ تمہارے لئے ہے، فرمایا حضرت حسن نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٥٢٩) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ

کسی شخص کا دوسرے شخص پر دَین ہو

(۲۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :فِي الرَّجُلِ يُقْضَى مِنَ الْقِمَارِ ، قَالَ :

لَا بَأْسَ. وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الرَّجُلِ يَقْضِي مِنَ الرِّبَا : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۶۲۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آدمی کو جوئے کی رقم سے قرضہ ادا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو سود میں سے قرضہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵۳۰) فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً

کوئی شخص دوسرے کو مال بطور مضاربت دے

(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَارُونُ الْبَرْبَرِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ بِهِ ، فَجَاءَ الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ مَالَهُ ، فَقَالَ : قَدْ دَفَعْته إِلَيْك ، فَقَالَ الْحَكَمُ : عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ دَفَعَهُ إِلَيْهِ كَمَا أَشْهَدَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُصَدَّقُ فِيهِ كَمَا يُصَدَّقُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۳۶۲۳) حضرت ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو مال بطور مضاربت دیا، اور اُس پر گواہ قائم کیے، پھر وہ شخص اُس سے مال وصول کرنے آیا، تو اس نے کہا کہ میں نے تو مال دے دیا تھا۔ حکم فرماتے ہیں کہ وہ اس بات پر گواہ قائم کرے گا کہ اس نے مال واپس کر دیا ہے۔ جس طرح صاحب مال نے اس پر گواہ قائم کیے تھے۔ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ جس طرح دوسرے معاملات میں اس کی تصدیق کی جاتی ہے اسی طرح معاملہ میں بھی اس کی تصدیق کی جائے گی۔ (یعنی گواہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا)۔

(۵۳۱) مَا يَجُوزُ فِيهِ إِقْرَارُ الْعَبْدِ

جن امور میں غلام کا اقرار جائز ہے

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ فِيمَا اسْتَنْجَزَهُ فِيهِ أَهْلُهُ.

(۲۳۶۲۴) حضرت شریح غلام کے اقرار کو اُن چیزوں میں نافذ قرار دیتے تھے جن سے اُس کے اہل وعیال کی حاجت پوری کرنے کو طلب کیا جاتا ہو۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ قَوْلَ الْعَبْدِ فِيمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ أَهْلُهُ.

(۲۳۶۲۵) حضرت ابراہیم غلام کے اقرار کو اس مال میں قبول فرماتے تھے جس میں اُس کو اُس کے اہل وعیال پر خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(٥٣٢) فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الطَّعَامَ فَيَجِيءُ لِيَأْخُذَهُ

کوئی شخص کسی کو گندم بطور قرض دے پھر وہ وصول کرنے کے لئے اُس کے پاس آ جائے

(٢٣٦٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ عَلَى رَجُلٍ كُرٌّ مِنْ بُرٍّ ؟ فَقَالَ : هَذَا كُرٌّ قَدْ كِلْتُهُ ، أَيَأْخُذُهُ بِكَيْلِهِ ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ بِكَيْلِهِ.

(۲۳۶۲۶) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص پر دوسرے شخص کا ایک کُرّ گندم قرض ہے، پھر اُس نے کہا کہ یہ کُرّ ہے تحقیق میں نے اُس کے لئے کیل کر دیا ہے، کیا وہ اُس کے کیل کے ساتھ لے سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اُس کے کیل کے ساتھ وصول کر لے۔

(٥٣٣) فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ غُلاَمِي لَكَ

ایک شخص دوسرے سے کہے: میرا غلام تیرا ہے

(٢٣٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ مَكْحُولٍ : فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : غُلاَمِي لَكَ مَا حَيِيتُ ، فَإِذَا مِتُّ فَهُوَ حُرٌّ ، قَالَ : جَائِزٌ.

(۲۳۶۲۷) حضرت مکحول اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے سے یوں کہے کہ میرا غلام تیرا ہے جب تک کہ میں زندہ ہوں، پھر جب میں مر جاؤں تو وہ آزاد ہے، فرمایا یہ جائز ہے۔

(٥٣٤) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى طَعَامًا فَوَجَدَهُ بِنَقْصٍ

کوئی شخص گندم خریدے اور اس میں نقص پائے

(٢٣٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَكْرَارًا مِنْ طَعَامٍ وَنَقَدَهُ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَكْتَالَ الطَّعَامَ فَلَمْ يَفِ ، قَالَ : لِيَرُدَّ عَلَيْهِ صَاحِبُ الطَّعَامِ ثَمَنَ مَا بَقِيَ عَلَى حِصَّةِ مَا اشْتَرَى ، قَالَ : وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُهُ.

(۲۳۶۲۸) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کچھ کُرّ گندم خریدی، اور ثمن ادا کر دیا، پھر وہ اس کو کیل کرنے کے لئے لے گیا تو اُس کو مکمل نہ پایا، فرمایا: صاحب طعام خریدی ہوئی شے کا جتنا حصہ باقی رہتا ہے اس کے پیسے واپس کرے گا، اور حضرت محمد رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٣٥) فِي رَجُلٍ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَمَّامِ

کوئی شخص حمام میں داخل ہو اور حمام والے کو کچھ دے

(٢٣٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبُجَلِيِّ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْحَمَّامَ فَأَعْطَاهُ أَجْرًا عَلَى دُخُولِ الْحَمَّامِ ، قَالَ : وَأَعْطَاهُ ثِيَابَهُ يُمْسِكُهَا ، قَالَ : فَضَاعَتِ الثِّيَابُ ، قَالَ : فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ : فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَعْطَيْتَ عَلَى إِمْسَاكِ الثِّيَابِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَعْطَيْته عَلَى دُخُولِ الْحَمَّامِ ، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ : قُمْ فَلاَ شَيْءَ لَكَ.

(۲۳۶۲۹) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ ایک شخص حمام میں داخل ہوا اور داخل ہونے پر حمام والے کو رقم دی، اور اُس کو کپڑے دیئے حفاظت کے لئے، پھر کپڑے گم ہو گئے، فرمایا: وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت شریح ریشیلہ کے پاس لے گئے، حضرت شریح نے دریافت کیا کہ تو نے اِس کو کپڑے رکھنے کے پیسے دیئے تھے؟ کہا کہ نہیں، لیکن میں نے اِس کو حمام میں داخل ہونے کے دیئے تھے، حضرت شریح نے اُس سے فرمایا: اٹھ کر چلا جا تیرے لئے کچھ نہیں ہے۔

(٥٣٦) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ إِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا

ایک شخص دوسرے سے یوں کہے کہ: اگر تو نے اتنا کام کیا تو تیرے لئے اتنی اجرت ہے

(٢٣٦٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : إِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا ، وَإِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ فِي الإِجَارَةِ.

(۲۳۶۳۰) حضرت ابراہیم ریشیلہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے یوں کہا کہ: اگر تو نے یہ عمل کیا تو تیرے لیے اتنے پیسے ہیں، اور اگر یہ کام کیا تو اتنے ہیں، فرمایا: اجارہ میں اگر ایسا کہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٣٧) فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ مَعَ الرَّجُلِ بِالْمَالِ

کوئی شخص کسی کو دے کر دوسرے کے لئے مال بھیجے

(٢٣٦٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِصُرَّةٍ مِنْ دَنَانِيرَ عَلَيْهَا لِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا انْتَهَى الْقَوْمُ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ أَصَابَتْهُمْ سَمَاءٌ ، فَضَاعَتِ الصُّرَّةُ ، فَمَضَى الْقَوْمُ فَأَتَوُا الْمَدِينَةَ ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِي الْكِتَابِ ، ثُمَّ جَعَلَ مِثْلَ الدَّنَانِيرِ وَكَتَبَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ جَاءَ بِالْكِتَابِ وَالصُّرَّةِ إِلَى عَائِشَةَ ، وَمَرَّ قَوْمٌ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ ، فَوَجَدُوا الصُّرَّةَ مَكْتُوبًا عَلَيْهَا ، فَجَاؤُوا بِهَا إِلَى عَائِشَةَ ،

فَأَرْسَلَتْ بِذَلِكَ إِلَى صَاحِبِ الدَّنَانِيرِ الأُولَى ، فَقَالَتْ لَهُ : أَخْبِرْنِي خَبَرَ الدَّنَانِيرِ ، فَقَالَ لَهَا : الْخَبَرُ فِي الْكِتَابِ ، فَقَالَتْ : اُصْدُقْنِي ، فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ ، قَالَتْ : قَدْ أَرَدْتَ أَنْ تُطْعِمَنِي مَا لاَ يَحِلُّ لِي.

(۲۳۶۳۱) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دیناروں کی تھیلی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی، جس پر لکھا تھا کہ یہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب ہوئے تو اُن پر آسمان سے آفت اتری اور وہ تھیلی ضائع ہوگئی، پھر وہ لوگ مدینہ آئے، اس شخص نے وہ کتابت دیکھی ہوئی تھی۔ پھر اُس دیناروں کی طرح بنائے، اس پر وہی کچھ لکھا پھر وہ کتاب اور تھیلی لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، بعد میں کچھ لوگ اُس جگہ سے گذرے، اُنہوں نے وہاں پر تھیلی پائی جس پر لکھا ہوا تھا، وہ اُس تھیلی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر آئے، انہوں نے وہ دینار پہلے والے شخص کو بھیج دیئے، اور اُس سے فرمایا کہ مجھے اِن دیناروں کے بارے میں بتاؤ، اُس نے آپ سے عرض کیا کہ بات پوری کتاب میں لکھی ہوئی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے سچی سچی بات بتاؤ تب اس نے صحیح بات بتائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو وہ چیز مجھے کھلانا چاہتا ہے جو میرے لئے حلال نہیں ہے؟

(۵۳۸) الرَّجُلُ يَبْتَاعُ مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کوئی شخص کسی دوسرے سے کچھ خریدے

(۲۳۶۳۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً ، قَالَ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِالثَّمَنِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، قَالَ لَيْسَ بِبَيْعٍ.

(۲۳۶۳۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے سے سامان خریدے، فرمایا اگر وہ اتنے اتنے ثمن تمہارے پاس لے کر نہ آئے تو بیع نہیں ہے۔

(۲۳۶۳۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْبَرْصَاءِ ، قَالَ : بِعْتُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ سِلْعَةً أَوْ بَيْعًا ، فَقَالَ : إِنْ جَائَتْ نَفَقَتُنَا إِلَى ثَلاَثٍ فَالسِّلْعَةُ لَنَا ، وَإِنْ لَمْ تَأْتِنَا نَفَقَتُنَا إِلَى ثَلاَثٍ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ، فَسَنَسْتَقْبِلُ فِيهَا بَيْعًا مُسْتَقْبَلاً.

(۲۳۶۳۳) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سامان فروخت کیا، آپ نے فرمایا: کہ اگر تو تین دن تک ہمارا نفقہ لے آیا تو سامان ہمارا ہے اور اگر تین دن تک ہمارا نفقہ نہ لایا تو ہماری اور تمہاری بیع نہیں ہے، پس ہم عنقریب نئی بیع کریں گے۔

(٥٣٩) فِي الصُّفْرِ الصَّحِيحِ بِالْمَكْسُورِ

صحیح دیناروں کی مکسور دینار کے ساتھ تبادلہ کرنا

(٢٣٦٣٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَصْلِ قَوْلِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَنٍّ مِنْ صُفْرٍ صَحِيحٍ بِمَنَوَيْنِ مِنْ صُفْرٍ مَكْسُورٍ ، وَسُئِلَ عَنْ سِكِّينٍ بِسِكِّينَيْنِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۳۶۳۴) حضرت حسن فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص صحیح دینار کے ایک مَن (وزن) کی بیع دو مَن مکسور کے ساتھ کرے، اور اُن سے دریافت کیا گیا کہ ایک سکین کی دوسکینوں کے ساتھ بیع کرنا کیسا ہے؟ پس انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٢٣٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الدِّرْعُ تُبَاعُ بِالأَدْرَاعِ.

(۲۳۶۳۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک درع کوئی ادراع کے بدلے فروخت کیا جائے گا۔

(٥٤٠) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى شَاهِدًا وَيَمِينًا

جو حضرات ایک قسم کے ساتھ گواہ کو قبول نہیں کرتے

(٢٣٦٣٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الشَّاهِدُ مَعَ يَمِينِهِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ إلاَّ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ ، أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ.
قَالَ عَامِرٌ : مَعَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : شَهَادَةُ الشَّاهِدَيْنِ مَعَ يَمِينِ الطَّالِبِ.

(۲۳۶۳۶) حضرت شعبی اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کے پاس ایک گواہ کے ساتھ قسم ہو، فرمایا: اُس کے لئے جائز نہیں مگر دو مرد گواہی دیں یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں، حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ باوجود یکہ مدینہ والے کہتے ہیں کہ دو گواہوں کی گواہی طالب کی قسم کے ساتھ قبول ہے۔

(٢٣٦٣٧) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هِيَ بِدْعَةٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(۲۳۶۳۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ یہ بدعت ہے، اور سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا۔

(٥٤١) فِي الْوَكَالَةِ فِي الْخُصُومَةِ

خصومت میں وکالۃ کا بیان

(٢٣٦٣٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ

اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَحْضُرُ الْخُصُومَةَ ، وَكَانَ يَقُولُ :إِنَّ لَهَا قُحَمًا يَحْضُرُهَا الشَّيْطَانُ ، فَجَعَلَ خُصُومَتَهُ إِلَى عَقِيلٍ ، فَلَمَّا كَبِرَ وَرَقَّ حَوَّلَهَا إِلَيَّ ، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :مَا قُضِيَ لِوَكِيلِي فَلِي ، وَمَا قُضِيَ عَلَى وَكِيلِي فَعَلَيَّ.

(۲۳۶۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی کوئی جھگڑا آتا تو فرماتے اس میں بہت سی ناگزیر باتیں ایسی ہیں کہ جن میں شیطان حاضر ہوتا ہے، جس میں شیطان حاضر ہوتا ہے، پھر آپ اُس جھگڑے کو حضرت عقیل کی طرف بھیج دیتے، پھر جب وہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو وہ اُس کو میری طرف پھیر دیتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو فیصلہ میرے وکیل کے لئے گیا ہے وہی میرے لئے ہے، اور جو فیصلہ میرے وکیل پر کیا گیا ہے وہ مجھ پر ہے۔

(٥٤٢) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ وَلاَ تبرأُ إِلَيْهِ

کوئی شخص سامان خریدے، لیکن اس بیعہ کا عیب سے بری ہونا نہیں بیان کیا گیا

(٢٣٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ ، عُهْدَةُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ :لاَ دَاءَ ، وَلاَ غَائِلَةَ ، وَلاَ خِبْثَ ، وَلاَ شَيْنَ.

(۲۳۶۳۹) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مسلمان کے ذمہ یہ لازم ہے اگرچہ شرط نہ بھی لگائے مبیع میں بیماری نہ ہو، وہ چوری شدہ نہ ہو، وہ مال حرام نہ ہو اور اُس میں کوئی بھونڈا عیب نہ ہو۔

(٥٤٣) فِي الرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فَيَنْقُدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ

دو شخص کسی چیز میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک دوسرے پر قیمت ادا کر دے

(٢٣٦٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرٍ :ابْتَعْتُ فَرَسًا وَنَقَدْتُ ثَمَنَهُ وَشَارَكْتُ فِيهِ رَجُلاً ، فَنَفَقَ الْفَرَسُ ، قَالَ :احْتَسِبْ فَرَسَكَ.

(۲۳۶۴۰) ایک شخص نے حضرت عامر سے دریافت کیا میں نے گھوڑا خریدا اور پھر اس کی قیمت بھی نقد ادا کر دی اور ایک شخص کو اس میں شریک بھی کر لیا۔ پھر وہ گھوڑا ہلاک ہو گیا، فرمایا اپنے گھوڑے کا حساب لگا لو۔

(٥٤٤) فِي ثَوَابِ قَضَاءِ الدَّيْنِ

قرض کی ادائیگی پر ثواب

(٢٣٦٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :

مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ بِحَقِّهِ لِيَقْضِيَهُ كُتِبَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةٌ.

(۲۳۶۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی کا حق ادا کرنے کے لئے اُس کی طرف چلے تو اُس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے۔

(٥٤٥) فِي الرَّجُلِ يُهْدِي الرَّجُلَ فَيَقْبَلُ هَدِيَّتَهُ

کوئی شخص دوسرے کو ہدیہ کرے اور وہ ہدیہ قبول کر لے

(٢٣٦٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مَرَّ بِرَاعٍ يَرْعَى ، فَأَتَاهُ بِشَاةٍ فَأَهْدَاهَا لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : حُرٌّ أَنْتَ أَمْ مَمْلُوكٌ ؟ فَقَالَ : مَمْلُوكٌ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا لِي ، فَقَبِلَهَا مِنْهُ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ وَاشْتَرَى الْغَنَمَ ، وَأَعْتَقَهُ وَجَعَلَ الْغَنَمَ لَهُ.

(۲۳۶۴۲) حضرت عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ ایک چرواہے کے پاس سے گذرے جو بکریاں چرا رہا تھا، وہ آپ کے پاس ایک بکری لے کر آیا وہ آپ کو ہدیہ کی حضرت حسین نے دریافت کیا: تو آزاد ہے یا غلام؟ اُس نے کہا کہ میں غلام ہوں، آپ نے بکری اُس کو لوٹا دی، چرواہے نے کہا کہ یہ میری ملکیت ہے، تو آپ نے اُس سے قبول فرمالی، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اُس غلام کو اور اُس کی بکریوں کو خریدا، اور اُس غلام کو آزاد کر کے وہ بکریاں سب اُس کو عطاء کر دیں۔

(٥٤٦) فِي الشَّاهِدِ يُتَّهَمُ

گواہ پر تہمت لگادی جائے

(٢٣٦٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا اتَّهَمَ الشَّاهِدَ لَمْ يَسْأَلْهُ حَتَّى يُقَوَّمَ.

(۲۳۶۴۳) حضرت شریح کے سامنے جب گواہ پر تہمت لگائی جاتی تو اُس سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرتے جب تک کہ اعتراض درست نہ ہو جائے۔

(٥٤٧) فِي الرَّجُلِ يَخْرِقُ فَرْوَ الرَّجُلِ

کوئی شخص دوسرے کی پوستین چاک کر دے

(٢٣٦٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ رَجُلاً خَرَقَ فَرْوَ رَجُلٍ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : رُقْعَةٌ مَكَانَ رُقْعَةٍ.

(۲۳۶۴۴) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کی پوستین چاک کر دی پھر وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت شریح کے

پاس لے گئے، حضرت شریح نے فرمایا: پیوند کے بدلے پیوند ہے۔

(٢٣٦٤٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :فِي الرَّجُلِ يَخْرِقُ الْفَرْوَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ إلاَّ أَنْ يَرْقَعَهُ.

(۲۳۶۴۵) حضرت مسروق ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے دوسرے کی پوستین چاک کر دی، فرمایا کہ اُس پر پیوند لگانا ہے۔

(٥٤٨) مَنْ كَانَ لاَ تُجازُ شَهَادَتُهُ

جن کی گواہی قبول نہ کی جاتی تھی

(٢٣٦٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُثْمَانُ أَبُو الْمُنَازِلِ ابْنُ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ صَاحِبِ حَمَامٍ ، وَلاَ صَاحِبِ الْحَمَّامِ.

(۲۳۶۴۶) حضرت شریح کبوتر باز اور حمام والے کی گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ أَصْحَابِ الْخُمُرِ.

(۲۳۶۴۷) حضرت ابوہریرہ ؓ شراب والوں کی گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٥٤٩) فِي الرَّجُلِ يَشْرَعُ الْمِيزَابَ

کسی کا پرنالہ راستہ میں گرتا ہو

(٢٣٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:لَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْعَبٌ إلاَّ فِي جَوْفِ دَارِهِ.

(۲۳۶۴۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گھر کا پرنالہ گھر کے اندر ہی ہو۔

(٥٥٠) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ النَّصِيبَ الْمُسَمَّى مِنَ الدَّارِ

کوئی شخص اپنے گھر میں سے مقررہ حصہ فروخت کرے

(٢٣٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إذَا بِيعَ نَصِيبٌ مُسَمًّى مِنْ دَارِهِ جَازَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُسَمًّى لَمْ يَجُزْ.

(۲۳۶۴۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر گھر میں اپنا مقررہ حصہ فروخت کرے تو جائز ہے، اور اگر مقررہ حصہ نہ ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہے۔

(۲۳٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۶۵۰) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٥٥١) حِمَى الْكَلأ وَبَيْعُهُ

چراگاہ کی گھاس اور اُس کی بیع کرنا

(۲۳٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ حِمَى إلاَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ. (بخاری ۳۰۱۲۔ ابن حبان ۱۳۶)

(۲۳۶۵۱) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اُس کے رسول کے لئے۔

(۲۳٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلاَ.

(۲۳۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زائد پانی کے روکنے سے منع فرمایا تا کہ اس سے زائد گھاس نہ روک سکے۔

(۲۳٦٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ : أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْكَلاَ فِي مَنْبِتِهِ.

(۲۳۶۵۳) حضرت ابن طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت طاؤس چراگاہ میں اُگنے کی جگہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳٦٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ حَمَى الرَّبَذَةَ لِنَعَمِ الصَّدَقَةِ.

(۲۳۶۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زائد چراگاہ کو صدقہ کے اونٹوں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

(۲۳٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي خِدَاشٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلاَثٍ : الْكَلاَ وَالْمَاءُ وَالنَّارُ. (ابو داؤد ۳۴۷۲۔ احمد ۵/ ۳۶۴)

(۲۳۶۵۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں، چراگاہ، پانی اور آگ۔

(٥٥٢) فِي الْعُرْبَانِ فِي الْبَيْعِ

بیع عُربان

عربان کہتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کی آدھی قیمت ادا کر دے اور کہہ دے کہ اگر بیع مکمل ہوگئی تو یہ اُس کا ثمن میں شمار ہوگا وگرنہ یہ رقم تیری میں آپ سے وصول نہ کروں گا۔

(٢٣٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۵۶) آنحضرت ﷺ نے بیع میں عُرْبان کو حلال قرار دیا ہے۔

(٢٣٦٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّب ، قَالَ :لاَ عُرْبُونَ فِي وَدَكٍ ، وَلاَ عَلَفٍ ، وَلاَ طَعَامٍ ، وَالعُرْبُونَ فِي غَيْرِهِنَّ.

(۲۳۶۵۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چکنائی میں، چارے میں اور گندم میں عربان درست نہیں ہے، اور عربان ان کے علاوہ میں ہے۔

(٢٣٦٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بِالْعُرْبُونِ بَأْسًا.

(۲۳۶۵۸) حضرت مجاہد عُرْبان میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٣٦٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الْعُرْبُونَ الْمَلاَحَ ، أَوْ غَيْرَهُ فَيَقُولُ :إِنْ جِئْتَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلاَّ فَهُوَ لَكَ.

(۲۳۶۵۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص ملاح یا کسی اور کو یہ کہہ کر رقم دے کہ اگر میں فلاں فلاں جگہ گیا تو اُس کا ہے اور اگر نہ گیا تو یہ رقم تیری۔

(٢٣٦٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ :كُنَّا نَتَبَايَعُ الثِّيَابَ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :مَنِ افْتَدَى افْتَدَى بِدِرْهَمٍ ، فَلاَ يَأْمُرُنَا وَلاَ يَنْهَانَا.

(۲۳۶۶۰) حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کپڑوں کی بیع کرتے، جو فدیہ دیتا تو وہ درہم فدیہ دیتا، پس وہ نہ ہمیں حکم کرتے اور نہ ہی ہمیں روکتے۔

(٢٣٦٦١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۶۱) آنحضرت ﷺ نے بیع میں عُرْبان کو حلال قرار دیا تھا۔

(٢٣٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ:أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ اشْتَرَى دَارَ السِّجْنِ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَإِنْ رَضِيَ عُمَرُ فَالْبَيْعُ لَهُ ، وَإِنْ عُمَرُ لَمْ يَرْضَ فَأَرْبَعُمِئَةٍ لِصَفْوَانَ.

(۲۳۶۶۲) حضرت عبدالرحمٰن بن فروخ سے مروی ہے کہ حضرت نافع بن عبدالحارث نے صفوان بن امیہ سے چار ہزار درہم میں جیل خانہ اِس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہوئے تو بیع ہے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی نہ ہوئے تو چار سو درہم صفوان کے ہوں گے۔

(٢٣٦٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ

يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ وَالسَّفِينَةَ فَيَقُولُ : إِنْ جِئْتُك إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلَّا فَهُوَ لَكَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَجِئْهُ فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۶۳) حضرت ابن سیرین رہ اُس شخص کے متعلق فرماتے تھے کہ جو کرایہ پر گھر یا کشتی لے یہ کہہ کر کہ اگر فلاں فلاں جگہ گیا تو یہ اُس کے لئے ہے وگرنہ یہ رقم تمہاری ہے، فرمایا: اگر وہ نہ آیا تو رقم اُس کی ہوگی۔

(٢٣٦٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ. وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۶۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رہ بیع میں عُربان کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٥٣) الْمَتَاعُ يُلْقَى فِي الْبَحْرِ فَيُخْرِجُهُ الرَّجُلُ

سامان سمندر میں گر جائے، پھر اس میں سے ایک شخص وہ نکال لے

(٢٣٦٦٥) حَدَّثَنَا زَيْد بْن الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ مَرْكَبٍ لِلْعَدُوِّ أَلْقَتْهُ الرِّيحُ إِلَى قَوْمٍ ؟ قَالَ : هُوَ لِمَنْ غَنِمَهُ ، وَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۲۳۶۶۵) حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ دشمن کی کشتی کو اگر ہوا کسی قوم کے پاس لے آئے تو اُس کے سامان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ اُس کے لئے غنیمت ہے جو پکڑ لے اور اس میں خمس ہے۔

(٢٣٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ السَّفِينَةِ تَغْرَقُ فِي الْبَحْرِ ، فِيهَا مَتَاعٌ لِقَوْمٍ سَبْيٍ؟ قَالَ : مَا أَلْقَى الْبَحْرُ عَلَى سَاحِلِهِ فَهُوَ لِصَاحِبِهِ ، وَمَنْ غَاصَ عَلَى شَيْءٍ فَاسْتَخْرَجَهُ فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۶۶) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ کشتی اگر سمندر میں ڈوب جائے اور اس میں قیدیوں کا سامان ہو؟ فرمایا: جو سمندر خود ساحل پر ڈال دے وہ تو مالک کا ہوگا، اور جو غوطہ لگا کر نکالا جائے تو وہ نکالنے والے کا ہوگا۔

(٢٣٦٦٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي الْبَحْرِ يَطْرَحُ الْمَتَاعَ ، قَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ ، تُعَرَّفُ.

(۲۳۶۶۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سمندر اگر سامان باہر پھینک دے تو وہ لقطہ کے مرتبہ میں ہے اُس کا اعلان کیا جائے گا۔

(٥٥٤) فِي اللَّحْمِ يُنْفَخُ فِيهِ لِلْبَيْعِ

گوشت کو فروخت کرنے کے لئے اُس میں پھونک مار کر ہوا بھرنا

(٢٣٦٦٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ: أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا يَنْهَى الْقَصَّابِينَ، عَنِ النَّفْخِ. يَعْنِي: فِي اللَّحْمِ.

(۲۳۶۶۸) حضرت کلیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے قصابوں کو گوشت میں پھونک مار کر ہوا بھرنے سے منع فرمایا۔

(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَحْوَص بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي اللَّحْمِ لِلْبَيْعِ.

(۲۳۶۶۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو فروخت کرنے کے لئے اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۵۵) فِي الْمُصْحَفِ بِالْمُصْحَفِ مُبَادَلَةً

مصحف کو مصحف کے ساتھ بدلنا

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَكْرَهُ الْمُصْحَفَ بِالْمُصْحَفِ مُبَادَلَةً.

(۲۳۶۷۰) حضرت ابراہیم مصحف کو مصحف کے ساتھ بدلنے کو ناپسند نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْبَدَلِ مُصْحَفٌ بِمُصْحَفٍ.

(۲۳۶۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مصحف کو مصحف سے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُصْحَفِ بِالْمُصْحَفِ وَبَيْنَهُمَا عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۳۶۷۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مصحف کا مصحف اور دس درہموں سے تبادلہ کرنا صحیح ہے۔

(۵۵٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَسَّمَ الْمُصْحَفُ فِي الْمِيرَاثِ

جو حضرات میراث میں مصحف (قرآن) کی تقسیم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۳۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُقَسَّمُ الْمُصْحَفُ فِي الْمِيرَاثِ ، يَكُونُ لِقُرَّاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۲۳۶۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وراثت میں قرآن کریم کو تقسیم نہیں کیا جائے گا، وہ گھر کے پڑھنے والوں کے لئے ہوں گے۔

(۵۵۷) فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي الشَّيْءِ فَلاَ يَرَى فِيهِ مَا يُحِبُّ

کوئی شخص کسی شئی میں تجارت کرے اور اُس میں اپنی پسندیدہ شئی نہ دیکھے

(۲۳۶۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ تَجَرَ فِي شَيْءٍ ثَلاَثَ

مَرَّاتٍ فَلَمْ يُصِبْ فِيهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۲۳۶۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز میں تین بار تجارت کرے، اور اُس کو مطلوبہ نفع (پسندیدہ چیز) نہ ملے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس کو غیر کی طرف پھیر دے۔

(۵۵۸) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَؤُهَا

کوئی شخص باندی خرید کر اُس کے ساتھ ہمبستری کرے

(۲۳۶۷۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً ثُمَّ وَطِئَهَا ، أَيَبِيعُهَا مُرَابَحَةً ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يُبَيِّنَ.

(۲۳۶۷۵) حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے باندی خرید کر اُس کے ساتھ ہمبستری کر لی تو کیا اس کو مرابحۃً بیع سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں پہلے وہ بیان کرے پھر بیع مرابحہ کرے۔

(۵۵۹) فِي السَّلاَمِ عَلَى الْخُصُومِ

خصموں کو سلام کرنا

(۲۳۶۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُسَلِّمُ عَلَى الْخُصُومِ.

(۲۳۶۷۶) حضرت شریح جھگڑنے والوں کو (اوّلاً) سلام کرتے تھے۔

(۵۶۰) فِي الْمُتَفَاوِضَيْنِ يَرِثُ أَحَدُهُمَا مِيرَاثًا

شریکین میں سے کوئی میراث کا وارث بنے

(۲۳۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَكْرَهُ إِذَا وَرِثَ أَحَدُ الْمُتَفَاوِضَيْنِ شَيْئًا أَنْ يُشْرِكَهُ فِيهِ صَاحِبَهُ.

(۲۳۶۷۷) حضرت ابن سیرین اِس کو ناپسند کرتے تھے کہ شریکین میں سے جب ایک کسی چیز کا وارث بنے تو اُس میں اپنے ساتھی کو شریک کر لے۔

(۵۶۱) فِي شِرَاءِ سِهَامِ الْقَصَّابِينَ

قصائیوں کے حصوں کو خریدنا

(۲۳۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عن سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ

سِهَامَ الْقَصَّابِينَ قَبْلَ أَنْ تُقَسَّمَ.

(۲۳۶۷۸) حضرت سعید بن المسیب قصابین کے حصوں کو تقسیم سے قبل خریدنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٥٦٢) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ عَلَى أَنْ يُعْتِقَهُ

کوئی شخص غلام کواس شرط پر خریدے کہ وہ اِس کوآزاد کرے گا

(٢٣٦٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ عَلَى أَنْ يُعْتِقَهُ فَلاَ يَفْعَلُ ؟ قَالَ :إِنْ أَعْتَقَهُ وَإِلاَّ رَدَّهُ.

(۲۳۶۷۹) حضرت حسن سے اُس کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کسی شخص نے آزادی کی شرط پر غلام خریدا پھر اُس کوآزادنہیں کیا؟ فرمایا اُس کوآزاد کردے پھر اُس کوواپس کرے۔

(٥٦٣) فِي شَهَادَةِ الْخَصِيِّ

خصی کی گواہی کا بیان

(٢٣٦٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ:أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَهَادَةَ عَلْقَمَةَ الْخَصِيِّ عَلَى ابْنِ مَظْعُونٍ.

(۲۳۶۸۰) حضرت ابن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کی گواہی جو کہ خصی تھے ابن مظعون کے خلاف قبول فرمائی۔

(٥٦٤) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ بِالنَّقْدِ ثُمَّ يَشْتَرِيهِ مِنْ صَاحِبِهِ

کوئی شخص نقد ثمن کے بدلے چیز فروخت کرے پھر اُس کوساتھی سے خرید لے

(٢٣٦٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي أَنْ يَبِيعَ بِدَيْنٍ وَيَشْتَرِيَ بِهِ ، وَلاَ يَبِيعَ بِنَقْدٍ وَيَشْتَرِيَ بِدَيْنٍ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ بِدَيْنٍ وَيَشْتَرِيَ بِنَقْدٍ.

(۲۳۶۸۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ادھار بیچ کر ادھار خریدنا صحیح نہیں۔اسی طرح نقد بیچ کر ادھار خریدنا بھی صحیح نہیں۔البتہ ادھار بیچ کر نقد خریدنا درست ہے۔

(٥٦٥) فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْعَاشِرِ فَيَسْتَطْعِمُهُ

کوئی شخص عاشر کے پاس سے گذرے اور کھانا طلب کرے

(٢٣٦٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ :أَنَّ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ كَانَ يَمُرُّ عَلَى الْعَاشِرِ فَيَسْتَطْعِمُهُ.

(۲۳۶۸۲) حضرت ہشام سے مروی ہے ہے کہ حضرت مورق العجلی عاشر کے پاس سے گذرتے تو اس سے کھانا مانگ لیتے۔

(٢٣٦٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَطْعِمَهُ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا إِنْ أَطْعَمَهُ أَنْ يَأْكُلَ.

(۲۳۶۸۳) حضرت حسن کھانا طلب کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اگر وہ خود کھلا دے تو پھر کھالے۔

(٢٣٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَتَيْنَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فِي أَسْفَلِ الْفُرَاتِ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الْقَنْطَرَةِ الْعَشَّارِينَ : إِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَأَطْعِمُونَا ، فَأَطْعَمُونَا ، فَأَكَلَ مَعَنَا.

(۲۳۶۸۴) حضرت حکیم بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر فرات کے قریب ہمارے پاس آئے، پھر عشر والوں کے پاس ایک شخص بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو ہمیں کھلاؤ، انہوں نے ہمیں کھانا کھلایا اور خود بھی ہمارے ساتھ کھایا۔

(٥٦٦) فِي الرَّجُلِ يَكْسِرُ الطُّنْبُورَ

کوئی شخص باجا توڑ دے

(٢٣٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ رَجُلاً كَسَرَ طُنْبُورًا لِرَجُلٍ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ شَيْئًا.

(۲۳۶۸۵) حضرت ابو حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا باجا توڑ دیا وہ جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، انہوں نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(٥٦٧) فِي أَجْرِ الدَّلاَّلِ

دلال کی اجرت کا بیان

(٢٣٦٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ وَذَكَرَ عِنْدَهُ أَجْرَ الدَّلاَّلِ.

(۲۳۶۸۶) حضرت ابن سیرین کے پاس دلال کی اجرت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اُس کو ناپسند کیا۔

(٥٦٨) الْمَعْرِفَةُ تُؤْخَذُ مِنَ الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ

بیع کرتے وقت کوئی علامتی نشان مقرر کرنا

(٢٣٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَجَّارِ بْنِ أَبْجَرَ : أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِعَلِيٍّ : ذَهَبَ وَاللَّهِ مَالِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَنْتَ ضَيَّعْته ، أَفَلا أَخَذْت مِنْهُ بِمَعْرِفَةٍ.

(۲۳۶۸۷) حضرت حجار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا خدا کی قسم میرا مال ضائع ہو گیا، حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تو نے خود ضائع کیا ہے، تو نے اُس سے کوئی علامت کیوں نہ لی۔

(٥٦٩) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمُ

کسی شخص کے دوسرے پر کچھ دراہم ہوں

(٢٣٦٨٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَرَاهِمُ فَيَأْخُذُهَا وَفِيهَا مَسْمُعِيَّةٌ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ فِضَّةً بَعْدَ أَنْ يَكُونَ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۳۶۸۸) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر ایک شخص کے دوسرے پر دراہم ہوں اور وہ دراہم وصول کرے اور اس میں کچھ دراہم نشان زدہ ہوں، تو فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ چاندی ہو کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ وہ وزن کے ساتھ برابر ہوں۔

(٢٣٦٨٩) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمَسْمُعِيَّةِ.

(۲۳۶۸۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ دراہم نشان زدہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٧٠) فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ جَارِيَةً فَيَجِدُ بِهَا دُبَيْلَةً

کوئی شخص باندی خریدے پھر اس کے پیٹ پر پھوڑا پائے

(٢٣٦٩٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ :أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ فِي جَارِيَةٍ وَجَدَ بِهَا الدُّبَيْلَةَ وَهُوَ دَاءٌ قَدِيمٌ يُعْرَفُ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ ، فَقَضَى بِهِ عَلَى الْبَائِعِ. قَالَ سُفْيَانُ : وَقَوْلُ الضَّحَّاكِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ شُرَيْحٍ : إِذَا كَانَ يُعْرَفُ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ أَنْ يَرُدَّ وَيُوجِبُ يَمِينَ الْمُشْتَرِي أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ، وَلَمْ يَرْضَهُ بَعْدَ مَا رَآهُ.

(۲۳۶۹۰) حضرت ضحاک کے پاس ایک باندی کا جھگڑا لایا گیا جس کو دبیلہ بیماری تھی۔ یہ ایک مشہور بیماری ہے جو اچانک نہیں لگتی تو حضرت ضحاک نے بائع کے خلاف فیصلہ کیا۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کا قول مجھے حضرت شریح کی بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ وہ نیا نہیں ہے تو وہ واپس کیا جائے گا، اور مشتری سے قسم لی جائے گی کہ اُس نے خریدنے سے قبل اس کو نہیں دیکھا تھا اور دیکھنے کے بعد وہ اِس پر راضی نہیں ہے۔

(٥٧١) فِي الرَّجُلِ يُعْطِي لِلإِنْسَانِ الشَّيْءَ فَيَضِيعُ

کوئی شخص کسی کو کچھ دے اور وہ اس سے ضائع ہو جائے تو اس کا بیان

(٢٣٦٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :أَعْطَانِي إِنْسَانٌ دِينَارًا أَشْتَرِي لَهُ بِهِ بُرًّا ، فَهَلَكَ ، فَقُلْتُ

لِلْحَنَّاطِ :كِلْ مَكَانَهُ فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ :مَا كَانَ عَلَيْك.

(۲۳۶۹۱) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے دینار دیا تا کہ میں اُس کے لئے گندم خریدوں، وہ مجھ سے ضائع (ہلاک) ہوگیا، میں نے گندم والے سے کہا کہ اس کی جگہ مجھے اور گندم تول دے، میں نے حضرت ابراہیم سے اِس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تجھ پر لازم نہیں تھا۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْخَيَّاطِ ، قَالَ :أَعْطَتْنِي امْرَأَةٌ دَرَاهِمَ أَشْتَرِي لَهَا بِهَا ، فَهَلَكَ مِنْهَا مِثْقَالٌ ، فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ :اجْعَلْ مَكَانَهُ.

(۲۳۶۹۲) حضرت عمران الخیاط فرماتے ہیں کہ مجھے ایک خاتون نے دراہم دیئے تا کہ میں اُس کے لئے اُن کے بدلہ کچھ خریدوں، ان میں سے کچھ ضائع ہو گئے، میں نے حضرت ابراہیم سے اُس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اُس کی جگہ (اُس کے بدلہ) دراہم دو۔

(۲۳۶۹۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّسُولِ ضَمَانٌ.

(۲۳۶۹۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قاصد پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۶۹٤) حَدَّثَنَا وكيع، عن سفيان، عن جابر، عن القاسم، عن علی وعبد الله، قالا :لَيْسَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ ضَمَان.

(۲۳۶۹۴) حضرت علی اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جس کے امانت رکھوائی جائے اس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۶۹۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُؤْتَمَنِ غُرْمٌ إلاَّ أَنْ يُخَالِفَ.

(۲۳۶۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ معتمد علیہ پر ضمان نہیں ہے سوائے اُس کے جس کی وہ خلاف کرے۔

(٥٧٢) فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إلَى الرَّجُلِ مَالًا مُضَارَبَةً

کسی شخص کا دوسرے کو بطور مضاربت مال دینا

(۲۳۶۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الْمُضَارِبُ لِصَاحِبِهِ :أَنَا أُفْضُلُك عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، أَوْ ثَلاَثِينَ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَ :أُفْضُلُك بِثُلُثٍ ، أَوْ رُبْعٍ ، أَوْ سُدُسٍ.

(۲۳۶۹۶) حضرت حماد اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مضارب اپنے ساتھی سے یوں کہے کہ: میں تجھ سے بیس یا تیس درہم لوں گا، اور اگر وہ یوں کہے کہ میں تجھ سے ثلث، ربع یا سدس زیادہ لوں گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً وَيَقُولُ :لَكَ مِنْهَا رِبْحُ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۲۳۶۹۷) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابن سیرین اِس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو مال مضاربۃ یہ کہہ کر دے کہ اِس میں سے ایک ہزار درہم کا نفع آپ کا۔

(٢٣٦٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إلاَّ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ ثُلُثًا ، أَوْ رُبُعًا ، أَوْ خُمُسًا.

(٢٣٦٩٨) حضرت حسن ثلث، ربع اور خمس کے علاوہ مضاربت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢٣٦٩٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :رِبْحُ الْمَالِ مَضْمُونٍ ، قَالَ :فَسَّرَهَا :الرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنَ الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً وَيَقُولُ :أَضْمَنُ لَكَ ، وَلَكَ نِصْفُ الرِّبْحِ أَوْ ثُلُثُهُ.

(٢٣٦٩٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، مال مضمون کا نفع کا مطلب یہ ہے کہ: ایک شخص دوسرے سے مال مضاربت یہ کہہ کر لے کہ میں تیرا ضامن ہوں اور نصف یا ثلث نفع تیرا ہے۔

(٥٧٣) فِي الضَّالَّةِ يُنْتَفَعُ مِنْهَا بِشَيْءٍ

(٢٣٧٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَالِيَةِ، قَالَت :كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، إنِّي وَجَدْتُ شَاةً ضَالَّةً فَكَيْفَ تَأْمُرِينِي أَنْ أَصْنَعَ بِهَا ؟ قَالَتْ :عَرِّفِي وَاعْلِفِي وَاحْلُبِي ، ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا ؟ قَالَتْ :تَأْمُرِينِي أَنْ آمُرَكِ أَنْ تَبِيعِيهَا أَوْ تَذْبَحِيهَا ؟ فَلَيْسَ ذَلِكَ لَكِ.

(٢٣٧٠٠) حضرت عالیہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک خاتون آئی اور عرض کیا اُمّ المؤمنین! میں نے ایک گمشدہ بکری پائی ہے، آپ مجھے اُس کے ساتھ کیسا معاملہ کرنے کا حکم فرماتی ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اُس کا اعلان کرواؤ اور اُس کو چارہ ڈالو اور دودھ استعمال کرو، پھر خاتون کچھ عرصہ بعد دوبارہ آئی اور دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو مجھے حکم دیتی ہے کہ میں تجھے اس کو فروخت کرنے یا ذبح کرنے کی اجازت دے دوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ بات (کام) تیرے لئے درست نہیں ہے۔

(٢٣٧٠١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :ضَالَّةً وَجَدْتُهَا ، فَقَالَ :أَصْلِحْ إلَيْهَا وَانْشُدْ ، فَقَالَ :فَهَلْ عَلَيَّ إنْ شَرِبْت مِنْ لَبَنِهَا ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا أَرَى عَلَيْك فِي ذَلِكَ شَيْئًا.

(٢٣٧٠١) حضرت زید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ مجھے ایک گمشدہ اونٹنی ملی ہے، اس کا خیال رکھ اور اس کے بارے میں پوچھ داچھ کرتا رہ، اُس نے عرض کیا کہ اگر میں اُس کا دودھ استعمال کرلوں تو کیا مجھ پر ضمان ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس کے بارے میں تجھ پر کوئی تاوان ہو۔

(٢٣٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لَهُ :وَجَدْت جَمَلاً ضَالاًّ ، أَدَعُهُ يَضْرِبُ فِي إبِلِي ؟ قَالَ :لاَ.

(٢٣٧٠٢) حضرت سعید بن المسیب سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے ایک گمشدہ اونٹ ملا ہے، کیا میں اُس کو اپنے اونٹوں کے ساتھ گھومنے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٢٣٧٠٣) حَدَّثَنَا جرير ، عن مغيرة ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ ربح لمال مضمون. قَالَ تفسير هَذا :الرجل يأخذ من الرجل مالاً مضاربة ، ويقول :أضمن لك ، ولك نصف الربح ، أو ثلثه.

(٢٣٧٠٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، مال مضمون کے نفع کا مطلب یہ ہے کہ: ایک شخص دوسرے سے مال مضاربۃ یہ کہہ کر لے کہ میں تیرا ضامن ہوں اور نصف یا ثلث نفع تیرا ہے۔

(٥٧٤) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ فَيَجِدُ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص سامان خریدنے کے بعد اُس میں عیب پائے

(٢٣٧٠٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ فَيَرَى بِهَا الْعَيْبَ ، ثُمَّ يَعْرِضُهَا عَلَى الْبَيْعِ :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا.

(٢٣٧٠٤) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے سامان خریدنے کے بعد اُس میں عیب پایا، پھر اُس سامان کو فروخت کرنے کے لئے پیش کیا، تو اُس کو اب واپس کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔

(٢٣٧٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(٢٣٧٠٥) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٧٠٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إذَا عَرَضَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَ مَا يَرَى الدَّاءَ جَازَتْ عَلَيْهِ.

(٢٣٧٠٦) حضرت شریح رطیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص سامان میں عیب دیکھنے کے بعد اُس کو فروخت کرنے کے لئے پیش کرے تو اُس پر بیع نافذ ہو جائے گی واپس کرنے کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(٢٣٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ السِّلْعَةَ، ثُمَّ وَطِئَهَا ، أَوْ عَرَضَهَا عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَ الْعَيْبِ لَزِمَتْهُ.

(٢٣٧٠٧) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی یا سامان خریدے پھر اُس سے ہمبستری کرے یا اُس کو عیب دیکھنے کے بعد فروخت کرنے کے لئے پیش کر دے تو اُس پر بیع لازم ہو جائے گی خیار ختم ہو جائے گا۔

(۵۷۵) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ عَلَى أَنْ يَأْخُذَ الدِّينَارَ بِكَذَا

کوئی شخص اس طرح بیع کرے کہ وہ دینار اتنے میں لے گا

(۲۳۷۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ وَأَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَرِهَا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى أَنْ يَأْخُذَ الدِّينَارَ وَكَذَا.

(۲۳۷۰۸) حضرت ابن جعفر ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اس طرح بیع کرے کہ وہ دینار کو اتنے اتنے میں لے گا۔

(۲۳۷۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۷۰۹) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبُرَّ بِكَذَا وَكَذَا دِرهمًا، الدِّينَارُ بِعَشَرَةٍ.

قَالَ :وَحَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ.

(۲۳۷۱۰) حضرت عامر سے مروی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص گندم اِس طرح خریدتا ہے کہ اتنے درہم میں یعنی ایک دینار دس درہم کے ساتھ، فرمایا مجھ سے حضرت مسروق نے حضرت عبد اللہ سے بیان کیا ہے کہ ایک صفقہ میں دو صفقے کرنا درست نہیں۔

(۵۷٦) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ لاَ تَحِيضُ

کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس کو حیض نہ آتا ہو

(۲۳۷۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تُرَدُّ الأَمَةُ مِنَ الْحَيْضِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۲۳۷۱۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر بیع میں شرط نہ لگائی ہو تو پھر باندی کو حیض کی وجہ سے واپس نہیں لٹائے گا۔

(۵۷۷) الرَّجُلُ يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةً

کوئی شخص کسی پر مختلف چیزوں کا دعویٰ کرے

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةً ؟ قَالَ: يُحَلِّفُهُ عَلَى شَيْءٍ شَيْءٍ.

(۲۳۷۱۲) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے پر مختلف چیزوں کا دعویٰ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ہر ہر چیز پر قسم اُٹھائے گا۔

(٥٧٨) فِي الرَّجُلِ اسْتَوْدَعَ غَنَمًا فَبَاعَهَا

کوئی شخص بکریوں کو ودیعت کے طور پر لے پھر اُن کو فروخت کر دے

(٢٣٧١٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ : عَنْ رَجُلٍ اسْتَوْدَعَ غَنَمًا فَتَنَاسَلَتْ عِنْدَهُ فَبَاعَهَا ، قَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهَا يَوْمَ بَاعَهَا.

(٢٣٧١٣) حضرت شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو بکریوں کو ودیعت کے طور پر لے پھر وہ بکریاں اُس کے پاس زیادہ ہو جائیں (اُن کی نسل بڑھ جائے) اور وہ اُن کو فروخت کر دے، تو اُس پر فروخت کرنے کے دن کی قیمت لازم ہے۔

(٥٧٩) فِي الرَّجُلِ يَلْحَقُهُ الدَّيْنُ فَيُحَطُّ عَنْهُ

کسی شخص پر بہت زیادہ قرضہ چڑھ جائے

(٢٣٧١٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا ، فَكَثُرَ دَيْنُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلاَّ ذَلِكَ. يَعْنِي : الْغُرَمَاءَ.

(مسلم ١١٩١۔ ابو داؤد ٣٤٦٣)

(٢٣٧١٤) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مُبارکہ میں پھل کی خریداری میں بہت گھاٹا پڑا، اور اُس پر قرضہ بہت زیادہ ہو گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ کرو، لوگوں نے اُس کو صدقہ دیا لیکن پھر بھی اتنے پیسے نہ ہو سکے کہ قرضہ اتر سکے۔ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آپ نے قرض خواہوں سے کہا کہ جو کچھ مل گیا ہے اسی کو لے لو اور اسی پر اکتفاء کرو۔

(٢٣٧١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَمْعَةُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلاَزِمٌ رَجُلاً فِي أُوقِيَّتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ هَكَذَا بِيَدِهِ ، أَيْ ضَعْ عَنْهُ الشَّطْرَ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : أَدِّ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنْ حَقِّهِ.

(بخاری ٤٥٧۔ ابو داؤد ٣٥٩٠)

(٢٣٧١٥) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو دوسرے کا دو اُوقیہ کا مقروض تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک حصہ کم کر دے، اُس شخص نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس کا جو باقی حق رہ گیا

ہے وہ اِس کو ادا کرو۔

(٢٣٧١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الْحَنَفِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا لَزِمَهُمْ دُيُونٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ : أَنْ يُؤَخِّرُوا ثُلُثًا إِلَى الْمَيْسَرَةِ وَيَحُطُّوا ثُلُثًا وَيَجْعَلُوا ثُلُثًا ، فَفَعَلُوا.

(٢٣٧١٦) حضرت ابو صالح الحنفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک قوم مقروض ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے عامل کو تحریر فرمایا کہ: ایک تہائی قرض کو تمول تک مؤخر کردو، اور ایک تہائی ختم کردو اور ایک تہائی فوراً وصول کرلو، پس انہوں نے اسی طرح کیا۔

(٥٨٠) الرَّجُلُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ اشْتَرِ مِنِّي حَتَّى أَقْضِيَك

کوئی شخص دوسرے کو یوں کہے: قرضہ کی ادائیگی تک مجھ سے یہ درہم خرید لو

(٢٣٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : اشْتَرِ مِنِّي هَذَا الدِّينَارَ وَأَقْضِيك.

(٢٣٧١٧) حضرت ابراہیم اِس کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو یوں کہے کہ یہ دینار مجھ سے خرید لو۔

(٥٨١) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الثَّمَرَةَ بِالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ

کوئی شخص دو تین سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کرے

(٢٣٧١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً.

(٢٣٧١٨) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سالوں کے حساب سے کھجوروں کی بیع کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔

(٢٣٧١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ سِنِينَ. (ابوداؤد ٣٣٦٧۔ مسلم ١١٧٨)

(٢٣٧١٩) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی کئی سالوں کے لئے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣٧٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ.

(مسلم ١١٧٥۔ ابو داؤد ٣٣٩٧)

(٢٣٧٢٠) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے اعتبار سے (یعنی کئی سال کی اکٹھی بیع کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

(٢٣٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : وُلِّيتُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَبَاعَ مَالَهُ ثَلاَثَ سِنِينَ.

(۲۳۷۲۱) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کے صدقات کا ولی بنایا گیا تو میں حضرت محمد بن لبید کے پاس آیا اور اُن سے اِس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم کا مال تھا، آپ نے اُس کا مال تین سال کے لئے فروخت کیا تھا۔

(٢٣٧٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ بَيْعَ النَّخْلِ السَّنَتَيْنِ ؟ قَالَ : كَانَ يَكْرَه مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا.

(۲۳۷۲۲) حضرت منصور سے کہا گیا کہ حضرت ابراہیم دو سال کے لئے کھجور کی بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے؟ حضرت منصور نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی آسان چیز کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٧٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ سَعد مَوْلَى عُمَرَ : أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَبَاعَ عُمَرُ ثَمَرَةَ أَرْضِهِ سَنَتَيْنِ.

(۲۳۷۲۳) حضرت سعد سے مروی ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر فوت ہوئے تو اُن کے ذمہ قرضہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی زمین کے پھلوں کو دو سال کے لئے فروخت فرمایا۔

(٥٨٢) فِي الْهِبَةِ يَرْجِعُ فِيهَا

ہبہ دے کر اُس سے رجوع کرنا

(٢٣٧٢٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ قَالَ سُفْيَانُ : لاَ رُجُوعَ فِي هِبَةٍ إِلاَّ عِنْدَ الْقَاضِي.
وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : يَرْجِعُ دُونَ الْقَاضِي.

(۲۳۷۲۴) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ہبہ سے رجوع قاضی کے پاس ہی ہوگا، اور حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ وہ قاضی کے علاوہ بھی رجوع کر سکتا ہے۔

(٥٨٣) فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ عِنْدَ الْقَاضِي

کوئی شخص قاضی کے پاس کسی چیز کا اقرار کرے

(٢٣٧٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذْ أَقَرَّ عِنْدَ الْقَاضِي بِشَيْءٍ ثُمَّ كَافَرَ أُخِذَ بِإِقْرَارِهِ إِلاَّ الْحَدَّ.

(۲۳۷۲۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قاضی کے پاس کسی چیز کا اقرار کرے پھر بعد میں اُس کا انکار کر دے تو حد کے

علاوہ باقی چیزوں میں اقرار کی وجہ سے اس کا مواخذہ ہوگا۔

(۵۸۴) الرَّجُلَيْنِ يَتَدَارَآنِ فِي الشَّيْءِ

دو آدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف

(۲۲۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلَيْنِ تَدَارَآنِ الشَّيْءَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : إِنْ حَلَفْت ، فَهُوَ لَك. قَالَ : إِنْ حَلَفَ فَهُوَ لَهُ.

(۲۲۷۲۶) حضرت عامر ؓ فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ اگر تو نے قسم اُٹھائی تو یہ تیرا، فرمایا اگر اُس نے قسم اٹھالی تو اُس کا ہو جائے گا۔

(۵۸۵) فِي بَيْعِ جُلُودِ النُّمُورِ

چیتے کی کھال کی بیع

(۲۲۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُسًا يَكْرَهُ بَيْعَ جُلُودِ النُّمُورِ ، وَعِظَامِ الْفِيلِ ، وَشِرَائَهَا.

(۲۲۷۲۷) حضرت محمد بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے سنا: وہ چیتے کی کھال کی بیع اور اونٹ کی ہڈیوں کی خرید و فروخت کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِبَيْعِ جُلُودِ النُّمُورِ وَشِرَائِهَا.

(۲۲۷۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چیتے کی کھال کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِشِرَاءِ أَنْيَابِ الْفِيَلَةِ ، وَلاَ بِبَيْعِهَا بَأْسًا.

(۲۲۷۲۹) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ہاتھی دانتوں کی خرید وفروخت کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتِّجَارَةِ فِي الْعَاجِ.

(۲۲۷۳۰) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں ہاتھی کے دانتوں کی بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۸۶) فِي الْحَائِكِ يُفْسِدُ الثَّوْبَ

پارچہ باف اگر کپڑا خراب کردے

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى نَسَّاجٍ غَزْلاً فَأَفْسَدَهُ ،

قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ :أَقِمِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ أَفْسَدَهُ ، فَإِذَا أَقَامَ الْبَيِّنَةَ ، قَالَ لِلنَّسَّاجِ :أَعْطِهِ مِثْلَ غَزْلِهِ.

(۲۳۷۳۱) حضرت ابن سیرین سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کپڑا بننے والے کو اون دیا لیکن اس نے خراب کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شریح فرماتے تھے کہ اس بات پر گواہ پیش کرو کہ اُس نے خراب کیا ہے، اگر اِس بات پر گواہ گواہی دے دیں تو پارچہ بافی کرنے والے سے کہا جائے گا کہ اِس کی اون کی مثل اُس کو اون واپس کر۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَلَّمْتُ غَزْلاً لأُمِي إِلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَهُ ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۳۷۳۲) حضور منصور فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کی اون ایک پارچہ بافی کرنے والے کو دیا تو اُس نے اُس کو خراب کر دیا، میں نے حضرت ابراہیم سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(۵۸۷) مَنْ قَالَ لاَ يَبِيعُ إِلَّا مَنْ يَعْقِلُ الْبَيْعَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ بیع صرف اُسی شخص کی منعقد ہوگی جو بیع کو سمجھتا ہو

(۲۳۷۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَبِيعَنَّ بِسُوقِكُمْ إِنْسَانٌ إِلاَّ إِنْسَان يَعْقِلُ الْبَيْعَ.

(۲۳۷۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بازار میں صرف وہی شخص بیع کرے جو بیع کو سمجھتا ہو۔

(۵۸۸) فِي الرَّجُلَيْنِ يُودِعَانِ الشَّيْءَ

دو آدمیوں کا کسی کے پاس ایک چیز امانت رکھوانا

(۲۳۷۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :اسْتَوْدَعَ رَجُلاَنِ امْرَأَةً وَدِيعَةً وَقَالاَ لَهَا :لاَ تَدْفَعِيهَا إِلَى وَاحِدٍ مِنَّا حَتَّى نَجْتَمِعَ عِنْدَكِ ، ثُمَّ انْطَلَقَا فَغَابَا ، فَجَاءَ أَحَدُهُمَا إِلَيْهَا فَقَالَ :أَعْطِينِي وَدِيعَتِي فَإِنَّ صَاحِبِي قَدْ مَاتَ ، فَأَبَتْ حَتَّى كَثُرَ اخْتِلاَفُهُ إِلَيْهَا ، ثُمَّ أَعْطَتْهُ ، ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ بَعْدُ فَقَالَ :هَاتِي وَدِيعَتِي ، فَقَالَتْ :قَدْ جَاءَ صَاحِبُك فَذَكَرَ أَنَّك قَدْ مِتَّ ، فَأَخَذَ وَدِيعَتَكُمَا مِنِّي ، فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ ، فَلَمَّا قَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ لَهَا عُمَرُ :مَا أَرَاك إِلاَّ قَدْ ضَمِنْت ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اجْعَلْ عَلِيًّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، قَالَ لِعَلِيٍّ :اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا عَلِيُّ ، قَالَ عَلِيٌّ :هَذِهِ الْوَدِيعَةُ عِنْدِي ، وَقَدْ أَمَرْتُمَاهَا أَلاَّ تَدْفَعَ إِلَى وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَتَّى تَجْتَمِعَا عِنْدَهَا ، فَأْتِنِي بِصَاحِبِكَ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهَا ، قَالَ :فَرَأَوْا أَنَّهُمَا إِنَّمَا أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِمَالِ الْمَرْأَةِ.

(۲۳۷۳۴) حضرت زاذان سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک خاتون کے پاس امانت رکھوانا چاہی اور اُن دونوں نے اُس سے کہا کہ ہم میں سے کسی کو یہ مت دینا مگر جب ہم دونوں ایک ساتھ آ جائیں، پھر وہ دونوں چلے گئے اور کہیں غائب ہو گئے، پھر کچھ

عرصہ بعد اُن میں سے ایک آیا اور خاتون سے کہا کہ میری امانت میرے حوالے کرو میرا دوست فوت ہو چکا ہے، اُس خاتون نے انکار کیا یہاں تک کہ اُن کا اختلاف بہت زیادہ ہو گیا، پھر خاتون نے اُس کے حوالہ کر دیا، پھر کچھ عرصہ بعد دوسرا آیا اور کہا کہ میری امانت میرے حوالہ کرو، خاتون نے کہا کہ تیرا دوست آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا دوست فوت ہو گیا ہے اور وہ تمہاری امانت مجھ سے لے گیا ہے، وہ دونوں جھگڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مکمل واقعہ سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے فرمایا: میرا نہیں خیال مگر یہ کہ تو ضامن ہے۔ خاتون نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے درمیان حَکَم بنا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو، حضرت علی نے فرمایا، یہ امانت میرے پاس ہے، اور تم نے اس عورت کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ ہم میں سے کسی کو یہ ودیعت نہیں دینی، جب تک کہ دونوں اکٹھے حاضر نہ ہو جائیں۔ لہٰذا پہلے تو اپنا دوسرا ساتھی لے کر آ۔ آپ نے خاتون کو ضامن نہیں بنایا، راوی فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ دونوں اس خاتون کا مال لے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

(٥٨٩) فِي الشَّرِيكِ

شریک کا بیان

(٢٣٧٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي الْمُضَارِبِ يَمُرُّ عَلَى الْعَاشِرِ فَيُهْدِي لَهُ وَيَصْنَعُ لَهُ قَارُورَةً مِنَ الدُّهْنِ، قَالَ يَحْسَبُهُ مِنَ الرِّبْحِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رِبْحٌ فَمِنْ رَأْسِ الْمَالِ، قَالَ: يُصَانِعُ بِالْمَالِ عَنِ الْمَالِ.

(٢٣٧٣٥) حضرت ابراہیم اس مضارب کے متعلق، جو عاشر کے پاس سے گذرے تو اس کو ہدیہ پیش کرے اور تیل کی شیشی کو تحفے میں دے، فرماتے ہیں کہ اس خرچہ کو وہ نفع میں سے شمار کرے گا اور اگر نفع نہ ہو تو رأس المال میں سے نکال لے گا۔

(٥٩٠) فِي الرَّجُلِ بَاعَ أُمَّ وَلَدِهِ

آدمی کا اپنی ام ولد کو فروخت کرنا

(٢٣٧٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ سُرِّيَّةً قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَيَشْتَرِيهَا رَجُلٌ فَيَقَعُ عَلَيْهَا فَتَلِدُ مِنْهُ أَيْضًا ، قَالَ :تُرَدُّ إلَى الأَوَّلِ ، وَيَكُونُ لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا ، وَيَكُونُ وَلَدُهَا من الآخَرِ بِمَنْزِلَتِهَا يُعْتَقُونَ بِعِتْقِهَا ، وَيَأْخُذُ الآخَرُ ثَمَنَهَا مِنَ الأَوَّلِ ، فَإِنْ كَانَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلِمَ أَنَّهُ لاَ يَصْلُحُ عُوقِبَ ، فَإِنْ عَلِمَا كِلاَهُمَا عُوقِبَا.

(٢٣٧٣٦) حضرت حماد سے مروی ہے کہ اگر ایک آدمی اپنی ام ولد کو بیچ دے پھر خریدنے والا بھی اس سے وطی کر لے اور وہ باندی اس دوسرے کے پاس ایک اور بچہ جن دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ باندی پہلے شخص کو واپس کی جائے گی۔ باندی کو

مہر مثلی گا، اور اس کا دوسرا بچہ بھی اس کی طرح غلام شمار ہوگا اور مال کے آزاد ہونے سے وہ بھی آزاد ہو جائے گا اور دوسرا آدمی اول سے باندی کی دی ہوئی قیمت وصول کرے گا پھر اگر کسی ایک کو معلوم تھا کہ یہ درست نہیں ہے تو اس کو سزا دی جائے گی اور اگر دونوں جانتے تھے تو دونوں سزا کے حق دار ہیں۔

(٥٩١) رَجُلٌ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا

کوئی شخص کسی سے سامان خریدے

(٢٣٧٣٧) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ عِنْدَهُ ، فَبَاعَهُ الْمُبْتَاعُ ، قَالَ :الرِّبْحُ لِلأَوَّلِ.

(۲۳۷۳۷) حضرت محمد اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے دوسرے کو کچھ فروخت کیا، پھر وہ سامان اُسی کے پاس رکھوا دیا اور اُس کو مشتری نے آگے فروخت کر دیا تو فرمایا منافع پہلے کا ہوگا۔

(٢٣٧٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا ، فَذَهَبَ يَجِيءُ بِحَمَّالٍ يَنْقُلُهُ، فَوَجَدَ صَاحِبَهُ قَدْ بَاعَهُ ، قَالَ :إِنْ وَجَدَ شَيْئًا بِعَيْنِهِ أَخَذَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ ذَهَبَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلاَ شَيْءَ لَهُ ، وَرِبْحُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ.

(۲۳۷۳۸) حضرت حماد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے سامان خریدا، پھر سامان اٹھانے والے کو لینے چلا گیا تا کہ اُس کو منتقل کرے، پھر جب واپس آیا تو اُس کا ساتھی اُس کو آگے فروخت کر چکا تھا تو فرمایا کہ اگر بعینہ وہی چیز مل جائے تو اس سے لے لے۔ اور اگر دوسرا خریدنے والا لے جا چکا ہے اور اب وہ چیز نہیں مل سکتی تو اس پہلے مشتری کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ اور نفع بائع کا ہوگا اُسی کے مثل چیز پائے تو اُس سے وصول کرے، اور اگر وہ لے جا چکا تھا اور اس پر قادر نہ تھا تو اُس کے لئے کچھ نہیں ہے، اور منافع فروخت کرنے والے کا ہوگا۔

(٢٣٧٣٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْحَكَمَ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يُجِبْهُ عَنْهُ.

(۲۳۷۳۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم کے پاس حاضر تھا حضرت ابراہیم سے انہوں نے اِس کے متعلق دریافت کیا تو اُن کو جواب نہیں دیا گیا۔

(٥٩٢) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ، عَلَى مَنْ نَفَقَتُهُ ؟

کوئی شخص رہن رکھوائے تو رہن کا نفقہ (خرچہ) کس پر ہے؟

(٢٣٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّهْنُ يُرْكَبُ إذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ. (بخاری ۲۵۱۱۔ ابوداؤد ۳۵۲۱)

(۲۳۷۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن رکھی ہوئی چیز پر سوار ہوا جائے گا اور دودھ پیا جائے گا، اور جس نے دودھ پیا اور سواری کی اُس پر اُس کا نفقہ ہے۔

(۲۳۷٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي عَبْدٍ رُهِنَ ، قَالَ : نَفَقَتُهُ عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۱) حضرت شعبی سے رہن والے غلام کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا اُس کا نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : نَفَقَةُ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۲) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ رہن کا نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ صَالِحٍ ، قَالَ : نَفَقَةُ الرَّهْنِ عَلَى الْمُرْتَهِنِ لأَنَّهُ فِي ضَمَانِهِ. وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ : عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۳) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ رہن کا نفقہ مرتہن پر ہے کیونکہ وہ اُس کی ضمان میں ہے اور حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ شَرِيكًا : عَلَى مَنْ نَفَقَةُ الْحَيَوَانِ إذَا كَانَ رَهْنًا ؟ قَالَ : عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۴) حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریک سے دریافت کیا کہ اگر حیوان کو رہن رکھوایا جائے تو نفقہ کس پر ہوگا؟ فرمایا راہن پر۔

(۲۳۷٤۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ أَشْتَرِي مِنْهُ طَعَامًا فَيُعْطِينِي بَعْضَهُ ثُمَّ يُقْطَعُ بِهِ فَلاَ يَجِدُ مَا يُعْطِينِي فَيَقُولُ : بِعْنِي مِنْ طَعَامِكَ حَتَّى أُعْطِيَكَ ؟ قَالَ : لاَ تَقْرَبَنَّ هَذَا ، هَذَا الرِّبَا الصَّرَاحِيَةُ.

(۲۳۷۴۵) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں نے ایک شخص سے گندم خریدی، پھر اُس نے مجھے کچھ دیا، پھر اس کے پاس طعام ختم ہوگیا۔ اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا جو مجھے دے سکتا۔ اُس نے کہا اپنی گندم میں سے مجھے فروخت کر دے تا کہ میں تجھے (تیرا باقی حصہ) دے دوں؟ حضرت ابو جعفر نے فرمایا: اِس کے قریب بھی مت جانا یہ کھلم کھلا سود ہے۔

(۵۹۳) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ يُؤَجِّرُ بِأَكْثَرَ

کوئی شخص کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو اُس کا حکم

(٢٢٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَآجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، قَالَ الْفَضْلُ لِلأَوَّلِ.

(۲۲۷۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مزدور کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو زیادتی پہلے کو ملے گی۔

(٢٢٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۲۷۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٧٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَكْرِي الْبَيْتَ فَيُكْرِيهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، قَالَ :يَرُدُّ الْفَضْلَ.

(۲۲۷۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کرایہ پر مکان لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو زیادتی کو واپس کر دیا جائے گا۔

(٢٢٧٤٩) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ فَيُؤَجِّرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا ، فَرَخَّصَ فِيهِ اثْنَانِ ، وَكَرِهَهُ اثْنَانِ.

(۲۲۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب، حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن اور حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص مکان کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ قیمت میں کرایہ پر دے دے تو ان حضرات میں سے دو نے اِس کی اجازت دی ہیں اور دو نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٢٢٧٥٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْخُذَنَّ فَضْلاً مِنْ دَابَّةٍ تَسْتَأْجِرُهَا ، وَلاَ بَيْتٍ.

(۲۲۷۵۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ گھر یا جانور جو کرایہ پر لیا ہے اُس پر زیادتی وصول مت کرو۔

(٢٢٧٥١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :إذَا اسْتَأْجَرْت غُلاَمًا ، أَوْ دُكَانًا فَلاَ تُؤَجِّرْهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرْته.

(۲۲۷۵۱) حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دکان یا غلام کرایہ پر لو تو جتنا کرایہ لیا ہے اُس سے زیادہ کرایہ پر

مت دو۔

(٢٣٧٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فَيُؤَاجِرَهُ بِأَكْثَرَ مِنْ أُجْرَهُ.

(۲۳۷۵۲) حضرت شہر بن حوشب اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کوئی چیز کرایہ پر لے کر زیادہ کرایہ پر آگے دے دے۔

(٢٣٧٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : هُوَ حَرَامٌ.

(۲۳۷۵۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔

(٢٣٧٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ رِبًا.

(۲۳۷۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(٢٣٧٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الشَّيْءَ فَيُؤَاجِرُهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْهُ بَعْدُ فَكَرِهَهُ.

(۲۳۷۵۵) حضرت زہری سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کوئی شخص کرایہ پر چیز لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے سکتا ہے؟ انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہ سمجھا، پھر بعد میں میں نے دوبارہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٢٣٧٥٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۳۷۵۶) حضرت میمون بھی اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢٣٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الدَّارَ ، ثُمَّ يُؤَاجِرها بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا.

قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : فَإِنْ آجَرَهَا بِأَكْثَرَ لِمَنْ يَكُونُ الأَجْرُ ؟ قَالَ : لِصَاحِبِهَا.

(۲۳۷۵۷) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کرایہ پر مکان لے کر پھر زیادہ کرایہ پر دے دے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ اگر وہ زیادہ کرایہ پر دے دے تو کرایہ کس کا ہوگا؟ فرمایا اُس کے مالک کا۔

(٢٣٧٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۳۷۵۸) حضرت ابن سیرین اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢٣٧٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا الْكُوفِيُّونَ يَكْرَهُونَهُ وَيَقُولُونَ : لَمْ نَشْتَرِ وَلَمْ نَبِعْ ؟ فَبِأَيِّ شَيْءٍ نَأْكُلُ مَالَهُ ؟!.

(۲۳۷۵۹) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے کوفہ کے اصحاب اِس کو ناپسند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نہ ہم خریدیں اور نہ فروخت کریں؟ پھر ہم کس طرح اس کا مال کھائیں گے؟

(۲۲۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ إِذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ أَنْ يُؤَاجِرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ.

(۲۲۷٦۰) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص کرایہ پر چیز لے کر پھر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے۔

(۲۲۷٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كَانَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ يَقْضِي : مَنِ اسْتَأْجَرَ شَيْئًا ثُمَّ آجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ ، أَنَّ ذَلِكَ الْفَضْلَ لِرَبِّهِ.

(۲۲۷٦۱) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن ھبیرہ فیصلہ فرماتے تھے کہ جو شخص کرایہ پر چیز لے کر آگے زیادہ کرایہ پر دے دے تو زیادتی سود ہے۔

(۲۲۷٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ.

(۲۲۷٦۲) حضرت منصور سے اسی طرح مروی ہے۔

(٥٩٤) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ إِذَا عَمِلَ فِيهِ بِشَيْءٍ

جو حضرات فرماتے ہیں اگر اس میں کچھ کام کر دے تو پھر اس کی اجازت ہے

(۲۲۷٦۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَالْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي الإِبِلَ ، ثُمَّ يُكْرِيهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا عَمِلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ ، أَوِ اكْتَرَى فِيهَا أَجِيرًا.

(۲۲۷٦۳) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی اور حضرت حکم سے دریافت کیا کہ آدمی اونٹ کرایہ پر لے پھر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے؟ فرمایا اگر اُس نے خود اُس میں کام کیا ہو یا اس میں اجیر کرایہ پر لیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷٦٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرَى إِبِلاً فَأَكْرَاهَا بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَتَرَدَّدَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : مَا أَرَى بِهِ بَأْسًا فِي رَأْيِي.

(۲۲۷٦٤) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اونٹ کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے؟ آپ ایک لمحہ خاموش رہے پھر فرمایا میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا اكْتَرَيْتَ بَيْتًا أَنْ تُكْرِيَهُ بِأَكْثَرَ مِنْ أَجْرِهِ.

(۲۲۷٦۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں اگر آپ گھر کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ أَنْ يَسْتَعْمِلَ ، أَوْ يَسْكُنَ فِي الدَّارِ ،

أَوْ يَسْكُنَ بَعْضَهَا.

(۲۳۷۶۶) حضرت ہشام بن ہبیرہ اس کو ناپسند فرماتے تھے، الا یہ کہ اس میں کوئی کام کرے یا پھر خود بھی اس گھر میں یا اس کے کچھ حصہ رہائش اختیار کرے۔

(۲۳۷۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ الدَّارَ فَآجَرَ بَعْضَهَا وَأَسْكَنَ بَعْضَهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۳۷۶۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر گھر کرایہ پر لے کر پھر کچھ حصہ میں خود رہے اور کچھ کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ أَنْ يُصْلِحَ فِيهَا شَيْئًا.

(۲۳۷۶۸) حضرت عامر اس کو ناپسند فرماتے ہیں مگر یہ کہ اس میں کام کرے۔

(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ وَمُبَارَكٌ وَأَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ ، ثُمَّ يُؤَاجِرَهُ بِأَكْثَرَ.

(۲۳۷۶۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی کرایہ پر کوئی چیز لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ليث ، عن عطاء ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْساً أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُل الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُؤَجِّرَه بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ.

(۲۳۷۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی کرایہ پر کوئی چیز لے کر اُس سے زیادہ پر کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا دُفِعَ إِلَيْهِ إِزْمِيلٌ ، أَوْ مَرٌّ فَوَاجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۷۷۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر ہتھوڑے اور پھاؤڑے وغیرہ سے کوئی کام شروع کر دے تو پھر کرایہ سے زیادہ کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤَاجِرَ الأَجِيرَ أَوِ الشَّيْءَ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ.

(۲۳۷۷۲) حضرت مکحول اِس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اجیر یا کسی اور چیز کو زیادہ اجرت پر آگے دینا جائز ہے۔

(۵۹۵) فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْغِلْمَانِ

دو غلاموں کے درمیان اختیار

(۲۳۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْغِلْمَانِ حُكْمٌ.

(۲۳۷۷۳) دو غلاموں کے درمیان اختیار دینا حکم ہے۔

(٢٣٧٧٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ الضَّخْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هُوَ حُكْم.

(۲۳۷۷۴) حضرت علی فرماتے ہیں کہ یہ حکم ہے۔

(٥٩٦) فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَيَقُولُ اعمل عليها

اگر ایک آدمی دوسرے کو سواری دے اور کہے کہ اس پر کام کرو تو کیا حکم ہے؟

(٢٣٧٧٥) حَدَّثَنَا هشيم ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ. وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدَّابَّةَ ، أَوِ الْغُلاَمَ ، أَوِ الْبَيْتَ فَيَقُولُ :مَا كَسَبْتَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَك.

(۲۳۷۷۵) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی آدمی دوسرے کو سواری غلام یا گھر دے اور کہے کہ اس کی آمدنی ہم دونوں میں تقسیم ہوگی۔

(٥٩٧) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الإِصْطَبْلُ فَيُسَمِّيهِ بِاسْمٍ

اگر ایک آدمی کا اصطبل ہو اور اس کا کوئی نام رکھے

(٢٣٧٧٦) حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :إنَّ نَاسًا مِنَ النَّخَّاسِينَ وَأَصْحَابِ الدَّوَابِّ يُسَمِّي أَحَدُهُمْ اصطبْل دَوَابِّهِ : خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ ! ثُمَّ يَأْتِي السُّوقَ فَيَقُولُ : جَائَتْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ ، قَالَ :فَكَرِهَ ذَلِكَ إبْرَاهِيمُ.

(۲۳۷۷۶) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ ایک مویشی فروش نے اپنے اصطبل کا نام خراسان یا بجستان رکھا۔ وہ بازار آکر کہتا ہے کہ میں یہ جانور خراسان یا بجستان سے لایا ہوں اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٥٩٨) فِي بَيْعِ الْبَلَحِ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ

کھجوروں کے پکنے سے پہلے ان کی بیع کا حکم

(٢٣٧٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْبَلَحِ لِمَنْ يَصْرِمُهُ حَتَّى يَشْتَرِيَهُ.

(۲۳۷۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خریدتے وقت کچی کھجوریں کاٹ لے تو ان کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٥٩٩) الرّجل يستأجر على الميتةِ

مردار کو اٹھانے کی اجرت لے

(٢٣٧٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ الْمَيْتَةَ إلَى مَنْ يَسْتَحِلُّ أَكْلَهَا ، وَلاَ

يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْتَأْجِرَ عَلَيْهَا مَنْ يَنْقُلُهَا عَنْه.

(۲۳۷۷۸) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی مردار چیز کو اس شخص کی طرف اٹھا کر لے جائے۔ جو اِس کے کھانے کو حلال سمجھتا ہے، اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ ایسی جگہ سے اٹھا کر لے جانے کی اجرت لے۔

(٦٠٠) فِي الرَّجلِ يشترِي البيع إلى كذا و كذا

کوئی شخص اتنی اتنی مدت کے لئے بیع کرے

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَيْعًا إلَى شَهْرٍ بِكَذَا ، وَإِلَى شَهْرَيْنِ بِكَذَا ، فَاسْتُهْلِكَ الْبَيْعَ ، قَالَ :لَهُ أَوْكسُ الثمنين إلَى أَبْعَدِ الأَجَلَيْنِ.

(۲۳۷۷۹) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو بیع کو ایک مہینے تک کے لئے اتنے میں اور دو مہینے تک کے لئے اتنے میں خریدے، پھر بیع ہلاک ہو جائے، فرمایا اُس پر دونوں ثمنوں میں سے جو کم ہے وہ لازم ہے اور اس کے لیے اقل قیمت لمبی مدت کے لیے ہے۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ إلَى أَجَلَيْنِ فَلَهُ أَقَلُّ الثمنين إلَى أَبْعَدِ الأَجَلَيْنِ.

(۲۳۷۸۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو دو بیع کرے دو وقتوں تک کے لئے، اُس پر اقل ثمن لمبی مدت کے لئے ہے۔

(٦٠١) الرَّاعِي عليهِ ضمانٌ

چرواہے پر ضمان

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الرَّاعِيَ إلاَّ مِنْ مَوْتٍ.

(۲۳۷۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن ہوگا مگر یہ کہ جانور مر جائیں۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّاعِي يُضَمَّنُ إذَا كَانَ أَجِيرًا ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۳۷۸۲) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ اگر چرواہا مزدور ہو تو کیا وہ ضامن ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۲۳۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُضَمَّنُ الرَّاعِي.

(۲۳۷۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن ہوگا۔

(۲۳۷۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّاعِي ضَمَانٌ.

(۲۳۷۸۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ چرواہے پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۲۷۸۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ الرَّاعِي.

(۲۲۷۸۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن نہیں ہوگا۔

(۲۲۷۸۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرَّاعِي ضَمَانٌ.

(۲۲۷۸۶) حضرت زہری سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا رَأَيْت شُرَيْحًا قَطُّ إلاَّ وَهُوَ يُضَمِّنُ الأَجِيرَ ، إلاَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ رَجُلاً يَعْلِفُ لَهُ بَغْلَتَيْنِ حَشِيشًا ، فَشَرَدَتْ إحْدَاهُمَا ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ.

(۲۲۷۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا، مگر انہوں نے اجیر کو ضامن بنایا، سوائے ایک شخص کے کہ اس نے دوسرے سے دو خچروں پر گھاس ادھار لیا، پھر اُن میں سے ایک بھاگ گیا پس انہوں نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(۲۲۷۸۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَضْمَنُ الرَّاعِي ، إذَا كَانَ يَرْعَى لهذا ولهذا ، فإن كان يرعى لَكَ وَحْدَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۲۷۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر چرواہا کئی لوگوں کا ہو تو پھر وہ ضامن ہوگا، اور اگر صرف تمہارا چرواہا ہو تو پھر اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ الرَّاعِي.

(۲۲۷۸۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن نہیں ہوگا۔

(۶۰۲) فِي الشَّهادةِ عِندَ الإمامِ الجائِرِ

ظالم بادشاہ کے پاس گواہی دینا

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَوْ رَأَيْت رَجُلاً شَجَّ رَجُلاً ، فَدَعَانِي إلَى إمَامٍ جَائِرٍ أَشْهَدُ لَهُ : مَا شَهِدْتُ لَهُ.

(۲۲۷۹۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھوں کسی شخص کو دوسرے نے مار کر زخمی کر دیا ہے، پھر وہ مجھے ظالم بادشاہ کے پاس اس لئے بلائے کہ میں اُس کے لئے گواہی دوں تو میں اُس کے لئے گواہی نہیں دوں گا۔

(۶۰۳) فِي الوصِيِّ يتّهم

وصی متّہم ہو جائے

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : إذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ اُسْتُحْلِفَ.

(۲۳۷۹۱) حضرت شعبی اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر وصی متہم ہو جائے تو اُس سے قسم لی جائے گی۔

(٦٠٤) فِي الرَّجلينِ يكون بينهما سِلعةٌ

دوآدمیوں کا مشترکہ سامان ہو

(٢٣٧٩٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلَيْنِ كَانَتْ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ اشْتَرَيَاهَا بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا ، فَأَرَادَا أَنْ يَبِيعَاهَا مُرَابَحَةً ، فَأُعْطِيَا بِهَا خَمْسِينَ دِينَارًا ، فَاقْتَوَاهَا أَحَدُهُمَا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مُرَابَحَةً ، قَالَ :يَبِيعُهَا عَلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا ، تِلْكَ الْخَمْسَةُ رِبْحُهَا نَفْسُهُ.

(۲۳۷۹۲) حضرت حماد سے مروی ہے کہ دوآدمیوں کے درمیان ایک باندی مشترک تھی، جوانہوں نے چالیس دینار میں خریدی تھی، پھرانہوں نے اُس کومرابحۂ فروخت کرنے کاارادہ کیا، اُن کو پچاس دینار ملے، پھران میں سے ایک نے اُس کوخودخریدلیا، پھر اگروہ مرابحۂ فروخت کرناچاہے تووہ پینتالیس دینار میں فروخت کرے گااوروہ پانچ دینار اُس کانفع ہوگا۔

(٦٠٥) فِي الرّجلِ يتصدّق على أُمِّهِ بجارِيةٍ

کوئی شخص اپنی والدہ کو باندی دے

(٢٣٧٩٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ :أَنَّ رَجُلاً تَصَدَّقَ عَلَى أُمِّهِ بِجَارِيَةٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَسَاقَهَا إِلَى امْرَأَتِهِ ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ لأُمِّهِ :إِنَّ ابْنَكَ لَمْ يَهَبْكِ صَدَقَتَهُ.

(۲۳۷۹۳) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کو باندی ہبہ کی، پھراُس نے خاتون سے شادی کی اوراُس کو اپنی بیوی کودے دیا، پھروہ اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گئے، حضرت شریح نے اُس کی والدہ سے فرمایا: بے شک تیرے بیٹے نے تجھے اپنا صدقہ ہبہ نہیں کیا تھا۔

(٢٣٧٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا لأُمِّهِ ، إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَ بِبَيِّنَةٍ أَنَّهُ أَصْدَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ.

(۲۳۷۹۴) حضرت ابراہیم نے باندی کووالدہ کی ملکیت قرار دیا مگر یہ کہ وہ اِس پر گواہ لے آئے کہ اُس نے صدقہ (ہبہ) کرنے سے قبل مہر میں دیا تھا۔

(٦٠٦) فِي الرّجلينِ يختلِفانِ فِي الشّيءِ

دوآدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے

(٢٣٧٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلَيْنِ تَدَارَآ فِي مَالٍ كَانَ بَيْنَهُمَا ، فَوَضَعَاهُ

عَلَى يَدَيْ عَدْلٍ ، قَالَ :فَالْمَالُ عَلَى حَالِهِ عِنْدَ الْعَدْلِ حَتَّى يُقِيمَ أَحَدُهُمَا الْبَيِّنَةَ.

(۲۳۷۹۵) حضرت شعبی ؒ اُن دو شخصوں کے متعلق فرماتے ہیں جن کا مال سے متعلق اختلاف ہوگیا، انہوں نے وہ مال ایک عادل کے پاس رکھوا دیا، فرمایا، مال اُسی حالت میں عادل کے قبضہ میں رہے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک گواہ پیش کردے۔

(٦٠٧) فِي القومِ يتراضون بِالشَّيءِ بينهم

قوم اگر کسی شے کے بارے میں باہمی اتفاق کرلیں

(٢٣٧٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جَائَهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ مِنَ الْغَزَّالِينَ فَقَالُوا :سُنَّتُنَا فِيمَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ :سُنَّتُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ.

(۲۳۷۹۶) شریح کے پاس ایک قوم جھگڑا لے کر آئی جو کپڑا کاتتے تھے۔ کہنے لگے کہ ہمارا طریقہ وہی ہے جو ہمارے درمیان مقرر ہے، فرمایا تمہارا طریقہ وہی ہے جو تمہارے درمیان ہے۔

(٦٠٨) الرّجل يعتق بِالفارِسِيّةِ

کوئی شخص فارسی کے الفاظ سے غلام کو آزاد کرے

(٢٣٧٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ أُمَّ وَلَدٍ قَالَتْ لِسَيِّدِهَا :رَقِّص صَبِيَّك إِذَا بَكَى عَلَيْك ، وَقُلْ :مَادرتو آزاد ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :إِنْ كَانَ لاَ يَدْرِي مَا الْفَارِسِيَّةُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۳۷۹۷) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ ام ولد نے اپنے آقا سے کہا: جب تمہارا بچہ تمہارے پاس روئے تو اس کو اچھالو اور یوں کہو" مادر تو آزاد" یعنی تیری ماں آزاد ہے، حضرت شعبی نے فرمایا: اگر اُس کو فارسی نہیں آتی تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(٦٠٩) فِي شهادةِ الأقلفِ

جس کے ختنے نہیں ہوئے اُس کی گواہی کا بیان

(٢٣٧٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الأَقْلَفُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۷۹۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اقلف کی گواہی قبول نہیں۔

(٢٣٧٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الأَقْلَفُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ ، وَلاَ تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ ، وَلاَ تُؤْكَلُ لَهُ ذَبِيحَةٌ.

قَالَ :فَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۳۷۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اقلف کی گواہی قبول نہیں، اُس کی نماز قبول نہیں، اُس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، حضرت حسن اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۶۱۰) فِی الرَّجل یشتری مِن الرَّجلِ الشّیء

کوئی شخص کسی سے کوئی چیز خریدے

(۲۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَاد ، قَالَ : اشْتَرَيْت مِنْ رَجُلٍ شَاةً فَنَقَدْته ثَمَنَهَا ، ثُمَّ جِئْت لأَقْبِضَهَا فَقَالَ الْبَائِعُ : أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحَهَا أَهْلِي ، فَخَاصَمْتُهُ إلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : رُدَّ عَلَيْهِ الثَّمَنَ.

(۲۳۸۰۰) حضرت زیاد بن ابوزیاد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے بکری خریدی اور ثمن ادا کر دیا، پھر جب میں اُس پر قبضہ کرنے آیا تو بائع نے کہا کہ بکری مرنے لگی تھی تو میں نے اُس کو ذبح کر دیا، میں جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، حضرت شریح نے فرمایا: اُس پر ثمن لٹاؤ۔

(۲۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَقَالَ : الْمُشْتَرِي لِلْبَائِعِ : بِعْهُ لِي فَهُوَ مِنْك أَنْفِقَ ، فَمَاتَ الْعَبْدُ فِي يَدِ الْبَائِعِ ، فَقَالَ : يَغْرَمُ الْبَائِعُ ثَمَنَهُ.

(۲۳۸۰۱) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے غلام خریدا، پھر مشتری نے بائع سے کہا، اُس کو میرے لئے فروخت کر دے وہ تجھ سے زیادہ مفلس ہے، غلام بائع کے ہاتھ میں فوت ہوگیا؟ فرمایا: بائع اُس کے ثمن کا ضامن ہوگا۔

(۲۳۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذا اعتقب الْبَائِعَ الْبَيْعَ بِبَعْضِ الثمنِ فَمَاتَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۳۸۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بائع ثمن وصول کرنے کے لئے مبیع کو اپنے پاس روک لے اور وہ ہلاک ہو جائے تو وہ بائع کے مال سے شمار ہوگا۔

(۶۱۱) فِی الدّار تشتری بالدّراهِم

اگر گھر کو دراہم کے بدلے خریدا جائے

(۲۳۸۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا اشْتَرَى دَارًا بِعَرْضٍ ، أَوْ بِدَرَاهِمَ وَعَرْضٍ ، أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا شُفْعَةٌ.

(۲۳۸۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر گھر کو سامان کے بدلے خریدا جائے، یا دراہم اور سامان کے بدلہ خریدا جائے تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

(٦١٢) فِي النّسّاجِ يدّعي عليهِ غزلٌ

سوت کاتنے والے پر سوت کا دعویٰ کیا جائے

(٢٣٨٠٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سُهَيلِ الْغُدَانِي ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ نَسَّاجٌ فِي بَيْتِهِ غُزُولُ النَّاسِ ، فَاحْتَرَقَ بَيْتُهُ فَاحْتَرَقَتْ غُزُولُ النَّاسِ ، فَبَقِيَ ثَلَاثُ كُبَّاتٍ ، فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى شُرَيْحٍ وَمَعَهُ امْرَأَتَانِ ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُمَا : هُوَ غَزْلِي ، وَقَالَتِ الْأُخْرَى : لَا وَاللَّهِ هُوَ غَزْلِي ، فَخَلَّى بِإِحْدَاهُمَا فَقَالَ : عَلَى أَيْشٍ كَبَّبْتِ غَزْلَكِ ؟ قَالَتْ : عَلَى قِشْرِ جَوْزَةٍ ، وَقَالَ لِلْأُخْرَى : عَلَى أَيْشٍ كببت غَزْلَكِ ؟ قَالَتْ : عَلَى كِسْرَةِ خُبْزٍ ، فَقَالَ : يَا نَسَّاجُ ، اذْهَبْ فَانْقُضْ هَذَا الْغَزْلَ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى قِشْرَةِ جَوْزَةٍ فَادْفَعْهُ إِلَى هَذِهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى كِسْرَةِ خُبْزٍ فَادْفَعْهُ إِلَى هَذِهِ.

(٢٣٨٠٤) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک اون بننے والا (سوت کاتنے والا) تھا، جس کے گھر لوگوں کے سوت تھے، اُس کے گھر کو آگ لگ گئی، اس آگ میں لوگوں کے سوت بھی جل گئے، اُس کے پاس صرف تین گولے اون کے رہ گئے، وہ اُن کو لے کر حضرت شریح کے پاس آ گیا اور اُس کے ساتھ دو خواتین تھیں، ان میں سے ایک نے کہا یہ میرا سوت ہے اور دوسری خاتون نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم یہ میری ہے، انہوں نے ان میں سے ایک کو الگ کیا، اور اس سے دریافت کیا تو نے کس چیز پر سوت کا گولا بنایا تھا؟ اُس نے کہا: اخروٹ کے چھلکے پر، اور دوسری خاتون سے دریافت کیا کہ تو نے کس چیز پر سوت کا گولا بنایا تھا؟ اُس نے کہا روٹی کے ٹکڑے پر، آپ نے فرمایا: اے سوت کاتنے والے چلا جا اس سوت کے گولے تو ادھیڑ کر دیکھو اگر یہ اخروٹ کے چھلکے پر ہو تو اِس کو دے دو، اور اگر روٹی کے ٹکڑے پر ہو تو پھر اُس کو دے دو۔

(٦١٣) فِي الرّجلِ يقول يوم أشتري فلانًا فهو حرٌّ

کوئی شخص یوں کہے: جس دن میں فلاں کو خریدوں تو وہ آزاد ہے

(٢٣٨٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ ، قَالَ : يَوْمَ أَشْتَرِي فُلَانًا فَهُوَ حُرٌّ ، فَاشْتَرَاهُ ، قَالَ : هُوَ حُرٌّ.

(٢٣٨٠٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر یوں کہے جس دن میں نے فلاں کو خریدا تو وہ آزاد ہے اور پھر اُس کو خرید لے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢٣٨٠٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : إِنِ اشْتَرَيت هَذَا الْعَبْدَ فَهُوَ حُرٌّ ، فَاشْتَرَاهُ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۰٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے اِس غلام کوخریدا تو یہ آزاد پھر اُس کوخرید لے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۳۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :يَوْمَ أَشْتَرِي فُلاَنًا فَهُوَ حُرٌّ ، قَالَ :يَوْمَ يَشْتَرِيهِ فَهُوَ عَتِيقٌ.

(۲۳۸۰۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ جس دن میں فلاں کو خریدوں تو وہ آزاد ہے۔اب جس دن بھی وہ اس کو خریدے گا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۳۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رِفَاعَةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :قِيلَ لِرَجُلٍ :ذُكِرَ أَنَّك تُرِيد أَنْ تَبْتَاعَ فُلاَنَةَ وَلِيدَةً سَمَّوْهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ :هِيَ حُرَّةٌ إن ابْتَعْتهَا ، فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَاهُ شَيْئًا ، وَأَمَّا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَيَأْبَاهُ.

(۲۳۸۰۸) حضرت عبداللہ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو کہا گیا،تو فلاں باندی کو فروخت کرنے کا ارادہ کر رہا ہے،اُس شخص نے کہا:اگر میں نے اُس کو فروخت کر دیا تو وہ آزاد ہے،حضرت عبداللہ نے گمان کیا کہ حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا:میں تو بہر حال کوئی خرابی نہیں سمجھتا،اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اِس سے منع فرماتے۔

(۲۳۸۰۹) حَدَّثَنَا ... وَكَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ لاَ يُرَخِّصَانِ لأَحَدٍ فِي طَلاَقٍ ، أَوْ عَتَاقٍ.

(۲۳۸۰۹) حضرت قاسم اور حضرت سالم طلاق اور عتاق میں کسی کو مہلت نہ دیتے تھے۔

(۲۳۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :إن اشْتَرَيْت فُلاَنَةً فَهِيَ حُرَّةٌ ، أَوْ كُلُّ جَارِيَةٍ اشْتَرَيْتهَا عَلَيْك فَهِيَ حُرَّةٌ :أَنَّهُ إن اشْتَرَى شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ، فَقَدْ عَتَقَ.

(۲۳۸۱۰) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں باندی کو خریدا تو وہ آزاد،یا یوں کہے کہ ہر وہ باندی جو تجھ سے خریدوں وہ آزاد،تو اگر وہ اُس سے کچھ خریدے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٦١٤) فِي الرَّجلِ يقول لِغلامِهِ أنت لِلّهِ

کوئی شخص اپنے غلام سے کہے:تو اللہ کے لئے ہے

(۲۳۸۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِغُلاَمِهِ :أَنْتَ لِلَّهِ ، قَالَ فَسُئِلَ الشَّعْبِيُّ وَالْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ؟ فَقَالُوا :هُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۱۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ تو اللہ کے لئے ہے،حضرت شعبی ،حضرت المسیب بن رافع ،حضرت حماد بن ابوسلیمان سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا؟ سب نے فرمایا وہ آزاد ہے۔

(۲۳۸۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ ، أَوْ لأَمَتِهِ : أَنْتَ عَتِيقٌ أَنْتَ حُرٌّ أَنْتَ لِلَّهِ ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، إذَا قَالَ : أَنْتَ مَوْلَى بَنِيّ ، فَهُوَ عَتِيقٌ.

(۲۳۸۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام یا باندی سے یوں کہے کہ تو آزاد شدہ ہے، تو آزاد ہے، یا تو اللہ کے لئے ہے تو ان سب صورتوں میں وہ آزاد شمار ہوگا۔ اور اگر یوں کہا: تو میرے بیٹے کا غلام ہے تو بھی وہ آزاد شمار ہوگا۔

(٦١٥) العبد يأذن له مولاه

غلام کو آقا کسی کام کی اجازت دے

(۲۳۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ : أَنَّ عَبْدًا أَذِنَ لَهُ مَوْلاَهُ فِي الْخِيَاطَةِ ، وَعَبْدًا أَذِنَ لَهُ فِي الصِّبْغِ ، قَالَ : فَضَمَّنَهُما شُرَيْحٌ ، فَضَمَّنَ الْخَيَّاطَ ثَمَنَ الْخُيُوطِ وَالإِبَرِ ، وَضَمَّنَ الآخَرَ الصِّبْغَ وَالْغَلْيَ ، وَمَا أَشْبَهَ أَعْمَالَهُمْ.

(۲۳۸۱۳) حضرت عمیر سے مروی ہے کہ ایک غلام کو اُس کے آقا نے سلائی کی اجازت دی ہوئی تھی اور ایک غلام کو رنگنے کی، حضرت شریح نے دونوں کو ضامن بنایا، درزی کو سلائی اور سوئی کا ضامن بنایا، اور دوسرے پر رنگنے کی اجرت بنائی، اور جو کچھ اُن کاموں کے مشابہ ہو۔

(۲۳۸۱٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إذَا أُذِنَ لَهُ فِي نَوْعٍ مِنَ التِّجَارَةِ فَتَجَرَ فِي نَوْعٍ غَيْرِ الَّذِي أُذِنَ لَهُ فِيهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنُهُ.

(۲۳۸۱۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر غلام کو کسی بھی قسم کے کاروبار کی اجازت مل جائے اور وہ اُس قسم کے علاوہ دوسری قسم میں تجارت کرے تو اُس پر دین نہیں ہے۔

(۲۳۸۱۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إذَا أُذِنَ لَهُ فِي نَوْعٍ وَاحِدٍ فَقَدْ أُذِنَ لَهُ.

(۲۳۸۱۵) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ اگر غلام کو صرف ایک قسم میں کام کے لئے بھیجا جائے تو اُس کو یہ اجازت ہے۔

(٦١٦) مَنْ قَالَ الشّفعة لاَ تورث

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی

(۲۳۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : الشُّفْعَةُ لاَ تُورَثُ.

(۲۳۸۱۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی۔

(۲۳۸۱۷) حُدِّثْتُ عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ لاَ تُورَثُ.

(۲۳۸۱۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی۔

(٦١٧) مَنْ رخَّصَ أن يقضِي غرماءه بعضهم دون بعضٍ

جو حضرات اس بات کی رخصت دیتے ہیں کہ بعض قرض خواہوں کو قرضہ ادا کرے اور بعض کو (فی الحال) نہ دے

(٢٣٨١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ رَكِبَهُ دَيْنٌ ، فَكَانَ يَقْضِي غُرَمَائَهُ بَعْضَهُمْ دُونَ بَعْضٍ.

(۲۳۸۱۸) حضرت ابن سیرین مقروض ہوئے تو وہ بعض کو ادا کرتے اور بعض کو (فی الحال) نہ دیتے۔

(٢٣٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، بِنَحْوِ مِنْهُ ، أَوْ شَبِيهٍ بِهِ.

(۲۳۸۱۹) حضرت ابوقلابہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٦١٨) مَنْ كَانَ لاَ يبرء مِن الدّاءِ

جو حضرات بیماری سے بری نہیں کرتے تھے

(٢٣٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُبْرِءُ الْبَائِعَ إلاَّ مِنْ دَاءٍ أَعْلَمَهُ إيَّاهُ.

(۲۳۸۲۰) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح بائع کو بائع کو بری الذمہ نہیں قرار دیتے تھیں سوائے اس صورت کے کہ مبیعہ کو کوئی بیماری ہو جو وہ بیان کردے۔

(٦١٩) الرّجل يطالب فيموت

جس پر مطالبہ ہو وہ فوت ہو جائے

(٢٣٨٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي رَجُلٍ كَانَ يَطْلُبُ رَجُلاً بِدَيْنٍ فَمَاتَ الْمَطْلُوبُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :بَيِّنَتُهُ عَلَى أَصْلِ حَقِّهِ ، وَالْبَرَائَةُ عَلَى أَهْلِ الْمُتَوَفَّى أَنَّ صَاحِبَهُمْ قَدْ بَرِءَ ، أَوْ يَمِينُ الطَّالِبِ أَنَّهُ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَالْحَقُّ عَلَيْهِ.

(۲۳۸۲۱) حضرت شریح اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس سے کوئی شخص اپنا حق طلب کرے پھر مطلوب فوت ہو جائے تو فرمایا اُس کی گواہی اصل حق پر ہے، اور براءۃ اہل متوفی پر ہے کہ اُن کا ساتھی بری ہو چکا تھا۔ یا پھر طالب اِس پر قسم اٹھائے کہ وہ اِس حال میں فوت ہوا کہ اُس کا حق اُس مرنے والے پر لازم ہے۔

(٦٢٠) فِي المتاعِ يباع مرابحةً

سامان کو نفع کماتے ہوئے فروخت کرنا

(٢٣٨٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا بِعْتَ مَتَاعاً مُرَابَحَةً فَاحْسُبْ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ ، وَلاَ تَحْسُبْ مَا أَنْفَقْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

(۲۳۸۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز مرابحۃً فروخت کروتو اُس پر جتنا خرچہ آیا ہے اُس کا حساب لگاؤ، اور جو تجھ پر خرچہ آیا ہے اُس کا حساب مت لگاؤ۔

(٦٢١) الرّجل يعطِي الرّجل الدّينار يصرفه

کوئی شخص کسی کو یہ کہہ کر دینار دے کہ اِس کو تبدیل کردے

(٢٣٨٢٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدِّينَارَ فَيَقُولُ :اصْرِفْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَلَكَ مَا فَضَلَ.

(۲۳۸۲۳) حضرت مکحول اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کہ یہ کہہ کر دینار دے کہ اتنے اتنے سونے سے تبدیل کرلے پھر جو بچ جائے گا وہ تیرا ہوگا۔

(٦٢٢) فِي رَجلٍ باع جاريته فادّعى ولدها

کوئی شخص باندی کو فروخت کرے پھر اُس کے لڑکے کا دعویٰ کردے

(٢٣٨٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :فِي رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً وَوَلَدَهَا ثُمَّ ادَّعَى الْوَلَدَ ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَيْهِ بِالْمِلْكِ ، وَلاَ يَثْبُتُ النَّسَبُ.

(۲۳۸۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی اور اُس کے لڑکے کو فروخت کرے پھر لڑکے کا دعویٰ کردے، فرمایا: اُس کو ملکیت کے ساتھ واپس کردیا جائے گا اور نسب ثابت نہیں ہوگا۔

(٦٢٣) فِي رجلٍ اشترى قصِيلًا فتركه

کوئی شخص کھیت کا بھوسہ (چارہ) خرید کر پھر اُس کو چھوڑ جائے

(٢٣٨٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو شِهَاب ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ: فِي شِرَى الْقَصِيلِ عَلَى أَنْ يَعْلِفَهُ ، قَالَ :إِنْ شَغَلَهُ شَيْءٌ عَنْ قَطْعِهِ حَتَّى يَزِيدَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۸۲۵) حضرت حارث العکلی فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھوسہ (چارہ) کو چارہ کے لئے خریدے پھر کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے کاٹ نہ سکے اور وہ زیادہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(٦٢٤) فِي الرّجلِ يشترِي المتاعَ

کوئی شخص سامان خریدے

(٢٣٨٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ إِذَا بَاعَهُ الطَّعَامَ : أَنْقُدُكَ إِذَا وَفَّيْتَنِي.

(۲۳۸۲۶) حضرت طاؤس اِس طرح بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ گندم فروخت کرتے وقت وہ یوں کہے کہ جب تو سپرد کرے گا تو میں ثمن ادا کروں گا۔

(٦٢٥) فِي الرّجلِ قَالَ لِعبدِهِ اخدِمْنِي سنةً وأنت حرٌّ

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے کہ تو ایک سال میری خدمت کر پھر تو آزاد ہے

(٢٣٨٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ : اخْدِمْنِي سَنَةً وَأَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ : يَخْدُمُهُ سَنَةً وَهُوَ حُرٌّ ، وَإِذَا قَالَ : أَنْتَ حُرٌّ عَلَى أَنْ تَخْدُمَنِي سَنَةً ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ : خَدَمَ وَلَدَهُ سَنَةً مِنْ بَعْدِهِ وَيُعْتَقُ مِنْ ثُلُثِهِ.

(۲۳۸۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے کہ تو ایک سال میری خدمت کرے تو تو آزاد ہے، فرمایا غلام ایک سال خدمت کرے گا پھر وہ آزاد ہے، اور اگر غلام سے یوں کہے: تو اِس شرط پر آزاد ہے کہ تو ایک سال میری خدمت کرے، پھر مالک فوت ہو جائے اور غلام اُس کی وفات کے بعد اُس کی اولاد کی ایک سال خدمت کرے تو وہ اس کے ثلث مال سے آزاد ہے۔

(٦٢٦) فِي شهادةِ ولدِ الزّنا

ولد الزنا کی گواہی

(٢٣٨٢٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى شَهَادَةٍ ، فَقَالَ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ : إِنَّهُ لاَ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ ، قَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لاَ يُدْرَى مَنْ أَبُوهُ ؟ قَالَ : ائْتِنِي بِشَاهِدٍ سِوَاهُ.

(۲۳۸۲۸) حضرت معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس گواہی دی، جس کے خلاف گواہی دی تھی اُس نے کہا: اِس کی گواہی قبول نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیوں؟ اُس شخص نے کہا کہ کیونکہ اِس کے والد کا

نہیں پتہ، حضرت عمر نے فرمایا اس کے علاوہ کوئی اور گواہ لاؤ۔

(۲۳۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا يَؤُمُّ ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۸۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ولد الزنا امامت کرواسکتا ہے اور اس کی گواہی قبول ہے۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَا.

(۲۳۸۳۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی گواہی قبول نہیں۔

(۲۳۸۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۸۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی گواہی جائز ہے۔

(٦٢٧) فِي الرَّجُلِ يكون عليهِ الدَّين وهو موسِرٌ فلا يقضِيه

کسی شخص پر قرضہ ہو اور وہ باوجود مال دار ہونے کے ادا نہ کرے

(۲۳۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ وَزُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَيْسَرَ فَلَمْ يَقْضِهِ كَانَ كَآكِلِ سُحْتٍ.

(۲۳۸۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر دین ہو اور وہ باوجود استطاعت کے ادا نہ کرے تو وہ حرام کھانے والا ہے۔

(۲۳۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ فَأَيْسَرَ وَلَمْ يَقْضِهِ ، فَقَدْ هَلَكَ.

(۲۳۸۳۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص پر مقررہ وقت کے لئے دین ہو پھر وہ مال دار ہو جائے اور پھر بھی دین ادا نہ کرے تو وہ ہلاک ہو گیا۔

(٦٢٨) فِي الرَّجُلِ يقول قد أخذت ، قد رضِيت

اگر کوئی شخص یوں کہے کہ: میں نے وصول کر لیا ہے اور میں راضی ہو گیا

(۲۳۸۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : قَدْ أَخَذْت قَدْ رَضِيت ، قَالَ : هُوَ بِالْخِيَارِ مَا كَانَ عَلَى شَرْطِهِ.

(۲۳۸۳۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کہے کہ میں نے وصول کر لیا اور میں راضی ہو گیا، فرمایا اُس کو خیار ہے جو شرط اُس نے لگائی تھی۔

(٦٢٩) فِي رجلٍ رأى بيدِ رجلٍ ثوبًا فقال رجلٌ أبيعك مِثله

کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر کپڑا دیکھے اور کسی کو کہے کہ! میں آپ کو اس کے مثل فروخت کروں گا

(٢٣٨٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ رَجُلاً سَاوَمَ رَجُلاً بِثَوْبٍ فَقَالَ رَجُلٌ :أَبِيعُك مِثْلَهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَبَاعَهُ مِنْهُ ، ثُمَّ انْطَلَقَ إلَى صَاحِبِ الثَّوْبِ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ بِهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ، فَخَاصَمَهُ إلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :لاَ نَجِدُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِهِ مِنْهُ ، فَأَجَازَهُ عَلَيْهِ.

(۲۳۸۳۵) حضرت محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ساتھ کپڑے کی قیمت لگائی، اُس شخص نے کہا، میں آپ کو اس جیسا کپڑا اتنے اتنے میں فروخت کروں گا، پھر اُس کے ساتھ بیع کی اور کپڑے والے کے پاس چلا گیا اور کپڑا اُس سے خرید کر آیا جب اِس کے پاس آیا تو اُس نے کپڑا لینے سے انکار کر دیا، وہ اپنا جھگڑا حضرت شریح کی خدمت میں لے گئے، حضرت شریح نے فرمایا: ہم کسی چیز کو بھی اس سے زیادہ اس کے مشابہ نہیں پاتے، پھر اُس پر نافذ کر دیا۔

(٦٣٠) فِي قومٍ يرِثون المِيراث فيبيع بعضهم مِن بعضٍ قبل أن يقتسِموها

کچھ لوگ میراث کے وارث بنیں، پھر اُن میں سے کچھ لوگ اپنا حصہ دوسروں کو تقسیم سے پہلے ہی فروخت کر دیں

(٢٣٨٣٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلَيْنِ وَرِثَا أَمْوَالاً وَمَتَاعًا يَبِيعُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتَسِمَا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۸۳۶) حضرت عطاء رِحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے دریافت کیا گیا کہ دو شخص میراث میں کچھ مال اور سامان کے وارث بنے، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو تقسیم سے پہلے کچھ فروخت کر دیا تو کیسا ہے؟ فرمایا ٹھیک ہے۔

(٢٣٨٣٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَبِيعُهُ حَتَّى يُقَاسِمَهُ.

(۲۳۸۳۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تقسیم سے پہلے فروخت نہ کرے۔

(٢٣٨٣٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ.

(۲۳۸۳۸) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دونوں شریک برابر نکالیں گے۔

(٦٣١) فِي مكاتبٍ بين رجلينِ فأعتقه أحدهما

مکاتب غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر ان میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے

(٢٣٨٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُوسَى ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ الْحَكَمَ عَنْ مُكَاتَبٍ بَيْنَ

رَجُلَيْنِ أَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ مَالٌ وَهَبَهُ لَهُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۳۸۳۹) حضرت عیسیٰ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک مکاتب غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اُس کو آزاد کر دیا؟ فرمایا: بے شک وہ تو ایک مال ہے جو اُس کو ہبہ کیا گیا ہے، اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(٦٣٢) فِي رجلٍ يكترِي بِالكِفايةِ

کوئی شخص مزدور کو اس طرح کرایہ پر لے کہ اُس کو صرف سفر میں کھانا دے گا

(٢٣٨٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِكِرَاءِ الْكِفَايَةِ إِذَا لَمْ يُعْطِهِ الدَّرَاهِمَ.

(۲۳۸۴۰) حضرت زہری اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس طور پر کرایہ پر لے کہ اُس کو دراہم نہ دے۔ (صرف کھانا دے دے)

(٦٣٣) فِي الرّجلِ يموت وقد جعل لِابِنِهِ الشّيء

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے والد (یا بیٹے) کے کئے کچھ ہو

(٢٣٨٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ :خَاصَمَ رَجُلٌ أُخْتَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي حُلِيٍّ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :هُوَ مِيرَاثُ أَبِي ، فَاسْأَلْهَا الْبَيِّنَةَ أنه لها ، فَقَالَ :لاَ ، بَلْ أَسْأَلُكَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لأَبِيكَ.

(۲۳۸۴۱) حضرت شباک سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی بہن سے اُس کے ہار کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آیا، اور کہا کہ یہ میرے والد کی میراث میں سے ہے، آپ اس سے پوچھیں کہ اس کے پاس اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ زیور اس کا ہے؟ حضرت شریح نے فرمایا نہیں بلکہ میں آپ سے گواہ مانگوں گا آپ اِس بات پر گواہ پیش کرو کہ یہ تمہارے والد کا ہے۔

(٦٣٤) فِي الرّجلِ يبيع المتاع مرابحةً

کوئی شخص بطور مرابحہ کوئی سامان فروخت کرے

(٢٣٨٤٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الأَجِيرَ سَنَةً بِطَعَامِهِ ، وَسَنَةً بِخَرَاجٍ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۲۳۸۴۲) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص ایک سال کے طعام کی اجرت پر مزدور لے یا ایک سال کے اخراج پر اتنے اتنے عرصہ کے لئے تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٤٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أُوَاجِرُ غُلاَمِي عَلَى أَنْ أُطْعِمَهُ سَنَةً

وَهُوَ سَنَةً وَفِي الثَّالِثَةِ بِخَرَاجِ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۸۴۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ میرا غلام ایک سال کے طعام کی اجرت پر لے لیا گیا، اور ایک اور سال اور تیرے سال خراج کے ساتھ اتنے اتنے میں؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ بِطَعَامِهِ.

(۲۳۸۴۴) حضرت حماد اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کو طعام کے بدلے اجرت پر لیا جائے۔

(٢٣٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :كُنْتُ أَجِيرًا لِبُسْرَةَ ابْنَةِ غَزْوَانَ بِطَعَامِي وَعُقْبَةِ رِجْلِي. (ابن ماجه ۲۴۴۵)

(۲۳۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(٦٣٥) ما جاء فِي القرعةِ

قرعہ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٢٣٨٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ سِتَّةُ أَعْبُدٍ ، فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. (مسلم ۱۲۸۸۔ ابوداؤد ۳۹۵۴)

(۲۳۸۴۶) حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص کے چھ غلام تھے، اُس نے موت کے وقت اُن سب کو آزاد کر دیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی فرمائی اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

(٢٣٨٤٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ أَقْرَعَ. (نسائی ۴۹۷۹)

(۲۳۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفِيَّةَ :أَنَّهَا أَقْرَعَتْ بَيْنَ حَمْزَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ فِي كَفَنٍ.

(۲۳۸۴۸) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حمزہ اور ایک شخص کے درمیان کفن کے معاملہ میں قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ :مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؟ فَقُمْتُ فَقَالَ :أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ إِذَا غَنِمَ غَنِيمَةً أَنْ يَأْخُذَ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، فَلْيُكْتُبْ عَلَى سَهْمٍ مِنْهَا لِلَّهِ ، ثُمَّ لِيُقْرِعْ ، فَحَيْثُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

فَلْيَأْخُذْهُ.

(۲۳۸۴۹) حضرت مالک بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان کی خدمت میں تھے، آپ نے فرمایا کہ یہاں شام والوں میں سے کوئی ہے؟ میں کھڑا ہوگیا، آپ نے فرمایا حضرت معاویہ کو یہ پیغام پہنچادو کہ: جب مال غنیمت آئے تو اُس میں پانچ حصے الگ کر دو، پھر اُس میں سے ایک حصہ پر لکھو کہ یہ اللہ کے لئے ہے، پھر قرعہ ڈالو، پھر جو اس میں نکلے اُس کو لے لو۔

(٢٣٨٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. (بخاری ۲۵۹۳۔ مسلم ۲۱۲۹)

(۲۳۸۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔

(٢٣٨٥١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (بخاری ۵۲۱۱۔ مسلم ۸۸)

(۲۳۸۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٨٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّهُ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرعہ اندازی فرماتے۔

(٢٣٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۸۵۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(٢٣٨٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّهُ قَالَ : اخْتَصَمَ إِلَى عَلِيٍّ قَوْمٌ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. (ابوداؤد ۲۲۶۳)

(۲۳۸۵۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ جھگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہوگئے۔

(٢٣٨٥٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ.

(۲۳۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

آئے، دونوں کے پاس گواہ نہ تھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ۔

(٢٣٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ :اسْتَهِمَا ثُمَّ تَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۳۸۵۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو شخصوں سے فرمایا: تم دونوں قرعہ اندازی ڈالو پھر حق بات کا قصد کرو، اور پھر تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنا حصہ دوسرے کے لئے قابلِ استعمال بنائے۔

(٢٣٨٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبِيدَة :أَنَّهُ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۸) حضرت محمد بن عبیدہ نے قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٥٩) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :بَلَغَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَقْرَعَ ، فَقَالَ :ما أرى هَذَا إِلاَّ مِنَ الاسْتِقْسَامِ بِالأَزْلاَمِ.

(۲۳۸۵۹) حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے قرعہ ڈالا پھر فرمایا: میرے نزدیک تو یہ استقسام بالازلام ہی ہے۔ (زمانہ جاہلیت میں تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کی جاتی تھی اس کی طرف اشارہ ہے)۔

(٦٣٦) فِي قطعِ الكُنُفِ

جانوروں کے باڑہ (سائبانوں) کو توڑنے کا بیان

(٢٣٨٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ الْكُنُفَ ، أَوْ يَأْمُرُ بِقَطْعِهَا.

(۲۳۸۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ باڑوں (سائبانوں) کو توڑ دیا کرتے تھے، یا پھر توڑنے کا حکم فرماتے۔

(٢٣٨٦١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ مُحَمَّدٌ :وَدِدْت أَنَّ كُلَّ كَنِيف قُطِعَ ، وَأَوَّلُهَا كَنِيفُ عَبْدِ اللهِ.

(۲۳۸۶۱) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام باڑہ (سائبانوں) کو توڑ دیئے جائیں اور ان میں سے سب سے پہلے عبد اللہ کے سائبان کو توڑا جائے۔

(٢٣٨٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يَدَعُ ظُلَّةً لاَ يَمُرُّ فِيهَا الْفَارِسُ بِرُمْحِهِ ، وَيَقُولُ :بَنَيْتُمْ عَلَى رُمْحِ الْفَارِسِ!.

(۲۳۸۶۲) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ ایسا سائبان قائم نہ رہنے دیتے جس کے نیچے سے گھوڑ سوار اپنا نیزہ لے کر گذر نہ جائے، اور فرماتے کہ: تم نے گھوڑ سوار کے نیزے پر عمارت تعمیر کی ہے۔

(٦٣٧) الرّجل يشتري بالدَّين

کسی شخص کا قرض خریدنا

(٢٣٨٦٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عن الرَّجُلِ يَشْتَرِي بِالدَّيْنِ ؟ قَالَ :اتَّقِ اللَّهَ وَكُلْ بِقَدْرِ مَالِك.

(۲۳۸۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص دین کے ساتھ خرید سکتا ہے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی ملکیت کی بقدر کھاؤ۔

(٢٣٨٦٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذُكِرَ لِنَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْتَرِي إِلَى الْمَيْسَرَةِ ، فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَشْتَرِي مِنْ قَوْمٍ قَدْ عَرَّفَهُمْ وَعَرَفُوهُ ، فَيُمْطِلُهُمُ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، وَلَهُ مِنَ الرِّبَاعِ مَا لَوْ شَاءَ لَبَاعَ فَقَضَاهُمْ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَيْسَرَ قَضَى.

(۲۳۸۶۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مال داری تک خریدتے تھے (کہ جب مال آیا تو رقم ادا کر دوں گا) حضرت نافع غصہ میں آئے اور فرمایا: وہ تو ایسے لوگوں سے خریدتے تھے جن کو وہ جانتے تھے اور وہ اُن کو پہچانتے تھے، پس وہ ان کو ایک یا دو سال مہلت دیتے، اور اُن کے لئے تاوان بھی تھا اگر وہ چاہتے تو اُس کو فروخت کر کے اُن کی ادائیگی فرمادیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب صاحبِ استطاعت ہوئے تو ادا فرمادیا۔

(٦٣٨) الرّجل يصرف الدّنانير

دیناروں کو تبدیل کرنا

(٢٣٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سفيان ، عن رجل ، عن الحسن :في الرجل يصرف الدنانير فيعطى الدَّراهم الزّيف ؟ قَالَ :لاَ بأس أن يستبدِله.

(۲۳۸۶۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص دینار میں بیع صرف کرتا ہے اور کھوٹے درہم دیتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ تبدیل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٦٦) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :إِنْ كَانَ سُتُّوقًا رَدَّهُ ، وَيَكُونُ شَرِيكًا فِي الدَّنَانِيرِ بِحِصَّتِهِ.

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر وہ کھوٹے ہیں تو واپس کر دیا جائے گا، اور وہ اُس دیناروں میں اپنے حصہ میں شریک ہوں گے۔

(٢٣٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى صَيْرَفِيٍّ بِدِينَارٍ فَصَرَفَهُ عِنْدَهُ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، فَقَبَضَ الدِّينَارَ ، وَلَيْسَ عِنْدَ الصَّيْرَفِيِّ دَرَاهِم ؟ قَالَ :إِنِ احْتَالَهَا لَهُ قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا فَإِنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ ، لأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَمَنٌ لِصَاحِبِهِ ، وَلَوْ كَانَ عَرَضًا فَسَدَ الْبَيْعُ.

(۲۳۸٦۷) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص زرگر کے پاس دینار لے کر آئے اور اُس کے پاس درہم کے ساتھ تبدیل کرے، اور وہ دینار پر قبضہ کرلے اور زرگر کے پاس دراہم نہ ہوں؟ فرمایا: اگر انہوں نے جدا ہونے سے پہلے اُس کے لئے تبدیل کرلیا ہے تو بیع جائز ہے، اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک کا ثمن دوسرے پر ہے، اور اگر وہ سامان تھا تو بیع فاسد ہو جائے گی۔

(٢٣٨٦٨) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ بِسَبْعَةٍ وَفَلْسٍ ، فَكَرِهَهُ ، وَعَشَرَةِ دَرَاهِمَ بِتِسْعَةِ دَرَاهِمَ وَذَهَبٍ ، لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۳۸٦۸) حضرت سفیان دس دراہم کو نو درہم اور فلس کے بدلے تبدیل کرنے کو ناپسند فرماتے۔ اور دس درہم کو نو درہم اور سونے کے ساتھ تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٣٨٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا سَمَّى بَرِءَ ، وَإِنْ لَمْ يَضَعْ يَدَهُ.

(۲۳۸٦۹) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر اس نے بیان کر دیا (کہ اس میں فلاں عیب ہے) تو وہ بری الذمہ ہو گیا اگرچہ ہاتھ رکھ کر نہ بتائے۔

(٢٣٨٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا قَالَ : بَرِئْت مِنْ كُلِّ عَيْبٍ بَرِءَ ؟.

(۲۳۸۷۰) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر یوں کہے کہ میں ہر عیب سے بَری ہوں تو بَری ہو جائے گا۔

(٢٣٨٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ أَشْتَرِي مِنْهُ طَعَامًا فَيُعْطِينِي بَعْضَهُ ، ثُمَّ يَقْطَعُ بِهِ فَلاَ يُعْطِينِي فَيَقُولُ : بِعْنِي طَعَامَكَ حَتَّى أَقْضِيَك ؟ قَالَ : لاَ تَقْرَبَنَّ هَذَا هذا الرِّبَا الصَّرَاحِيَةُ.

(۲۳۸۷۱) حضرت ربیع بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے دریافت کیا کہ ایک شخص سے میں نے گندم خریدی اُس نے کچھ مجھے دے دیا اور پھر وہ کہیں چلا گیا اور باقی مجھے نہیں دیا اور کہتا ہے کہ: اپنی گندم مجھے فروخت کر دے یہاں تک کہ میں آپ کو ادا کر دوں؟ فرمایا اِس بیع کے قریب مت جانا یہ صراحۃً سود ہے۔

(٢٣٨٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : مَنِ احْتَازَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، أَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ لاَ يَعْلَمُ ، فَأَوْصَلَهُ إِلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۸۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کا مال رکھ لے یا کسی کا مال چوری کرلے پھر اس کو وہ مال اس طرح واپس کرنا چاہے کہ اس کو علم نہ ہو اور اس کو وہ مال پہنچا دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٧٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَرِيكَيْنِ اشْتَرَيَا مَتَاعًا فَبَاعَهُ بِرِبْحٍ بِنَقْدٍ وَنَسِيئَةٍ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : انْقُدْنِي رَأْسَ مَالِي ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ، فَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۳۸۷۳) حضرت سلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ دو شریکوں نے مل کر کوئی چیز خریدی پھر اُس کو کچھ نفع کے ساتھ فروخت کر دیا کچھ نقد اور کچھ ادھار رقم کے ساتھ، پھر اُس میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: میرا راس المال مجھے دے دو، جو باقی بچا وہ تمہارا، کیا یہ ٹھیک ہے؟ حضرت حسن نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٦٣٩) فِي الرَّجلِ يشتري الشّيء فيجده يزيد وَينقص

کوئی شخص چیز خریدنے کے بعد اس میں کچھ کمی یا زیادتی پائے

(٢٣٨٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ قَوْسَرَةً أَوْ جُلَّةً ، ثُمَّ يُعْطِيهِ بَقِيَّتَهَا عَدَدًا يَكِيلُهَا ، أَنَّهُمَا كَرِهَا ذَلِكَ.

(۲۳۸۷۴) حضرت محمد اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں حضرات اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کھجور کا برتن فروخت کرے پھر اُس کو اُس کا باقی حصہ گن کر دیا جائے جس میں وہ کیل ہے، تو دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٣٨٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَشَرَةَ آلاَفِ جَوْزَةٍ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا يَشْتَرِيه عَدَدًا، ثُمَّ يُصَيِّر بجرة أو بجرتين، ثُمَّ يَعُدُّن بَقِيَّتَهُ علَى مَا فِي الْجَرَّتَيْنِ، قَالاَ :هُوَ مَكْرُوهٌ.

(۲۳۸۷۵) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دس ہزار اخروٹ تیس درہم کے گن کر خریدے، پھر اُن کو ایک یا دو مٹی کے گڑھوں میں ڈال دیئے گئے، پھر جو باقی رہ گئے تھے دو گڑھوں میں اُن کو شمار کرنے لگے، تو آپ دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٦٤٠) الرجل يقول لغلامه ما أنت إلّا حُر

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے: ”نہیں ہے تو مگر آزاد“

(٢٣٨٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ :إنَّك لَحُرُّ النَّفْسِ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۷۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ بے شک تو آزاد نفس والا ہے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(٢٣٨٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمَمْلُوكِهِ :مَا أَنْتَ إلاَّ حُرٌّ ، قَالَ : فَقَالَ: الْحَسَنُ :نِيَّتُهُ.

(۲۳۸۷۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اُپنے غلام سے یوں کہے کہ: نہیں ہے تو مگر آزاد تو اُس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(٢٣٨٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۸۷۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٢٣٨٧٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ قَاتَلَ غُلاَمُهُ رَجُلاً فَقَالَ :إنَّمَا هُوَ حُرٌّ مِثْلُك ، قَالَ :هُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۷۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کے غلام کو کسی شخص نے قتل کیا، اُس نے کہا وہ تمہاری طرح آزاد ہے تو اِس طرح کہنے سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

فیکس: 042-7221395